DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222971
UNIVERSAL
LIBRARY

حسن

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

ہندوستان اور قیصری حکومت

از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

مطبع مفید عام آگرہ میں بہتمامی قادر علیخان صوفی کی چھپا

سنہ ۱۸۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان اور قیصری حکومت

تمہید

دنیا کے حالات ہر ماہ و ہر سال و ہر صدی مین بدلتے رہتے ہین اگر ہم کسی ملک کے حالات کو مکرر لکھین تو اس کو نہ صرف قند مکرر سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ دیکھنا لازمہ ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانے مین کہان سے کہان تک دنیا کی رفتار مین فرق ہوگیا ہے ہماری اردو کی زبان مین خلاف اسکے اسٹاٹیس ٹکس یعنی تقویم بلدہ بہت ہی کم مستعمل ہے حالانکہ شائستہ ممالک مین ہر بلدے سے بہت بڑے بڑے نتائج نکالے جاتے ہین اور بڑی لمبی چوڑی تحریرون کو صرف ایک مختصر نقشے مین تبلا دیا جاتا ہے مگر ہنوز یہان قبول و مادلہ کا رواج نہین ہوا ہے اگرچہ اس مطلب خیز اختصار مین ناظرین کی دلچسپی نہین ہوتی ہے اور اسکے سوچنے سمجھنے مین بہت کچھ چشم و دماغ پر بار پڑتا ہے مگر امعان نظر سے دیکھی جاوے تو اس دردسری سے بڑے بڑے فوائد قوم کو حاصل ہوتے ہین چونکہ مجھ کو لمبی چوڑی بے معنی تمہید لکھنے کی عادت نہین ہے اس لیئے مین اپنے اصلی مقصد کو شروع کر دیتا ہون اور ہندوستان کے موجودہ زمانے کا نقشہ نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ کھینچ کر ناظرین خوردہ بین کے ملاحظے کے لیئے پیش کرتا ہون —

ہندوستان اور قیصری حکومت

(*)

ہندوستان مین عاملانہ اختیار بحیثیت عامۃ نہ بطرز عہدہ مخصوص ایک گورنر جنرل کو حاصل ہین جسکا لقب والیہ اے وزائب السلطنت ہے۔ اس کا تقرر خود ملکہ کے اختیار مین ہے اور وہ جو سیکرٹری اسٹیٹ ہند کے احکام کے بموجب کام کیا کرتا ہے اس گورنر جنرل کو بامداد کونسل اون تمام آدمیون کے لیے جو ہندوستان مین سلطنت ملکہ معظمہ مین رہتے ہون (خواہ وہ انگریز ہون یا ہندوستانی یا اور ملکون کے باشندے ہون) قوانین بنانیکا اختیار ہے۔ اوس عایات بتاہی کے لیے بھی وضع قانون کا اختیار حاصل ہے جو ہندوستانی ریاستون اور اون ملکون مین ہے جو ملکہ معظمہ کے دوست سمجھے جاتے ہین گورنر جنرل کی سالانہ تنخواہ ۲۵۰۸۰۰ روپیہ ہے۔

فہرست ہندوستان کے گورنر جنرلون کی مع اونکی تاریخ تقرر کے

(۱) وارن ہیسٹنگز ۱۷۷۴ء (۷) سر جی بارلو ۱۸۰۵ء

(۲) سر جان میکفرسن ۱۷۸۵ء (۸) ارل آف منٹو ۱۸۰۷ء

(۳) ارل (مارکوئس) کارنوالس ۱۷۸۶ء (۹) ارل (مارکوئس) ہسٹنگز ۱۸۱۳ء

(۴) لارڈ ٹیمونتھ (سر جان شور) ۱۷۹۳ء (۱۰) ارل امہرسٹ ۱۸۲۳ء

(۵) ارل آف مارنگٹن (مارکوئس ولزلی) ۱۷۹۸ء (۱۱) لارڈ ولیم بنٹنگ ۱۸۲۸ء

(۶) مارکوئس کارنوالس ۱۸۰۵ء (۱۲) لارڈ اکلینڈ ۱۸۳۵ء

(۱۳) لارڈ ڈاڈو نمبر ۱ ۔۔۔۔۔ ۱۸۴۲ء (۴۰) لارڈ (ارل آف) نارتھ بروک ۱۸۷۲ء

(۱۴) سر ہنری (لارڈ) ہارڈنگ ۔ ۱۸۴۴ء (۴۱) لارڈ (ارل) لٹن ۔۔۔۔۔ ۱۸۷۸ء

(۱۵) ارل آف ڈلہوسی ۔۔۔۔۔ ۱۸۴۷ء (۴۲) مارکوئس آف ریپن ۔۔۔۔۔ ۱۸۸۰ء

(۱۶) لارڈ کیننگ ۔۔۔۔۔ ۱۸۵۵ء (۴۳) مارکوئس آف ڈفرن داوا ۱۸۸۴ء

(۱۷) لارڈ ایلجن ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۶۲ء (۴۴) مارکوئس آف لینسڈون ۔۔۔۔۔ ۱۸۸۸ء

(۱۸) سر جان (لارڈ) لارنس ۔ ۱۸۶۳ء (۴۵) لارڈ لینسڈون ۔۔۔۔۔ ۱۸۸۸ء

(۱۹) ارل آف میو ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۶۸ء (۴۶) لارڈ اگن ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸۸۴ء

ہندوستانی سلطنت کی حکومت ایک سیکرٹری اسٹیٹ یعنی وزیر ہند کو سپرد ہے اوس کی امداد کے لیئے ایک کونسل ہے جسمین دس ممبرون سے کم نہین ہوتے ان لوگون کے خالی عہدون پر سیکرٹری اسٹیٹ ہند کو دوسرے لوگون کے بھرتی کرنیکا اب اختیار ہوگیا ہے لیکن کونسل کا بڑا حصہ اون لوگون سے ہونا چاہیئے جنہون نے ہندوستان مین دس برس تک نوکری کی ہو یا بود و باش رکھی ہو۔ اور اپنی تاریخ تقرر سے وقت ہندوستان کو چھوڑے ہوے دس برس سے زیادہ کا عرصہ نہ گذر گیا ہو۔ اور اگر کوئی شخص باین صفات موصوف نہو تو وہ اوسوقت تک اون مین شامل نہین کیا جاسکتا جبتک کہ دوسرے ممبران صفتون سے موصوف نہون یہ لوگ دس برس تک اپنے کام پر مقرر رہ سکتے ہین۔ لیکن اگر پارلیمنٹ کے دونون ہوس تحریک کرین تو کوئی ممبر علیحدہ بھی کردیا جاسکتا ہے۔ اور سکرٹری اسٹیٹ ہند اگر کسی خاص وجہ سے چاہے تو کونسل کے کسی ممبر کو پانچ سال تک اور بھی رکھہ سکتا ہے۔

ان مین کا کوئی ممبر پارلیمنٹ مین داخل نہین ہوسکتا۔

کونسل کا کام یہ ہے کہ سیکرٹری اسٹیٹ ہند کی ہدایت کے بموجب اون کامون کو کرے جو سلطنت متحدہ مین ہندوستان کے متعلق ہوا کرتے ہین۔ مگر اس کونسل کو خود کسی کام کے آغاز کرنیکا اختیار نہین ہے۔ علاوہ برین ایکٹ ۱۸۵۸ء کے بموجب سیکرٹری اسٹیٹ ہند کو ہندوستانی محاصل کے ہندوستان وغیرہ مین خرچ کرنیکا بھی اختیار حاصل ہے اور کسی قسم کی منظوری یا روپیہ خرچ کرنیکی اجازت اس محاصل مین سے بغیر کثرت رائے کونسل کے نہین ہوسکتی ہے۔ مگر اون سوالات مین جن مین حکومت ہذا کو دوسری طاقتون سے تعلق ہے اور صلح و جنگ کے معاملات ہین اور اون امورات مین جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستون کی پالیسی کے ٹھہرانیکی نسبت ہین غرض کہ علی العموم اون سب باتون مین جنمین کسی قسم کا اخفا ضروری ہین سیکرٹری ہند خود اپنے ذاتی اختیار پر کام کرتا ہے سیکرٹری کو یہ بھی اختیار ہے کہ کونسل کو کمیٹیون مین منقسم کرے اور کارروائی کے قواعد ٹھہراوے۔ کم از کم کونسل کی ایک مجلس ہفتہ وار منعقد ہونا ضرور ہے جسمین اقل مرتبہ پانچ ممبرونکی حاضری لازمی ہے۔

ہندوستان مین گورنر جنرل کی حکومت کونسل کے ذریعے سے ہوا کرتی ہے جسمین پانچ معمولی ممبر اور ایک ممبر تعمیرات شامل ہوتا ہے اس ممبر کے عہدے کو گورنمنٹ شاہی جب چاہتی ہے خالی نہین رکھا کرتی ہے۔ کمانڈر انچیف بھی بلکہ عادت یہ ہے کہ ہمیشہ ہی اس کونسل کا غیر معمولی ممبر ہوا کرتا ہے اور جب کبھی کونسل کسی گورنر یا لفٹنٹ گورنر کے کسی صوبہ

مین منعقد ہوتی ہے تو یہ لوگ بہی اوسمین شامل ہوا کرتے ہین - کونسل کے معمولی ممبر صیغہ جات ذیل کے صدر ہوا کرتے ہین فنانس - تجارت - ہوم - مالگذاری وزراعت فوج - وضع آئین اور صیغۂ تعیرات وایسرائے بہادر صیغہ خارجیہ کا کام معمولاً اپنے ہی ذات خاص سے انجام دیا کرتے ہین - ممبران کونسل گورنر جنرل و گورنران مدراس و بمبئی کا تقرر شاہی اختیار سے ہوتا ہے - ان کونسل کے ممبرون اور نیز اڈیشنل ممبرون سے جو دس سے ۶ تک قانون بنانیکے واسطے مقرر ہوا کرتے ہین واضعان قانون و آئین کی کونسل بنتی ہے اور گورنر جنرل ان اڈیشنل ممبرون کو مقرر کیا کرتا ہے کونسل واضعان قانون وآئین کی کارروائی علانیہ ہوتی ہے - دوسرے دس صوبون کے لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنرون کے مقرر کرنیکا اختیار بہ پسندیدگی سیکرٹری اسٹیٹ ہند کے گورنر جنرل کو ہی ہے -

گورنران مدراس و بمبئی (جسمین سندھ بہی داخل ہے) ہین سے ہر ایک کی اپنی ہی جداجدا کونسل ہے اور اونکی سول سروس اور فوج بہی جداجدا ہے لفٹنٹ گورنران بنگال مغربی و شمالی واودھ کے پاس بہی ایک ایک کونسل واضع قوانین ہے - لیکن اور منتظمان صوبجات کے پاس نہ تو کوئی کونسل ہے اور نہ اون کو وضع قانون کا اختیار ہے - اگرچہ وائسرائے سب سے بڑا حاکم ہے مگر لوکل گورنمنٹون کو بہی اپنے انتظامی کامون مین بہت بڑا خود مختارانہ اختیار حاصل ہے - ہر ایک صوبہ مین کئی کئی قسمتین ہوتی ہین اور اون پر ایک کمشنر حکمرانی کرتا ہے - اور قسمتون مین کئی ضلعے ہوتے ہین اور یہ انتظامی کی تقسیم کا سب سے چہوٹا حصہ ہے - اس ضلع پر ایک عامل

کلکٹر مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے نام سے حاکم ہوتا ہے جسکو ضلع کے تمام اختیارات حاصل ہوتے ہین اور گورنر کو جوابدہی کے لیے یہی شخص ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس عہدہ دار کے ماتحت اکثر اضلاع مین) جائنٹ مجسٹریٹ اسسٹنٹ مجسٹریٹ یا ایک دو ڈپٹی کلکٹر وغیرہ عہدہ دار ہوا کرتے ہین۔ کہین کہین ضلعون مین مجسٹریٹ ہی جج بہی ہوتا ہے اور بعض مقام پر یہ دونون خدمتین جدا جدا ہوتی ہین۔ اس طرح کے اضلاع کی تعداد برٹش انڈیا مین تقریباً ۲۴۰ ہے آیندہ لکھے ہوے نقشہ جات مردم شماری مین بمبئی مدراس کلکتہ رنگون عدن پیرم ضلعے شمار کیے گئے ہین اور اس سبب سے ضلعون کی تعداد ۲۵۲ ہو جاتی ہے۔

ہندوستان کی ملکداری کے لحاظ سے دو قسمین ہین ایک علاقہ انگریزی دوسری ریاستہاے خراج گذار علاقہ انگریزی ہر صورت سے انگریزی عہدہ دارون کے اختیار مین ہے۔ لیکن جو اختیار کہ سپریم گورنمنٹ (یعنی گورنر جنرل) کو ریاستہاے دیسی پر ہے وہ سب جگہہ یکسان نہین ہے۔ ان ریاستون مین وہان کے سردار یا اون کے وزیر یا وہان کے مجلسین رزیڈنٹون یا گورنر جنرل کے ایجنٹونکی امداد سے حکومت کرتے ہین اور یہ ایجنٹ کہین کہین جدا جدا ریاستون کے لیے مقرر ہوتے ہین اور کہین کہین چند ریاستون کے واسطے ایک ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ان ہندوستانی سردارون کو کسی سے صلح و جنگ کرنیکا اختیار نہین ہے اور نہ وہ باہم ایک دوسرے کے یہان اور نہ کسی بیرونی سلطنت کو ایلچی بہیج سکتے ہین۔ اونکو یہ بہی اختیار نہین ہے کہ ایک حد معین سے زیادہ اپنے یہان فوج بہی نوکر رکہہ سکین۔ کوئی یوروپین بغیر خاص منظوری گورنمنٹ آف انڈیا کے اون کے یہان نوکر بہی نہین رہ سکتا اور

سپریم گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بدانتظامی کی وجہ سے جس رئیس کو چاہین حکومت سے برطرف کردے شرائط متذکرہ بالا کے ساتھ ہر ایک رئیس کو اپنے ملکون مین ہر طرح کے شاہی اختیارات حاصل ہین - بعض ان مین سے سالانہ خراج ادا کرتے ہین - اور بعض ایسے ہین کہ جو برائے نام خراجگذار ہین اور خراج بعضون سے نہین لیا جاتا ہے -

لوکل گورنمنٹ

مارچ ۱۸۹۲ء مین ۷۱ قصبے ایسے تھے جن مین میونیسپل کمیٹی کا انتظام تھا - ان قصبونکی کل آبادی ڈیڑھ کروڑ تھی - ان میونیسپل کمیٹیون کا کام یہ ہے کہ سڑکون اور کارہاے آب رسانی نالیون بازارون اور حفظ صحت کے کامون کی خبر گیری کیا کرین محصول تشخیص کرنا قواعد بنانا ترقی کی صورتین نکالنا روپیہ کا خرچ کرنا بھی انہین کا کام ہے - لیکن محصول کے لینے اور قوانین کے اجراسے پیشتر ان کو اونکی منظوری صوبہ کے گورنر سے لے لینا ضرور ہے لوکل سیلف گورنمنٹ کے قوانین ۸۴-۱۸۸۳ء کی رو سے (الکشن) انتخاب کے اصول کم وبیش تمام ہندوستان مین پھیلائے گئے ہین - اور تمام بڑے بڑے شہرون مین اور بہت سے چھوٹے چھوٹے مقامون مین بھی کمیٹی کے ممبرون کے تقرر کے واسطے انتخاب کا طریقہ جاری ہوگیا ہے - ہر ایک جگہہ پر کمیٹیون کے ممبر کثرت سے ہندوستانی ہی ہوتے ہین - اور بہت سی جگہون مین فقط ہندوستانی ہی ہین -

آبادی اور رقبہ

(۱) آبادی کی ترقی اور اوسکی حالت موجودہ -

نقشہ ذیل سے وہ تخمینے آبادی اور رقبہ مربع میلون مین معلوم ہوتا ہے جو چھ مرتبہ دس دس سال کے بعد شمار کی گئی ہے اس شمار مین سیکڑے چھوڑ دے گئے ہین۔

علاقہ انگریزی

سال	رقبہ	آبادی	سال	رقبہ	آبادی
سنہ ۱۸۴۱ء	۶۲۶۰۰۰	۱۵۸۵۸۰۰۰۰	سنہ ۱۸۷۱ء	۸۶۰۰۰۰	۱۹۵۸۴۰۰۰۰
سنہ ۱۸۵۱ء	۷۷۶۰۰۰	۱۷۸۵۰۰۰۰۰	سنہ ۱۸۸۱ء	۸۷۵۱۸۶	۱۹۸۸۶۰۰۰۰
سنہ ۱۸۶۱ء	۸۵۶۰۰۰	۱۹۶۰۰۰۰۰۰	سنہ ۱۸۹۱ء	۹۶۴۹۹۲	۲۲۱۱۷۰۰۰۰

نقشہ جات ذیل سے وہ بڑی بڑی تفصیلات معلوم ہوتی ہین جو ۲۶ فروری سنہ ۱۸۹۱ء کے وقت دریافت ہوتی ہین۔ اور نیز دون مین پہلی مردم شماری کی آبادی بھی دکھائی گئی ہے

علاقجات انگریزی	رقبہ بمربع میلون مین	تعداد ضلع	آبادی سنہ ۱۸۰۱ء	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	مبینی	تعداد آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۹۱ء
اجمیر	۲۷۱۱	۲	۴۶۰۷۲۲	۵۴۲۳۵۸	۱۶۳۶	۲۰۰
آسام	۴۹۰۴	۱۳	۴۸۰۱۴۲۶	۵۴۷۶۸۳۳	۵۹۵۴۰۷	۱۱۲
بنگالہ	۱۵۱۴۳	۴۸	۴۷۵۰۵۲۰	۷۱۳۴۶۹۰۷	۴۵۹۴۴۶۰	۴۷۱
برار	۱۷۷۱۸	۶	۲۶۷۲۶۷۳	۲۸۹۷۴۹۱	۲۲۴۸۱۰	۱۶۳
احاطہ بمبئی						
بمبئی	۷۷۲۷۵	۱۹	۱۴۰۵۷۲۸۴	۱۵۹۸۵۲۰۰	۱۹۲۸۹۸۶	۲۰۷
سندہ	۴۷۷۸۹	۵	۲۴۱۳۸۲۳	۲۸۷۱۷۷۴	۴۵۷۹۵۱	۶۰
عدن	۱۰	۲	۳۴۸۶۰	۴۴۰۷۹	۶۲۱۹	
میزان بمبئی	۱۲۵۱۴۴	۲۶	۱۶۵۰۵۹۶۷	۱۸۹۰۱۱۲۲	۲۳۹۵۱۵۶	۱۵۱

علاقجات انگریزی	رقبہ مربع میلوں میں	ضلع	آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی ۱۸۹۱ء	بیشی	تعداد آبادی فی مربع میل
برہما						
بالائی	۸۳۴۷۳	۱۷	۲۹۴۶۹۳۳	۲۹۴۶۹۳۳	۲۹۴۶۹۳۳	۳۵
پائین	۸۷۹۵۷	۱۹	۳۷۳۶۷۷۱	۴۶۵۸۶۲۷	۹۲۱۸۵۶	۵۳
میزان برہما	۱۷۱۴۳۰	۳۶	+	۷۶۰۵۵۶۰	+	۴۵
ممالک متوسطہ	۸۶۵۰۱	۱۸	۹۰۳۸۷۹۱	۱۰۷۸۴۲۹۴	۹۴۵۵۰۳	۱۲۵
کورگ	۱۵۸۳	۱	۱۷۸۳۰۲	۱۷۳۰۵۵	۵۲۴۷	۱۰۹
مدراس	۱۴۱۱۸۹	۲۲	۳۰۸۲۷۱۳	۳۵۴۳۰۴۴۰	۴۸۰۳۳۲۷	۲۵۲
ممالک مغربی شمالی واودھ						
ممالک مغربی شمالی	۸۳۲۰۶	۳۷	۳۲۰۶۲۷۶۶	۳۴۴۵۰۳۵۴	۱۴۹۱۴۸۸	۴۱۱
اودہ	۲۴۲۱۷	۱۲	۱۱۳۸۷۷۴۱	۱۲۶۵۰۰۳۱	۱۲۶۳۰۹۰	۵۲۲
میزان ممالک مغربی شمالی و اودھ	۱۰۷۵۰۳	۴۹	۴۴۱۵۰۵۰۷	۴۶۹۰۵۰۱۵	۲۷۵۴۵۷۸	۴۳۶
پنجاب	۱۱۰۶۶۲	۳۱	۱۸۸۴۳۱۸۶	۲۰۸۶۹۵۴۷	۲۰۲۳۶۶۱	۱۸۰
کوئٹہ و خیبر	۰	۰	۰	۲۷۲۷۰	۲۷۲۷۰	۰
جزائر انڈمان	۰	۰	۱۴۶۲۸	۱۵۶۰۹	۹۸۱	
میزان کل علاقہ انگریزی	۹۶۴۹۹۲	۲۵۲	۱۹۸۸۶۰۶۰۶	۲۲۱۱۷۲۹۵۲	۲۲۳۱۲۳۴۶	۲۲۹

خانہ ہم کی میزانون مین ذیل کی آبادیان شامل ہین —

شمالی روشائی علاقہ آسام	۴۳۶۳۴
بالاے برہما	۲۹۴۶۹۳۳
کوئٹہ وغیرہ	۲۷۲۷۰

اگر اس تعداد کو خارج کر دیا جائے تو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین شامل نہین تہی تو خالص بیشی علاقہ انگریزی کی ۱۹۲۹۴۵۰۹ رہجائیگی —

کل برٹش انڈیا کی آبادی تمام روے زمین کے تخمینے آبادی کے ساتوین حصے کے برابر ہے — برار کا علاقہ مشروطاً جو ہمارے سرکار ابد قرار نظام کا ہے گورنمنٹ قیصری کے ہاتھہ مین فوج کنٹنجنٹ کی تنخواہ کے واسطے سپرد کیا گیا ہے — اور ریاست میسور مارچ ۱۸۸۱ء مین وہان کے ہندو راجہ کو واپس کر دی گئی ہے —

اون صوبجات ہند کے سوا جو براہ راست انگریزون کے ہاتھہ مین ہین ایک بہت سی خراج گذار ہندوستانی ریاستین کم و بیش انڈین گورنمنٹ کی زیر حکومت ہین جنکا رقبہ ۵۹۵۱۶۷ میل مربع اور آبادی ۶۶۰۵۰۴۷۹ حسب تفصیل ذیل ہے —

نام ریاست یا ایجنسی	رقبہ بر حساب میلون مین	آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی ۱۸۹۱ء	بیشی	تعداد آبادی فی مربع میل
حیدرآباد	۸۲۶۹۸	۹۸۴۵۵۹۴	۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۶۹۱۴۴۶	۱۳۹
بڑودہ	۸۲۲۶	۲۱۸۵۰۰۵	۲۴۱۵۳۹۶	۲۳۰۳۹۱	۲۹۴

نام ریاست یا تحصیل	رقبہ بمربع میل	آبادی سنہ ۱۸۸۱ء	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	ہندو	تعداد آبادی فی مربع میل
میسور	۲۷۹۳۶	۴۱۸۶۱۸۸	۴۹۴۳۶۰۴	۷۵۷۴۱۶	۱۷۷
کشمیر	۰۰۹۰۰	۰	۲۵۴۳۹۵۲	۲۵۴۳۹۵۲	۳۱
راجپوتانہ	۱۳۰۲۶۸	۹۹۵۹۰۱۲	۱۲۰۱۶۱۰۲	۲۰۵۷۰۹۰	۹۲
وسط ہند	۷۷۸۰۸	۹۳۸۷۱۱۹	۱۰۳۱۸۸۱۲	۹۳۱۶۹۳	۱۳۳
ریاستہائے احاطہ بمبئی	۶۹۰۴۵	۶۹۲۶۴۶۴	۸۰۵۹۲۹۸	۱۱۳۲۸۳۴	۱۱۷
,, مدراس	۹۶۰۹	۳۳۴۴۸۲۹	۳۷۰۰۶۲۲	۳۵۵۷۷۳	۳۸۵
,, ممالک متوسطہ	۲۹۴۳۵	۱۷۰۹۷۲۰	۲۱۶۰۵۱۱	۴۵۰۷۹۱	۷۳
,, بنگال	۳۵۸۳۴	۲۷۸۶۴۴۶	۳۲۹۶۳۷۹	۵۰۹۹۳۳	۹۳
,, ممالک مغربی شمالی	۵۱۰۹	۷۴۱۷۵۰	۷۹۲۴۹۱	۵۰۷۴۱	۱۵۵
,, پنجاب	۳۸۲۹۹	۳۸۶۰۷۶۱	۴۲۶۳۲۸۰	۴۰۲۵۱۹	۱۱۱
ریاستہائے شان	۰	۰	۲۹۹۲	۲۹۹۲	
میزان ریاستہائے ہندوستانی	۵۹۵۱۶۷	۵۴۹۳۲۹۰۸	۶۶۰۵۰۴۷۹	۱۱۱۱۷۵۷۱	۱۱۱
میزان کل ہندوستان	۱۵۶۰۱۶۰	۲۵۳۷۹۳۵۱۴	۲۸۷۲۲۳۴۳۱	۳۳۴۲۹۹۱۷	۱۸۴

تیسرے خانہ مین جو تعداد ذیل شامل ہے راج پوتانہ کی آبادی مین ۴۳۷۱۶

آبادی کشمیر ۴۵۴۳۹۵۲

ریاستہاے شان ۲۹۹۲

اگر ان کو نکالڈالا جائے جو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین شامل نہین تھی تو خالص بشمی ہندوستانی ریاستون مین ۸۵۲۶۹۱۱ ہوتی ہے۔ اور اسیطرح پر خالص بشمی تمام ہندوستان کی آبادی مین ۲۷۸۲۱۴۳۰ ہوتی ہے۔

اس آبادی کے سوا جسکا اوپر ذکر ہوا اور جو ۱۸۹۱ء مین شمار کی گئی تھی اور بھی کئی مقام کی آبادی ہے جسکے شمار خاندان اور قومون کی تحریر کے ذریعے سے ہوئی ہے۔ اور کچھ اور ایسے علاقے ہین کہ جنکی مردم شماری باقاعدہ ہوئی تھی مگر اون کے کاغذات سرحدی جھگڑون مین تلف ہوگئے۔ تاہم اونکی کچھ کچھ بے قاعدہ سی مینا مین باقی رہ گئی ہین جو ذیل مین لکھی جاتی ہین۔

علاقہ انگریزی	تخمینے مردم شماری
سرحد بالاے برہما (بجا مسعود رگا تہا مین)	۴۲۲۱۷
بلوچستان انگریزی جسمین قطع وغیرہ شامل نہین ہے	۱۴۵۴۱۷
سرحد برہما	۷۴۲۰۶
میزان علاقہ انگریزی	۲۶۱۹۱۰
سکم	۳۰۴۵۸
ریاستہاے شان	۳۷۲۹۶۹

راجپوتانہ (بھیل وغیرہ) ۲۰۴۲۴۱

میزان علاقہ ریاستہاے ہندوستانی ۶۰۷۶۶۸

ہندوستانی بڑی بڑی ریاستون کے زیادہ مشرح حالات

نام ریاست	رقبہ بمربع میلون مین	آبادی ۱۹۱۱ء	تخمینے آمدنی	خاندان حکمران
حیدرآباد	۸۲۶۹۸	۱۱۵۳۷۰۴۰	۳۳۴۰۰۰۰۰	مسلمان ترک
بڑودہ	۸۲۲۶	۲۴۱۵۳۹۶	۱۵۳۰۰۰۰۰	مرہٹہ
میسور	۲۷۹۳۶	۴۹۴۳۶۰۴	۱۴۷۵۰۰۰۰	ہندو
کشمیر	۸۰۹۰۰	۲۵۴۳۹۵۲	۵۰۰۰۰۰۰	سکھہ دوگرا
ریاستہاے راجپوتانہ				
اودیپور	۱۲۸۶۱	۱۸۴۳۶۰	۲۴۸۱۴۲۰	راجپوت شیشودیہ
جودہپور	۳۷۴۴۵	۲۵۲۱۷۲۷	۴۲۹۰۷۴۰	راجپوت راٹھور
بیکانیر	۲۳۰۹۰	۸۳۱۹۵۵	۲۰۰۸۴۹۰	〃 〃
جیپور	۱۵۳۴۹	۲۰۳۲۲۷۶	۶۵۵۴۸۵۰	〃 کچھواہیہ
بھرت پور	۱۹۶۱	۶۴۰۱۰۳	۲۷۰۹۳۸۰	جاٹ

(۱) اس مین وہ رقبہ شامل نہین ہے جو تحت حکومت سردار ان وسط ہند کے ہے

نام ریاست	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	تخمینے آمدنی	خاندان حکمران
دھولپور	۱۱۵۶	۲۷۹۸۹۰	۱۰۲۵۰۰۰	جاٹ
الور	۳۰۵۱	۷۶۷۷۸۶	۲۶۶۱۰۰۰	راجپوت ترکا
جھالاواڑ	۳۰۴۳	۳۴۳۶۰۱	۱۵۴۲۷۰۰	راجپوت جھالا
ٹونک	۲۸۳۹	۳۵۰۰۶۹	۱۳۳۸۶۹۰	مسلمان پٹھان بونیر
کوٹا	۳۸۰۴	۵۲۶۲۶۷	۲۲۵۰۰۲۰	راجپوت ہارا
ریاستہائے وسط ہند				
اندور	۹۶۲۵	۱۰۹۹۹۰[1]	۵۸۰۴۶۲۰	مرہٹہ
ریوا	۱۲۶۷۹	۱۵۰۸۹۴۳	۱۳۳۴۸۷۰	مرہٹہ
بھوپال	۶۹۵۰	۹۵۲۴۸۶	۴۰۰۰۰۰۰	مسلمان افغان
گوالیار	۲۵۸۵۵	۳۴۷۸۷۴[1]	۱۳۹۱۰۴۰۰	مرہٹہ
کچھ	۶۵۰۰	۵۵۸۴۱۵	۱۷۸۵۰۰۰	راجپوت
کولاپور	۲۸۱۶	۹۱۳۱۳۱	۳۳۷۸۴۳۰	مرہٹہ
خیرپور سندھ	۶۱۰۹	۱۳۱۹۳۷		مسلمان بلوچ
ترانکور	۶۷۳۰	۲۵۵۷۷۳۶	۷۰۴۸۲۸۰	ہندو
کوچین	۱۳۶۲	۷۲۲۹۰۶	۱۷۳۲۹۸۰	ہندو
بستر	۱۳۰۶۲	۳۱۰۸۸۴	۱۶۸۲۷۰	ہندو گونڈ

(۱) اس میں کچھ رقبہ راجپوتانہ کا شامل ہے

ریاستہائے بمبئی

ریاستہائے مدراس

نام ریاست	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی ۱۸۹۱ء	تخمینے آمدنی	خاندان حکمران
کوچ بہار	۱۳۰۷	۵۷۸۸۶۳	۱۷۹۹۹۸۰	ہندو
ٹیپرا پہاڑی ریاست	۴۰۸۶	۱۳۷۴۴۲	۹۸۷۸۰۰	ہندو
رامپور	۹۴۵	۵۵۱۲۴۹	۳۴۵۳۰۰۰	مسلمان افغان روہیلہ
گڑھوال	۴۱۶۴	۲۴۱۲۴۲	۸۰۰۰۰	ہندو

ریاستہائے پنجاب

پٹیالہ	۵۹۵۱	۱۵۸۳۵۲۱	۵۶۴۰۰۰۰	سکھ جاٹ
بہاولپور	۱۷۲۸۵	۶۵۰۰۴۲	۱۶۰۰۰۰۰	مسلمان داؤدپترا
جیند	۱۲۶۸	۲۸۴۵۶۰	۶۲۲۰۰۰	سکھ جاٹ
نابھا	۹۳۶	۲۸۲۷۵۶	۷۰۰۰۰۰	//
کپورتھلہ	۵۹۸	۲۹۹۶۹۰	۲۰۰۰۰۰۰	سکھ
منڈی	۱۱۳۱	۱۶۶۹۲۳	۴۰۶۰۰۰	راجپوت
سرمور (ناہن)	۱۱۰۸	۱۲۴۱۳۴	۲۱۰۰۰۰	//
مالیر کوٹلہ	۱۶۲	۷۵۷۵۵	۳۱۴۰۰۰	مسلمان افغان
فرید کوٹ	۶۴۳	۱۱۵۰۴۰	۳۰۰۰۰۰	جاٹ سکھ

ریاستہائے پنجاب

چمپا	۲۱۲۶	۱۲۴۰۳۲	۳۵۰۰۰۰	راجپوت
سکیت	۴۰۴	۵۲۴۰۳	۱۰۵۰۰۰	〃
کلسیا	۱۴۹	۶۸۶۳۳	۱۹۳۰۰۰	جاٹ سکھ
سکم		۳۰۴۵۸	۱۰۰۰۰	بدھ
ریاستہائے شان	۰	۳۷۲۹۶۹	۰	۰

نقشۂ ذیل سے کل آبادی ہند کے مرد عورتون اور اونکی شادی وغیرہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ شمار لاکھون مین جاننا چاہیئے۔

	جسکی شادی نہین ہوئی	جسکی شادی ہوگئی	رانڈ و رنڈوے	جوان شمار مین دخل نہین ہین	میزان
مرد	۶۵۱	۶۲۱	۶۴	۱۳۱	۱۴۶۷
عورت	۴۳۶	۶۲۴	۲۲۷	۱۱۸	۱۴۰۵
				میزان آبادی ہند	۲۸۷۲

سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے وقت علاقہ انگریزی مین مرد ۱۱۲۵۴۲۷۳۹ اور عورتین ۱۰۸۶۳۰۲۱۳ تھین اور ہندوستانی ریاستون مین مرد ۳۴۱۸۴۵۵۷ اور عورتین ۳۱۸۶۵۹۲۲ تھین۔

آبادی بہ لحاظ قومیت

مردم شماری کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کل آبادی زبانون کے لحاظ سے ۱۷ اقسام پر مشتمل ہے۔ لیکن ان زبانون مین کوئی بڑا اختلاف نہین ہے بلکہ اون مین سے بہت سی صرف ایک دوسرے کی شعبہ ہین اور اس وجہ سے اونکی بہت ہی تھوڑی قسمین ہوسکتی ہین۔ نقشہ ذیل سے بڑی بڑی زبانون کے اقسام کے مجموعہ مین آبادی (لاکھون مین ایک درجہ کے اعشاریہ تک ظاہر ہوتی ہے

آریاے ہند	(ہندو)	۱۹۵ ۴ ۵۶	بان۔ انام		۲ ۵ ۳
درآوری	(دکنی ہندو)	۵ ۲۹ ۵۶	شان		۱ ۵ ۸
کولاری		۲۹ ۵۶	سینیٹی		۱ ۷ ۱
چینی		۴ ۰ ۵	آریاے ایران	(فارسی)	۱۳ ۵ ۳
کہاسی		۱ ۷ ۷	شام	(عربی)	۵ ۵
تبتی برہما	(بھوٹانی)	۷ ۲ ۹	آریا	(انگریزی)	۲ ۵ ۴

نقشہ ذیل سے اون زبانون اور اون کے شعبونکی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو انگریزی سے زیادہ مروج ہین۔ یہ تعداد لاکھون مین اون لوگونکی بیان کی گئی ہے جو اوسے نسلاً بعد نسلاً

بولتے چلے آتے ہین۔

نام زبان	تعداد	نام زبان	تعداد	نام زبان	تعداد
ہندی	۵۶۷۷	برھمی	۵۹۳	ماروارڑی	۱۴۳۴
بنگالی	۴۱۳۴	ملایالی	۵۴۳	پشتو	۱۰۶۸
تلنگی	۱۹۸۶۸	اُردو	۳۶۷۷	کرن	۶۷۷
مرہٹی	۱۸۸۶۹	سندہی	۲۵۶۹	کول	۶۷۵
پنجابی	۱۷۷۲	سنتالی	۱۷۱	تلو	۴۶۹
ٹامل	۱۵۲۶۳	مغربی بہاری	۱۵۶۲	کاچھی	۴۶۴
گجراتی	۱۰۶۶۲	آسامی	۱۴۶۳	حبشی	۴۶۰
کنڑی	۹۷۶۵	گونڈی	۱۳۶۸	اورن	۳۶۷
اوریا	۹۰۱۱	وسطے کے بہاری	۱۱۶۵	کوند	۳۶۲

ان کے بعد انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ اور اوس کے بولنے والون کی تعداد ۲۳۸۴۹۹ ہے۔

ہندوستان زانگریزون کی تعداد ۱۸۷۱ء مین ۱۶۰۶۴ تھی اور ۱۸۸۱ء مین ۱۸۹۷۸

اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۱۰۰۵۱ تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین اون لوگونکی تعداد جو ہندوستان سے باہر پیدا ہوے اور جسمین فرانسیسی اور پرتگالی مقبوضہ بھی شامل ہین ۶۶۱۶۳۷ تھی۔ ان مین ۴۷۸۶۵۶ اپنے اپنے وطنون کو لوٹ گئے جو ہندوستان کے قرب وجوار مین ہین اور ۶۰۵۱۹ اون ایشیائی ملکون کو جو ہندوستان سے دور ہین اور جسمین چین بھی شامل ہے۔ اور ۱۰۰۵۵۱ سلطنت متحدہ کو۔ ۱۰۰۹۵ دوسرے یورپ امریکا اور سنٹرل ایشیا کے ملکون کو۔ اور ۱۱۸۱۶ ان مین سے افریقہ وغیرہ اور سمندر مین پیدا ہوئے تھے۔

پیشہ

نقشہ ذیل سے سنہ ۱۸۹۱ء کی کل آبادی مرد وعورت کی تعداد اون کے پیشے کے لحاظ سے معلوم ہوگی ان مین وہ لوگ جو خود پیشہ کرتے ہین اور جو اون کے متعلقین ہین وہ سب شامل ہین۔

عام سلطنت کے اور نیز صوبونکی ملازم	۵۶۰۰۰۰	کھانے پینے اور اشیاے محرک کے کام کرنیوالے	۱۴۵۷۶۰۰
ملکی حفاظت کے ملازم	۶۶۴۰۰۰	کویلہ ایندھن چارہ والے	۳۵۲۲۰۰۰
ملازمان ریاستہاے غیر	۵۰۰۰۰۰	تعمیر کا کام کرنے والے	۱۴۳۸۰۰۰
گھاس دانہ اور مویشی کے نگران	۳۶۴۶۰۰۰	گاڑی اور کشتیان چلانیوالے	۱۴۷۰۰۰
مزارعین	۱۷۱۷۳۵۰۰۰	اون چیزون کو کام کرنیوالے جو لوازمات مین داخل ہین	۱۱۴۹۰۰۰
ذاتی اور گھریلو اور حفظ صحت کو کام کرنیوالے	۱۱۲۲۰۰۰۰		

سوت اور پوشاک کا کام کرنیوالے	۱۲۶۱۷۰۰۰	دہات اور جواہرات کا کام کرنیوالے	۳۸۲۱۰۰۰
گلاس تہ مٹی کے برتن بنانیوالے	۲۳۶۱۰۰۰	لکڑی بید اور چٹائی کا کام کرنیوالے	۴۲۹۳۰۰۰
دوارنگ گوندا وغیرہ کا کام کرنیوالے	۳۹۲۰۰۰	چمڑا سینگ صندوق کا کام کرنیوالے	۳۲۸۵۰۰۰
تجار	۴۶۸۶۰۰۰	گھاٹ اور گودام کا کام کرنیوالے	۳۹۵۳۰۰۰
پڑھنے لکھنے والے اور اہل ہنر	۵۶۷۲۰۰۰	کیمل تماشون کا کام کرنیوالے	۱۴۱۰۰۰
مٹی کا کام کرنیوالے محنتی	۲۵۴۶۸۰۰۰	بے تعین اور نالائقی کے کام کرنیوالے	۱۵۶۳۰۰۰
دیگر وسائل والے	۴۷۷۴۰۰۰	میزان	۲۸۷۲۲۳۰۰۰

۴۔ ترقی و تنزل آبادی

موت و حیات کی حالت جو علی العموم آبادی کی لکھی جاتی ہے وہ ابھی تک قابل اطمینان نہیں ہے۔ نقشہ ذیل سے ۹۰-۱۸۹۱ء کی بابت علاقہ انگریزی کی اوسط تعداد ولادت و وفات فی ہزار معلوم ہوگی۔

ممالک	ولادت	وفات
بنگالہ	۴۵۶۲۱	۲۴۶۴۸
ممالک مغربی شمالی و اودھ	۳۹۶۷۰	۳۷۶۲۷
پنجاب	۳۹۶۰۸	۴۶۶۸۷
ممالک متوسط	۳۸۶۴۱	۳۲۶۵۲

ممالک	ولادت	وفات
پائین برہما	۰	۱۷۶۴۰
آسام	۲۷۶۶۰	۲۶۶۷۸
مدراس	۳۱۶۳	۲۲۶۸
بمبئی	۳۸۶۹۷	۲۸۶۱۸

اوسط اموات علاقہ انگریزی سنہ ۱۸۸۰ء مین فی ہزار ۲۰۶۹۸ تہا مگر سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۹۶۶۱ ہوگیا۔

اون مزدورون (قلیون) کی تعداد جو ہندوستان سے باہر کو گئے سنہ ۸۴-۱۸۸۵ء مین ۲۲۳۸۴ تہی اور سنہ ۸۵-۱۸۸۶ء مین ۷۹۷۹ - سنہ ۸۶-۱۸۸۷ء مین ۶۴۵۱ سنہ ۸۸-۱۸۸۹ء مین ۱۰۳۸۸ سنہ ۸۹-۱۸۹۰ء مین ۱۶۸۷۴ - اور سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین ۲۰۰۸۵ تہی - اِن مین سے بہت سے لوگ انگریزی نوآبادیون خصوصاً ڈیمریرا ٹرینیداد اور ماریشس کو جاتے ہین -

۵- بڑے بڑے شہر

ہندوستان مین سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۵ شہر ایسے ہین جنکی آبادی پچاس ہزار آدمیون سے زیادہ ہے - اور وہ حسب ذیل ہین -

کلکتہ مع حوالی شہر جسمین ہوڑا شامل نہین ہے	۸۶۱۷۶۴	حیدرآباد مع حوالی شہر	۴۱۵۰۳۹	دہلی	۱۹۲۵۷۹
بمبئی	۸۲۱۷۶۴	لکھنؤ	۲۷۳۰۲۸	سنڈالی	۱۸۸۸۱۵
مدراس	۴۵۲۵۱۸	بنارس	۲۱۹۴۶۷	کانپور	۱۸۸۷۱۲

بنگلور	۱۸۰۳۶۶	رنگون	۱۸۰۳۲۴	لاہور	۱۷۶۸۵۴
الٰہ آباد	۱۷۵۲۴۶	آگرہ	۱۶۸۶۶۲	پٹنہ	۱۶۵۱۹۲
پونہ مع حوالی شہر	۱۶۱۳۹۰	جیپور	۱۵۸۹۰۵	احمد آباد	۱۴۸۴۱۲
امرتسر	۱۳۶۷۶۶	بریلی	۱۲۱۰۳۹	میرٹھ	۱۱۹۳۹۰
سری نگر	۱۱۸۹۶۰	ناگپور	۱۱۷۰۱۴	فیروزپور	۵۰۴۳۷
ہوڑا	۱۱۶۶۰۶	بڑودہ	۱۱۶۴۲۰	سورت	۱۰۹۲۲۹
کراچی	۱۰۵۱۹۹	گوالیار	۱۰۴۰۸۳	اندور	۹۲۳۲۹
ترچناپلی	۹۰۶۰۹	مدورا	۸۷۴۴۸	پشاور	۸۴۴۹۱
جبلپور	۸۴۴۸۱	مرزاپور	۸۴۱۳۰	ڈھاکہ	۸۲۳۲۱
گیا	۸۰۳۸۳	انبالہ	۷۹۲۹۴	فیض آباد	۷۸۹۲۱
شاہجہانپور	۷۸۵۲۲	فرخ آباد	۷۸۰۳۲	رامپور	۷۶۷۳۳
ملتان	۷۴۵۶۲	میسور	۷۴۰۴۸	راولپنڈی	۷۳۷۹۵
دربھنگہ	۷۳۵۶۱	مرادآباد	۷۲۹۲۱	بھوپال	۷۰۳۳۸
بھاگلپور	۶۹۱۰۶	اجمیر	۶۸۸۴۳	بھرت پور	۶۸۰۳۳
سلیم	۶۷۷۱۰	جالندھر	۶۶۲۰۲	کالیکٹ	۶۵۰۷۸
گورکھپور	۳۶۳۶۲۰	سہارنپور	۶۳۱۹۴	شولاپور	۶۱۹۹۵
جودھپور	۶۱۸۴۹	علی گڈھ	۶۱۴۸۵	متھرا	۶۱۱۹۵

بلاری	۵۹۴۶۷	لگاپام	۵۹۲۲۱	حیدرآباد سندہ	۵۸۰۴۸
بھوناگڈہ	۵۷۶۵۳	چپیرا	۵۷۳۵۲	مونگیر	۵۷۰۷۷
بیکانیر	۵۶۲۵۲	پٹیالہ	۵۵۸۵۶	مولمین	۵۵۷۸۵
سیالکوٹ	۵۵۰۸۷	تانجور	۵۴۳۹۰	کامباکونم	۵۴۳۰۷
جھانسی	۵۳۷۷۹	ہبلی	۵۲۵۹۵	الور	۵۲۳۹۸

اِن شہرون کے سوا ۴۸ شہر اور ایسے ہین کہ جنکی آبادی ۳۵۰۰۰ اور ۵۰۰۰۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۱۰۹ ایسے ہین کہ جنکی آبادی ۲۰۰۰۰ ہزار اور ۳۵۰۰۰ ہزار کے درمیان ہے۔ بعد اسکے تمام بستیان گانون کے شمار مین ہین جنمین سے سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۴۳۰۵۲ ایسے گانون تھے جنکی آبادی ۲۰۰ سے کم تھی اور ۲۲۲۹۹۶ ایسے تھے کہ جنکی تعداد ۲۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان تھی۔

مذہب

سب سے بڑا مذہب ہندوستان مین ہندوون کا ہے۔ جنکی تعداد قریب قریب ۳/۴ حصہ کل آبادی کے ہے۔ اور اگر ان کے ساتھہ مسلمانون کی تعداد جو ۵۷۲۱۱۶۱۴ ہے شامل کر دیجائے تو کل مردم شماری مین ۹۲ فیصدی اونکی تعداد ہو جاتی ہے۔ بدھ لوگ اکثر برہما مین ہین اور عیسائیون کی تعداد کچھہ اوپر ۲۲۵۰۰۰ ہے۔ دیکھیے نقشہ ذیل۔

نام احاطہ صوبہ دریاست کا	ہندو	سکھ	جین	بدھ مذہب والے	پارسی	مسلمان	عیسائی	یہودی		دیگر مذاہب	میزان
اجمیر	۴۳۷۹۸۸	۲۱۳	۲۶۹۳۹		۱۹۸	۷۴۲۶۵	۲۶۸۳	۷۱		۲	۵۴۲۳۵۸
آسام	۲۹۹۷۰۷۲	۸۳	۱۳۶۸	۷۹۹۷		۱۴۸۳۹۷۴	۱۶۸۴۴	۵	۹۹۹۷۴۵	۲۵	۵۴۷۶۸۳۳
بنگالہ (۱)	۴۷۸۲۴۰۱۴	۴۱۷	۷۲۷۰	۱۹۴۷۱۷	۱۷۹	۲۳۶۵۸۳۴۷	۱۹۲۴۸۴	۱۴۴۷	۲۷۵۳۰۶۱	۱۱۴۳۰	۴۶۴۳۳۶۶
برار	۲۵۳۱۷۹۱	۱۷۷	۱۸۹۵۲	۴	۴۱۲	۲۰۷۶۸۱	۱۳۵۹	۲	۱۳۷۱۰۸	۵	۲۸۹۷۴۹۱
بمبئی (۱)	۲۱۴۴۰۹۹۱	۹۱۲	۵۵۵۲۰۹	۴۹۸	۲۶۷۷۴	۴۳۹۰۹۹۵	۱۷۰۰۰۹	۱۳۵۴۷	۳۱۱۲۵۹	۲۷	۲۴۹۶۰۴۲۱
برہما	۱۷۱۵۷۷	۳۱۶۴		۴۸۸۸۰۷۵	۹۶	۲۵۳۰۳۱	۱۲۰۷۶۸	۳۵۱	۱۸۸۴۴۹	۴۹	۷۶۰۵۵۶۰
ممالک متوسطہ	۱۰۴۸۹۶۲۰	۱۷۳	۴۹۲۱۲	۳۲۵	۷۸۱	۳۰۹۴۷۹	۱۳۳۰۸	۱۷۶	۲۰۸۱۷۲۱	۱۰	۱۲۹۴۴۸۰۵
کورگ	۱۵۸۸۴۵	۰	۱۱۴	۰	۳۹	۱۲۶۶۵	۳۳۹۲	۰	۰	۰	۱۷۳۰۵۵
مدراس (۱)	۳۴۷۵۷۵۲۰	۱۲۸	۲۷۴۳۵	۱۰۳۶	۲۴۷	۲۴۷۵۸۶۴	۱۵۸۰۱۷۹	۱۳۰۹	۴۷۲۸۰۸	۱۴۵۳۴	۳۹۳۳۱۰۶۲
ممالک مغربی شمالی (۱)	۴۰۹۵۱۸۰۳	۱۱۳۴۸	۸۴۸۰۳	۱۴۹۴	۳۴۲	۶۵۸۹۱۸۳	۵۸۵۱۸	۶۰		۲۵	۴۷۶۹۷۵۷۶
پنجاب (۱)	۱۰۲۳۷۷۰۰	۱۸۷۰۴۸۱	۴۵۶۸۳	۶۲۳۶	۴۱۲	۲۹۱۵۶۴۳	۵۳۹۰۹	۳۳	۰	۳۰	۲۵۱۳۰۱۲۷

(۱) اسمین ریاستہائے دیسی شامل ہین۔

نام احاطہ صوبہ یا ریاست کا	ہندو	سکھ	جین	بدھ مذہب والے	پارسی	مسلمان	عیسائی	یہودی		دیگر مذاہب	میزان
قطع وغیرہ	۱۱۶۹۹	۱۱۲۹			۳۹	۱۱۳۶۸	۳۰۰۸	۲۳	۰	۴	۲۷۲۷۰
انڈمان	۹۴۳۳	۳۹۵	۳	۱۲۹۰		۳۹۸۰	۴۸۳		۲۴	۱	۱۵۶۰۹
حیدرآباد	۱۰۳۱۵۲۴۹	۴۶۳۷	۲۷۸۴۵		۱۰۵۸	۱۱۳۸۶۶۶	۲۰۴۲۹	۲۶	۲۹۱۳۰	۰	۱۱۵۳۷۰۴۰
برودا	۲۱۳۷۵۶۸	۱۱	۵۰۳۳۲	۱	۸۲۰۶	۱۸۸۷۴۰	۶۴۶	۳۶	۲۹۸۵۴	۲	۲۴۱۵۳۹۶
میسور	۴۶۳۹۱۲۷	۲۹	۱۳۲۷۸	۵	۳۵	۲۵۲۹۷۳	۳۸۱۳۵	۲۱		۱	۴۹۴۳۶۰۴
کشمیر	۶۹۱۸۰۰۰	۱۱۳۹۹	۵۹۳	۲۹۶۰۸	۹	۱۷۹۳۷۱۰	۲۱۸			۱۶۶۱۵	۲۵۴۳۹۵۲
راجپوتانہ	۱۰۱۹۲۸۲۹	۱۱۱۶	۴۱۷۶۱۸	۰	۲۳۸	۹۹۱۳۵۱	۱۸۵۵	۱۵	۴۱۱۰۷۸	۲	۱۲۰۱۶۱۰۲
وسط ہند	۷۷۳۵۲۴۶	۱۸۲۵	۸۹۹۸۴		۸۳۷	۵۶۸۶۴۰	۵۹۹۹	۷۲	۱۹۱۴۲۰۹	۰	۱۰۳۵۸۸۱۲
ریاستہائے شان	۱۸۵۵	۱۹۶	۰۰	۱۷۵	۲	۸۰۹	۱۵۴		۱		۲۹۹۲
میزان	۲۰۷۷۳۱۷۲۷	۱۹۰۷۸۳۳	۱۴۱۶۶۳۸	۷۱۳۱۳۶۱	۸۹۹۰۴	۵۷۳۲۱۱۶۴	۲۲۸۴۳۸۰	۱۷۱۹۴	۹۴۸۰۳۴۷	۴۲۷۶۲	۲۸۷۲۲۴۳۳۱

عیسائی جن کی تعداد اوپر (۲۲۸۴۳۸۰) بیان ہوگئی ہے سرکاری کاغذات کے بموجب حسب تفصیل ذیل ہین —

رومن کیتھولک	۱۳۱۵۲۶۳	دوسرے پروٹسٹنٹ	۶۳۹۶۷
چرچ آف انگلینڈ	۳۰۲۴۳۰	سریا آرمینیا اور یونانی چرچ کے	۲۰۱۶۸۴
پریسبٹیرین	۷۰۴۰۴		
ڈیسینٹرز	۲۸۶۹۳۸		

تعلیم

ذیل کی تفصیل مردم شماری ۱۸۹۱ء کے بموجب ہے —

	زیر تعلیم	خواندہ جو تعلیم سے فارغ ہوگئے	ناخواندہ جو زیر تعلیم نہین ہین	جن کا حال نہین معلوم
مرد	۲۹۹۷۵۵۸	۱۱۵۵۴۰۳۵	۱۱۸۸۱۹۴۰۸	۱۳۳۵۶۲۹۵
عورت	۱۹۷۶۶۲	۵۴۳۴۹۵	۱۲۷۷۲۶۷۶۸	۱۲۰۲۸۲۱۰
میزان	۳۱۹۵۲۲۰	۱۲۰۹۷۵۳۰	۲۴۶۵۴۶۱۷۶	۲۵۳۸۴۵۰۵

سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین ہندوستان کے سررشتہ تعلیمات کا کل خرچ ۲۸۹۷۰۵۷۰ روپیہ تہا۔ اور یہی خرچ ۱۸۶۵ء مین ۶۷۱۰۰۰ روپیہ اور ۱۸۵۸ء مین ۳۹۴۰۰۰ روپیہ تہا۔ اس روپیہ سے جو سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین خرچ ہوا ۵۰۵۶۱۴۰ روپیہ لوکل چندون سے وصول ہوئے اور ۱۳۵۱۸۴۰ روپیہ چنگی کی آمدنی سے اور ۶۰۳۲۲۱۰ روپیہ خانگی عطیون وغیرہ سے اور ۳۹۸۵۵۰۸ آمدنی فیس سے ۸۲۱۱۸۰۰ روپیہ صوبون کی آمدنی سے

اسی سنہ مین خرچ حسب تفصیل ذیل ہوا۔ جسکا شمار لاکھون مین دیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء
روپیہ ۲۴۲۵۴	۲۵۵۱۱	۲۶۳۵۷	۲۷۲۵۶	۲۷۸۵۲

قومی تعلیم کے واسطے ہندوستان مین صدر کے طور پر پانچ یونیورسٹیان۔ کلکتہ مدراس بمبئی الہ آباد اور پنجاب مین ہین۔ جو اگرچہ خود فقط امتحان لینے کا ہی کام کرتی ہین۔ مگر اون کے متعلق بہت سے کالج ایسے ہین کہ جنمین معمولی مدارس سے اعلیٰ درجے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ ہر ایک صوبہ مین نارمل اسکول بھی مدرسون کے قواعد آموزی کے لیئے مقرر ہین اور اون مدارس کی نگرانی کے واسطے عملہ مقرر ہے جو سررشتہ تعلیم کے متعلق ہے۔ مڈیکل کالج بھی ہین جنمین کچھ لوگون نے پڑھکر درجے حاصل کیئے ہین اور بہت سے لوگ سندین حاصل کرکے شفاخانون اور دواخانون مین طبابت اور تقسیم دواکا کام کرتے ہین اور فوجون کے صیغہ طبابت مین نوکر ہین۔ انجینیرنگ اور اور علمی مدارس بھی زیادہ ہوگئے ہین اور کچھ صنعت وحرفت کے مدرسے بھی مقرر ہوتے ہین۔

جن لوگون نے سنین مذکورہ مین یونیورسٹیون مین امتحان دیکر میٹریکیولیٹ کی سند حاصل کی ہے اونکی تعداد صفحہ ۲۸ مین درج ہے۔

نام یونیورسٹی	۱۸۸۶ء	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
کلکتہ	۱۰۷۰	۲۴۰۹	۱۹۹۷	۱۱۹۰	۲۷۲۷	۱۸۱۶
مدراس	۱۸۹۵	۲۱۶۵	۱۹۶۳	۱۸۵۴	۱۶۱۱	۱۶۴۸
بمبئی	۸۳۷	۵۲۷	۸۲۳	۹۱۴	۷۴۶	۷۴۴
پنجاب	۰	۰	۲۱۲	۳۲۴	۳۸۹	۳۹۹
الہ آباد	۰	۰	۰	۶۲۳	۵۳۲	۶۰۶

نقشہ ذیل سے ۱۸۹۱ء کی بابت مدارس اور طلبہ کے اقسام معلوم ہوتے ہیں۔

	مدارس		طلبہ	
	لڑکوں کے	لڑکیوں کے	لڑکے	لڑکیاں
کالج				
تعلیم عام	۱۳۶	۳	۱۵۹۵۸	۸۰
دوسرے درجے کے	۴۵۴۵	۴۶۰	۴۳۶۹۸۰	۳۵۹۰۸
ابتدائی	۸۹۵۷۷	۴۶۰۳	۲۴۵۵۰۴۰	۲۴۳۸۱۹
تعلیم خاص				
علمی۔ طبی حرفت وغیرہ کے مدارس	۵۳۳	۴۵	۱۹۱۸۸	۱۲۵۰
مدارس خانگی	۳۶۸۷۶	۱۳۳۶	۴۵۴۸۸۱	۳۵۲۵۶
میزان	۱۳۱۹۰۳	۶۴۴۷	۳۳۸۲۰۴۸	۳۱۶۳۱۳
میزان کل	۱۳۸۳۵۰		۳۶۹۸۳۶۱	

تعداد مدارس مذکورہ (یعنی ۱۳۵۰۱۲) مین سے ۶۲۱ تو سرکاری ہین اور ۵۸۸۶۳ ایسے ہین کہ جنمین سرکار سے مدد ملتی ہے اور ۵۸۸۶۶ خانگی ہین جنمین کچھ مدد نہین دیجاتی۔

جب سے کہ ۱۸۸۲ء مین تمام ہندوستان کی تعلیم کی تحقیقات کے واسطے ایک کمیشن مقرر ہوئی تھی تب سے سرکاری مدارس کے طرز تعلیم کو کچھ کچھ وسعت دیکر عام پسند کر دیا گیا ہے۔ تاکہ خانگی طور پر تعلیم کا لوگون کو زیادہ شوق پیدا ہو۔ اور دیسی مدارس کی کامل وقعت ہو جائے اور ایسا بندوبست کیا جائے کہ جس سے عام تعلیم کے دائرہ کی وسعت اعلیٰ درجے کی تعلیم کے مطابق ہو جائے۔ عورتونکی اور نیز اون اقوام کی تعلیم پر جو کچھ کچھ پیچھے رہ گئی ہین (جیسے مسلمان) زیادہ توجہ کیگئی ہے باوجود اسکے کہ تعلیم مین ترقی ہوئی ہے گروہ اوسط جو پڑہنے لکھنے والون کا ہے ابھی تک بہت کم ہے۔ وہ لڑکے جو مدرسون مین عمر کے لحاظ سے جانے کے لائق ہین اون مین سے برٹش انڈیا مین ۱۹۲۳ فیصدی مدارس مین جاتے ہین۔ اور اوسط لڑکیون کا اس سے بھی نہایت تھوڑا یعنی ۲۸ فیصدی ہے۔

۱۸۹۱ء مین (۵۷۳) اخبار دیسی زبانون مین چھپکر مشتہر ہوتے ان مین صرف ایک روزانہ اخبار کے ۵۰۰ پرچے نکلتے ہین اور ایک ہفتہ وار کے ۲۰۰۰۰۔ اسی سال مین ۷۶۵۸ کتابین اور میگزین مشتہر ہوئے۔ ان مین ترجمے بھی تھے اور نئی تصنیفات بھی تھین اور ان سب کتابون مین سے دس مین سے تو دیسی زبانون مین تھین۔

عدالت وجرائم

احاطہ ہاے مدراس وبمبئی ولفٹنٹ گورنری بنگال وممالک مغربی شمالی مین ایک ایک (ہائیکورٹ) عدالت عالیہ ہے جسکو عدالت دیوانی فوجداری مین اعلیٰ درجے کے اختیارات حاصل ہین اون کا آخری اپیل صرف پریوی کونسل کی جوڈیشیل کمیٹی واقع انگلستان مین ہوتا ہے - چھوٹے صوبون مین سے پنجاب مین ایک چیف کورٹ ہے جہان پانچ جج بیٹھتے ہین - ممالک متوسط اودہ اور سندہ مین سے ہر ایک جگہہ ایک جوڈیشیل کمشنر مقرر ہے برہما مین ایک جوڈیشیل کمشنر اور ایک ریکارڈر ہے - آسام کے لیئے کلکتہ کا ہی ہائی کورٹ اعلی عدالت ہے - ہان البتہ وسکے تین پہاڑی ضلعونکے لیئے وہان کا چیف کمشنر ہی جج ہے جسکا دیوانی اور فوجداری دونون مین اپیل نہین ہوتا - اور ہر ضلع مین کلکٹر مجسٹریٹ مقدمات ابتدائی اور اپیل دونون کے لیئے جج کا کام کرتا ہے -

بڑی بڑی عدالتون مین مقدمات ابتدائی اور اپیل سننے کے اختیارات تقریباً ۵۰ ۴ ججون کو حاصل ہین - سنہ ۱۸۹۰ء مین ۵۶۰۰ مجسٹریٹ تھے جسمین سے نصف آنریری تھے - دیوانی مقدمات سننے کے لیئے ۲۰۰ اسول جج ہین جو اعلیٰ درجے کی عدالتون کے ماتحت ہین قریب قریب تمام سول جج اور کثرت سے وہ مجسٹریٹ جو ابتدائی مقدمات کو سنتے ہین ہندوستان کے باشندے ہین - علاوہ برین بنگالہ

مدراس بمبئی مین اپیل کی سماعت کے واسطے بہی ہندوستانی ججون کی تعداد بہت کچھہ ہے۔

سنہ مذکورین جو لوگ ماخوذ ہوکر عدالت کو سپرد ہوئے اور بعد تحقیقات کے اون کو فوجداری مقدمات مین سزا دی گئی اونکی تعداد ہزارون مین نیچے کے نقشے مین لکھی جاتی ہے۔

تعداد اشخاص	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۸۶ء	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء
جن کی تحقیقات کی گئی	۱۱۷۲	۱۳۶۸	۱۳۷۷	۱۴۳۳	۱۴۴۸	۱۴۹۰
جن کو سزا دی گئی	۶۴۵	۶۶۸	۶۷۴	۶۸۹	۶۹۱	۷۱۲
جن پر جرمانہ کیا گیا	۴۶۸	۴۹۸	۵۰۰	۵۱۱	۵۱۶	۵۳۳

سنہ ۱۸۹۰ء مین ۴۳۵ آدمیون کو پہانسی کا حکم دیا گیا۔ ۲۱۶۶ کو عبور دریاے شور کی سزا ہوئی اور ۱۶۳۵۷۰ کو قید کی گئی۔ ۹۸۴ آدمی خون کے مقدمات مین سزایاب ہوئے ۷۳۱۸ مویشی کے چورانے مین ۵۲۲۳۳ معمولی چوری مین ۱۵۳۷۹ نقب زنی مین۔

ملازمان پولس کی تعداد اس سال مین ۱۵۰۵۹۱ تھی جنمین سے ۵۶۶۴۵ کے پاس بندوقین تہین اور ۴۳۸۶۷ کے پاس صرف تلوارین۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۶ سنٹرل جیل تھے ۹۹ ضلعون کے جیلخانے اور ۵۰۸ چھوٹے جیلخانے اور حوالاتین تہین نقشہ ذیل سے قیدیونکی وہ تعداد معلوم ہوتی ہے جو ذیل کے سنون کے آخر تاریخ پر تہی

قیدی	۱۸۸۶ء	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
مرد	۷۴۲۰۴	۷۳۹۴۰	۷۶۶۲۷	۸۲۱۴۰	۸۶۷۲۶	۹۲۴۹۷
عورت	۲۷۷۲	۲۵۷۰	۲۶۹۴	۲۹۳۳	۳۰۴۸	۳۱۴۷
میزان	۷۷۹۷۶	۷۶۵۱۰	۸۲۳۲۱	۸۵۰۷۳	۸۹۷۷۴	۹۵۶۴۴

۷۹۵۸۸ قیدیون مین سے جو ۱۸۹۱ء مین داخل جیلخانہ ہوئے ۱۳۲۶۶ ایسے تھے جو ایک مرتبہ پہلے بھی قید ہو چکے تھے اور ۴۱۳۹ دو مرتبہ قید رہے تھے اور ۳۲۹۸ وہ تھے جو اس سے بھی زیادہ مرتبہ قید ہوئے تھے۔

فنانس

نقشہ ذیل سے اصلی آمد و خرچ بطور مجموعی ہندوستان کا آدمیون مین معلوم ہوگا اس مین تعمیرات سرکاری کا خرچ شامل نہین ہے۔ اور اوس سے اس امر کی بھی تفصیل معلوم ہوتی ہے کہ انگلستان مین ہندوستان کے متعلق کسقدر خرچ ہوتا ہے اور ہندوستان خاص مین کسقدر۔

سال جس کا نقشہ ہے	محاصل	خرچ		کل خرچ
		ہندوستان مین	برطانیہ عظمی مین	
۱۸۸۱ء	۷۴۲۹۰۱۱۲۰	۶۰۵۸۰۷۹۴۰	۱۷۳۴۰۷۱۲۰	۷۷۹۲۱۵۰۶۰
۱۸۸۶ء	۷۴۴۶۴۱۹۷۰	۵۸۸۳۹۷۵۳۰	۱۸۴۲۶۱۷۰۰	۷۷۲۶۵۹۲۳۰
۱۸۸۷ء	۷۷۳۷۱۳۴۰	۵۷۳۲۹۶۷۲۰	۱۹۸۲۹۰۳۵۰	۷۷۱۵۸۷۰۷۰

سال ۳۱ مارچ کو ختم ہونیوالا	محاصل	خرچ		کل خرچ
		ہندوستان مین	برطانیہ عظمی مین	
سنہ ۱۸۸۸ء	۷۸۷۵۹۷۴۴۰	۵۸۹۳۲۸۷۸۰	۲۱۸۵۵۶۹۸۰	۸۰۷۸۸۵۷۶۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۸۱۶۹۶۶۷۸۰	۵۹۷۰۵۰۰۳۰	۲۱۹۵۴۶۵۷۰	۸۱۶۵۹۶۶۰۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۸۵۰۸۵۲۰۳۰	۶۰۹۶۰۸۰۵۰	۲۱۵۱۲۳۶۵۰	۸۲۴۷۳۱۷۰۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۸۵۷۴۱۶۴۹۰	۶۱۳۹۷۴۹۰	۲۰۶۵۶۰۱۹۰	۸۲۰۵۳۴۷۸۰

ایک عرصہ دراز تک روپیہ اور پونڈ کے مبادلہ کا نرخ بحساب فی روپیہ دو شلنگ کے تہا۔ مگر سنہ ۱۸۸۳ء سے اس بہاو مین فرق آگیا ہے اور یہ فرق برابر چلا آتا ہے۔ اگست سنہ ۱۸۹۲ء مین روپیہ کی قیمت شلنگون مین ایک شلنگ ۲ ۴/۱۲ پنس کے برابر تہی۔ اور موازنہ سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء مین اوسکا مبادلہ بحساب فی روپیہ (۱) شلنگ ۴ پنس قرار دیا گیا تہا۔

نقشہ ذیل سے آمد و خرچ سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء کا موازنہ نظر ثانی شدہ کے بموجب اور سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء کا بموجب اندازہ موازنہ کے معلوم ہوگا۔

مداد محاصل	محاصل سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء	محاصل سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء	مداد خرچ	خرچ سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء	خرچ سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء
مالگذاری زمین	۲۳۸۸۰۵۰۰۰	۲۴۶۷۵۵۰۰۰	سود	۴۳۳۴۰۰۰۰	۳۹۷۷۱۰۰۰
افیون	۸۰۲۶۱۰۰۰	۷۶۳۴۶۰۰۰	واپسیان ومعاوضہ وغیرہ	۲۷۸۵۴۰۰۰	۱۷۵۸۴۰۰۰
نمک	۸۶۲۰۷۰۰۰	۸۵۴۴۷۰۰۰	اخراجات تحصیل	۷۸۱۳۹۰۰۰	۸۵۲۸۲۰۰۰
کاغذ اسٹامپ	۴۲۲۶۹۰۰۰	۴۲۲۹۶۰۰۰	ڈاک خانہ وتار برقی ودارالضرب	۲۴۴۰۵۰۰۰	۲۵۴۷۹۰۰۰
مسکرات	۵۰۹۶۸۰۰۰	۵۱۰۲۴۰۰۰	تنخواہ ملازمان سول	۱۳۸۶۳۶۰۰۰	۱۴۱۳۲۵۰۰۰
پراونشل ریٹ (چندہ)	۳۴۷۶۵۰۰۰	۳۶۲۳۱۰۰۰	متفرق اخراجات سول	۵۰۴۵۰۰۰۰	۵۱۷۰۹۰۰۰
کسٹم (محصول چنگی)	۱۶۸۷۰۰۰۰	۱۶۹۱۸۰۰۰	رفع قحط وہمیر	۱۲۰۹۹۰۰۰	۱۲۰۶۷۰۰۰
اسسڈ ٹکس (محصولات مشخصہ)	۱۶۴۴۶۰۰۰	۱۶۴۵۲۰۰۰	تعمیر ریلوے	۱۸۲۶۰۰۰	۳۰۱۵۰۰۰
جنگلات	۱۴۹۷۸۰۰۰	۱۵۶۷۲۰۰۰	حسابات آمدنی ریلوے	۲۰۱۸۳۷۰۰۰	۲۰۴۰۷۲۰۰۰

محاصل			خرچ		
مدات محاصل	سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء	مدات خرچ	سنہ ۹۲-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء
رجسٹری	۳۹۰۴۰۰۰	۳۹۲۲۰۰۰	آبپاشی	۲۹۶۳۲۰۰۰	۲۹۱۹۵۰۰۰
خراج	۷۷۸۹۰۰۰	۷۶۲۱۰۰۰	تعمیرات وسڑک	۶۲۴۸۷۰۰۰	۵۹۲۰۱۰۰۰
سود	۸۸۲۵۰۰۰	۹۱۱۰۰۰۰	فوج	۲۲۵۰۶۹۰۰۰	۲۱۸۹۸۵۰۰۰
ڈاک خانہ تار برقی ودار الضرب	۲۵۴۵۴۰۰۰	۲۶۱۸۰۰۰۰	تعمیرات حفاظت ملکی	۵۵۰۰۰۰۰	۶۱۴۵۰۰۰
صیغہ جات سول	۱۶۴۳۶۰۰۰	۱۶۱۵۸۰۰۰			
متفرقات	۸۹۱۱۰۰۰	۹۵۹۹۰۰۰	میزان	۸۹۱۲۷۴۰۰۰	۸۹۳۸۳۰۰۰۰
ریلوے	۱۹۶۵۴۹۰۰۰	۱۸۸۳۲۷۰۰۰	منہائی خرچ بابت بقایائے صوبجات	۴۶۱۵۰۰۰	۱۶۱۷۰۰۰
آبپاشی	۲۲۴۹۶۰۰۰	۲۲۱۶۷۰۰۰			
تعمیرات وسڑک	۶۱۵۷۰۰۰	۶۰۶۴۰۰۰	کل خرچ جو آمدنی سے کیا گیا	۸۸۶۶۵۹۰۰۰	۸۸۲۲۱۳۰۰۰
صیغہ فوج	۷۷۶۹۰۰۰	۷۳۹۰۰۰۰			
میزان محاصل	۸۸۵۸۵۹۰۰۰	۸۸۳۶۷۹۰۰۰			

خرچ مذکورہ کے علاوہ ایک سرمایہ کا خرچ ریلوے اور آبپاشی کے کامون کا اور بھی ہے جو آمدنی کے مقابلے مین نہین رکھا گیا ہے - یہ خرچ سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین ۳۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ اور سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء مین ۳۵۰۰۰۰۰۴ روپیہ تہا -

نقشہ ذیل سے محاصل زمین افیون اور نمک مین جو آمدنی کے بڑے بڑے ذریعے ہین سنہ ۱۸۸۲ء اور سنہ ۱۸۸۷ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۲ء تک کی ترقی کا حال معلوم ہوتا ہے -

سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوا	زمین	افیون	نمک
سنہ ۱۸۸۲ء	۲۱۹۴۸۰۲۲۰	۹۸۶۲۴۴۴۰	۷۳۷۵۶۲۰۰
سنہ ۱۸۸۷ء	۲۳۰۵۵۷۲۴۰	۸۹۴۲۹۷۶۰	۶۶۵۷۶۴۴۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۲۳۱۸۹۲۹۲۰	۸۵۱۵۴۶۲۰	۶۶۷۰۷۲۸۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۲۳۰۱۶۴۰۴۰	۸۵۶۲۳۱۹۰	۷۶۷۵۶۳۴۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۳۹۸۱۳۹۹۰	۸۵۸۳۰۵۶۰	۸۱۸۷۷۳۹۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۴۰۴۵۲۰۹۰	۷۸۷۹۱۸۲۰	۸۵۲۳۳۶۸۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۲۳۹۴۷۴۰۰۰	۸۰۱۲۳۰۰۰	۸۶۳۶۲۰۰۰

آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زمین ہے - زمین کی مالگذاری دیہات اور کمپنیون پر لگائی جاتی ہے - بنگالہ کے ایک بڑے حصّے مین اور مدراس کے چوتہائی ملک مین اور نیز ممالک مغربی شمالی کے بعض اقطاع مین سو برس سے استمراری بندوبست ہوگیا ہے - اور ہندوستان کے باقی حصّون مین کہین کہین دس دس اور کہین کہین

تیس تیس برس کے واسطے بندوبست کیا جایا کرتا ہے۔ جن ضلاع مین استمراری بندوبست ہے وہان کی شرح فی ایکڑ اراضی مزروعہ تقریباً ۱۰ر پڑتی ہے جو بحساب اوسط انکاسی کا پانچوان حصّہ ہے یا کل پیداوار کی قیمت کے بیسوین حصّے کے مساوی ہے۔ جن اضلاع مین مالگذاری زمین کا چند روزہ بندوبست ہے وہان کا محصول اوسط فی ایکڑ اراضی مزروعہ پر ۱/۲ ۱ روپیہ ہے جو تخمینے لگان یا اصلی محصول کے آدھے سے کچھ کم ہوتا ہے اور کل پیداوار کی قیمت سے قریب قریب دسوین بارہوین حصّے کے پڑتا ہے۔

زمین کا محصول جو سنہ ۱۸۹۱۔۹۰ء مین وصول ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

صوبجات

انڈیا	۱۵۰۳۹۷۰	ممالک متوسط	۶۷۶۱۶۶۰
بنگال	۳۸۸۹۴۰۰	مدراس	۴۳۷۳۶۷۳۰
آسام	۴۵۲۸۵۵۰	بمبئی	۴۴۳۲۳۳۰۰
پنجاب	۲۲۲۵۱۰۵۰	برہما	۲۱۰۸۷۱۵۰
ممالک مغربی شمالی واودھ	۵۷۴۴۰۲۸۰	میسور ان	۲۴۰۴۵۲۰۹۰

خشخاش کی زراعت علاقہ انگریزی کے صوبہ بنگال ممالک مغربی و شمالی واودھ کے سوا اور کہین نہین ہوتی البتہ کئی ہزار ایکڑ زمین علاقہ پنجاب مین افیون کی پیداوار کے لیئے وہان کی ضرورت کے خاطر کاشت کی جاتی ہے۔ جن اضلاع مین کہ اجارہ ہے وہان سرکار کاشتکارون کو فصل کے لیئے زمین طیار کرنیکے واسطے تقادی دیا کرتی ہے

اور کاشتکار کو یہ ضرور ہوتا ہے کہ تمام پیداوار اپنے کمیت کی سرکاری کارندہ کے ہاتھہ ایک قیمت مقررہ پر فروخت کردے اور یہ کارندہ اوسے لیکر پٹنہ اور غازی پور کو اسلیئے بھیجدیتا ہے کہ وہان وہ بیچنے کے لئے طیار کی جائے۔ جب افیون طیار ہوکر صندوقون مین بھر دی جاتی ہے تو کلکتہ کے مقام پر چین کو روانہ کرنیکے لیئے سرکار اونھین ہر مہینے نیلام کردیتی ہے۔ کچھہ تھوڑی سی افیون اس لیئے رکھہ لیجاتی ہے کہ جب کبھی پیداواری مین کوئی خلل واقع ہو تو فروخت کے لیئے کام آئے اور کسیقدر ہندوستان کے صیغہ مسکرات کے کام مین بھی آتی ہے۔ راجپوتانہ کی ریاستون اور وسط ہند مین بھی کتنی ہی جگہہ افیون پیدا ہوتی ہے لیکن اِن ریاستون سے اقرار ہوگیا ہے کہ وہ بھی انگریزی قواعد کی پابندی کرین۔ چنانچہ جب افیون اون کے علاقہ سے چین کی روانگی کے لیئے باہر جاتی ہے تو وہ اوسپر بڑے بڑے سخت محصول لیتے ہین۔ اور اِس طرح پر افیون سے ہندوستانی خزانے مین بہت روپیہ وصول ہوتا ہے جسکا محصول روانگی سرکار نے آنجل فی پیٹی ۶۵۰ سے گھٹاکر ۶۰۰ روپیہ کردیا ہے۔ افیون کی کل آمدنی کا اوسط دہ سالہ ۱۸۸۲ء سے ۱۸۹۱ء تک ۸۹۱۶۰۵۲۰ اور خالص آمدنی کا اوسط اسی عرصے مین ۶۵۴۰۳۰۲۰ ہوا۔ سنہ ۵۵-۱۸۵۸ء مین خالص آمدنی کا اوسط ۵۸۰۰۰۰۰ روپیہ تہا۔

خرچ کی مد جسپر سب سے خرچ ہوتا ہے فوج کی مد ہے غدر سے پیشتر ہندوستان مین انگریزی حکومت کے قائم رکھنے کیواسطے جو فوج مقرر تہی اوسکا خرچ ۱۲۰۰۰۰۰۰ روپیہ

تھا۔ مگر بعد اوسکے بڑھکر ۲۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہوگیا۔ سنہ ۸۰-۱۸۸۱ء مین فوج خرچ ۲۸۹۳۲۴۹۷۰ روپیہ تھا جسمین ۲۸۷۰۱۳۸۷ خرچ افغانستان شامل ہے۔ اور یہی خرچ سنہ ۸۲-۱۸۸۳ء مین ۱۸۳۵۹۴۳۳۰ روپیہ تھا جسمین ۱۷۸۶۹۰ روپیہ خرچ افغانستان اور ۳۰۸۶۸۴۰ خرچ مصر شامل ہے۔

نقشہ ذیل سے سال حسابی ۱۸۸۷ء سے لیکر ۱۸۹۲ء تک کا خرچ معلوم ہوتا ہے

۳۱ مارچ تک	روپیہ	۳۱ مارچ تک	روپیہ
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۹۵۲۵۰۴۲۰	سنہ ۱۸۹۰ء	۲۰۶۷۷۸۱۴۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۲۰۴۱۷۹۳۴۰	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۰۶۹۰۰۶۸۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۲۰۳۰۱۸۴۱۰	سنہ ۱۸۹۲ء (اندازہ)	۲۲۵۰۶۹۰۰۰

تخمینہ موازنہ بابت سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء ۲۱۸۹۸۵۰۰۰ روپیہ کا ہے۔

نقشہ ذیل سے برٹش انڈیا کے قرضے کی تعداد سنہ ۱۸۸۲ء کی اور سنہ ۱۸۸۶ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۱ء تک کی معلوم ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ انگلستان مین کسقدر ہے اور ہندوستان مین کتنا ہے

۳۱ مارچ تک	قرضہ مدامی ہندوستان مین	قرضہ مدامی انگلستان مین	وہ ہندوستان مین کا قرضہ جو فنڈ کے طور پر روپیہ نہین لگایا گیا	میزان
سنہ ۱۸۸۲ء	۸۸۶۵۳۱۶۴۰	۶۸۱۴۱۹۴۷۰	۱۰۱۳۱۲۵۰۰	۱۶۶۹۲۶۳۶۱۰
سنہ ۱۸۸۶ء	۹۲۷۰۳۹۸۲۰	۷۳۸۰۶۶۲۱۰	۸۰۱۳۴۹۸۰	۱۷۴۵۲۴۱۰۱۰
سنہ ۱۸۸۷ء	۹۲۶۵۳۶۳۶۰	۸۴۲۲۸۱۷۷۰	۸۷۸۹۳۴۳۰	۱۸۵۶۷۱۱۵۶۰

۳۱ مارچ تک	قرضہ مدامی ہندوستان مین	قرضہ مدامی انگلستان مین	وہ ہندوستان مین کا قرضہ جو فنڈ کے طور فراہم نہین کیا گیا	میزان
سنہ ۱۸۸۸ء	۹۸۰۸۹۸۶۲۰	۸۴۱۴۰۱۴۸۰	۹۷۱۵۸۳۴۰	۱۹۱۹۴۵۸۴۴۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۱۰۰۸۷۹۷۴۲۰	۹۵۰۳۳۶۰۰	۱۰۷۰۶۲۰۷۰	۲۰۶۶۱۹۵۵۹۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۱۰۲۷۶۱۱۷۵۰	۹۸۱۹۲۳۹۱۰	۱۰۶۷۵۸۷۷۰	۲۱۱۶۲۹۴۴۳۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۱۰۲۷۴۶۵۵۵۰	۱۰۴۴۰۸۲۰۸۰	۱۱۲۷۱۳۰۶۰	۲۱۸۴۲۶۰۶۹۰

نقشہ ذیل سے تعداد آمد وخرچ بہ تفصیل صوبجات ہند بابت سنہ ۱۸۹۱ء کی معلوم ہوگی

	آمدنی	خرچ
ہندوستان (انڈیا)	۱۴۵۳۷۲۹۵۰ روپیہ	۱۹۹۳۵۱۰۲۰ روپیہ
بنگال	۱۹۶۹۵۵۴۱۰	۸۹۱۰۸۹۴۰
آسام	۱۰۲۷۲۱۴۰	۶۹۸۴۸۰۰
پنجاب	۷۲۹۱۵۷۲۰	۴۷۱۱۵۳۳۰
ممالک مغربی شمالی واودہ	۱۰۶۵۸۵۲۱۰	۴۹۹۱۰۳۱۰
ممالک متوسط	۲۰۲۹۰۲۴۰	۱۳۳۷۴۷۲۰
مدراس	۱۱۶۴۷۲۵۵۰	۸۲۸۴۸۵۶۰
بمبئی	۱۳۲۴۸۰۸۴۰	۸۶۹۲۵۸۴۰
برہما	۵۰۸۷۰۴۵۰	۳۸۳۵۵۰۷۰
انگلستان مین	۳۹۲۰۰۹۰	۱۵۵۶۸۸۷۵۰

	آمدنی	خرچ
مبادلہ	۱۲۸۰۸۹۰	۵۰۸۷۱۴۴۰
میزان	۸۵۷۴۱۶۴۹۰	۸۲۰۵۳۴۷۸۰

ہندوستان مین چنگی سے جو آمدنی ہوتی ہے اوسکی بڑی رقمین چنگی کے محصول گھر کے محصولون - زمین - گاڑیون - جانورون - پلون - وغیرہ سے حاصل ہوتی ہین -

سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین تمام ہندوستان کی چنگیون کی آمدنی ۳۰۳۶۰۱۴۰ روپیہ اور خرچ ۵۹۹۳۴۰۵۰ روپیہ تہا - نقشہ ذیل سے مختلف صوبون کی آمدنی ہزارون مین معلوم ہوگی -

چنگی ہاے	آمدنی	خرچ	چنگی ہاے	آمدنی	خرچ
بنگال	۶۹۴۴	۱۲۳۴۷	مدراس	۲۷۵۲	۳۳۳۱
پنجاب	۳۵۴۵	۴۲۸۶	بمبئی	۹۵۴۱	۲۹۹۰۱
ممالک مغربی و شمالی	۳۱۴۳	۴۷۹۶	برہا	۲۸۱۸	۳۵۱۴

(ڈیفنس) حفاظت ملک

برٹش انڈیا مین یوروپین اور ہندوستانی فوج سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء مین دیسی کاریگر اور شاگرد پیشہ لوگون کو چہوڑکر حسب ذیل تہی -

اقسام فوج	تعداد یوروپین افسر	غیر کمیشن یافتہ افسر و سپاہی	میزان
یوروپین فوج			
توپخانہ شاہی	۴۹۱	۱۲۸۲۱	۱۳۳۱۲
سوار	۲۶۱	۵۴۱۸	۵۶۷۹
انجنیر شاہی	۲۹۳	۰	۲۹۳
پیدل	۱۵۳۷	۵۲۱۷۶	۵۳۷۱۳
ناتوان اور آزمودہ کار ملازم	۱۱	۲۴	۳۵
اسٹاف کارپس	۸۴۱	۰	۸۴۱
جنرل لسٹ سوار	۳۰	۰	۳۰
جنرل لسٹ پیدل	۸۷	۰	۸۷
وہ افسر جو نیخمد پیر میمور نہین ہین (انیجد افسر)	۲	۰	۲
جنرل افسر جو ملازم نہین ہین	۳۹	۰	۳۹
میزان فوج یوروپین	۳۵۹۲	۷۰۴۳۹	۷۴۰۳۱

فوج ہندوستانی	عہدہ داران انگریزی	عہدہ داران ہندوستانی	عہدہ داران غیر کمیشن یافتہ سپاہی	میزان
توپخانہ	۳۳	۲۶	۳۷۵۲	۳۸۱۱
سوار	۳۶۲	۶۲۶	۲۲۴۳۹	۲۴۴۲۷
سنیرز اینڈ مائنرز	۵۶	۶۳	۳۷۰۶	۳۸۲۵

فوج ہندوستانی	عہدہ داران انگریزی	عہدہ داران ہندوستانی	عہدہ داران کمیشن یا بغیر کمیشن	میزان
پیدل	۱۱۱۹	۲۰۴۳	۱۱۰۵۳۰	۱۱۳۶۹۲
میزان قوم ہندوستانی	۱۵۷۰	۲۷۵۸	۱۴۰۴۲۷	۱۴۴۷۵۵
میزان انگل یورپین و ہندوستانی	۵۱۶۲۰	۲۷۵۸	۲۱۰۸۶۶	۲۱۸۷۸۶

سنہ ۵۶ مین ہندوستان کی فوج مین ۶۰۰۰ یوروپین ۲۱۵۰۰ ہندوستانی تھے - مگر اب ۷۰۰۰ یوروپین ۱۴۵۰۰ ہندوستانی ہین اور فوج کو ایسا طیار کیا گیا ہے کہ جہان چاہین وہان ملک کے وسط مین یا سرحد پر فوج کو بآسانی بھیج سکین - ایک باقاعدہ باربرداری اور روانگی کے کام کے شاگرد پیشہ لوگ موجود ہین - اور ایسا طریق ایجاد کیا ہے کہ جس سے باربرداری کے جانور - شفاخانے کے ملازم - اور دوسرے لوگ جو لڑائی کے وقت ضروری ہوتے ہین ہر وقت بقدر کافی موجود رہین تاکہ جسوقت چاہین لڑائی کے مقام پر ایک بڑی بہاری فوج کو بھیج سکین -

ہندوستانی فوج کی تندرستی بھی بہت اچھی رہا کرتی ہے - کیونکہ اون کے لیئے اچھی بارکین بنائی گئی ہین اور یوروپین لوگون کے بڑے حصّے کا قیام قواعد آموزی کے مقامات پر مقرر کیا ہے اور حفظ صحت کے قواعد پر بڑا دھیان دیا گیا ہے - اس سبب سے موت کی تعداد کا اوسط جو غدر سے پیشتر ۹ر۶ فیصدی یوروپین لوگون مین اور ۲ فیصدی ہندوستانیون مین تھا اب گھٹکر یوروپین لوگون مین ۶ر۱ اور ہندوستانیون مین ۳ر۱ رہگیا ہے

سنہ ۱۸۹۱ء مین یوروپین وانٹیرون کی تعداد ۲۲۹۱۰ تھی جن مین ۱۹۸۹۳ سرکاری

رپورٹ کے بموجب عمدہ حالت مین تھی - سنہ ۹۲-۱۸۹۳ء کے تخمینے کے بموجب ہندوستان مین یوروپین انگریزی فوج کی تعداد (جس مین ناتوان اور آزمودہ کار ملازم شامل نہین ہین) حسب تفصیل ذیل ہے -

	توپخانہ	سوار	انجنیر	پیدل	متفرق افسر	میزان
بنگال	۷۴۷۰	۳۷۸۶	۲۰۷	۳۳۴۵۲	۵۰۹	۴۵۴۲۵
بمبئی	۳۴۱۰	۶۳۱	۳۵	۹۱۱۷	۲۱۹	۱۳۴۱۲
مدراس	۲۴۳۲	۱۲۶۲	۵۱	۱۱۱۴۳	۲۷۱	۱۵۱۵۹
میزان	۱۳۳۱۲	۵۶۷۹	۲۹۳	۵۳۷۱۳	۹۹۹	۷۳۹۹۶

اون نقشون سے جو ۱۸۸۴ء مین مشتہر ہوے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی ریاستہاے خراجگذار اور مطیع کی افواج کی تعداد ۹۸۳۵ سوار اور ۲۳۷۴۴ توپین تھین -

اس فوج کا بہت سا حصہ اپنی بے سروسامانی اور قواعد نہ جاننے کے باعث سے ایسا ہے جو بازار کی بھیڑ بھاڑ سے کچھ ہی بہتر ہوگا - لیکن جب ۱۸۸۸ء مین بعض سرداران ہندوستانی نے بہت سا روپیہ ملک شاہی کی حمایت کیواسطے ازراہ خیرخواہی دینا چاہا تو گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز نکالی کہ بعض ریاستون کے عمدہ عمدہ فوج کو چن کر اون کو قواعد سکھائی جائے اور ساز وسامان سے آراستہ کیا جائے - چنانچہ اس معاملے مین اب برابر کوشش ہو رہی ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ سرداران ہند کی فوج بھی اس قابل ہو جائیگی کہ گورنمنٹ انڈیا کی فوج کے ساتھہ میدان جنگ مین کارروائی کرنے

کے لیئے وہ اوسے امپیریل سروس ٹروپ یا فوج برائے خدمت شاہی کہتے ہین سترہ اٹھارہ ہزار آدمیون کے درمیان ہے۔ اس فوج کو تعلیم ہو رہی ہے۔ او۔ وہ باقاعدہ ہوتی جاتی ہے۔ چودہ انگریزی افسر اوسکی نگرانی کے لیئے مقرر کیئے گئے ہین۔ نقشہ ذیل سے اوس فوج کی تفصیل معلوم ہوگی۔

نام ریاست	سوار	پیدل	توپخانہ	میزان	نام ریاست	میزان	توپخانہ	پیدل	سوار	نام ریاست
میزان	۱۲۰۰	۰	۰	۱۲۰۰	جودھپور	۴۳۹۳	۳۰۰	۳۷۵۰	۳۴۳	کشمیر
توپخانہ	۰	۰	۰	۰	جیپور	۱۴۰۰	۰	۱۰۰۰	۶۰۰	پٹیالہ
پیدل	۰	۰	۰	۰	بیکانیر	۷۵۰	۰	۶۰۰	۱۵۰	جیند
سوار	۱۲۰۰	۶۰۰	۵۰۰	۵۰۰	جیپور	۷۵۰	۰	۶۰۰	۱۵۰	نابھا
نام ریاست	جودھپور	جیپور	بیکانیر	گوالیار	میسور	۴۵۰	۰	۳۰۰	۱۵۰	سہارنپور
	ریاستہائے متحدہ راجپوتانہ				راجپور	۲۰۰	۰	۱۵۰	۵۰	فرنیکوٹ
	۵۲۵	۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰		۲۰۰	۰	۱۵۰	۵۰	سرمور
	۵۲۵	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰		۱۹۴۰	۰	۱۰۶۰	۶۰۰	الور
میزان	۸۰۱۸	۹۵۱۰	۳۰۰	۱۷۸۲۸		۸۰۰	۰	۰	۸۰۰	حیدرآباد

اندور بھوپال وغیرہ ریاستون سے بھی بندوبست ہو رہا ہے بہت جلد یہ فوج بھی اس مین شریک ہوجائیگی۔

۱۸۹۲ء مین جنگی جہاز ابیسینیا ۷۴ ۱۸ ٹن کا جسپر چار اٹھارہ ٹن والی توپین تھین جہاز آسائی ۵۶۸ ٹن کا۔ اور تین تارپیڈو کی کشتیان جنگی جہاز میگڈالا ۲۱۳۲ ٹن کا۔ جسپر چار اٹھارہ ٹن والی توپین تھین اور ایک جہاز توپخانے والا اور چار تارپیڈو کی کشتیان یہ سب ہندوستان مین مامور بکار تھے۔

۱۸۹۲ء مین نو جنگی جہاز ہندوستان کی طرف اور ۲۰ چین کی طرف خدمت پر مامور تھے

حرفہ اور پیداوار

ہندوستان مین سب سے بڑا پیشہ ہمیشہ سے کاشتکاری کا پیشہ چلا آتا ہے۔ مگر ایسا کبھی نہین ہوا کہ قاعدے کے طور پر کسی نے ہندوستانی زراعت کی ترقی کی ہوتی۔ اب گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۸۷۰ء سے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ہندوستان کے ہر ایک صوبے مین اس غرض کے پورا کرنیکے واسطے ایک سرکاری دفتر مقرر کیا گیا ہے جسکا کام یہ ہے کہ فصل کے متعلق جو واقعات وقوع مین آئین اون کے حالات کی خبر رکھے اور اون کو بہت جلد مشتہر کرے۔ اور کھیتون مین کاشت کرا کے تجربہ حاصل کرکے اور اوس سے سرکار کو اطلاع دے۔ اور زراعت کے کام مین نئی نئی مفید باتین جاری کرے۔ نئی نئی جنسون اور پھلون کو آزمائے اور علم کیمیا اور علم فلاحت کے مدرسے جاری کرے۔ انہین محکمون کے ذریعے سے اچھے اچھے تعلیم یافتہ لوگ

منتخب ہوکر ہندوستان سے انگلستان کو بھیجے گئے ہین تاکہ وہ وہان زراعت کے کالجون مین پڑہکر اس فن کو سیکھین جو کچھہ کہ محکمہ جات زراعت کے نمونہ یا تعلیم سے مقصود ہے وہ یہ ہے کہ اون کو کہاد کے خواص سے آگاہی ہو۔ فصلون کی یکے بعد دیگرے پیدا کرنیکی کیفیت جانین چارے کا پیدا کرنا اور پہر اوسکا ذخیرہ کرنا نئی اجناس کا کام مین لانا اور اسی قسم کے اور کامون سے واقف ہونا جیسے نیا کولہو ہے جسمین پہلے کولہوؤنکی بہ نسبت بہت آسانی سے کام ہوتا ہے۔ کچھہ کچھہ یہہ مقصد حاصل بہی ہوا ہے۔ یعنی بعض صوبون مین اچھے اچھے جانور مہیا ہوچکے ہین اور اسپر بہت توجہہ کی گئی ہے کہ وہان کے گھوڑے ٹٹو خچر اچھے اور توانا پیدا ہونے لگین۔

نقشہ ذیل سے برٹش انڈیا کی اوس اراضی کی تعداد معلوم ہوگی جو براہ راست سرکار کی جانب سے رعایا کو دی گئی ہے۔ اور یہ بہی ظاہر ہوگا کہ اون زمینداریونکی اور نیز زمیندارون کی تعداد کیا ہے اور ہر ایک زمینداری کا اوسط رقبہ اور اوس کی اوسط جمع سرکاری کسقدر ہے۔ چونکہ بنگالہ اور بمبئی کے یہ حالات معلوم نہین ہین اسلیئے ہندوستان کے باقی دس صوبونکے حالات لکھے جاتے ہین۔

نام صوبہ	اراضیات عیت داری اور زمینداریونکی تعداد	اون کا کل رقبہ ایکڑون مین	کاشتکار اور زمینداروں کی تعداد	اوسط رقبہ کمیت یا زمینداری کا ایکڑ ونمین	اوسط لگان
مدراس	۳۳۴۸۹۹۰	۴۹۶۱۱۹۴	۵۵۱۸۹۳۷	۱۴۸ ایکڑ	۹ء۴ء۰ لگ
ممالک مغربی شمالی	۱۱۹۸۱۰	۴۳۸۰۹۶۵۱	۲۶۸۶۷۴۱	۳۶۶	۱۰ء۱۰ء۰ سالانہ

نام صوبہ	اراضیات رعیت داری و زمینداریونکی تعداد	اون کا کل رقبہ ایکر دن مین	کاشتکار اور زمینداروں کی تعداد	اوسط رقبہ کمیت یا زمینداری کی ایکر دن مین	اوسط لگان
اودہ	۱۲۱۹۰	۱۵۲۳۸۵۹۴	۱۷۷۴۶۶	۱۲۴۹	الہ ۵
پنجاب	۳۶۷۲۰	۵۵۴۴۴۶۸۹	۳۰۷۱۸۸۰	۱۵۱۰	سما ۵
ممالک متوسط	۶۰۸۲۸	۴۲۵۶۵۱۱۸	۱۰۷۹۷۱	۰	۰
برار	۳۷۸۹۰۳	۸۱۷۰۹۲۰	۲۹۰۲۴۸	۲۲۰	ص ۵ ۶/۸
کورگ	۳۱۱۴۶	۱۵۶۱۶۵	۱۷۹۹۷	۵۶۰۱	لہ ۱۰ ۳/۶
آسام	۷۲۲۱۵۰	۷۶۵۹۰۹۳	۰	۱۰۶۶۱	ص ۱۱ ۶/۶
برہما پائین	۹۵۲۵۸۴	۵۴۱۱۴۲۱	۷۲۹۵۲۰	۵۶۶۸	لہ ۱ ۱/۱
〃 بالائی	۹۵۶۱۵۹	۳۰۲۶۴۴۱	۴۹۶۹۲۵	۶۶۶۳	—

جہان پر زمینداری کا طریق جاری ہے یعنی جہان کہ ایک شخص یا کئی آدمی بہیا چارہ کے طور پر کئی سو یا کئی ہزار ایکر دنکے مالک ہوتے ہین تو وہان سرکاری محصول اوس لگان کا جو قیاسی ہے یا تحقیقات سے دریافت کیا گیا ہے کوئی حصہ ہوا کرتا ہے۔ جن سے اکثر اوسکا نصف حصہ لیا جاتا ہے۔ مالگذاری ہر زمینداری پر واجب الادا ہوتی ہے اور تا انقضاے میعاد بندوبست اوس مین تغیر و تبدل نہین ہوتا۔ اون صوبون مین جہان رعیت داری انتظام ہے یعنی جہان کسی کاشتکار کو زمین براہ راست سرکار سے ملتی ہے اور اکثر وہ خود اپنی زمین جوتتا بوتتا ہے اور اوسکے اور سرکار کے درمیان کوئی

زمیندار مالک اراضی نہین ہوتا تو وہان ایکرون کے حساب سے کیتون پر یا چھوٹے چھوٹے مقبوضون پر لگان لگایا جاتا ہے اور وہ اوسی وقت واجب الادا ہوتا ہے بشرطیکہ نئی زمین زراعت مین نہ لائی گئی ہو۔ کیونکہ ایسی حالت مین کچھ مہلت بھی ملجاتی ہے۔ رعیت واری زمین کا مالک اگر چاہے تو شروع سال پر ایک مناسب وقت پر کسی زمین کو بالکل یا اوسکے کسی حصّہ کو چھوڑ سکتا ہے مگر زمینداری کے اضلاع مین جہان بڑے بڑے مالکان اراضی ہوتے ہین وہان کوئی زمینداری کو نہین چھوڑتا بلکہ تامیعاد بندوبست لگان سرکاری ادا کرتا رہتا ہے۔

جہان تک کہ نقشجات بہم پہونچ سکے ہین اون سے کیفیت لیکر ذیل مین حقیت کی نوعیت کی نسبت لکھی جاتی ہے۔

	دیہات زمینداری			دیہات رعیت واری		
	رقبہ پیمایش شدہ ایکرون مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مال گذاری	رقبہ پیمایش شدہ ایکرون مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مالگذاری
ممالک مغربی شمالی	۲۵۹۸۳۴۳	۳۲۳۰۸۶۵۲	۴۵۱۸۴۹۹۰	۰	۰	۰
اودہ	۱۵۳۳۷۴۸۶	۱۱۳۸۷۷۴۱	۱۴۱۴۸۶۸۰	۰	۰	۰
پنجاب	۷۱۵۷۶۵۷۶	۱۸۸۵۰۴۳۷	۲۵۰۶۹۹۵۰	۰	۰	۰
ممالک متوسط	۱۳۶۰۵۵۸۲	۱۳۳۹۵۰۸	۱۵۲۰۴۰	۴۱۷۵۴۳۹	۸۴۹۹۲۸۳	۵۹۷۸۵۵۰
برار	۰	۰	۰	۱۱۳۳۹۶۳۱	۲۶۳۰۰۱۸	۶۷۸۱۷۶۰
کورگ	۰	۰	۰	۱۰۱۲۲۶۰	۱۷۲۶۳۰	۳۰۰۴۰۰

	دیہات زمینداری			دیہات رعیت داری		
	رقبہ پیمایش شدہ ایکر دن مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مالگذاری	رقبہ پیمایش شدہ ایکر دن مین	آبادی دیہات پیمایش شدہ	مالگذاری
آسام	۲۴۰۶۲۸۷۷	۰	۷۶۰۹۵۰	۲۴۴۷۴۳۱	۰	۳۴۶۶۳۸۰
برہما پائین	۱۶۵۸۰۴	۰	۷۶۷۸۰	۵۶۱۱۰۴۲۶	۰	۸۶۳۴۸۶۰
برہما بالائے	۳۲۹۴	۰	۰	۵۰۷۴۵۰۲۸	۲۹۹۹۷۲۵	۵۲۴۰۴۱۰
مدراس	۲۷۵۷۱۱۹۶	۷۹۰۱۱۷۰	۵۰۸۴۶۵۰	۶۲۴۸۹۶۱۴	۲۲۹۶۹۰۴۶	۴۵۲۷۸۰۶۰
بمبئی	۰	۰	۰	۲۷۵۴۵۸۹۴	۱۳۲۶۵۴۸۷	۲۸۹۱۸۲۵۰
سندہ	۰	۰	۰	۲۸۴۰۶۵۶۸	۲۴۱۳۸۲۳	۷۵۶۹۱۰۰
اجمیر	۹۸۰۱۷۲	۵۴۲۵۷	۴۱۶۰	۷۳۴۶۰۰	۲۹۷۸۳۹	۳۰۸۱۶۰
بنگال			اسکا حال معلوم نہین			

سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء مین جو جو فصلین برٹش انڈیا مین جس جسقدر ایکر دن مین پیدا ہوئین اونکی تعداد صوبہ وار سوائے صوبہ بنگال کے نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی - اس کل رقبہ مزروعہ کی تعداد ۱۳۸۸۹۰۷۵۷ ایکر تھی -

نام صوبہ	دھان	گندم	دیگر غلہ جات	نیشکر	چاے	کپاس	تخم روغن	نیل	تماکو
بنگال	اسکا حال معلوم نہیں								
ممالک مغربی شمالی	۴۷۷۱۱۰۷	۳۸۴۲۸۹۲	۱۶۸۳۱۲۹۹	۸۷۹۵۴۴	۷۹۷۷	۱۵۱۸۸۴۵	۹۰۲۲۶۰	۳۱۰۸۲۷	۳۸۷۸۴
اودہ	۲۷۹۷۱۹۸	۱۵۶۲۰۵۸	۶۳۱۲۶۴۷	۲۲۴۷۹۰	۰	۶۱۲۱۰	۳۱۱۴۱۷	۱۸۴۸۵	۱۳۷۲۴
پنجاب	۶۹۲۵۶۴	۷۴۹۰۷۵۹	۱۱۸۴۶۵۲۸	۳۲۳۸۶۸	۹۲۲۹	۸۴۷۷۷۵	۹۳۴۶۹۱	۸۵۹۹۵	۴۵۰۸۱
ممالک متوسط	۴۰۰۵۳۲۴	۴۱۱۳۹۷۴	۵۰۶۲۱۳۸	۴۸۹۲۵	۰	۷۹۷۳۸۰	۱۹۸۲۶۰۳	۳۹	۲۰۸۳۳
برار	۱۸۸۷۵	۸۱۷۲۱۵	۲۷۵۹۳۱۹	۲۰۷۱	۰	۲۴۵۱۶۰۸	۵۱۷۸۸۱	۹۹	۲۲۲۸۲
کورگ	۷۴۴۹۷	۰	۱۵۹۲	۰	۰	۰	۴۰	۰	۱۰
آسام	۱۲۷۵۱۴۴	۱۸	۵۸۲۹۵	۱۷۸۳۰	۲۳۰۸۲۲	۸۲۳	۱۶۷۶۰۶	۰	۳۳
برہما پائین	۴۳۹۸۴۰۵	۰	۷۵۵۷۶	۱۱۳۲۰	۷۸	۹۶۰۸	۱۰۸۱۷۰	۵۰	۲۳۹۶۷
برہما بالاے	۱۳۵۰۴۸۶	۱۶۷۶۶	۹۲۹۵۲۳	۱۴۱۷	۱۰۰۱	۱۴۲۴۳۹	۳۰۸۸۳۹	۱۰۸۶	۲۲۳۸۷
مدراس	۶۱۵۹۶۲۸	۱۸۲۵۸	۱۴۳۵۷۰۳۹	۹۰۸۱۲	۵۷۳۸	۱۷۳۷۷۲۲	۱۹۱۸۷۰۵	۲۵۵۵۱۱	۸۹۹۹۹
بمبئی	۲۲۹۷۰۶۴	۲۳۱۸۵۷۸	۱۸۲۴۸۵۷۷	۶۵۸۱۷	۰	۳۱۵۷۹۹۴	۱۹۴۸۳۵۲	۱۱۲۳۲	۱۰۴۳۹۲
اجمیر	۵۸۹	۶۱۵۹	۱۸۸۸۱۶	۴۳۷	۰	۲۵۵۵۲	۱۴۹۷۲	۱۵	۲۲
پرگنہ مانپور	۱۰۲	۱۲۸۶	۳۳۲۵	۷۸	۰	۱۵	۱۶۶۷	۰	۵
میزان	۲۷۸۴۰۹۸۴	۲۰۱۸۷۹۶۳	۷۴۴۵۵۶۷۴	۱۴۶۶۹۰۹	۲۵۴۸۴۵	۱۰۷۴۹۶۷۱	۹۹۱۷۲۰۳	۶۸۳۳۹	۳۸۱۴۷۳

کپاس کے سوا اور ریشہ دار جنسین بہی ۳۵۸۷۲۶ ایکر زمین مین پیدا ہوئین - ان مین سے صرف ۵۳۱ ایکر مین جنوٹ یا پٹ سن پیدا ہوئی - کافی کی کاشتکاری بہی ۱۳۳۰۱۶ ایکر مین ہوئی جسمین سے ۷۰۲۱۹ ایکر مدراس مین اور ۶۲۶۷۸ ایکر کورگ مین تہی - کہانیکی چیزین سوائے گیہون چانول موٹہہ مٹر وغیرہ کے اور بہی ۳۸۷۹۱۴۴ ایکر زمین مین تہین - سنہ ۹۰-۱۸۹۱ع مین کل رقبہ مزرعہ مین سے (جو ۱۳۸۸۹۰۷۵۷ ایکر تہا) ۱۵۶۱۰۳۷۹ ایکر زمین مین ایک سے زیادہ فصلین پیدا ہوئین جس سے مزرعہ زمین کی تعداد بڑہکر ۱۵۴۵۰۱۱۳۶ ایکر ہوجاتی ہے - جب آبپاشی شدہ زمین کی تعداد اس سبب سے کہ دو فصلون مین آبپاشی کی گئی دوچند لیجائے تو نہرون کنوون تالابون وغیرہ سے اراضی آبپاشی شدہ کی تعداد ۲۲۷۲۸۳۰۸ ایکر ہوجاتی ہے - نقشہ ذیل سے سنہ ۹۰-۱۸۹۱ع کی بابت نہرون کی کیفیت معلوم ہوگی جسکا حساب کتاب بڑی احتیاط کے ساتہہ رکہا جاتا ہے -

نام صوبہ	خرچ جو اس سال مین ہوا	رقبہ جسکی آبپاشی اس سال مین ہوئی	خالص آمدنی جو اس سال مین وصول ہوئی
	روپیہ	ایکر	روپیہ
بنگال	۲۲۷۷۳۰۱۰	۵۴۵۵۴۱	۱۸۵۶۱۰
ممالک مغربی شمالی واودہ	۸۱۳۵۷۴۷۰	۲۰۱۴۱۱۴	۴۱۳۷۰۳۰
پنجاب	۶۴۳۵۸۱۸۰	۲۸۴۲۶۵۸	۷۵۱۴۹۱۰
اجمیر	۱۶۶۷۹۰۰	۲۸۵۰۳	۶۶۶۱۰

نام صوبہ	خرچ جو اس سال مین ہوا	رقبہ جسکی آبپاشی اس سال مین ہوئی	خالص آمدنی جو اس سال مین وصول ہوئی
مدراس	۶۷۵۹۶۸۹۰	۲۷۶۷۷۷۵	۴۰۱۳۴۲۰
بمبئی	۲۴۹۱۵۳۳۰	۷۴۸۵۲	۲۲۱۲۰۰
سندہ	۱۱۹۳۹۲۹۰	۱۲۹۰۸۱۷	۱۴۲۴۵۸۰

گنگا کی نہر جو ۱۸۵۴ء مین بن کر ۲۸۵۵۶۱۴۰ روپیہ مین تیار ہوئی تھی ۳۷۴ میل لمبی ہے اور ۳۵۷۶ میل اوس سے نالے اور منبع نکالے گئے ہین اس سال مین اوس سے ۸۲۱۵۲ ایکر زمین کی ابپاشی ہوئی - پنجاب کی نہر سرہند جو ۳۷۰۸۰۰۰۰ روپیہ مین طیار ہوئی تھی ۵۴۲ میل لمبی ہے اور ۴۳۸۵ میل لمبے نالے اور منبع اوس سے جاری ہوے ہین مدراس مین گوداوری کرشنا کاویری دریاؤن سے آبپاشی ہوتی ہے اور ۲۰۰۰۰۰۰ ایکر سے زیادہ زمین سیراب کی جاتی ہے -

سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین سرکار کے پاس ۶۲۹۲۷½ مربع میل زمین جنگلات کے لیئے محفوظ تھی کچھ عرصہ سے خاصکر ۱۸۷۷ء سے جنگلات کی حفاظت کے واسطے بڑی بھاری کوشش ہو رہی ہے - سنہ مذکور مین سرکاری رقبہ جنگلات کی تعداد صرف ۱۷۷۰۵ مربع میل تھی - اوسکے دوسرے ہی برس مین اوسکی تعداد ممالک متوسط مین ۴۲۵۰۴ مربع میل کر دی گئی تھی - نقشہ ذیل سے سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء کی تعداد جنگلات مربع میلون مین معلوم ہوگی -

ممالک متوسط ۱۹۶۸۰ بنگال ۵۲۱۱ آسام ۳۶۱۲

بمبئی	۱۰۳۲۴	مدراس	۹۱۷۸	پنجاب	۱۷۱۵
برہما	۶۶۷۴	ممالک مغربی شمالی واودہ	۳۷۳۵	برار	۱۲۵۵

سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین کارخانے پارچہ بافی ہندوستان مین ۱۲۷ تھے جسمین ۲۴۶۷ (جولاہون کے) راچہہ اور ۳۲۷۲۹۸۸ تکلہ تھے اور اون مین ۱۷۹۲۲ مزدور کام کرتے تھے۔ جو سرمایہ کہ اس کام مین لگا ہوا ہے اوسکی تعداد ۱۲۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

مارچ ۱۸۹۲ء مین کارخانہ پارچہ بافی پٹ سن کے ۲۶ اور پھول سن کا ایک تھا جس مین بحساب اوسط روزانہ ۶۶۳۳ مزدور کام کرتے تھے۔ اور ۱۸۹۵ (جولاہون کی) راچہہ اور ۱۵۶۴۷ تکلہ تھے۔ جو سرمایہ کہ ان مین لگا ہوا ہے اوس کے تخمینے کی تعداد ۳۵۰۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

۱۸۹۱ء کے آخر مین پانچ کارخانے پارچہ بافی اُون کے بھی تھے جسمین ۵۳۲ (جولاہون کے) راچہہ اور ۲۱۷ تکلہ تھے۔ نو کاغذ بنانیکے بھی کارخانے ہین۔

بیر جو ۱۸۹۱ء مین بنائی گئی اوسکی تعداد ۵۸۰۳۴۷ گیلن تھی۔

۱۸۹۲ء مین ۹۴۷ جائنٹ اسٹاک کمپنیین ہندوستان مین حسب ایکٹ انڈین کمپنی کے رجسٹری ہوئین۔ اون کی نامنل (یعنی معینہ) سرمایہ کی مجموعی تعداد ۳۶۰۱۳۸۶۹۰ روپیہ تھی اور اون کا سرمایہ جو وصول ہوگیا اوسکی مجموعی تعداد ۲۶۵۸۰۹۸۵۰ روپیہ تھی۔ نقشہ ذیل سے جائنٹ اسٹاک کمپنیون کے بڑے بڑے درجون کے رقمون کی مجموعی تعداد معلوم ہوگی۔

	تعداد	سرمایہ وصول شدہ
		روپیہ
کمپنی ہائے		
بینک و قرضہ	۲۵۶	۷۲۹۲۵۲۰
بیمہ	۱۴	۲۰۵۸۷۴۰
تجارتی		
تاجر و سوداگر	۱۱۹	۱۸۳۹۹۳۷۰
جہاز رانی	۸	۸۹۱۱۶۵۰
ریلوے و ٹرامو ے	۱۱	۹۵۸۹۵۸۰
کوآپریٹیو ایسوسی ایشن	۲۴	۳۸۵۴۹۰
جہاز پر چڑھانا اوتارنا گودام مین رکھنا	۶	۶۳۹۱۰۰
میزان تجارت	۱۶۸	۳۷۹۲۵۲۹۰
کارخانہ پارچہ بافی و پریس		
پارچہ بافی روئی	۵۷	۴۸۵۴۸۴۴۰
" پٹ سن	۱۱	۱۱۷۸۵۲۵۰
" روئی پٹ سن اون ریشم پل سن وغیرہ	۶۳	۴۲۴۸۱۷۶۰
روئی پٹ سن کے اسکریو اور پریس	۸۳	۱۳۳۴۶۹۷۰
دیگر اقسام کے مل کارخانے اور پریس	۳۱	۴۴۱۵۵۶۰
میزان کارخانہ پارچہ بافی و پریس	۲۴۵	۱۲۰۵۷۸۳۸۰

	تعداد	سرمایہ وصول شدہ
چاے کی کمپنیاں	۱۴۴	۳۶۴۸۸۳۴۰
کافی و سنکونا	۵	۳۸۳۲۹۰
دوسری اقسام کی کاشتکاری کی کمپنیاں	۹	۶۳۱۰۰۰
معدن اور کہان کے کام کی کمپنیاں	۵۷	۱۶۱۵۸۹۵۰
برف کی کمپنی	۱۲	۱۹۷۱۸۳۰
شکر بنانے کی کمپنیاں	۲	۱۶۰۶۳۶۰
بیر بنانے کی کمپنیاں	۳	۱۶۹۵۴۰۰
دیگر اقسام کی کمپنیاں	۳۲	۹۰۱۹۸۵۰
میزان کل	۹۴۷	۲۶۵۸۰۹۸۵۰

نقشہ ذیل سے رقبہ پیمایش شدہ و کل رقبہ برٹش انڈیا صوبہ وار مزروعہ و غیر مزروعہ بابت سنہ ۹۰-۱۸۹۱ء معلوم ہوگا۔

نام صوبہ	رقبہ جو سرکار کی مجموعہ پیمایش سے معلوم ہوا اور جسمیں قرار گذار یا ستہ بگاہ اور نیز رقبہ تبدیل ہی جسکے نقشے ہم نہ پہونچے	اراضی قرروعہ			غیر قرروعہ			
		رقبہ جسکی تفصیل اس نقشہ میں حسب پیمایش ہند دی گئی ہے	جسمیں کاشتکاری ہوتی ہے	جو بے فصل کے پڑتی رہی	میدان	قابل زراعت	ناقابل زراعت	میدان	جنگل
		ایکر	ایکر	ایکر	ایکر	ایکر	ایکر	ایکر	ایکر
بنگالہ		نقشہ ہم نہ پہونچا							
ممالک مغربی شمالی	۵۷۰۱۹۵۱۱	۴۷۴۴۲۹۸۲	۲۵۲۶۶۵۴۹	۲۴۱۲۶۱۰	۲۷۶۷۹۱۵۹	۷۹۳۳۸۴۷	۶۶۸۲۶۰۶	۱۴۶۱۶۴۵۳	۵۲۱۲۴۴۹
اودہ	۱۵۳۳۷۸۴۶	۱۵۳۳۷۸۴۶	۸۸۷۵۲۲۲	۵۱۱۴۹۵	۹۳۸۶۶۱۷	۳۳۱۳۴۵۵	۲۲۲۶۸۰۲	۵۵۴۰۲۲۷	۵۷۲۱۰۵
پنجاب	۹۶۱۰۳۹۳۶	۶۸۱۳۲۷۳۶	۲۰۸۵۴۰۹۲	۵۰۱۷۰۶۵	۲۵۸۷۱۱۵۷	۲۶۹۳۴۴۱۷	۱۲۱۱۹۸۳۶	۳۹۰۵۴۲۵۳	۳۰۳۸۷۱۱
برہما پائین	۵۶۲۷۶۲۳۰	۵۶۲۷۶۲۳۰	۵۰۰۰۷۲۲	۷۱۳۰۷۶	۵۷۱۳۷۹۸	۱۶۸۰۵۷۰۶	۳۰۱۷۰۸۲۶	۴۶۹۷۶۵۳۲	۳۵۸۵۹۰۰
برہما بالائے	۵۲۲۳۵۶۸۲	۵۰۷۴۸۳۲۲	۲۸۴۸۸۸۴	۱۲۷۰۱۲۸	۴۱۱۹۰۱۲	۱۹۶۱۷۸۷۲	۲۷۰۱۴۳۸	۴۶۶۲۹۳۱۰	۰
ممالک متوسط	۷۴۱۹۹۴۲۱	۴۳۰۰۶۵۳۶	۱۵۵۸۷۵۶۶	۱۵۷۲۵۸۵	۱۷۱۶۰۱۵۱	۹۰۷۶۰۲۴	۴۲۸۹۲۸۲	۱۳۳۶۵۳۰۶	۱۲۴۵۴۳۸۱
آسام	۲۹۰۶۸۳۸۸	۱۳۹۵۷۱۳۹	۱۷۷۷۳۳۴	۸۹۸۹۳۷	۲۶۷۶۲۷۱		۸۹۲۲۳۱۰	۸۹۲۲۳۱۰	۲۳۵۸۵۵۸

نام صوبہ	رقبہ جو سرکار کی محکمہ پیمایش سے معلوم ہوا اور جسمیں خرچگاہ ریاستوں کا اور نیز وہ رقبہ ال ہو جسکے نقشے ابھی نہیں پہونچے	رقبہ جسکی تفصیل اس نقشہ میں جسپیمایش مرتب کی گئی ہے	اراضی مزروعہ			غیر مزروعہ			جنگل ایکڑ
			جسمیں کاشتکاری ہوئی ایکڑ	جو بے فصل پڑی ہے ایکڑ	میسزان ایکڑ	قابل زراعت ایکڑ	ناقابل زراعت ایکڑ	میسزان ایکڑ	
اجمیر	۱۷۱۴۷۷۳	۸۵۵۹۶۱	۲۱۷۲۲۸	۹۴۳۹۴	۳۱۱۶۲۲	۱۱۰۹۱۹	۳۴۴۳۰۷	۴۵۵۲۲۶	۸۹۱۱۳
کورگ	۱۰۱۲۲۶۰	۱۰۱۲۲۶۰	۱۳۹۷۴۸	۱۹۳۲۰	۱۵۹۰۶۸	۵۴۰۲۱	۲۵۱۱۲۶	۳۰۵۱۴۷	۵۴۸۰۴۵
مدراس	۹۱۰۳۱۶۹۰	۶۰۲۴۹۸۷۳	۲۳۷۰۲۲۸۰	۵۱۷۶۲۱۸	۲۸۸۷۸۴۹۸	۷۸۶۹۲۷۲	۱۱۹۶۰۲۲۴	۱۹۸۲۹۴۵۴	۱۱۵۴۱۸۸۱
بمبئی	۷۵۹۵۲۴۶۲	۶۸۲۷۲۱۸۱	۲۷۹۱۷۵۷۳	۸۲۲۴۰۰۸	۳۶۱۴۱۵۸۱	۷۳۸۸۷۴۴	۱۷۴۴۹۱۶۹	۲۴۸۳۷۹۱۳	۷۲۹۲۶۸۷
برار	۱۱۳۳۹۶۳۱	۱۱۳۳۹۶۳۱	۶۶۹۷۲۸۱	۹۹۸۲۷۳	۷۶۹۵۵۵۴	۶۹۹۰۲۴	۲۲۲۱۶۱۶	۲۹۲۰۶۴۰	۷۲۳۴۳۷
پرگنہ مانپور	۳۸۸۷۱	۳۸۸۷۱	۶۵۶۸	۷۳۶	۷۳۰۴	۱۰۴۱۲	۱۳۵۷	۱۱۷۶۹	۱۹۷۹۸
میسزان	۵۶۱۳۳۰۷۱	۴۳۶۷۰۵۷۶	۱۳۸۸۹۰۹۴۷	۲۶۹۰۸۸۴۵	۱۶۵۷۹۹۷۹۲	۹۹۸۱۳۷۱۳	۱۱۴۷۲۸۵۱۷	۲۲۳۴۴۶۱۰	۴۷۴۳۷۰۶۵

۸۹۲۳۳۱۰

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۸ کویلہ کی کہانین ہندوستان مین ایسی تہین کہ جنپر کام ہو رہا تہا۔ اور جن سے سالانہ نکاسی حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

	ٹن		ٹن		ٹن
سنہ ۱۸۸۶ء	۱۳۸۸۴۸۷	سنہ ۱۸۸۸ء	۱۷۰۸۹۰۳	سنہ ۱۸۹۰ء	۲۱۶۸۵۲۱
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۵۶۴۰۶۳	سنہ ۱۸۸۹ء	۱۹۴۶۱۷۲	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۲۲۹۴۰۰

سنہ ۱۸۹۱ء کی نکاسی کی کل تخمینی قیمت ۷۰۰۷۶۰۰۰ روپیہ ہے۔ جو کویلہ کوک (جو ایک قسم کا کویلہ ہے) اور ایندہن سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء مین باہر سے لایا گیا اوسکی تعداد ۷۳۶۹۷ ٹن تہی۔ اور جو لوگ کہ کہان کے کام مین لگے تہے اون کی کل تعداد ۳۴۰۴۳ تہی۔

تجارت

اٹہاون برس مین سنہ ۳۴-۱۸۳۵ء سے لیکر سنہ ۹۱-۱۸۹۲ء تک بیرونی تجارت سمندر مین ہوکر ۱۹۵۶۱۵۳۲۰ روپیہ سے ۱۴۴۴۲۲۹۰۰ روپیہ تک ہوگئی ہے یہ ترقی قریب قریب چودہ گنا ہوئی ہے جسکی اوسط بیشی فی صدی سالانہ ۲۱۷۹ ہوتی ہے۔ گذشتہ ۳۱ سال کی بیشی کا اوسط نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔ اس زمانہ کو سات سات سال کے چار زمانون پر منقسم کردیا ہے۔

سال	اوسط سالانہ درآمد	اوسط سالانہ برآمد	درآمدکی زیادتی یا کمی فی صدی	برآمدکی زیادتی یا کمی فی صدی
	روپیہ	روپیہ		
سنہ ۱۸۶۲-۶۱ء سے سنہ ۱۸۶۸-۶۷ء تک	۴۵۵۴۲۱۶۰	۳۵۰۲۴۷۵۵	۰	۰
سنہ ۱۸۶۹-۶۸ء سے ۱۸۷۴-۷۵ء تک	۴۳۱۴۴۹۶۵۰	۵۷۹۳۷۶۱۱۰	— ۵ ۳۴	۳۵۸۶
۱۸۷۵-۷۶ء سے ۱۸۸۱-۸۲ء تک	۵۳۱۵۸۲۷۹۰	۶۹۴۳۲۱۹۱۰	۲۳۶۲۱	۲۱۵۰۰
۱۸۸۲-۸۳ء سے ۱۸۸۸-۸۹ء تک	۷۲۷۸۲۴۰۰	۸۹۳۰۰۲۵۹۰	۳۴۶۸۹	۲۸۵۶۲
۱۸۸۹-۹۰ء	۱۰۱۷۴۹۹۰۰	۱۰۵۳۹۶۶۲۰۰	۱۹۲۰۹	۱۷۶۹۹
۱۸۹۰-۹۱ء	۹۹۰۹۸۵۴۰	۱۰۲۳۵۰۵۲۰۰	— ۸۶۳۷	۲۶۸۶
۱۸۹۱-۹۲ء	۱۰۸۱۵۵۰۴۵۰	۱۱۱۴۶۰۲۷۸۰	— ۱۰۶۳۹	۸۶۹

اوس سال مین جو ۳۱ مارچ ۱۸۹۲ء کو ختم ہوا ہندوستان کی بیرونی تجارت (سرکاری اور خانگی) حسب تفصیل ذیل تھی۔

	درآمد روپیہ	برآمد روپیہ
سامان تجارت	۶۹۴۳۲۳۸۳۰	۱۰۸۱۷۳۵۹۲
چاندی سونا	۱۴۷۲۲۶۶۲	۳۲۸۶۶۸۶
میزان	۸۴۱۵۵۰۴۵	۱۱۱۴۶۰۲۷۸

نقشہ ذیل سے ۱۸۸۲ء اور ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۲ء تک کی درآمد و برآمد اسباب تجارت اور چاندی سونے کا حال معلوم ہوگا۔ اس میں سرکاری مال و اسباب و چاندی سونا شامل نہیں ہے۔

سال	درآمد			برامد		
	مال و اسباب تجارت	چاندی سونا	میزان	مال و اسباب تجارت	چاندی سونا	میزان
۱۸۸۲ء	۴۶۹۹۲۰۸۴۰	۱۱۳۲۲۷۸۱۰	۵۸۳۱۴۸۶۹۵۰	۸۱۹۰۱۹۶۰۰	۱۰۹۷۳۳۷۰	۸۲۹۹۳۴۷۰
۱۸۸۸ء	۴۲۳۸۴۸۱۳۰	۱۳۸۲۵۸۵۶۰	۷۶۲۱۰۶۶۹۰	۹۰۴۷۱۴۶۲۰	۱۵۱۳۹۵۴۰	۹۱۹۹۵۴۱۶۰
۱۸۸۹ء	۴۶۵۷۰۳۱۸۰	۱۳۸۴۴۹۶۰۰	۸۰۴۱۵۲۷۰۰	۹۴۹۷۸۱۷۱۰	۱۷۰۳۴۹۷۰	۹۸۶۸۱۶۶۸۰
۱۸۹۰ء	۴۶۵۴۰۱۲۰۰	۱۷۴۵۹۳۰۱۰	۸۴۰۱۹۴۲۱۰	۱۳۳۹۶۸۶۲۰	۱۸۴۱۹۲۰۰	۱۰۵۲۳۸۷۸۲۰
۱۸۹۱ء	۴۹۰۳۴۹۰۰۰	۲۱۹۱۹۴۸۶۰	۹۰۹۵۴۳۸۶۰	۱۰۰۱۳۵۷۲۲۰	۲۰۷۱۹۰۶۰	۱۰۲۲۰۷۶۲۸۰
۱۸۹۲ء	۴۶۵۱۷۴۵۷۰	۱۴۷۲۲۶۶۲۰	۸۱۳۱۰۱۱۹۰	۱۰۸۰۳۶۰۱۰۰	۳۱۴۳۱۸۶۰	۱۱۱۱۷۹۱۹۶۰

جو مال و اسباب تجارت سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین باہر کو گیا اوس مین سے ۱۰۳۵۵۰۸۳۱ روپیہ کا مال وہ تھا جو اس ملک مین پیدا ہوا تھا - اور ۹۰۷۸۵۱۷۴۴۸ روپیہ کا ایسا مال تھا جو باہر سے آیا تھا اور پھر باہر کو بھیجا گیا تھا -

مال و اسباب درآمد و برآمد جسمین خانگی سونا چاندی بھی شامل ہے مگر سرکاری مال و اسباب اور چاندی سونا داخل نہین ہے ہندوستان کے بڑے بڑے پانچ صوبون مین حسب تفصیل آیا گیا

سنہ	بنگال	برہما	مدراس	بمبئی	سندھ
			درآمد		
۱۸۸۲ء	۲۲۳۶۳۱۹۸۰	۲۳۴۴۹۵۳۰	۴۲۱۴۸۴۵۰	۲۷۱۵۹۴۲۷۰	۱۲۳۲۲۴۲۰
۱۸۸۸ء	۲۴۵۸۲۱۴۱۰	۵۷۱۹۸۰۲۰	۵۵۲۷۱۷۵۰	۳۷۶۵۳۴۷۲۰	۲۷۲۷۸۷۹۰
۱۸۸۹ء	۲۷۱۱۸۷۲۴۰	۵۰۱۱۸۸۹۰	۵۹۳۲۶۰۵۰	۳۸۶۱۲۵۷۲۰	۳۷۳۹۴۸۸۰
۱۸۹۰ء	۲۶۳۱۴۸۰۳۰	۵۴۶۷۷۵۲۰	۶۴۳۷۴۲۰۰	۴۲۲۹۵۴۵۷۰	۳۵۰۳۹۸۹۰
۱۸۹۱ء	۲۹۹۹۸۷۶۶۰	۵۵۰۰۳۲۳۰	۶۵۴۳۲۳۱۰	۴۵۱۲۴۸۹۷۰	۳۷۸۷۱۶۷۰
۱۸۹۲ء	۲۸۷۰۶۸۴۸۰	۵۵۲۰۸۷۲۰	۶۲۲۱۷۰۲۰	۳۶۷۷۴۵۵۶۰	۴۰۸۴۱۴۱۰
			برآمد		
۱۸۸۲ء	۳۴۲۸۳۵۴۴۰	۶۵۷۹۷۲۶۰	۷۸۴۲۵۴۵۰	۳۲۲۵۰۹۱۴۰	۲۰۴۲۶۱۸۰
۱۸۸۸ء	۳۷۱۹۶۳۰۶۰	۶۶۳۳۵۴۷۰	۹۹۶۶۶۶۵۰	۳۵۵۲۶۰۰۳۰	۲۶۶۲۸۹۵۰
۱۸۸۹ء	۳۷۸۷۳۷۴۱۰	۶۱۰۸۸۲۲۰	۱۰۴۴۶۳۴۸۰	۴۰۳۶۳۴۶۰	۳۸۸۹۱۱۱۰

	بنگال	برہما	مدراس	بمبئی	سندہ
برآمد					
سنہ ۱۸۹۰ء	۳۹۸۰۶۰۴۴۰	۷۷۱۵۴۲۰	۱۱۶۰۸۵۰۹۰	۴۰۹۷۳۷۴۱۰	۵۰۶۸۹۴۶۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۳۷۴۲۸۲۳۰۰	۹۶۱۲۳۲۱۰	۱۰۹۰۰۱۴۵۰	۳۹۵۴۲۵۳۶۰	۴۷۲۴۳۹۶۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۴۰۲۱۸۸۰۵۰	۱۰۰۸۹۳۲۶۰	۱۰۱۸۴۸۵۱۰	۴۳۳۰۷۱۱۳۰	۷۳۷۹۱۰۱۰

جو چاندی سونا کہ سرکار نے یا اور لوگون نے ہندوستان مین منگایا یا باہر کو بھیجا اوسکی تعداد سنین مذکورین حسب تفصیل ذیل تھی۔

سال	درآمد طلا	درآمد نقرہ	برآمد طلا	برآمد نقرہ
سنہ ۱۸۸۲ء	۴۸۵۶۳۹۲۰	۶۴۶۶۳۸۹۰	۱۲۴۰۸۰	۱۰۸۷۳۳۹۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۳۲۳۶۰۵۳۰	۱۰۵۸۹۸۰۳۰	۲۴۳۵۷۲۰	۱۳۶۱۰۵۲۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۳۱۱۹۰۸۸۰	۱۰۷۲۵۸۷۲۰	۳۰۵۱۵۴۰	۱۴۷۹۱۹۲۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۵۰۷۱۰۲۷۰	۱۲۳۸۸۴۷۴۰	۴۵۵۷۲۴۰	۱۴۵۰۵۹۸۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۶۵۰۰۸۳۲۰	۱۵۴۳۳۶۵۴۰	۸۶۴۶۶۰۰	۱۲۵۸۵۱۸۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۴۱۱۸۹۲۹۰	۱۰۶۰۳۷۳۳۰	۱۷۰۵۱۳۷۰	۱۵۸۱۵۴۹۰

نقشۂ ذیل سے یہ بات معلوم ہوگی کہ کن کن بڑے بڑے ملکون سے ہندوستان کو کس کس قدر مال واسباب تجارت سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۸۹۲ء مین آیا اور گیا۔

نام ممالک	ہندوستانی پیداوار کی برآمد		درآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
سلطنت متحدہ	۳۱۶۹۱۷۹۶۰	۳۳۴۴۶۹۸۵۰	۵۲۱۰۱۸۶۸۰	۴۸۲۷۱۴۶۰۰
چین	۱۴۲۹۵۹۳۴۰	۱۳۷۱۱۸۸۳۰	۲۴۲۰۲۹۵۰	۲۸۷۷۱۳۸۰
فرانس	۷۸۴۲۲۶۷۰	۱۰۹۴۵۵۷۵۰	۸۱۵۸۲۵۰	۱۰۴۱۶۷۸۰
اٹلی	۳۶۲۷۸۷۰۰	۲۹۸۵۴۵۷۰	۴۹۲۷۱۱۰	۵۳۵۹۰۶۰
اسٹریٹ سٹلمنٹ	۵۴۹۹۵۰۵۰	۴۹۹۷۷۶۹۰	۲۳۰۰۳۳۸۰	۲۳۵۸۵۹۸۰
ریاستہائے متحدہ	۳۹۶۸۷۳۵۰	۳۸۷۲۵۹۳۰	۱۵۲۲۳۶۵۰	۱۱۹۴۴۵۸۰
مصر	۴۴۹۹۰۹۷۰	۷۱۸۱۴۶۰۰	۸۷۳۰۶۰	۹۱۲۸۲۰
بلجیم	۴۶۴۸۶۰۹۰	۵۴۶۰۲۷۳۰	۹۷۶۷۵۹۰	۱۳۲۴۰۲۷۰
آسٹریا	۲۷۴۵۴۷۸۰	۲۱۷۴۶۴۵۰	۸۳۲۷۹۵۰	۸۳۹۴۰۷۰
سیلون	۲۵۲۵۷۹۰۰	۲۷۶۰۸۸۳۰	۷۱۳۳۸۳۰	۶۶۹۷۷۷۰
آسٹریلیا	۱۲۱۹۰۳۷۰	۹۴۷۷۳۹۰	۲۴۹۷۱۸۰	۲۸۷۳۱۵۰
جاپان	۱۲۱۰۲۷۶۰	۱۲۸۹۷۸۷۰	۵۷۶۷۲۰	۶۵۷۴۶۰
جرمنی	۴۳۸۷۴۸۲۰	۵۰۷۳۵۲۷۰	۱۴۹۱۶۴۹۰	۱۵۲۴۹۶۹۰
مارشیس	۱۰۹۳۲۱۲۰	۱۱۵۸۴۳۶۰	۱۷۰۱۶۹۵۰	۱۷۱۹۸۷۱۰
عرب	۷۳۴۶۴۶۰	۶۴۴۴۹۹۰	۲۹۰۷۰۷۰	۳۵۳۲۹۷۰

نام ممالک	ہندوستانی پیداوار کی برآمد		درآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
ہالینڈ	۴۰۹۷۸۸۰	۹۳۲۰۷۱۰	۱۸۷۳۹۰	۱۵۵۴۱۵۰
کنارہ شرقی افریقہ	۵۰۸۸۹۵۰	۵۶۰۷۱۹۰	۴۴۷۶۰۷۰	۳۲۶۵۹۱۰
ایران	۴۲۰۹۸۶۰	۵۹۴۸۲۹۰	۷۱۰۱۸۲۰	۷۰۹۹۹۲۰
اسپین	۴۳۹۱۰۶۰	۲۴۶۷۷۹۰	۹۳۲۵۰	۱۴۸۰۲۰

ہندوستان کی پیداوار میں سے چند اقسام کی اشیاء درآمد و برآمد کی مجملاً قیمت (جسمیں صرف مال و اسباب تجارت خانگی بھی شامل نہیں ہے) بابت سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۸۹۲ء کی نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

	درآمد		برآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
جانور	۲۹۵۴۳۰۰	۲۹۳۲۵۷۰	۱۲۲۲۷۸۰	۱۰۱۸۷۸۰
اشیائے خوردنی و نوشیدنی	۸۶۲۸۸۵۲۰	۸۱۷۶۷۹۷۰	۲۷۷۸۵۲۱۹۰	۳۸۴۵۶۹۵۴۰
فلز اور اوسکی مصنوعات				
ظروف آہنی و چاقو وغیرہ	۱۱۹۷۶۱۴۰	۱۲۳۸۹۹۴۰	۱۰۲۵۸۰	۱۰۹۵۵۰
فلزات	۵۶۴۶۱۴۷۰	۵۶۵۵۰۷۲۰	۵۰۲۶۸۰	۶۵۸۹۹۰
کلین	۲۰۶۳۸۶۳۰	۲۱۱۱۵۹۶۰	۶۱۸۰	۱۲۴۰

	درآمد		برآمد	
	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
آلات ریلوے	۲۰۰۱۸۵۳۰	۱۴۸۴۱۷۳۰	۷۷۷۲۰	۰
ادویہ وغیرہ	۱۳۹۷۴۷۹۰	۱۵۳۵۲۱۶۰	۱۳۲۸۳۲۲۰۰	۱۳۸۷۲۴۳۱۰
روغن	۲۶۳۴۱۸۷۰	۲۶۳۵۹۵۵۰	۵۵۱۹۰۳۰	۵۸۳۸۱۱۰
اشیاے خام	۴۰۳۲۷۶۵۰	۳۸۲۸۰۵۳۰	۳۹۴۹۷۹۰۱۰	۳۶۱۷۹۲۹۲۰
اشیاے مصنوعی				
اونی سوت و اشیاے بافتنی	۳۴۴۲۲۹۸۰	۳۲۳۹۲۷۱۲۰	۱۰۴۹۳۱۳۱۰	۹۸۲۸۴۲۷۰
پوشاک	۱۳۴۹۸۹۸۰	۰	۱۰۳۴۲۹۰	۱۱۹۲۰۴۰
دیگر اشیا	۵۳۶۴۵۱۴۰	۱۳۹۸۰۲۷۰	۳۹۹۶۱۹۶۰	۴۳۳۱۸۱۶۰
میزان	۶۹۰۳۴۹۰۰۰	۶۶۵۸۷۴۵۷۰	۹۵۹۰۲۱۹۳۰	۱۰۳۵۵۰۸۳۱۰

نقشہ ذیل سے درآمد و برآمد اشیاے تجارت خانگی کی بابت سنہ ۱۸۹۲ء کے معلوم ہوگی اس مین صرف ہندوستان کی پیداوار ہے اور وہ چیزین جو دوسرے ملکون سے آئین اور پھر باہر گئین شامل نہین ہین۔

برآمد	قیمت	درآمد	قیمت
چاول	۱۳۳۸۵۹۷۱	مصنوعات روئی	۲۸۶۸۹۴۷۳
گندم	۱۴۳۰۸۰۴۶۲	فلزات ظروف آہنی و چاقو وغیرہ	۶۸۹۴۰۶۷

برآمد	قیمت	درآمد	قیمت
کپاس	۱۰۷۵۴۳۱۲	ریشم خام اور اوسکی مصنوعات	۳۰۱۴۶۹۸
روئی اوز اوسکی مصنوعات	۷۰۳۵۰۳۶	شکر	۲۵۶۱۹۹۶
افیون	۹۵۶۲۲۶۱	اونی اسباب	۲۷۶۲۰۳۱
تخم (خاصا تخم روغن)	۱۲۲۰۸۴۵۸	شراب	۱۴۴۲۰۹۵
کھال و چمڑا	۵۱۸۶۰۰۲	اوزارات ریلوے	۱۴۸۴۱۷۳
پٹ سن (خام)	۶۸۴۸۴۹۳	روغن	۲۶۳۵۹۵۵
پٹ سن کی مصنوعات	۲۵۰۳۱۰۰	کلین	۲۱۱۱۵۹۶
چاے	۵۹۶۸۱۲۹	کویلہ	۱۲۵۰۴۹۳
نیل	۳۲۱۴۰۷۶	اشیاے خوردنی	۱۷۷۱۷۹۳
دوسرے رنگ	۷۶۴۷۱۰	پوشاک (جسمیں موزہ شامل نہیں ہے)	۱۳۹۸۰۲۷
کافی	۱۹۹۸۶۵۹	نمک	۶۲۷۹۵۳
اون خام	۱۰۱۳۸۶۴	مصالحہ	۷۹۷۱۹۶
مصالحہ	۴۰۸۹۷۸	گلاس	۷۲۸۲۰۳
لاکھ (جسمیں رنگین لاکھ داخل نہیں ہے)	۷۵۱۲۲۴	ادویہ	۶۵۰۴۲۵
شکر	۵۰۸۴۱۷	کاغذ	۴۷۰۳۳۹
ریشم خام	۵۱۸۶۲۷	چھتریاں	۴۱۴۹۴۲

برآمد	قیمت	درآمد	قیمت
ریشم اوسکی مصنوعات	۱۸۳۹۵۷	غلہ	۲۱۵۵۹۰
روغن	۵۸۳۸۱۱		
بکڑی	۶۰۹۴۶۳		
اون کی مصنوعات	۹۴۷۸۸		
اشیائے خوردنی	۷۷۶۵۳۱		
شورہ	۳۶۵۶۱۸		

مختلف صوبوں سے جو بڑی بڑی اشیا باہر کو جاتی ہیں اون کی کیفیت بابت سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء کے نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

	بنگال	بمبئی	سندہ	مدراس	برہما
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
چاول	۳۸۰۷۸۴۴۰	۳۲۳۴۱۵۰	۳۶۵۷۴۰	۴۹۸۶۸۷۰	۸۷۱۹۴۵۰۰
گندم	۲۱۱۸۵۱۷۰	۷۲۷۸۵۶۵۰	۴۹۸۳۰۶۵۰	۳۱۲۰	۰
افیون	۶۰۱۴۷۹۲۰	۳۵۴۷۴۶۹۰	۰	۰	۰
نیل	۲۶۳۶۰۳۹۰	۱۰۸۹۱۷۰	۲۴۰۰۳۰	۴۴۵۱۱۷۰	۰
روئی	۳۰۸۵۲۴۰	۸۵۳۶۱۸۵۰	۳۷۴۸۱۴۰	۱۵۱۲۷۴۳۰	۲۱۹۹۶۰
تخم	۴۱۸۷۵۵۸۰	۶۶۴۶۰۳۹۰	۶۶۰۰۴۹۰	۶۸۷۱۵۵۰	۲۶۱۵۷۰

جو محصول کہ درآمد مال پر ۱۸۹۱-۹۲ء مین لیا گیا اوس کی مقدار ۳۳۲۸۹۷۰ روپیہ تھی اور برآمد کے محصول کی مقدار ۸۷۹۲۱۳ روپیہ تھی درآمد کے محصول کی جو سب سے بڑی رقم ہے وہ نمک کے محصول کی ہے - اور برآمد کا محصول بالکل چاولون کا محصول ہے -

ہندوستان اور انگلستان مین جو تجارت کا تعلق ہے اور جو نقشہ جات مجلس تجارت بورڈ آف ٹریڈ سے ظاہر ہوتا ہے وہ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا -

	درآمد بلحاظ ملک جو ہندوستان کے ساتھ تجارت کرتے ہین						
		۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	
		پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	
	برآمد بلحاظ ملک جو ہندوستان کے ساتھ تجارت کرتے ہین	۳۵۸۳۲۰۹	۳۵۲۹۲۱۰	۳۶۴۳۶۷۷	۳۷۶۳۹۲۳۴	۳۹۹۹۲۰۴	۳۲۲۳۴۳۹۸
		۳۱۱۶۷۹۶۱	۳۰۹۵۵۷۸۳	۳۰۹۵۵۷۸۳	۳۲۰۶۸۴۷۹	۳۰۴۴۱۰۱	
	ہندوستان سے جو تجارت بلحاظ بندرگاہ کے ۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۲ء تک مین ہوئی اوس کا نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا -						
سال	روئی	گندم	تخم	چاے	نیل		
۱۸۹۱ء	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ		
۱۸۹۱ء	۳۰۶۳۰۰۲	۳۰۶۹۸۰۸	۳۱۸۹۲۱۵	۲۹۷۰۲۵۳	۲۸۱۵۱۸۵		
۱۸۹۲ء	۵۲۲۳۸۰۸	۳۲۰۵۲۸۴	۳۱۸۹۸۹۰	۳۲۰۳۶۵۱	۲۹۱۵۲۹		
۱۸۹۳ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۴ء	۱۸۹۵ء	۱۸۹۶ء		
	۱۸۵۰۳۳۱	۵۵۰۷۵۲۶	۳۲۸۵۵۱۹۳۸	۳۲۵۲۹۵۹	۳۲۰۹۱۵۷		
	۸۸۷۳۰۳	۲۲۰۹۱۵۷	۵۰۲۵۱۲۱	۲۷۶۸۳۰۷	۱۹۸۲۱۲۱		

دوسری چیزون مین سے پکا ہوا چمڑا ۲۱۱۵۵۶۶ پونڈ کا اور چرم خام ۴۵۰۰۰۰۷ پونڈ کا۔ اور کافی ۴۰۱۴۴۴ پونڈ کی اور اون ۹۸۵۲۲۱ پونڈ کی سنہ ۱۸۹۱ع مین سلطنت متحدہ کو گئین۔

اور سلطنت متحدہ کی پیداوار مین سے بڑی بڑی چیزین جو ہندوستان کو آئین وہ حسب تفصیل ذیل ہین۔

سال	مصنوعات روئی کا سوت	لوہا	تانبا	کلین	اونی سامان
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
سنہ ۱۸۸۸ع	۱۴۷۲۱۹۶۰	۲۵۱۶۶۷۷	۳۲۲۶۰۳۶	۹۱۹۷۳۸	۱۹۸۵۲۳۱
سنہ ۱۸۸۹ع	۱۸۵۳۰۴۳۱	۲۷۱۱۸۴۳۲	۳۱۷۸۷۷۹	۲۹۵۵۰۵	۲۰۳۸۹۴۶
سنہ ۱۸۹۰ع	۱۸۷۸۹۳۳۲	۲۲۵۰۲۹۲	۲۸۱۹۰۹۲	۷۰۱۹۰۰	۱۹۴۵۵۶
سنہ ۱۸۹۱ع	۱۸۷۴۱۱۰	۲۵۹۳۹۸۰	۳۱۸۸۳۱۴	۸۵۵۵۸۷	۱۸۰۱۴۵۰
	۱۷۱۱۳۲۳۷	۲۳۹۹۲۷۵	۲۳۲۰۵۹۲	۸۱۹۳۷۳	۱۹۱۱۲۴۵

جو چیزین کہ سنہ ۱۸۹۱ع مین ہندوستان کی برطانیہ عظمیٰ آئرلینڈ اور جرمنی سے پیداوار اور مصنوعات برطانیہ عظمیٰ سے ہندوستان کو آئین وہ حسب تفصیل ذیل ہین۔

نام ممالک	برآمد	درآمد
	پونڈ	پونڈ
بمبئی و سندہ	۹۰۴۱۹۷۷	۱۲۳۸۱۳۴۵
مدراس	۳۷۵۴۶۴۰	۳۲۸۶۳۴۶
بنگال	۱۷۰۳۴۵۱۳	۱۳۳۷۵۴۲۷
برہما	۲۴۰۳۲۶۸	۲۱۳۴۸۵۰
میزان	۳۲۲۳۴۳۹۸	۳۱۱۷۷۹۶۸

ہندوستان کے چھوٹے بڑے بندرگاہون سے جو اور ملکون کو مال واسباب تجارت گیا یا آیا اون کی پانچ سال گذشتہ کی کیفیت نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

نام ممالک	۱۸۸۷-۸۸ء	۱۸۸۸-۸۹ء	۱۸۸۹-۹۰ء	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۸۹۱-۹۲ء
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
بمبئی	۵۹۶۵۴۶۰۰۰	۶۵۲۹۲۳۰۰۰	۶۵۷۴۸۰۰۰۰	۶۵۳۷۱۶۰۰۰	۶۶۳۵۲۰۰۰۰
کلکتہ	۵۸۹۵۵۸۰۰۰	۶۲۲۸۸۲۰۰۰	۶۳۱۱۲۴۶۰۰	۶۱۷۵۰۶۰۰۰	۶۳۹۳۳۱۰۰۰
رنگون	۹۸۹۷۷۰۰۰	۹۳۱۰۰۰۰۰	۱۰۸۹۳۷۰۰۰	۱۲۴۳۷۶۰۰۰	۱۲۶۱۴۵۰۰۰
مدراس	۸۸۰۰۱۰۰۰	۹۲۹۶۷۰۰۰	۱۰۳۳۹۳۰۰۰	۱۰۰۲۰۷۰۰۰	۸۹۱۸۰۰۰۰
کراچی	۵۱۶۸۸۰۰۰	۷۳۷۷۲۰۰۰	۸۴۰۵۷۰۰۰	۸۴۰۲۱۰۰۰	۱۱۳۱۱۰۰۰
توتی کورن	۱۶۱۳۹۰۰۰	۱۶۵۵۱۰۰۰	۲۲۶۴۷۰۰۰	۲۰۳۶۰۰۰۰	۱۶۴۸۲۰۰۰۰

نہر سوئز میں ہوکر جو مال واسباب تجارت ہندوستان سے گیا اوسکی قیمت ۵۴۷۰۶۵۱۶

روپیہ تھی اور جو ہندوستان مین آیا اوسکی قیمت ۶۷۲۷۳۵۸۳۰ روپیہ تھی۔

علاوہ تجارت بحری مذکورہ کے خشکی کے ذریعے سے بھی بڑی تجارت ہوتی ہے نقشہ ذیل سے تین سال گذشتہ کی تجارت خشکی کی کیفیت معلوم ہوگی اس مین سونا چاندی شامل نہین ہے کیونکہ جو تعداد اوس کی بتائی گئی ہے وہ قابل اعتبار نہین۔

سال	درآمد	برآمد	میزان
سنہ ۱۸۹۰ء	۳۲۶۱۷۰۰۰	۳۲۶۳۴۰۰۰	۶۵۲۵۱۰۰۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۳۵۱۵۲۰۰۰	۳۰۲۹۷۰۰۰	۶۵۴۴۹۰۰۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۳۹۷۰۹۰۰۰	۳۹۱۸۲۰۰۰	۷۸۸۹۱۰۰۰

جو پاس پڑوس کے بڑے بڑے مقامات سے اور ہندوستان سے تجارت ہوتی ہے اوس کا حال سہ سالہ گذشتہ کا نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا اس مین سونا چاندی شامل نہین ہے۔

	درآمد از مقام			برآمد از ہندوستان بمقام		
	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
سبی بیلا	۳۲۸۰۰	۴۸۸۰۰	۴۳۸۰۰	۲۹۱۰۰	۲۸۶۰۰	۲۳۶۰۰
قلات	۳۹۹۰۰	۳۳۱۰۰	۴۳۸۰۰	۳۵۵۰۰	۳۴۰۰۰	۱۰۷۰۰
قندہار[1]	۷۱۰۰	۱۲۹۰۰	۴۶۰۵۰۰	۱۶۹۰۰	۵۷۰۰	۵۱۲۲۰۰

[1] اس بے موقع کمی بیشی کا سبب یہ ہے کہ ابھی نیا قاعدہ ان تحقیقاتونکی رجسٹری کا جاری ہوا ہے اور بندوبست کامل نہین ہے

	درآمد از مقام			برآمد از ہندوستان بمقام		
	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
سیوستان	۶۴۰۰	۶۳۴۰۰	۶۹۵۰۰	۷۵۴۰۰	۶۸۳۰۰	۸۵۵۰۰
کابل	۳۲۵۳۰۰	۲۰۸۶۰۰	۲۱۸۱۰۰	۷۹۶۵۰۰	۴۵۹۹۰۰	۶۵۳۶۰۰
باجور	۷۵۷۰۰	۹۳۴۰۰	۷۹۵۰۰	۸۹۷۰۰	۹۳۵۰۰	۱۰۳۳۰۰
کشمیر	۵۷۸۷۰۰	۵۴۳۲۰۰	۵۹۶۸۰۰	۵۶۳۸۰۰	۵۶۵۲۰۰	۶۵۶۵۰۰
لداخ	۲۴۵۰۰	۳۴۲۰۰	۳۰۱۰۰	۲۲۳۰۰	۲۷۶۰۰	۲۱۶۰۰
تبت	۱۰۱۴۰۰	۷۷۷۰۰	۱۰۱۸۰۰	۴۰۴۰۰	۴۰۲۰۰	۴۷۶۰۰
نیپال	۱۵۴۲۱۰۰	۱۷۱۹۵۰۰	۱۵۵۷۵۰۰	۱۲۵۸۰۰۰	۱۲۸۵۴۰۰	۱۳۳۴۰۰۰
کرینی	۷۶۲۰۰	۱۴۸۷۰۰	۱۷۴۱۰۰	۳۴۹۰۰	۱۴۴۰۰	۱۴۴۰۰
ریاستہائے شان	۹۴۲۰۰	۱۸۱۲۰۰	۲۱۰۱۰۰	۱۲۳۴۰۰	۱۵۵۱۰۰	۱۶۶۵۰۰
زمی	۱۴۶۸۰۰	۱۴۱۴۰۰	۱۵۸۵۰۰	۴۲۶۰۰	۵۹۰۰۰	۳۷۱۰۰
سیام	۴۹۹۰۰	۴۸۷۰۰	۳۴۷۰۰	۳۰۱۰۰	۲۳۴۰۰	۲۱۵۰۰
مغربی چین	۴۹۰۰	۵۳۴۰۰	۴۶۳۰۰	۳۸۴۰۰	۱۰۸۷۰۰	۱۰۴۵۰۰

جہاز رانی

پانچ سال گذشتہ مین جو جہازات کہ برٹش انڈیا کے بندگاہونمین آئے یا گئے اونکی تعداد اور اون کے مال و اسباب کا وزن ٹنون[1] مین نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

(۱) ۲۸ من کا ایک ٹن ہوتا ہے۔ جہاز رانی کی اصطلاح مین ۴۰ مکعب فیٹ کا ایک ٹن ہوتا ہے۔

قوم کا نام جسکے جہاز آوے گئے	۱۸۸۷-۸۸ء		۱۸۸۸-۸۹ء		۱۸۸۹-۹۰ء		۱۸۹۰-۹۱ء		۱۸۹۱-۹۲ء	
	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
درآمد										
انگریزی	۱۸۹۸	۲۸۲۳۷۱۲	۱۸۱۸	۲۸۱۴۸۷۷	۱۸۶۹	۲۹۰۰۵۵۱	۲۱۱۸	۳۱۶۱۷۶۵	۲۳۲۵	۳۵۶۳۶۷۸
برٹش انڈین	۱۰۴۳	۱۳۶۹۶۸	۱۰۷۱	۱۵۵۲۳۴	۱۰۹۳	۱۵۶۶۷۰	۱۰۲۱	۱۵۳۳۷۸	۹۵۳	۱۴۶۶۵۹
ممالک غیر	۷۴۰	۴۷۰۲۲۳	۶۵۷	۳۹۹۱۰۴	۷۰۸	۴۵۶۷۰۶	۶۳۸	۴۶۳۶۷۲	۷۲۱	۵۰۷۹۴۴
ہندوستانی	۱۶۲۷	۸۳۳۱۱	۱۶۳۵	۸۰۹۶۴	۱۶۱۲	۸۴۲۵۴	۱۷۱۳	۸۴۰۲۶	۱۶۸۷	۹۰۰۹۴
میزان	۵۳۰۸	۳۵۱۴۲۱۴	۵۱۸۱	۳۴۵۰۱۷۹	۵۲۸۲	۳۶۵۸۱۸۱	۵۴۹۰	۳۸۶۲۸۴۱	۵۶۸۶	۴۳۰۸۳۷۵

قوم کا نام جسکے جہاز آئے یا گئے	۱۸۸۷-۸۸ء		۱۸۸۸-۸۹ء		۱۸۸۹-۹۰ء		۱۸۹۰-۹۱ء		۱۸۹۱-۹۲ء	
	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
برآمد										
انگریزی	۱۹۷۱	۲۹۴۹۰۳۵	۱۸۷۲	۲۸۹۸۱۳۵	۱۸۹۸	۲۹۹۱۷۰۵	۲۱۳۳	۳۱۷۴۶۷۰	۲۳۳۵	۳۵۸۳۳۵۴
برٹش انڈین	۱۰۷۸	۱۴۰۲۲۹	۱۱۲۵	۱۵۵۸۲۰	۱۰۷۵	۱۴۹۰۸۱	۱۰۰۲	۱۴۰۸۵۰	۹۷۷	۱۴۸۹۶۳
ممالک غیر	۷۳۱	۴۹۸۷۸۰	۵۹۴	۳۹۴۰۶۷	۶۳۳	۴۲۸۵۹۸	۵۶۸	۴۲۱۰۱۲	۶۴۵	۴۶۸۹۰۴
ہندوستانی	۱۸۰۵	۸۷۲۰۷	۱۷۱۳	۸۵۱۳۱	۱۷۸۵	۸۸۰۲۱	۱۸۳۰	۸۵۵۸۱	۱۵۱۵	۸۱۰۵۵
میزان	۵۵۸۵	۳۶۷۵۲۵۱	۵۳۰۴	۳۵۳۱۵۳	۵۳۹۱	۳۶۵۷۴۰۵	۵۵۳۳	۳۸۲۲۱۱۳	۵۴۷۲	۴۲۸۲۲۷۶
میزان کل درآمد و برآمد	۱۰۸۹۳	۷۱۸۹۴۶۵	۱۰۴۸۵	۶۹۸۳۳۳۲	۱۰۶۷۳	۷۳۱۵۵۸۶	۱۱۰۲۳	۷۶۸۴۹۵۴	۱۱۱۵۸	۸۵۹۰۴۵۱

U1473

جو خانی جہاز برادر ہم سوئر ہندوستانی بندرگاہوں میں آئے یا گئے اون کی تفصیل
بابت سنین مذکورہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سن	درآمد		برآمد		میزان	
	تعداد	وزن ٹنون مین	تعداد	وزن ٹنون مین	تعداد	وزن
۱۸۸۱-۸۲ء	۹۲۹	۱۳۷۰۲۴۲	۱۰۶۰	۱۵۱۷۷۴۶	۱۹۸۹	۲۸۸۷۹۸۸
۱۸۸۷-۸۸ء	۷۸۴	۱۴۰۷۹۹۷	۹۴۹	۱۶۳۷۷۳۸	۱۷۳۳	۳۰۴۵۷۳۵
۱۸۸۸-۸۹ء	۷۵۵	۱۴۰۸۳۳۱	۹۶۷	۱۷۳۵۶۲۶	۱۷۲۲	۳۱۴۳۹۵۷
۱۸۸۹-۹۰ء	۶۷۷	۱۳۳۱۷۶۷	۹۳۱	۱۷۲۳۵۹۷	۱۶۰۸	۳۰۵۵۳۶۴
۱۸۹۰-۹۱ء	۷۵۲	۱۴۸۷۱۱۱	۹۶۵	۱۸۲۱۴۰۵	۱۷۱۷	۳۳۰۸۵۱۶
۱۸۹۱-۹۲ء	۱۰۴۳	۲۰۱۹۴۸۳	۱۲۶۸	۲۴۱۲۳۴۱	۲۳۱۱	۴۴۳۱۸۲۴

جو تجارتی جہاز کہ سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین آئے اون کی تعداد ۱۰۹۶۶۵ اور اون کا وزن ۱۸۵۹۶۰۰ ٹن تہا۔ اور جو سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین آئے اون کی تعداد ۱۰۸۹۴۵ اور وزن ۱۰۶۱۴۵۶۴ ٹن تہا۔ اور جو جہاز کہ گئے اون کی تعداد سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین ۱۰۳۸۰۹ اور وزن ۹۸۸۰۷۶۶ ٹن تہا۔ اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین تعداد ۹۹۳۹۴ اور وزن ۱۰۲۸۶۵۸۹ ٹن تہا۔

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ۸۶ جہاز جن مین ۳۳۱۶ ٹن مال جا سکتا ہے ہندوستانی بندرگاہون مین تیار ہوئے جن مین سے ۴۴ بمبئی مین اور ۲۵ مدراس مین بنے۔

چہ سال گذشتہ کے درمیان یہان جہازونکے بننے اور اون کی رجسٹر ہونے وغیرہ کا حال نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

	۱۸۸۷ء		۱۸۸۸ء		۱۸۸۹ء		۱۸۹۰ء		۱۸۹۱ء		۱۸۹۲ء	
	تعداد	وزن ٹنوں میں	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن	تعداد	وزن
تعداد جہازات جو بنائے گئے	۱۴۳	۴۳۱۱	۱۱۵	۴۲۰۳	۱۱۸	۴۷۸۱	۱۰۶	۳۰۰۶	۸۰	۲۷۹۵	۸۶	۳۳۱۶
" جن کی رجسٹری ہوئی	۱۸۰	۹۷۵۵	۱۶۵	۱۰۱۴۶	۱۸۹	۱۳۲۷۶	۱۵۰	۸۵۹۱	۱۲۴	۱۰۰۵	۱۳۷	۱۰۰۶۰

وسائل آمد و رفت اندرونی

نقشہ ذیل سے سرکاری سڑکوں کی لمبائی میلوں میں معلوم ہوگی

نام ممالک	پختہ سڑکوں کی لمبائی میلوں میں	خام سڑکوں کی لمبائی میلوں میں	میزان
بنگال	۳۹۳۲	۲۷۰۹۵	۳۱۰۲۷
ممالک مغربی وشمالی اودھ	۴۹۲۴	۲۳۵۸۱	۲۸۵۱۵
پنجاب	۲۲۵۶	۲۱۹۲۰	۲۴۱۷۶
برہما	۱۰۹۲	۲۶۸۰	۳۷۷۲
ممالک متوسط	۱۲۰۱	۶۰۵۷	۷۲۵۸
آسام	۱۲۰	۴۷۵۹	۴۸۷۹
مدراس	۱۱۰۹۵	۴۱۰۳۶	۲۱۵۳۱
بمبئی	۲۵۷۶	۱۷۷۰۹	۲۰۲۸۵
حیدرآباد	۸۲۰	۰	۸۲۰
کورگ	۸۹	۲۲۱	۳۱۰
میسور	۱۷۳۰	۳۱۷۰	۳۹۰۰
راجپوتانہ	۷۷۱	۱۱۶۲	۱۹۳۳
وسط ہند	۱۵۵۴	۰	۱۵۵۴
بلوچستان	۳۷۶	۸۸۹	۱۲۶۵
سڑکہائے متعلق فوج	۸۴۲	۴۴۰	۱۲۸۲
میزان	۳۳۳۸۸	۱۲۰۱۱۹	۱۵۳۵۰۷

دریاے گنگا برہمپتر سندہ ایراوتی اور ان کی شاخین یہ سب مال کے اندرونی آمدورفت کے کام مین آتی ہین - اور خاصکر جنوبی ہند مین تو نہرین آمدورفت کا بڑا بھاری ذریعہ ہین - مگر ریلوے اس کام کیواسطے بہت جلد تمام جزیرہ نما مین تیار ہوتی جاتی ہے -

۲ ریلوے

جس حساب سے کہ بارہ سال گذشتہ مین ریلوے کے بننے کی ترقی ہوتی رہی ہے وہ حسب تفصیل ذیل ہے -

سنہ	میل جاری تھی	سنہ	میل جاری تھی	سنہ	میل جاری تھی	سنہ	میل جاری تھی
۱۸۷۶ء مین	۶۸۳۳	۱۸۸۰	۶۹۳۰۸	۱۸۸۴-۸۵ء	۱۲۰۰۰	۱۸۸۸-۸۹ء	۱۵۲۴۲
۱۸۷۷ء	۷۳۲۲ ″	۱۸۸۱ء	۹۸۹۲ ″	۱۸۸۵-۸۶ء	۱۲۳۷۵ ″	۱۸۸۹-۹۰ء	۱۶۰۹۷ ″
۱۸۷۸ء	۸۲۱۲ ″	۱۸۸۲ء	۱۰۱۴۵ ″	۱۸۸۶-۸۷ء	۱۳۳۸۶ ″	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۶۹۷۷ ″
۱۸۷۹ء	۸۴۹۲	۱۸۸۳-۸۴ء	۱۰۸۲۸ ″	۱۸۸۷-۸۸ء	۱۴۳۷۷ ″	۱۸۹۱-۹۲ء	۱۷۵۶۴ ″

سرکار نے جو روپیہ ابتک ہندوستانی ریلون کے بنانے مین لگایا ہے جسمین ریلون کا وہ خرچ تعمیر بھی شامل ہے جو اب بن رہی ہین اور جن کی پیمایش ہوئی ہے کل ۲۲۷۶۶۹۷۶۵۰ روپیہ ہے اور اوس کی تفصیل اس طرح پر ہے -

سرکاری ریلوے (اسٹیٹ ریلوے	روپیہ ۱۳۳۵۴۰۷۴۰	وہ روپیہ جو سرکار نے کمپنیوں کو بطور امداد کے دیا ہے	روپیہ ۵۴۰۲۰۹۱	کویلہ کی کھانیں	روپیہ ۲۴۷۵۲۴۰
" جو کمپنیوں کو پٹہ پر دیئے گئے ہیں	۲۸۱۱۲۷۶۳۰	ہندوستانی ریاستیں	۸۶۰۰۲۵۱۰	سونبنگال و ممالک شمال و مغرب و دہلی کا کارلائن	۱۶۶۵۹۶۰
گرنٹیڈ ریلوے	۴۹۲۰۵۶۶۸۰	غیر ملکی ریلیں	۱۶۸۹۰۶۸۰		
وہ روپیہ جو سرکار نے کمپنیوں کو بطور امداد کے دیا ہے	۲۰۴۹۴۶۰	زیر پیمایش	۴۹۳۵۵۴۰	میزان	۲۲۷۶۶۹۷۶۵۰ روپیہ

۱۸۹۱ء کے آخر تک جو سرمایہ کہ گیرنٹیڈ ریلوے کمپنیوں نے جمع کیا اوس کی تعداد ۵۲۵۳۷۹۶ پونڈ تھی اور سرکاری ریلوے کا جو کمپنیوں کو پٹے پر دی گئیں ۲۲۷۱۶۸۵۴ پونڈ یا دونوں کا مجموعہ ۶۷۹۷۰۶۵۰ پونڈ تھا۔ اور اوس کی تفصیل اس طرح ہے۔

گیرنٹیڈ ریلوے		سرکاری ریلوے جو کمپنیوں کو پٹہ پر دی گئیں			
گریٹ انڈین پنن شولا	۲۵۴۷۶۹۳۳ پونڈ	بنگال ناگپور	۶۹۰۵۷۸۱ پونڈ	میسور	۱۲۲۴۰۰۰ پونڈ
بمبئی بڑودہ اور وسط ہند کی ریلوے	۸۸۰۷۲۱۹	انڈین مڈلینڈ	۶۹۸۶۱۱۶	بنگال سنٹرل	۱۰۰۰۰۰۰
مدراس	۱۰۹۶۹۶۴۴۰	لکھنو بریلی	۱۴۷۰۰۰	میزان	۲۲۷۱۶۸۵۴
میزان	۴۵۲۵۳۷۹۶	جنوبی مرہٹہ	۶۴۵۳۹۵۷		

ریلوے کی کل آمدنی سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۰۶۶۹۸۲۲ روپیہ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۷۹۰۴۰۲۴۰ روپیہ ہوئی - سنہ ۱۸۹۱ء مین مسافرون کی تعداد ۱۲۲۸۵۵۳۳۷ اور اون کا کرایہ ۷۵۳۷۶۲۰ روپیہ اور رفتار میلون مین ۳۷۹۷۳ تھی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین مسافرون کی تعداد ۱۱۴۰۸۲۲۴۶ اور اون کا کرایہ ۷۰۵۷۷۵۴۰ اور رفتار میلون مین ۴۷۱۰۷۵۲۲۴ تھی -

جو مال واسباب اور جانور سنہ ۱۸۹۱ء مین ریل مین ہوکر گئے اون کا وزن ۲۶۱۵۸۹۵۳ ٹن اور اون کا کرایہ ۱۵۶۰۸۱۱۷۰ روپیہ اور رفتار میلون مین ۳۸۹۲۴۳۱ تھی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین اوس کی مقدار ۲۲۶۱۲۷۱۸ ٹن اور کرایہ ۱۲۹۹۳۰۲۱۰ روپیہ اور رفتار میلون مین ۳۵۰۹۶۶۹۷۳۵ تھی -

سنہ ۱۸۹۱ء مین جو خرچ ہوا اوس کی کل تعداد ۱۱۳۰۳۸۴۷۰ روپیہ یا ۴۷۷۰۲ فیصدی کل آمدنی پر تھا - اور یہی خرچ سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۰۳۱۰۹۱۳۰ روپیہ یا ۴۹۶۸۷ فیصدی کل آمدنی پر تھا -

سنہ ۱۸۹۱ء مین خالص آمدنی ۱۶۷۳۶۴۳۲۰ روپیہ ہوئی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۰۳۵۸۹۰۹۰ روپیہ تھی - سنہ ۱۸۹۱ء کی آمدنی کا اوسط جاری ریلوے کے کل سرمایہ خرچ شدہ پر ۵۶۷۶ فی صدی ہوا - اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۵۸۵۴ فیصدی تھا - اس خرچ مین وہ خرچ بھی شامل ہے جو دخانی کشتیون کی کارروائی مین ہوا اور وہ رقمین بھی داخل ہین جن کے خرچ کا ابھی فیصلہ کامل نہین ہوا ہے -

۳ ڈاک وتار برقی

اگرچہ سنہ ۱۸۵۶ء مین ڈاکخانے ۷۵۳ تھے مگر اس مین اوس وقت سے بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ڈاکخانون اور صندوقون کی تعداد ۲۰۳۹۳ ہوگئی ہے۔

سنہ ۱۸۹۱ء کے حسابی سال مین ۳۱ مارچ تک جو خطوط پوسٹ کارڈ منی آرڈر برٹش انڈیا کے ڈاکخانون مین ہوکر گذرے اون کی تعداد ۲۸۸۰۶۴۷۷ تھی۔ اور اخبار ۲۴۹۳۵۳۶۸ اور پارسل ۱۹۰۵۴۷ اور پیکٹ ۱۰۳۷۵۳۱۹ تھی۔ جن کا کل مجموعہ ۳۲۵۲۷۸۱۱ ہوتا ہے پنج سالہ گذشتہ کے خطوط وغیرہ کی تعداد جو ڈاکخانون مین ہوکر گذرے اور ڈاکخانون کا آمد وخرچ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا۔

سال	تعداد خطوط واخبارات وغیرہ	تعداد ڈاکخانجات وصندوق چٹھیات	آمدنی	خرچ
سنہ ۱۸۸۷ء	۲۵۹۵۷۰۸۶۱	۱۶۴۸۳	۱۱۵۷۸۷۸۰	۱۳۵۳۸۷۷۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۲۷۴۳۹۸۶۲۲	۱۶۹۶۷	۱۲۱۴۱۹۶۰	۱۳۷۵۲۱۵۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۲۹۳۲۲۴۲۲۸	۱۷۶۰۰	۱۲۸۱۵۴۰۰	۱۳۴۲۴۵۲۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۳۱۱۹۸۸۱۱۰	۱۹۱۹۶	۱۳۰۱۳۶۲۰	۱۳۷۶۵۹۴۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۳۲۵۲۷۸۱۱	۲۰۳۹۳	۱۴۰۲۷۴۸۰	۱۳۹۶۵۳۵۰

حسابی سال مین جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۷۰ء کو ختم ہوا کل ۵۰۲۸۱ میل ڈاک روانہ ہوئی جسمین سے ۵۸۶۰۴ میل بذریعہ کشتی دوہرکارہ ۵۴۶۰ میل بذریعہ گاڑی اور گھوڑے کے اور

۲۳۵ ۴ میل بذریعہ ریلوے کے راستہ طے ہوا ۱۸۹۱ء مین کل ڈاک ۷۴۳۹۳ میل روانہ ہوئی اوس مین سے ۵۳۷۵۳ میل بذریعہ دخانی جہاز و کشتی و ہرکارہ اور ۱۲۶۴ میل بذریعہ گاڑی و گھوڑے کے اور ۱۶۵۱۴ میل بذریعہ ریلوے کے طے ہوئے ہندوستان کی سرکاری تار برقی کی لمبائی اور اوسپر جو پیغام روانہ ہوئے اون کی تعداد اور نیز آمد و خرچ پنج سالہ کی مقدار نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سال	طول تار برقی میلون مین	طول سڑک میلون مین	آمدنی	خرچ	تعداد پیغامات جسپر محصول لیگیا
۱۸۸۷ء	۸۶۸۹۱	۳۰۰۳۴	۶۹۲۷۴۷۰	۷۱۴۴۶۴۰	۲۵۱۶۸۲۶
۱۸۸۸ء	۹۳۵۱۷	۳۱۸۹۴	۷۶۳۸۸۶۰	۷۸۶۶۲۷۰	۲۸۰۷۶۱۷
۱۸۸۹ء	۹۹۶۵۵	۳۳۴۶۲	۷۴۲۱۴۸۰	۷۰۴۰۹۲۰	۲۹۸۳۱۵۲
۱۸۹۰ء	۱۰۶۱۴۰	۳۵۲۷۹	۷۶۶۸۶۵۰	۷۳۱۳۵۵۰	۳۱۳۲۵۷۱
۱۸۹۱ء	۱۱۳۵۱۲	۳۷۰۷۰	۷۸۱۰۳۴۰	۷۶۳۹۸۰۰	۳۵۰۷۱۰۰

۳۱ مارچ ۱۸۹۱ء کو تمام ہندوستان مین ۹۴۹ تار گھر کے دفتر تھے۔

سکہ اور کاغذ زر (نوٹ وغیرہ)

پندرہ سال گذشتہ سے جو چاندی کی قیمت برابر گھٹتی چلی جاتی ہے اس وجہ سے ہندوستان کے انتظام مین بیشتر کی بہ نسبت ایک سخت دقت حائل ہو رہی ہے ہندوستان کی بابت ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کے قریب برطانیہ عظمیٰ مین خرچ کرنا پڑتے ہین اور یہ تمام روپیہ سونے کے سکون مین ادا کرنا ہوتا ہے حالانکہ

ہندوستان کا محاصل چاندی کے سکّے مین وصول ہوتا ہے اور اس وجہ سے بجائے پندرہ کرور روپیہ کے بائیس کرور پچاس لاکھ روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ روپیہ کی قیمت ۲ شلنگ سے گھٹکر ایک شلنگ ۴ پنس رہ گئی ہے۔

چاندی اور تانبے کے سکے جو شروع ۱۸۵۹ء سے ۱۸۹۱ء کے اخیر تک برٹش انڈیا مین بنے اون کی مقدار ۳۵۲۶۰۳۹۷۰ روپیہ کی ہے اس مدت مین سے جب سنہ ۱۸۷۷-۷۸ء مین قحط پڑا تھا تو اوس سال سب سے بہت سکّہ بنا تھا جس کی مقدار ۱۶۳۲۸۹۱۷۰ روپیہ تھی۔

ہندوستان مین کثرت سے چاندی کا سکہ چلتا ہے اور سکے کی تعداد جو ہر سال بنتا ہے بہت کثرت سے ہے۔ ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۱ء تک جو ہندوستان کی دونون ٹکسالون کلکتہ بمبئی مین روپیہ مسکوک ہوا اوس کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے

سال	سونا	چاندی	تانبا	میزان
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
۱۸۸۷ء	۰	۴۶۱۶۵۳۷۰	۱۱۷۱۲۸۰	۴۷۳۳۶۶۵۰
۱۸۸۸ء	۰	۱۰۷۸۸۴۲۵۰	۱۷۰۳۳۷۰	۱۰۹۵۸۷۶۲۰
۱۸۸۹ء	۲۲۶۰۹۰	۷۳۱۲۲۵۵۰	۱۰۱۵۰۳۰	۷۴۳۶۳۶۷۰
۱۸۹۰ء	۲۳۰۵۱۰	۸۵۵۱۱۵۸۰	۲۰۴۴۶۸۰	۸۷۷۸۶۷۷۰
۱۸۹۱ء	۰	۱۳۱۶۳۴۸۰۰	۱۷۸۳۰۹۰	۱۳۳۴۱۷۸۹۰

۱۶ جولائی ۱۸۶۱ء کو گورنمنٹ ہند نے ایک قانون منظور کیا جسکی رو سے پرامیسری نوٹ جاری کیے گئے اور جہان کہین کسیوقت ضرورت پڑی اون کے اجرا کے حلقہ مقرر فرمائے - اور اونہین حلقون کے اندر اون کا جاری ہونا کاغذی طور پر جائز کیا - اور قرار دیا کہ اون کے اجرا کے مقام پر پریزیڈنسی یعنی صوبہ کے صدر مقام پر اون کا روپیہ ادا کیا جائے - ایسے حلقے اس وقت آٹھ ہین - اور اون آٹھون مین پانچ روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک کے نوٹ جاری ہین -

۳۱ مارچ ۱۸۶۳ء کو نوٹون کی مقدار جو جاری تھی ۴۹۲۶۰۰۰ روپیہ کی تھی سالہائے ذیل کے ۳۱ مارچ کو جاری نوٹون کی مقدار حسب تفصیل ذیل تھی -

۱۸۸۷ء ۱۳۸۷۶۸۳۶۰ روپیہ ۱۸۸۸ء ۱۵۷۳۷۸۱۳۰ روپیہ ۱۸۹۱ء ۲۵۶۹۰۴۴۹۰ روپیہ

۱۸۹۹ء ۱۶۴۲۴۳۸۰۰ ۱۸۹۰ء ۱۵۷۷۱۷۸۰۰ ۱۸۹۲ء ۲۴۰۷۶۴۰۸۰

نوٹون کا اجرا جو صرف کلکتہ اور بمبئی سے ہوا اون کی مقدار کل نوٹون کے اجرا کی مقدار سے قریب دو ثلث کے ہے - پانچ سال گذشتہ مین سرکاری ہندوستانی بنکیون کی حالت حسب تفصیل ذیل تھی - سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین ان بنکیون کی تعداد یہ تھی -

پریزیڈنسی بنک ۳ ریلوے بنک ۱۳ پوسٹ آفس بنک ۶۴۵۵ ملٹری بنک ۱۷

سنہ	بینک	ہندوستانی امانت دہندہ		یورپین یا یورلیشین امانت دہندہ		میزان	
		تعداد	بقایا اخیر سال پر	تعداد	بقایا اخیر سال پر	تعداد	بقایا اخیر سال پر
			روپیہ		روپیہ		روپیہ
۱۸۸۶-۸۷ء	۶۲۲۹	۲۳۰۲۲۲	۴۳۶۲۹۵۳۲	۵۸۸۴۳	۱۳۶۸۵۷۷۳	۲۸۹۰۶۵	۵۷۳۱۵۳۰۵
۱۸۸۷-۸۸ء	۶۱۵۱	۲۶۶۳۰۸	۵۰۹۹۲۷۲۱	۶۵۴۰۳	۱۴۷۸۴۶۵۴	۳۳۱۷۱۱	۶۵۷۷۷۳۷۵
۱۸۸۸-۸۹ء	۶۲۳۶	۳۱۲۷۲۲	۵۹۳۶۳۱۵۹	۷۰۲۴۹	۱۵۶۳۷۵۴۹	۳۸۲۹۷۱	۷۵۰۰۰۷۰۸
۱۸۸۹-۹۰ء	۶۵۴۵	۳۵۵۰۱۷	۵۹۳۸۲۷۶۳	۷۶۲۹۱	۱۴۵۸۵۷۷۵	۴۳۱۳۰۸	۷۳۹۶۸۵۳۸
۱۸۹۰-۹۱ء	۶۶۴۱	۴۰۲۰۶۱	۶۴۴۳۶۰۶۰	۷۲۷۰۹	۱۴۵۳۹۳۹۰	۴۷۴۷۷۰	۷۸۹۷۵۴۵۰

روپیہ - وزن - اور پیمانے

ہندوستان کے روپیہ کا وزن اور وزن اور پیمانے مروجہ حسب تفصیل ذیل ہیں۔

ایک پائی		= ½ فارتنگ
۳ پائی	= ایک پیسا	= ۱½ فارتنگ
۴ پیسے یا ۱۲ پائی	= ایک آنہ	= ۱½ پنس
۱۶ آنہ	= ایک روپیہ	= ۲ شلنگ
۱۶ روپیہ	= ایک مہر یا اشرفی	= ایک پونڈ ۱۲ شلنگ

ہندوستان اور انگلستان کے سکون کی قیمت یا شرح مبادلہ چاندی سونے کے بہاؤ کے موافق بدلا کرتی ہے۔ کسی زمانے مین اسی سبب سے روپیہ کی قیمت ۲ شلنگ ۴ پنس تھی۔ مگر اوس کے بعد کچھ عرصہ تک ایک شلنگ کے پنس رہی۔ لیکن اب (۳۱ مارچ ۱۸۹۲ء) کو تین سال سے روپیہ کی اوسط قیمت ایک شلنگ ۵ ⅛ پنس ہوگئی ہے۔ اور اس سبب سے آجکل ایک آنہ قریب قریب ایک پنس کے برابر ہوگیا ہے

وزن اور پیمانہ

۱۰۰۰۰۰ کو ایک لاکھ اور ۱۰۰۰۰۰۰ کو ایک کرور کہتے ہین۔

بنگال کا من ۸۰ سیر کا ہوتا ہے	= ۸۲ ½ پونڈ اور دو پائیر
بمبئی کا من	= ۲۸ پونڈ
مدراس کا من	= ۲۵ پونڈ
کھندی = ۲۰ من	= ۳ ٪ ۲۴ بشل
تولہ	= ۱۸۰ گرین

بہنگالہ کا گز ۳۶ = انچہ

سنہ ۱۸۳۵ء مین گورنر جنرل کی کونسل نے ایک قانون منظور کیا جس کی رو سے برٹش انڈیا مین آخر کو ایک ہی ساوزن اور ایک ہی سے پیمانے جاری ہون گے اس قانون کے فقرہ دو سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین وزن کی ابتدا سیر سے رکھی گئی ہے جو دھات کی چیز کا بنا ہوتا ہے اور اوس کا وزن اوس وزن کے برابر ہے جو فرانس مین کیلوگرام کے نام سے مشہور ہے اور جو وزن مین ۲۵۶۰ پونڈ اور دو پائینز کے برابر ہے - اسی قانون کے تیسرے فقرے کا یہ منشا ہے کہ اسی سیر سے تمام وزن اور پیمانے شروع ہون گے - پیمانون کے بنانیکے واسطے کسی برتن مین پانی ڈال کر ایسی جگہ تولین گے جہان ہوا نہو - اور پھر اوس برتن کو ایک سیر وزن کا پیمانہ سمجھین گے اور جب تک اور کوئی حکم نہوان وزنون کے حصے کسر اعشاریہ مین بیان کیے جائینگے فقط

راقم

حسن

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اردو - ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین بنسبت اور مطابع کے کتابین بہت خوشخط صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہوسکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین -

المشتہر

محمد قادر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتمم مرقع عالم کی مقبول تصنیفات

"عبرت" یعنی جان اور ہنر یا کادہی اچھوتا ناول جو سنہ ۱۹۰۹ء مین مرقع عالم کے ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نکر نیکے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھائے گیے ہین ضرور دیکھیے عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ نہ دیکھینگے ضرور دیکھیے حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

"جعفر و عباسہ" دنیا کی بیوفائی - زمانہ کے انقلابات - حسرت - رنج - غم - بس

دل پکڑکر رہجائیگا - بالکل طبیعت کے بیچین کردینے والے سامان - یا ناول کے پیرایہ مین
قوم کو ایک نیک صلاح سیمین عورتونکی بے پردگی کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتھہ دکھایے
گیے ہین قیمت عہ رد **مسیحاے عالم**، حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن جمہ
چیزون سے محققانہ بحث کی گئی ہے جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول
درخواست خریداری نقد یا باجازت ویلو پی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب ڈیر مُرقع عالم،
ہردوئی بھیجنا چاہیے - فقط

اشتہار

فیروزالدین کی بیمثیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوا آیان
حبوب خیری یعنی "فیروز نردائین پلز ٹانک" انسان کی صحت مسلمہ اور شرطیہ دوائی جسکو
ہندوستان بھر نے مفید مانا ہے اس دوائی نے میڈیکل افسران - حکما اور عام پبلک سے
بڑی تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری - ضعف اعضای تئیسہ ضعف معدہ ضعف
دماغ - لقوہ - آدھرنگ وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانیکے لیے درحقیقت
کے ساتھہ بلا مبالغہ بیمثیر اثر کے ساتھہ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص
دور کرنیمین بیمثیر ہین - بکس ۸ عہ گولی عہ **جوہر عشبہ** یعنی تریاق برای فسادات خون درد کہنہ -
خارش پھوڑا پھنسی وغیرہ شیشی کلان عہ خرد عہ **فیروز بام** اکسیر برای مہ - کہانسی و خشک
نزلہ و زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خرد ۱۲ر کلان عہ ۸ **تپ تلی** کا علاج اکسیر ہے - گولیان
۱۲ر عرق عہ ہزارون مایوس مریض خداوند تعالی کے فضل سے صحت یاب ہوے ہین تھوڑے

عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کے لیے دونون چاہئین۔ **چوتھیا تپ** جادو بہراق مشہور ہے ایک شیشی سے چہ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۲ **حرب بواسیر** بادی ہو یا خونی اکسیر ہے فی کس عہ **فیروز سرب** اسکے استعمال سے عادات افیون و چانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چھوٹ جاتی ہے نہ سہین ہر ہے نہ نشہ ہے۔ صرف بوتی سے طیار کیا ہے شیشی عہ **بادی گارڈ** دوائی ہیضہ و بدہضمی شیشی عہ **دیکھو تازہ شہادت**۔ جناب ڈاکٹر چین شاہ صاحب راے بہادر سول سرجن و میڈیکل افسر ضلع جہنگ ۱۸۹۲ء ۲ اکتوبر۔ آپکا جوہر عشبہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا ہے **جناب** ڈاکٹر مہتہ دونی چند صاحب اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۱۴ اکتوبر ۹۲ء آپکی جوب خیری تجربہ کیگئین از بس مفید ہین **گورنمنٹ** عالیہ انگلشیہ کالو پین فوجی اعلی سے اعلی عہدہ دار۔ جناب میجر بلیک صاحب بہادر ۱۱ نومبر ۱۸۹۲ء مقام ڈلہوزی (ترجمہ خط انگریزی) براہ مہربانی بوتل کلان فیروز بام ویلوپی اپس ہیجدہ بھیجیے درحقیقت تمہارا فیروز بام دمہ کہانسی کیلیے نہایت مفید ہے جناب مفتی دوست محمد خانصاحب از مقام جوہر کانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۱ نومبر ۹۲ء کو تحریر فرماتے ہین جناب کی خوش معاملگی اور راستبازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راستبازی سے ہزارہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے ہین جنمین سے ایک ادنی یہ شیکر گزار بھی ہے مین نے آپکی جوب خیری وغیرہ کا ضرورتا و مختلف وقتون مین استعمال کیا۔ یہ ایسی سریع التاثیر اور بیمثل ثابت ہوئین کہ بیان نہین کرسکتا مین نے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجھے کافی فائدہ ہوگیا۔

المشتہر

(فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ ہم سے امتحانا منگا کر دیکھو)

شربت مقوی اعصاب۔ سریع الاثر قابل اعتماد و صلبی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سے ضعف دماغ معدہ و جگر و درد سر و کمر و قبض تا یکی چشم و غیرہ عوارض جو بسبب مجرد و مکرر نیولے ہون دور کرکے شانہ بادہ انسانی کو درست کرتا ہے قیمت فی شیشی للعہ ر **وعن خارجا** لگانیسے اون عوارض کو جو سوء استعمال و خلاف قدرت عامل ہونیسے اپنے ہاتھون قوا خراب کرچکے ہون فی تولہ للعہ ر **ہیر آئل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالون کو سفید ہونیسے روکتا ہے نزلہ کا مرپرش عطسہ جنکو ادنی ادنی باتون سے ہوجاتا ہے آواز بھاری ہوجانا کہانسی وغیرہ کو دور کرتا ہے ضعف دماغ و بصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی ے ر

سرمہ ممیر امقوی بصر حافظہ بینائی بڑھتا جالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہی دو ماشہ کیلیے ہے **سنون عجیب** الاثر بہتے دانت کو مضبوط کرتا ہی درد بدبو میل گوشت خورہ مسوڑہ کی خرابیاں نفع کرتا ہی ہر تولہ کیلیے عہ **حب دائی** قبض دستکم قراقر نفخ زاج دلکمی اشتہا زردی چشم پرکال دہر کرتا ہتھ پاؤں کا جلنا عرق النسا سر کا چکر آنا منہ سے پانی جانا وغیرہ دور ہوتا ہی چار جن کیلیے عہ **حب فیابیطس** تشنگی بار بار آنا پیشاب کا لاغری کمخوابی سکر کو دور کرکے قوت کو پیدا کرتا ہی جگر کو درست بناتا ہی ایک تولہ کیلیے عہ **حب بواسیر** وغیرہ کو دور کرتا ہے دو ہفتہ کیلیے عہ **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکھنا ہی تو امراض سرطان بدہ خنازیر بالکو سواخ بہکند مین جب زخمون مین کیڑا پڑے اور پیپ نکلنے سے ناک مین دم ہو تو آزما ؤ لگاتے ہی درد دور بدبو کافور برسون کا زخم دونون مین تبرا ہی دو تولہ کیلیے عہ **حب قائم مقام افیون** افیون کھانیوالا زندہ در گور دنیا کی لطف سے محروم دیکھا جاتا ہی اسلیے اگر چھوڑنا چاہو بلا تکلف چھوڑ سکتے ہو عہ **خضاب** زینت شباب چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈھنگ آثار پیری مفقود علامات جوانی مشہود قیمت شیشی ۸ ر

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی نزہۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت و سامان کی طیاری)

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوقیت حاصل ہی کہ مثل ولایت کے چمڑی کی دباغت و اسباب کی طیاری مین اپنا آپ نظیر ہے ایسا ہی اس دوکان کو بھی سامانکی طیاری کی خصوصیت حاصل ہی یعنی جنکی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہی بالکل اعلیٰ درجہ کی چمڑی زرنگ ساتھ نہایت پائداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہی اور تمام کمال ولایتی اوزارون سے اور نہایت ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہی اسکا بھی پورا لحاظ رہتا ہی کہ جس جس مقام کا چمڑا جانور کے جسم کا ناقص ہوتا ہی ہرگز نہین کہا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقصانکے نکال دیا جاتا ہی اور سلائی بھی کسی پر پرسوت کی نہین ہوتی بلکہ تہ ڈبل کی پس جن صاحبون کو درستی طیاری کسی سامان چرمی کی مدنظر ہو مفصل فہرست روپیا انگریزی کا خانہ ہندی طلب فرماکر طلب فرماوین اور ایک ہی ریڈین کارخانہ کی معاملات کا حسن وقبح معلوم فرماوین علاوہ سباجرمی کی ہر قسم کا اسباب بلا صیبی گھڑیان و کلاک و ٹیم پیس جو تراشیدہ کانپور بوٹ گوگابی موزہ گیٹس و پرتابہ توسدان و تیر برتن مراد آبادی کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا و برتن سبی عطر وغیرہ جس قسم کی ضرورت ہو دوسرے سوداگر دیکستن بیجنٹ کانپور و بمبئی کی فہرست طلب کرکر فہرست سے جس چیز کو پسند کی کمیشن ایجنٹی مین منگانا منظور ہو اس چیز کے نمبر فہرست مذکور سے اقلام فرماکر طلب فرماوین انشاء اللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ارزی روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہوگی

المشتہر کرم الٰہی سوداگر مہیلی بازار کانپور

اطلاع بخدمت خریداران رسالہ حسن

رسالہ حسن جو ماہوار زیر نگرانی و سرپرستی عالیجناب **نواب عماد نواز جنگ بہادر** حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے چند مہینے سے اکثر عالی درجہ قدردانوں کی فرمایش سے مطبع مفید عام آگرہ سے جو چھاپنے کے فن میں مسلم اور نہایت پسندیدہ ہے شائع ہوتا ہے تاکہ اسکے اولوالعزم ناظرین کو خوبی مضامین کے ساتھ لوازم طبع کا بھی پورا لطف حاصل ہو جو حیدرآباد کے مطابع سے باوجود کوشش ممکن نہیں ہوا۔ اس سے ہمکو اپنا حیدرآباد کا خاص مطبع بیکار کر دینا پڑا اور اخراجات کی توفیر ہوئی۔ ہمکو امید ہو کہ ہمارے اولوالعزم ناظرین بلحاظ کثرت وجدت اخراجات وقت اپنا روپیہ بقایا ادا فرما کے ممنون کریں گے اور اس علمی پرچہ کی ورمے و قلمے مدد فرما کے اپنی قوم کو بہبودی مختلف علوم و فنون کے اشاعت کی جو بہت ضرورت ہے اس سے فائدہ اور ثواب کا موقع دیں گے۔ مطبع مفید عام آگرہ کو رسالہ کے دیگر تعلقات سے کوئی بحث نہیں ہے اس لیئے جملہ خطوط کتابت و ترسیل زر حسب دستور سابق حیدرآباد میں نواب صاحب موصوف کے نام نامی سے ہونی چاہیئے

چندہ سالانہ سال تمام عہ ۱۲ کم آمدنی والونسے لغایت اشتہار فی مرتبہ فی صفحہ عہ ۱ ۴

الراقم

محمد یوسف منیجر رسالہ حسن حیدرآباد دکن

حسن

بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۴ء

قصیہ اخلاق اور تمدنی ترقی صفحہ ۱
بقیہ تذکرہ الشاہیہ " صفحہ ۴۴

از عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاصوی طبع شد

سنہ ۱۸۶۴ء

بقیہ مضمون اخلاق اور تمدنی ترقی

(سلسلہ کے لیئے نمبر ۲ جلد ۷ ملاحظہ ہو)

جرمنی نسل کے لوگ جنوبی رومیون پر آگرے وحشی لوگ رومیون کے لشکر مین داخل ہوئے۔ اونہون نے فوجی اور ملکی عہدے حاصل کیئے اور روم کے ملک مین اپنا مسکن بنایا اور آخر کار تمام طاقت اپنے ہاتھون مین لے لی۔ جرمنی کی قوم فاتحین مین صرف وہ ہی عود مختاری نہ تھی جو وحشیون مین عموماً ہوا کرتی ہے بلکہ اون مین شخصی آزادی اور شخصی عزت کا بھی خیال تھا جو اونکا خاصہ تھا۔ اور اسی سبب سے کہ کچھ کچھ عیسائی مذہب بھی اون مین پھیلنے لگا تھا گویا خود فاتح ہی اب جدید مذہب کے مفتوح ہو گئے اون کی حمایت مین ہر شخص اپنے حقوق پا سکتا اور آزادی کو کام مین لا سکتا تھا اور اپنے تمام افعال مین جائز حقوق کو استعمال کر سکتا تھا۔ اور یہی بات ہے کہ جو پورانے اور حال کے زمانے مین بہت بڑا امتیاز پیدا کرتی ہے۔

زمانہ وسطی

وحشی یعنی غیر مہذب رومی اور مذہب عیسوی

پانچوین صدی عیسوی یعنی رومی سلطنت کے زوال کے بعد سے زمانہ وسطی شمار

کیا جاتا ہے۔ روم کی سلطنت مین قومین باہم مل گئی تھین اور بنیاد ترقی کی پڑ گئی تھی۔
شروع زمانے مذہب عیسوی مین یہودی ہر جگہہ پائے جاتے تھے۔ سلطنت
روم کے مشرقی حصّہ کے شہرون مین وہ کثرت سے آباد تھے خصوصاً اسکندریہ
اور ریٹی اک مین تو وہ بہت ہی تھے۔ اونکی تجارت اس سلطنت کے کنارون تک
پھیلی ہوئی تھی اور جہان پر وہ تھے اپنے مذہب پر مستقیم تھے اور اوسکے پھیلانیکا
اون کو بڑا شوق تھا۔ یونانی بھی قیصر ہو کر یا وطن چھوڑ کر اپنے علم سمیت تمام ملک
تہذیب یافتہ مین پہونچ گئے تھے۔ اونکی کتابین اور رسالے اونکے ساتھ تھے سوائے
اسکے رومیون کے قوانین اون کے مفتوحہ ملکون مین اور اونکی فوجون مین جہان
جہان کہ وہ حکومت کرتے تھے بڑا اثر دکھا رہے تھے اور اس قسم کی گوناگونی سے
ترقی پھیل سکتی تھی۔ زمانہ وسطی مین ملکی قانون و رواج اوس زمانے کی مخلوق کو ملا تھا۔
اور وحشی خود تاری باہم خلط ملط ہو گئی تھی اور عیسائیت کا دلون مین خمیر ہوتا جاتا
تھا اور ان اجزاے جداگانہ کے خلط ملط سے عمدہ ترین انسانیت اور آدمیت جو
اب تک دنیا کو حاصل نہین ہوئی تھی وہ ظہور پکڑنے لگی تھی اور اگرچہ بعد مین کلیسیون مین
کچھ بھی مذہبی خرابیان کیون نہ پیدا ہو گئین ہون مگر تاہم یقیناً بڑے بڑے فوائد بھی
پہونچے ہین۔

غیر مذہب لوگ ابتدا مین اوسکو بہت مانتے تھے اور ڈرتے بھی تھے اس سبب سے
زیادتی موقوف ہو گئی سردارون اور بادشاہون کے سبب قانون حد اعتدال پر

آگئے اور غریب بیچارے اکثر مذہبی پادریوں کی حمایت کی بدولت مظالم سے بچنے لگے اور اور علم کا جہاز جو قدیمی علما کی بربادی سے تباہ ہو گیا تھا دیر خانقاہوں میں موجیں مارنے لگا۔ انسانوں میں روحانیت اور ابدالآباد تک رہنے کے خیالات پھیل گئے اور آخرکار زمانہ برسر راہ ہو گیا۔ مدرسے جاری ہوئے۔ بیت العلوم قائم کیے گئے۔ خیالات چمکے اور آزادی سے بحث کی جانے لگی۔

جاگیراتی انتظام اوسکی خرابیاں اور فوائد

جرمن کے فاتحوں نے آپس میں ملک کو تقسیم کر لیا تھا شاہ لمبین اور بعض اور فرانسیسی حاکموں کے زمانے میں مغربی یورپ میں ایک مستبد شاہی انتظام جاری ہو چکا تھا جب یہ سلطنت ٹوٹی تو جاگیراتی انتظام پیدا ہوا اور زمانہ دراز تک یورپ میں طوائف الملوکی پھیل گئی۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہوئے تھوڑے سے حاکموں پر حکومت کر رہی تھیں۔ خانہ جنگیاں جہالت۔ سرزوری ہر طرف تماشا دکھا رہی تھیں۔ سردار لوگ مع اپنے متعلقین کے قلعوں میں مثل محصورین کے رہا کرتے تھے۔ بڑی بڑی حکومتوں کے اختیار میں ضعف آگیا تھا اور اس بات کا اندیشہ تھا کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ یورپ اپنی وحشیانہ حالت پر پھر عود کر جائے۔ تاہم جاگیراتی طریقہ بھی ترقی کے لیئے غیر مفید نہ تھا۔ بہادری کا نتیجہ جیسے برا ہوتا ہے ویسے ہی بھلا بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ غربا پر ظلم ہوتا تھا مگر اسی کے ساتھ غریبوں کی حمایت کے لیئے دلیری بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ اور جو جاگیردار اپنے مسکنوں میں رہا کرتے تھے وہ اپنے قرب و جوار کے

لوگون سے اور نیز اپنے پاس کے رہنے والون سے بھائی برادری کا سا برتاؤ کرتے تھے - تواضع آدمیت نوازش تحمل کے برتاؤ جو عورتون کے ساتھ برتے جاتے تھے لوگ کو دیکھ دیکھ کر تعجب ہوتا تھا کہ یہ خوشنما اور خوشبودار پھول ایسی شورہ اور نکمی زمین پہ کیونکر پیدا ہو گئے -

کروسیڈ یعنی عیسائی جہاد اور اوسکے فوائد

یورپ کی تاریخ مین عیسائی مذہبی جہادون نے بھی انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے - جاہل مغربی یورپ کے بہادر لوگ جن مین بہادری جوش مار رہی تھی وہ متعصب مذہب والونکی تحریک سے ایک دوسرے کے شوق کو دیکھکر آپس کی ہمدردی کے واسطے مسلمانون پر جو بیت المقدس پر قابض تھے ٹوٹے سیدھے جا گرے - ان حملون سے جب اون کو خشکی اور تری کا تجربہ ہوا اور اپنے مخالف عقیدے والے شایستہ دشمنون کو دیکھا تو اون کی دانش بہت بڑھ گئی - سب سے بڑا فائدہ ان لڑائیون کا یہ ہوا کہ جاگیرداراہ انتظام ہمیشہ کے لیئے تہ و بالا ہو گیا - چھوٹے چھوٹے جاگیردار سب فنا فی السلطنت ہو گئے اور طاقت کے ایک جگہہ جمع کرنیکے لیئے بڑے بڑے زور لگائے گئے جن کے سبب سے سلطنت ہائے متحدہ آخرکار پیدا ہو گئین -

تیرہوین صدی

علم کی ترقی اور ریفارمیشن یعنی اصلاح کا زمانہ

گیارہوین صدی کے وسط مین طرح طرح کے اسباب سے ذہن مین ایک حرکت تو

پیدا ہو ہی چکی تھی اب کچھ تو کلیسیا کی عمدہ حالت کے سبب اور کچھ اون مدارس کو دیکھ کر جو اہل عرب نے اسپین مین جاری کیئے تھے ایک اور نیا زمانہ نمودار ہو گیا - چند صدیون تک تو علم الہیات اور معقولات مین بڑا جوش خروش رہا - بڑے بڑے مدرسین پیدا ہو گئے - معترضین اوٹھہ کھڑے ہوئے - تیرہوین صدی مین ترقی کی بڑی دھوم دھام رہی - بیت العلوم جاری ہوئے قانون اور الہیات کا درس و تدریس شروع ہوا بڑے بڑے کلیسیا کے مکانات تعمیر کیئے گئے - الفہ دعظم اور خصوصاً راجہ بیکن سے اوسی بھی علم طبیعات پڑھنے کے لیئے پیدا ہو گئے - اس کے بعد تعلیم و تعلم مین بڑی ترقی ہوئی - جوانون اور مستعد مزاجون مین علم ادب کا ایک نیا شوق و ذوق چمکا منطق اور اوسکے مماثل شعبہ ہاے علم پر لوگ قانع نہ رہے اونہون نے ارسطاطالیس کے سوا جو مدت سے مدارس مین شہرت پا رہا تھا اور قدیمی مصنفون کو جہان مین کر نکالا - پورانے یونانی مصنفونکے قلمی نسخے مشرقی ممالک سے منگائے گئے - خلاطون اور ہومر کے نام دیکھکر لوگ ایسے خوش ہوئے کہ جیسے کسی کو کوئی بڑا خزانہ ملجاتا ہے - جب ترکون نے ۱۴۵۳ء مین قسطنطنیہ کو فتح کیا تو بہت سے یونانی عالم مغربی ملکون مین آکر آباد ہو گئے - پندرہوین اور شروع سولہوین صدی کے زمانے مین عقلی کامون کے ہر صیغے مین بڑی سرسبزی ہوئی - یہ زمانہ بڑی بڑی ایجادون اور تحقیقات کا گذرا ہے - جہازرانی کے لیے مقناطیسی کمپاس یعنی قطب نما بنایا گیا - بارود بنالی گئی جس سے ایک دیو ہاتی بڑے جوانمرد کی لڑائی کے مقابلے مین برابر ہو جاتا ہے - چھاپہ کے متحرک حرف بنائے گئے

کلمبس نے ایک نیا نصف کرہ دریافت کیا - واسکوڈیگاما نے راس جنوبی افریقہ کے گرد گھوم کر ہندوستان کی تجارت کا بڑا راستہ نکالا - کوپرنکس نے عالم کا سچا انتظام ظاہر کیا اور ہر طرف نئی جان پڑی - اوسوقت کے موجدین مین سے رافیل - میکائیل - انجیلو لیونارڈو داونسی اور البرٹ دورر مشہور لوگ ہین - بڑی بڑی سلطنتین فرانس اسپین انگلستان کی مستحکم ہوگئین اقوام مین بڑی بڑی تجارت جاری ہوکر خوب پھیل گئی - وینس و جنیوا - اور فینیشیا یک بیک جرمن کے شہرون مین لوگ جیسے متفق ہوگئے تھے ویسے ہی یورپ کے دوسرے حصون مین بھی اوسکی تقلید کی گئی - جب تجارتی تعلقات پیدا ہوئے تو سفارت کا سلسلہ قائم ہوگیا - قومون کو آپس مین ایک دوسرے سے زیادہ تعلق بڑھ گیا اور قومی قانون نے اپنا ظہور کیا اور نقاب گمنامی سے اوس نے اپنا منہ نکالا - اصلاح (ریفارمیشن) سے یہ سب مختلف اقسام کی تبدیلی ظہور مین آئی اور دونون مین ایک جنبش پیدا ہوئی - ہم کو اس مقام پر یہ فیصلہ کرنا مناسب معلوم نہین ہوتا کہ پروٹسٹنٹ فرقہ کیون نکلا اور اوسکی کیا ضرورت تھی - اور جو لوگ اس تبدیلی مذہب مین یا فساد واقع ہوئے اون مین حق بجانب کون تھا - اتنا تو دونون فریق سے تسلیم کرتے ہین کہ اوسوقت خیالات اور جس مین بڑا جوش پیدا ہوگیا تھا - اور ہر ایک چاہتے تھے کہ کوئی بہتر اور عمدہ طریق ظاہر ہو -

انقلاب فرانس اور سیاستی معاملات مین اعتدال

چند صدیون کے بعد تاریخ مین ایک اور واقعہ عظیم ہوا یعنی فرانس کا انقلاب جو خود مختاری

کیواسطے جنگ ہوئی تھی اوسکے بعد فرانس مین ایک انقلاب عظیم برپا ہوا شخصی سلطنت
کی بُرائیان - نیچے درجے والون کی تکلیف - ذی ہوش لوگونکی جبر منفعت اور کسب
معاش کے خیالات چاہتے تھے کہ ملکی معاملات مین اعتدال پیدا ہو اور اس سبب
سے ایک بہت بڑا پولیٹیکل جھگڑا اوٹھہ کھڑا ہوا - اور چند عرصے تک ایک تہلکہ عظیم
برپا رہا - مخلوق سخت مصیبتین اٹھائین - جدال و قتال کا شمار نہ تھا - لاکھون آدمی مارے
گئے - مگر آخرکار اس طوفان سے ہوا صاف ہوگئی - گو کہ ابھی تک استقلال اور
اطمینان گورنمنٹ مین اور نیز سوشل معاملات مین پورا پورا نہین ہوا ہے - لیکن اگر
اس صدی کے شروع زمانے کے یورپ کو حال کے یورپ سے مقابلہ کرکے
دیکھا جائے تو کوئی عقلمند یہ نہین کہہ سکتا کہ انقلاب فرانس نے ایک فائدہ نہین بخشا -
اوس سے ذہن اور اخلاق بنی آدم مین ترقی ہوئی - پورانی خرابیون کے عوض نئی خوبیان
قائم ہوئین -

مقابلہ مابین ماضی و حال

اس امر پر نظر ڈالتے وقت اگر زمانہ گذشتہ کو حال کے اون امورات سے جن کا کہ
اس مضمون مانی البحث پر اثر پڑتا ہے مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو مفصلہ ذیل باتین
دریافت ہوتی ہین -

تمام بنی نوع انسان کا متحد ہوجانا

اس کو ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ اس بارے مین پہلے کیسی کیسی تحکمین ہوئین ممالک

مشرقی مین ایک بڑی عظیم الشان سلطنت تھی - سکندر اعظم نے فتوحات کین - رومیونکی بڑی لمبی سلطنت رہی - سلطنت روم نے آدمیون کے اتحاد بڑہانے مین بڑا کام کیا - کیونکہ اوسکی وسعت اسقدر بڑی تھی کہ وہ بحر اسکاٹ لینڈ سے صحرائے افریقہ تک اور بحر قلزم اور دریائے فرات سے اٹلانٹک تک پھیلی ہوئی تھی - اوسکے سبب سے لوگونکی زبان اور تعلیم مین یکسانی ہوگئی تھی - سوائے اسکے اور بہی ایسی حکومتین گذری ہین کہ جنہون نے مثل شارلمین اور جرمنی حکومت کے قومی خصوصیتون کو توڑا ہے - دیکھئے اتحاد اور قربت اقوام مین پہلے کی بہ نسبت آج کل کتنا فرق ہے - اول تو آج کل تمام کرہ ارض کی یہ کیفیت ہے کہ ایک ملک کے آدمی دوسرے ملک مین مارے مارے پھرتے ہین اس لیئے سب جگہہ کے آدمیون مین باہم شناسائی ہے کوئی قوم ایک دوسری سے چھپی نہین گروہ کیسے ہی اکیلے اور جدا مقام پر رہتی ہو دوسرے یہ کہ وقت اور مسافت کو کامون کے سرانجام دینے کے لحاظ سے ایسا چھوٹا اور آسان کر دیا گیا ہے کہ جس سے آدمیونکی دوری ایک دوسرے سے بہت کم ہوگئی ہے وہ رومیون کی نہایت شاندار سڑکین جو اونہون نے دارالسلطنت سے تمام اطراف کو بنائی تہین اور جو سیدہی پہاڑون اور دریاؤن پر گذرتی تہین ریلوے کے مقابلے مین کیا چیز ہین - جو براعظمون مین جال کی طرح سے جابجا پہیلی پڑی ہین اگر سیزر کے زمانے کے لوگون کو کوئی شخص دخانی طاقت کی وہ تیزی بتا دیتا جس سے اس زمانے مین ریل اور جہاز روان ہوتے ہین تو وہ لوگ اسکو یا تو معجزہ خیال کرتے یا محض جھوٹ

سمجھتے جو ملک کسی زمانے مین نہایت دور معلوم ہوتے تھے اب نہایت نزدیک ہوگئے ہین گویا وہ ایک دوسرے کے پس دیوار اور پڑوس مین بستے ہین

جب جان ادمس کنیٹیکٹ کانگریس مین شامل ہونیکے واسطے **فلیڈلفیا** گیا تھا تو وہ شہر اوس کو ایک غیر ملک معلوم ہوتا تھا۔ وہ وہان کے روزانہ حالات زندگی کے ایسے بیان کرتا ہے جیسے آج کل کوئی سینٹ پیٹرسبرگ کے حالات لندن مین الرسنائے۔ **فلیڈلفیا** حقیقتاً کبھی بوسٹن سے اتنی دور تھا کہ جسقدر اب قریب قریب سان فرانسس کو اور لندن ہین۔ رومیونکی سلطنت کی سرسبزی کے زمانے مین بڑے بڑے سفر کیے جاتے تھے۔ تجارت خوب چمکی ہوئی تھی۔ سکندریہ ایک بڑا دولتمند تجارتی بندرگاہ تھا۔ لیکن اوسوقت کا تجارتی میل جول آج کل کے تجارتی ربط ضبط کے مقابلے مین کچھ بھی نہ تھا۔ قریب قریب دنیا کے تمام حصص کا ایک دوسرے کے ساتھ مدامی خلط وملط جو تبادلہ پیداوار ملکی کے ذریعے سے پیدا ہوتا ہے وہ اپنا ایک تعجب انگیز اثر دکھلاتا ہے۔ یعنی اوسکے لحاظ سے مختلف جماعتون کے آدمی ایک ہی جماعت کے لوگ معلوم ہونے لگتے ہین۔ قومی رشتہ نہ صرف اون بڑی بڑی قومون مین پیدا ہوا ہے جو شایستہ اور مہذب ہین بلکہ جو عیسائی نہین ہین اور عام قومی قانون کو مان لیا ہے وہ بھی اس رشتے مین شریک ہوگئے ہین۔ اگر کوئی صاف صاف دیکھنا چاہے کہ دنیا کیونکر اکھٹی ہوگئی ہے۔ تو کسی روزانہ اخبار کے پرچے کو ہاتھ مین لیکر دیکھے اور مضمون کو جانچے جو واقعات کہ یورپ اور ایشیا مین کل ہوئے ہین اور برقی وسائط سے بھیجے گئے ہین وہ ہماری آنکھون کے

سامنے ہون گے - اگر کہین فارس یا چین مین زلزلہ آیا ہو قحط پڑا ہو کوئی کسی جگہہ نئی چیز ایجاد ہوئی ہو بڑی آگ لگی ہو - یا اور کوئی دلچسپ واقعہ ظاہر ہوا ہو تو اوسکی خبر اوسمین درج پائیگا یہ اوس تار کے وسیلے سے خبر آئی ہے جو سمندر کے نیچے پڑا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو قومین کسی وقت ایک دوسرے سے اسقدر دور تہین کہ جیسے دوسرے سیارے کے باشندے ہون اور جنکی خبر کبھی سالہاے دراز کے بعد سنائی دیتی تھی اب وہ ہمارے پڑوسی ہوگئے ہین - یہ سب چیزین صرف ترقی کی علامات ہی نہین ہین بلکہ ذہن کے واسطے ایک محرک ہین اور چال چلن پر بہت بڑا اثر پیدا کرتی ہین جس جگہہ پر ہم رہتے ہین اوسکا رقبہ بہت بڑہ گیا ہے - خیالی مضامین مین بڑا اضافہ پایا جاتا ہے انسانی فوائد اور اوسکی ہمدردی کا دائرہ بے انتہا بڑا ہوگیا ہے - یہودی لوگون اور سمیریا والون مین سلوک تہا جو سمریا والون کے گہرون اور شہرون مین واقعات گذرتے تھے اگر یہودی اون کو سنتے رہتے تو شمالی لوگونکی نسبت رفتہ رفتہ اون کے خیالات بھی بہت بدل جاتے

اقوام شایستہ کا عروج

وہ حالت کہ جس سے آیندہ زمانے کی نسبت بہتری کی امید ہوسکتی ہے وہ اقوام تہذیب یافتہ کا عروج اور علی الطاقت ہے شایستہ اور تہذیب یافتہ عیسائی قومین عروج پر ہین - ایشیا کے مقابلے مین یورپ گو بہت چہوٹا ہے اور یورپ اور اوسکے متعلقات کی آبادی کرہ دنیا کی آبادی سے بہت ہی کم ہے - لیکن طاقت سب اسی چہوٹے سے حصے کے ہاتہ مین ہے - دانش کو قوت اور غلبہ ہے - یہ بات ہمیشہ نہین ہوا کی ہے - بارہا ایسا

ہوا ہے کہ زمانہ ہاے دراز تک ناشایستہ اور نیم تہذیب یافتہ لوگون نے مہذب قومون کو نیست و نابود کرنیکی دھمکی دی ہے۔ جس زمانے مین کہ وسط ایشیا کی ناشایستہ اقوام نے ایک بڑی حرکت کی اور مغرب کی جانب کو گئی جس سے جرمنی قوم نے نمود کی اور موج پر موج چلی جاتی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ رومیونکی سلطنت مین بورو شنی پھیلی تھی وہ اب کوئی دن مین ایسی تاریکی سے بدل جائیگی جسکا آخر کبھی نہوگا۔ ہماری پانچوین اور چھٹی صدی مین جو کچھ آدمیون نے کمایا تھا وہ سب برباد ہو چلا تھا۔ کوئی دن مین زمانہ تہ و بالا اور درہم برہم ہونیوالا تھا۔ آٹھوین صدی مین مسلمانون نے بحر روم کے جنوب مشرق کے ممالک کو گھیر لیا۔ اسپین کو فتح کیا اور چاہتے تھے کہ ممالک عیسوی کو از سر نو کیطرح سے اپنی کنٹرول مین پھانس لین۔ ابھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ ترکون سے یہی بڑا خوف پیدا ہوا تھا۔ شروع پندرہوین صدی مین اونہون نے یونان کو فتح کر کے اپنی فوجین وائنا تک پہونچا دی تھین۔ اب ممکن ہے کہ اسلام کا تعصب مشرق مین کبھی کچھ کچھ دغدغہ پیدا کرے مگر یورپ تو اوس خطرے سے بالکل بیخوف ہے اور اس مین کوئی شک نہین ہے کہ آخر کار یورپ کی طاقت اپنے مسلح دشمنون پر غالب آوے گی۔

راے عامہ کی جدید طاقت

حال کے زمانے مین ایک اور ترقی کا معاون بڑہ گیا ہے۔ اوسکی قدرتی حالت کے سبب اور جو اوسکے باعث سے جو جو امیدین اوس سے وابستہ ہین اون کے لحاظ سے خاصکر اوسکا بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے وہ راے عامہ کی طاقت ہے۔

پچھلے زمانے مین جب لوگ ایک دوسرے سے کم ملتے تھے تو ہر ایک کے خیالات جدا جدا رہتے تھے اور اس سبب سے تمام لوگونکی حالت بالانفراد بیان کرنیوالے بہت کم ہوا کرتے تھے۔ اس بارے مین پوری آزادی نہ تھی اور اس سبب سے رائے عامہ کی نسبت ہی کم قدر تھی بلکہ اس لفظ کے معنی کا بھی ایسا مفہوم نہ تھا جو اب ہے۔ اگر کسی باب مین رائے مفید عام ہوتی تھی تو اوسکو عہدہ دار اور افسر بیان کیا کرتے تھے اگر عام لوگونکی حالت پر بھی غور کرنا ہوتا تھا تو پادریون شاہزادون سردارون اور علما کی حالت پر اون کو بھی قیاس کر لیا کرتے تھے۔ اب تو ذات پات کچھ چیز نہین ہے خیالات آزادانہ سب جگہہ دوران کر رہے ہین اور رواہ عامہ پر خیالات جمع کیے جا رہے ہین اونکا زور دیکھا جاتا ہے اور کبھی کبھی اوسکے خلاف عمل کرنا غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ بادشاہ اور مقننن اوسکے مطابق کرنے پر مجبور ہوتے ہین۔ کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ وہ کوئی بڑا بھاری ظلم یا ناانصافی اوسوقت تک کر سکے جبتک کہ یہ زبردست صدائے حامی اور آواز ہاتفی جسکے آئینے مین عام خواہشین اور مخلوق کی ضرورتین اپنا منہہ دکھاتی ہین اوسکو ملامت کر کے اوسکے کرنے پر مجبور نہ کرے۔ مخلوق اپنے خیال اور مرضی کی مختار ہے۔ کوئی جماعت اور قانون گو کیسا ہی مدت سے چلا آتا ہو اور قاعدون اور سلطنت بھی اوس کی مدد پر ہون ایسا نہین ہے کہ عام رائے کے سامنے اگر اوسکی برائی اور ناجائز ہونا اوس نے ثابت ہو جائے تو وہ مدت تک بالاستقلال قائم رہ سکے ایسی ناپائیدار عمارت کے مقابلے مین تند تند ہوائین چلتی ہین کہ جو اوسکو گرا دیتی ہین

اور اگر وہ نہ گرا سکین تو ہوا کی آندھی اور پھر طوفان ہو کر سارا جہان گرد و باد سے دُھندلا ہو جاتا ہے اور جبتک کہ اوسکی بنیاد نہ گر جائے ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے اور آخر کو گرا کر ہی چھوڑتا ہے

دانش و حکمت کا جلال

اس زمانے کی دماغی اور ادراکی حالت دریافت کرنا کچھ مشکل نہیں ہے یعنی وہ بات بتانا جس سے اس زمانے کا پہلے زمانے سے فرق ثابت ہوتا ہے بہت آسان ہے وہ غلبہ سائنس یا علم حکمت ہے۔ خوب غور کر کے دیکھا گیا ہے کہ وہ علم حکمت ہی ہے جسکے سبب سے زمانہ حال کو زمانہ ماضی پر فوقیت ہے۔ حکمت علم کو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ڈھونڈتی ہے۔ اور جو باتین خلاف عقل ہین اون کو نکال کر پھینک دیتی ہے۔ اون غلطیون کو جو پہلے سے ذہنون مین پڑی ہوئی ہین نکال کر وہ راستہ دکھاتی ہے کہ جن سے اشیا اپنی ہیئت اصلی مین نظر آئین وہ کہاوتون کو دیکھتی ہے اور فوراً کوچتی ہے اور دریافت کرتی ہے کہ صحیح کیا ہے۔ وہ علم کو حقائق اشیا سے مستنبط کرتی ہے۔ وہ خیالات اور شوق کو روکتی ہے۔ نظر اور انسان کے خیال کو جانچتی ہے اور اگر کچھ پچھلا حال دریافت کرنا ہوتا ہے تو تاریخ کی شہادت طلب کرتی ہے۔ وہ اپنے مشاہدات مین محتاط ہے مغالطون اور فریب سے اپنی حفاظت خود کرتی ہے یہانتک کہ وہ حواس کا بھی امتحان کرتی ہے اور توہمات اور بداحتیاطی سے خبردار رہتی ہے۔ اور کوئی بڑی دعوی کیواسطے دلیل کی ضرورت ہے بغیر اوسکے وہ کسی بات کو تسلیم نہین کرتی کسی بات کی تصدیق کے واسطے شہادت بہم پہونچانے کے لیئے انتظار کرتی ہے اور جبتک کافی شہادت بہم نہ پہونچے قطعی

فیصلہ نہین کرتی - وہ تصدیقات مظنونات اور مشتبہات مین فرق کرتی ہے اور جو چیزین معلوم نہین ہین یا جو معلوم ہونے کے قابل نہین ہین اون کو جانتی ہے - اسی حکمت کے تحت مین علم مابعد الطبیعۃ بھی داخل ہے - زمانہ وسطیٰ مین معقولات کو الٰہیات کا شعبہ سمجھتے تھے - معقولیون کا کام یہ ہوا کرتا تھا کہ جو عقائد پچھلے لوگون نے تسلیم کر لیئے ہین اون کی حمایت کرین - معترضین کے اعتراضون کو دفع کرین - غیر معلوم اور امور مشتبہ کو صاف بیان کرین - اور پورانے عقائد کے واسطے نئے دلائل اور حجت پیدا کرین - اور اس سبب سے علم معقولات اپنی اصلی حالت پر نہ رہا تھا اوس کی اپنی حالت معدوم ہو گئی تھی - زمانہ حال مین صرف معقولی دلائل جو ادھر اودھر سے مستعار لے لیئے گئے ہین وہ یکلخت بالاے طاق رکھدیئے جاتے ہین - اور جبتک انکی تصدیق اونکی اصلی ہیئت مین نہین ہوتی تب تک اونکی کوئی بات نہین مانی جاتی

تاریخ بھی علم حکمت کے تحت مین داخل ہے

تاریخی مسائل مین بھی علم حکمت کو بڑا دخل ہے - پچھلے زمانے کے لوگون کے کام یا یا چال چلن جو جو کچھ بیان کیئے جاتے ہین اون سب کیواسطے علم حکمت شہادت طلب کرتا ہے چنانچہ بہت سی پچھلی مشہور باتین پایہ اعتبار سے صرف اس لیئے ساقط کر دی گئی ہین کہ ابھی تک اونکا ثبوت نہین پہونچا تھا - الغرض حکمت تاریخ کی ہر ایک بات پر نکتہ چینی کرتی رہتی ہے جان لٹن نے اپنی انگلستان کی تاریخ مین ایک بانور سٹراجن کا آنا انگلستان کے ساحل پر بیان کیا ہے - اس کہانی کو پہلے لوگ سچ مانتے تھے - لیکن اب کوئی یقین نہین کرتا کہ

ٹراجن جانور کبھی یہان آیا تھا۔ یہانتک کہ کوئی ایسا جانور مردم نما دنیا مین کبھی ہوا بھی ہے اور علما کو خود اسی مین شک ہے کہ ٹراجن کی لڑائی کبھی ہوئی بھی تھی یا نہین کہ جس سے لوگون کو بہا گنے کا اتفاق پڑا ہو یا صرف وہ ایک زٹل ہے **الیڈ** جسمین لڑائی کے محاصرے کا بیان ہے ایک شخص کے ذہن کا نتیجہ ہونیکی بجاے کتاب ہومر اور علی العموم بہت سے دوسرے شعرا کی نظم کا مجموعہ خیال کیا جاتا ہے۔ تفتیش مضامین ادبیہ اور واقعات تاریخی مین علم حکمت جو کام کرتا ہے اوسکی یہ ایک ادنی سی مثال ہے۔ بہت سے دلچسپ فسانے مزخرافات سمجھے جاتے ہین۔ بہت سے بہادر اور نامور جنکی کتھائین بیان کیجاتی تھین اب وہ افسانجات اور اوہام باطلہ کے دائرے مین سمجھے جانے لگے ہین ولیم کی کہانی صرف توہم سمجھی جاتی ہے قصہ پکا ہونٹاس۔ دجان استمنہ۔ سب توپ کے منہ اوڑا دئے گئے۔

علم طبعی یا مشاہدات فطرت

فطرت اشیاے جسمانی پر غور کرتے وقت سائنس یا علم حکمت کا کام اثبات پڑتا ہے بلارڈ بیکن اور اور علما کی تحریکات سے ان ایام مین ایسی استقرائی تحقیقات اور تجربات ہوتے ہین کہ جس سے وہ تمام مشتبہ اور دل کے مانے ہوئے طریق مسترد ہوگئے جو پہلے تمام مین پھیلے ہوئے تھے۔ قیاسات اور مفروضات جبتک کہ وہ بناے حکم پر مبنی نہون اور اونکی مضبوطی کے لیئے دلائل مثبتہ موجود نہون اوسوقت تک وہ ہرگز تسلیم نہین کیئے جاتے پہلے زمانے مین یہ طریق تھا کہ کوئی چوٹی سی بھی بات دیکھ لیتا تھا تو وہ اوسی بنا پر اپنا قیاس تمام

جنس پھیلایا کرتا تھا اور جس طرح سے لوگ چاہتے تھے کہ دنیا ایسی ہونا چاہئے یا یون ہونا مناسب ہے اوسی طرح سے اپنے خیالات جوڑکر اور اشیا کے اصول اوسی خیال کے مطابق فرض کرکے لوگون مین اپنی تعلیم پھیلانے لگتے تھے - یہ طریق اب بالکل مسدود ہوگیا ہے اور کوئی بات خلاف واقع تسلیم نہین کیجاتی -

کہتے ہین کہ گلیلیو نے ایک مرتبہ پڈوا کے مقام پر ایک پروفیسر کو اپنی دوربین کے ذریعے سے مشتری کے چاندون کو دکھایا تو اوسپر اوس نے کہا کہ چونکہ یہ چاند بغیر دوربین کے انسان کی آنکھون کو نہین دکھائی دیتے اس لیئے یہ کسی کام کے نہین ہین اور چونکہ وہ کسی کام کے نہین ہین تو وہ پیدا بھی نہوئے ہون گے -

عالمانہ تحقیقاتین فطرت اشیا کے دریافت کرنین ایسی عام ہوگئی ہین کہ جس سے علم ایک بے نہایت حد تک پھیل گیا ہے اور یہ ہمارے روزمرہ کے کامون مین داخل ہے انسان کی آسایش مین اور محنت کا بوجھ کم کرنے مین جو جو ترقیان ہوئی ہین ہمکو اس جگہہ اون سے کچھہ بحث منظور نہین ہے بلکہ دلون مین علم کے اثر اور جوش کے پیدا ہونے سے جو ذہنی جودت انسان کو حاصل ہوئی ہے اور علوم کے کام مین لانے سے جو آئینہ ذہن مین صیقل اور جلا ہوئی ہے اوسکا بیان کرنا ہم کو اس جگہہ مقصود ہے - یہ اوسی علم کی خاصیت کا اثر ہے کہ جس سے یہ ادراکی نتایج حاصل ہوے ہین اور ذہنی اور دماغی تربیت اور تعلیم مین اوس سے یہ رونق ہوئی ہے کہ جسکے بیان کرنیکی صرف اس جگہہ ہماری خاص توجہہ ہے یہ ایک انقلاب عظیم ہے جسکی طرف یہان ایما کرنا ضرور ہے اور یہ ایک لمحہ مین

نہین ہوا ہے بلکہ بہت پہلے زمانے مین یونانیون مین شروع ہوا تھا۔ چنانچہ ارسطاطالیس جسکا نام صدیون تک اسواسطے مشہور رہا کہ اُس نے تحقیقات کا طریق وہ اختیار کیا جو کہ علمی نہین ہے۔ ایک بڑا پیشرو گذرا ہے کہ جس نے امتحانات قواعد فطرت مین سخت علمی اور حکمتی طریق کو برتا ہے۔ غور و خوض کے بعد اوس نے نہ صرف مشاہدات فطرت مین بلکہ معاملات ملکی مین بھی بہت سی معلومات کو جمع کیا تھا لیکن یہ زمانہ نہایت ابتدائی تھا۔ اب ہمارا زمانہ اس کام کا ہے کہ طریق استقرا اور جستجو کو ترقی دیکر اوس سے نتائج حاصل کرین۔

اعتراض اور نکتہ چینیان

جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے جدید علم کا خاصہ ہے کہ بات بات پہ اعتراض پیدا ہون۔ حال کا زمانہ نکتہ چینیون کے سبب سے مشہور ہے۔ پہلے تو جب ریفارمیشن یعنی اصلاح کا زمانہ تھا سو اوسوقت مین مذہبی معاملات مین اعتراضات بڑے زور و شور سے پھیلے ہوئے تھے۔ اور اب کہانیان اور فسانے جو لوگون کے ذہنون مین جم گئے ہین اونکی بیخ بنیاد جہان بین کیجاتی ہے۔ عقائد کسی مضمون اور مسائل کی نسبت کیون نہون وہ امتحان کیئے جاتے ہین۔ اس زمانے کے طلبہ مدارس کو سمپیزانیڈ مائنڈز یعنی سنگ لگانیوالے اور کان کھودنیوالونکی فوج سمجھنا چاہیئے۔ علم ادب اور فنون مین اعتراض اور نکتہ چینی کرنا تو ایک جدا ہی کام اور علحدہ ہی پیشہ مقرر ہو گیا ہے کہ جسکے بیشمار پیشہ ور دکھائی دیتے ہین۔

ایک سوال یہان یہ اور پیدا ہوتا ہے کہ حکومت علم اور جذبات ذہن کا اعتراضات مین ایسا بیحد منہمک ہوجانا کیون نہین ایسا اثر پیدا کرتا کہ بس سے ایجادی قوت ٹھنڈی پڑجائے اور توہم اور تخیل کے پر و بال کو کاٹ دے اور اوسکا جوش علم و ادب اور فنون کی تحقیقات ہی تک فرو ہوجائے تو ہم اوسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ یہ ایسا صیغہ نہین ہے کہ جسمین برابر ترقی ہوتی رہے اور نہ کوئی اوسکے ایسے قوانین ہین کہ جیسے حقیقی علوم مین بنائے گئے ہین - ہومر اور سوفوکلس کے سے اب شعرا پیدا نہین ہوتے - آج کل اگر کے ناٹک بنانیوالے شیکسپیر کا مقابلہ نہین کرسکتے - بھلا پیناؤ تو فیدیاس اور مچل انجلو کے سے سنگ تراش کہان ہین - کونسا صباغ اور رنگ ساز ایسا ہے جو ٹیٹین رفیل اور لیوناردو دسوکا آج کل مقابلہ کرسکے - کونسے مطرب اور گویئے ہین جو زمانہ سابق کے موسیقی دانون کے مقابلے مین کھڑے ہوسکتے ہون - یون کہدینا تو آسان بات ہے اور مغالطہ دہی فطرت کا ایک قاعدہ ہے برخلاف اوسکے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جدید علوم سے جو فطرتی آثار معلوم ہوئے ہین اون سے عالم کی بیقیاس وسعت ثابت ہوتی ہے اور اون کا قدیمی دوران دیکھا گیا ہے یہ ایسے ہین جو صرف خیالی مذاق پر مبنی ہین اور اون سے خیالات کو لذت حاصل ہوتی ہے - اور یہ بھی یقین کرنا ممکن نہین کہ رفتار حکمت اور طرز علم ذہنی حرکات کی بیخ کنی کریگا - اور یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ تجربات سیمانی اور روحانی اور جو منافع دنیاوی مین نظم اور نثر کے بیانات کے واسطے بشمار مادے ہم پہونچ سکتے ہین - اور جن کے کام مین لانیکے واسطے محرکون کی کچھ کمی نہین ہے آج کل جو نسانہ (ناول) بنائے جاتے

ہین وہ اس امر کا صریحی ثبوت ہین کہ سخت علمی تحقیقاتین توہمات کو کبھی کسی حالت مین ٹھنڈا نہین کر سکتین۔

زمانہ قدیم اور زمانہ حال کی اخلاقی حالت

انسانونکی اوس اخلاقی ترقی کے جانچنے کیواسطے جو وہ کر رہے ہین۔ یا جہان تک وہ کر چکے ہین یہ ضرور ہے کہ حالات زمانہ موجودہ کا سابق کی تہذیب یافتہ لوگون سے مقابلہ کیا جائے ترقی نہ کبھی جست کرتی ہے اور نہ کبھی قلانچین مارتی ہے۔ زوال بھی آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور ترقی بھی رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ اسکے امتحان کیواسطے بنی آدم کے مختلف زمانون پر نظر ڈالنا لازم ہے۔ اگر کوئی شخص قدیم یونانی اور رومیون کے حالات پڑھے تو اوسکو اون ترقیون مین کبھی کوئی شبہہ نہین ہو سکتا کہ جو زمانہ حال کے اخلاق مین ہوئی ہین۔ جب آپ پچھلے زمانے کے حالات پر غور کرین گے تو دیکھین گے۔ کہ عبادت مین کیسے کیسے رواج جاری تھے۔ جس زمانے مین کہ ظالمانہ دستورات مثل بشری قربانیان چڑہانے کے کم بھی ہو گئے تھے اوسوقت بھی کیسے کیسے نارواعتقاد و بدخیالات کہانیون مین پائے جاتے تھے اور اون سے نوجوانون کے دلون مین کیسے بڑے بڑے بیج بوئے جاتے تھے۔ مشتری اور دوسرے معبود سیارات کی نسبت کیسے ندموم دستورات عمل مین آتے تھے اور بدوضعی اور بدچلنی پھیلانے مین وہ کیسے محرک ہوا کرتے تھے کہ جنکو دیکھکر لوگونکو اور دوسرے بدترین افعال کرنیکا بہانہ اور موقع مل جاتا تھا۔ اونمین برائیون مین سے ایک بڑائی عورتون کے ساتھہ بدسلوکی کی بھی تھی۔ آدم اگرچہ شروع زمانے مین بی بی اور

ماکی عزت کیسقدر رہوا بھی کرتی تھی - مگر خود بی بیون اور اون کے بچون کی زندگی تک شوہر کے اختیار مین ہوتی تھی - یونان کی سب سے اچھی حالت مین عورت مرد کی خدمتگار اور شہوت رانی کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی - آخر ایام سلطنت روم مین عزت اور صفائی خاندانی جاتی رہی تھی - رومیون مین دولت کی کثرت نے اعلیٰ درجے کے لوگون کو بیقیاس اور بے لگام عیش پرستی کی جانب مائل کر دیا تھا - ہر شخص بدپیٹ کا کتا تھا - عیش کی انتہا نہ تھی اور بہت سے برائم خلاف وضع فطرت انسانی پیدا ہو گئے تھے جن کے نام لینے سے بھی شرم آتی ہے اور وہ ایسے عام ہو گئے تھے کہ اون کے برا کہنے والے بھی اوسوقت اگر تھے تو بہت ہی کم تھے - بچہ کشی اور قتل دختران اون مین ایک ایسی پورانی رسم ہے کہ جسکو قانون اور دانشمندون دونون نے جائز رکھا تھا - امیر - عالم - ہنرمند - استاد اور عالم لوگ اپنے متوسلین کو غلام کر لیا کرتے تھے کہ جس سے نہ صرف ظلم بلکہ بدوضعی اور بدچلنی بھی عام طور پر پھیل گئی تھی - مالک کی مرضی کی کوئی حد اور روک ہی نہ تھی وہ جو چاہتا تھا وہی کر سکتا تھا - مار ڈالنا پیٹنا - لنگڑا لولا کرنا یہان تک کہ قتل کر دینا بھی اوسکو جائز تھا - اعلیٰ اور ادنیٰ درجے کے لوگونکی تفریح طبع کیواسطے خونی تماشے ہوا کرتے تھے جس سے وہ نہایت محظوظ ہوتے تھے - رومی سلطنت کے بڑے بڑے شہرون مین ایسے بہت سے تماشے ہوا کرتے تھے کہ جن مین انسان بیدریغ قتل کیے جاتے تھے - اور یہ تماشے ہر ایک درجے کے لوگون مین جاری تھے اور روز بروز ان رسمون مین ایسی ترقی تھی کہ گویا وہ مدرسہ بدخلقی ہو گیا تھا قصہ مختصر یہ کہ شہوت پرستی اور بیرحمی مین قدیم زمانے کے

لوگ آج کل کی تہذیب یافتہ قومون سے نہایت ہی بدتر تھے ۔

قدیم زمانے کے عیسائی مذہب کا مقابلہ حال کے عیسائی مذہب سے

اگر ہم پچھلے زمانے کے عیسائیون کی حالت اور آج کل کے عیسائیو کی حالت پر توجہ کرین تو اخلاقی کیفیت مین بہت بڑا فرق پائین گے ۔ اور دیکھین گے کہ اخلاق بہت بہتر ہو گیا ہے ۔ خیالات باطلہ اور عقائد غیر حقہ جن سے بڑے بڑے نقصانات ناگفتہ بہ ہوا کرتے تھے سب جاتے رہے ۔ مثلاً جادوگرنیون کے سحر پر لوگ یقین رکھتے تھے جن سے ہزارون لاکھون معصوم جانین ضائع ہوا کرتی تھین ۔ اس عقیدے کا مضرت آمیز اثر جن دلون مین سمایا ہوا تھا اور یا جو اوسپر عمل کرتے تھے اون سے اون لوگونکا حال کہین بیٹھکر رونے کے قابل ہے کہ جو اسکا شکار بنتے تھے ۔ مذہبی پابندی پر سزا دینا بھی گویا ایک صورت قانون کی وقعت کو صدمہ پہونچانیکی ہے لیکن بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ صورت اب چندان نہین رہی ہے یہ بدی صرف ایک ہی فرقہ مین جاری نہ تھی بلکہ قدیم زمانے کے تمام لوگ اس گناہ مین شریک تھے وہ تمام شہید کہ جو قید خانون یا تنبخون مین گھٹ گھٹ کر مرے ہین یا وہ کہ جو کھڑون مین اور میخانون پر مارے گئے ہین اگر ایک جگہہ اکھٹے کیئے جائین تو سب عورت مرد ملکر اون کی تعداد بیشمار ہوگی ۔ خودرائی اور ایک رائے پر چند کرنیکی ہنر جو پہلے جائز اور لازم خیال کیجاتی تھی ۔ اب وہی

ظلم وستم مانی جاتی ہے اور کسی طرح قابل برداشت نہین ہے اب بجاے اوس سختی اور تاریک خیالات کے اسے زنی کی نسبت ترحم آمیز انصاف اور عنایت آمیز لحاظ کیا جاتا ہے۔ ہمسایہ کی محبت اچھی سمجھی جاتی ہے۔ قوانین کی سزائین اس غرض سے ہین کہ اون سے ملک مین امن امان قائم ہو۔ سخت جرائم کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے۔ سزا وہ دیجاتی ہے کہ جسکی قانون اجازت دیتا ہے۔ شکنجے مین کسنا پرانے زمانے کے طریق ہین۔ قیدیون کو شکنجے مین کھینچنا یا ایسے مکانات مین بند کرنا کہ جو صحت کیواسطے مضر ہون یا اون کو مکروہ غذائین کھلانا یا بوسکا مارنا اس قسم کی تمام باتین ناجائز سمجھی جاتی ہین۔ اور نہ کسی شخص کو اوسکے عقیدے سے پھیرنے کیواسطے شکنجے مین کھینچنا پسند کیا جاتا ہے۔ اور نہ زبردستی کسی کی اسے بدلی جاتی ہے۔ یہ تبدلات صرف اس واسطے ہی نہین ہین کہ اس طرح سے انسان سچ کی طرف رجوع نہین ہوسکتا بلکہ اونکا انقلاب اس لیے ہے کہ اونکا استعمال ہی ناجائز ہے۔ آدمی کا دل آدمی کی تکلیف دیکھنے کو گوارا نہین کرتا۔ گو وہ کیسا ہی ادنی درجے کا آدمی ہو انسان کو بھلا نہین معلوم ہوتا ملکی لڑائیون کی کمی اور نرمی بھی اس بات کی ایک نشانی ہے کہ لوگون مین خیر خواہی انام اور رفاہ عام کی خواہش بنسبت پہلے کے اب زیادہ ہوگئی ہے زمانہ سلف کے جنگ وجدل مین قیدیونکا قتل عام ہوا کرتا تھا گرفتار ونکی تحقیقات جرم نہین کیجاتی تھی اور اون کو ویسے ہی قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور اگر جان بچتی بھی تھی تو اوسکی عوض دوامی غلامی کی مصیبت اون کے سر آپڑتی تھی۔ عیسائیون کے زمانے مین بھی ابتک بڑی خوفناک لڑائیان ہوا کی ہین۔ شہرہاے مفتوحہ

وحشی سپاہیون کے حوالے کر دیئے جاتے تھے۔ قتل اور لوٹ اور زناکاری کی کچھ روک ٹوک نہین کیجاتی تھی۔ جو لوگ کہ نہین لڑتے تھے اونکے بھی جان و مال محفوظ نہین رہتے تھے کسی لشکر کا دشمن کے ملک مین گذر جانا ہی اوسکی خرابی کی علامت ہوا کرتی تھی۔ اس طرح کے واقعات تیس سالہ جنگ۔ جرمن مین ابھی گذر چکے ہین جن کے بیان سے بدن لرزتا ہے۔ ہنگامہ جنگ و جدال تو سنکر معلوم ہے کہ کیسی ہولناک چیز ہے اس لیئے اوسکی سختی کم کرنیکے واسطے اور نیز اون لوگونکی حفاظت کے لیئے جو لڑائی مین شریک نہون بہت سے مفید کام کیئے گئے ہین۔ قیدیون کے ساتھ سختی کرنا نفرت سے دیکھا جاتا ہے فوجی افسر مریض اور زخمی لوگونکی خبرداری کرنیکو جو اون کے ہاتھ آجائین اپنا فرض خیال کرتے ہین جنگ آوری کے گھٹانیکے لیئے ہمیشہ نئی تجویزین نکالی جاتی ہین۔ صحیح اور کامل قوانین اور ضوابط قوموں کے مرتب کیئے گئے ہین۔ جنگ آزمائی کے روکنے کیواسطے پنچایتین مقرر ہوتی ہین فریقین جن مین لڑائیان ہونیکو ہوتی ہین دوستانہ بیچ بچاؤ سے راضی ہو جاتے ہین اور ہمسایہ قومین اون کے جھگڑے طے کر دیتی ہین۔

افزایش خیرات وصدقات

خیرات کی افزایش کا ایک ایسا بڑا مسئلہ ہے کہ جسکے بیان کی ہمارے ان اوراق مین گنجایش نہین۔ پہلے زمانے مین اس لفظ کو لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ یہ صحیح ہے کہ ہمیشہ کم و بیش ترحم ضعیفون اور مفلسون کے حق مین ہوتا رہا ہے اور اون کے بچانیکی کوشش ہوا کی ہے۔ یونانی اور رومیون مین بہت سی باضابطہ صورتین خیرات کی جاری

تھین سلطنت غریب اور بیمارون کو بالکل نہین بھول گئے تھے چین مین ایک زمانے سے شفاخانے بوڑھے اور لاوارث بچون کے لیئے بنے ہوئے ہین۔ لیکن (۱) یہ عیسائی مذہب کا ہی باعث ہے کہ اوس نے لوگون کے دلون مین خیرات کرنیکی بڑی رغبت دلائی اور اس لفظ کے معانی مین ایک نیا زور پھونک دیا پہلے عیسائی لوگ ایسی فیاضی کرتے تھے کہ جسکو کفار دیکھکر تعجب کرتے تھے۔ زمانہ وسطی مین خیرات بہت بڑھکر تھی البتہ اوسکا طریق مناسب اور منصفانہ نہ تھا۔ آج کل کا زمانہ خیرات کے بارے مین خواہ مخواہ ہو یا سرکاری طور پر بڑا ممتاز ہے۔ ہر درجے کے بیکس اور لاچارونکی امداد کیجاتی ہے دارالشفا جاری ہین جسمین پاگل اندھے گونگے بہرے رہتے ہین وہان اونکا علاج معالجہ ہوتا ہے یہ ایک ایسی نشانی ہے جس سے لوگونکی عام ہون یا خاص خانگی اشخاص ہون یا سرکاری ان سب کے لیئے سخاوت و فیاضی ہر ایک ظاہر ہوتی ہے اگر اخلاقی ترقی ایسی ایماندارانہ اور تراحم عام لوگون کے خیالات مین بھی پیدا کر دے تو اوسپر کوئی تعجب نہین ہو سکتا اس قسم کی ترقی مین اوس تراحمانہ برتاؤ کا بھی ذکر کرنا ضرور ہے کہ جو جانورون کے ساتھ کیا جاتا ہے اونکی آسایش و آرام کے لیئے ایسے قوانین بنائے گئے ہین کہ جن کی رو سے اون پر کوئی کسی طرح کا ظلم یا زبردستی نہین کر سکتا۔ چنانچہ ہانکنے والے اگر گھوڑے پر حد سے زیادہ بوجھ لادین تو راستون مین روک لیے جاتے ہین اور زبردستی بوجھ کم

(۱) بیان مذکورہ بالا مین جو اخلاقی خوبیان بیان کیگئی ہین وہ عیسوی مذہب کی خوبی ظاہر کی گئی ہے حالانکہ مذہب عیسوی کی خوبی کا نتیجہ وہ نہین ہو سکتین ہان یہ ممکن ہے کہ اون کو حال کے زمانے کی انتظامی لیاقتون کا نتیجہ کہین۔ من المترجم۔

کرایا جاتا ہے تماشون مین کتون پر کسی طرح بلا ضروری ایذا دینا ممنوع ہے۔ اگر کوئی خلاف منشا قانون کرتا بھی ہے تو اوسکو جرمانے کی سزا دیجاتی ہے۔

تدبیرات امن وامان کی قوعیت

ملک کے عام حالات پر غور کرنے سے تدابیر حفظ امن کی خوبی معلوم ہوتی ہے۔ پہلے لڑائی ہی کا بڑا دستور تھا۔ عزت وامتیاز حاصل کرنیکا وہ ایک بڑا ذریعہ سمجھی جاتی تھی اب ہزار زندگی کی ضرورتین خود عزت کے اوس رتبے کو پہونچ گئی ہین کہ اور دوسرے اغراض واحتیاجات ہی کی بدولت حاصل ہوتے ہین فوجی خوبیان اور کمال دوسرے خطابون سے کوسون پیچھے ہین لیجاسکتے ہین لوگ اونکی اب بہت ستایش نہین کرتے جسمانی دلاوری اور سپاہیانہ جرات کی اب پہلی سی قدر نہین رہی۔ یہ اخلاقی تبدل کا نتیجہ ہے کہ جس سے خونریزی اور انتقام سے نفرت ہوگئی ہے۔ ڈوئل یعنی ایک کے ساتھ ایک کے کھڑے ہوکر لڑنے اور مرجانیکا رواج جو نہ صرف قدیم زمانے مین بلکہ ابتک بھی عیسائی ممالک مین جاری تھا معدوم ہوتا جاتا ہے سلطنت متحدہ کی فوجون اور نیز بعض اور ممالک مین اوس کی ممانعت ہوگئی ہے۔ ڈیوک آف ولنگٹن اور لارڈ ونچلسیا نے پولیٹکل نا اتفاقی کی وجہ سے بیشک ڈوئل کیا تھا مگر اب اگر مسٹر گلیڈ اسٹون اور اوسکے معاصرین ایسا کرنا چاہین تو نہین کرسکتے غالب ایسا اب کبھی نہوگا کہ جس شخص نے ڈوئل مین اپنے مخالف کو قتل کیا ہو وہ سلطنت متحدہ کا پریزیڈنٹ مقرر ہوسکے برخلاف اس عمل کے اخلاقی خیالات صدی گذشتہ سے بڑی مضبوطی سے دلون مین جگہ پکڑتے جاتے ہین۔

بہبودی کافتہ الناس کی خواہش

تمام خلقت کی ترقی کے واسطے جو دلون مین جوش وخروش پیدا ہوا ہے وہ خالص اخلاقی جوش کی بڑی زبردست علامت ہے۔ اس تبدیلی کی مثال اون تجاویز سے معلوم ہوتی ہے جو تمام مہذب ممالک مین تعلیم عامہ کافتہ الناس کے لیئے ہو رہی ہین یہ مسلمہ لوگون نے تسلیم کر لیا ہے کہ تمام دنیا کے لوگون کو تعلیم دیجائے اور ابتدائی تعلیم تو ضروری اور لابدی ہے مدارس مین طلبہ کی حاضری ایک حد تک لازم کر دی گئی ہے۔ اسمقصد سے جب کچھ تو حکومت کی حفاظت اور بہبودی سے جو بہالت کے پھیلنے سے برباد ہوجایا کرتی ہے اور کچھ انسانیت کا مقتضا ہے۔ لڑکون پر اسمین ترحم ہے یہ طریق ظالمانہ اور مذہب عیسوی کے خلاف سمجھا جاتا ہے کہ بچون کو دماغی تاریکی مین چھوڑ دیا جائے روز بروز ملکی ہمدردیون اور انسانون کے دلی جوش اسپر مجبور کرتے ہین کہ کسی خاص فرقہ کو نظر عنایت سے نہ دیکھا جائے بلکہ عنایت عام ہونا چاہیئے۔

زمانہ حال کی تہذیب آمیز محنت ومزدوری

آجکل کی تہذیب مصنوعات ہے اور پچھلے زمانے کی تہذیب سے آجکل کی تہذیب مین جو فرق ہے فلاحت تو اب بھی سب چیزونکی بنیاد ہے اور یقیناً ہمیشہ زراعت کا پیشہ اسی درجے پر رہیگا۔ لیکن دستکاری وصنعت نے زمانہ حال مین لوگون کی حالت مین بڑا فرق کر دیا ہے۔ جب سے کہ یورپ کے شہرون مین آزادی ہوئی ہے صنعت کی مزدوری تجارت کے ساتھ روز بروز بڑھتی جاتی ہے اس سے محنت کو وہ عزت حاصل ہوئی ہے

جو اس سے پہلے کبھی نہین ہوئی تھی۔ قدیم زمانے مین غلامی نے محنت کو ذلیل کر رکھا تھا کیونکہ اوس زمانے مین غلام ہی محنت مزدوری کیا کرتے تھے چنانچہ سسرو بھی اسکی وجہ یہی بیان کرتا ہے۔ ہان البتہ وہ اوس عمدہ صناعی کو اس سے مستثنی کرتا ہے جسکی غرض صرف روپیہ پیدا کرنے سے نہین تھی۔ وہ کہتا ہے کہ ہاتھ کا کام جو سنگ تراش اور نقاش کرتے تھے ذلیل نہ سمجھا جاتا تھا۔ تدریس و تعلیم اور تجارت جسکے بڑے کارخانے ہوتے تھے سسرو اون کو برا نہین کہتا معمولی تجارت ایک کمینہ کام سمجھی جاتی تھی آج کل کی صناعی کے کام مین چونکہ بہت کچھ ہنرمندی درکار ہوتی ہے اس وجہ سے محنتی لوگون کی ایک درجہ تک تعظیم ہو گئی ہے اور چونکہ ایسے محنتی گروہ سے اکثر عمدہ عمدہ کاریگر اور نیز موجد پیدا ہو جاتے ہین اس سے اور بھی اسکی وقعت ہے اور یہی اسکی ابتدائی تحریکین ہین

پولیٹکل ایکانمی اور ملکی کفایت شعاری

ہمارے اس مصنوعاتی زمانے نے علم اصول عامہ کفایت شعاری کی بنیاد ڈالی ہے جس سے نئے تمدنی جوش پیدا ہوئے ہین اوس نے قومون مین صلح کا بیج بویا ہے۔ اوس نے سکھایا ہے کہ دانشمند خود غرض اپنے ہمسایہ کو غریب محتاج ہونے دیگا۔ اوس نے بتایا ہے کہ ایک قوم کی سرسبزی عام خلق اللہ کے واسطے مفید ہے۔ لڑائی کو اوس نے ذلیل سمجھا ہے اور جو بیشمار لوگ صنعت اور تجارت کو چھوڑ کر اسمین لگ جاتے ہین اسکو برا کہا ہے علم اصول کفایت شعاری سے ایک نیا خیال تمدنی ترقی کا پیدا ہوا ہے جسکے

بڑے بڑے وجوہات اور اسباب یہ ہین - دولت ذہنی اور تمدنی ترقی کیواسطے ضروری اور لابدی آلہ ہے - جو لوگ کہ صرف سوکھی روٹی پر قناعت کر سکتے ہین وہ صرف ضروری کپڑے اپنا پیٹ بھر سکتے ہین جب اونکا پیٹ بھرے گا اوسوقت اونکی قناعت رخصت ہوگی - اور حرص پیدا ہوگی نئی نئی خواہشین دلون مین جوش مارینگی اور زیادہ محنت کی ترغیب و تحریص دلون مین پیدا ہوگی - دولت اس طرح ہاتھ آنے لگی - پھر تو زبان کا مزہ اور دل کا شوق بدل جائیگا اس سے بہتر کی خواہش اور علم کی پیاس معلوم ہوگی - اور اس طرح سے قوائے مخفیہ حسیہ و عقلیہ کی ترقی کہ جو دولت و ذہنیت اور انواع و اقسام کی محنت سے حاصل ہوتی ہے نوع مین مہذب کی برکات اپنا جلوہ دکھائین گی - جسوقت ایسی حالت انسان کو حاصل ہو تب تو اوسوقت راست رسانی کے سبب سے آزادی اور اخلاق کی نہایت درجہ بہتری کیحالت ہے اس زمانے مین غلامی کی لعنت کے سبب سے اوسکا خاتمہ ہوگیا ہے جنگ کم نہین ہوتی ہے کیونکہ اس حماقت مین خرچ ہی ہوتا ہے محنت مزدوری کی ضرورتین نشو و نما کرتی ہین اور قانون کی اطاعت سنجیدگی اور استقلال کو پیدا کرتی ہین بالآخر منفعت کا خیال ہر جہان سے بچاتا ہے اور اوس سے بہت اچھی تمدنی حالت خاص پکتی ہے

کہتے ہین کہ ہمدردی زوال پر ہے

مراقم نے جسنے انسانی ترقی کے نئے خیال کا خاکہ اوتارا ہے بہت کچھ فوائد اصول سودمندی (یوٹیلیٹرنیزم) پر بھی غور کیا ہے اور سوچا ہے کہ کس طرح سے تعصب کی جڑ اجیون کی اصلاح ہوتی ہے اور جو قوائے حسی و عقلی ترک دنیا کے سبب سے بیکار

ہوگئے ہین وہ کیونکر بر سرکار آسکتے ہین اور سادگی کے ساتھ زندگانی بسر کرنیکے اصول کیا کیا ہین تو ان تمام امورات سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کا میلان عام جوانعال اور خیالات خلائق سے بخوبی ظاہر ہے ہمدردی خلائق کیواسطے مفید نہین اس فیصلہ پر ہمکو برک صاحب کا مشہور مرثیہ یاد آتا ہے جسمین وہ کہتے ہین کہ جوانمردی کا زمانہ جاتا رہا جو سڑے دغاباز عالم اور کفایت شعار ہنرمند ہین کہ جو اوٹھ کھڑے ہوتے ہین اور یورپ کا جاہ وجلال جیتیکہ رخصت ہوگیا ہے" اگر کفایت شعاری کی نسبت جو کچھ اونکا خیال ہے اوس سے اونکا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ اونکی تحریکات اور خیالات ضرورت سے زیادہ ہین اون کو فرو کیا جائے تو ہم اونکی رائے سے متفق ہوجاتے ہین لیکن اوس سے پہلے ہمکو یہ ضرور دیکھنا چاہیئے کہ جو کچھ اونہون نے کہا ہے وہ اعتراضات فی الواقع ہیں بھی یا صرف بہتان ہے اور جو خیالات اصول سودمندی اس محنتی زمانے کے ہین اور عاقبت اندیشی جنپر وہ مشتمل ہین ترقی اخلاق بنی آدم کیواسطے امداد نہ کرین گے اور کیسی امداد کہ جس سے جن نقصانات کا اندیشہ ہے وہ ہرگز نہون۔

حاتمانہ ہمت دنیا سے نابود نہین ہوئی

یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر حاتمانہ ہمت دنیا سے جاتی رہے جو چیز کہ شریفانہ اور بے غرضانہ ہمدردی کے چشمے کو خشک کرنیکا میلان کرتی ہے وہ آخرکار ضرور اپنی مذمت ظاہر کریگی۔ اگر آج کل کے محنتی اور دنیوی کے کاروبار اصول حاتمیت کو منظور کرین اور جوانمردی دنیا سے جاتی رہے تو جو فوائد کہ اصول دولت اور افزایش دانش

سے حاصل ہوئے ہین گویا اونکی قیمت ہم نے حد سے زیادہ دی ہے - ہیروا ک فسانے
اور جوانمردانہ واقعات تاریخ کے صفحات کی زیب و زینت ہین تاریخی بیانات مین اون سے
بڑھکر اور کوئی بات ایسی بہت کم ہے کہ جسمین اون سے زیادہ دلچسپی ہو - صرف نکو ئی اور
نصیر رسانی کی غرض سے جو جو اتین کی گئی ہین اونکا سننا اور پڑھنا جوانونکے خیالات مین
ایک اشتعا لک پیدا کرتا ہے - انسان کے وحشیانہ قتل و خون اور بدمستی کے جنون مین
اگر سپاہیانہ جاہ و جلال تصور کیا جائے تو ایک غلطی کی بات نہیں - جہان خوف جاتا رہتا ہے
وہان لڑائی کی ترغیب ہوا کرتی ہے اور اوس سے جسم و جان دونون کو نقصان پہنچتا ہے اور
یہی گویا سب سے بڑے سپاہیانہ تلفا ز کے حصول کا وجب ہوتا ہے اگر سپاہیانہ ہمت جاتی رہے
تو یہ سوال ہو سکتا ہے کہ وہ جوش حسین حاتمیت اور جوانمردی کی جو آتی ہے بالکل زائل
ہو جائیگا - یا یہ کہ دلیری استقلال جان نثاری کے اظہار کا کوئی اور موقع بھی رہے گا
اوسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ من کا زمانہ جنگ و جدال سے کہین زیادہ دانیسے موقعے
دیتا رہتا ہے کہ جو خلق اللہ کی راحت رسانی مین دلیری استقلال اور جان نثاری کے جوش
کو ظاہر کر سکتے ہین - گریس ڈارلنگ کی ایک کہانی مشہور ہے کہ جب اوس نے لانگ
اسٹون کے منارہ سے دیکھا کہ طوفان مین پھنسکر ایک جہاز غرقاب ہو گیا ہے اور اوسمین
لوگ اوسکے پہاڑی چٹانون پر سمندر مین ابھی موجود ہین مگر طوفان زور شور پر ہے اور اونکو
ڈبونا چاہتا ہے تو بار جود اسکے کہ اوس کے دوستون نے اوسکو بہت منع کیا مگر اوس نے اپنی
کشتی سمندر مین ڈالدی - اس بات کو سنکر وہ ہی تعجب ہوتا ہے کہ جسقدر اوس اور

یونانی بہادروں کے مقام لڑائی کی معرکہ آرائیان سننے سے دل پر اثر پڑتا ہے جب دانی یا کوئی طبیب اوس بیمار کا علاج معالجہ کرے جسپر کسی مرض وبائی اور متعدی نے اثر کیا ہے تو اوسکا کام کیا کچھہ اوس سپاہی سے کم ہے جو لڑائی مین اپنی جان ہاتھون پر لیکر گیا ہے مصلحین جو اپنی راست بازی کے شوق کے سبب تیر ملامت اور بدزبانی کا نشانہ بنتے ہین کیا اون سے جوانمردی اور ناموری مین کم ہین جو لڑائی مین جاکر فولادی ہتیارون سے شہید ہوتے ہین کیا کسی وزیر کا سر ابرٹ پیل کی طرح ایمانداری اور راستبازی کے سبب سے اپنے فریق سے جدا ہوجانا اور طعنہ وتشنیع کے تیر وسنکا بدن بننا ہردی کی آگ کو اوس سے کم مشتعل کرنا ہے جو ولنگٹن نے واٹرلو مین لگائی تھی جو شخص تاریخ ایجادات مفیدہ کو پڑھے تو اوسکو بہت سے ایسے حالات معلوم ہونگے کہ جسمین مدتون تک لوگون نے استقلال اور صبر کے ساتھ مخالفتین کی ہین اور بڑی بڑی سختی مصیبتین اور دکھ سہکر تکالیف اوٹھائی ہین اگر تم تذکرۃ المشاہیر پر آجکل کی کتابون مین بہت چھپے ہین اور جسمین اون لوگون کے حالات درج ہین کہ جنہون نے فوج مین کبھی کام کیا ہے اور جنکی سوانح عمری دیکھنے سے بہت ہوتی ہے دیکھو تو اوس سے تمکو معلوم ہوجائیگا کہ جوانمردی اور واقعیت زمانہ سابق مین ہی تھی بلکہ اب بھی موجود ہے بہت سی باتین ہوکتابون مین درج نہین ہوئین اور روزمرہ کی زندگی مین ہمکو نظر پڑتی ہین اون مین سے بعض ایسی ہوتی ہین کہ جن سے پچھلے زمانے کے فسانے یاد آجاتے ہین اس لیے کچھہ اندیشہ نہین ہوسکتا کہ اگر جنگ وجدال دنیا سے موقوف ہوجائے تو اظہار ہمدردی اور جوانمردی کا

موقع مفقود ہو جاویگا۔ اگر ایسا تسلیم کیا جائے کہ فطرت انسانی بجز فوجی دلاوری کے اور کسی کام مین جوش نہین دکھا سکتی تو گویا اوسکو اپنی اصلیت سے جسقدر کہ وہ فی الواقع ہے کم ماننا ہوگا اور یہ صریحاً باطل ہے۔

حرص حسن جہز منفعت

تاہم ہمکو اوس حال سے آنکھین بند نہ کرنا چاہیئے کہ حصول منفعت کی حرص ہمارا شوق اور ہمارا دستور ہو گیا ہے۔ تجارتی حسد و رشک ہتھیار و فوج کی لڑائی سے کم نہین ہے۔ زبردست کے سامنے کمزور کی کچھ حقیقت نہین خود غرضی کی تحریک امورات دنیوی کے لیے سب سے بڑی مقنن سمجھی جاتی ہے۔ سرکاری دست اندازی ہر روز کم ہوتی جاتی ہے اور رفاہ عام کا مہان مین مضر خیال کی جاتی ہے۔ اقوام کے باہم اس خوف سے صلح رہتی ہے کہ مبادا جنگ سے منافع کے فوائد مین کمی پڑ جائے محبت سیم و زر ہمیشہ سے موجب ضرر اور اصل خرابی تصور کیجاتی ہے نہ صرف اصل خرابی بلکہ انجیل کی ایک آیت مین لکھا ہے کہ اوسکے سوا اور کوئی چیز اخلاقی خرابی کے لیے پیدا ہی نہین ہوئی ہے مگر سیم و زر کی محبت لوگون کے دلون مین آج کل ایسی رچی ہوئی ہے کہ پہلے زمانے کے لوگون کے دلون مین اوسکی عشر عشیر بھی نہین ہوگی۔ روپیہ سے صرف وہ ہی بیشمار آسایشین میسر نہین ہوتین جو آج کل کی شائستگی کے زمانے مین موجود ہین بلکہ وہ چیزین بھی ملتی ہین کہ جنکی پہلے ہستی ہی نہ تھی وہ فی زمانہ تمدنی ترقی کا گویا ایک بندرگاہ بنگیا ہے حسن معاشرت کے خیالات کی ترقی کے آگے موروثی خاندانیت کا فخر کسی شمار

مین نہین سمجھا جاتا اون ملکونمین ہی کہ جہان ابھی تک امارت کا سلسلہ چلا جاتا ہے اگر کوئی شخص بہت سی دولت جمع کر چکا ہو تو اسکے واسطے تمدنی ترقی کا دروازہ بند نہین ہے وہ وہان عزت و آبرو مین اوس کے مساوی تصور کیا جاتا ہے کہ جسکو دوسرے خطابات سے عزت و تفاخر حاصل ہو چکا ہو بڑے بڑے حوصلہ مند جو صرف حصول زر کیواسطے ہمت کرتے ہین وہ وہ عزت پاتے ہین کہ جو پہلے کسی زمانے مین صرف اونہین سپہ سالارون کو ملا کرتی تھی کہ جو اپنے ہم چشمون اور ہم پیشون سے بڑھکر ملکی فتوحات کے ذریعے سے اپنی ناموری پیدا کیا کرتے تھے مقننین اور حکام عدالت پر انکا رعب داب ہوتا ہے۔ لوگ اونکی سلامی اتارتے ہین ملکی عہدے اونکو میسر ہوتے ہین اور اخبارات مین اونکی تعریفین چھپتی ہین کہ جن سے اون کو شہرت عام اور بقاے دوام کی عزت حاصل ہوتی ہے۔

طمع کا آلہ دغابازی

حرص حصول منفعت سے دغابازی پیدا ہوتی ہے جب انسان پر حرص غالب ہوتی ہے تو ایسی حالت مین وہ اپنی غرض دو طرح پر پوری کیا کرتا ہے۔ ایک تو زور سے اور دوسرے دغابازی سے۔ یہ ایسے اوزار ہین جو قدرت نے جانورون کو بھی دیے ہین جو مضبوط اور دلاور ہین وہ روز روشن مین لڑتے ہین۔ شیر اپنا شکار کھلے میدان مین آکر پکڑتا ہے داؤن پیچ چالاکی فریب یہ کمزور جانورونکا طریق ہے۔ انہین مکاریون سے وہ اپنا پیچھا کرنیوالون سے بچ نکلتے ہین اور اون کے حملون کو روک دیتے ہین کمین گاہون سے نکل کر چپکے چپکے اپنے شکار تک جاکر اون کو دبوچ بیٹھتے ہین انسان بیری اور سنسان راتون

ہین آدمیون اور زمانون سے بھاگ جاتے ہین آدمی جو اپنے بنی نوع کا شکار کرنا چاہتے ہین وہ بھی اسی قسم کا مکر و فریب کیا کرتے ہین - کوئی زمانہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسمین حیلہ و دغابازی مکاری اپنا اثر دکھاتی جاتی ہین چنانچہ جب کبھی ایسی چالاکی اور فطرت سے کسی کو کوئی مال ہاتھ لگ جاتا ہے کہ جس سے وہ جہلیخانے جاتا جاتا بچ گیا ہو تو اوس کی ناموری ہوتی ہے - جو بسوتر تدبیری سے تجارت مین حاسدانہ وسعت اندازی کرتا ہے اگر کم مایہ ہے تو خراب ہو جاتا ہے مگر جو مضبوط ہوتے ہین وہ بارہا بچ بھی رہتے ہین مضبوط یعنی چالاک اور عیار جو اپنے مطلب سے ہی فقط مطلب رکھتے ہین وہ جیسا وقت دیکھتے ہین ویسا ہی گرگذرتے ہین -

تمدنی واویلا

تمدنی انحطار کہ جو تمام اقوام مین نارضامندی کی علامتین پھیلا رہا ہے اوسکو کسی طرح فروگذاشت نہ کرنا چاہیئے ان علامتونمین سے بعض تو ایسی ہین کہ جن سے خونریز ہنگامون کے برپا ہونیکا خوف ہے ایسے بہت کم لوگ ہونگے کہ جن کے صندوقون مین روپیہ جمع ہوتا ہوگا عام ناراضی اور شکایت تو اس بات کی پھیل رہی ہے کہ مزدوردن کو اون کے حق کے بموجب مزدوری نہین ملتی اس لیئے مزدور تو باہم اتفاق کرکے اس ظلم کو رفع کرنا اور اپنی مزدوری کا نرخ زیادہ کرنا چاہتے ہین اور کارخانے والے اپنی جداسازشین کرکے مزدورونکی سازشون کو شکست دینے کی کوشش کرتے ہین جسکی وجہ سے تمدنی رشک و حسد اس درجہ پھیل رہا ہے کہ کچھ تعجب نہین اگر یہی اور زیادہ بڑھکر ہنگامہ فساد کا باعث ہو جائے

الغرض یہ قباحتین ہین کہ جن سے حقوق مال و دولت بڑے خطرے مین ہین اور جماعتون مین باہم ضد و نفسانیت پڑی ہوئی ہے۔ افسوس! جن دلون مین عام فیاضی ہونا چاہیئے تھی وہ خود ہی اپنے تحصیل منافع کی غرض سے بیچین ہو رہے ہین اور حصول منفعت کے شوق مین سرشار ہین۔

حال کی دریادلی اور سخاوت

"تمدنی دنیا کی سرخی سے جو مضمون ہم نے اوپر بیان کیا ہے وہ گویا ہمارے پورے بیان کی تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔ عزیز ناظرین اوسکے دوسرے رخ کو دیکھنے کی غرض سے مفصلہ ذیل بیان کو غور سے ملاحظہ فرمائین۔ اگرچہ خاص خاص لوگون مین کثرت سے دولت جمع بھی ہوگئی ہے تو ایسی ہی اون کے دلون مین فیاضی اور خیرخیشی بھی موجود ہے ایک تاجر مثل ہمیادی کے تھوڑے سے سرمایہ سے تجارت شروع کرتا ہے اور بڑی دولت پاتا ہے وہ اوسکو صرف اپنی عیش پرستی ہی کے کامون مین صرف نہین کرتا اور خاندان کے واسطے خطاب اور دولت جمع نہین رکھتا بلکہ وہ کتب خانون مین چندہ دیتا ہے مخیاج خانے بنواتا ہے اور تعلیم کیواسطے مدارس قائم کرتا ہے اوسکی دولت آب شیرین کے چشمے کیطرح ہے کہ جب پانی اوسمین جمع ہوجاتا ہے تو اپنے اپنے مناسب مقامات کو بہ جاتا ہے اور جہان ضرورت ہوتی ہے وہان کام دیتا ہے۔ یہ لوگ بڑی بڑی فیاضیون کی ایک ادنی مثال ہے جو اکثر لوگ کیا کرتے ہین اور یہ مثالین تھوڑی نہین ہین روز بروز اونکی تعداد بڑھتی جاتی ہے دولتمند لوگ جانتے ہین کہ دولت صرف کرنیکے واسطے کوئی اس سے بڑھ کر

عمدہ موقع نہین کہ اوسکو لوگون کے جسمانی دماغی اخلاقی طاقتون اور پختگی کیواسطے اوسکو کام مین لایا جائے کارخانے والے جانتے ہین کہ اون کے فرائض اور فوائد باہم ایک دوسرے کے ساتھہ ساتھہ ہین اگر وہ اپنے فرض کو پورا کرین گے تو اون کو فائدہ ہوگا اور اگر وہ فائدہ چاہتے ہین تو اون کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے اور سوائے اسکے اونپر اور مزدورون پر روشن ہے کہ دونون فریق کو ایماندارنی سے رہنا چاہیئے - علاوہ بین تمدنی تغیرات مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مزدوری کرنیوالے اکثر کارخانے دار بھی بن جایا کرتے ہین -

بے ایمانی کی نگرانی کے پرانے قانون

مسٹر فراوڈ نے اپنی تاریخ انگلستان مین عہد حکومت ہنری ہشتم کی ایک تصویر اتاری ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین پارلیمنٹ کی طرف سے حریص اور لالچی تاجرون پر ملامت ہوا کرتی تھی اگر وہ اپنے منفعت پر بہ نسبت ملک کے لوگون کے زیادہ لحاظ کرتے تھے تو اون پر الزام لگایا جاتا تھا ہر شہر مین عہدہ دار یہ دیکھنے کیواسطے مقرر تھے کہ عام لوگ جو سودا بازار سے خریدتے ہین وہ درحقیقت وہ ہی چیز ہوتی ہے جو وہ لینا چاہتے ہین یا کچھہ دھوکا ہوتا ہے کپڑا جو فروخت ہوتا ہے اوسکی بناوٹ اوسکا وزن ٹھیک ہے یا نہین چمڑا عمدہ ہے اور اوسکو اچھی دباغت دی گئی ہے یا نہین - شراب خالص ہے پیمانو نکا وزن درست ہے آٹے مین کچھہ آمیزش تو نہین غرض کہ ہر ایک عام شخص اور ایماندار شخص کے باہمی معاملات پر سرکار عور کرتی تھی اجارہ دار جو شراب کو گرانی کے وقت فروخت کرنیکے واسطے رکھہ چھوڑتے تھے مجرم سمجھے جاتے تھے مورخ نے گورنمنٹ

کی اس قسم کی دست اندازی کو ناجائز اور ناقابل برداشت خیال کرکے یہ آرزو ظاہر کی ہے کہ وہ وقت کب آئیگا کہ جب قوم کے لوگ فوج کی صفین بنکر ان ناانصافیون کے رفع کرنیکے واسطے کھڑے ہون گے - ہان البتہ بعض باتین اون قوانین مین اس اعتبار سے بہت اچھی بھی معلوم ہوتی ہین کہ اوسوقت جو جو بیان تہین اونکے انسداد کے لیئے وہ آئین جاری کیئے گئے تہے - مگر جب ہم انگلستان کے اوس زمانے کو اس نظر سے دیکھتے ہین کہ اوس نے تجارت کے بارے مین کیسے ظالمانہ قانون بنائے تہے اور کیسی کیسی خود غرضانہ حفاظتین کیجاتی تہین اور کیسا اجیر کیا جاتا تہا تو ہمکو بھی اب اونکے آئین کے مقابلے مین اوسوقت کے آئین کو بہت برا ماننا پڑتا ہے -

لارڈ میکالی اور تمدنی ترقی

زمانہ سابق کے حسن اخلاق کی ستایش بحیثیت عام صرف ایک خیالی بات ہے معصومیت کے زمانے کے خواب ہمیشہ نظر آیا کرتے ہین اور یہ کہنا کہ پہلا زمانہ ایسا تہا بڑا دلچسپ تصور ہے اور اوسکو ایک توہمی دنیا تسلیم کرکے اس بات کو بھول گئے ہین کہ وہ زمانہ بہت ہی زشت و زبون اور حال کے زمانے سے نہایت ہی خراب تہا جو دور ہے اوسکی بھلائی بہت بڑی نظر آتی ہے - آخر سترہوین صدی کی حالت انگریزی اور تاریخ کے ایک مورخ میکالی نے بغیر روغنی تصویر مین بیان کی ہے وہ کہتا ہے کہ دیہاتی پادریون کے پاس کتابین بہت تہوڑی ہوتی تہین امیرون کے گہر جیسی طرح آراستہ نہوتے تہے انگریزی عورتون کی تعلیم بڑی خراب تہی یہان تک کہ اعلیٰ درجے مین

بھی تعلیم نہ تھی علم ادب نہایت مکروہ اور ذلت کی حالت مین تھا جبتک بہت سے آدمی جمع نہوتے تھے تب تک وہ کہین کا سفر نہ کرسکتے تھے - اگر کرتے تو لوٹے جاتے تھے
[illegible] باتون مین انگلستان اپنی پچھلی حالت سے گر گیا تھا - مگر وہ ہی مورخ کہتا ہے
کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ انگلستان والونکا مزاج جب پختہ ہوجاتا ہے تو نرم اور
[illegible] ہوجاتا ہے اور اس سبب سے زمانہ دراز کے بعد ہم صرف عقلمند ہی نہین ہوئے ہین
بلکہ مہربان اور حلیم بھی ہوگئے ہین - ایک آدمی اس سبب سے قتل کیا گیا کہ اوس نے جوا بدی
سے انکار کیا ایک عورت اس لیے جلادی گئی کہ اوسنے سکہ بنایا تھا مگر ان باتون پر کسی نے
اتنا ہنس نہ کہا یا کہ جیسے گھوڑے کے کہروئچا لگ جانے پر یا بیل کے زیادہ بوجھ لادنے
پر لوگ رحم کہاتے ہین جیلخانہ دنیا مین دوزخ سے کم نہ تھی جن کو تعلیم جرائم کے مدارس
کہنا چاہیے جہان بجاے شفا کے امراض جسمانی کا گھر تھا - لیکن باوجود ان سب خرابیون کے
لوگون کو اصلاح کی کچھ پروا نہ تھی صحراے عرب مین مسافرون کو جس طرح دہوکا ہوتا
ہے اسی طرح اونکو دہوکا ہوتا ہے جو پہلے زمانے کو اچھا کہا کرتے ہین - عرب مین قافلہ
جہان پڑا ہوتا ہے وہان کی زمین خشک اور صاف با امن دکھائی دیتی ہے مگر آگے
اوسی جگہ شیرین پانی کی سراب نظر آتی ہین - اسی طرح سے جو قومین وحشیانہ اور مفلسی کی حالت
سے دولتمندی اور تہذیب کے اعلی درجے کو پہونچ گئی ہین اونکا ایسا حال ہے اور
ایسی کچھ عادت پڑگئی ہے کہ اوس زمانے کو معصومی اور خوشحالی کا زمانہ کہتے ہین جبکہ
امرا کے گھرون تک مین بھی وہ آسایشین نہ تھین جن کے نہونے کی ایک قلی کو بھی

برداشت نہیں۔ اور لوگ بہوک سے ہمارے شہر کی گلیون مین اس سے بھی زیادہ مرجایا کرتے تھے جتنے کہ اب ساحل گنی پر جاکر جان بحق ہوتے ہین۔

میلان جسمانیت رخصت روحانیت

آج کل کی تہذیب کو اکثر جسمانی تہذیب کہتے ہین یہ لقب نامناسب تو نہین ہے کیونکہ لوگ خواص اشیاء کے دریافت اور اون کو تابع کرنیکی طرف نہایت ہی ذوق وشوق سے راغب ہین۔ وہ اونکے زور کو دریافت کرتے ہین اور آدمی کے کام مین لانیکی حکمتین نکالتے ہین۔ زمین اور اوسکے زورون کو تابو مین لائے اور اس طرح سے قدرتی اشیاء کے مالک ہونے مین آج کل لوگونکا وقت اور روپیہ بہت کچھ صرف کیا جاتا ہے۔ ہماری تہذیب یہ ایسی بات کی کوشش ہے کہ جس سے انسان کی بزرگی فطرت کے مقابلے مین ثابت ہوتی ہے اوسکو ایسا ذہن ملا ہے کہ جس سے وہ سب پر حاوی ہوتا ہے۔ اوسکی ایسی سمجھ ہے کہ ایجادین کرتا ہے۔ اوسکی منشاء دلی ہے کہ وہ اون زورون پر حکمرانی کرے کہ جو صرف طاقت کے لحاظ سے اوسکی طاقت سے کہین بڑھکر ہین اس سے بڑھکر اور کون سی بات انسان کی عظمت کو ثابت کرسکتی ہے اس واقفیت سے اور کونسی بات چیز تھی جو اوس کو دیے جانے کے لائق ہوتی تاہم یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ اس کے برخلاف میلان شاید اس کے دل پر چند روزہ حکومت کرے کیونکہ جب وہ مادیات اور قانون فطرت کا ہمیشہ مطالعہ کرنے لگے گا تو وہ یہ سمجھے گا کہ وہ بھی انہین مین سے ایک ٹکڑا ہے۔ اور جب آثار دنیوی جیسے سب چیزون پر زور کرتے ہین ویسے ہی اوپر

زور کرین گے تو وہ اپنے آپ کو ان قواعد کا غلام جانیگا پس جسمانیت یہی خیال ہے جو ایسے درس و تدریس سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ انسان فطرت کو قابو مین لانے سے فخر کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اون کو بڑی فتح حاصل ہوئی۔ مگر درحقیقت وہ اوس کے غلام بن جاتے ہین اور دنیاوی ضروریات اور زندگی کے مکروہات مین مبتلا ہوجاتے ہین مگر ان سب باتون کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے خیال جلد یا دیر مین پلٹا کہاتے ہین۔ اور مخالفت اوٹھہ کھڑی ہوتی ہے۔ اور فطرت انسانی کے بو بڑے بڑے اصول ہین وہ اپنا جلوہ دکھانے لگتے ہین اور فلسفہ روحانی اس خیال کو اپنی حد سے باہر نہین جانے دیتا سوائے اسکے جسمانی ترقی مین ذہنی تعلیم کی بہت سی باتین ہین مثلاً تقسیم محنت ایک ایسا ذریعہ ہے کہ انسان اپنی لیاقت اور دانشمندی کے مناسب جو پیشہ مناسب ہو اوسکو اختیار کرسکتا ہے غرض کہ کچھ بھی ہماری تہذیب کی برائی مین کہا جائے جو بڑی بات ہے اوس سے انکار نہین ہوسکتا کہ ہر شخص نے اپنی مناسب جگہہ حاصل کی ہے لوگ ازدحام اور مخلوق مین خلط ملط ہوکر اپنی فردیت کو ضائع نہین کر بیٹھے ہین۔ ہر شخص جداجدا اپنا پورا حق رکھتا ہے۔

ہم نے کہا ہے کہ یورپ ترقی مین سب کا پیشرو ہے۔ تو صرف وہان ہی قومون کا مجمع ہے جنکا عام دین و ایمان ہے۔ عام درستی چال چلن اور عام تربیت ہے۔ مخلوق کا یہ ایک ایسا مجمع ہے کہ سب کے سب ملکر آگے کو ترقی کرتے ہین۔ تاریخی فلسفہ کا ایک بڑا عالم لکھتا ہے کہ "اس امر کا یقین عقل کے مطابق ہے کہ قومین ایک سلسلے مین مربوط

ہوجائینگی اور باہم ملکر اپنے اپنے نوع کی سرفرازی اور اوسکے لوگون کی بہبودکیواسطے شریک ہونگی یورپ کی قومون مین تو اب اخوت قائم ہوگئی ہے۔ کیا کبھی یہ حالت موقوف ہوجائیگی یا جیسے فطرتی اور روحانی حالتین برابر ہوتی رہتی ہین ویسے ہی یہ بھی باقاعدہ جاری رہیگی۔ مین نہین جانتا کہ انسانیت خود ہی اپنا وہ کام کہ جسکے واسطے وہ بنائی گئی ہے اور جس کی ساخت سے اوسکا مقصد ظاہر ہے کیون چھوڑدیگی یہ امید عقل کے برخلاف نہین ہے کہ ایک روز تمام دنیا کے آدمی ایک ہی قوم ملکہ ہوجائینگے البتہ ہم یہ نہین جانتے کہ اور برخلاف باتین آیندہ کیا کیا پیدا ہونگی اور نہ یہ امید ہے کہ برابر لگاتار ہی ترقی جاری رہیگی اور اوسمین کچھ خلل نہ پیدا ہوگا حالت ضرور کبھی نہ کبھی پلٹا کھائیگی اور اوسمین طرح طرح کی خرابیان واقع ہونگی۔ مگر آخرکار ایک عرصہ دراز کے بعد جیسے کہ منزل مقصود کے پہونچنے کیواسطے ہوا کرتا ہے انسانیت کی تکمیل خلاف عقل معلوم نہین ہوتی۔ فقط راقم

حسن

تذکرۃ المشاہیر

(سلسلہ کے لیئے نمبر ۱ جلد ۶ ملاحظہ ہو)

بقیہ ذکر شارلیمین یا چارلس اول

اور ۸۰۰ء مین وہ تمام ان مملکتون کا مالک ہوگیا کہ جسکی شمالی حد بحیرہ مالبطک اور نہر انگلستان ہے جنوب مین بحیرہ روم ابرو اور ایڈریاٹک ہے مغرب مین بحر اطلنٹک اور مشرق مین مہیتیس اور آذر ہے ۸۰۰ء کے بڑے دن کو پوپ لیو سوم نے اوسکو شاہنشاہ مغرب قرار دیا شارلیمین صرف ایک بڑا جنگ آور ہی نہ تھا بلکہ ایک بڑا مقنن اور تہذیب پھیلانیوالا بھی تھا اوس نے اون اقوام کہ جن کو اوس نے فتح کیا تھا ایک طرز پر اور متفق کرنیکی کوشش کی اور علم اور ہنر کو پھیلایا۔ فوجی اور مذہبی لوگون کی مجالس قائم کین جن کو سلطنت کے مختلف حصص کیواسطے قواعد اور قانون بنانے مین بڑی آزادی دی گئی تھی جو قوانین کے مسودے اس جگہہ طیار ہوتے تھے وہ منظوری کے لیئے بڑی قومی مجلس چامپ دی مارسین مین بھیجے جاتے تھے یہ مجلس ہر سال موسم بہار مین منعقد ہوا کرتی تھی ان مقبول عام قوانین کے سوا شارلیمین نے بہت سے فرامین جاری کیئے ہین جن سے اوسکی دانشمندی اور دانائی کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ اوس نے یہی نہین کیا کہ لوگ اوس سے ڈرین بلکہ وہ اوسکے وقت۔ کے لوگ اوسکی بزرگانہ تعظیم کرتے تھے۔ صدیون تک اوسکے کام کا اثر باقی رہا جس سے بہت سی قومین آپس مین بھائی بند

ہوگئین تہین اور اون کے قومی خواص مبدل ہوگئے تہے - غرضکہ زمانہ وسطی کے تمام دوسرے سلاطین سے اس نے زیادہ تہذیب اور شائستگی دنیا مین پہیلائی اور آخر کو ۲۸ جنوری ۸۱۴ء کو مرگیا

الفرڈ اعظم (۸۴۹ء سے ۹۰۱ء تک)

یہ شخص مقام برک شایر ملک انگلستان مین ۸۴۹ء مین پیدا ہوا تہا جب اوسکی عمر پانچ سال کی تہی تو اوسوقت پوپ لیو چہارم نے اوسکو مغربی سیکسن کے بادشاہ کے طور پر مخصوص کیا لیکن اوسکو وہان کا تخت ۸۵۸ء مین ملا جبکہ اوسکا بہائی اتہلبالڈ مرگیا - ڈین لوگون نے پہلے ہی سے اوس جزیرہ پر حملہ آوری شروع کردی تہی اور ایسی فوجین لائے تہے کہ الفرڈ خشکی مین اونکا مقابلہ نہین کرسکتا تہا اس سبب سے اوس نے ۸۷۷ء مین ایک جہازی بیڑا طیار کیا جس سے اوس نے اون کے ۱۲۰ جہاز اور سب اونکا مال ومتاع تباہ کردیا - دوسرے سال پہر ڈین لوگون نے براہ خشکی فوج کشی کی لیکن مئی کے مہینہ مین بہیس بدلکر اور ایک بربط ہاتہ مین لیکر یہ بادشاہ خود اون کی فوج مین چلا گیا اور اونکی حالت سب دیکہہ آیا اوسکے بعد جب مقابلہ ہوا تو اون کو بالکل تباہ وبرباد کردیا اور جو باقی بچ رہے اونکو زبردستی عیسائی بنالیا اور تارمولک اور سعولک اور کیمبرج کے اضلاع مین آباد کردیا - اس طرح سے وہ تمام انگلستان کا مالک ہوگیا - اوس نے ساحل انگلستان کی خوب حفاظت کی تاکہ کوئی شخص آیندہ اوسپر حملہ نکرسکے - قوانین نہایت عمدہ بنائے جس سے مال اور انسانون کے حقوق

قائم ہوگئے اور تہذیب کی ترقی مین نہایت ہی کوشش کی - وہ بڑا نام بھی تھا اور کہتے ہین کہ اوسی نے اکسفورڈ یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی ہے - اوس نے ملک کو انملاع اور پرگنات اور محلات مین تقسیم کیا اور جو جرائم وہان ہوتے تھے اونہین کو اوسکا ذمہ دار ٹھہرایا - الغرض اپنے زمانے کے تمام بادشاہون سے اوس نے زیادہ کوشش کی اور وحشیون کو تہذیب اور شایستگی اور علم و ہنر سکھانے اور ۹۰۰ء مین مرگیا -

کینیوٹ اعظم (۹۵۵ء سے ۱۰۳۵ء تک)

یہ ڈنمارک مین ۹۵۵ء مین پیدا ہوا تھا - اوسکا باپ ڈنمارک کا بادشاہ تھا اور بہ اے نام انگلستان مین بھی اوسی کی حکومت مانی جاتی تھی اور جب اوسکا باپ مرگیا تو سپاہ ڈنمارک نے اوسکو اپنے ملک مین انگلستان کا بادشاہ قرار دیا - کینیوٹ اور ایڈمنڈ آرونیسائڈ انگریزی سردار سے کئی مرتبہ باہم لڑائی ہوئی لیکن آخر کو دونون نے باہم ملک تقسیم کرلیا مگر جب ایڈمنڈ مرگیا تو وہ ہی کل ملک کا مالک ہوگیا اس غرض سے کہ انگریز لوگ راضی ہوجائین اوس نے اتھلریڈ کی بیوہ ایما سے شادی کرلی - یہہ اتھلریڈ اوسوقت انگلستان کا بادشاہ تھا جبکہ کینیوٹ کے باپ نے اوسپر حملہ کیا تھا پہلے تو اوس نے ایڈمنڈ کے خاندان کی خبر لی اور بعد کو ملک مین اچھی طرح امن و امان قائم کردیا اور لوگون کیواسطے ہمیشہ کو نیکی کرگیا - اوس نے اپنی سب فوج ڈنمارک کو بھیجدی صرف اپنے خانگی ملازم رکھ لیے اور اپنی طرز و وہ اختیار کی جس سے وہ انگلستان

کا ہی معلوم ہونے لگا۔ او وکل باتین پردیسیون کی سی چھوڑ دین۔ عمدہ سے عمدہ انگریزی قوانین جاری کیئے اور اون کے اجرا مین نہایت دانائی سے کام لیا۔ اور انگلستان مین ہمیشہ کے لیئے سکونت اختیار کرلی اور اسی جگہہ مرگیا اگرچہ وہ اپنے بھائی ہیرلڈ کے مرنے پر ڈنمارک کا بھی بادشاہ ہوگیا تہا اور ناروی کی بادشاہت بھی ۱۰۳۱ء مین اوس کو مل گئی تھی اوس نے انگریزون کو سب سے بڑے سرکاری عہدے دیئے اور ہر طرح چاہتا تہا کہ لوگ سرسبز اور خوش رخرم رہین چنانچہ اس ارادے مین وہ اپنے کامل طور پر کامیاب ہوا اوس نے قوم کے مذہب کی طرف بھی دہیان رکہا اور خود زیارت کے لیئے روم کو گیا۔ ایسے ہی رفتہ رفتہ وہ ممالک اسکاٹلینڈ اور ویلز کا بھی بادشاہ ہوگیا۔ اپنے آخر زمانے مین وہ یورپ کے سب سے زبردست بادشاہون مین شمار کیا جاتا تہا۔ اوسی نے سب سے پہلے پہل قومی سکہ رائج کیا اور تحریری مجموعہ قوانین ڈنمارک کو مشتہر کیا اور اوس سلطنت مین اوس نے یادریون کو ایک جدا رئیس خیال کیا اور ایک شاہی گارڈ اچھے اچھے خاندان کے لوگون سے لیکر بنایا۔ یہی لوگ ڈنمارک کے امرا کے مورث ہین اور بادشاہ کے ساتھہ سب سے اعلی عدالتون مین شامل ہوتے تہے اور اون کے مقدمات کی تحقیقات اونہین کے امرا کیا کرتے تہے اوس نے اپنی سلطنت کے تمام حصّون کے باشندون کی بہتری مین کوشش کی جسپر کہ وہ نہایت دانشمندی سے حکومت کرتا تہا مقام شافٹس بیری ملک انگلستان مین ۱۰۳۵ء مین مرگیا۔

ولیم اول (سنہ ۱۰۲۵ء سے سنہ ۱۰۸۷ء تک)

یہ انگلستان کا بادشاہ جسکا لقب فتحمند ہے مقام فالائیس تلک نارمنڈی مین سنہ ۱۰۲۵ء مین پیدا ہوا تھا۔ باپ کے انتقال کے بعد سنہ ۱۰۳۵ء مین وہ ڈیوک نارمنڈی کا مقرر ہوا اور سنہ ۱۰۶۶ء مین انگلستان پر ساٹھ ہزار فوج سے اس بنا پر حملہ کیا کہ اڈورڈ کانفیسر اوسکو اپنے مرتے وقت جنوری گذشتہ مین انگلستان کا ملک وراثت مین دیگیا ہے ایک سیکسن قوم کا امیر ہیرلڈ نام انگریزون کی مرضی سے تخت نشین ہوگیا تھا۔ غرضکہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۰۶۶ء کو بمقام ہیسٹنگز ایک خوفناک لڑائی ہوئی جسمین ہیرلڈ مارا گیا اور اوسکا لشکر درہم وبرہم ہوگیا۔ ولیم نے اپنی فتح کے بعد جلدی سے لندن مین پہونچکر ۲۵ دسمبر کو تاج سر پر رکھا۔ پہلے تو اوس نے چاہا کہ ملک کے لوگون کو راضی کرے لیکن جب لوگون نے اوسکے برخلاف سازشین کین تو اوس نے نہایت سختی کی اور بڑے بڑے ظالمانہ کام کیئے ملک برباد ہوگیا اور وسیع قطعات زمین کے بنجر ہوگئے۔ بہت سے لوگونکی جاگیرین ضبط کرلین اور اپنے امرا مین تقسیم کردین اوس نے ایک یہ بڑا کام کیا کہ تمام ریاستہاے انگلستان کی پیمایش کی اور اونکی مقدار اور میعاد اور قیمت اور مالکون کے نام وغیرہ دفتر مین درج کرائے۔ اس دفتر کو ڈومزڈی بک کہتے ہین۔ اس بادشاہ سے نسل شاہان نارمن شروع ہوگئی اور مخلوط نسلین انگلو سیکسن کہلاتی ہین۔

ڈینٹی آلیگری (۱۲۶۵ء سے ۱۳۲۱ء تک)

یہ شخص روم کی سلطنت کے زوال کے بعد ملک اطالیہ مین سب سے بڑا شاعر گذرا ہے ۱۴ مئی ۱۲۶۵ء کو مقام فلورنس مین رومیون کے سب سے بڑے خاندان فرینگی پینی مین پیدا ہوا تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے زمانے کے تمام علوم جانتا تھا وہ گھیبلائن کے مقابلے مین گویلفس کے ساتھہ مقام کامپلڈنو مین موجود تھا اور کیپرولا کے لینے مین اوس نے مدد کی تھی ۱۳۰۰ء مین شہر کی عیسائی خانقاہ کا حاکم مقرر ہوا اور ایک سفارت پر روم کو بھیجا گیا لیکن قبل اس سے کہ وہ اپنا کام پورا کرے چارلس آف ویالبس نے جسنے فلورنس پر حملہ کیا تھا اوس کو جلاوطن کر دیا۔ وہ اکیس برس تک باہر جلاوطن رہا اور آخر کو ۱۳۲۱ء مین وہ بمقام راوینا رہگرای عالم بقا ہوا ویلانی ایک اوسکا ہمعصر لکھتا ہے کہ وہ تمام علوم جانتا تھا اور نہایت عمدہ شاعر تھا فلسفہ مین کامل اور فصاحت و بلاغت مین بے نظیر تھا سکن کہتا ہے کہ تمام دنیا کی جان ہے اوسکے خیالات اور اخلاق اور ذہنی طاقتین ایک دوسرے کے ہموزن اور ہر ایک اول درجے کے ہین اوسکی بہت سی کتابین ہین اون مین سے کمیڈیا جسکو ڈیوائینی کمیڈیا کہتے ہین سب سے بڑی ہے اوسمین قدیم زمانے اور حال کے زمانے کے خیالات کا طرز ملا ہوا ہے اور دونون کا اوس سے بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ اوسمین آدمی کی وہ حالت لکھی گئی ہے جو اوسکی زمین پر ہے اور جو دنیاوی حالات کے لحاظ سے

آیندہ اوسکی روح کی ہونیوالی ہے قدیم زمانے مین وہ کتاب جیسی بے نظیر تھی وہی حالت اوسکی اسوقت بھی ہے اوسکی ایک ایسی عالمانہ پرواز ہے کہ جسکی مثال نہین اور اس سے اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص نے بنائی ہے جو نہایت ہی خراب زمانے مین اور نہایت ہی پلید اور خبیث مقام پر رہتا تھا جسکے چارون طرف شہوت پرستی اور بد خلقی کے سوا اور کچھہ نہ ہوتا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف کی روح اپنے رفقا اور نیز تمام قرب وجوار کے لوگون سے بے نہایت بلند تھی اور وہان سے وہ دنیا کی طرف دیکھتا تھا اور اوسکی تصویر کھینچتا تھا تاکہ دنیا اوسکو دیکھے کہ وہ اب کیسی ہے اور آیندہ کیسے ہوگی۔

میڈلیسی (۱۳۸۹-۱۴۶۴ء)

میڈلیسی مخاطب بہ کلان بمقام فلورنس ۱۳۸۹ء پیدا ہوا۔ اپنے زمانے کا نہایت بڑا سوداگر تھا جسکا کاروبار تجارت خوب ہی چلتا تھا اور نہایت ہی دانشمندی سے اپنے کامون کو انصرام کرتا تھا وہ ایک جمہوری طرز کے شہر مین رہتا تھا جہان ہر ایک آزاد ہوتا ہے تاہم وہ اسپر جیسے چاہتا تھا حکومت کرتا تھا اور لطف یہ کہ ظاہرا کچھہ کسی طرح پر شہریون کے حقوق مین دست اندازی نہین کرتا تھا اور نہ اوسکو سرکاری طور پر کوئی سرکاری عہدہ تھا اور نہ کسی طرح سے اوسکو اعزازی طاقت تھی مگر پھر بھی مالک بنا بیٹھا تھا غرضکہ وہ آدمیون کی طبیعتون کو خوب پہچانتا اور ہر ایک کو اپنی جانب مائل کر لیتا تھا اوسکے پاس دو وصف ایسے تھے کہ جنسے وہ سب کام کر لیتا تھا ایک تو وہ

بڑا مزاج دان تہا دوسرے صاحب دولت تہایہ قاعدے کی بات ہے کہ جب دولت کو
مناسب طور پر کام مین لایا جاتا ہے تو نہایت قوت اوس سے حاصل ہوسکتی ہے وہ اپنی
دولت مناسب کامون مین صرف کرتا تہا اور اوس سے سبکو دبا رکہا تہا جب اوسکے
مخالفون نے دیکہا کہ اون کا انتظام لوگ نہین پسند کرتے اور اوس کے مقابلے مین
یہ لوگون پر اپنا احسان نہین جتا سکتے تو اوسکو جلاوطن کر دیا مگر جب وہ چلا گیا تو جو کام کہ
اوسکی دولت سے نکلتے تہے اور جو مفاد کہ اوسکے سبب سے ہوتے تہے وہ یاد ہوئے
اور اوسکو پہر بلایا چنانچہ وہ فلورینس مین پہر آگیا جب وہ لوٹ کر آیا تو اوس روز سے
قریب قریب وہ حاکم ہوگیا جس کو بلا حجت تمام فلورینس کے لوگون نے تسلیم کر لیا۔ مگر
وہ فلورینس پر بڑی دانشمندی سے حکمرانی کرتا تہا ایسے آدمی حکومت کیواسطے منتخب کرتا کہ
اوسکے اختیار مین ہوتے تہے اور وہ خود ایک شہری کے مانند رہتا تہا ہر ایک امر مین
آزاد تہا جو چاہتا سو کہتا اور جو چاہتا سو کرتا اور بڑی فیاضی سے مدد دیتا تہا علم و ہنر کا
بڑا مربی تہا کتب خانون اور گرجون مین روپیہ دیتا۔ بڑی عالیشان عمارتین بنواتا تہا۔
نہ صرف اپنے شہر مین بلکہ اور شہرون مین بھی یہان تک کہ یروشلم مین ایک مسافر خانہ
زایرین کے لیئے بنایا۔ بڑے بڑے بادشاہون اور امیرون کو روپیہ قرض دیتا تہا اور
ان سب باتون کے سبب سے اوس نے اپنی طاقت اپنی دولت و اقبال اور نیز
فلورینس کو دنیا مین نامور کر دیا اور اپنے خاندان کی بنیاد ڈال گیا جسنے فلورینس پر صدیون
تک حکمرانی کی اور ہمیشہ کیواسطے اپنے آثار دنیا مین چہوڑ دیئے وہ ۱۴۶۴ء مین مر گیا اور

اور درحقیقت وہ کام کرگیا کہ جسکے آثار ابتک موجود ہین۔

جون آف ارک (سنہ ۱۴۱۱-۱۴۳۱ء تک)

یہ عورت بخطاب میڈن آف ارلنز کے مشہور تھی اور جیکیس ڈارک ساکن موضع ڈومریمی واقع ضلع لورین کے ایک کسان کی بیٹی تھی ۱۴۱۱ء مین پیدا ہوئی اور عیسائی نام جونیٹا ڈارک رکھا گیا۔ بچپن ہی سے اوسکے جسم مین بڑی طاقت اور بدن مین خوب چستی تھی خانہ داری کے معاملات مین ہوشیار اور نہایت مہربان تھی۔ مزاج مین لالچ بالکل نہ تھا۔ مگر نہایت محتاط اور شرم آلود کم بولتی اپنے خیالات مین مصروف رہتی تھی اوسکو اپنے پاس کے لوگون سے بھی کچھ تعلق نہ تھا بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک مذہبی شخص ہے کچھ کہہ بھی اوسکی حیات کا سبب ہے جو اوسکے دل مین جگہ گیا کہ وہ وہ کنواری عورت ہے جسکو لوگ کہتے ہین کہ دومریلی کے جنگل سے نکلے گی اور فرانس کو بچاویگی اوسی زمانے مین چارلس ولیعہد ایک سخت مصیبت مین پھنس گیا اور اوس نے یہ بہتر تدبیر سوچی اور جون آف ارک کو خیال بندہوا دیا کہ اوسکر سنیٹون یا ولیون کے پاس سے پیغام آیا کرتے ہین اور جو جو ضروری باتین تھین وہ سب اوسکو سکھا دین۔ اس طرح پر کہ کسی کو اس بات کی خبر نہوئے چنانچہ اوس نے جاکر یہی لوگون مین مشہور کر دیا اور ضعیف الاعتقاد لوگون نے اوسکو فوراً تسلیم کرلیا یہان تک کہ لوگون نے چارلس کو آکر خبر دی کہ ایک عورت ایسے کہتی ہے چنانچہ لوگون کے کہنے سننے سے یہ بھی بھیس بدل کر اوسکے پاس گیا اور اوس نے اوسکو لوگون کے درمیان سے پہچان

لیا اور اوسکو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ خدا کی طرف سے سب باتین کہتی ہے - پھر اوسکو ایک زرہ پہنائی گئی اور پانچ ہزار آدمی کی فوج دی گئی اور وہ آرلنز کو گئی - یہ امر تو تاریخ کے متعلق ہے کہ اوسکو وہان کس طرح فتح ہوئی اور چارلس کو تاج کیسے مل گیا یہان اوسکو ہم نہین لکھ سکتے - اوسمین فوجی لیاقت تو نہ تھی لیکن آدمیون اور چیزون کو خوب تمیز کرتی تھی اور نہایت جفاکش تھی جو کچھ اوس کے دل مین آتا اوسکے کرنے مین بڑی جرءت تھی - ان سب باتون سے صاف ظاہر ہے کہ فتح کا ہونا صرف اس وجہ سے تھا کہ فرنچ لوگون کو اوسکے ولی ہونیکا یقین تھا اور انگریزون کے سپاہی اسی خیال سے ڈرتے تھے سپاہیون کی جوانمردی اور دلیری اسمین کچھ نہ تھی اور نہ اوسمین جنرل ہونے کی لیاقت تھی اوسکے بعد وہ اور اسکا خاندان زمرہ امرا مین داخل کیا گیا اور ۲۹ دسمبر ۱۴۲۹ء کو لوڈوبس کا خطاب دیا گیا اور اوسکے بعد فرانس مین وہ جین ڈی آرک کے نام سے مشہور رہی اوسکے بعد کمپین کے مقام پر ڈیوک آف برگنڈی نے ۲۴ مئی ۱۴۳۰ء کو اوسکو قید کر لیا اور نومبر مین انگریزون کے ہاتھ بیڈفورڈ الاجہان پر کہ ایک مذہبی مجلس مین اوسکی تحقیقات کی گئی اور جھوٹی ہونے پر ۳۰ مئی ۱۴۳۱ء کو مقام روئن مین جلا دی گئی - اوسکی شرافت اور نیک وضعی مین کچھ کلام نہین اور فرانس اور زیر بادشاہ کیواسطے اوس کے کام نہایت مفید ہوئے

معاونان ترقی حال

کالیمبس (۱۴۳۶ء سے ۱۵۰۶ء تک)

یہ شخص ایک اطالیہ کا نہایت مشہور سیاح اور محقق شہر جنیوا مین ۱۴۳۶ء مین پیدا ہوا مدرسہ چھوڑکر چودہ برس کی عمر مین اوس نے جہازرانی کا پیشہ اختیار کیا۔ او۔ لسبن کے مقام پر اپنے خسر بلیسٹرلو کے جو پرتگال کا ایک مشہور جہازران تہا نقشہجات بحری و برّی دیکہ کر اسکے دل مین ہندوستان کو مغرب کی جانب سے براہ جہاز جانیکا خیال پیدا ہوا اور اوسکے بعد برسون تک دریائی سفر کرتا رہا اور سمندر کے اندر نہایت دور و دراز فاصلے تک گیا تاکہ جو مقامات معلوم ہین اون کا اوسکو علم خوب ہو جاوے اور اس طرح اپنے اصلی منصوبہ کے لیئے طیار ہو گیا ۱۴۸۳ء مین اوس نے جان ثانی بادشاہ پرتگال سے ایک بحری تحقیقات کیئے جانیکے واسطے امداد چاہی لیکن اوسکی امید بر آ ہی نہوئی سوائے اسکے جنیوا اور وینس سے بھی اوس کو جواب ملا۔ آخرکار وہ اندلس کو گیا جہان اوسپر عنایت کی گئی اور سات سال کے انتظار کے بعد ملکہ آئی سا بیلا نے اوسکو کامل مدد دی وہ ۳ اگست کو پالس سے روانہ ہو کر ۱۲ اکتوبر کو جزائر بہاماس سے سان سالویڈر جزیرہ مین جا اوترا۔ اسی سفر مین اوس نے کیوبا اور ہیتی کو بھی دریافت کیا اس کے بعد اوس نے تین سفر کیئے اور جزائر کیریبے جمائیکا ٹرینیڈاڈ اور پینوکو اور جنوبی امریکا وغیرہ بہت سے مقامات معلوم کیئے۔ جب آئی سا بیلا

مرگئی تو معلوم ہوتا ہے کہ کالمبس کے بڑے بڑے کامونکی جو اوس نے ہسپانیہ بلکہ تمام دنیا کے لیئے کیئے تھے کچھ قدر نہ ہی اور وہ ایسے بڑے افلاس کی حالت مین مقام والیڈالا مین پہنس گیا کہ ۲۰ مئی ۱۵۰۶ء کو مرہی گیا۔ مگر اوسکے مرنیکے بعد فرڈینند کو اوسکے خدمات کا کچھ خیال آیا جو اوس نے قوم کیواسطے کین تہین جس سے اوسکا جنازہ بادشاہی جلوس کے ساتھہ اوٹھایا گیا اور ایک یادگار بھی اوسکے نام کا قائم ہوا کالمبس کی بڑائی صرف اون تحقیقاتون سے ہی فقط نہ سمجھنا چاہیئے جو اوس نے کین ہین بلکہ اوسکے علم اور ہمت اور کامیابی سے یقین نے لوگون کو اوسی کے رنگ مین رنگ دیا اور یہی اوسکا سب سے بڑا احسان ہے۔

امریگو دسپیسی ۱۴۵۱ء سے ۱۵۱۲ء تک

یہ شخص مقام فلورینس مین ۹ مارچ ۱۴۵۱ء مین پیدا ہوا اور علم ہیئت اور جغرافیہ مین بڑا نامور ہوا ہے۔ ابتدا مین تو وہ ۱۴۹۷ء تک صرف ایک سوداگر تہا اور ۱۴۹۶ء مین ایک بڑی شراکتی دوکان کا مقام سیول ملک ہسپانیہ مین کارپرداز تہا۔ کالمبس کی کامیابی کو دیکہہ کر اس نے بھی تحقیقات کرنیکی طرف اپنی ہمت کو رجوع کیا اور ۱۴۹۷ء مین اسکا پہلا بحری سفر ہوا۔ اگرچہ اس سفر مین امیر البحر اوجدا تہا مگر کامیابی وسپیسی کے ہی نام منسوب کیجاتی ہے بلکہ اوسکے اور سفرون کا بھی یہی حال ہے کہ امیر البحر اور رہے ہین اور اگرچہ بظاہر جہازون کی کمان یعنی حکومت اسکے اختیار مین نہ تھی تاہم درحقیقت کل اختیار اسی کا ہوتا تہا اور اوسی کے علم ہیئت اور علم جہازرانی کا طفیل ہے

کہ اون سفرون سے علمی اور قومی فوائد ہوئے ہین اوسکے دونون پہلے سفر بلا نسبت ملک ہسپانیہ مین ہوئے ہین لیکن تیسرا اور چوتھا سفر پرتگال کے بادشاہ کی طرف سے کیا گیا۔ ان دو سفرون کے بعد پھر وہ ہسپانیہ کو واپس چلا آیا اور یہان انسہ اول صیغہ رہبری بحر کا مقرر ہوا اور ۱۵۱۸ء مین ایک اور آخری سفر کیا۔ اوسکی تمام تحقیقاتین جنوبی امریکا اور اوسکے قرب وجوار کے جزائر شمالی کی نسبت ہوئی ہین۔ اوس نے اپنی تحقیقاتو نکے نقشجات مشتہر کیئے جسکے سبب سے تمام اوس براعظم کو لوگ اسی کے نام سے امریکا پکارنے لگے۔ کہتے ہین کہ حالت افلاس مین بمقام سیول یہ امریگو ۱۵۱۲ء مین مرگیا

فرڈینینڈ پنجم (سنہ ۱۴۵۲-۱۵۱۶ء)

یہ شخص مقام سماس علاقہ آراگن مین بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۴۵۲ء کو پیدا ہوا ۱۴۶۸ء مین اسکے باپ نے اسکو سسلی کا بادشاہ کر دیا اور ریاست آراگن مین اپنا شریک مقرر کیا دوسرے سال اوس نے کاسل کی شاہزادی بلکہ آئی سابیلا وارث تخت سے شادی کرلی اس شاہزادی پر اوسکے رشتہ دارون نے اور بعض لوگون سے شادی کرنے کیواسطے بڑا زور ڈالا تھا جس سے اوسکو مشکل سے نجات ملی تھی۔ ان دونون زن وشو نے ملکر سلطنت اسپین کی بنیاد ڈالی جس سے تمام دنیا کو بہت سے فوائد ہوئے ان دونونکی متفقہ بادشاہت سے بہت سے ایسے عمدہ نتایج نکلے کہ اگر تنہا اسکو حکومت کرتے تو وہ کبھی نہین ہوسکتی تھی کیونکہ اگرچہ فرڈینینڈ بڑا لائق شخص تھا لیکن آئی سابیلا نے اون کوتاہیون کو پورا کر دیا جو کچھ انسان مین گو کیسا ہی کامل ہو باقی ہوتی ہین

دربار کا سل کی حالت اگرچہ نہایت شرمناک تھی مگر ای سابیلا نے اوسکو نکوئی اور پارسائی کا سانچہ بنادیا۔ ۱۴۷۹ء مین فرڈینند کو اراگن بھی وراثت مین باپ سے مل گیا۔ وہ ملکی معاملات مین نہایت تجربہ کار شخص تہا۔ اوس نے قزاقی فروکرنیکے واسطے بہائی والا کیا۔ بشپ مقرر کیے انصاف کا انتظام کیا انکوئسزیشن یعنی مذہبی جرائم کی تحقیقات کا کام اپنے آپ کیا جس سے گو بظاہر مبتدعین کو سزا دیجاتی ہے مگر درحقیقت امیرون اور پادریون پر بھی اثر پڑتا تہا اور اون کے چال چلن اچھے ہوگئے تہے ان سبب باتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسکو اوس وقت کامل سطوت اور طاقت مل گئی جسکو کہ جنگی کارروائیون کیواسطے جاگیرات دیجایا کرتی تہین اور کسی خاص شخص کو اختیار اپنے ہاتھ مین رکھنا بالکل ممکن نہا اوس نے مسلمانون کو ہسپانیہ سے نکال دیا اور غرناطہ پر قبضہ کیا اطالیہ کے جنوبی حصے پر فتح پائی لوگون کو دیا یا اونیپلس کو اپنی سلطنت مین شامل کرکے بخوف وخطر شاہ فرڈینند سیوم کے نام سے وہان حکومت کرنے لگا۔ تمام اپنی فوجی کارروائیون مین کامیاب ہوکر آئی سابیلا کی امداد سے ہسپانیہ کو یورپ کے معاملات مین بڑی عزت دیدی یہ آئی سابیلا ہی کا صرف سبب تہا کہ امیرین کی عملداری امریکا مین ہوئی کیونکہ کالمبس کو اوسی نے جہازی بیڑے کے طیار کرنے مین مدد دی تھی ۱۵۱۳ء مین ناوار کو فرڈینند نے فتح کیا اور ۱۵۱۵ء مین اوس کو اپنی سلطنت مین بالکل ملالیا۔ جب آئی سابیلا ۱۵۰۴ء مین مرگئی تو فرڈینند کی اصلی جبلی کمینی عادتین بعض بعض ظاہر ہوگئین اوس نے اپنے بڑے بڑے وفادارون اور کارگذارون سے

بیجا غفلت کی مثلاً ناوار و ریمنیز۔ کالبس کو وہ بالکل بھول گیا اور اون کے کامون کی کچھ قدر دانی نہ کی لیکن باوجود ان کوتاہیون کے بھی اوسکے زمانے مین اوسکے مانند بادشاہ بہت ہی کم تھے مقام میڈریگلیجو مین ۲۳ جنوری ۱۵۱۶ء مرگیا۔

ارسمیس (سنہ ۱۴۶۶-۱۵۳۶ء)

ارسمیس ۲۸ اکتوبر ۱۴۶۷ء کو بمقام راتروم پیدا ہوا۔ اس نے خانقاہ اسپٹن کیمبرائی پیرس کیمبرج اکسفورڈ اور وینس مین تعلیم پائی تھی۔ جب یہ ۱۵۱۴ء مین کیمبرج مین زبان یونانی اور علم تصوف (تھیالوجی[1]) کا پروفیسر یعنی اول درجہ کا استاد مقرر ہوا تو اوس وقت صرف روچلن ہی اسکا مقابل تھا جس سے یونانی زبان کے تلفظ پر اس سے بحث ہوا کرتی تھی۔ اوسی کا علم تصوف مدارس یورپ مین اونسویں صدی تک رائج رہا۔

چونکہ وہ زمانہ ریفارمیشن[2] یعنی اصلاح کا وقت مین تھا اوس نے اوسکو اس سبب سے پسند کیا کہ اوس سے خیالات اور گفتگو مین آزادی ہوتی تھی لیکن وہ اصلاح کی مبالغہ آمیز باتون پر ہنستا تھا اور سچے مذہب کے اصولون کو مانتا تھا لیکن خدو نفسانیت سے جو

(۱) تھیالوجی علم تصوف اوس علم کو کہتے ہین کہ جس مین خدا اور اوس کی ذات سے بحث ہوتی ہے

(۲) ریفارمیشن کا یورپ مین وہ زمانہ ہے کہ جسوقت یورپ مین مذہبی تحقیق ہوتی تھین اور جسکا نتیجہ بڑی بڑی لڑائیون اور خون ریزیون کے بعد پروٹسٹنٹ فریق وغیرہ کا نکلنا اور بڑی بڑی اصلاحون کا ہونا ہے اس کی بنا لوتھر نے ۱۵۱۷ء مین ڈالی تھی۔

اوسوقت پھیلی ہوئی تھی بہت ہی نفرت کرتا تھا چونکہ یہ ایک کنسرویٹو[1] طبیعت کا آدمی تھا اور انقلابات کو کم پسند کرتا تھا اور نیز بہ لحاظ علوم ایک بڑا منطقی تھا اس وجہ سے کیتھولک کی حکومت اور پروٹسٹنٹ لوگون کے مابین ۱۵۲۱ء مین مقام باسل مین فیصلہ کرانے کے لیئے ثالث مقرر ہوا مگر اوسکے اعتدال کو دونون فریق نے تسلیم نہ کیا اور پروٹسٹنٹ لوگون نے ۱۵۲۹ء مین بغاوت کرکے شہر پر قبضہ کرلیا۔ اوس وقت یہ فریدبرگ کو چلا گیا اور دونون فریق کو برا کہتا رہا۔ ۱۲ جولائی ۱۵۳۶ء کو باسل مین مرگیا جس سے سب لوگون کو بڑا رنج ہوا اور ایک یادگار اوسکے نام کی قائم کی گئی۔ اوس نے اپنا تمام مال و متاع محتاجون کیواسطے وقف کردیا تھا تمام علوم مین اوسکو اچھی دستگاہ تھی۔ اصل کتاب مقدس کی تعلیم کو اوس نے پھر جاری کیا اور کتب سماوی کو یونانی زبان مین اوسی نے سب سے پہلے چھپوا کر مشتہر کیا۔ اوسکے سوا اوس کی بڑی بڑی کتابین یہ ہین کالو کوٹیا جو بظاہر زبان لیٹین اور اخلاق کی تعلیم کیواسطے لکھی گئی ہے مگر در اصل مذہب پر حملہ ہے (مذہبی لوگون نے اسکو ناپسند کیا اس لیے جو بعد مین کتابین ارا سمیس نے چھپوائین اوسمین یہ کتاب شامل نہین ہے) موریا انکومیم یعنی ثنا سے حماقت جسمین عام پیشون کی ہجو ہے اڈیگیورم مجموعہ امثال دی لبرو آربیٹریو آزادانہ رائے کا اسمین بیان ہے اوس نے رسولون کے خطوط اور سوانح عمریان اور بہت اچھے اچھے تعلیم کے لائق ترجمے بھی جمع کیئے بنکاہم اس مختصر مین بیان نہین کرسکتے ان سب باتون کے بیان سے

(۱) کنسرویٹو معاملات ملکی مین وہ شخص ہے جو ملکی کامون مین تغیر و تبدل کو جلد روا نہ رکھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین اوسکا بڑا اثر ہوا ہے۔

میچیاولی (سنہ ۱۴۶۹-۱۵۲۷)

یہ شخص ۳ مئی ۱۴۶۹ء کو بمقام فلورنس پیدا ہوا اور ملک اطالیہ مین زمانہ وسطی کے مدبران سلطنت سے سرآوردہ ہوا ہے جبکہ یہ جوان ہوا تو اوسوقت سے لیکر جبتک کہ میڈیسی فلورنس مین پھر طلب کیا گیا یہ برابر سازشون مین لگا رہا اور ایک دوسرے مین فساد ڈالتا رہا جسکے سبب سے اسی کے زمانے مین اسکا نام جعلساز کامراد ہو گیا تھا۔ انہین باتون کے سبب سے وہ فلورنس سے نکالدیا گیا مگر پھر بھی اوس کو زبردستی حکم ہوا کہ اسی ملک مین رہے ۱۵۱۳ء مین ایک سازش مین ماخوذ ہوا اور قید کیا گیا جب تحقیقات کی گئی تو مجرم نہ ثابت ہوا اور مارچ کے مہینے مین چھوڑ دیا گیا۔ اسکے بعد وہ اپنے گانون کو چلا گیا اور وہ باتین لکھنا شروع کین جس سے اوسکا نام ہمیشہ رہیگا۔ اون کتابون کے نام یہ ہین پرنسپی دسکورسی آرٹی دیلاگر ایعنی تقلیات اور اسوریا فابو رنٹا میچیاولی کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا چال چلن اچھا نہ تھا اور نہ کوئی ملکی کارروائیون مین اوسکو وقعت تھی لیکن چونکہ اوسکے مخالف علما اور جہلا یادری وغیرہ بہت سے لگ تھے اور اونہون نے جسقدر اوسکو بدنام کیا ہے یہ ہرگز صحیح نہین ہے آجکل کے عالم اور بڑے بڑے نکتہ چین خیال کرتے ہین کہ وہ ایک آزاد منش اور صاف گو اور اپنے زمانے مین بڑا اعالی ذہن تھا پرنسپی جسکے سبب سے اوسکی بڑی بدنامی ہوئی اوس نے اس لیے نہ لکھی تھی کہ اوسکی شہرت ہو بلکہ اس واسطے لکھی تھی کہ پرنس لورینزو ڈی میڈیسی کو شاہی

طاقت کس طرح ملی اور ظاہرا اوسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک اطالیہ کی بدنظمی کو بجز ریاستون کے اتفاق کے اور کوئی چیز درست نہین کرسکتی ہالم کے کہنے کے بموجب اس کتاب کے بنانے مین اوسکا جو مدعا صرف یہی تہا کہ ریاکاری اور دورنگی کو اوس نے ظاہر کردیا میکیوریسی مین اوس نے صرف اسباب ترقی اور تنزل حکومتون سے بحث کی ہے جسکو اوس نے لیوی کی تاریخ کی شرح کی صورت مین لکہا ہے اوسکی امثال زبان اطالیہ مین نہایت عمدہ چیزہیں اور اوسکی تاریخ فلورنیس صفائی بیان سادگی زبان عبارت کی خوبی مین بے نظیر ہے ہالم کہتا ہے کہ یہی کتاب اوسکا نام ہمیشہ قائم رکھنے کے لیئے بس ہے میکالی کہتا ہے کہ یہی شخص جسکے نام کو اوس زمانے کے لوگون نے ذلیل کردیا ایسا ہے کہ جسکی عقل نے پاسبی کی تاریک جگہون کو روشن کردیا اور غریبون اور مظلومونکو اسی کی شفقت رہائی کا آسانی وسیلہ ہوتی تھی وہ مقام فلورنیس مین بماہ جون ۱۵۲۷ء مرگیا۔

فرڈیننڈ میجیلن سنہ ۱۴۷۰-۱۵۲۱ء

یہ پرتگال کا ہیئت دان اور جہازران قریب سنہ ۱۴۷۰ء کے ضلع ویلا ریل ملک پرتگال مین پیدا ہوا تہا اور دنیا کے گرد پہرنیوالون مین سب سے پہلا شخص مانا جاتا ہے اگرچہ وہ اپنی موت کے سبب سے اپنا بحری سفر پورا نہ کرسکا لیکن اوسکی دانشمندی اور ہمت سے پورا یقین تہا اور اوسکی کامیابی دین کے سبب سے کچھ شک نرہا تہا کہ اگر اوسکی زندگی وفا کرتی تو وہ ہسپانیہ کو براہ راس امید واپس آتا اور فی الواقع ایک اوسکا جہاز جو بحکم سباسٹیٹن دیل کینو کے تہا وہ اوسی طرف سے آیا سنہ ۱۵۱۹ء مین وہ

مشرقی لڑائیون مین مصروف تھا چنانچہ ملاکا کو ۱۵۱۱ء مین فتح کرلیا - بادشاہ پرتگال کے حقارت آمیز سلوک سے نفرت کہا کر اوس نے اوسکی نوکری چھوڑدی اور ملک اسپین کو نوکری کیواسطے چلا گیا چارلس پنجم نے اوسکو فوراً اپنے یہان نوکر کرلیا اور پانچ جہازاور ۲۵۰ آدمیونکا افسر کردیا - ۱۰ اگست ۱۵۱۹ء کو وہ وہان سے روانہ ہوا اور پھر اس سفر سے واپس نہ آیا اس سفر مین اوسکو بڑے بڑے مصائب پیش آئے ہین جو ایک ذی ہمت جہازران کو پیش آنا چاہئین یہانتک کہ اوس نے علم کی جستجو اور ملک کی خیر خواہی مین اپنی جان کھودی اس سفر کے پورا کرنے مین اوس نے بڑی جفاکشی اور استقلال اختیار کیا اور اپنے علم کو کام مین لایا اور درحقیقت قریب قریب اوس نے اپنا اصلی مقصد پورا کرہی لیا یعنی ہندوستان جانیکا مغربی راستہ دریافت کیا کیونکہ وہ آبنائے مجیلن سے نکل کر اوس بڑے سمندر مین جسکو وہ بحرالکاہل کہتا تھا اور جو ابتک اوسی نام سے مشہور ہے چلا گیا - وہ ۲۸ نومبر ۱۵۲۱ء کو بحرالکاہل مین داخل ہوا اور جب وہ ۲۷ اپریل ۱۵۲۱ء کو جنگ جزائر فلپیناٹن مین مرا ہے تو اوس نے جزائر لیڈرون اور فلپیناٹن کو دریافت کرکے اونکے جغرافیہ کے مقامات کو لکھدیا تھا اور جزیرہ بورنیو سے شمال کی ہی دوری پر تھا جب وہ ساحل جنوبی امریکا پر تھا تو اوس کے تین کپتانون نے اوس سے بغاوت کی تھی اور ایک جہاز تو چھوڑکر اوسکو الگ چلا گیا تھا مگر وہ چونکہ اپنے ارادے مین سخت قائم مزاج تھا اپنے کام پر جما رہا اور آگے کو چلا ہی گیا کہ جس سے اوسکو ہمیشہ کا فخر ملا اور دنیا اوسکی شکرگذار رہیگی

البرٹ ڈورر (سنہ ۱۴۷۱ - ۱۵۲۸ء)

یہ بڑا نامور جرمنی مصور اور نقاش ۲۱ مئی سنہ ۱۴۷۱ء کو نورمبرگ مین پیدا ہوا اور ۶ اپریل سنہ ۱۵۲۸ء کو مرگیا اس نے اپنے تئین اپنے مرغوب پیشہ مین ہر طرح کامل کرکے اور ملک اطالیہ کے طریق کو چھوڑکر اپنا جدا طرز اختیار کیا تہا۔ اوسکا پہلا وڈرکٹ یعنی لکڑی پر کندہ کیا ہوا نقش جسپر مکاشفات رسول یوحنا کی تصویر تھی سنہ ۱۴۹۸ء مین مشتہر ہوا۔ اوسکے بعد دوسری تصاویر ذیل اوس نے بنائین۔ شہادت دس ہزار رسول معراج باکرہ پنتکوست تثلیث مسیح کا صلیب پر سے اوترنا اور اوربہت سے وڈرکٹ اور مسی چادرون کے کندے بنائے سنہ ۱۵۰۶ء مین اوسنے اپنے سب سے بڑے کام دکہائے۔ دو تصویرین قدآدم کی بنائین جسمین یوحنا۔ پطرس۔ مرقس اور پولوس رسول کی تصویرین تہین۔ اوس کے کندون پر آجتک کوئی فوقیت نہین لے گیا اور مبنت کرنیکا ہنر کے طور پر اوسی سے شروع ہوا وہ پہلا شخص ہے جس نے منظر کہینچنے کے قواعد سکہائے اور یہ ظاہر کیا کہ اس ہنر والے کو علم تشریح جو ایک طب کا جزو ہے جاننا چاہیئے اوس نے علم ہندسہ اور بلندی پر اپنے اچہے رسائل لکہے اور نقاشی اور معماری کی ترقی کی۔ فرانس کے سب سے بڑے مصور گزرے ہین وہ اوس کی ذہانت کی تعریف کرتے اور نورمبرگ اوس کی تعظیم کی یاد دلاتا ہے۔

نکولاس کوپرنکس (سنہ ۱۴۷۳ء - ۱۵۴۳ء)

یہ شخص ۱۴۷۳ء کی ۱۹ فروری کو مقام تھارن ملک پروشیا مین پیدا ہوا تھا۔ تھوڑی سی ضروری تعلیم کے بعد چار سال تک ریاضی اور مصوری کرا کو یونیورسٹی مین سیکھتا رہا یہان سے ۱۴۹۶ء مین بولوگنا کو علم ہیئت کے لکچر سننے کو چلا گیا اور اوسکے پیچھے بھی چند روز ریاضی اور علم ہیئت پڈوا مین پڑھتا رہا جہان پر کہ اس کے سوا اوس نے ۱۵۰۳ء مین ڈاکٹر دویہ کا درجہ حاصل کیا۔ ۱۵۰۰ء مین بمقام روم ملک اطالیہ اوس نے ریاضی پر لکچر دیئے اور بڑا افتخار حاصل کیا۔ ۱۵۰۶ء مین فرانس برگ علاقہ پروشیا مین آکر سکونت اختیار کی اس کے چچا سوکس واز لروڈ بشپ ارمنی لینڈ نے اس کو وہان کا کینن یعنی مذہبی حاکم مقرر کر دیا تھا۔ وہ اپنے عہدے کی خدمتون کے علاوہ غریبون کا علاج معالجہ بھی کیا کرتا تھا مگر اسی کے ساتھ بڑے شوق سے علم ہیئت کا بھی عمل چلا جاتا تھا۔ جو سوراخ کہ اس نے تارون کی رفتار معلوم کرنیکے واسطے اپنے مکان کی دیوارون مین بمقام الفسٹین ۸۸ کیئے تھے کہتے ہین کہ وہ ابتک برقرار ہین وہ ان سوراخون سے خط نصف النہار پر تارون کی روانگی کا حساب لگاتا تھا جسوقت کہ وہ مجلس گراڈنو مین ڈپٹی تھا تو اون سکونکی درستی کیواسطے ایک تجویز کی تھی جو خراب ہو گئے تھے۔

کوپرنکس سیارات کی حرکات کا بڑے جوش کے ساتھ مطالعہ اور معائنہ کرتا

رہا تھا اور چاہتا تھا کہ کوئی ایک ایسا نظام معلوم ہو جائے کہ جو ہر جگہ برابر چل سکتا ہو اور جسکی رو سے حساب مین کہین غلطی نہ آئے اگرچہ اوسوقت اس بارے مین لوگونکی اسقدر مختلف رائین تھین کہ جسقدر اوسوقت تک سیارے معلوم ہو چکے تھے اوسکی باریک بینی اور عقل کی تیزی نے اوسکا مطلب پورا کیا اور ایک نظام اوس کو ایسا مل گیا کہ ہر حالت مین صحیح نظر آیا اور اوسکو تشفی ہو گئی اور تیس سال کی متواتر محنت کے بعد اوس نے اپنی بڑی کتاب انقلابات اجرام سماوی کے بیان پر پوری کر لی اوسوقت جو بطلیموسی نظام کو لوگ مانتے تھے اوسنے قطعاً نامنظور کیا اور ظاہر کیا کہ زمین[1] اور دوسرے سیارات آفتاب کے گرد گردش کرتے ہین اور چاند زمین کے آس پاس گھومتا ہے اور زمین اپنے محور پر چکر کرتی ہے الغرض اوس نے ایسا نظام نکالا کہ جو اوسوقت سے برابر ثابت ہوتا چلا جاتا ہے اور حسابات مین کہین غلطی نہین پڑتی اور وہ ہی صحیح ہے اگرچہ ۱۵۳۰ء مین اوس نے اپنی کتاب تمام کر لی تھی مگر وہ دشمنون اور حاسدون سے ڈرا کیونکہ اوسکا نظام اون کے مانے ہوئے نظام کو بالکل درہم برہم کرتا تھا مگر اوس کے شاگرد رٹینکس کی کوشش سے نورمبرگ مین وہ مشتہر ہو گئی اور پوری نقل اوسکی کتاب کی طیار ہو کر ۲۴ مئی ۱۵۴۳ء کو کوپرنکس کے ہاتھ اوس روز پہونچی کہ جس روز وہ مر گیا۔ باقی آیندہ

راقم حسن

(۱) قیاس نظام شمسی کو فیثاغورث نے ۶۰۰ برس پیشتر مسیح سے بیان کیا تھا جسکا اس کتاب مین کہین ذکر اور حوالہ نہین دیا گیا۔ یقیناً ایک بڑی بھاری غلطی ہے۔ مترجم

اشتہار چھاپی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اردو - ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ ازان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین بنسبت اور مطابع کے کتابین بہت خوشخط صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہوسکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین -

المشتہر

محمد قادر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتمم مرقع عالم کی مقبول تصنیفات

"عبرت" یعنی جان اور ہنوز یا کا وہی اچھوتا ناول جو ۱۲۹۰ھ مین مرقع عالم کی ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نکر نیکے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھائے گئے ہین ضرور دیکھیے عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ نہ دیکھینگے ضرور دیکھیے حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

"جعفر و عباسہ" دنیا کی بیوفائی - زمانہ کے انقلابات - حسرت - رنج - غم - بس

دل بیٹھکر رہجائیگا۔ بالکل طبیعت کے بیچین کردینے والے سامان۔ یا ناول کے پیرایہ مین قوم کو ایک نیک صلاح اسمین عورتونکی بے پردگی کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتھہ دکھائے گیے ہین قیمت عہ رد مسیحائے عالم، حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن چیزون سے محققانہ بحث کی گئی ہے جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول درخواست خریداری نقد یا باجازت ویلیو پی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب ایڈیٹر مرقع عالم، ہردوائی بھیجنا چاہیے۔ فقط

اشتہار

فیروزالدین کی بےنظیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوا آسان

خوبو خیری یعنی دفیروز نرد این پلز ٹانک، انسان کی صحت مسلمہ اور شرطیہ دوائی جسکو ہندوستان بھر نے مفید مانا ہے اس دوائی نے میڈیکل افسران۔ حکما اور عام پبلک سے بڑی تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری۔ ضعف اعضای رئیسہ ضعف معدہ ضعف دماغ۔ لقوہ۔ آدھرنگ وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانیکے لیے اور خصوصیت کے ساتھہ بلا مبالغہ بےنظیر اثر کے ساتھہ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص دور کرنیمین بےنظیر ہین۔ بکس ۸ عہ گولی عہ **جوہر عشبہ** یعنی تریاق برای فسادات خون درد کہنہ۔ خارش پھوڑا پھنسی وغیرہ شیشی کلان عہ خرد عہ **فیروز بام** اکسیر برائے مہ۔ کہانسی و خشک نزلہ و زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خرد ۱۲ر کلان عہ **تپ تلی** کا علاج اکسیر ہے۔ گولیان ۱۲ر عرق عہ ہزارون ماہوار مریض خداوند تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوے ہین تھوڑے

عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کے لیے دونون چاہئین۔ **چوتھیا تپ** جاڑا دیکر آق مشہور ہے ایک شیشی سے چھ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۲ **حرب بواسیر** بادی ہو یا خونی بکسیر ہے فی بکس ۱ **فیروزہ سرب** اسکے استعمال سے عادات افیون و چانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چھوٹ جاتی ہے نہ اسمین نشہ ہے۔ صرف بوٹی سے طیار کیا ہے شیشی ۱ **بادی گارڈ** دوائی ہیضہ و پیچش شیشی ۱ **دیکھو تازہ شہادت**۔ جناب ڈاکٹر چین شاہ صاحب راے بہادر سول سرجن و میڈیکل افسر ضلع جہنگ ۱۸۹۲ء ۱۷ اکتوبر۔ آپکا جوہر شیشہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا ہے **جناب** ڈاکٹر مہتہ دولی چند صاحب اسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء آپکی جوب خیری تجربہ کیگئین ازبس مفید ین **گورنمنٹ** عالیہ انگلشیہ کا دو پین فوجی اعلی سے اعلی عہدہ دار۔ جناب سیجر بلیک صاحب بہادر ۱۱ نومبر ۱۸۹۲ء مقام ڈھونڈی (ترجمہ خط انگریزی) براہ مہربانی بوتل کلان فیروزہ لام ویلو پی اس بھیجدیجیے درحقیقت تمہارا فیروزہ بام دمہ کھانسی کیلیے نہایت مفید ہے جناب مفتی دست محمد خانصاحب از مقام جوہر کانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۱ نومبر ۹۲ کو تحریر فرماتے ہین جناب کی خوش معاملگی اور راستبازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راستبازی سے ہزار ہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے ہین جنمین سے ایک ادنی بندہ گزار بھی ہے مین نے آپکی جوب خیری وغیرہ کا ضرورتاً مختلف دفعہ مین استعمال کیا۔ سب ایسی بیریہ التاثیر اور بیمثیل ثابت ہوئین کہ بیان نہین کرسکتا مین نے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجھے کافی فائدہ ہوگیا۔

المشتہر

(فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ راقم سے استحانا منگا کر دیکھو)

شربت مقوی اعصاب۔ سریع الاثر قابل اعتماد و صلبی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سے ضعف پاے معدہ و جگر و دردہ و کمر قبض تاریکی چشم وغیرہ عوارض جو بلطف دنیا سے محروم کرنیوالے ہون دور کرکے شانہ دادہ انسانی کو درست کرتا ہے قیمت فی شیشی للعہ ۱ **روغن خارخاگا** نیسے اون عوارض کو جو سوء اعمال و خلاف قدرت عمل ہونیسے اپنے ہاتھون تواہ خراب کرچکے ہون فی تولہ للعہ ۱ **ہیر آئل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالون کو سفید ہونیسے و کتابہ نزلہ کام ریزش عطسہ جنکو ادنی ادنی باتون سے ہوجاتا ہے آواز بھاری ہوجانا کھانسی وغیرہ کو دور کرتا ہے ضعف دماغ و بصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی ۱ ۱

سرمہ ممیرا مقوی بصر حافظ بینائی ہندجالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہی دوماشہ کیلیے ۔ **سنون** عجیب الاثر ہلتے دانت کو مضبوط کرتا ہی درد بدبو بیل گوشت خورہ منسوڑوں کی خرابیاں رفع کرتا ہی ۴ تولہ کیلیے ۔ **عرق حب** دائمی قبض دردشکم قولنج باد دلکمی اشتہا زردی چشم دل کا دھڑکنا ہاتھ پاؤں کا جلنا عرق النسا کمر کا چلکنا منہ سے پانی جانا وغیرہ دور ہوتا ہی چار درجن کیلیے ۔ **عرق حب** یا بیطس تشنگی بار بار آنا پیشاب کا زیادہ ہی کمزوری دور کرکے قوت کو پیدا کرتا ہی جگر کو درست بناتا ہی ایک تولہ کیلیے ۔ **عرق حب** بواسیر وغیرہ کو دور کرتا ہی دو ہفتہ کیلیے عصا **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکھنا ہی تو امراض سرطان بدہ خنازیر تالو کا سوراخ بھگندر مین جب زخمون مین کیڑا پڑے اور پیپ نکلنے سڑنے کا رمین دم ہو تو آزما ڈالیے تو ہی دو دو بدبودار کافور بیسون کا زخم دونون مین بتا ہی دو تولہ کیلیے عصا **حب قائم مقام افیون** افیون کہانا نیند نہ آنے پر گورنمنٹ کی اجازت سے مجرم دم دیکھا جاتا ہی اسلیے اگر چھوڑنا چاہو بلا تکلف چھوڑ سکتے ہو **خضاب** سیاہ شباب چند منٹ مین بنا رنگ بدلتا ہی ہنگ آثار پیری مفقود علامات جوانی مشہود قیمت شیشی ۷ ر

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی بدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت و سامان کی طیاری)

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوقیت حاصل ہی کہ مثل ولایت کے چمڑے کی دباغت و اسباب کی طیاری مین اپنا آپ نظیر ہے ایسا ہی اس دوکان کو بھی سامان کی طیاری کی خصوصیت حاصل ہی یعنی جنکی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہی بالکل اعلیٰ درجہ کے چمڑے و زرفکے ساتھ نہایت پایداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہی اور تمام کمال ولایتی اوزارون سے اور نہایت ہشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہی اسکا بھی پورا لحاظ رہتا ہی کہ جس جس مقام کا چمڑا جانور کے جسم کا ناقص ہوتا ہی ہرگز نہین کہا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقص کے نکال دیا جاتا ہی اور سلائی بھی کسی پرزے پر سوت کی نہین ہوتی بلکہ تہ بٹ کی پس جن صاحبون کو درستی طیاری کسی سامان جرمی کی منظور ہو مفصل فہرست اردو یا انگریزی کا خانہ ہذا کو اطلاع فرما کر طلب فرماوین اور ایک بھی آرڈر مین کارخانہ کی معاملات حسن و قبح معلوم فرماوین علاوہ اسباب جرمی کے ہر قسم کا اسباب تبلا عیسی گھڑیان و کلاک و ٹیم پیس جو تہ ساخت کانپور بوٹ گو گابی موزہ گیٹر و پرتلہ تو سدان تیز بر بن مراد آبادی کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا و بن سی و عطر وغیرہ جس قسم کی ضرورت ہو دوسرے سوداگر کمیشن بیجنے کا کانپور میں کی فہرست طلب کرین فہرست سے جس چیز کو پسند کی کمیشن ایجنٹی مین منگانا منظور ہو اس چیز کے نمبر فہرست مذکور سے اقرار فرما کر طلب فرماوین انشاء اللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ۱ فی روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہوگی

المشتہر کرم الٰہی سوداگر مہیلی بازار کانپور

اطلاع بخدمت خریداران رسالہ حسن

رسالہ حسن جو باہوار زیر نگرانی و سرپرستی عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے چند مہینے سے عالی درجہ قدردانوں کی فرمایش سے مطبع مفید عام آگرہ سے جو چھاپنے کے فن میں مسلم اور نہایت پسندیدہ و شائع ہوتا ہے تاکہ اوسکے اولوالعزم ناظرین کو خوبی مضامین کے ساتھ لوازم طبع کا بھی پورا لطف حاصل ہو جو حیدرآباد کے مطابع سے باوجود کوشش کامل نہیں ہوا ہے

ہمکو اپنا حیدرآباد کا خاص مطبع بیکار کر دینا پڑا اور اخراجات کی تو کچھ پروا نہیں ہے کہ ہمارے اولوالعزم ناظرین بلحاظ کثرت و صحت اغلاط و زیبائی چھاپا اور رنگا ہوا دیکھکر ممنون کرین گے اور اس علمی پرچے کی درستی و قبولیت مدد فرماکر اپنی قوم کو ایسی مفید علوم و فنون کے اشاعت کی ہمنوا بنا کر ثواب دارین حاصل کرینگے مطبع مفید عام آگرہ کو رسالہ کے دیگر تعلقات سے کچھ بحث نہیں ہے اسلیے جملہ خطوط و کتابت متعلقہ رسالہ زر حسب دستور سابق حیدرآباد میں نواب صاحب موصوف کے نام نامی سے ہونی چاہیے چندہ سالانہ سال تمام عہ کم آنی والان

فقط اجرت اشتہار فی مرتبہ فی صفحہ ایک روپیہ

البراشتہار محمد یوسف منیجر رسالہ حسن حیدرآباد دکن

حسن

جلد ہفتم (۷) نمبر چہارم (۴)

بابت ماہ اپریل سنہ ۹۴ء

سلطنتِ قیصری

از عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

مطبع حسن میں چھپکر شایع ہوا

اطلاع بخدمت خریداران رسالہ حسن

رسالہ حسن جو باہوار زیر نگرانی و سرپرستی عالیجناب **نواب عماد نواز جنگ بہادر** حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے چند مہینے سے عالی و رجہ قدر دانوں کی فرمایش سے قطع مفید عام آگرہ سے جو چھاپنے کے فن میں مسلم اور نہایت پسندیدہ ہے شائع ہوتا ہے تاکہ اوسکے اولوالعزم ناظرین کو خوبی مضامین کے ساتھ نواز مطبع کا بھی پورا اطمینان حاصل ہو جو حیدرآباد کے مطابع سے باوجود کوشش نہیں ہوا اس سے ہمکو اپنا حیدرآباد کا خاص مطبع بیکار کر دینا پڑا اور اخراجات کی توفیر ہوئی ہمکو امید ہے کہ ہمارے اولوالعزم ناظرین بلحاظ کثرت وجہ اخراجات و قدر افزائی اپنا اپنا زر اعانہ ادا کرکے ممنون کرین گے اور اس علمی پرچے کی درمے و قلمے مدد و فرما کر اپنی قوم کو تحصیل علوم و فنون کے اشاعت کی ہمونہ بنا ضرور ہے اس سے فائدہ اوٹھانیکا موقع دینگے مطبع مفید عام آگرہ کو رسالہ کے دیگر تعلقات سے کوئی بحث نہیں ہے اسلیے جملہ خطوط و کتابت و ترسیل زر حسب دستور سابق حیدرآباد میں نواب صاحب ممدوح کے نام نامی سے ہونی چاہیے چنیدہ سالانہ نسال تمام عدد کم آمدنی ۱۲ روپیہ

الم اجرت اشتہار فی مرتبہ فی صفحہ ایک روپیہ

البراشتہار محمد یوسف منیجر رسالہ حسن حیدرآباد دکن

حسن

جلد ہفتم (۷) نمبر چہارم (۴)

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء

سلطنتِ قیصری

از عالی جناب نواب عماد نواز جنگ صاحب

مطبع حسن میں چھپکر شایع ہوا

سلطنت قیصریہ

اس سلطنت کا کچھ حال ہر ہندوستان ہم اس سے قبل لکھہ چکے ہین۔ اب سلطنت یورپ کا حال قلمبند کرتے ہین۔ اگرچہ ہمارا یہ مضمون نہایت مختصر ہے اور حتی الامکان صرف ہندسون مین تبلایا گیا ہے تاہم اردو کے پڑہنے والون کے واسطے مفید ہے۔ جو احباب گورنمنٹ قیصریہ کی نسبت رائے زنی کرتے ہین اون کو اس عظیم الشان گورنمنٹ کی قوت مالی و ملکی و انتظامی سے بھی پوری پوری وقفیت نہایت ضرور ہے۔

انگریزی سلطنت واقع یورپ

سلطنت برطانیہ کے دو حصے ہین۔

اولاً سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ (گریٹ برٹن) و آئرلینڈ۔

ثانیاً ہندوستان و نوآبادیان ریاستہاے محفوظہ و توابعات۔

مگر ہم اسوقت سلطنت اول الذکر کا بیان کرتے ہین۔

ملکہ و قیصر فرمان روا

اسوقت وکٹوریہ ملکہ معظمہ برطانیہ عظمےٰ و آئرلینڈ اور قیصر ہند حکمران ہین جو ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کو پیدا ہوئی ہین - اونکے باپ کا نام اڈورڈ ڈیوک آف کنیٹ تھا اور یہہ بادشاہ جارج ثالث کے چوتھے بیٹے تھے - ملکہ معظمہ کی والدہ کا نام شاہ زادی وکٹوریہ آف سیکس سالفیلڈ کوبرگ تھا - اور یہہ شاہ زادہ امیچ آف لینگن کی بیوہ تھین - جب بادشاہ ولیم چہارم ملکہ معظمہ کے چچا نے ۲۰ مرجون سنہ ۱۸۳۷ عیسوے کو وفات پائی تو ملکہ تخت نشین ہوئین - اور رسم تخت نشینی ۲۸ مرجون سنہ ۱۸۳۸ء کو بہ مقام ویسٹ منسٹر ابی ادا کی گئی - ۱۰ مر فروری سنہ ۱۸۴۰ء کو شاہزادہ البرٹ آف سیکس کوبرگ گوتھا سے اون کی شادی ہوئی - اور ۱۴ مر دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء کو وہ بیوہ ہوگئین -

اولاد ملکہ معظمہ

(۱) پرنسس وکٹوریہ (جو امپریس فریڈرک ہین) ۲۱ مر نومبر سنہ ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین - اور ۲۵ مرجون سنہ ۱۸۵۸ء کو پرنس فریڈرک ولیم (فریڈرک اوّل خاندان جرمنی) سے جو ولیم اوّل شاہنشاہ جرمنی اور بادشاہ پروشیا کا بڑا بیٹا تھا اون کی شادی ہوئی - اور ۵ مرجون سنہ ۱۸۸۸ء کو بیوہ ہوگئین -

(۲) البرٹ اڈورڈ پرنس آف ویلز ۹ مر نومبر سنہ ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے - ۱۰ مر نومبر سنہ ۱۸۶۳ء کو پرنس الگزینڈرا دختر شاہ کرسچین نہم ء الی ڈنمارک سے ان کی شادی

ہوئی۔ اولاد (۱) جارج ڈیوک آف پارک ۔ ۳ر جون ۱۸۶۵ء کو پیدا ہوئے (۲) لوئس ۲۰ر فروری ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئین اور ۲۷ر جولائی ۱۸۹۹ء کو ڈیوک آف فائف سے شادی ہوئی ۔ ان کی ایک بیٹی الگزینڈرا وکٹوریہ ۱۷ر مئی ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئی ہے (۳) وکٹوریہ ۶ر جولائی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئین۔ (۴) ماد ۲۶ر نومبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے ۔

(۳) پرنس الفریڈ ڈیوک آف اڈنبرا ۔ ۶ر اگست ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے اور ۲۳ر جنوری ۱۸۷۴ء کو گرانڈ ڈچس میری آف رشیا سے جو شاہنشاہ الگزینڈر ثانی کی اکلوتی بیٹی ہین ان کی شادی ہوئی ۔ اولاد (۱) الفریڈ ۱۵ر اکتوبر ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوئے (۲) میری ۔ ۲۹ر اکتوبر ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئین ۔ اور ۱۰ر جنوری ۱۸۹۳ء کو پرنس فرڈینینڈ آف ہوہنزولرن سگمارنگن ولیعہد رومانیا سے ان کی شادی ہوئی (۳) وکٹوریہ ۔ ۲۵ر نومبر ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئین (۴) الگزینڈرا یکم ستمبر ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے (۵) بیٹرس ۲۰ر اپریل ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے (۴) پرنسس ہلینا ۔ ۲۵ر مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین ۔ اور ۵ر جولائی ۱۸۶۶ء کو پرنس کرسچین آف شلسوگ ہولسٹین سے ان کی شادی ہوئی اولاد ۔ (۱) کرسچین ۱۴ر اپریل ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئے (۲) البرٹ جان ۲۶ر فروری ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے (۳) وکٹوریہ ۳ر مئی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئین (۴) لوئس ۱۲ر اگست ۱۸۷۲ء کو پیدا ہوئین ۔ اور ۶ر جولائی ۱۸۹۱ء کو پرنس البرٹ

آف انہلٹ سے ان کی شادی ہوئی۔

(۵) پرنس لوئس۔ ۱۸ مارچ ۱۸۴۸ء کو پیدا ہوئین۔ اور ۲۱ مارچ ۱۸۷۱ء کو جان مارکوئس آف لورن نسبہ زند اکبر ڈیوک آف آرگائل سے ان کی شادی ہوئی۔

(۶) پرنس آرتھر ڈیوک آف کناٹ یکم مئی ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ اور پرنس لوئی آف پرشیا سے جو ۲۵ جنوائی ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوئی ہین ان کی شادی ہوئی۔

اولاد (۱) مارگرٹ وکٹوریہ ۲۵ جنوری ۱۸۷۲ء کو پیدا ہوئین (۲) آرتھر۔ ۱۳ جنوری ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے (۳) وکٹوریہ۔ ۱۷ مارچ ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئین

(۷) پرنسس بیٹرس ۱۴ اپریل ۱۸۵۳ء کو پیدا ہوئین اور ۱۳ جولائی ۱۸۸۵ء کو پرنس ہنری فرزند ثالث پرنس الگزینڈر آف ہیٹنبرگ عم لڈوک چہارم گرانڈ ڈیوک آف ہیس سے ان کی شادی ہوئی۔ اولاد (۱) الگزینڈر البرٹ ۲۳ نومبر ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے (۲) وکٹوریہ یوجین ۲۴ اکتوبر ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئین (۳) لیوپولڈ آرتھر لوئس۔ ۲۱ مئی ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے (۴) مارس وکٹر ڈونلڈ ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئے۔

عمزاد ملکہ معظمہ

(۱) پرنس آرنسٹ آگسٹس ڈیوک کمبرلینڈ ۲۱ ستمبر ۱۸۴۵ء کو پیدا ہوئے یہ ڈیوک آرنسٹ آگسٹس کمبرلینڈ کے پوتے ہین جو بادشاہ جارج ثالث کے پانچوین بیٹے تھے ۲۱ دسمبر ۱۸۷۸ء کو تھرا شاہزادی ڈنمارک سے جو ۱۹ ستمبر ۱۸۵۳ء کو

پیدا ہوئی ہین ان کی شادی ہوئی۔ ۶ بچے ہین

(۲) پرنس جارج ڈیوک آف کیمبرج ۲۶ مارچ ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوے یہ ڈیوک اڈولف کیمبرج کے پوتے ہین جو بادشاہ جارج ثالث کے چھٹے بیٹے تھے۔ یہ برٹش فوج کے فیلڈ مارشل کمانڈنگ ان چیف ہین۔

(۳) پرنسس آگسٹ شاہزادہ موصوف کی ہین۔ ۱۹ جولائی ۱۸۲۲ء کو پیدا ہوئین اور ۲۸ جون ۱۸۴۳ء کو گرانڈ ڈیوک فریڈرک ولیم والی میکلنبرگ اسٹرلیٹز سے انکی شادی ہوئی۔

(۴) پرنسس میری شاہزادی موصوفہ کی ہین ۲۷ نومبر ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوئین اور ۱۲ جون ۱۸۶۶ء کو فرانسز وان ٹک فرزند پرنس الگزینڈر والی وٹمبرگ سے جو ۲۷ اگست ۱۸۳۷ء کو پیدا ہوے ان کی شادی ہوئی۔ ان کے چار بچے ہین۔ (۱) وکٹوریہ میری جو ۲۶ مئی ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئین۔ (۲) البرٹ جو ۱۳ اگست ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوے (۳) فرانسز جوزف جو ۹ جنوری ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئے (۴) الگزینڈر جو ۱۴ اپریل ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوے۔

ملکہ کو سلطنت اپنے حق سے ملی ہے کیونکہ وہ بلحاظ وراثت اور نہیں انتخاب کی رو سے تخت نشین ہوئی ہین۔ اور یہہ حق اون کا قانون ۱۲ و ۱۳ ولیم ثالث باب ۲ کے مطابق ہے۔ جس کی رو سے پرنس سوفیہ آف ہنوور اور اولاد کے لئے جو پروٹسٹنٹ مذہب کی ہو وارث تخت تسلیم کیا گیا ہے

ملکہ کی آمدنی پارلیمنٹ کی منظوری پر موقوف ہی۔ اور پہلے بادشاہون کی
بہ نسبت بہت کم ہے۔ جارج اوّل کے زمانے مین اس آمدنی کی مقدار بعض اوقات
مین ..... ۱ پونڈ تھی۔ لیکن ۱۷۷۷ء مین یہ آمدنی ..... ۹ پونڈ مقرر ہوگئی
تھی۔ اور جو آمدنی موروثی بمقبوضہ جائداد صرف شاہی سے اس کی بہ نسبت کچھ زیادہ
ہوتی تو وہ خزانے مین روانہ کر دیجاتی تھی۔ ولیم چہارم کے زمانے مین بہت سے
خرچ کم کر دئے گئے۔ اور ..... ۱۵ پونڈ ماہوار شاہی خرچ کے لئے مقرر کئے گئے
قانون ۱ و ۲ وکٹوریہ باب ۲ کی رو سے یہہ مقرر ہوگیا ہے
کہ عہد ملکہ معظمہ مین شاہی اخراجات کے محاصل سرکاری محاصل کا ایک جز رہین۔
مگر جو روپیہ مصرف خاص کے واسطے ہے وہ ملکہ کو دیدیا جایا کرے۔ درحقیقت اس
قانون کی رو سے ملکہ معظمہ نے اپنی سالانہ تنخواہ ..... ۳۸۰۵ پونڈ مقرر کر لی ہے
جس مین سے ..... ۶ جیب خاص کا خرچ ہے اور ۶۰ ۱۲ ۲۳ پونڈ ملازمان خانگی
کی تنخواہ ہے۔ اور ۴۴۴۰ پونڈ اون کے وظیفے اور پنشن کے واسطے ہے
اور ۱۳۲۰۰ پونڈ خیرات و صدقات کے لئے رکھے ہین۔ اس کے بعد ۳۶۳۰۰ پونڈ
اور بچتے ہین جو کسی خاص کام کے نام سے نہین ہین اور اسوجہ سے درباری اخراجات
مین آجاتے ہین۔ ملکہ معظمہ نے لنکیسٹر کے ڈچی (نوابی) بھی اپنے لئے لے رکھی
ہے جسکی ۱۸۹۱ء مین ۸۴۰۷ پونڈ آمدنی ہوگئی تھی۔ اور جو روپیہ اس مین
سے ملکہ کو اوس سال دیا گیا اوسکی مقدار ..... ۵ پونڈ تھی۔

یہ شاہی خاندان کی تنخواہیں ہیں سرکاری محاصل سے ہی دیجاتی ہیں
ڈیوک آف اڈنبرا کو ۲۵۰۰۰ پونڈ سالانہ۔ ڈیوک آف کنٹ کو ۲۵۰۰۰ پونڈ۔
امپریس وکٹوریہ جرمنی کو ۸۰۰۰ پونڈ۔ پرنس کرسچین شلسوگ ہولسٹن کو ۶۰۰۰ پونڈ۔ پرنس
لوئس مارشنس آف بورن کو ۶۰۰۰ پونڈ۔ پرنس ہنری (بیٹرس) آف بیٹنبرگ کو
۶۰۰۰ پونڈ۔ گرانڈ ڈچس آف مکلنبرگ اسٹریلٹز کو ۳۰۰۰ پونڈ۔ پرنس ٹیک کو جو پہلے
پرنس یری آف کیمبرج تھین ۶۰۰۰ پونڈ۔ جارج ڈیوک آف کیمبرج کو ۱۲۰۰۰ پونڈ
پرنس ہلینا آف والڈک ڈچس آف البنی کو ۶۰۰۰ پونڈ۔

بموجب قانون ۲۶ وکٹوریہ باب اوّل کے ولیعہد کو ۴۰۰۰۰ پونڈ سالانہ
ملتے ہیں۔ اور علاوہ اسکے ۱۸۸۹ء کے قانون کے بموجب اپنے بچون کی پرورش
کے واسطے اونہین ۲۷۰۰۰ پونڈ سالانہ اور ملتے ہیں۔ اور شاہزادہ ویلز کو اسکے
سوا ڈچی آف کارنوال بھی دیدی گئی ہے جس سے ۱۸۹۱ء مین ۶۸۰۰۰ پونڈ آمدنی
ہوئی۔ اور شاہزادہ موصوف کو اوس سے ۶۳۸۴۸ پونڈ دے گئے۔ پرنس آف ویلز
کو بھی قانون ۲۶ وکٹوریہ باب اوّل کی رو سے ۱۰۰۰۰ پونڈ سالانہ ملتے ہیں اور جو
بیوگی کی حالت مین ۳۰۰۰۰ پونڈ ہوجائینگے۔

جب سے انگلستان اور اسکاٹلینڈ کے ملک ملکر ایک ہوگئے
ہیں۔ اوس وقت سے جو بادشاہ برطانیہ عظمےٰ کے تخت پر بیٹھے اون کی
مع تاریخ تخت نشینی اس طرح ہے۔

خاندان اسٹوارٹ

جیمس اوّل ..... سنہ ۱۶۰۳ء

چارلس اوّل ..... سنہ ۱۶۲۵ء

سلطنت جمہوری

پارلیمنٹ کی کارپردازی ... سنہ ۱۶۴۹ء

پروٹکٹریٹ (یعنے وہ زمانہ جس میں سلطنت کا حکمران ایک کارپرداز محض تھا) سنہ ۱۶۵۳ء

خاندان اسٹوارٹ

چارلس ثانی ..... سنہ ۱۶۶۰ء

جیمس ثانی ..... سنہ ۱۶۸۵ء

خاندان اسٹوارٹ اورنج

ولیم و میری ..... سنہ ۱۶۸۹ء

ولیم ثالث ..... سنہ ۱۶۹۴ء

خاندان اسٹوارٹ

این ..... سنہ ۱۷۰۲ء

خاندان ہنوور

جارج اوّل ..... سنہ ۱۷۱۴ء

جارج ثانی ..... سنہ ۱۷۲۷ء

جارج ثالث ..... سنہ ۱۷۶۰ء

جارج چہارم ..... سنہ ۱۸۲۰ء

ولیم چہارم ..... سنہ ۱۸۳۰ء

وکٹوریہ ..... سنہ ۱۸۳۷ء

سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ

حکومت اور اوسکا طرز

۱ اختیارات شاہی و صدر محکمہ جات

سلطنت برطانیہ کے قانون بنانے کا سب سے بڑا اختیار پارلیمنٹ کو ہے۔ پریوی کونسل کے مشورے پر جب کبھی بادشاہ کو پارلیمنٹ کا طلب کرنا منظور ہوتا ہے تو اوسکے اجتماع سے کم ازکم (۳۵) روز پیشتر دفتر چینسلر (دیوان اعظم) سے ایک شاہی فرمان جاری ہوا کرتا ہے۔ اور ایسے ہی جب ہوس آف کامنز (دیوان عام) مین جب کوئی ممبری خالی ہوتی ہے تو پارلیمنٹ کے اجلاس کے زمانے مین ہوس کی تحریک سے اور ایام تعطیل مین اسپیکر (میر مجلس) کے اشارے سے فرمان اجرا پاتا ہے۔ کچھ عرصے سے ایسا دستور ہو گیا ہے کہ پارلیمنٹ کا سالانہ اجلاس وسط فروری سے آخر اگست تک ہوا کرتا ہے۔ یہہ ضرور ہے کہ اوسکا اجلاس بہت لمبا ہو کیونکہ جو مسودات پیش شدہ اگر اجلاس موجودہ مین منظور نہ ہون تو وہ سب غارت جایا کرتے ہین۔ جو شاہی اشتہار اس غرض سے مشتہر ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ اپنا کام شروع کرے اوسکے لئے ضرور ہے کہ جلسے کے وقت سے ۱۴ دن پیشتر جاری ہو۔ پارلیمنٹ کی برخاستگی گویا اوسکی موت ہے۔ بادشاہ کی مرضی سے وہ موقوف کیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ آجکل دستور ہو گیا ہے وہ یہہ ہے کہ تعطیل کے ایام مین اشتہار کے ذریعے سے یا اوس کی مدت کے ختم ہونے پر موقوف ہوا کرتا ہے قانوناً اوسکی مدت ۷ سال ہے۔ پہلے جب کبھی بادشاہ مرا کرتا تھا تو پارلیمنٹ موجودہ موقوف ہو جاتا تھا۔ مگر ولیم ثالث کے عہد سے یہہ قاعدہ قرار پایا تھا کہ نئے بادشاہ

تخت نشینی سے اوسکی موقوفی چھ مہینے تک ملتوی رہتی تھی۔ اب ۱۸۶۷ء کے ریفارم ایکٹ کے بموجب جب کبھی آیندہ کوئی بادشاہ مرے گا تو پارلیمنٹ اوس سے موقوف نہ ہوگا۔

پارلیمنٹ کی موجودہ صورت جو دو ہوس آف لیجسلیچر (مقننین کے دیوانون) ہوس آف لارڈز (دیوان خاص) اور ہوس آف کامنز (دیوان عام) مین منقسم ہے چودھوین صدی کے وسط سے چلے آتے ہین۔

اپر ہوس (دیوان اعلے) مین پیییر (امرا) لوگ بھرتی ہوا کرتے ہین۔ اور اون کے بھرتی ہونے کے حقوق اس طرح حاصل ہوتے ہین۔

(۱) بسبب حق وراثت۔

(۲) بحکم بادشاہ وقت۔

(۳) بوجہ عہدہ جیسے انگریزی بشپ۔

(۴) بوجہ انتخاب مدت العمر۔ جیسے آئرلینڈ کے پیییر۔

(۵) بوجہ انتخاب تا میعاد پارلیمنٹ۔ جیسے اسکاٹ لینڈ کے پیییر۔

۱۸۳۰ء مین اوسکے ممبرون کی تعداد ۴۰۱ تھی ۱۸۴۰ء مین ۴۵۷ ۱۸۵۰ء مین ۴۴۸ ۱۸۶۰ء مین ۴۵۸ ۱۸۷۷ء مین ۵۰۳ ۱۸۹۲ء مین ۵۶۲۔ ان موروثی پیییرون مین سے دو ثلث تو ایسے ہین جو اسی صدی مین پیییر ہوئے ہین۔ اگر خاندان شاہی اور مذہبی پیییرون سے قطع نظر کرلین تو

ہوس آف لارڈز کے ۴ پیئر ایسے ہین جو تیرہوین صدی کے اخیر سے ہین۔ اور
۷ چودہوین صدی کے۔ اور ۷ پندرہوین صدی کے ہین۔ علاوہ برین
۷ پیئر یس سلطنت متحدہ مین اور ۳ اسکاٹ لینڈ مین ہین۔ اور ۲۰
اسکاٹ لینڈ اور ۶۴ آئرلینڈ کے ایسے پیئر ہین جو پارلیمنٹ کے پیئر نہین ہین
واضعان قانون کے لوڈر ہوس (دیوان اونے) مین جب سے کہ
قانون ۴۹ ہنری ثالث کا جاری ہوا ہے شائر کے نائٹ (ضلع کے عمائد)
سٹیزن (شہری) برجس (قصبات کے معزز) داخل ہوا کرتے ہین۔ اور سب ملکر
را ئے دیا کرتے ہین۔ اڈورڈ اوّل کے عہد مین ۳۷ شائر (ضلع) اور ۱۶۶
برو (قصبہ) کی جانب سے دو دو وکیل ہوس آف کامنز مین آیا کرتے تھے لیکن
جب ہنری ہشتم تخت نشین ہوا تو ان ممبرون کی انتخاب کرنے والی جماعتون کی
تعداد صرف ۱۴۷ تھی۔ اڈورڈ چہارم کے زمانے سے چارلس ثانی کے عہد تک
جو ترقی ہوئی وہ بالکل برو کے ممبرون مین ہوئی۔ چارلس اوّل کے چوتھے پارلیمنٹ
مین انگلستان اور ویلز کے اون مقامات کی تعداد جہان سے ممبر منتخب ہوتے تھے
ممبران کاؤنٹی (اضلاع) کے سوا ۲۱۰ تھی۔ اور اسٹوارٹون کے زمانہ
حکومت مین ہوس آف کامنز کے ممبرون کا شمار ۵۰۰ کے قریب تک ہوگیا تھا
اسکے بعد ممبرن کی تعداد مین اسکاٹ لینڈ کے شمول تک جو ملکہ این کے زمانہ مین
واقع ہوا کوئی بڑا فرق نہ ہوا۔ مگر اسکاٹ لینڈ کے ملنے پر ۴۵ وکیل اور

زائد کئے گئے۔ اور نیز ۱۸۸۵ء مین آئرلنڈ کی طرف سے ۱۰۰ ممبر بڑہا ئے گئے۔ اسطرح پر قانون ۱۸۸۵ء تک جس کی رو سے ممبرون کا جدید انتظام ہوا ہے ممبرون کی اوسط تعداد ۶۵۰ کے قریب قریب رہے۔ مگر اس قانون سے (۶۷۰) قرار دیے گئے۔

۱۸۳۲ء کے قانون ریفارم سے انگلش کاونٹیون (اضلاع) کی اون جماعتون کی تعداد جو ممبرون کو منتخب کرتے ہین ۵۲ سے ۹۲ تک بڑہادی گئی اور ۵۶ بروسے جس مین ۲۰۰۰ سے آبادی کم تہے استحقاق انتخاب بالکل لے لیا گیا تہا۔ اور ۳۱ بروسے جس مین ۴۰۰۰ سے آبادی کم تہی بجاے ۲ کے ایک ممبر بھیجنا مقرر کیا گیا تہا۔ برخلاف اسکے ۲۲ نئے بروکو دو دو ممبر بھیجنے کا اور ۲۴ کو ایک ایک ممبر بھیجنے کا استحقاق عطا ہوا۔ اسکاٹ لینڈ مین قصبات کے ممبرون کی تعداد ۱۵ سے ۲۳ یعنے کل ۵۳ اور آئرلینڈ کے ۱۰۰ سے ۱۰۵ تک ہوگی۔

اسکے بعد ہوس آف کامنز مین جو جماعتہا ے انتخاب کنندگان ہین بڑی تبدیلی ہوئی وہ تبدیلی قانون ۱۸۶۷ء ۱۸۶۸ء کی رو سے ہوئی تہی اس قانون کے بموجب انگلینڈ اور ویلز کو ۴۹۳ ممبر اور اسکاٹ لینڈ کو ۶۰ ممبرون کے بھیجنے کا حق دیا گیا۔ مگر آئرلینڈ والون کے حقوق مین کچہہ تبدیلی نہین ہوئی اور انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے برون کو خاندانی رائے دینے کا استحقاق بہی

مرحمت ہوا۔ مگر جو تبدیلی کہ پارلیمنٹ مین اس سے پیچھے ہوئی وہ قانون ۱۸۸۴ء بابت وکالت رعایا اور قانون ۱۸۸۵ء بابت انتظام تقرر وکلار سے ہوئی ہے پہلے قانون کی رو سے مالکان مکان وکرایہ داران کاونٹی (اضلاع) کو بھی حق رائے زنی حاصل ہوگیا ہے۔ جو قانون ۱۸۶۷ء کے بموجب صرف مالکان مکان وکرایہ داران برو کو تھا۔ اور دوسرے قانون کے حکم سے سلطنت متحدہ کے کاونٹی اور برو (اضلاع اور قصبات) کی جماعت انتخاب کنندگان مین ایک نئی صورت پیدا ہوگئی ہے جس سے کاونٹی اور برو مین مالکان مکان اور کرایہ داران کو حق رائے زنی یکسان ملگیا ہے۔

قانون ۱۸۸۴ء "وکالت رعایا" کی رو سے ایک سروس فرینچائز (حق رائے زنی بوجہ ملازمت) بھی قایم کیا گیا ہے۔ اور قاعدۂ انتخاب مین تینون مملکتون کو مساوات حاصل ہوگئی ہے۔

قانون انتظام ۱۸۸۵ء کے بڑے نتایج بلحاظ تعداد ممبران پارلیمنٹ کے جو کاونٹی برو اور یونیورسٹیون سے منتخب ہوئے حسب تفصیل ذیل ہین۔

	تعداد ممبران انگلینڈ			تعداد ممبران اسکاٹینڈ			تعداد ممبران آئرلینڈ			کل تعداد ممبران سلطنت متحدہ		
	کاونٹی (ضلع)	برو (قصبہ)	یونیورسٹی	کاونٹی	برو	یونیورسٹی	کاونٹی	برو	یونیورسٹی	کاونٹی	برو	یونیورسٹی
موجودہ حال	۲۵۳	۲۳۷	۲	۳۹	۳۱	۲	۸۵	۱۶	۲	۳۷۷	۲۸۴	۹
سابق	۲۸۰	۲۹۷	۵	۳۲	۲۶	۲	۶۴	۳۷	۲	۳۷۳	۳۶۰	۹

اسلئے اون ممبرون کی کل تعداد اب ۶۷۰ ہے جو قبل قانون انتظام کے ۶۵۲ تھی ۔ اسکاٹ لینڈ کیطرف سے ۱۲ اور انگلینڈ کی جانب سے چھ عہدہ دار زائد ہین ۔

قانون مذکور کے بعد منتخب کنندون کی تعداد جو درج رجسٹر ہوئی وہ پہلی تعداد کے مقابلے مین حسب تفصیل ذیل ہے ۔

		کاونٹیان	برو	یونیورسٹیان	کل تعداد رجسٹر کنندگان
سنہ ۱۸۹۲ء	انگلینڈ و ویلز	۲۷۴۷۶۵	۲۰۴۷۰۰۶	۱۶۰۶۶	۴۸۱۰۲۳۷
	اسکاٹ لینڈ	۳۳۶۲۹۵	۲۵۳۱۸۰	۱۶۹۲۸	۶۰۶۴۰۳
	آئرلینڈ	۶۴۲۸۶۵	۹۷۵۹۹	۴۳۵۲	۷۴۴۸۱۶
	کل سلطنت متحدہ	۳۷۲۶۳۲۵	۲۳۹۷۷۸۵	۳۷۳۴۶	۱۶۱۴۵۶
سنہ ۱۸۸۳ء	انگلستان و ویلز	۹۶۶۶۱۹	۱۶۵۱۷۳۲	بروین شاملہ نہین	۲۶۱۸۴۵۱
	اسکاٹ لینڈ	۹۹۶۵۲	۲۱۰۷۸۹		۳۱۰۰۴۱
	آئرلینڈ	۱۶۵۹۹۷	۵۸۰۲۱		۲۲۴۰۱۸
	کل سلطنت متحدہ	۱۲۳۲۳۶۸	۱۹۲۰۷۴۲		۳۱۵۲۹۱۰

اس طرح پر ریفارم بل (قانون اصلاح) سے تیس لاکھ منتخب کنندے زیادہ ہو گئے

اور اب کل آبادی کے چھٹے حصے کی برابر منتخب کنندون کی تعداد ہے۔

ناخواندہ ووٹ (رائے) دینے والونکی تعداد اور کل ووٹ دینے والونکی تعداد حسب ذیل ہے

	انگلینڈ	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ	کل سلطنت متحدہ
ناخواندہ	۸۰۴۳۰	۷۷۰۸	۹۸۴۰۴	۱۸۶۵۴۱
کل ووٹ دہندون کی تعداد	۳۷۰۵۱۰۳	۴۴۷۵۸۸	۴۵۰۹۰۶	۴۶۰۳۵۹۷

چونکہ یہہ ضرور ہے کہ ممبران پارلیمنٹ کے انتخاب کا ووٹ ارقرعہ مخفی طور پر ہو اسلئے اس مقصد کے لئے ایک قانون ہر سال منظور ہوا کرتا ہے۔

پارلیمنٹ کا ممبر ہونے کے لئے صرف ایک چیز یعنے ۲۱ برس کی عمر کی ضرورت ہے۔ اور اسکے سوا اور کسی امر کی شرط نہین ہے لیکن چرچ آف انگلنڈ۔ وچرچ آف اسکاٹ لینڈ۔ ورومن کیتھولک فرقون کے پادری پارلیمنٹ کے ممبر نہین ہو سکتے۔ اور نہ کوئی سکاری ٹھیکہ دار اور نہ شیرف اور نہ عہدہ داران کارروائی انتخاب اپنے اپنے اضلاع کیلئے ووٹ دیسکتے ہین اور نہ ممبر مقرر ہو سکتے ہین۔ کوئی انگلنڈ کا پیر یا اسکاٹ لینڈ کا پیر ہوس آف کامنز مین بھرتی نہین ہوتا۔ لیکن آئرلینڈ کے نن ریپریزنٹیٹو پیرون کو ممبر ہونیکا استحقاق حاصل ہے۔

سلطنت متحدہ کی پارلیمنٹون کی مدت کارروائی جو صدسے موجودہ مین اپنے اپنے وقت پر رہی ہے وحسب ذیل ہے۔

نام بادشاہ وقت	پارلیمنٹ	کب سے شروع ہوا	کب برخاست ہوا	تقریباً مدت کارروائی
جارج ثالث	اوّل	۲۷ ستمبر سنہ ۱۷۹۶ء	۲۹ جنوری سنہ ۱۸۰۲ء	۵ سال ۴ مہینہ ۳ یوم
〃	۲	۳۱ اگست سنہ ۱۸۰۲ء	۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ء	۴ سال ۱ مہینہ ۲۵ یوم
〃	۳	۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ء	۲۹ اپریل سنہ ۱۸۰۷ء	۰ 〃 ۴ 〃 ۱۵ 〃
〃	۴	۲۲ جون سنہ ۱۸۰۷ء	۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۱۲ء	۵ 〃 ۳ 〃 ۷ 〃
〃	۵	۲۴ نومبر سنہ ۱۸۱۲ء	۱۰ جون سنہ ۱۸۱۸ء	۵ 〃 ۶ 〃 ۱۶ 〃
〃	۶	۴ اگست سنہ ۱۸۱۸ء	۲۹ فروری سنہ ۱۸۲۰ء	۱ 〃 ۶ 〃 ۲۵ 〃
جارج چہارم	۷	۲۳ اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	۲ جون سنہ ۱۸۲۶ء	۶ 〃 ۱ 〃 ۹ 〃
〃	۸	۱۴ نومبر سنہ ۱۸۲۶ء	۲۴ جولائی سنہ ۱۸۳۰ء	۳ 〃 ۸ 〃 ۱۰ 〃
ولیم چہارم	۹	۲۶ اکتوبر سنہ ۱۸۳۰ء	۲۲ اپریل سنہ ۱۸۳۱ء	۰ 〃 ۵ 〃 ۲۸ 〃
〃	۱۰	۱۴ جون سنہ ۱۸۳۱ء	۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۲ء	۱ 〃 ۵ 〃 ۲۰ 〃
〃	۱۱	۲۹ جنوری سنہ ۱۸۳۳ء	۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۳۴ء	۱ 〃 ۱۱ 〃 ۱ 〃
〃	۱۲	۲۹ فروری سنہ ۱۸۳۵ء	۱۸ جولائی سنہ ۱۸۳۷ء	۲ 〃 ۵ 〃 ۰
وکٹوریہ	۱۳	۱۴ نومبر سنہ ۱۸۳۷ء	۲۳ جون سنہ ۱۸۴۱ء	۳ 〃 ۷ 〃 ۹ 〃
〃	۱۴	۱۱ اگست سنہ ۱۸۴۱ء	۳۰ جولائی سنہ ۱۸۴۷ء	۵ 〃 ۱۱ 〃 ۱۲ 〃
〃	۱۵	۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ء	یکم جولائی سنہ ۱۸۵۳ء	۴ 〃 ۸ 〃 ۱۱ 〃
〃	۱۶	۴ نومبر سنہ ۱۸۵۲ء	۲۰ مارچ سنہ ۱۸۵۷ء	۴ 〃 ۴ 〃 ۱۱ 〃

مین ساوتھ لنکے شائر کیطرف سے اور ۱۸۶۸ء مین گرین وچ کی طرف سے۔
فرسٹ لارڈ آف ٹریژری (وزیر اعظم خزانہ) دسمبر ۱۸۶۸ء۔ اور اسی کے ساتھ
چینسلر آف دی اکسچکر اگست ۱۸۷۴ء۔ ان دونون عہدون سے جنوری ۱۸۷۴ء
مین استعفا دیدیا۔ مئی ۱۸۷۴ء مین پھر فرسٹ لارڈ آف دی ٹریژری اور چینسلر
آف دی اکسچکر۔ اور چینسلری سے دسمبر ۱۸۸۲ء مین۔ اور فرسٹ لارڈ کے
عہدے سے جون ۱۸۸۵ء مین استعفا دیا۔ پھر فروری ۱۸۸۶ء مین فرسٹ لارڈ آف
ٹریژری و لارڈ پریوی سیل (وزیر مہر خاص) ہوئے۔ اور اگست ۱۸۸۶ء مین
استعفا دیا۔ پھر ۱۵ اگست ۱۸۹۲ء مین وزیر اعظم ہوئے۔ اور دم تحریر اور امید
لینے مارچ ۱۸۹۴ء کو عہدۂ وزارت اعظم سے مستعفی ہوئے اور لعبوض ان کے
لارڈ روزبری وزیر اعظم ہوئے۔

۲ لارڈ ہائی چینسلر (صدر اعظم عدالت)

رائٹ آنریبل لارڈ ہرشل جو پہلے سر فارر ہرشل کہلاتے تھے۔ ۱۸۳۷ء مین پیدا
ہوئے۔ بان ولندن یونیورسٹیون مین تعلیم پائے۔ ۱۸۶۰ء مین بیرسٹری کا
امتحان لنکولن کے مدرسے کا دیا اور ۱۸۶۲ء مین کوئن کونسل اور پنشر ہوئے۔
۱۸۷۴ء مین پارلیمنٹ کے ممبر درہم کی طرف سے ہوئے۔ مئی ۱۸۸۰ء سے
جون ۱۸۸۵ء تک سالسٹر جنرل۔ فروری سے اگست ۱۸۸۶ء تک لارڈ چینسلر
(صدر عدالت) اب عہدۂ حال پر ۱۵ اگست ۱۸۹۲ء سے ممتاز ہین۔

۳ لارڈ پریزیڈنٹ آف دی کونسل (صدر اعظم مجلس) و سکریٹری آف اسٹیٹ (وزیر) ہند

رائٹ آنریبل ارل آف کمبرلی نائٹ آف دی گارٹر سنہ ۱۸۲۶ء مین پیدا ہوئے۔ اور اپنے دادا کی جگہہ بیرن ووڈ ہوس۔ کے ہوئے۔ کرائسٹ چرچ اکسفورڈ مین تعلیم پائے سنہ ۱۸۵۲-۵۶ء اور سنہ ۱۸۵۹-۶۱ء مین انڈر سکریٹری (نایب وزیر) دول خارجیہ رہے سنہ ۱۸۶۶ء مین ارل آف کیمبرلی کا خطاب ملا۔ سنہ ۱۸۶۸-۷۴ء اور سنہ ۱۸۸۰-۸۲ مین سکریٹری لوآباد رہا۔ سنہ ۱۸۸۲-۸۵ء مین اور فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک سکریٹری اسٹیٹ ہند سنہ ۱۸۸۰ء مین چند عرصے کے لئے لنکاشر کے ڈچی (نوابی) کے چینسلر (صدر عدالت) رہے۔ اب ۶۸ سال حال پر ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے مقرر ہین۔

(۴) چینسلر آف دی اکسچیکر (دیوان اعظم خزانہ)

رائٹ آنریبل سر ڈبلیو وی ہارکورٹ فرزند ریورنڈ ڈبلیو وی ہارکورٹ کے سنہ ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوئے۔ ٹرنیٹی کالج کیمبرج مین تعلیم پائے۔ سنہ ۱۸۵۴ء مین مدرسہ انر ٹمپل سے بیرسٹری کا امتحان دیا۔ اور سنہ ۱۸۶۶ء مین کوئین کونسل ہوئے۔ سنہ ۱۸۶۸ء مین (شہر) اکسفورڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین سالسٹر جنرل۔ سنہ ۱۸۷۵ء مین ڈربی کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر۔ سنہ ۱۸۸۰ء سے سنہ ۱۸۸۵ء تک ہوم سکریٹری فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک چینسلر آف دی اکسچیکر سنہ ۱۸۸۶-۸۷ء مین پروفیسر قانون قومی کیمبرج۔ ملازمت حال ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء

نام بادشاہ وقت	پارلیمنٹ	کب سے شروع ہوا	کب برخاست ہوا	تعداد و مدت کارروائی
وکٹوریہ	۱۷	۳۰ اپریل سنہ ۱۸۵۷ء	۲۳ مارچ سنہ ۱۸۵۹ء	۱ سال ۴ مہینہ ۳ یوم
//	۱۸	۳۱ مئی سنہ ۱۸۵۹ء	۶ جولائی سنہ ۱۸۶۵ء	۶ // ۱ // ۶ //
//	۱۹	۶ فروری سنہ ۱۸۶۶ء	۳۱ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء	۲ // ۵ // ۲۵ //
//	۲۰	۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء	۲۶ جنوری سنہ ۱۸۷۴ء	۵ // ۱ // ۱۶ //
//	۲۱	۵ مارچ سنہ ۱۸۷۴ء	۲۴ مارچ سنہ ۱۸۸۰ء	۶ // ۰ // ۱۷ //
//	۲۲	۲۹ اپریل سنہ ۱۸۸۰ء	۱۸ نومبر سنہ ۱۸۸۵ء	۵ // ۶ // ۲۰ //
//	۲۳	۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء	۲۶ جون سنہ ۱۸۸۶ء	۰ // ۵ // ۱۴ //
//	۲۴	۵ اگست سنہ ۱۸۸۶ء	۲۸ جون سنہ ۱۸۹۲ء	۵ // ۱۰ // ۲۳ //
//	۲۵	۴ اگست سنہ ۱۸۹۲ء		

اگرچہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلنڈ کی حکومت برائے نام بادشاہ کے سپرد ہوتی ہے لیکن کارروائی کے لحاظ سے درحقیقت وزرا کے ایک جلسہ کے اختیار میں ہے جسے کیبنیٹ کہتے ہیں۔ اس جلسے میں وزرا کی تقرری اس امر پر منحصر ہے کہ ہوس آف کامنز میں اون کی طرف داری بہت سے ہوں۔

ممبران کیبنیٹ میں۔ سے جو شخص فرسٹ لارڈ آف ٹریژری (وزیر اول خزانہ)

کے عہدہ پر مقرر ہوتا ہے۔ کچھ قاعدہ ایسا ہو گیا ہے کہ وہ ہی ان سب وزیروں میں بڑا مانا جاتا ہے۔ اور اوسی وزیر اعظم کی رائے کے بموجب دوسرے وزرا کا تقرر ہوتا ہے۔ اور شاہی اختیارات کے کاموں کا بہت بڑا حصہ اسی شخص کے ہاتھوں سے انجام پاتا ہے۔

کیبنیٹ موجودہ کے ممبر حسب تفصیل ذیل ہیں۔

۱۔ پرائم منسٹر (وزیر اعظم) لارڈ آف دی ٹریژری (وزیر اول خزانہ) لارڈ پریوی سیل (وزیر مہر خاص)

رائٹ آنریبل ڈبلیو ای گلیڈسٹون فرزند سر جان گلیڈسٹون بیرونٹ آف فاسکب ۱۸۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ ایٹن اور کرائسٹ چرچ اکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ ۱۸۳۲ء میں نیو یارک کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے دسمبر ۱۸۳۴ء میں وزیر خزانہ۔ جنوری سے اپریل ۱۸۳۵ء تک انڈر سکریٹری نوآبادیان رہے۔ ستمبر ۱۸۴۱ء سے مئی ۱۸۴۳ء تک نایب میر مجلس بورڈ آف ٹریڈ (مجلس تجارت) و ماسٹر آف منٹ (ناظم ضرب سکہ) مئی ۱۸۴۳ء سے فروری ۱۸۴۵ء تک میر مجلس تجارت۔ دسمبر ۱۸۴۵ء سے جولائی ۱۸۴۶ء تک سکریٹری آف اسٹیٹ (وزیر) نوآبادیہا۔ ۱۸۴۷ء میں ممبر پارلیمنٹ از جانب یونیورسٹی اکسفورڈ۔ جنوری ۱۸۵۳ء سے فروری ۱۸۵۵ء تک اور جون ۱۸۵۹ء سے جون ۱۸۶۶ء تک چینسلر آف دی اکسچیکر (دیوان اعظم خزانہ) ممبر پارلیمنٹ ۱۸۶۵

سے ہے۔

۵ سکرٹری آف سٹیٹ (وزیر) دول خارجیہ

رائٹ آنریبل ارل آف روزبری نائٹ آف دی گارٹر ۱۸۴۷ء مین پیدا ہوئے اور اپنے دادا کی جگہہ ۱۸۶۸ء مین چوتھے ارل ہوئے۔ ۱۸۸۱-۸۳ء مین انڈر سکرٹریے آف اسٹیٹ ہوم آفس (وزیر اندرونی)۔ ۱۸۸۵ء مین لارڈ پریوی سیل اور فرسٹ کمشنر آف ورکس (ناظم اول تعمیرات)۔ ۱۸۸۶ء مین سکرٹری آف اسٹیٹ دول خارجیہ۔ ملازمت موجودہ ۱۸ اگست ۱۸۹۲ء سے۔

۶ سکرٹری آف اسٹیٹ (وزیر) ہوم ڈپارٹمنٹ (اندرونی)

رائٹ آنریبل ہربرٹ ایچہ اسکیتھ ستمبر ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوئے۔ مدرسۂ شہر لندن اور بالیل کالج اکسفورڈ مین تعلیم پائے۔ ۱۸۷۶ء مین (مدرسہ لنکولن سے) بیرسٹری کا امتحان دیا۔ ۱۸۸۶ء مین ایسٹ فائف کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ ہوئے ۱۸۹۰ء مین وکیل شاہی۔ عہدۂ موجودہ ۱۸ اگست ۱۸۹۲ء سے۔

۷ سکرٹری آف اسٹیٹ نوآدیہا

رائٹ آنریبل مارکوئس آف ریپن نائٹ آف دی گارٹر ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۵۹ء مین اپنے باپ کی بجاے ارل آف ریپن اور اپنے چچا کی بجاے ارل ڈی گرے ہوئے۔ ۱۸۷۶ء مین مارکوئس آف ریپن کا خطاب ملا۔ ۱۸۵۲ء مین ہل کیفرف سے اور ۱۸۵۳ء مین ہڈرس فیلڈ کیفرف سے اور ۱۸۵۷ء مین ویسٹ رائڈنگ

یارک شائر کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ ہوئے۔ سنہ ۱۸۵۹ء مین انڈر سکریٹری آف اسٹیٹ (نایب وزیر) جنگ۔ فروری سنہ ۱۸۶۱ء مین انڈین بورڈ کا اور جولائی مین دفتر جنگ کا کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۸۶۳-۶۶ء مین وزیر صیغۂ جنگ۔ فروری سنہ ۱۸۶۶ء سے جون تک انڈین بورڈ مین مقرر رہے۔ سنہ ۱۸۶۸-۷۳ء مین لارڈ پریزیڈنٹ آف دی کونسل۔ سنہ ۱۸۸۰-۸۴ء مین گورنر جنرل ہند۔ فروری سنہ ۱۸۸۶ء سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک وزیر اوّل صیغۂ بحر۔ ملازمت موجودہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے۔

۸ سکریٹری آف اسٹیٹ ہنگ

رائٹ آنریبل ایچہ کیمپبل بینرمین خرزند سر جی کیمپبل باشندہ اسٹرا کاہو سنہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی گلاسگو و ٹرنٹی کالج کیمبرج مین تعلیم پائی۔ سنہ ۱۸۷۲ء مین بینرمین کا لقب اختیار کیا۔ سنہ ۱۸۶۸ء سے اسٹرلنگ برگون کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے۔ سنہ ۱۸۷۱-۷۴ء اور سنہ ۱۸۸۰-۸۲ء مین دفتر جنگ کے فنانشیل سکریٹری۔ سنہ ۱۸۸۲-۸۴ء مین وزیر بحر۔ سنہ ۱۸۸۴-۸۵ء مین چیف سکریٹری لارڈ لفٹنٹ آئرلینڈ۔ فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک وزیر صیغۂ جنگ۔ ملازمت موجودہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے۔

۹ فرسٹ لارڈ آف ایڈمیرلٹی (وزیر صیغۂ بحر)

رائٹ آنریبل ارل اسپنسر نائٹ آف دی گارٹر سنہ ۱۸۳۵ء مین پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۵۷ء مین اپنے باپ کا لقب حاصل کیا۔ سنہ ۱۸۵۷ء مین جنوبے نارتھمٹن شائر کیطرف سے

پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے ۔ ہارو اور ٹرینٹی کالج کیمبرج مین تعلیم پائی ۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء سے فروری سنہ ۱۸۷۴ء تک اور اپریل سنہ ۱۸۷۶ء سے جون سنہ ۱۸۸۵ء تک آئرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ رہے ۔ سنہ ۱۸۸۰-۸۳ء مین اور فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک لارڈ پریسیڈنٹ آف کونسل رہے ۔ ملازمت موجودہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے

۱۰ چیف سکریٹری لارڈ لفٹنٹ (مدار المہام صوبہ دار) آئرلینڈ

رائٹ آنریبل جان مورلی سنہ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوئے ۔ چیلٹنم کالج اور لنکولن کالج اکسفورڈ مین تعلیم پائی ۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین مدرسۂ لنکولن سے بیرسٹر ہوئے ۔ سنہ ۱۸۸۳ء مین نیوکاسل آن ٹائن کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے ۔ فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک چیف سکریٹری لارڈ لفٹنٹ آئرلنڈ رہے اور عہدۂ موجودہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے ہے ۔

۱۱ پریزیڈنٹ آف دی بورڈ آف ٹریڈ (میر مجلس تجارت)

رائٹ آنریبل اے جی منڈلا سنہ ۱۸۲۵ء مین پیدا ہوئے ۔ سنہ ۱۸۶۸ء سے سنہ ۱۸۸۶ء تک شیفیلڈ کیطرف سے پارلیمنٹ کے ممبر رہے ۔ ی سنہ ۱۸۸۰ء سے جون سنہ ۱۸۸۵ء تک نائب مجلس تعلیم ۔ فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک میر مجلس تجارت ۔ عہدۂ موجودہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے ہے

۱۲ لنکاسٹر کی ڈچی (نوابی) کے چینسلر (صدر عدالت)

رائٹ آنریبل جیمز س سنہ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوئے ۔ گلاسگو یونیورسٹی اور ٹرینٹی کالج اکسفورڈ مین تعلیم پائے ۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین (مدرسۂ لنکولن سے) بیرسٹر ہوئے ۔ سنہ ۱۸۷۰ء مین رگیس پروفیسر قانون سول اکسفورڈ ۔ سنہ ۱۸۸۰ء [illegible] ور سلفس کیطرف سے اور سنہ ۱۸۸۵ء

مین ساوتھ ابرڈین کیطرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۶ء مین انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ معاملات خارجیہ مقرر ہوئے۔ عہدۂ موجودہ سنہ ۱۸۹۲ء سے ہے۔

۱۳ پریزیڈنٹ آف لوکل گورنمنٹ بورڈ (ممبر مجلس محاسبہ کلکری صوبجات)

رائٹ آنریبل ہیری ایچ فاول سنہ ۱۸۴۸ء مین پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین وولورہمپٹن کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ۔ سنہ ۱۸۸۴-۸۵ء مین انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہوم ڈپارٹمنٹ (نایب وزیر صیغہ اندرونی) فروری سے اگست سنہ ۱۸۸۶ء تک فنانشل سکرٹری خزانہ۔ عہدۂ موجودہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے ہے

۱۴ سکرٹری اسکاٹ لینڈ

رائٹ آنریبل سر جے اوٹر لیون بیرونٹ سنہ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۶ء مین اپنے باپ کی بجائے بیرونٹ کا خطاب پایا۔ ہارو اور ٹرنیٹی کالج کیمبرج مین تعلیم پائے۔ سنہ ۱۸۶۵-۶۸ء مین ٹنی موتھ کیطرف سے اور سنہ ۱۸۶۸-۸۶ء مین بورو ورکس کیطرف سے اور سنہ ۱۸۸۷ء مین گلاسگو برجٹن کیطرف سے پارلیمنٹ کی ممبر رہے۔ سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین وزیر بحری اور سنہ ۱۸۸۰-۸۲ء مین سکرٹری پارلیمنٹ امورات بحری رہے۔ سنہ ۸۴-۱۸۸۵ء مین لنکاسٹر کے ڈچی کے چینسلر۔ فروری سے مارچ سنہ ۱۸۸۶ء تک سکرٹری اسکاٹ لینڈ۔ عہدۂ موجودہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۹۲ء سے ہے۔

۱۵ پوسٹ ماسٹر جنرل (ناظم ڈاکخانجات)

رائٹ آنریبل آرنلڈ مورلی فرزند سر سیموئیل مورلی سنہ ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوئے۔ ٹرنیٹی کالج کیمبرج مین تعلیم پائی۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین انر ٹمپل سے بیرسٹر ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین ناٹنگہم کیطرف سے اور سنہ ۱۸۸۵ء

مین ایسٹ ناٹنگھم کیطرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے ۱۸۸۶ء مین پولیٹکل سکرٹری خزانہ ۔ عہدہ موجودہ ۱۸ اگست ۱۸۹۲ء سے ہے ۔

۱۶ فرسٹ کمشنر تعمیرات

رائٹ آنریبل جی جی شالفیور فرزند سر جی جی شالفیور کے سی بی ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوئے اور ٹرنٹی کالج کیمبرج مین تعلیم پائی ۔ ۱۸۶۶ء مین (انر ٹمپل سے) بیرسٹر ہوئے ۔ ۱۸۶۲ء مین بنچر ۔ ۱۸۶۴ء مین ریڈنگ کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ ۔ ۱۸۶۶ء مین وزیر بحری دسمبر ۱۸۶۸ء سے جنوری ۱۸۷۱ء تک پارلیمنٹ سکرٹری مجلس تجارت ۔ جنوری سے مارچ ۱۸۷۱ء تک انڈر سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ ۔ مارچ ۱۸۷۱ء سے فروری ۱۸۷۴ء تک اور نیز اپریل سے دسمبر ۱۸۸۰ء تک سکرٹری امورات بحری ۔ ۱۸۸۰-۸۴ء مین فرسٹ کمشنر تعمیرات ۔ ۱۸۸۴-۸۵ء مین پوسٹ ماسٹر جنرل ۱۸۸۶ء مین براڈ فورڈ کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ ۔ عہدہ موجودہ ۱۸ اگست ۱۸۹۲ء سے ہے ۔

۱۷ وائس پریزیڈنٹ (نایب میر مجلس) کونسل تعلیم

رائٹ انریبل اے ایچ ڈانگ آکلینڈ فرزند سر ٹامس اکلینڈ ۱۸۴۷ء مین پیدا ہوئے ۔ رگبے اور کرائسٹ چرچ اکسفورڈ مین تعلیم پائے ۔ ۱۸۷۵ء عیسوی تک اکسفورڈ مین مدرس رہے ۔ ۱۸۷۵ عیسوی مین ویسٹ رائڈنگ یارک شائر کے حصہ روتھرہم کی طرف سے ممبر ہوئے ۔ ملازمت موجودہ ۱۸ اگست ۱۸۹۲ء سے ہے ۔

فہرست وزرا اعظم سلطنت برطانیہ جب سے کہ سلطنت خاندان ہنوور میں منتقل ہوئی ہے

وزیر اعظم	تاریخ تقرر	وزیر اعظم	تاریخ تقرر	وزیر اعظم	تاریخ تقرر
رابرٹ والپول	۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۷۱۴	لارڈ گرنویل	۸ر جنوری سنہ ۱۸۰۶	وائکونٹ پالمرسٹن	۸ر فروری سنہ ۱۸۵۵
جیلس سٹین ہوپ	۱۰ر اپریل سنہ ۱۷۱۷	ڈیوک آف پورٹ لینڈ	۱۳ر مارچ سنہ ۱۸۰۷	ارل آف ڈربی	۲۶ر فروری سنہ ۱۸۵۸
ارل آف سندرلینڈ	۱۶ر مارچ سنہ ۱۷۱۷	اسپنسر پرسیول	۲۴ر جون سنہ ۱۸۰۹	وائکونٹ پالمرسٹن	۱۸ر جون سنہ ۱۸۵۹
سر رابرٹ والپول	۲۰ر اپریل سنہ ۱۷۲۱	ارل آف لیورپول	۸ جون سنہ ۱۸۱۲	ارل رسل	۶ نومبر سنہ ۱۸۶۵
ارل آف وِلمنگٹن	۱۱ فروری سنہ ۱۷۴۲	جارج کیننگ	۱۱ر اپریل سنہ ۱۸۲۷	ارل آف ڈربی	۶ جولائی سنہ ۱۸۶۶
ہنری پیلہم	۲۶ جولائی سنہ ۱۷۴۳	وائکونٹ گوڈرچ	۱۰ر اگست سنہ ۱۸۲۷	بنجمن ڈسرایلی	۲۷ فروری سنہ ۱۸۶۸
ڈیوک آف نیوکاسل	۲۱ر اپریل سنہ ۱۷۵۴	ڈیوک آف ولنگٹن	۱۱ر جنوری سنہ ۱۸۲۸	ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون	۹ر دسمبر سنہ ۱۸۶۸
ارل آف بوٹ	۲۹ مئی سنہ ۱۷۶۲	ارل آف گری	۲ر نومبر سنہ ۱۸۳۰	بنجمن ڈسرایلی (ارل آف بیکنسفیلڈ)	سنہ ۱۸۷۴ ۲۱ر فروری
جارج گرنویل	۱۶ر اپریل سنہ ۱۷۶۳	وائکونٹ ملبورن	۱۴ جولائی سنہ ۱۸۳۴		
مارکوئس آف راکنگھم	۱۲ر جولائی سنہ ۱۷۶۵	سر رابرٹ پیل	۱۰ر دسمبر سنہ ۱۸۳۴		
ڈیوک آف گرافٹن	۳ر اگست سنہ ۱۷۶۶	وائکونٹ ملبورن	۱۸ر اپریل سنہ ۱۸۳۵	ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون	۲۸ر اپریل سنہ ۱۸۸۰
لارڈ نارتھ	۲۸ر جنوری سنہ ۱۷۷۰	سر رابرٹ پیل	یکم ستمبر سنہ ۱۸۴۱	مارکوئس آف سالسبری	۲۴ جون سنہ ۱۸۸۵
مارکوئس آف راکنگھم	۳ر مارچ سنہ ۱۷۸۲	لارڈ جان رسل	۳ر جولائی سنہ ۱۸۴۶	ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون	۶ فروری سنہ ۱۸۸۶
ارل آف شیلبرن	۳ر جولائی سنہ ۱۷۸۲	ارل آف ڈربی	۲۷ فروری سنہ ۱۸۵۲	مارکوئس آف سالسبری	۳ر اگست سنہ ۱۸۸۶
ڈیوک آف پورٹ لینڈ	۵ر اپریل سنہ ۱۷۸۳	ارل آف ابرڈین	۲۸ر دسمبر سنہ ۱۸۵۲	ولیم ایوارٹ گلیڈسٹون	۱۵ر اگست سنہ ۱۸۹۲
ولیم پٹ	۲۷ر دسمبر سنہ ۱۷۸۳				

۲ لوکل گورنمنٹ

انگلنڈ اور ویلز

اگرچہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ ۱۸۸۸ء کے اجراسے انتظام لوکل گورنمنٹ بہت کچھ سیدھا سادھا کر دیا گیا ہے تاہم اوسکا قاعدہ نہایت ہی پیچ در پیچ ہے۔ انگلنڈ کے ہر ایک کاونٹی (ضلع) مین ایک لارڈ لفٹنٹ ہوا کرتا ہے جو بادشاہ کا قایم مقام سمجھا جاتا ہے۔ مگر اوسکی خدمات برائے نام ہین۔ وہ لارڈ چینسلر سے لوگون کے تقرر کے لئے ملکی انتظام کے واسطے سفارش کیا کرتا ہے اوسکے سوا ایک کسٹس روٹولورم (محافظ دفتر) ایک شیرف (ضلع کا افسر) ایک کارونر (جو اتفاقی موت کی وجہہ دریافت کیا کرتا ہے) ایک کلرک آف دی پیس (منتظم) وغیرہ افسر بھی ہوا کرتے ہین۔ جب تک کہ ۱۸۸۸ء کا ایکٹ جاری نہین ہوا تھا تب تک کاونٹیون کا انتظام کچھہ جسٹسون اور کچھہ مجلسون کے ہاتھہ مین تھا جو بعض قوانین کے بموجب طرح طرح کے مقاصد کیواسطے معین ہوتی تھین۔ کاونٹی کی ابتدائے تقسیم پیرش سے شروع ہوتی ہے۔ انگلنڈ اور ویلز مین مذہبی پیرش تقریباً ۱۳۰۰۰ اور سول پیرش ۱۵۰۰۰ اور ہائی وی پیرش ۱۴۷۷۵ کے قریب ہین۔ مذہبی پیرشون کا انتظام ایک وسٹری (مجلس منتظمان مذہبی) کے ذریعہ سے ہوا کرتا ہے اون قانونی مقاصد کے واسطے جو غریبون کی نگہداشت کیلئے ہین۔ سول پیرشون کو ۶۴۹ یونینون (ریکون) مین تقسیم کر دیا ہے۔ ہر ایک یونین کے لئے نگرانون کی ایک مجلس مقرر ہوتی ہے جسکے ممبر ونکو وہان کے چندہ دینے والے ہر سال منتخب کیا کرتے ہین (دیکھو بیان محتاجی) مجلسہائے دیہاتی و مجلسہائے مدارس بھی (دیکھو بیان تعلیم) کچھہ نہ کچھہ کام کاونٹی کا ابھی تک انجام دیتے ہین

ان سب کے اوپر لندن مین لوکل گورنمنٹ بورڈ ہے۔ جس کا پریزیڈنٹ (میر مجلس) گورنمنٹ کا ایک ممبر ہوتا ہے۔ یہہ محکمہ ۱۸۵۸ء مین قایم ہوا ہے اور اسکے اختیارات بڑے وسیع اور گوناگون ہین۔ کاونٹی کی کونسلین جو ایکٹ ۱۸۸۸ء کی رو سے بنائی گئی ہین لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ماتحت ہین۔ ان کونسلون کا کام لوگون کا منتخب کرنا ہے۔ ان مین ایک چیرمین (میر مجلس) ایلڈرمین (ایک بڑا عہدہ دار) اور چند کونسلر (مشیر) ہوا کرتے ہین۔ ان کونسلرونکو لوگ ووٹ کے ذریعے سے تین سال کے لئے منتخب کیا کرتے ہین۔ ایلڈرمین کو کونسلر اپنے اپس سے چنا کرتے ہین جو چھہ برس کے واسطے مقرر ہوتا ہے۔ مگر ان کونسلرون مین سے ہر تین سال کے بعد نصف نکالے جاتے ہین۔ میر مجلس کو کونسل پسند کرتے ہے نئے قانون کے اغراض کیواسطے انگلنڈ اور ویلز کو ۶۰ انتظامی کاونٹیون مین تقسیم کیا گیا ہے۔ اور (۶۱) کاونٹی بورو ایسے ہین کہ جس مین پچاس ہزار سے زیادہ آبادی ہے۔ اسلئے لندن کے کاونٹی کو ملاکر ان جدید قطعات کا شمار ۱۲۲ ہوگیا ہے۔ جو انتظامی کام کہ جسٹسون سے لیکر کاونٹی کونسلون کو دیئے گئے ہین وہ حسب ذیل ہین۔

(۱) چنده فراہم کرنا (۲) روپیہ قرض لینا (۳) خزانہ کاونٹی کی نگرانی (۴) کاونٹی ہال اور دیگر عمارات کا بندوبست۔ (۵) مکانات رقص و سرود اور گھوڑدوڑ کے لائسنس دینا (۶) پاگل خانونکا انتظام (۷) مدارس اصلاح اور محنت کی نگہداشت (۸) پلون کا بندوبست (۹) انسپکٹرون (نگرانون) اور ٹیلیٹون (تفریق کرنیوالون) کی فیس باقاعدہ کرنا (۱۰) نگرانی اون عہدہ دارونکی جنکو چندہ کاونٹی سے تنخواہ دیجاتی ہے۔ (۱۱) کارونر کی تنخواہ

اور فیس اور ضلع کی اور (۱۲) پارلیمنٹ کیلئے انتخاب کرنیکے ضلعون اور رجسٹری کے اور (۱۳) امراض متعدیہ جانوران وغیرہ اور اور کتنے ہی دوسرے کامون کے رجسٹون کے ساتھہ کاونٹی کونسلون کو پولیس کی نگرانی کا اختیار بھی دیا گیا ہے - ان کا سہ ماہی جلسہ ہوتا ہے اور یہہ دو فریق ملکر اس کام کو انجام دیتے ہین - مگر دارالسلطنت کا پولیس براہ راست گورنمنٹ کی زیر نگرانی ہے -

جتنے بڑے بڑے شہر ہین اون مین وہان کا انتظام میونیسپل کارپوریشن (مجلس انتظام شہر) کے سپرد ہے جسکو بادشاہی چارٹر (فرمان) کے بموجب اختیارات حاصل ہوتے ہین - ۱۸۳۵ء مین تمام ملک کی میونیسپلٹیون کا جدید انتظام ہوا تھا - میونیسپل کارپوریشن مین میئر ایلڈرمین اور برجس ہوا کرتے ہین اور برجس بلکہ درحقیقت چندہ دینے والے ہی ایک کونسل مقرر کرکے میونیسپل کا کام کیا کرتے ہین - کونسلر تین برس تک کام کرتے ہین - جن مین سے ایک ثلث ہر سال نکلجاتے ہین - ایلڈرمین کو کونسل منتخب کرتے ہے اور میئر جو ایک ہی برس رہتا ہے کونسل کا منتخب کیا ہوا ہوتا ہے - میونیسپل کارپوریشن کے اختیارات کاونٹی کاونسل کے اختیارات سے وسیع تر ہوتے ہین کیونکہ اسکو پولیس کے اوپر بالکل اختیار ہوتا ہے -

اسکاٹ لینڈ

۱۸۸۹ء مین اسکاٹ لینڈ کے واسطے ایک لوکل گورنمنٹ ایکٹ منظور ہوا ہے اسکے بڑے بڑے مقاصد وہی ہین جو سال گذشتہ کے انگلش ایکٹ کے ہین - جو اختیارات کہ پہلے کمشنران

سپلائی اور ڈسٹریبیوشن (امینان سڑک) کو تھے وہ بالکل یا اون مین سے کسی قدر نئی کونسلونکو دیدے گئے ہین جنہون نے ۱۸۹۹ء سے کارروائی شروع کی ہے جیسے انگلنڈ کے قصبات مین میونیسپل کمیٹیان ہین اسیطرح سے اسکاٹ لینڈ مین بی ہین مگر وہان ایلڈرمین کی بجائے بیلی اور میئر کے بجائے پیرو دوست ہوا کرتے ہین۔ اسکاٹلینڈ مین پانچ قسم کے برگ (قصبات) ہین (۱) برگ آف بیرنی (۲) برگ آف ریگیلیٹی۔ ان دونون مین کام کے لحاظ سے کوئی فرق نہین ہے (۳) رائل (شاہی) برگ جنکے وکلار ہر سال رائل برگ کے کنونشن (مجلس وکلار) کیطرح کام کرنیکے واسطے اڈنبرا مین اکٹھے ہوا کرتے ہین (۴) پارلیمنٹ کے برگ جو قانون ۱۸۷۹ء کے حکم سے کنونشن کو اپنے وکلار بھیجنے کے مجاز ہین (۵) پولیس کے برگ جس مین وہان کا فسپولیس کمشنر ہوا کرتا ہے۔

آئرلینڈ

کارپوریشن مین وہان کے معاملات ایسے لوگون کے ہاتھ مین نہین جنہین وہان کے باشندون نے منتخب کیا ہو۔ لوکل گورنمنٹ کا بڑا اہم اختیار کارپوریشن مین گرانڈ جیوری (کچہری آدمیونکی پنچایت) کو ہے جو قانون ۱۸۷۶ء دلیم چہارم باب ۱۱۶ کے بموجب مقرر ہوتی ہے اسکے اختیارات وہان کی اسائزز (عدالتون) کی قبضہ مین ہین۔ آئرلینڈ کے قصبات بعض تو کارپوریٹ ہین (یعنی وہان لوگ میونیسپل کی کمیٹیون کی طرح کارروائی کرتے ہین) اور بعض مین کمشنر حکمرانی کرتے ہین۔ گیارہ برو ایسے ہین کہ جن مین سے ہر ایک مین ایک ایک میئر ایلڈرمین اور کونسلر ہین جنکو اختیارات قانون ۳ و ۴ وکٹوریہ باب ۱۰۸

کے بموجب دیے گئے ہین - برو کے معمولی کام جیسے روشنی - چوکیداری - صفائی ہین کونسل کے اختیار مین ہین جنکو یہہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ اِن کاموںکے واسطے چندہ بھی وصول کرین لیکن بہت سے آئرلنڈ کے قصبات مین بوجہہ عدم حصول چارٹر اف انکارپوریشن کے لوکل امورات کا اختیار کمشنرونکو ہے - جنکو میونسپل کے معمولی خدمات کا اقتدار حاصل ہے - اور اونہین کو انتظامی اخراجات پورے کرنیکے واسطے اجازت ہے کہ وہانکے باشندون سے چندہ وصول کرین -

رقبہ اور آبادی

۱ - ترقی اور حالت موجودہ

سلطنت متحدہ کے مختلف صوبون مین پچھلی مردم شماری ۵ سر اپریل ۱۸۹۱ء کے بموجب حالت آبادی حسب ذیل ہے -

صوبہ	رقبہ بمع سیلو فمین	مرد	عورت	میزان کل آبادی ۵ سر اپریل ۱۸۹۱ء
انگلینڈ	۵۰۸۲۳	۱۸۰۵۰۶۲۰	۱۸۹۵۰۳۹۸	۲۷۴۸۲۱۰۴
ویلز	۷۳۶۳			۱۵۱۸۹۱۴
اسکاٹلینڈ	۲۹۷۸۵	۱۹۴۲۷۱۷	۲۰۸۲۹۳۰	۴۰۲۵۶۴۷
آئرلینڈ	۳۲۵۰۳	۲۳۱۸۹۵۱	۲۳۸۵۷۹۷	۴۷۰۴۷۵۰
جزیرۂ مین	۲۲۰	۰	۰	۵۵۵۹۸
جزائر چینل	۷۵	۰	۰	۹۲۲۷۰
فوج - جہاز - بحری تجارم جو ملک سے باہر ہین	۰	۰	۰	۰
میزان سلطنت متحدہ	۱۲۰۸۴۹	۰	۰	۳۷۰۸۷۹۲۸۵

سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری سے پیشتر کے چار دس سالہ مردم شماریوں کی تفصیل۔

صوبجات	سنہ ۱۸۵۱ء	سنہ ۱۸۶۱ء	سنہ ۱۸۷۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء
انگلینڈ	۱۶۹۲۱۸۸۸	۱۸۹۵۴۴۴۴	۲۱۴۹۵۱۲۱	۲۴۶۱۳۹۲۶	
ویلز	۱۰۰۸۷۲۱	۱۱۱۱۷۸۰	۱۲۱۷۱۳۵	۱۳۶۰۵۱۳	
اسکاٹ لینڈ	۲۸۸۸۷۴۲	۳۰۶۲۲۹۴	۳۳۶۰۰۱۸	۳۷۳۵۵۷۳	
آئرلینڈ	۶۵۷۴۲۷۱	۵۷۹۸۹۸۷	۵۱۱۲۳۷۷	۵۱۷۴۸۳۶	
جزیرہ مین	۵۲۳۸۷	۵۲۴۶۹	۵۴۰۴۲	۵۴۵۵۸	
جزائر چینل	۹۰۷۳۹	۹۰۹۷۸	۹۰۵۹۶	۸۷۷۰۲	
فوج بیڑہ جہازات۔ بحری تجارت جو ملک سے باہر گئے	۲۱۲۱۹۴	۲۵۰۳۵۶	۲۱۶۰۸۰	۲۱۵۳۷۴	
میزان سلطنت متحدہ	۲۷۷۴۵۹۴۲	۲۹۳۲۱۴۸۸	۳۱۸۴۵۳۷۹	۳۵۲۴۱۴۸۲	

دس سالہ ترقی و تنزل فیصدی پانچوں گذشتہ مردم شماریوں کا حسب ذیل ہے۔

صوبجات	سنہ ۱۸۵۱ء	سنہ ۱۸۶۱ء	سنہ ۱۸۷۱ء	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء
انگلینڈ و ویلز	۱۲٫۶۵	۱۱٫۹۳	۱۳٫۲۰	۱۲٫۳۶	۱۱٫۶۵
اسکاٹ لینڈ	۱۰٫۲۵	۶٫۰۱	۹٫۷۲	۱۱٫۱۸	۷٫۷۶
آئرلینڈ	۱۹٫۸۵ -	۱۱٫۵۰ -	۶٫۶۵ -	۴٫۴۰ -	۹٫۱ -
دیگر جزائر	۰	۲۲٫	۸٫۳	۲٫۳۴ -	۴٫۷
	۲٫۵	۵٫ -	۸٫۶	۱۰٫۷۵	۸٫۱۷

اگر آئرلنڈ کو حساب سے نکالڈالا جائے تو معلوم ہوگا کہ اوسط ترقی باقی تمام سلطنت متحدہ کا قریب قریب یکسان کے ہے۔ تناسب فیصدی آبادی صوبجات سلطنت متحدہ کا چھ دس سال گذشتہ مردم شماریون مین سنہ ۱۸۴۱ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک حسب ذیل ہے۔

صوبجات	۱۸۴۱ء	۱۸۵۱ء	۱۸۶۱ء	۱۸۷۱ء	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء
انگلینڈ	۵۵ ۴	۶۱ ۰	۶۴ ۶	۶۷ ۵	۶۹ ۸	۲۲ ۶
ویلز	۳ ۴	۳ ۶	۳ ۸	۳ ۸	۳ ۰	۴ ۱
اسکاٹ لینڈ	۹ ۷	۱۰ ۴	۱۰ ۴	۱۰ ۶	۱۰ ۶	۱۰ ۶
آئرلینڈ	۳۰ ۲	۲۳ ۷	۱۹ ۸	۱۷ ۰	۱۴ ۶	۱۲ ۴
جزیرہ مین	۰ ۲	۰ ۲	۰ ۲	۰ ۲	۰ ۲	۰ ۱
جزائر چینل	۰ ۳	۰ ۳	۰ ۳	۰ ۳	۰ ۳	۰ ۲
نوع بڑے جہازات بحری تجارجو ملک سے باہر ہین۔	۰ ۸	۰ ۸	۰ ۹	۰ ۶	۰ ۷	۰

سنہ ۱۸۹۱ء مین سیلٹ[۵۱] (درحقیقت کیلٹ) بولنے والے لوگ سلطنت متحد مین ۲۰۶۷۳۵۹ تھے ان مین سے ۹۵۰۰۰۰ یا ۷۰ فیصدی آبادی ویلز اور رمانہ شائر کے کمری[۵۲] زبان بولتے ہین جنکی نسبت غیر سرکاری تخمینون کے لحاظ سے گمان ہوتا ہے کہ ایک ملث فقط کمری ہی بولی بولتے ہین۔ اگر یہ صحیح ہے

۵۱ انگریزی مین یہ لفظ سیلٹ ہی۔ لیکن اصل زبان والے اسکو کیلٹ کہتے تھے۔ یہ ایک قوم اور اونکی بولی کا نام ہے جو قدیم زمانہ مین یورپ کے وسط اور جنوب مغرب مین رہتے تھے۔ اب ان کی اولاد آئرلنڈ اور ویلز اور ہائی لینڈ واقع اسکاٹ لینڈ اور نیز فرانس کے شمالی حصے مین بستی ہے۔

۵۲ صوبۂ ویلز یا ولیش کی قوم کی زبان

زیادہ معلوم ہوتا ہے سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکاٹلینڈ والے ۴۳۷۳۸ آدمی یا ۹۰۱ فیصدی
اسکاٹ لینڈ کی آبادی مین سے فقط گالی بولی بولتے تھے اور ۲۱۰۶۷۷ آدمی
یا ۵۰۲۳ فیصدی گالی[1] اور انگریزی دونون بولتے تھے۔ اسطرح پر ۵۰۴۴۱۵ یا
۶۰۳۲ فیصدی گالی بولی بول سکتے تھے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین یہی تعداد ۲۳۱۵۹۴ یا
۶۰۲۰۰ فیصدی تھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین آئرلنڈ والے ۳۸۱۲۱ آدمی یا ۱۸۱ فیصدی
آبادی آئرلینڈ مین سے صرف آئرلنڈ کی زبان بولتے تھے۔ اور ۶۴۲۰۵۳ آدمی
یا ۳۰۴۶ فیصدی آئرش اور انگلش دونو بولتے تھے۔ اس سبب سے آئرش بولنے والے
۶۸۰۱۷۴ یا ۱۴۰۶ فیصدی تھے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین یہی تعداد ۹۴۹۹۳۲ یا ۱۸۲۰ فیصدی
تھے۔ جو تعداد اسکاٹلینڈ اور آئرلینڈ والون کی لکھی گئی ہے وہ رپورٹ مردم شماری
سے لی گئی ہے۔

اگر فوج بیڑہ جہازات اور تجار بحر پیما کو قطع نظر کرلین تو بحساب ولادت و وفات جو ہمیشہ لکھی جاتی
ہے تمام سلطنت متحدہ کی آبادی آخر ماہ جون پر سنہ ۱۸۹۳ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۲ء تک
مندرجہ صفحہ دیگر تھی۔

---

[1] گال ملک فرانس کا قدیم زمانے کا نام ہے۔ وہان کے باشندون کی
بولی کو گالی زبان کہتے تھے۔ جو اب اسکاٹ لینڈ کے ہائی لینڈ مین بولی جاتی
ہے۔ اور سیلٹ زبان کی ایک شاخ ہے۔

سال	میزان کل سلطنت متحدہ	انگلینڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ
۱۸۸۳	۳۵۴۴۷۸۶۷	۲۶۶۲۶۶۳۹	۳۷۹۸۹۶۱	۵۰۲۲۶۷
۱۸۸۴	۳۵۷۲۱۹۹۲	۲۶۹۲۱۷۳۷	۳۸۲۷۴۷۸	۴۹۷۲۷۷
۱۸۸۵	۳۶۰۱۳۹۳۷	۲۷۲۲۰۱۰۵	۳۸۵۶۳۰۷	۴۹۳۷۵۲۵
۱۸۸۶	۳۶۳۱۲۷۱۵	۲۷۵۲۱۷۸۰	۳۸۸۵۱۷۵	۴۹۰۵۷۸۰
۱۸۸۷	۳۶۵۹۷۸۱۰	۲۷۸۲۶۷۹۰	۳۹۱۴۳۱۸	۴۸۵۶۶۴
۱۸۸۸	۳۶۸۷۸۹۱۲	۲۸۱۳۵۱۹۷	۳۹۴۳۷۰۱	۴۸۰۰۰۱۴
۱۸۸۹	۳۷۱۷۶۴۶۴	۲۸۴۴۷۰۱۴	۳۹۷۳۳۰۵	۴۷۰۶۱۲۵
۱۸۹۰	۳۷۴۸۲۴۱۵	۲۸۷۶۲۲۸۷	۴۰۰۳۱۳۲	۴۷۱۶۹۹۶
۱۸۹۱	۳۷۷۹۵۴۰۰	۲۹۰۸۱۰۴۷	۴۰۳۳۱۶۰	۴۶۸۱۱۷۳
۱۸۹۲	۳۸۱۰۹۳۲۹	۲۹۴۰۳۳۴۶	۴۰۶۳۴۵۱	۴۶۴۲۵۳۲

ذیل مین اور تفصیلی تشجیات لکھی جاتی ہین جنسے (۱) انگلنڈ و ویلز (۲) اسکاٹ لینڈ (۳) آئرلینڈ اور (۴) جزائر بحر برطانیہ کی مردم شماری معلوم ہوگی۔

۱ - انگلینڈ و ویلز

سنہ ۱۸۰۱ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۱ء تک دس مردم شماریون مین انگلنڈ اور ویلز کی آبادی حسب ذیل تھی۔

تاریخ مردم شماری	آبادی	آبادی فی میل مربع	تاریخ مردم شماری	آبادی	آبادی فی میل مربع
۱۸۰۱	۸۸۹۲۵۳۶	۱۰۵	۱۸۵۱	۱۷۰۹۲۷۶۰۹	۳۰۸
۱۸۱۱	۱۰۱۶۴۲۵۶	۱۷۵	۱۸۶۱	۲۰۰۶۶۲۱۴	۳۴۵
۱۸۲۱	۱۲۰۰۰۲۳۶	۲۰۷	۱۸۷۱	۲۲۷۱۲۲۶۶	۳۹۰
۱۸۳۱	۱۳۸۹۶۷۹۷	۲۳۹	۱۸۸۱	۲۵۹۰۴۴۳۹	۴۴۶
۱۸۴۱	۱۵۹۱۴۱۴۸	۲۷۴	۱۸۹۱	۲۹۰۰۱۰۱۸	۴۹۸

نقشۂ ذیل سے رقبہ مربع میلوں میں اور کل آبادی و آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء تمام ۵۲ کاونٹی ہائے انگلنڈ و ویلز کے مع بیشی و کمی فیصدی کے معلوم ہوگی۔

ملک انگلینڈ

کاونٹی یا شائر	رقبہ مربع میلوں میں	کل آبادی سنہ ۱۸۸۱ء	کل آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۸۱ء	آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۹۱ء	بیشی یا کمی (-) فیصدی
بیڈفورڈ	۴۶۱	۱۴۹۰۶۷	۱۶۲۰۷۹	۳۲۴	۳۵۱۶	۷۶۵
برکس	۷۲۲	۲۱۸۳۶۳	۲۳۸۴۴۶	۳۰۲	۳۳۰۶۲	۹۶۲
بکنگھم	۷۴۶	۱۷۶۱۵۵	۱۸۵۱۹۰	۲۳۶	۲۴۸۶۲	۵۶۱
کیمبرج	۸۲۰	۱۸۵۶۰۶	۱۸۸۸۶۲	۲۲۶	۲۳۰۶۳	۱۶۷
چیسٹر	۱۰۲۷	۶۴۴۰۳۰	۷۳۰۵۲	۶۲۷	۷۱۰۶۸	۱۳۱۴
کورنوال	۱۳۵۰	۳۳۰۶۸۶	۳۴۲۵۸۹	۲۴۴	۲۳۸۶۹	- ۲۶۴
کمبرلینڈ	۱۵۱۵	۲۵۰۶۴۷	۲۶۶۵۵۰	۱۶۵	۱۷۵۶۹	۶۶۳
ڈربی	۱۰۲۶	۴۶۱۴۴۶	۵۲۷۸۸۶	۴۴۸	۵۱۳۶۰	۱۴۶۳
ڈیون	۲۵۸۶	۶۰۳۶۵۴	۶۳۱۰۶۷	۲۳۳	۲۴۴۶۳	۴۶۷
ڈورسٹ	۹۸۰	۱۹۰۹۶۹	۱۹۲۴۸۷	۱۹۴	۱۹۸۱۴	۱۶۰
ڈرہم	۱۰۱۲	۸۶۴۵۷۶	۱۰۱۶۴۴۹	۸۵۶	۱۰۰۴۶۴	۱۷۶۲
اسکس	۱۵۴۲	۵۷۶۴۴۴	۷۸۰۳۹۹	۳۷۳	۵۰۶۶۳	۳۶۶۳
گلاسیسٹر	۱۲۲۵	۵۷۲۳۴۱	۵۹۹۹۷۴	۴۶۷	۴۸۹۶۷	۴۶۸
ہیمپ شائر	۱۶۲۱	۵۶۳۴۴۵	۶۹۰۰۸۶	۳۶۶	۴۲۵۶۷	۱۶۶۳
ہیریفورڈ	۸۳۳	۱۲۱۷۶۹	۱۱۵۹۸۶	۱۴۵	۱۳۹۶۲	- ۴۶۳
ہرٹ فورڈ	۶۳۳	۲۰۳۱۴۰	۲۲۰۱۲۵	۳۲۰	۳۴۷۶۷	۸۶۴
ہنٹنگڈن	۳۶۹	۵۹۲۹۱	۵۷۷۷۴	۱۶۵	۱۶۰۶۹	- ۲۶۹
کینٹ	۱۰۵۵	۹۷۷۰۶	۱۱۴۲۲۸۱	۶۲۸	۷۳۴۶۵	۱۶۶۸

کاؤنٹی یا شائر	رقبہ بہ ایکڑ	کل آبادی ۱۸۹۱ء	کل آبادی ۱۸۹۱ء	آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۹۱ء	آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۹۱ء	نسبت فی صدی
لنکا شائر	۱۸۸۸	۳۴۶۲۴۳۸	۳۹۲۶۷۹۸	۱۸۲۹	۲۰۷۹۶۸	۱۳۶۷
لیسٹر	۸۰۰	۳۲۱۴۳۰	۳۷۳۶۹۳	۴۰۱	۴۶۷۵۱	۱۶۶۳
لنکولن	۲۷۶۲	۴۶۹۹۱۹	۴۷۲۷۷۸	۱۷۰	۱۷۱۵۱	۰۵۶
مڈل سیکس	۲۸۳	۲۹۲۰۴۸۵	۳۲۵۱۷۰۳	۱۰۳۱۹	۱۱۴۹۰۵۱	۱۱۵۳
مانموتھ	۵۷۹	۲۱۱۱۷۲	۲۵۲۲۶۰	۳۶۴	۴۳۵۶۷	۱۹۶۵
نارفولک	۱۱۹	۴۴۴۳۷	۴۵۶۴۷۴	۲۰۹	۲۱۵۶۴	۲۶۷
نارتھمپٹن	۹۸۴	۲۷۲۵۵۸	۳۰۲۱۸۴	۲۷۶	۳۰۷۶۱	۱۰۵۹
نارتھمبرلینڈ	۲۰۶	۴۳۳۷۱۱	۵۰۶۰۹۶	۱۱۵	۲۵۱۶۰	۱۶۶۷
ناٹنگھم	۸۲۵	۳۹۱۸۱۵	۴۴۵۵۹۹	۲۷۴	۵۴۰۶۱	۱۳۶۷
آکسفورڈ	۷۵۶	۱۷۹۵۵۹	۱۸۵۹۳۸	۲۳۷	۲۴۵۶۹	۳۶۶
رٹلینڈ	۱۴۸	۲۱۴۳۴	۲۰۶۵۹	۱۴۴	۱۳۹۶۵	۳۶۶ —
شراپ شائر	۱۳۲۰	۲۴۸۰۲۲	۲۳۶۳۲۴	۱۸۷	۱۷۹۶۱	۴۶۷ —
سومرسٹ	۱۶۴۰	۴۶۹۱۰۹	۴۸۴۳۲۶	۲۸۶	۲۹۵۶۳	۳۶۲
اسٹافورڈ	۱۱۶۹	۹۸۱۰۰۹	۱۰۸۳۲۷۳	۰۳۹	۹۲۶۵۰	۱۰۶۴
سفولک	۱۴۷۵	۳۵۶۸۹۳	۳۶۹۳۵۱	۲۴۱	۲۵۰۶۳	۳۶۵
سرے	۷۵۸	۱۴۳۶۸۹۹	۱۷۳۰۸۷۱	۱۸۹۵	۲۲۸۳۶۴	۲۰۶۵
سیسکس	۱۴۵۸	۴۹۰۵۰۵	۵۵۰۴۴۲	۳۴۰	۳۷۷۵۵	۱۲۶۲
وارڈوک	۸۸۵	۷۳۷۳۳۹	۸۰۵۰۷۰	۸۳۳	۹۰۹۶۷	۹۶۲
ویسٹ مورلینڈ	۷۸۳	۶۴۱۹۱	۶۶۰۹۸	۸۱	۸۴۶۳	۳۶۰

کاؤنٹی یا ستارئ	رقبہ مربع میلوں میں	کل آبادی سنہ ۱۸۸۱ء	کل آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	آبادی فی مربع میل سنہ ۱۸۹۱ء	آبادی فی مربع میل بابت سنہ ۱۸۹۱ء	جنبی یا کمی (-) فیصدیے
ولسٹ شائر	۱۳۵۴	۲۵۸۹۷۰	۲۶۴۹۶۹	۱۹۱	۱۹۵۶	۲۱۳
وارسسٹر	۷۳۸	۳۸۰۲۰۳	۴۱۳۷۵۵	۵۱۵	۵۶۰۵۶	۸۲۸
یارک (ایسٹ رائڈنگ)	۱۱۷۳	۳۶۵۰۱۱	۳۹۹۴۱۲	۳۴۸	۳۴۰۵۵	۹۲۴
" (نارتھ رائڈنگ)	۲۱۲۸	۳۴۶۳۱۷	۳۶۸۳۳۷	۱۶۲	۱۷۳۶۰	۶۲۳
" (ویسٹ رائڈنگ)	۲۷۶۶	۲۱۷۵۲۹۳	۲۴۴۱۱۶۴	۸۰۵	۸۸۲۵۵	۱۲۵۲
ملک ویلز						
انگلیسے	۳۰۲۰	۵۱۴۰۱۶	۵۰۰۷۹	۱۷۰	۱۶۵۶۸	۲۵۶ -
ببرکین	۱۹ -	۵۷۲۴۶	۵۷۰۳۱	۸۰	۷۹۵۳	۱۲۲ -
کلاردگن	۶۹۳	۷۰۲۷۰	۶۲۵۹۶	۱۰۱	۹۰۵۳	۱۰۵۹ -
کارمارتھن	۹۲۹	۱۲۴۸۶۴	۱۳۰۵۷۴	۱۳۴	۱۴۰۵۵	۴۵۶
کارنارڈن	۵۷۷	۱۱۹۳۴۹	۱۱۸۲۲۵	۲۰۶	۲۰۴۲۹	۰۵۹ -
دنبیگ	۶۶۴	۱۱۱۹۵۷	۱۱۷۹۵۰	۱۶۸	۱۷۷۵۰	۵۶۴
فلنٹ	۲۵۳	۸۰۴۴۱	۷۷۱۸۹	۳۱۸	۳۰۵۶۰	۴۶۰ -
گلامارگن	۸۰۸	۵۱۴۳۳	۶۸۷۱۴۷	۶۳۱	۸۵۰۵۴	۳۴۵۴
میری انسھ	۶۰۱	۵۱۹۶۷	۴۹۲۰۴	۸۶	۸۱۵۸	۵۵۳
مانٹگمری	۷۷۴	۶۵۷۱۰	۵۸۰۰۳	۸۴	۷۴۵۹	۱۱۶۷
پمبروک	۶۱۱	۹۱۸۲۴	۸۹۱۲۵	۱۵۰	۱۴۵۶۸	۲۵۹
رید نور	۴۳۲	۲۳۵۲۸	۲۱۷۹۱	۵۴	۵۰۵۴	۷۵۴
میران انگلنڈ	۵۰۸۲۳	۲۴۶۱۳۹۳۴	۲۷۴۸۲۱۰۴	۴۸۴	۵۴۰۵۷	۱۱۲۷
میران ویلز	۷۳۶۳	۱۳۶۰۵۰۵	۱۵۱۸۹۱۴	۱۸۴	۲۰۶۵۳	۱۱۵۶
میران انگلنڈ و ویلز	۵۵۱۸۶	۲۵۹۷۴۴۳۹	۲۹۰۰۱۰۱۸	۴۴۶	۴۹۸۵۴	۱۱۶۵

سنہ ۱۸۹۱ء مین انگلینڈ اور ویلز مین مسکونہ گھرون کی تعداد ۵۴۶۰۹۷۶ - اور غیر مسکونہ کی ۳۸۰۱۱۷ - اور زیر تعمیر کے ۳۸۴۰۷ تھی - اور یہی تعداد سنہ ۱۸۹۱ء مین ۴۸۳۱۵۱۹ و ۳۸۶۶۷۶ و ۴۶۴۱۴ تھی -

یہ خیال کر کے کہ جہان بندوبست میونسپل کمیٹیون کا ہے دیہان کے باشندے شہری ہین اور جو لوگ کہ اون مقامات سے باہر رہتے ہین وہ دیہاتی ہین اس نقشے کو بنایا ہے اس سے یہہ معلوم ہوگا سنہ ۱۸۹۱ء مین انگلینڈ اور ویلز کی شہر اور دیہاتی آبادی کتنی تھی اور ہر ایک کی بیسویں دہ سالہ سنہ ۱۸۹۱ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک کتنی ہوئی -

آبادی مقامات میونسپلٹے	تعداد مقامات میونسپلٹے	تعداد آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	فیصدی آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	فیصدے بیشی درمیان سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء
۲۵۰۰۰۰ - اور اس سے زائد	۶	۶۳۷۵۶۴۵	۲۱٫۰	۹٫۱
۱۰۰۰۰۰ - اور ۲۵۰۰۰۰ سے کم	۱۸	۲۷۹۳۶۲۵	۹٫۶	۱۹٫۱
۵۰۰۰۰ - اور ۱۰۰۰۰۰ سے کم	۳۸	۲۶۱۰۹۷۲	۹٫۰	۲۲٫۹
۲۰۰۰۰ - اور ۵۰۰۰۰ سے کم	۱۲۰	۳۶۵۰۰۲۵	۱۲٫۶	۲۲٫۵
۱۰۰۰۰ - اور ۲۰۰۰۰ سے کم	۱۷۶	۲۳۹۱۰۷۶	۸٫۳	۱۸٫۹
۳۰۰۰ - اور ۱۰۰۰۰ سے کم	۴۵۳	۲۶۰۹۱۴۱	۸٫۹	۹٫۶
۳۰۰۰ سے کم	۱۹۵	۳۶۷۲۸۲	۱٫۳	۲٫۶
میزان آبادی شہری	۱۰۰۶	۲۰۸۰۲۷۰	۷۱٫۷	۱۵٫۳
میزان آبادی دیہاتی	-	۸۱۹۸۲۴۸	۲۸٫۳	۳٫۴
میزان کل آبادی		۲۹۰۰۱۰۱۸	۱۰۰٫۰	۱۱٫۶۵

اس نقشے کے بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۲ فیصدی باشندے کل آبادی انگلنڈ اور ویلز

مین سے ایسے چھ مقامات مین رہتے ہین کہ جن کی آبادی ۲۵۰۰۰۰ سے زیادہ ہے۔ اور ۱۶ر۳۱ فیصدی (سنہ ۱۸۸۱ء مین ۲۹ فیصدی) ۲۴ (سنہ ۱۸۸۱ء مین ۲۰) قصبون مین رہتے تھے جن کی آبادی ۱۰۰۰۰۰ سے زائد تھی۔ اور ۶ر۴۰ فیصدی ۶۲ قصبون مین جن کی آبادی ۵۰۰۰۰ سے اوپر تھی۔ اور ۴ر۳۵ فیصدی ۱۸۲ قصبون مین جن کی آبادی ۲۰۰۰۰ سے اوپر تھی۔ اور ۷ر۲۴ یا ۱۷۸۲۶۳۴۷ فیصدی ۳۵۸ قصبون مین جن کی آبادی ۱۰۰۰۰ سے اوپر تھی۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین ۱۴۶۲۶۱۳۱ یا ۳ر۵۶ فیصدی کل آبادی مین سے ۳۰۳ قصبون مین رہتے تھے جن کی آبادی ۱۰۰۰۰ سے اوپر تھی۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۶۲ قصبہ انگلنڈ اور ویلز مین ایسے تھے کہ جن کی آبادی ۵۰۰۰۰ سے زائد تھی۔ ذیل مین اون کی فہرست لکھی جاتی ہے۔ اور اون کی آبادی سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۸۸۱ء کی اور نیز اس دس سال کی بیشی بھی بتلائی جاتی ہے۔

شہر اور قصبے	مردم شماری بابت		بیشی فیصدی سنہ ۱۸۸۱-۹۱
	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	
لندن۔ بموجب حساب رجسٹر والادمات	۳۸۱۵۵۴۴	۴۲۱۱۰۵۶	۱۰ر۴
لیورپول (۱)	۵۵۲۵۰۸	۵۱۷۹۵۱	— ۶ر۳
مانچسٹر (۱)	۴۶۲۳۰۳	۵۰۵۳۴۳	۹ر۳
برمنگھم	۴۰۰۷۶۴	۴۲۹۱۷۱	۷ر۱
لیڈس	۳۰۹۱۱۹	۳۶۷۵۰۶	۱۸ر۹
شیفیلڈ	۲۸۴۵۰۸	۳۲۴۲۴۳	۱۴ر۰
برسٹل	۳۰۶۸۷۴	۲۲۱۶۶۵	۷ر۹

شہر اور قصبے	مردم شماری بابت		بیشی فیصدی
	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۱-۹۱ء
براڈفورڈ (۱)	۱۹۴۴۹۵	۲۱۶۳۶	۱۱۶۲
ناٹنگھم	۱۸۶۵۷۵	۲۱۱۹۸۴	۱۳۵۶
ویسٹ ہم	۱۲۸۹۵۳	۲۰۴۹۰۲	۵۸۵۹
کنگسٹن اپان ہل (۱)	۱۶۵۶۹۰	۱۹۹۹۹۱	۲۰۵۷
سالفورڈ	۱۷۶۲۳۵	۱۹۸۱۳۶	۱۲۵۴
نیو کاسل آن ٹائن	۱۴۵۳۵۹	۱۸۶۳۴۵	۲۸۵۲
پورٹسمتھ	۱۲۷۹۸۹	۱۵۹۲۵۵	۲۴۵۴
لیسٹر	۱۲۲۳۷۶	۱۴۲۰۵۱	۱۶۵۱
اولڈہم	۱۱۱۳۴۳	۱۳۱۴۶۳	۱۸۵۱
سنڈرلینڈ	۱۱۶۷۴۲	۱۳۰۹۲۱	۱۲۵۳
کارڈف	۸۲۷۶۱	۱۲۸۸۴۹	۵۵۵۷
بلیک برن	۱۰۴۰۱۴	۱۳۰۰۶۴	۱۵۲۴
برائٹن	۱۰۷۵۴۶	۱۱۵۴۰۲	۷۵۳
بولٹن	۱۰۵۴۱۴	۱۱۵۰۰۲	۹۵۱
برسٹن (۱)	۷۶۵۳۷	۱۰۷۷۳	۱۱۶۴
کرائڈن	۷۸۸۱۰	۱۰۲۶۹۷	۳۰۵۳
نارتھمپٹن	۸۷۸۴۲	۱۰۰۹۶۲	۱۴۵۹
برکن ہیڈ	۸۴۰۰۶	۹۹۱۸۴	۱۸۵۱
ٹڈرسن فیلڈ (۱)	۸۶۵۰۲	۹۵۴۲۲	۱۰۵۳

(۱) دیکھو نوٹ نمبر ۱ صفحہ ۴۰

شہر اور قصبے	مردم شماری بابت		بیشی فی صدی
	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱-۹۱ء
ڈربی	۸۱۱۸۸	۹۴۱۲۶	۱۶۲۰
سوانسیا (۱۲)	۷۶۴۳۰	۹۰۴۲۳	۱۸۶۳
انشیڈ یفاگ	۵۵۶۳۲	۸۸۳۵۰	۵۸۶۸
بجونلی (۱)	۶۳۳۳۹	۸۷۰۵۸	۳۷۶۴
گیٹس ہیڈ	۶۵۸۰۳	۸۵۷۰۹	۳۰۶۳
پلی موتھ	۷۳۷۶۴	۸۴۱۷۹	۱۴۷۱
ہیلی فاکس	۷۳۶۳۰	۸۲۸۶۴	۱۲۶۵
وولور ہیمپٹن	۷۵۷۶۶	۸۲۶۲۰	۹۱۰
ساوتھ شیلڈس	۵۶۸۷۵	۷۸۴۳۱	۳۷۱۹
بلسن برو	۵۵۹۳۴	۷۵۵۱۶	۳۶۱۰
والسال (۱۳)	۵۹۴۰۳	۷۱۷۹۱	۲۰۶۹
راچڈیل	۶۸۸۶۶	۷۱۴۵۸	۳۶۸
ٹاٹنہم	۳۶۵۷۴	۷۱۳۳۶	۹۵۶۰
سینٹ ہلنس	۵۷۴۰۳	۷۱۲۸۸	۲۴۶۳
اسٹاک پورٹ	۶۹۵۵۳	۷۰۲۵۳	۱۸۶۰
الیسٹن میسنر	۵۳۸۴۲	۶۸۶۳۹	۲۷۶۵
یارک (۱)	۶۱۷۸۹	۶۶۹۸۴	۸۶۴
ساوتھمٹن	۶۰۱۵۱	۶۵۳۲۵	۸۶۸

دیکھو نوٹ نمبر ۱ صفحہ ۴۰

شہر اور قصبے	مردم شماری بابت		بیشی فی صدی
	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۸۱-۹۱ء
لیٹن (۱)	۲۷۰۲۶	۶۳۱۰۶	۱۳۳۲۵
ولیڈن	۲۷۶۱۳	۶۱۲۶۶	۱۲۱۵۶
نارتھمپٹن	۵۱۸۱۱	۶۱۰۱۶	۱۷۵۶
ریڈنگ (۱)	۴۸۸۶۱	۶۰۰۵۴	۲۳۵۱
ویسٹ برامویچ	۵۶۱۹۵	۵۹۴۸۹	۵۷
مرتھر ٹیڈول	۴۸۷۶۶	۵۸۰۸۰	۱۸۵۹
ایسوچ	۵۰۵۴۸	۵۷۲۶۰	۱۳۵۳
ہیری (۱)	۵۴۷۱۷	۵۷۲۰۲	۴۵۰
ویگن	۴۸۱۹۴	۵۵۰۱۳	۱۴۵۱
ہینلی	۴۸۳۶۱	۵۴۸۴۶	۱۳۵۴
ڈیون پورٹ	۴۸۹۳۹	۵۴۷۲۶	۱۱۵۸
نیو پورٹ (مان)	۳۸۴۰۰	۵۴۷۹۵	۴۲۵۲
وارنگٹن (۱)	۴۲۵۵۳	۵۲۷۴۲	۲۳۵۹
کاونٹری (۱)	۴۴۸۳۱	۵۲۷۲۰	۱۷۵۰
ہیسٹنگز	۴۲۲۵۸	۵۲۳۴۰	۲۳۵۶
گرمسبای (۱)	۴۰۱۰	۵۱۸۷۶	۲۹۵۷
باتھ	۵۱۹۱۴	۵۰۹۴۳	۰۵۱
باروان فرنس (۱)	۴۷۲۵۹	۵۱۷۱۲	۹۵۴
میزان	۱۰۲۹۴۸۶۶	۱۱۷۵۹۸۶۱	۱۴۵۲

دیکھو نوٹ نمبر ۱ صفحہ ۴۰

شہری آبادی کا ایک چہارم اور کل آبادی انگلینڈ و ویلز کا ساتواں حصہ دارالسلطنت کی آبادی ہے۔ رجسٹرار جنرل نے نقشجات مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء مین دارالسلطنت کے رقبے کو دو حصون حلقۂ اندرونی اور حلقۂ بیرونی مین تقسیم کیا ہے۔ اور پھر اندرونی حلقے کے دو حصے کیے ہین وسط اور باقی حلقۂ اندرونی۔ جسکی مردم شماری بابت سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء حسب تفصیل ذیل ہے۔

حصہ ہاے دارالسلطنت	آبادی سنہ ۱۸۸۱ء	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	فیصدی بیشی + سنہ ۱۸۸۱-۹۱ء	فیصدی کمی - سنہ ۱۸۸۱-۹۱ء
وسط	۱۱۰۱۹۹۴	۱۰۲۲۵۲۹	- ۴۶۷	- ۷۶۲
باقی حلقہ اندرونی	۲۷۱۳۰۵۰	۳۱۹۸۶۲۷	+ ۲۹۶۳	+ ۱۷۶۵
میزان کل حلقہ اندرونی	۳۸۱۵۰۴۴	۴۲۱۱۰۵۶	+ ۱۷۶۳	+ ۱۰۶۴
حلقہ بیرونی	۹۵۱۰۱۷	۱۴۲۲۴۷۶	+ ۵۰۶۵	+ ۴۹۶۵
میزان کل لندن	۴۷۶۶۶۶۱	۵۶۳۳۳۳۲	+ ۲۲۰۷	+ ۱۸۶۲

شہر لندن کی شب کے وقت کی آبادی سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۷۶۹۴ - اور سنہ ۱۸۸۱ء مین ۵۰۶۵۲ تھی۔ اور دن کے وقت کی مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۰۱۳۸۴ - اور سنہ ۱۸۸۱ء مین ۲۶۱۰۶۱ تھی۔

انگلینڈ کی آبادی بلحاظ پیشے کے سنہ ۱۸۹۱ء مین حسب ذیل تھی

	مرد	عورت	میزان
اہل حرفہ	۴۵۰۹۵۵	۱۹۶۱۲۰	۶۴۷۰۷۵
خانگی کاروبار کرنے والے ..	۲۵۸۵۰۸	۱۵۴۵۳۰۲	۱۸۰۳۸۱۰
تاجر	۹۶۰۶۶۱	۱۹۴۶۷	۹۸۰۱۲۸
کاشتکار	۱۳۱۰۳۴۴	۶۴۸۴۰	۱۳۸۳۱۳۴
مزدور	۴۹۷۵۱۷۸	۱۵۷۸۱۸۹	۶۳۳۳۳۶۷
غیر معین پیشے والے اور بچے	۴۸۵۶۲۵۶	۹۹۳۰۶۱۹	۱۴۷۸۶۸۷۵
میزان	۱۲۶۱۹۰۲	۱۳۳۴۰۳۷	۲۵۹۷۴۴۳۹

۲ ۔ اِسکاٹ لینڈ

اسکاٹ لینڈ کا رقبہ ۲۹۷۸۵ مربع میل ہے جس مین اوسکے جزیرے بھی شامل ہین جو تعداد مین ۱۸۶ ہین ۔ اگر وہ فوج جو وہان بارکون مین رہتی ہے اور جہازی بندرگاہون کی آبادی بھی اس مین شامل کرلیجائے تو اوسکی کل آبادی سنہ ۱۸۹۱ء مین ۴۰۲۵۶۴۷ تھی جسکے بموجب فی مربع میل ۱۳۵ باشندہ ہوتے ہین ۔

نقشۂ ذیل سے اسکاٹ لینڈ کی آبادی دسالہ کی تعداد سنہ ۱۸۰۱ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۱ء تک کی مع کثرت آبادی فی مربع میل کی معلوم ہوگی ۔

تاریخ مردم شماری	آبادی	آبادی فی مربع میل	تاریخ مردم شماری	آبادی	آبادی فی مربع میل
۱۸۰۱	۱۶۰۸۴۲۰	۵۴	۱۸۵۱	۲۸۸۸۷۴۲	۹۷
۱۸۱۱	۱۸۰۵۸۶۴	۶۰	۱۸۶۱	۳۰۶۲۲۹۴	۱۰۰
۱۸۲۱	۲۰۹۱۰۲۱	۷۰	۱۸۷۱	۳۳۶۰۰۱۸	۱۱۳
۱۸۳۱	۲۳۶۴۳۶۶	۷۹	۱۸۸۱	۳۷۳۵۵۷۳	۱۲۵
۱۸۴۱	۲۶۲۰۱۸۴	۸۸	۱۸۹۱	۴۰۲۵۶۴۷	۱۳۵

یہہ ملک سرکارے انتظام کے واسطے ۳۳ کاونٹیون مین اور جغرافیہ کے لحاظ سے ۸ قسمتون مین منقسم ہے ۔ ۵ سر اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے بموجب آبادی حسب تفصیل ذیل ہے ۔ مگر اس مین آبادی بارکہائے فوجی اور جہازی بندرگاہون کی داخل نہین ہے ۔

قسمتیں اور سول کاونٹیاں	رقبہ جریب میلان میں	آبادی			آبادی فی مربع میل
		ذکور	اناث	میزان	
۱ شمالی					
شٹیلینڈ	۵۵۱	۱۲۱۹۰	۱۲۶۲۱	۲۴۸۱۱	۵۲۶۱
ارکنی	۳۷۶	۱۴۲۹۸	۱۶۱۵۵	۳۰۴۵۳	۸۰۶۹
کیتھنس	۶۸۶	۱۷۴۷۲	۱۹۰۰۵	۳۷۱۷۷	۵۴۶۲
سدرلینڈ	۲۰۲۸	۱۰۳۹۵	۱۱۰۰۱	۲۱۸۹۶	۱۰۶۸
۲ شمالی مغربی					
راس وکرامٹی	۳۰۷۸	۴۶۸۶۲	۴۰۹۴۸	۷۷۸۱۰	۲۵۶۳
اورنس	۴۰۸۸	۴۳۱۵۴	۴۶۱۶۳	۸۹۳۱۷	۲۱۶۸
۳ شمالی مشرقی					
نیرن	۱۹۵	۴۶۸۳	۵۳۳۶	۱۰۰۱۹	۵۱۶۴
مورے	۴۷۲	۲۰۳۸۱	۲۳۰۷۲	۴۳۴۵۳	۹۱۶۴
بانف	۶۷۱	۳۰۰۴۸	۳۳۴۴۲	۶۴۱۹۰	۱۰۰۶۱
ابرڈین	۱۹۵۵	۱۳۳۸۶۱	۱۴۷۴۷۱	۲۸۱۳۳۲	۱۴۳۶۹
کنکارون	۳۸۳	۱۷۶۰۴	۱۸۰۴۳	۳۵۶۴۷	۹۳۶۱
۴ مشرقی مڈلینڈ					
فورفار	۸۷۰	۱۲۵۴۱۲	۱۵۲۳۷۶	۲۷۷۷۸۸	۳۱۷۶۸
پرتھ	۲۵۲۸	۵۹۷۴۳	۶۶۴۴۱	۱۲۶۱۸۴	۴۹۶۵
فالف	۴۹۲	۸۹۱۳۵	۹۸۲۱۱	۱۸۷۳۴۶	۳۸۰۶۸
کنراس	۷۳	۲۹۶۴	۳۳۱۶	۶۲۸۰	۸۶۶۴
کلیک منان	۴۸	۱۳۶۷۸	۱۴۷۵۴	۲۸۴۳۲	۵۹۰۶۳
۵ غربی مڈلینڈ					
اسٹرلنگ	۴۴۷	۶۳۰۶۰	۶۲۵۴۸	۱۲۵۶۰۸	۲۸۱۶۰

قسمتیں اور ضلعوں کا نام	رقبہ بمع سیلون میں	آبادی			آبادی بمع سیلون میں
		ذکور	اناث	میزان	
ڈمبرٹن	۲۴۱	۴۶۹۳	۴۷۰۶۵	۹۴۴۹۵	۳۹۲۵۱
آرگائل	۳۲۱۳	۳۶۷۷۱	۳۸۲۳۲	۷۵۰۰۳	۲۳۶۳
بوٹ	۲۱۰	۸۲۱۱	۱۰۱۹۳	۱۸۴۰۴	۸۴۶۴
۶ جنوبی مغربی					
رینفریو	۲۴۵	۱۳۸۲۶۹	۱۵۲۵۳۷	۲۹۰۷۹۸	۱۱۸۶۲۹
آئر	۱۱۲۸	۱۱۰۹۸۷	۱۱۵۲۹۶	۲۲۶۲۸۳	۲۰۰۲۶
لانارک	۸۸۲	۵۲۳۱۶۹	۵۲۲۸۷۱	۱۰۴۶۰۴۰	۱۱۸۵۲۹
۷ جنوبی شرقی					
نیلسٹہ گو	۱۲۰	۲۷۹۴۶	۲۴۸۶۲	۵۲۸۰۸	۴۴۰۲۱
اڈنبرا	۳۶۲	۲۰۵۶۹۸	۲۲۸۴۶۱	۴۳۴۱۴۹	۱۱۹۶۲۳
ہیڈنگٹن	۲۷۱	۱۸۲۳۱	۱۹۲۵۴	۳۷۴۸۵	۱۳۸۱۳
بروک	۴۶۱	۱۵۴۴۴	۱۷۹۶۲	۳۲۴۰۶	۷۰۲۳
پیبلس	۳۵۵	۶۹۱۳	۷۸۴۸	۱۴۷۶۱	۴۱۲۶
سلکرک	۲۵۷	۱۲۷۴۳	۱۴۶۱۰	۲۷۳۵۳	۱۰۶۲۴
۸ جنوبی					
روکس برگ	۶۶۵	۲۵۰۱۰	۲۸۷۳۱	۵۳۷۴۱	۸۰۶۸
ڈمفرنیہ	۱۰۶۳	۳۴۸۸۵	۳۹۳۳۶	۷۴۲۲۱	۶۹۶۸
کرکڈ برائٹ	۸۹۸	۱۸۹۰۲	۲۱۰۸۳	۳۹۹۸۵	۴۴۶۵
ڈکٹاؤن	۴۸۶	۱۶۹۷۶	۱۹۰۸۶	۳۶۰۶۲	۷۴۶۲
میزان اسکاٹ لینڈ	۲۹۷۸۵	۱۹۴۲۷۱۷	۲۰۸۲۹۳۰	۴۰۲۵۶۴۷	۱۳۵۶۲

سنہ ۱۸۹۱ء مین تمام اسکاٹ لینڈ کے آباد گھرون کی تعداد ۸۱۷۵۶۸ - اور غیر آباد گھرون کی ۵۱۴۶۰ - اور زیر تعمیر کی ۵۶۱۸ تھی - سنہ ۱۸۹۱ء کی آبادی بڑے بڑے مقامات کے پارلیمنٹ کی (یا پولیس کے) برگون کی بموجب حسب تفصیل ذیل ہے

قصبات جن مین آبادی	تعداد قصبات	آبادی	فیصدی کل آبادی
۱۰۰۰۰۰ سے اوپر ہے	۴	۱۲۰۰۳۷۴	۲۹٫۸
درمیان ۵۰۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰۰ کی ہے	۳	۱۹۸۵۵۵	۴٫۹
" ۲۰۰۰۰ - اور ۵۰۰۰۰ "	۹	۲۴۵۷۲۴	۶٫۱
" ۱۰۰۰۰ - اور ۲۰۰۰۰ "	۱۸	۲۷۸۰۰۲	۶٫۹
میزان	۳۴	۱۹۲۲۶۵۵	۴۷٫۷

رجسٹری (یعنے میونسپل) کے اضلاع کے بموجب اسکاٹ لینڈ کے بڑے بڑے شہر و قصبات کی آبادی (جس مین جہازی آبادی بھی شامل ہے) سنہ ۱۸۹۱ء مین حسب تفصیل ذیل تھی -

شہر و قصبے	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	فیصدی کمی یا بیشی درمیان سنہ ۱۸۸۱ - ۹۱ء کے	شہر و قصبے	آبادی سنہ ۱۸۹۱ء	فیصدی کمی یا بیشی درمیان سنہ ۱۸۸۱ - ۹۱ء کے
گلاسگو	۷۱۸۴۷۱	۱۲٫۳	پیسلی	۶۹۲۹۵	۱۸٫۷
اڈنبرا	۴۲۴۷۶۶	۱۱٫۴	گرینک	۶۳۵۱۲	- ۴٫۹
ڈنڈی	۱۵۵۶۶۵	۹٫۲	پرتھ	۳۰۷۶۸	۳٫۳
ابرڈین	۱۲۳۳۲۷	۱۵٫۷	کلمارناک	۲۷۹۶۸	۸٫۱
لیتھ	۶۹۸۸۵	۱۴٫۸			

شہر گلاسگو کی آبادی پارلیمنٹری اور اطراف شہر کی ۶۵۸۱۹۸ تھی۔ اور مبشی دہ سالہ (سنہ ۱۸۸۱ - ۱۸۹۱ء کی) فیصدی ۱۳۲۹ ہوئی۔ ان نو مقامات کی آبادی اسکاٹ لینڈ کی کل آبادی سے قریب قریب دو پانچوین حصے کے ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین کل قصبات کی آبادی ۲۳۰۶۸۵۲ تھی۔ اور بڑے گانوون[1] کی آبادی ۴۴۷۸۴۔ اور چھوٹے گانوون کی ۹۰۸۳۷ تھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین قصبون کی آبادی ۲۶۳۱۲۹۱ تھی جس مین سے فیصدی ۱۴۲۶ مبشی ہوئی۔ بڑے گانوون کی ۴۶۵۸۳۶ جس مین مبشی فیصدی ۱۰۴۱ اور چھوٹے گانوون کی ۲۸۵۱۳ جس مین فیصدی ۳۰۵۱ کمی ہوئی۔

پیشے کے لحاظ سے سنہ ۱۸۹۱ء کی آبادی حسب ذیل تھی۔

	مرد	عورت	میزان
اہل حرفہ	۶۵۴۹۹	۳۰۶۰۴	۹۶۱۰۳
خانگی کاروبار کرنے والے ...	۲۵۲۹۲	۱۵۱۲۷۳	۱۷۶۵۶۵
تجار	۱۲۶۴۳	۵۳۸۳	۱۳۲۱۲۶
کاشتکار	۲۱۵۲۱۵	۵۴۳۲۲	۲۶۹۵۳۷
مزدور	۶۷۵۹۶۴	۲۵۶۶۸۹	۹۳۲۶۵۳
نکمی اور کمائی کے کام نہین کرنیوالے	۶۹۰۷۶۲	۸۰۲۸۲۷	۲۱۲۸۵۸۹
میزان	۱۶۹۹۴۷۵	۱۹۳۶۰۹۸	۳۶۳۵۵۷۳

۳ - آئرلینڈ

آئرلینڈ کا رقبہ ۳۲۵۳۱ مربع میل یا ۲۰۸۱۹۹۸۰ ایکڑ ہے۔ اور آبادی سنہ ۱۸۹۱ء

(۱) انگلنڈ مین بڑے گانون وہ سمجھے جاتے ہین جہان ایک گرجا بھی ہو۔ اور جہان نہین ہے وہ چھوٹے گانون ہین۔

مین ۴۷۰۴۷۵۰ ۔ نقشۂ ذیل سے آئرلینڈ کی مردم شماری دہ سالہ سنہ ۱۸۰۱ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک کی سے آبادی فی مربع میل ظاہر ہوگی ۔

سنین مردم شماری	آبادی	آبادی فی مربع میل	سنین مردم شماری	آبادی	آبادی فی مربع میل
۱۸۰۱	۵۳۹۵۴۵۶	۱۶۶	۱۸۵۱	۶۵۵۲۳۸۵	۲۰۱
۱۸۱۱	۶۹۳۷۸۵۶	۱۸۶	۱۸۶۱	۵۷۹۸۵۶۴	۱۷۸
۱۸۲۱	۶۸۰۱۸۲۷	۲۰۹	۱۸۷۱	۵۴۱۲۳۷۷	۱۶۷
۱۸۳۱	۷۷۶۷۴۰۱	۲۳۹	۱۸۸۱	۵۱۷۴۸۳۶	۱۵۹
۱۸۴۱	۸۱۷۵۱۲۴	۲۵۱	۱۸۹۱	۴۷۰۴۷۵۰	۱۴۴

نقشۂ ذیل سے آبادی سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۹۱ء کی اور نیز جو کمی ان سنون کے درمیان ہوئی ہے اوس کی تعداد اور اوسط فیصدی بھی معلوم ہوگا ۔

صوبہ	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	کمی درمیان سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء	
			تعداد	اوسط فیصدی
لینسٹر	۱۲۷۸۹۸۹	۱۱۸۷۷۶۰	۹۱۲۲۹	۷٫۱۳
منسٹر	۱۳۳۱۱۱۵	۱۱۷۲۴۰۲	۱۵۸۷۱۳	۱۱٫۹۲
السٹر	۱۷۴۳۰۷۵	۱۶۱۹۸۱۴	۱۲۳۲۶۱	۰٫۷
کناٹ	۸۲۱۶۵۷	۷۲۴۷۷۴	۹۶۸۸۳	۱۱٫۷۹
میزان آئرلینڈ	۵۱۷۴۸۳۶	۴۷۰۴۷۵۰	۴۷۰۰۸۶	۹٫۰۸

آئرلینڈ کی چاروں صوبوں کی کاؤنٹیوں (اضلاع) کا رقبہ اور آبادی ۵ سر اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کی نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی ۔

قسمتیں اور کاؤنٹیاں (اضلاع)	آبادیے			آبادی فی مربع میل
	رقبہ بمربع میلوں میں	مرد	عورت	میزان
قسمت لینسٹر				
کاؤنٹی کارلو	۳۴۹	۲۰۵۵۲	۲۰۳۸۴	۴۰۹۳۶	۱۱۷۱۳
" ایلن	۱۹۳۵۴	۱۶۷۴۰۹	۲۲۰۱۰۷	۴۱۹۲۱۶	۱۱۸۴۵۲
" کلڈیر	۶۵۴	۳۸۴۰۷	۳۱۷۹۹	۷۰۲۰۶	۱۰۷۵۳
" کلکنی	۷۹۶	۴۳۴۶۸	۴۳۷۹۳	۸۷۲۶۱	۱۰۹۵۶
" کنگ	۷۷۲	۳۳۷۷۷	۳۱۷۸۶	۶۵۵۶۳	۸۴۵۹
" لانگ فورڈ	۴۲۱	۲۶۶۸۱	۲۵۹۶۶	۵۲۶۴۷	۱۲۵۰
" لاوتھ	۳۱۶	۳۵۲۴۲	۳۰۷۹۶	۶۱۰۳۸	۲۲۴۵۸
" میتھ	۹۰۶	۳۹۲۲۴	۳۷۷۶۳	۷۶۹۸۷	۸۴۱۹
" کوئین	۶۶۴	۳۳۱۷۱	۳۱۷۱۲	۶۴۸۸۳	۹۷۵۷
" ویسٹ میتھ	۷۰۸	۳۳۹۲۷	۳۱۱۸۲	۶۵۱۰۹	۹۱۶۹
" وکسفورڈ	۹۰۱	۵۴۹۳۵	۵۶۸۴۳	۱۱۱۷۷۸	۱۲۴۵۰
" وکلو	۷۸۱	۳۱۰۵۴	۳۱۰۸۲	۶۱۱۳۶	۷۹۵۵
میزان قسمت لینسٹر	۷۶۲۲	۵۸۷۸۴۷	۵۹۹۹۱۳	۱۱۸۷۷۶۰	۱۵۵۶۸
قسمت منسٹر					
کاؤنٹی کلیر	۱۲۹۴	۶۳۱۳۸	۶۱۳۴۵	۱۲۴۴۸۳	۹۶۶۲
" کارک	۲۸۹۰	۲۱۹۹۸۸	۲۱۸۱۴۴	۴۳۸۱۳۲	۱۵۱۶۷
" کری	۱۸۵۳	۹۱۰۱۷	۸۸۱۱۹	۱۷۹۱۳۶	۹۶۶۶
" لمرک	۱۰۶۴	۷۸۶۰۷	۷۰۳۰۵	۱۵۸۹۱۲	۱۴۹۶۳
" ٹپریری	۱۴۵۹	۸۶۸۰۷	۸۶۳۸۱	۱۷۳۱۸۸	۱۰۴۶۴
" واٹر فورڈ	۷۲۱	۴۸۰۵۴	۵۰۱۹۷	۹۸۲۵۱	۱۳۶۶۲
میزان قسمت منسٹر	۹۴۸۱	۵۸۷۶۱۱	۵۸۴۷۹۱	۱۱۷۰۴۰۲	۱۲۳۶۶

قسمتیں اور کاونٹیاں (اضلاع)	آبادیے			آبادیے
	زنجبریہ میلوگھین	مرد	عورت	میران فی مربع میل
قسمت آسٹر				
کاونٹی آنٹرم	۱۲۳۷	۲۲۱۴۴۸	۲۲۹۷۳۱	۴۷۱۱۲۹ ۳۸۰۵۹
" آرگھہ	۵۱۲	۶۸۳۷۰	۷۴۹۱۹	۱۴۳۲۸۹ ۲۷۹۵۸
" کاوان	۷۴۶	۵۶۷۷۲	۵۵۱۴۵	۱۱۱۹۱۷ ۱۵۰۵۰
" ڈونیگال	۱۸۷۰	۹۱۴۷۸	۹۴۱۵۷	۱۸۵۶۳۵ ۹۹۵۲
" ڈاون	۹۵۷	۱۰۳۳۴	۱۱۸۶۷۴	۲۲۴۰۰۸ ۲۳۴۵۱
" فرمنگہ	۷۱۵	۳۷۳۴۴	۳۶۸۲۶	۷۴۱۷۰ ۱۰۳۵۷
" لنڈن ڈری	۸۱۶	۷۳۲۶۰	۷۸۷۴۹	۱۵۲۰۰۹ ۱۸۶۱۲
" ٹانگہن	۵۰۰	۴۲۷۳۷	۴۳۴۷۹	۸۶۲۰۶ ۱۷۲۱۴
" ٹرون	۱۲۶۰	۸۴۵۹۶	۸۶۸۰۵	۱۷۱۴۰۱ ۱۳۶۵۰
میران قسمت آسٹر	۸۶۱۳	۷۸۱۳۲۹	۸۳۸۴۸۵	۱۶۱۹۸۱۴ ۱۸۸۵۱
قسمت کناٹ				
کاونٹی گالوی	۲۴۵۲	۱۰۸۲۸۳	۱۰۶۴۲۹	۱۱۴۷۱۲ ۸۷۶۵
" لیٹرم	۶۱۹	۳۹۷۱۵	۳۸۹۰۳	۷۸۶۱۸ ۱۲۷۵۰
" میو	۲۱۲۶	۱۰۷۴۹۸	۱۱۰۵۳۶	۲۱۹۰۳۴ ۱۰۳۵۱
" رسکامن	۹۴۹	۵۸۰۰۰	۵۶۳۹۷	۱۱۴۳۹۷ ۱۲۰۵۵
" اسلگو	۷۲۱	۴۸۶۷۰	۴۹۳۴۳	۹۸۰۱۳ ۱۳۵۱۹
میران قسمت کناٹ	۶۸۶۰	۳۴۲۱۶۶	۳۶۲۶۰۸	۷۰۴۷۷۴ ۱۰۵۵۵
میران آئرلینڈ	۳۲۵۸۳	۲۳۱۸۹۵۳	۲۳۸۵۷۹۷	۴۷۰۴۲۵۰ ۱۴۴۵۴

مسکونہ گھرون کی تعداد سنہ ۱۸۹۱ء مین ۸۷۰۵۷۸ - اور سنہ ۱۸۸۱ء مین ۹۱۴۱۰۸ اور سنہ ۱۸۷۱ء مین ۹۶۱۳۸۰ تھی - اور سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء کے درمیان کمی فیصدی ۷ر۴ - ہوئی -

غیر مسکونہ گھرون کی تعداد سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۹۳۲۰ - اور سنہ ۱۸۸۱ء مین ۵۸۲۰۷ تھی جس سے غیر مسکونہ گھرون مین ۱۸۲۹ فیصدی بڑھتی معلوم ہوتی ہے - سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۷۱۰ مکانات زیر تعمیر تھے - اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۶۰۲ زیر تعمیر تھے -

مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء کے بموجب بڑے بڑے قصبات کی آبادی حسب تفصیل ذیل ہے -

قصبات جن کی آبادیے	تعداد قصبات	باشندے	فیصدی کل آبادی کی
۱۰۰۰۰۰ سے اوپر ہے	۲	۵۰۰۹۵۱	۱۰ر۷
۵۰۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰۰ کے درمیان	۱	۷۵۳۴۵	۱ر۶
۲۰۰۰۰ اور ۵۰۰۰۰ "	۵	۱۴۳۲۷۲	۳ر۰
۱۰۰۰۰ اور ۲۰۰۰۰ "	۱۰	۱۲۴۹۹۳	۲ر۶
میزان	۱۸	۸۴۴۵۵۱	۱۷ر۹

آئرلنڈ مین سنہ ۱۸۹۱ء مین صرف تین شہر ایسے تھے جن کی آبادی ۵۰۰۰۰ سے اوپر تھے یعنی ڈبلن مین ۲۴۵۰۰۱ - آدمی تھے - لیکن دارالسلطنت کے علاقہ پولیس کے اندر ۳۶۱۰۹۱ آدمی رہتے تھے - جو سنہ ۱۸۸۱ء مین ۳۴۹۶۸۸ تھے - بلفاسٹ مین ۲۰۵۹۵۰ - کارک مین ۷۵۳۴۵ لمرک مین ۳۷۱۵۵ - لندن ڈری مین

جبن ۳۳۲۰۰ - دائر فورڈ جبن ۲۰۸۵۲ -

پیشے کے لحاظ سے آبادی سنہ ۱۸۹۱ء کی تفصیل حسب ذیل ہے -

	مرد	عورت	میزان
اہل حرفہ	۱۳۶۹۷۱	۷۵۲۷۲	۲۱۲۲۴۳
خانگی کاروبار کرنے والے ...	۳۴۴۹۰	۲۲۰۶۴	۵۵۱۴۴
تجار	۸۱۰۱۲	۲۱۶۱	۸۳۱۷۳
مزارعین	۸۴۵۶۹۱	۹۱۰۶۸	۹۳۶۷۵۹
مزدور	۴۰۲۱۵۵	۲۵۲۲۵۵	۶۵۶۴۱۰
بے یقین اوزنکے کام کرنے والے	۸۱۴۶۳۴	۱۷۲۴۳۸۷	۲۵۵۹۰۲۱
میزان	۲۳۱۸۹۵۳	۲۳۸۵۷۹۷	۴۷۰۴۷۵۰

۴ - جزائر بحر برطانیہ

جزائر بحر برطانیہ کی آبادی ۵ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کو حسب ذیل تھی -

جزائر	رقبہ بلحاظ مسیلو مین	آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی ۱۸۹۱ء	آبادی فی مربع میل	بیشی فیصدی
جزیرۂ مین	۲۲۰ میل	۵۳۵۵۸	۵۵۵۹۸	۲۵۲۲۷	۳۶۸
جزائر چینل					
جرسے	۲۷۱۷ ایکڑ	۵۲۴۴۵	۵۴۵۱۸	-	۴۶۰
گرنسی وغیرہ	۱۲۶۰۵ ؍	۴۲۵۷	۳۷۷۰۴	-	۷۶۰
میزان	۱۸۹۳۰۷	۱۴۱۲۶۰	۱۴۷۹۷۰	-	۴۶۷

چارروہ سالہ گذشتہ مردم شماریون مین ان جزائر کی آبادی حسب تفصیل ذیل تھی۔

جزائر	۱۸۶۱ء	۱۸۷۱ء	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء
جزیرۂ مین	۵۲۴۶۹	۵۴۰۴۲	۵۳۰۵۸	۵۵۵۹۸
جرسی	۵۵۶۱۳	۵۶۶۲۷	۵۲۴۴۵	۵۴۵۱۸
گرنسی ہرن وجیتو	۲۹۸۵	۳۰۶۸۵	۳۲۶۳۱	۳۵۳۳۹
ایلڈرنی	۴۹۳۲	۲۷۳۰	۲۰۴۸	۱۸۴۳
سارک اور بریچو	۵۸۳	۵۴۰	۵۷۱	۵۷۲
میزان	۱۴۳۴۴۷	۱۴۴۶۳۹	۱۴۱۲۶۰	۱۴۷۸۷۰

۲ ترقی و تنزل آبادی

۱۔ ولادت و وفات و شادی

انگلنڈ و ویلز

سال	آبادی باندازہ	تعداد ولادت	ولادت حرام	اموات	شادی
۱۸۸۶ء	۲۷۵۲۱۷۸۰	۹۰۳۲۱۶	۴۲۷۰۰	۵۳۷۰۷۸	۱۹۵۰۰۰۶
۱۸۸۷ء	۲۷۸۲۶۷۹۸	۸۸۶۰۱۷	۴۲۷۷۰	۵۳۰۵۷۷	۲۰۰۱۷۵
۱۸۸۸ء	۲۸۱۳۵۱۹۷	۸۷۹۲۶۳	۴۰۷۳۰	۵۱۰۶۹۰	۲۰۳۴۵۶
۱۸۸۹ء	۲۸۴۴۷۰۱۴	۸۸۵۱۱۹	۴۰۶۲۷	۵۱۷۹۴۸	۲۱۳۶۹۶
۱۸۹۰ء	۲۸۷۶۲۲۸۷	۸۶۹۹۳۷	۳۸۴۱۲	۵۶۲۲۴۸	۲۲۳۰۲۸
۱۸۹۱ء	۲۹۰۸۱۰۴۷	۹۱۳۸۳۶	۳۸۷۸۱	۵۸۷۶۷۶	۲۲۶۰۲۵

سنہ ۱۸۹۱ء مین کل تعداد پیدائش کی نسبت ولادت حرام ۴۲ فی صدی تھی۔ اور سنہ ۱۸۹۰ء مین

۴۲۶ فی صدی تھی - یہہ اوسط ۱۸۴۵ء مین ۷ فیصدی تہا اور اوسوقت سے برابر گھٹتا چلا آتا ہے - ۱۸۹۱ء مین سب سے کم اوسط اسکس اور مدل سکس مقامات مین تہا جو دارالسلطنت مین زیادہ ہو گئے ہین - اور سب سے زیادہ ۶۷۶ شراپ شائر اور کمبرلینڈ مین تہا - لندن کا فی صدی اوسط ۳۷۸ تہا - اس مین مرے ہوئے بچون کے پیدا ہونے اور مرنیکے تعداد شامل نہین ہے -

بچون کی پیدایش دہ سالہ گذشتہ کی نسبت باہمی مرد و عورت کی ۱۰۳۸ اور ۱۰۰۰ کی ہے - مگر چونکہ پہلے دوسرون کی بہ نسبت زائد مرتے ہین تو اس سبب سے انکی تعداد دس سال کی عمر مین مساوی ہو جاتی ہے - اور آخر کو جلا وطنی اور لڑائی اور مردون کے دوسرے خطرناک پیشون کے باعث انگلنڈ مین مرد اور عورتون کی نسبت ۹۴۹ - اور ۱۰۰۰ کی رہ جاتی ہے -

اسکاٹ لینڈ

سن	آبادی باندازہ	تعداد ولادت	ولادت حرام	اموات	شادی
۱۸۸۷ء	۹۱۴۳۱۸	۱۲۴۳۷۵	۱۰۳۶۵	۷۴۵۰۰	۲۲۸۵۱
۱۸۸۸ء	۳۹۴۳۷۰۱	۱۲۳۲۶۹	۹۹۸۸	۷۱۱۷۴	۲۵۳۰۵
۱۸۸۹ء	۳۹۷۳۳۰۵	۱۲۲۷۷۰	۹۶۴۳	۷۳۲۰۳	۲۶۳۱۸
۱۸۹۰ء	۴۰۰۳۱۲	۱۲۱۵۳۰	۹۱۶۷	۷۸۹۷۸	۲۷۴۴۱
۱۸۹۱ء	۴۰۳۳۱۸۰	۱۲۵۹۶۵	۹۵۳۷	۸۳۵۴۸	۲۷۹۴۹

ولادت حرام کی اوسط نسبت سنہ ۱۸۹۱ء مین ۶ر۷ فیصدی تھی جو اس وکرامرئی مین ۴ر۳ فی صدی اوسط سے وگٹاون مین ۱ر۶۰ فی صدی تک ہے۔

آئرلینڈ

سن	آبادی باندازہ	تعداد ولادت	ولادت حرام	اموات	شادی
۱۸۸۷ء	۴۸۵۶۶۹۴	۱۱۲۴۰۰	۳۱۴۷	۸۸۵۸۵	۲۰۹۴۵
۱۸۸۸ء	۴۸۰۰۰۱۴	۱۰۹۵۵۷	۳۱۲۴	۸۵۸۹۲	۲۰۰۶۰
۱۸۸۹ء	۴۷۵۶۱۴۵	۱۰۷۸۴۱	۳۰۴۹	۸۲۹۰۸	۲۱۵۲۱
۱۸۹۰ء	۴۷۱۶۹۹۶	۱۰۵۲۵۴	۲۸۲۷	۸۵۸۵۰	۲۰۹۹۰
۱۸۹۱ء	۴۶۸۱۱۷۳	۱۰۷۸۸۳	۰	۸۶۰۵۳	۲۱۴۲۱

ولادت حرام کی اوسط نسبت سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲ر۷ تھی۔ جو کنٹ مین ۸ر۸ سے لیکر الٹر مین ۰ر۴ تک تھی۔

۲۔ نقل وسکونت

سنہ ۱۸۱۵ء سے قبل سلطنت متحدہ سے لوگ باہر کے ملکون مین جاکر بہت کم بستے تھے چنانچہ سال مذکور مین جو لوگ باہر ملکون مین جاکر بسے اونکی تعداد ۲۰۰ سے زیادہ نہ تھی۔ رفتہ رفتہ یہہ تعداد سنہ ۱۸۱۶ء مین ۱۲۵۱۰ اور سنہ ۱۸۱۹ء مین ۳۴۹۷ ہوگئی۔ سنہ ۱۸۲۰-۲۴ء کے درمیان پانچ سال مین ۹۵۰۳۰ آدمی باہر جاکر بسے۔ اسکے بعد سنہ ۲۵-۲۹ء مین ۱۲۱۰۸۴ اور سنہ ۳۰-۳۴ء مین ۱۹۵۶۳۸ ہوگئی۔ مگر پھر سنہ ۳۵-۳۹ء مین گھٹکر ۲۸۷۳۵۸

تعداد رہ گئی۔ سنہ ۱۸۱۵ء سے سنہ ۱۸۵۲ء تک کل باہر جاکر بسنے والوں کی تعداد ۳۴۶۳۵۹۲ تھی اور سنہ ۱۸۵۳ء سے سنہ ۱۹۶۰ء تک ۵۰۷۰۲۴۵ جن مین برٹش اور آئرش نسل والے ۱۳۱۲۶۸۳ تھے۔ سنہ ۱۸۶۱ء اور سنہ ۱۸۷۰ء کے درمیان کی تعداد ۱۹۶۷۵۷۰ تھے جن مین برٹش اور آئرش نسل کے لوگ ۱۵۷۱۸۲۹ تھے۔ سنہ ۱۸۷۱-۸۰ء مین ۲۲۲۸۳۹۶ جن مین برٹش اور آئرش ۱۶۷۸۹۱۹ تھے۔ سنہ ۱۸۸۱-۹۰ء مین ۳۰۵۵۶۵۵ جن مین سے برٹش آئرش ۲۵۵۸۵۳۵ تھے جنکی میزان سنہ ۱۸۱۵ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک ۱۳۱۳۲۰۳۱ ہوئے اور برٹش اور آئرش نسل والون کی تعداد سنہ ۱۸۵۲-۱۸۹۱ء کے درمیان ۷۳۴۰۴۷۳ ہوئے جن مین سے ریاستہائے متحدہ کو ۴۸۹۵۹۴۲ گئے۔ ان مین سے انگریز ۲۱۰۷۳۲۴ اسکاچ ۳۹۳۲۳۵ اور آئرش ۲۳۹۵۲۸۳ تھے۔

نقشۂ ذیل سے سلطنت متحدہ کے دیسی اور پردیسی آدمیون کی تعداد سنہ ۱۸۶۷ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک معلوم ہوگی جو برٹش شمالی امریکہ ریاستہائے متحدہ اور آسٹریلیشیا کو گئے۔ مگر ان سب کی میزان مین جو تعداد دکھائی گئی ہے اوس مین ۲۸۷۷۵۱ آدمی سنہ ۱۸۹۱ء مین ایسے بھی شامل ہین جو اور مقامات کو بھی گئے ہین۔

سال	برٹش شمالی امریکہ کو	ریاستہائے متحدہ کو	آسٹریلیشیا کو	میزان
۱۸۶۷ء	۴۴۴۰۶	۲۹۶۹۰۱	۳۵۱۹۸	۳۹۶۴۹۴
۱۸۸۸ء	۴۹۱۰۷	۲۹۳۰۰۷	۳۱۷۲۵	۳۹۸۴۹۴
۱۸۸۹ء	۳۸۱۵۶	۲۴۰۳۹۵	۲۸۸۳۴	۳۴۲۶۴۱
۱۸۹۰ء	۳۱۹۹۷	۲۳۳۵۲۲	۲۱۵۷۰	۳۱۵۶۸۰
۱۸۹۱ء	۳۳۷۵۲	۲۵۲۰۱۶	۱۹۹۵۷	۳۳۴۵۴۳

نقشۂ ذیل سے اون لوگون کی تعداد اور بیشی وکمی روانگی کی معلوم ہوگی جو سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء مین برطانیہ سے یورپ کے باہر اور ملکون مین جا بسے۔

سال	انگریز	اسکاچ	آئرش	نیز ان کل سلطنت متحدہ
۱۸۹۰ء	۱۳۹۹۷۹	۲۰۶۵۳	۵۷۴۸۴	۲۱۸۱۱۶
۱۸۹۱ء	۱۳۷۸۸۱	۲۲۱۹۰	۵۸۴۳۶	۲۱۸۵۰۷
بیشی یا کمی	۲۰۹۸۰	۱۵۳۷	۹۵۲	۳۹۱

جو لوگ کہ آئرلینڈ کو سنہ ۱۸۹۱ء مین چھوڑکر برطانیہ غظمےٰ مین جا بسے اون کی تعداد ۱۴۲۱۴ تھی جو پردیسی کے سنہ ۱۸۹۱ء مین سلطنت متحدہ سے باہر جاکر آباد ہوگئے اون کی تعداد بچون سمیت ۱۲۲۷۵ تھی۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین برٹش یا غیر نسلون کے لوگ جو یہان آکر آباد ہوئے اونکی تعداد ۱۵۱۳۶۹ تھی۔ اگر جانیوالون کی ۳۳۴۵۴۳ تعداد مین سے ان کی تعداد نکالڈالیجائے تو جانیوالون کی تعداد ۱۸۳۱۷۴ اور رہجاتی ہے۔ برٹش اور آئرش نسل کے لوگ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۰۳۴۰۷ آئے اور ۲۱۸۵۰۷ گئے اسلئے برٹش نسل کے جانیوالون کی تعداد ۱۱۵۴۰۰ زیادہ رہی۔

مذہب

۱۔ انگلنڈ و ویلز

انگلنڈ کا سرکاری چرچ (مصلے) پراٹسٹنٹ (منکرین رومن کیتھولک دگر کیتھولک) اپسکوپل (بشپونکی نگرانی)

فریق کا ہے (یا یون کہو کہ انگلنڈ کا سلطنتے مذہب پروٹسٹنٹ اپسکوپل ہے) اس فریق کے اصول اور عقائد کنونکیشن (مجلس معاہدہ ومشورہ قسیسان) سنہ ۱۵۶۲ء کی رو سے تھرٹی نائن آرٹکل (انتالیس فقروق) مین مدون کیئے گئے ہین جنکو نظر ثانی کے بعد سنہ ۱۶۶۲ء مین مکمل تسلیم کیا گیا ہے۔ اگرچہ پروٹسٹنٹ اپسکوپل سلطنت کا مذہب ہے مگر تمام دیگر مذاہب کو بخوبی آزادی حاصل ہے اور برٹش رعایا کے کسی فریق کے حق مین کسی قسم کی کمی بیشی نہین کی جاتی ہے۔ ملکہ معظمہ قانوناً اس چرچ کی اعلیٰ گورنر ہین اور اسٹیٹیوٹ ۲۵ ہنری ہشتم باب ۲۰ کے بموجب اون کو اختیار ہے کہ جب آرچ بشپ[1] (لاٹ پادری) اور بشپ (بڑے پادری) کا عہدہ خالی ہو تو اوسپر کسی دوسرے کو مقرر کرین۔ اسکی کارروائی اس طرح ہوتی ہے کہ جس جگہہ عہدہ خالی ہوتا ہے وہان کے ڈین (نایب بشپ) اور چیپٹر (وہان کے ڈینون وغیرہ کی مجلس) کے پاس شاہی اجازت نامہ انتخاب کے لئے جاتا ہے اور اوسکے ساتھہ ملکہ کی ایک چٹھی ہوتی ہے جس مین اوس شخص کا نام تبلایا جاتا ہے جسکو منتخب کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور بعد کو شاہی فرمان رضامندی کے ذریعے سے بڑی مہر لگا کر اوسکے تقرر کو منظور کیا جاتا ہے۔ لیکن تقرر کی صورت بطرف اون سیون (علاقہ جات بشپ) کے واسطے ہے جو قدیمی ہین۔ اور

[1] بشپ عیسائی مذہب مین ہادی کو کہتے ہین۔ پراٹسٹنٹ اپسکوپل رومن کیتھولک (رومی) اور یونانی عیسائی فریق اوسکو مجتہد کے بجائے مانتے ہین۔ اور آرچ بشپ ان بشپون کا بھی افسر مانا جاتا ہے یہہ لوگ مذہبی حاکم ہوتے ہین اور اپنے فریق کے عیسائیون پر اون کی حکومت چلتی ہے اور اونکو مذہبی سرٹیفکیٹ دینے کا کامل اختیار ہوتا ہے۔

علاقہ جات بشپ مانچسٹر۔ سینٹ البنس لیورپول ٹرورو نیو کاسل اور ساوتھ ویل مین براہ راست شاہی فرمان کے ذریعہ سے بشپ مقرر ہوا کرتے ہین۔ ملکہ معظمہ کو اور نیز فرسٹ لارڈ آف ٹریژری (وزیر اوّل خزانہ) کو ملکہ معظمہ کے نام سے اختیار ہے کہ جہان شاہی اقتدار رہے وہان ڈین پریبنڈری (وظیفہ دار پادری) اور کینن کے عہدون پر بھی لوگون کو مقرر کرین۔

انگلنڈ مین دو آرچ بشپ اور ۲۱ بشپ ہین۔ آرچ بشپ اپنے صوبے مین سب پادریون کا افسر ہوتا ہے۔ اور اسکا اپنا ہی ایک دائوسس (علاقہ بشپ) ہوتا ہے اور اس سبب سے اپنے صوبے مین اوسکے اختیارات آرچ بشپ کے اور اپنے دائوسس مین بشپ اور آرچ بشپ دونون کے ہوتے ہین۔ بشپون کی زیر حکومت ۳۰ ڈین ۵۸ آرچ ڈیکن (مددگار بشپ) اور ۶۱۳ دیہاتی ڈین ہین۔ معاملات کلیسا کے انتظام کے واسطے ہر ایک صوبہ مین ایک کونسل یا کنوکیشن مقرر ہے جسمین بشپ آرچ ڈیکن اور ڈین بذات خود اور کچھ پروکٹر (وکلا رندہبی) جو چھوٹے پادریون کے قایم مقام ہوتے ہین شامل ہوا کرتے ہین۔ ملکہ معظمہ کے فرمان کی تعمیل کے طور پر اپنے اپنے علاقون کے آرچ بشپ ان کونسلون کو طلب کیا کرتے ہین۔ اور جب یہہ لوگ جمع ہوجاتے ہین تو معاملات پر غور کرنے سے پیشتر ان کو ملکہ معظمہ کا لائسنس (اجازت نامہ) حاصل کرنا ضرور ہے۔ اور جب یہہ مجلس اپنی رائے کے بموجب کوئی بات پادریون کے لئے دستور وغیرہ مین داخل کرنا چاہین تو ضرور ہے کہ پیشتر ملکہ معظمہ سے اوسکی منظوری لیلیجائے جس سے بخوبی

ظاہر ہے کہ اون کے اختیارات نہایت محدود ہو گئے ہین۔

سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری کے وقت سول پیرش (یعنے وہ ڈسٹرکٹ یا علاقہ) جنکے لئے چندہ غیر باجد اگانہ لیا جاتا ہے یا لیا جا سکتا ہے ۱۴۹۲۶ تھی۔ مگر یہہ بہت سے مگہون پر کلیسیا کے پیرشون کے مطابق نہین ہین کیونکہ اس صدی مین کلیسیا کے پیرشون کی پہلے سے قدر و قیمت نہین رہی ہے۔ پرانے پیرش ڈسٹرکٹون مین کٹ گئے ہین اور وہ بجائے خود کلیسیا کے پیرش حقیقتاً ہو گئے ہین۔ ایسے پیرش تقریباً چودہ ہزار ہین۔ سنہ ۱۸۸۲ء کے ایک نقشے کے بموجب انگلنڈ چرچ کے ماتحت ۱۴۵۷۳ گرجے اور عبادت خانے ایسے تھے جس مین شادیان ہو سکتی ہین۔ سنہ ۱۸۱۸ء سے اب تک کلیسیا کے کمشنرون نے تین ہزار سے اوپر نئے کلیسیائی ڈسٹرکٹ بنائے ہین۔ ہر ایک پیرش مین ایک گرجا ہوتا ہے جس مین ایک متولی منتظم رہتا ہے۔ اس متولی کے لئے ضرور ہے کہ پریسبٹ (کاہنون) کی قسم مین ہی سے ہو۔ اور اوسکو اوسکے پیرش کے ساتھ جسطرحکا دنیاوی تعلق ہوتا ہے اوسکے لحاظ سے اوسے ریکٹر (پادری) ویکار (مددگار پادری) اور مدامی کیوریٹ کہتے ہین۔ تقریباً ۵۰۰۰ بینیفس (جاگیرات مذہبی) کو نذر چڑہانے کا حق عام لوگون کو حاصل ہے باقیون کی سرپرستی ملکہ معظمہ بشپ اور کیمبرل (بشپ کا گرجا جسے اوسکا تخت گاہ سمجھنا چاہئے) لارڈ چینسلر اور آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیان کیا کرتی ہین۔ چرچ کی ہر قسم کی آمدنی سالانہ تخمیناً ..... ۷ پونڈ (دس کرور کلدار روپیون سے زیادہ) ہے جس مین سے اکثر کا انتظام کلیسیا کے کمشنرون کے سپرد ہے۔ ہر قسم کے پادری لوگون کی تعداد

جو انگلنڈ کے چرچ کے متعلق ہین اور جو درحقیقت کلیسیا کا کام کرتے ہین (بشمول مددگاران کیورٹ) مردم شماری ۱۹۸۱ء کے بموجب ۲۱۶۳ ہے۔ اور اگر اس مین وہ لوگ بھی شامل کرلئے جائین جو اور کام کرتے ہین تو اون کی تعداد غالباً ۲۴۰۰۰ ہزار کے قریب ہوجائے گی۔

انگریزی قانون کے لحاظ سے ہر ایک انگلش مین یا انگریز انگلینڈ کے چرچ والا سمجھا جاتا ہے لیکن تخمینے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلنڈ اور ویلز کی آبادی مین سے جو لوگ درحقیقت اس سرکاری چرچ مین شامل ہونے کا دعوے کرتے ہین اون کی تعداد ۳۵۰۰۰۰۰ ہے اور ۱۲۵۰۰۰۰۰ باقی جو رہتے ہین وہ دوسرے عقائد کے ماننے والے ہین۔

شادی کے رجسٹرون سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکاری چرچ کے متعلق ۶۱۷ فیصدی آبادی ہے۔ ۴۴ فیصدی رومن کیتھولک چرچ والے اور ۴۴۴ فیصدی دوسرے عقائد والے پروٹسٹنٹ فرقے مین بہت سی مختلف عقیدون کے فرقے ہین۔ جن مین سے بڑے بڑے فرقے یہہ ہین۔ میتھوڈسٹ (اس فرقے کے بھی اور کئی فرقے ہین) انڈیپنڈنٹ یا کانگریشنلسٹ۔ بپٹسٹ اور انگلش پریسبیٹرین۔ ان مین سے میتھوڈسٹ فریق کے جنکے پرانے اور نئے کنکشن پرمیٹیو وفری چرچ میتھوڈسٹ اور بائیبل کرسچین وغیرہ بہت سے شعبے ہین ۱۵۰۰۰ معبد اور ۸۰۰۰۰۰ ممبر ہین۔ انڈیپنڈنٹ یا کانگریشنلسٹ فرقے کے ۴۵۸۰ گرجے اور اسٹیشن ۲۷۳۰ پادری اور ۳۶۰۰۰۰ ممبر ہین۔ بپٹسٹ فرقے کے ۳۷۸۰ چیپل (عبادت خانہ) ۱۸۷۴ پادری ۳۰۰۰۰۰ ممبر ہین

علاوہ برین ان ممبرون کے خاندان اور ان کے متعلقین بھی ان کے ساتھ ہین۔ برطانیہ عظمےٰ مین کل مذہبی فرقون کی تعداد تقریباً ۲۸۰ کے ہے جنکے نام رجسٹرار جنرل ولادت وفات وشادی کے یہان درج ہین اور کل رجسٹری شدہ چیپلین (عبادت خانون) کی تعداد سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۷۲۰۳ تھی۔ سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری کے بموجب پروٹسٹنٹ کے مختلف فریقون کے پادریون کی شمار انگلنڈ اور ویلز مین ۴۳۹۷ تھی۔

سنہ ۱۸۸۷ء مین انگلنڈ اور ویلز کے رومن کیتھولک عیسائیون کی تخمینی تعداد ۱۳۰۴۰۰۰ تھی ان کے پندرہ بڑے بڑے مذہبی عہدہ دار ہین یعنی ایک آرچ بشپ اور چودہ بشپ ہین (جن مین بشپ کاکر ایڈجوٹر (مددگار) شامل نہین ہے) اور اسیقدر دائوسس ہین جو صوبہ ویسٹ منسٹر کے ساتھ علاقہ رکھتے ہین۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء مین رومن کیتھولک کے ۱۳۸۷ چیپل اور اسٹیشن تھے۔ اور اسیوقت اون کے پادریون کی تعداد ۲۵۸۸ تھی جو سنہ ۱۸۷۱ء مین ۱۶۲۰ تھے۔

برطانیہ عظمےٰ اور آئرلنڈ مین علاوہ لندن کے سنہ ۱۸۹۰ء مین یہودیون کی تعداد تخمیناً ۲۵۷۰۰۰ تھے اور سنہ ۱۸۹۱ء مین صرف لندن شہر مین ۶۷۵۰۰ رہتے تھے۔

۲۔ اسکاٹ لینڈ

اسکاٹ لینڈ کا چرچ (جو سنہ ۱۵۶۰ء مین قایم ہوا اور سنہ ۱۶۸۸ء مین باستقلال منظور کیا گیا) پریسبٹیرین کی طرز پر قایم ہے جس مین سب پادری برابر درجہ کے ہوتے ہین کسیکو ایک دوسرے پر کوئی فوقیت نہین ہوتی۔ ہر ایک پیرش مین ایک پیرش کی عدالت ہے جسے

کرک سشن کہتے ہین - اس مین پادری پریزیڈنٹ یا مادریٹر (میر مجلس) ہوتا ہے اور کچھ متقی دیندار لوگ جو پادری نہین ہوتے اور ایلڈر (معزز) کہلاتے ہین ممبر ہوتے ہین ایسی پریسبیٹری (عدالتین) گنتے مین سب ۸۴ ہین اور سال مین بہت مرتبہ مجمع ہوکر اجلاس کرتے ہین - پھر اس سب علاقہ کے ۱۶ سند (پریسبٹرلون کی مجلسین) ہین جن کا ششماہی اجلاس ہوتا ہے اور اوس مین پریسبٹرلون کے فیصلے کا مرافعہ دایر ہوا کرتا ہے - سب سے بڑی عدالت اسکاٹ لینڈ کی چرچ کے جنرل اسمبلی (مجمع عام) ہے جس مین ۳۸۶ نمبر پادری اور غیر پادری دیندار شامل ہوتے ہین - اور یہہ لوگ پریسبٹرلون برون اور یونیورسٹیون سے منتخب ہوکر آیا کرتے ہین - یہہ مجلس (۱) کے مہینے مین ہر سال منعقد ہوا کرتی ہے - اسکا میر مجلس ایک مادریٹر ہوتا ہے جس کو یہہ مجلس منتخب کرتی ہے اور بادشاہ کیطرف سے جو شخص اس مین شامل ہوتا ہے اوسے لارڈ ہائے کمشنر کہتے ہین - دس روز تک اسکا اجلاس ہوتا ہے اور جو معاملات کہ اس مین طے ہونے سے رہ جاتے ہین وہ ایک کمیشن کے سپرد کردئے جاتے ہین -

سنہ ۱۸۹۲ء مین نئے اور پورانے پریشون کی تعداد ۱۳۴۵ تھی اور چرچ وچیپل اور سٹیشن ۱۶۹۶ تھی تمام پادری جنھین سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یا نہین ملتی ۱۷۶۰ سے زیادہ تھے - اہل پریش کو بعض قواعد کی پابندی کے ساتھہ اختیار ہے کہ اپنے پادری کو خود پسند کرلین - چرچ کی ہر قسم کی آمدنی جس مین پادریون کے مکانات اور آراضی کی آمدنی بھی شامل ہے سالانہ ..... ۳۵ پونڈ (یا ..... ۵۲۵ کلدار روپے) کی ہے

سنہ ۱۸۴۵ء سے چرچ ممبرون نے نئے پیرشون مین جو گرجے بنائے ہین اون کی قیمت اون کے ساتھہ کے عطیون سمیت ..... ۲۲۵ پونڈ (یا ..... ۳۳۷۵ کلدار) سے کچھہ ہی کم ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین چرچ لوگون نے بخوشی خاطر عطیہ دیئے اون کی تعداد ۳۷۶۰۷۰ پونڈ (۵۶۴۱۰۵۰ روپے کلدار) تھے۔ سوائے اسکے ..... ۲۰ پونڈ (..... ۳۰ روپے کلدار) اور بھی سود اور دو جائدادون اور ۴۵۰ گرجون کے مکانات کے کرایہ وغیرہ سے وصول ہوئے۔ متعلقین کی تعداد کو چھوڑ کر سرکاری چرچ کے ممبرون کی تعداد سنہ ۱۸۷۸ء مین ۱۵۷۸۶ - اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۳۱۵۹۹ تھی۔

دوسرے پریسبٹرین کا انتظام کی جو سرکاری چرچ کے ممبر نہین ہین ایسا ہی ہے ان لوگون مین سے اسکاٹ لینڈ کے فری چرچ والون کا سب سے بڑا فریق ہے۔ یہہ فرقہ سنہ ۱۸۴۳ء کی نا اتفاقی کے باعث بنا ہے۔ اس مین ۱۱۱۲ پادری ۱۰۴۷ گرجے ۳۴۱۳۰ ممبر اور متعلقین ہین۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین فری چرچ کی آبادی ..... ۱۱۶۵ تھی اور آمدنی ہر قسم کی ۱۰۷۲۴۱۰۶ پونڈ۔ جو روپیہ اسکاٹ لینڈ مین تمام کامون کے واسطے ان اونچاس برس مین نا اتفاقی کے وقت سے لیکر اب تک جمع ہوا ہے اوسکی تعداد ۲۱۴۱۵۱۱۰ پونڈ ہے اسکے بعد پریسبٹرین چرچ متحدہ ہے جو کئی غیر موافق فریقون مین سے ملکر بنا ہے (ایک فریق جس مین کا سنہ ۱۷۴۱ء سے تھا) اس فریق کے ۶۰۶ پادری ۵۷۱ گرجے ۴۹ ہوم مشن اسٹیشن ۱۸۵۲۹۸ ممبر (علاوہ متعلقین) اور آمدنی سنہ ۱۸۹۱ء کی ۳۸۳۴۴۴ پونڈ ہے ان کے سوا وہان بپٹسٹ انڈیپنڈنٹ میتھوڈسٹ اور یونیٹیرین بھی ہین۔ اسکاٹ لینڈ کے

اسکوپل چرچ مین جس مین وہان کے امیر و رئیس بہت سے شامل ہین ۷ بشپ ۲۶۸ گرجے اور مشن ۲۶۶ پادری اور ۸۰۰۰ ممبر ہین ۔ رومن کیتھولک حال مین کچھ زیادہ ہوگئے ہین ان کی زیادتی کا بڑا سبب یہ ہے کہ آئرلنڈ والے وہان کچھ آبسے ہین ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین اس فریق کے دو آرچ بشپ اور چار بشپ ۳۶۲ پریسٹ ۳۳۸ چرچ چیپل اور اسٹیشن تھے رومن کیتھولک والون کی تخمینے تعداد ۳۶۰۰۰ ہے ۔

۳ ۔ آئرلینڈ

آئرلینڈ مین رومن کیتھولک فریق کے چار آرچ بشپ کاشل ڈبلن آرماگہہ ٹوام مین ہین ۔ اور ۲۳ بشپ ہین جب کوئی بشپ مرجاتا ہے تو اوس ڈائیوسس کے پادری کسی شخص کو اوسکے بجائے منتخب کرتے ہین اور پوپ صاحب کے پاس اوسکے تقرر کے لئے درخواست بھیجتے ہین اس صوبے کے اور بشپ بھی دو تین آدمیون کے نام جو مستحق ہوتے ہین لکھکر پوپ کو بھیجا کرتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انہین بشپون کے نام نہاد وہ اشخاص مین سے نیا بشپ مقرر ہوا کرتا ہے مگر اوسکا تقرر درحقیقت کارڈنل (پروپیگنڈا کانگریگیشن) پر منحصر ہے ۔ بشپ کی آمدنی اوسکے پیرشس سے حاصل ہوتی ہے جو اکثر اوسکے ڈائیوسس مین سب پیرشون سے اچھا ہوتا ہے ۔ اسکے سوا شادیون وغیرہ کے لائسنس کی آمدنی اور وہ تھوڑا سا چندہ جو پیرشون کے متولی دیا کرتے ہین اوسے ملتا ہے ۔ باقی آئرلینڈ کے تمام پادریون کی آمدنی کچھ تو فیس سے ہوتی ہے لیکن بہت ساری کرسمس اور ایسٹر کے نذرانون اور دوسرے چڑھاؤن سے ہوا کرتی ہے ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین رومن کیتھولک لوگون کی تعداد ۳۵۴۰۷۰۰ تھی جو سنہ ۱۸۸۱ء کی

آبادی سے ۴۰۰ فیصدی کم تھی۔

آئرلینڈ کا پروٹسٹنٹ اپسکوپل چرچ جو پہلے (سنہ ۱۸۱۰ء سے سنہ ۱۸۶۹ء تک) انگلنڈ کے چرچ کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ سنہ ۱۸۶۹ء کے پارلیمنٹ کے ایکٹ ۳۲ و ۳۳ وکٹوریہ باب ۴۲ کی رو سے سرکاری چرچ نہین رہا ہے۔ اب سنہ ۱۸۹۲ء مین وہان دو آرچ بشپ ۱۱ بشپ اور ۱۷۰۰ پادری ہین۔ اوس مین ۵۰۰ گرجے اور ۶۰۰ ممبر ہین۔ سنہ ۱۸۹۹ء مین جو لوگون نے بخوشی خاطر اوس کی امداد کی اوسکی تعداد ۱۶۶۰۰ پونڈ تھی۔ اسکے جدا ہونے سے پیشتر اوسکی آمدنی ۶۰۰۰۰ پونڈ۔ اور کل سرمایہ ۱۴۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ جب سرکار نے اوسکو چھوڑا تو ۷۵۰۰۰۰ پونڈ اوسکو بلور ہرجانہ کے بحساب سالانہ ۵۹۶۰۰۰ پونڈ کے دئے۔ اور ۵۰۰۰۰۰ پونڈ بعوض عطیہ ہائے خانگی اوسکو عنایت کئے۔ اب چرچ کی حکومت ایک جنرل سنڈ (مجلس عام) بشپ پادری اور تمثی دنیا دارون کے ہاتھ مین ہے۔ اور یہ لوگ جدا جدا ووٹ دیا کرتے ہین۔ وہان ۲۳ دائیوسس کے سنڈ ہین۔

سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری مین ۴۷۴۴۴۴ پریسبیٹیرین ۵۵۵۰۰ میتھوڈسٹ ۱۷۰۱۷ انڈیپنڈنٹ ۱۱۱۵ بپٹیسٹ ۳۰۳۲ کوایکر ۱۷۹۸ یہودی تھے۔

تعلیم

نقشۂ ذیل سے ابتدائی تعلیم کی ترقی معلوم ہوگی۔ اس نقشے مین اون خانہ لوگون کا فیصدی اوسط پڑھے لکھون پر دکھایا گیا ہے جو ناخواندہ شادی کرنے والون نے انگلنڈ اور ویلز مین

رجسٹر شادی مین اپنے دستخط کے لیے صرف کوئی علامت بنادی ہے۔

سال	مرد	عورت	سال	مرد	عورت
سنہ ۱۸۴۳ء	۳۲٫۷	۴۹٫۰	سنہ ۱۸۸۳ء	۱۲٫۶	۱۵٫۵
سنہ ۱۸۵۳ء	۳۰٫۴	۴۳٫۹	سنہ ۱۸۸۹ء	۷٫۸	۹٫۰
سنہ ۱۸۶۳ء	۲۳٫۸	۳۳٫۱	سنہ ۱۸۹۰ء	۷٫۲	۸٫۳
سنہ ۱۸۷۳ء	۱۸٫۸	۲۵٫۴	سنہ ۱۸۹۱ء	۶٫۴	۷٫۳

لندن مین کل دستخط کرنے والون سے اون مردون کی نسبت جنہون نے دستخط کے بجائے علامتین بنائین سنہ ۱۸۹۱ء مین فیصدی ۷٫۳ - اور عورتون کی نسبت ۹٫۰ فیصدی تھی - بہت سے جنوبی مشرقی جنوبی مڈلیسنڈ جنوبی مغربی اور مغربی مڈلیسنڈ کی کاونٹیون مین علامتون مین دستخط کرنے والے مردون کی تعداد عورتون سے زیادہ تھی - شمالی مڈلیسنڈ اور شمالی کاونٹیون مین اور نیز ویلز مین مردون ہی کی جانب وزن زیادہ جھکتا ہوا معلوم ہوتا ہے - وہ کاونٹی جس مین مرد سنہ ۱۸۹۱ء مین سب سے زیادہ ناخواندہ تھے یہہ ہین - مانموتھ ۱۳٫۳ شمالی ویلز ۱۱٫۷ - سفولک ۱۰٫۷ - کیمبرج و نترانپ شائر ۱۰٫۴ - اور کارنوال ۱۰٫۰ فیصدی اسکاٹ لینڈ مین مردون کا اوسط سنہ ۱۸۹۰ء مین ۳٫۹۲ - اور عورتون کا ۶٫۴۲ فیصدی تھا سنہ ۱۸۵۷ء مین ۱۱٫۱۲ نسبت مردون اور ۲۴٫۶۶ عورتون کی تھی - کرانشائر اور پیمبل شائر مین تمام مردون اور عورتون نے اور آرکنی اور بانف شائر مین صرف تمام مردون نے تحریری دستخط کیے - تمام قسمتون مین بجز شمالی مغربی مغربی مڈلیسنڈ اور جنوبی مغربی کی نسبت

کچھ کچھ کم تھی - اس جانچ کے لحاظ سے کاونٹیان جو سب سے زیادہ ناخواندہ لوگون سے آباد ہین وہ یہہ ہین - راس مین ۱۴٫۵۰۲ مردون سے لیکر ۴۲٫۲۴ فیصدی عورتون تک - اورانورس مین ۹٫۲۵ سے لیکر ۱۸٫۲۱ فیصدی تک - آئرلینڈ مین اون لوگون کی نسبت جو رجسٹر شادی مین دستخط نہین کرسکتے تھے سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۰٫۴ مردون کی اور ۲۴٫۹ عورتون کی نسبت فیصدی تھی - سنہ ۱۸۷۴ء مین نسبت ۳۱٫۱ مردون کی اور ۳۶٫۴ عورتون کی تھی - اپنے اپنے صوبون مین یہہ نسبتین بہت مختلف تھین ۳٫۱۷ فیصدی مرد اور ۱۵ فیصدی عورتین لینسٹر مین تھین - اور ۲۸٫۴ فی صدی مرد اور ۲۶٫۵ فیصدی عورتین کناٹ مین تھین -

اعلے درجہ کی تعلیم گریٹ برٹین اور آئرلنڈ مین یونیورسٹیون کے ذریعے سے اور نیز اونکے متعلق کے کالجون کے ذریعے سے دیجاتی ہے - آکسفورڈ کیمبرج ڈرہم اور سکاٹ لینڈ کی یونیورسٹیان ٹرنیٹی کالج کوئین کالج آئرلنڈ کو اگر چھوڑ دین تو بہت سی تعلیم گاہین اسی دس سال گذشتہ مین بنائی گئی ہین - نقشۂ ذیل سے ان مدارس کی کیفیت بابت سنہ ۱۸۹۲ء کی معلوم ہوگی -

انگلنڈ و ولز یونیورسٹیان (۱)						
آکسفورڈ	۲۳	۸۹	۳۲۱۲	ایڈین	۱	۲۹	۸۸۱
کیمبرج	۱۹	۱۲۰	۲۹۰۹	اڈنبرا	۱	۹۵	۳۲۰۸
ڈرہم	۱	۳	۲۱۲	گلاسگو	۱	۸۸	۲۱۴۰
				اسکاٹلینڈ یونیورسٹیان			

تکملہ تختہ مندرجہ صفحہ ۷۰

		تعداد کالج	تعداد ممتحن	تعداد طلبہ
کالج				
ایرسٹ وتھ		۱	۲۴	۲۱۸
بنگور		۱	۱۳	۱۳۳
مانچسٹر		۱	۹۳	۲۰۰ (۲)
نیوکاسل		۲	۳۴	۵۰۵ (۳)
ناٹنگھم		۱	۴۶	۱۴۲ (۴)
شیفیلڈ		۱	۱۷	۲۳۰ (۵)
برمنگھم		۱	۵۰	۵۰۸
برسٹل		۱	۲۰	۴۸۵ (۶)
کارڈف		۱	۲۶	۲۵۰ (۷)
لیمپٹر		۱	۹	۱۲۰
لیڈس		۱	۹۲	۹۷۲ (۸)
لیورپول		۱	۴۵	۳۳۰
لندن				(۹)
یونیورسٹی		۱	۸۴	۹۲۹
کنگز		۱	۱۴۰	۴۸۰ (۱۰)
سینٹ انڈریوز		۲	۲۳	۱۹۶
کالج				
یونیورسٹی ڈنڈی		۱	۲۲	۱۶۰ (۱۱)
آرلینڈ				
یونیورسٹیان				
ڈبلن		۱ (۱۲)	۷۴	۱۱۶۳
کالج				
کوئین بلفاسٹ		۱	۲۰	۴۲۲
" کارک		۱	۱۷	۲۵۵
" گالوی		۱	۱۷	۱۱۰
	میزان کل سلطنت متحدہ	۶۸	۱۳۱۹	۲۲۵۰۰

(۱) اوونیس کالج مانچسٹر یونیورسٹی کالج لیوریول ویلز کالج لیڈس سب کالج وکٹوریہ یونیورسٹی کہلاتے ہیں (۲) اس میں ۸۵ عورتیں شامل ہیں - اور ۳۰۹ رات کے پڑھنے والے داخل نہیں ہیں (۳) ۱۷ پروفیسر اور ۱۹۲ طالب علم کالج آف لیڈس کے اس میں شامل ہیں - اور ۱۵۶ رات کے پڑھنے والے طالب علم اور بھی ہیں (۴) اسمیں

دن اور رات کے سب طلبہ شامل ہین (۵) یونیورسٹی کے تعطیلی لکچرون کے پڑھنے والے داخل نہین ہین (۶) علاوہ برین ۲۹۶ رات کے پڑھنے والے اور طالب علم ہین۔ (۷) ۱۰۰۰ طالب علم رات کو ہی پڑھتے ہین (۸) مع طلبہ شب (۹) اسکول کے سوا (۱۰) اسکول اور رات کے طلبہ کے سوا (۱۱) علاوہ برین ۶۰ طلبہ رات کے ہین (۱۲) ٹرنٹی کالج۔

لندن یونیورسٹی فقط ممتحن کا کام کرتی ہے۔ اور جو امیدوار کامیاب ہوتے ہین اول کو سند دین اور درجہ دیتی ہے۔ سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین اوس مین ۵۱ ممتحن تھے۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۴۹۸۴ امیدوارون نے قسم قسم کے امتحان دئے آئرلینڈ کی رائل یونیورسٹی بھی کچھ اسی طرح کی ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین وہان ۱۱ ممتحن تھے اور اسی سن مین منجملہ ۲۸۴۵ طلبہ کے ۱۸۰۳ کامیاب ہوئے۔ آئرلینڈ کے کیتھولک یونیورسٹی مین سوائے یونیورسٹی کالج ویلز کے سات اور کیتھولک کالج شامل ہین۔ یہہ یونیورسٹی علم الٰہیات اور فلسفہ مین درجہ عطا کرتی ہے اور باقی مضامین کے امتحانون کے لئے رایل یونیورسٹی کو طالب علم بھیجے جاتے ہین۔

تعلیم طبی کے لئے علاوہ اوّل مدرسین کے جو یونیورسٹی اور کالجون کے متعلق ہین اور بھی مدارس ہین جو انگلنڈ کے بہت سے بڑے بڑے شہرون کے ہاسپٹل (شفاخانون) کے ساتھہ جاری ہین۔ بعض کالجون مین عورتین بھی پڑھتی ہین۔ ان کے علاوہ ۴ یونیورسٹی کالج عورتون ہی کے لئے ہین۔ نیوہم کالج کیمبرج۔ گرٹن کالج کیمبرج۔ جس مین سنہ ۱۸۹۲ء مین ۴ لکچرار وہین رہتے تھے۔ اور ۲۹ روز کے آنے والے تھے۔ اور ۱۰۶ طالب علم تھے۔ اور لیدی مارگرٹ اور سومرہال اکسفورڈ مین سے پہلے مین سنہ ۱۸۹۲ء مین ۳۸ طالب علم اور دوسرے مین ۴۴

طالب علم تھے۔ ایسا ہی ایک کالج (بیڈفورڈ) عورتوں کے لئے لندن میں ہے جسمیں ۱۹ لکچرار اور ۱۲۵ طالب علم ہیں۔ ایک اڈنبرا میں بھی کالج ایسا ہی ہے۔

سٹی اینڈ گلڈس لندن ٹکنکل انسٹیٹیوٹ میں ۶۹ معلم اور ۲۰۰ طالب علم ہیں۔ اور رات کے سیکھنے والے بھی ۱۵۰۰ ہیں۔

ٹرل کلاس (اوسط درجہ) کی تعلیم کا انتظام سلطنت متحدہ میں سرکاری طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اسے خانگی کوشش پر بالکل چھوڑ دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے اوسکی حالت تحقیق طور پر معلوم نہیں ہوسکتی۔ انگلنڈ میں بہت سے امدادی مدارس اور گرامر اسکول ہیں۔ مگر اون پر سرکاری اختیار کچھ بھی نہیں ہے۔

بموجب کمیٹی کونسل تعلیم اسکاٹ لینڈ مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۸۹۲ء کے جو روپیہ دوم درجہ کی تعلیم کے لئے اسکاٹ لینڈ میں ایکٹ تعلیم ولوکل محاصل سنہ ۱۸۹۲ء کے حکم سے وصول ہوتا ہے وہ کاونٹی کمیٹیوں کی رپورٹ پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ان کمیٹیوں کے ممبر کچھ تو کاونٹی کانسل منتخب کرتی ہے اور کچھ اسکول بورڈ (مجالس تعلیم) کے چیرمین (میر مجلس) اور انسپکٹر مدارس ملکہ معظمہ (جو سررشتۂ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) منتخب کیا کرتا ہے۔ ہر مدرسے کے لئے ۱۲۰ پونڈ سے لیکر ۲۰۰ پونڈ سالانہ تک ملنے کی اجازت ہے۔ اور اگر روپیہ ہو تو خاص قواعد کے بموجب ٹیپٹیشن گرانٹ (وظیفۂ طلبہ) بھی ملا کرتا ہے۔ اڈنبرا گلاسگو ابرڈین اور ڈنڈی کے برگون کے واسطے خاص روپیہ بھی کچھ دیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں ۴۳ ہائی کلاس

(اس سے زیادہ تعلیم کے) پبلک مدرسے سرکاری انتظام مین تھے۔ مدرسہ چھوڑنے کے لئے سند حاصل کرنے کے واسطے یہان امتحان ہوئے۔ امیدوارون کی تعداد ۲۵۲۸ - اوراون کاغذات کی تعداد جو لئے گئے ۱۱۳۰۰ تھی۔ آئرلینڈ مین ایک انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن بورڈ (مجلس تعلیم درجۂ اوسط) ہے۔ اِسکی سالانہ آمدنی یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو ۳۴۵۴۱ پونڈ تھی۔ اِس کا کام یہہ ہے کہ امیدوار جو آئین اونکا امتحان لے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۵۲۳۶ طالب علم (جن مین سے ۳۹۴۳ لڑکے اور ۱۲۹۳ لڑکیان تھین) امتحان کے لئے حاضر ہوئے۔ اس سے پہلے سال مین ۶۰۳۳ - اور سنہ ۱۸۸۱ء مین ۶۹۵۲ تھے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین قریب ۱۵۰۰ اسپیریر (بڑے) مدرسے اوراون مین ۲۰۰۰۰ طالب علم آئرلینڈ مین تھے۔

گورنمنٹ کے سررشتۂ سائنس و آرٹ (علم و ہنر) کا حال یہہ ہے کہ معمولی مدارس مین سائنس اور آرٹ کے کلاسون کے علاوہ ۲۱۶۴ سائنس اسکول ہین جس مین ۱۴۸۴۸۰ طالب علم تعلیم پاتے ہین۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین آرٹ اسکول کی تعداد ۱۳۱۳ - اور طالبعلم ۳۱۰۰۰ تھے۔ پارلیمنٹ کی منظوری سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کے لئے ۶۰۰۰۰۵۴ پونڈ کی تھی جو سنہ ۱۸۵۶-۵۷ء مین ۶۴۶۷۵ پونڈ کی تھی۔

سلطنت متحدہ مین ابتدائی تعلیم جبریہ ہے۔ ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء کے حکم سے انگلنڈ اور ویلز کے ہر ایک ضلع کے مدرسے مین اوس ضلع کے تمام بچون کے واسطے تعلیم کا بندوبست ہونا ضرور ہے جو پانچ برس سے لیکر تیرہ برس کی عمر کے درمیان مین

اور ایسا ہی ایک ایکٹ اسکاٹ لینڈ کے واسطے بھی ہے۔

اگر اس ایکٹ کے اجرا سے ایک سال کے عرصے میں کسی ضلع کے مدرسے میں وہاں بچوں کو مفت تعلیم دینے کا بندوبست نہ ہو جائے تو اوسکا کرنا مجبوراً پڑے گا۔ اسکاٹ لینڈ میں سنہ ۱۸۹۱ء میں وظیفہ کے ذریعہ سے جبریہ پڑھنے والوں کو تعلیم مفت میں دئے گئے۔ جبریہ تعلیم کی عمر ۵ سے چودہ سال تک سنہ ۱۸۹۱ء میں وہاں قرار پائی ہے۔ یکم اپریل سنہ ۱۸۹۲ء کو انگلنڈ اور ویلز میں ۲۲۹۸ اسکول بورد (مجلس تعلیم) تھیں اور ان مقامات کی آبادی ۱۶۷۱۴۴۳۲ تھی۔ اور ۷۸۰ ایسی کمیٹیاں تھیں جو مدارس میں حاضری کی نگرانی کرتے ہیں ان مقامات کی آبادی ۹۴۶۰۰۰۷ تھی۔

نقشۂ ذیل سے جو سرکاری نقشہ جات سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور جسمیں اون مدارس ابتدائی کا حال ہے جو اسکول بورڈ نے جاری کرائے ہیں یا بخوشی خاطر جاری ہوئے ہیں اور زیر نگرانی تعلیم ہیں گریٹ برٹین کی ترقی تعلیم سنہ ۱۸۸۶ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک کی کیفیت معلوم ہوگی۔

۳۱ اگست کو سال ختم ہوا	تعداد مدارس معائنہ شدہ	تعداد اطفال جنکی تعلیم کا یہاں بندوبست ہے	اوسط حاضری
	انگلنڈ و ویلز		
۱۸۸۶ء	۱۹۰۲۲	۵۱۴۳۲۹۲	۳۴۳۸۴۲۵
۱۸۸۷ء	۱۹۱۵۴	۵۲۷۸۹۹۲	۳۵۲۷۳۸۱
۱۸۸۸ء	۱۹۲۲۱	۵۳۵۶۵۵۴	۳۶۱۴۹۶۷
۱۸۸۹ء	۱۹۳۱۰	۵۴۴۰۴۴۱	۳۶۸۲۶۲۵
۱۸۹۰ء	۱۹۴۱۹	۵۵۳۹۲۶۵	۳۷۱۷۹۱۷
۱۸۹۱ء	۱۹۵۳۵	۵۶۴۱۳۶۰	۳۷۵۴۴۹۳

	اسکاٹ لینڈ		
۱۸۸۶ء	۳۰۹۲	۶۹۱۴۰۵	۴،۷۶۸۹۰
۱۸۸۷ء	۳۱۱۱	۶۷۷۹۸۴	۴۹۱۷۳۵
۱۸۸۸ء	۳۱۰۵	۶۸۷۲۹۷	۴۹۶۲۳۹
۱۸۸۹ء	۳۱۱۶	۷۰۶۰۸۵	۵۰۳۱۰۰
۱۸۹۰ء	۳۱۱۷	۷۲۳۸۴۰	۵۱۹۷۳۸
۱۸۹۱ء	۳۱۰۵	۷۳۲۷۳۵	۵۴۰۰۲۸

انگلنڈ اور ویلز کے مدارس میں ۱۸۹۱ء مین مدرسین کی تعداد ۲۷۷۲۰ تھی جن مین سے ۳۱۰۳ مدرس ٹرینگ کالجون (مدارس قواعد آموزی مدرسین) مین تعلیم پاتے تھے اور اسکاٹ لینڈ مین ۱۴۴۷۸ تھے جن مین سے ۸۵۹ ٹرینگ کالجون مین پڑھ رہے تھے ابوس عمر (یعنے ۵ سے ۱۴ برس تک) کے بچے جنکے لئے جبری تعلیم ہونا چاہئے ۱۸۹۱ء مین انگلنڈ اور ویلز مین ۶۰۵۶۸۵۹ - اور اسکاٹ لینڈ مین ۸۳۵۱۷۵ تھے - انگلنڈ اور ویلز کے مدارس مین سے ۱۸۹۱ء مین ۴۷۵۸ مدارس براہ راست اسکول بورڈ کی نگرانی کے تھے اور ۱۱۹۵۷ نیشنل سوسائٹی (قومی مجلس) یا انگلنڈ چرچ کے متعلق تھے ۵۰۴۲ وسلین ۹۵۱ رومن کیتھولک ۱۴۴۱ برٹش وغیرہ مدارس تھے - اسکاٹ لینڈ مین ۲۶۶۳ پبلک اسکول ۵۴ اسکاٹ لینڈ چرچ کے ۱۷۴۰ رومن کیتھولک چرچ کے باقی دوسرے فرقون وغیرہ کے تھے - انگلنڈ اور ویلز مین ۱۸۹۲ء مین ۴۴ مدارس قواعد آموزی مدرسین اور اون مین ۴۳۶۳ طالب علم تھے - اسکاٹ لینڈ مین ۷ کالج اور ۸۵۹ طالب العلم تھے

آئرلینڈ کی ابتدائی تعلیم آئرلینڈ کی قومی تعلیم کے کمشنروں کی زیر نگرانی ہے۔ نقشۂ ذیل سے سنین گذشتہ کی ابتدائی تعلیم کی ترقی معلوم ہوگی۔

۳۱ دسمبر کو سال ختم ہوا	مدارس موجودہ	اوسط حاضری	۳۱ دسمبر کو سال ختم ہوا	مدارس موجودہ	اوسط حاضری
۱۸۸۶ء	۸۰۳۴	۴۹۰۴۸۴	۱۸۸۹ء	۸۲۵۱	۵۰۷۸۶۵
۱۸۸۷ء	۸۱۱۲	۵۱۵۳۸۸	۱۸۹۰ء	۸۲۶۸	۴۸۹۱۴۴
۱۸۸۸ء	۸۱۹۶	۴۹۳۸۸۳	۱۸۹۱ء	۸۳۴۰	۵۰۶۳۳۶

سنہ ۱۸۹۱ء میں ۵ مدارس قواعد آموزی متعلمین اور ۱۶۶ طالب علم آئرلینڈ میں تھے۔

نقشۂ ذیل سے ابتدائی مدارس کے سالانہ عطیہ کی تعداد معلوم ہوگی۔ گریٹ برٹن کے مقابلے میں خرچ امتحان اور بچوں کی مدرسے میں حاضری کے لئے وظیفہ کا خرچ جاننا چاہیئے

	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
انگلنڈ	۳۱۱۰۲۱۰	۳۲۴۵۴۵۰	۳۳۲۶۲۲۰	۳۴۱۴۴۱۱	۳۴۹۸۰۷۸
اسکاٹ لینڈ	۴۷۴۷۰۹	۴۸۸۶۸۶	۴۹۳۳۵۴	۵۲۲۹۲۵	۵۴۶۹۹۷
آیرلینڈ	۹۱۱۷۹۲	۹۰۲۳۳۳	۹۰۲۳۹۱	۹۰۵۹۷۶	۹۶۹۸۵۳
گریٹ برٹن	۴۲۶۰۰۴	۴۳۳۷۴۸	۴۳۹۵۰۶	۴۵۴۷۹۰	۱۲۴۸۴۲۲
میزان سلطنت متحدہ	۴۹۲۲۷۶۵	۵۰۷۰۲۱۷	۵۱۶۱۴۷۱	۵۳۴۸۱۰۲	۶۲۶۲۳۵۰

علاوہ اس عطیہ کے مدارس میں اور بھی عطیہ ملتے ہیں اسکول فیس جیسے انعام اور اوور بکس تین بھی ملتی رہتی ہیں۔ جن کی تعداد انگلنڈ میں (۱۸۹۱ء کے) ۴۰۱۶۳ پونڈ اور اسکاٹ لینڈ میں ۳۶۰۴۰۶۵ پونڈ اور آئرلنڈ میں ۱۲۸۶۳۰ پونڈ

عدالت اور جرایم

انگلنڈ و ویلز

بڑی بڑی عدالتین جن کو فوجداری کے اختیارات ہین یہہ ہین :- ہی سیشنل کورٹ جنرل یا کوارٹر سشن - عدالت ہائے اویر و ٹرمنر (تحقیق مقدمات) اور جیل دلیوری (رہائی حوالاتیان) جو اسائزز کے نام سے بہت مشہور ہین - اور سینٹرل کرمنل کورٹ جب کوئی دو یا زیادہ حکام فوجداری کسی ہی سیشنل کورٹ کے مکان مین بیٹھین اور لارڈ میر یا کوئی اور ایلڈرمین شہر لندن یا کسی اور دارالحکومت یا بروکا پولیس مجسٹریٹ یا کوئی اور ملازم مجسٹریٹ کورٹ کے مکان مین بیٹھین تو اون سے ہی سیشنل کورٹ بنتی ہے - کوارٹر سیشن کی عدالتین سال مین چار مرتبہ اجلاس کیا کرتی ہین اور اون کے حاکم کاونٹی کے حکام فوجداری ہوا کرتے ہین - ایسی ہی عدالتین اور اوقات اگر اجلاس کرین تو اونہین جنرل سشن کہتے ہین - اگرچہ دو حاکم فوجداری عدالت کے اجلاس کے نصاب مین داخل ہین لیکن اکثر اس سے زیادہ ہی شامل ہوا کرتے ہین - بعض بروا ایسے ہین کہ جس مین عدالت کے سہ ہی اجلاس ہوا کرتے ہین اور ان کے اختیارات وہ ہی ہوتے ہین جو کاونٹی کے حاکم کے ہوا کرتے ہین - ان مین بر بکارڈر (منصف) جج کا کام کرتا ہے - اسائز عدالتون کا بہی سال مین چار مرتبہ اجلاس ہوا کرتا ہے - اور تمام ملک کے خاص خاص شہرون مین منعقد ہوا کرتی ہین - ان کے حاکم وہ کمشنر ہوتے ہین جنہین

شاہی حکومت کے بموجب مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ کمشنر ہائیکورٹ کے جج یا پرانے کوئین کاونسل ہوا کرتے ہیں۔ اظہارات ایک کمشنر کے سامنے ہوتے ہیں۔ شہر لندن اور اوسکے مضافات کے لئے عدالت آیر و ٹرمنر اور جیل دیلیوری کی بجائے سنٹرل کرمنل کورٹ ہے۔ اس عدالت کا اجلاس کم از کم سال میں بارہ مرتبہ ہوا کرتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ دیکارڈر اور کامن سرجنٹ اور اگر قیدیوں کی کثرت کے باعث ضرورت ہو تو عدالت شہر لندن کا جج پہلے دو روز اجلاس کرتے ہیں اور اسکے بعد ہائیکورٹ کے جج ہی باری باری سے آملتے ہیں جنکے لئے سنگین مقدمات رکھدے جاتے ہیں۔ ٹپی سیشنل کورٹ میں چھوٹے چھوٹے مقدمات کی تجویز ہوا کرتی ہے اور سنگین مقدمات کی تحقیق بھی ہوتی ہے اور پھر تجویز کے لئے شن یا اسائزز کے روبرو بھیجدے جاتے ہیں۔ ہر ایک شن اسائز اور سنٹرل کرمنل کورٹ کے اجلاس کے واسطے ۲۴ آدمیوں کی ایک گرانڈ جوری ہوا کرتی ہے۔ گرانڈ جوری چالان ملزم کو جانچتی اور شہادت مدعی کو سنتی ہے اور اگر وہ سمجھتی ہے کہ مقدمہ قابل تحقیقات بنگیا تو تصدیق کے طور پر اوسپر دستخط کر دیتی ہے۔ تمام مقدمات فوجداری بجز مقدمات خفیفہ کے جج اور ۱۲ آدمیوں کی ٹپی جوری کے روبرو پیش ہوتے ہیں بجز اون حالتوں کے جہاں کسی بڑی قانونی بات کی کوئی بحث ہو۔ مقدمات فوجداری کا مرافعہ نہیں ہوتا اور اگر ٹپی جوری کسی مقدمے کو بری کردے تو وہ شخص اوس مقدمے کے واسطے

پھر کبھی ماخوذ نہین ہوسکتا۔ لیکن اگر جج کے نزدیک ثبوت ہوگیا ہو اور وہ مناسب خیال کرے تو اوس مقدمے کو اگر وہ اون مقدمات مین سے جن مین سرکار کو کی فریق ہو تو عدالت مین قانونی بحث کے واسطے (نہ واقعات مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے) چالان کرسکتا ہے۔ اس عدالت مین ہائیکورٹ کے پانچ یا زیادہ جج بیٹھتے ہین اور اون کو اختیار ہے کہ جج کی رائے کے برخلاف یا اوس مین کچھ ترمیم کرکے یا اوس کے موافق فیصلہ کرین۔ اسکے سوا جو اور کوئی طریق حکم فوجداری کی نسبت نظر ثانی کا ہے وہ صرف یہ ہی ہے کہ شاہی اختیارات کے بموجب ہوم سکریٹری دخل دے جس سے اس حکم مین ترمیم یا تنسیخ ہوسکتی ہے۔ اگرچہ ملکہ معظمہ کو جیون کے تقرر کا اختیار ہے لیکن وہ برائے نام ہے۔ لارڈ چینسلر (صدر اعظم عدالت) جو مجلس وزراء مین داخل ہوتا ہے۔ اور عہدہ کے لحاظ سے ہوس آف لارڈز کا پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور وزارت کے ساتھ منتقل ہوا کرتا ہے) اور نیز لارڈ چیف جسٹس (صدر عدالت) دونون وزیر اعظم کی سفارش سے مقرر ہوا کرتے ہین۔ اور باقی تمام جج لارڈ چینسلر کی تجویز سے مقرر ہوا کرتے ہین

اسکاٹ لینڈ

یہان ہائی کورٹ آف جسٹشیری مقدمات فوجداری مین سب سے اعلے عدالت ہے۔ اسمین سشن کورٹ کے سب جج ہوتے ہین اور مقدمات کی کثرت اور قلت کے لحاظ سے اس کی اجلاس ہوا کرتے ہین۔ کبھی تو اس کا اجلاس ایڈنبرا مین ہوتا ہے اور

کبھی کہین اور اوسکے گرد و نواح کے شہرون مین - قاعدہ یہہ ہے اور معمول بھی یہی ہے کہ ایک جج مقدمے کو سماعت کرے - لیکن اگر کوئی مقدمہ پیچیدہ ہو اور اہم ہو تو اس سے زیادہ بھی جج سماعت مین شریک ہوجاتے ہین - یہی ایک عدالت ہے کہ مقدمات بلوہ قتل ڈاکہ زنی زنا بالجبر آتش زنی مانعت اجرائے احکام عدالت اور عموماً اون مقدمات کا فیصلہ کرتے ہے جن مین قانون مجریہ وقت کے بموجب قید سے زیادہ سزا کی ضرورت ہوتی ہے - علاوہ برین اس عدالت کو اون مقدمات کے سننے اور سزا دینے کا بھی اختیار ہے جنکے لئے پہلے سے قانون بنا ہوا ہے اور اونکے سننے کا بھی اختیار ہے جو کسی قانون کے تحت مین داخل نہین ہین اور اونکے لئے ابھی قانون نہین بنا ہے -

ہر ایک کاونٹی کا شیرف مقدمات فوجداری مین جو اوسکی کاونٹی مین سرزد ہون اور صرف جابرانہ سزا دینے کے لایق ہون اصلی جج ہے - اور اگر ان مقدمات مین جوری کے رائے لیلیجائے تو حکام ہائی کورٹ بھی پھر اوسکے فیصلے مین دخل نہین دیسکتے - سوائے اسکے جو مقدمات کہ ہائی کورٹ کو چالان ہی کئے جاتے ہین تو اون مین بھی مدعا علیہ کو قانوناً نمایش کیجاتی ہے کہ وہ شیرف کے یہان جاکر اپنی صفائی کرلے اور چھوٹے چھوٹے اعتراضات چالان کی نسبت بالکل یا کچھہ کچھہ وہان تصفیہ پا جاتے ہین - برو کے مجسٹریٹ اور حکام خود ہاکر بھی اختیار رکھتے ہے کہ چھوٹے چھوٹے مقدمات کو جو اونکے برگ یا کاونٹی مین واقع ہون سماعت کرین اور بہت سی بے ضابطگیون وغیرہ مین قانونون کے بموجب سزا دین -

آئرلینڈ

آئرلینڈ کے ملزمون کو پہلے پٹی سشن کورٹ کے روبرو پیش کیا جاتا ہے جسمین کم ازکم دو معمولی فوجداری کے حاکم ہوتے ہین اور ایک اون مین سے سرکاری ملازم بھی ہوا کرتا ہے جس کو عموماً ریزیڈنٹ مجسٹریٹ بولتے ہین - اگر جرم کوئی خفیف سا ہو تو اوسکا تصفیہ کر دیا جاتا ہے اور ملزم اگر مجرم ثابت ہوتا ہے تو سشن کے روبرو (اگر برو کا مقدمہ ہو) یا ریکارڈر کے سماعت (اگر کاونٹی کا مقدمہ ہو) اوسے مرافعہ کرنے کا اختیار رہتا ہے - بشرطیکہ جرمانہ بیس شلنگ سے یا ایک مہینے سے قید زیادہ کیجائے - اگر مقدمہ اس سے سنگین ہے تو وہ یا تو بالکل خارج کر دیا جاتا ہے یا سشن یا ریکارڈر کے یہان یا انگلنڈ کے دستور کے موافق اسائزز مین سپرد کر دیا جاتا ہے - انگلنڈ اور آئرلینڈ کے کوارٹر سشن مین فرق ہے - انگلنڈ مین اسکا حاکم ایک غیر مشاہرہ دار شخص ہوتا ہے جسکے لئے ضرور نہین ہے کہ وہ اہل قانون سے ہو - اس شخص کو کاونٹی کے حکام فوجداری منتخب کر لیا کرتے ہین لیکن آئرلنڈ مین وہ ایک مشاہرہ دار عہدہ دار ہوتا ہے جس کے لئے ضرور ہے کہ بیرسٹر ہی ہو اور جسکے فیصلے مین قانون کا برتاؤ عدالت کے لوازمات سے ہے سرکار کیطرف سے مقرر کیا جائے اور کاونٹی کے سول بل کورٹ کا جج ہی ہو جو انگلش کاونٹی کورٹ کے مساوی سمجھی جاتی ہے - اسائزز مین ہائیکورٹ آف جسٹس کے تمام ججون مین سے کوئی ایک جج اجلاس کیا کرتا ہے - کوارٹر سشن ریکارڈر کی کورٹ اور اسائزز مین مقدمات کی سماعت جوری کے ذریعے سے ہوا کرتی ہے - البتہ جو مقدمات مرافعہ کے ہوتے ہین اون مین جوری نہین ہوتی - گواہون کے اور نیز اون لوگون کے اظہارات جن پر جرم کا شبہ ہو قانون فوجداری کے بموجب

ایک خفیہ کچہری مین لئے جاتے ہین لیکن اگر وہان کوئی اقبال کیا جائے تو وہ ملزمین کے مقابلے مین شہادت کے کام نہین آتا ماخوذون کو اور پریذنٹ مجسٹریٹون کے اجلاس سے سزا ہوسکتی ہے جو قانون فوجداری کے بموجب اسکی سماعت کیلیے مقرر ہوا کرتے ہین جہان سزا کی میعاد ایک مہینے سے زیادہ ہو تو مجرمین کو کاونٹی کے چیرمین یا کوارٹر سشن کے روبرو مرافعہ کرنیکا اختیار ہوتا ہے۔

مجرمان کی تعداد جو بعد تحقیقات تینون صوبون مین ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۱ء تک سزایاب ہوئے حسب ذیل ہے۔

سال	تعداد ماخوذین			تعداد اشخاص جن پر جرم ثابت ہوگیا۔
	مرد	عورت	میزان	
	انگلینڈ و ویلز			
۱۸۸۷ء	۱۱۱۶۲	۲۱۳۰	۱۳۲۹۲	۱۰۳۳۸
۱۸۸۸ء	۱۱۶۷۸	۲۰۷۲	۱۳۷۵۰	۱۰۵۶۱
۱۸۸۹ء	۱۰۱۹۲	۱۹۰۷	۱۲۰۹۹	۹۳۴۸
۱۸۹۰ء	۱۰۰۷۵	۱۸۹۹	۱۱۹۷۴	۹۲۴۲
۱۸۹۱ء	۹۸۳۷	۱۸۸۸	۱۱۶۹۵	۹۰۵۹
	اسکاٹلینڈ			
۱۸۸۷ء	۱۹۹۰	۳۶۷	۲۳۵۷	۱۸۴۳
۱۸۸۸ء	۲۰۰۱	۳۵۱	۲۳۵۲	۱۸۵۳
۱۸۸۹ء	۱۸۳۳	۴۱۷	۲۲۵۰	۱۷۳۷
۱۸۹۰ء	۱۹۰۹	۴۰۳	۲۳۱۲	۱۸۲۵
۱۸۹۱ء	۱۹۶۹	۳۸۴	۲۳۵۳	۱۸۲۲
	آئرلینڈ			
۱۸۸۷ء	۱۳۰۹	۳۸۵	۲۶۹۴	۱۴۱۱
۱۸۸۸ء	۱۸۲۱	۳۶۷	۲۱۸۸	۱۲۳۰
۱۸۸۹ء	۱۹۰۱	۳۸۰	۲۱۸۱	۱۲۲۵
۱۸۹۰ء	۱۷۲۸	۳۳۳	۲۰۶۱	۱۱۹۳
۱۸۹۱ء	۱۷۱۴	۳۹۸	۲۱۱۲	۱۲۵۵

انگلینڈ ویلز اسکاٹ لینڈ آئرلینڈ مین پولیس کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	انگلینڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ	سال	انگلینڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ
۱۸۸۰ء	۳۱۴۸۸	۳۴۹۴	۱۲۵۷۹	۱۸۸۹ء	۳۷۹۵۷	۴۰۳۸	۱۳۹۵۱
۱۸۸۵ء	۳۶۹۱۲	۳۸۹۲	۱۳۹۷۷	۱۸۹۰ء	۳۹۲۲۱	۴۱۰۳	۱۳۹۲۱
۱۸۸۸ء	۳۶۲۹۶	۳۹۸۶	۱۳۹۳۴	۱۸۹۱ء	۳۹۶۷۳	۴۲۲۸	۱۳۸۴۰

محتاجی

تینون صوبون مین مختلف ضابطون کے ساتھ قانون غربا جاری ہے جسکے حکم سے بعض شرائط کے بموجب کبھی تو محتاجون کو اونکے ہی گھرون مین کبھی محتاج خانون اور کارخانون مین بھیجکر جو اسی غرض کے لئے بنائے گئے ہین مدد کی جاتی ہے۔ اس قانون کی نگرانی لوکل گورنمنٹ بورڈ کے متعلق ہے اور اسکی ماتحتی مین ایک مجلس محافظین جسکے ممبر اسی واسطے منتخب کئے جاتے ہین کام کرتی ہے۔ اس قانون کی کارروائی کے واسطے ملک کو پیرشون اور یونینیون مین تقسیم کردیا گیا ہے۔ یہان کے لوکل حاکم مالکان املاک پر چندۂ غربا تشخیص کرتے ہین اور ہر قسم کے مال والو نسے چندہ پیرشون اور یونینیون مین وصول کیا جاتا ہے اور اس طرح روپیہ اکٹھا ہوا کرتا ہے۔

نقشۂ ذیل سے اوس روپیہ کی تعداد معلوم ہوگی جو غربا کی امداد مین پانچسال گذشتہ مین خرچ کیا گیا (انگلینڈ و آئرلینڈ مین سال ۲۵ مارچ کو اور اسکاٹ لینڈ مین ۱۴ مئی کو ختم سمجھنا چاہیے۔

نقشہ ملاحظہ طلب ہے

کبھی کہین اور اوسکے گرد و نواح کے شہرون مین - قاعدہ یہہ ہے اور معمول بھی یہی ہے کہ ایک جج مقدمے کو سماعت کرے لیکن اگر کوئی مقدمہ پیچیدہ ہو اور اہم ہو تو اس سے زیادہ بھی جج سماعت مین شریک ہوجاتے ہین - یہی ایک عدالت ہے کہ مقدمات بلوہ قتل ڈاکہ زنی زنا بالجبر آتش زنی ممانعت اجرائے احکام عدالت اور عموماً اون مقدمات کا فیصلہ کرتے ہے جن مین قانون مجریہ وقت کے بموجب قید سے زیادہ سزا کی ضرورت ہوتی ہے - علاوہ برین اس عدالت کو اون مقدمات کے سننے اور سزا دینے کا بھی اختیار ہے جنکے لئے پہلے سے قانون بنا ہوا ہے اور اونکے سننے کا بھی اختیار ہے جو کسی قانون کے تحت مین داخل نہین ہین اور اونکے لئے ابھی قانون نہین بنا ہے -

ہر ایک کاونٹی کا شیریف مقدمات فوجداری مین جو اوسکی کاونٹی مین سرزد ہون اور صرف جابرانہ سزا دینے کے لایق ہون اصلی جج ہے - اور اگر ان مقدمات مین جوری کے رائے لیلیجائے تو حکام ہائی کورٹ بھی پھر اوسکے فیصلے مین دخل نہین دیسکتے - سوائے اسکے جو مقدمات کہ ہائی کورٹ کو چالان بھی کئے جاتے ہین تو اون مین بھی مدعا علیہ کو قانوناً نمایش کیجاتی ہے کہ وہ شیریف کے یہان جاکر اپنی صفائی کرلے اور چھوٹے چھوٹے اعتراضات چالان کی نسبت بالکل یا کچھہ کچھہ وہان تصفیہ پا جاتے ہین - یہ وہ کے مجسٹریٹ اور حکام فوجداری کو بھی اختیار ہے کہ چھوٹے چھوٹے مقدمات کو جو اونکے برگ یا کاونٹی مین واقع ہون سماعت کرین اور بہت سی بے ضابطگیون وغیرہ مین قانونون کے بموجب سزا دین -

آئرلینڈ

آئرلینڈ کے ملزموں کو پہلے پٹی سسٹن کورٹ کے روبرو پیش کیا جاتا ہے جسمین کم از کم دو عمومی فوجداری کے حاکم ہوتے ہین اور ایک اون مین سے سرکاری ملازم بھی ہوا کرتا ہے جس کو عموماً ریزیڈنٹ مجسٹریٹ بولتے ہین - اگر جرم کوئی خفیف سا ہو تو اوس کا تصفیہ کر دیا جاتا ہے اور ازم اگر مجرم ثابت ہوتا ہے تو سشن کے روبرو (اگر برو کا مقدمہ ہو) یا ریکارڈر کے سامنے (اگر کاونٹی کا مقدمہ ہو) اوسے مرافعہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے - بشرطیکہ جرمانہ بیس شلنگ ہے یا ایک مہینے سے قید زیادہ کیجائے - اگر مقدمہ اس سے سنگین ہے تو وہ یا تو بالکل خارج کر دیا جاتا ہے یا سشن یا ریکارڈر کے یہان یا انگلنڈ کے دستور کے موافق اسائزز مین سپرد کر دیا جاتا ہے - انگلنڈ اور آئرلینڈ کے کوارٹر سشن مین فرق ہے - انگلنڈ مین اسکا حاکم ایک غیر مشاہرہ دار شخص ہوتا ہے جسکے لئے ضرور نہین ہے کہ وہ اہل قانون سے ہو - اس شخص کو کاونٹی کے حکام فوجداری منتخب کر لیا کرتے ہین لیکن آئرلنڈ مین وہ ایک مشاہرہ دار عہدہ دار ہوتا ہے جس کے لئے ضرور ہے کہ بیرسٹر ہی ہو اور جسکے فیصلے مین قانون کا برتاؤ عدالت کے لوازمات سے ہے نہ کہ کیطرف سے مقرر کیا جائے اور کاونٹی کے سول بل کورٹ کا جج ہی ہو جو انگلش کاونٹی کورٹ کے مساوی سمجھی جاتی ہے - اسائزز مین ہائیکورٹ آف جسٹس کے تمام ججون مین سے کوئی ایک جج اجلاس کیا کرتا ہے - کوارٹر سشن ریکارڈر کی کورٹ اور اسائزز مین مقدمات کی سماعت جوری کے ذریعے سے ہوا کرتی ہے - البتہ جو مقدمات مرافعہ کے ہوتے ہین اون مین جوری نہین ہوتی - گواہون کے اور نیز اون لوگون کے اظہارات جن پر جرم کا شبہ ہو قانون فوجداری کے بموجب

ایک خفیہ کچہری مین لئے جاتے ہین لیکن اگر وہان کوئی اقبال کیا جائے تو وہ مدعی کے مقابلے مین شہادت کے کام نہین آتا ماخوذون کو اور پریذیڈنٹ مجسٹریٹون کے اجلاس سے سزا ہوسکتی ہے جو قانون فوجداری کے بموجب اسکی سماعت کیلئے مقرر ہوا کرتے ہین جہان سزا کی میعاد ایک مہینے سے زیادہ ہو تو مجرمین کو کاونٹی کے چیرمین یا کوارٹر سشن کے روبرو مرافعہ کرنیکا اختیار ہوتا ہے۔

مجرمان کی تعداد جو بعد تحقیقات تینون صوبون مین ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۱ء تک سزایاب ہوئے حسب ذیل ہے۔

سال	تعداد ماخوذین			تعداد اشخاص جن پر جرم ثابت ہوگیا۔
	مرد	عورت	میزان	
			اوویلنگلینڈ	
۱۸۸۷ء	۱۱۱۶۲	۲۱۳۰	۱۳۲۹۲	۱۰۳۳۸
۱۸۸۸ء	۱۱۶۷۸	۲۰۷۲	۱۳۷۵۰	۱۰۵۶۱
۱۸۸۹ء	۱۰۱۹۲	۱۹۰۷	۱۲۰۹۹	۹۳۴۸
۱۸۹۰ء	۱۰۰۶۵	۱۸۹۹	۱۱۹۶۴	۹۲۴۲
۱۸۹۱ء	۹۸۳۷	۱۸۵۸	۱۱۶۹۵	۹۰۵۹
			اسکاٹلینڈ	
۱۸۸۷ء	۱۹۹۰	۳۶۷	۲۳۵۷	۱۸۴۳
۱۸۸۸ء	۲۰۰۱	۳۵۱	۲۳۵۲	۱۸۷۳
۱۸۸۹ء	۱۸۳۳	۴۱۷	۲۲۵۰	۱۷۳۷
۱۸۹۰ء	۱۹۰۹	۴۰۳	۲۳۱۲	۱۸۲۵
۱۸۹۱ء	۱۹۶۹	۳۸۴	۲۳۵۳	۱۸۲۲
			آئرلینڈ	
۱۸۸۷ء	۱۳۰۹	۳۸۵	۲۶۹۴	۱۳۱۱
۱۸۸۸ء	۱۸۲۱	۳۶۷	۲۱۹۹	۱۳۲۰
۱۸۸۹ء	۱۹۰۱	۳۸۰	۲۱۸۱	۱۳۲۵
۱۸۹۰ء	۱۷۲۸	۳۳۳	۲۰۶۱	۱۱۹۳
۱۸۹۱ء	۱۷۱۴	۳۹۸	۲۱۱۲	۱۲۵۵

انگلینڈ ویلز اسکاٹ لینڈ آئرلینڈ مین پولیس کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	انگلینڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ	سال	انگلینڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ
۱۸۸۰ء	۳۱۴۸۰	۳۴۹۴	۱۲۵۷۹	۱۸۸۹ء	۳۲۹۵۷	۴۰۳۸	۱۳۹۵۱
۱۸۸۶ء	۳۶۸۱۲	۳۸۹۲	۱۳۹۷۷	۱۸۹۰ء	۳۹۲۲۱	۴۱۰۳	۱۳۹۲۱
۱۸۸۸ء	۳۷۲۹۶	۳۹۸۶	۱۳۶۳۴	۱۸۹۱ء	۳۹۶۷۳	۴۲۲۸	۱۳۸۴۰

محتاجی

تینون صوبون مین مختلف ضابطون کے ساتھ قانون غربا جاری ہے جسکے حکم سے بعض شرائط کے بموجب کبھی تو محتاجین کو اونکے ہی گھرون مین کبھی محتاج خانون اور کارخانون مین پہنچکر جو اسی غرض کے لئے بنائے گئے ہین مدد کی جاتی ہے۔ اس قانون کی نگرانی لوکل گورنمنٹ بورڈ کے متعلق ہے اور اسکی ماتحتی مین ایک مجلس محافظین جسکے ممبر اسیلئے منتخب کئے جاتے ہین کام کرتی ہے۔ اس قانون کی کارروائی کے واسطے ملک کو پیرشون اور یونینیون مین تقسیم کردیا گیا ہے۔ یہان کے لوکل حاکم مالکان املاک پر چندہ غربا تشخیص کرتے ہین اور ہر قسم کے مال والونسے چندہ پیرشون اور یونینیون مین وصول کیا جاتا ہے اور اس طرح روپیہ اکٹھا ہوا کرتا ہے۔

نقشۂ ذیل سے اوس روپیہ کی تعداد معلوم ہوگی جو غربا کی امداد مین پانچسال گذشتہ مین خرچ کیا گیا (انگلینڈ و آئرلینڈ مین سال ۲۵ مارچ کو اور اسکاٹ لینڈ مین ۱۴ مئی کو ختم سمجھنا چاہئے۔

نقشہ ملاحظہ طلب ہے

حسن

جلد (۷) نمبر (۵)

بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۴ء

بقیہ مضمون سلطنتِ قیصریہ از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

سنہ ۱۹۰۴ء میں

مطبع حسین مدن چھلا شاہ ہاؤ

بقیہ
سلطنتِ قیصریہ

سلسلہ کیلئے نمبر گذشتہ ملاحظہ ہو

فنانس

۱۔ محاصل و خرچ

سلطنتِ متحدہ کے شاہی محاصل و خرچ تخمینی و حقیقی کی کل تعداد اور سال کی جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء کو ختم ہوا اور نیز پانچ سال کی سنہ ۱۸۸۷-۸۸ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء تک کی نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوا	محاصل (۱)			خرچ (۲)		
	تخمینہ بجٹ (اسٹوارڈ)	حقیقی آمدنی خزانہ	بیشی (+) یا کمی (-) تخمینے سے	بجٹ مع تخمینہائے مابعد	حقیقی خرچ خزانہ	بیشی (+) یا کمی (-) تخمینے سے
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۰ء	۸۱۱۶۱۰۰۰ (۱)	۷۹۳۴۴۰۹۸	-۱۷۱۶۹۰۲	۸۴۱۰۵۸۷۱	۸۲۱۸۴۷۹۰	-۱۹۲۱۰۷۸۰
۱۸۸۸ء	۸۸۱۳۵۰۰۰	۸۹۸۰۲۲۵۴	+۱۶۶۰۲۵۴۴	۸۸۰۳۶۲۵۹	۸۷۴۲۳۰۴۵ (۲)	-۶۱۲۲۱۴۰
۱۸۸۹ء	۸۶۸۲۷۰۰۰	۸۸۰۴۷۲۸۱۲	+۱۴۵۰۱۲	۸۷۰۲۰۳۰۰	۸۶۶۳۸۳۰۰ (۳)	+۲۵۹۶۹۶
۱۸۹۰ء	۸۷۱۵۰۰۰۰	۸۶۳۰۴۳۱۶	-۱۱۹۵۶۸۴	۸۹۶۲۳۳۱۲	۸۹۰۸۳۳۱۲	-۶۳۹۸۵۴
۱۸۹۱ء	۸۷۶۱۰۰۰۰	۸۹۴۸۹۱۱۲	+۱۸۷۹۱۱۲	۸۸۹۱۱۹۴۳	۸۷۷۳۲۰۰۵	-۱۷۷۹۱۳۸
۱۸۹۲ء	۹۰۴۳۰۰۰۰	۹۰۹۹۴۷۸۶	+۵۶۴۷۸۶	۹۰۹۲۴۰۳۶	۹۰۱۷۷۶۳ (۴)	-۹۹۶۲۳۳

(۱) جدید انتظام کے بموجب اِن رقموں میں فوج و جہاز کی غیر معمولی آمدنی اور امداد ہند اخراجات فوجی میں داخل نہیں ہے۔
(۲) اِس میں وہ خاص خرچ شامل ہے جو تونسے کی تبدیلی میں بہ تعداد ۹۹۵۸۰۰ پونڈ کے ہوا ہے۔

نقشۂ ذیل سے کمی بیشی آمد و خرچ سنہ ۱۸۸۱ء اور پنجسالہ گذشتہ کی معلوم ہوگی۔

سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوا	بیشی (+) یا کمی (−)	سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوا	بیشی (+) یا کمی (−)
۱۸۸۰ء	− ۲۸۴۰۶۹۹	۱۸۹۰ء	+ ۳۲۲۱۰۰۲
۱۸۸۸ء	+ ۲۳۷۸۶۰۹	۱۸۹۱ء	+ ۷۵۶۲۰۷
۱۸۸۶ء	+ ۷۸۸۹۸۲	۱۸۹۲ء	+ ۱۰۶۷۰۱۳۰

آمدنی شاہی کا بڑا حصہ تو محاصل سے وصول ہوتا ہے جن کا ذکر چھ مدات میں نقشۂ ذیل میں کیا گیا ہے۔ اِن مدوں میں ۱۸۹۱-۹۲ء میں ۷۰۳۴۰۰۰۰ پونڈ یا قریب قریب پانچ چھٹے حصہ کُل آمدنی کے وصول ہوئے۔ باقی چھٹا حصہ آمدنی کا پانچ مدات ذیل میں منقسم ہے۔

ذریعۂ محاصل	سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوا		بجٹ اسٹیمیٹ (موازنہ) سنہ ۱۸۹۳ء
	خالص آمدنی	آمدنی خزانہ (۱)	
	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱ کسٹم (محصولات درآمد و برآمد)			
تمباکو	۹۹۴۸۸۰۹		
چا	۳۴۱۸۱۹۲		
رم	۲۳۳۵۱۴۷		
برانڈی	۱۴۲۲۱۳۶		
دیگر عروق محرک (اسپرٹ)	۶۶۸۹۲۱		
شراب (وائن)	۱۲۹۱۰۵۲		

(۱) [illegible] خزانہ سے وصول ہوئے۔

	خشک انگور (کرینٹ)	۱۱۳۹۹۴		
	کافی	۱۷۷۲۰۶		
	کشمش منقہ وغیرہ	۱۷۵۲۲۵		
	دیگر اشیاء	۲۷۵۹۵۷	۱۹۸۲۸۳۰۹	۱۹۷۳۶۰۰۰	۱۹۹۰۰۰۰۰
۲	اکسائز (محصولات اکباری وایجاب)				
	عروق محرک (اسپرٹ)	۱۵۲۹۳۶۳۱			
	بیئر	۹۴۵۷۷۴۹			
	لائسنس کا محصول	۲۳۲۶۶۹			
	ریلوی	۳۲۴۹۸۴			
	دیگر ذرائع	۸۳۹۲	۲۵۷۱۷۴۲۵	۲۵۶۱۰۰۰۰	۲۵۴۵۲۰۰۰۰
۳	اسٹامپ (جسمیں فی اسٹامپ داخل نہیں ہے)				
	پراسبیٹ ڈیوٹی (آمدنی کاغذ وصیت نامجات وغیرہ)	۲۸۱۱۱۸۷			
	لیگیسی ڈیوٹی (آمدنی کاغذ ہبہ نامہ وغیرہ)	۲۸۲۸۱۶۲			
	اسٹیٹ ڈیوٹی (املاک کا کاغذ)				
	پرسنلٹی (ملکیت منقولہ)	۱۳۰۴۰۸۰			
	ریئلٹی (ملکیت غیر منقولہ)	۹۸۶۴۰			
	سکیشن ڈیوٹی (محصول جانشینی)	۱۲۰۰۳۴۷			
	ڈیڈز (قبالجات)	۲۳۷۰۶۷۸			

	رسیدات	۱۱۲۶۳۰۳			
	بل آف اکسچینج (ہنڈی)	۷۱۲۰۳۰			
	پیٹینٹ میڈیسن (حق اجارہ نیا بخار)	۲۴۰۰۶۲			
	لائسنس وغیرہ (اجازت نامہ)	۱۶۳۷۷۲			
	کمپنیز کیپٹل ڈیوٹی	۱۶۰۸۳۱			
	بیمہ ہائے جہازی	۱۵۲۵۴۲			
	دیگر ذرائع	۵۵۰۹۴۹	۱۳۷۳۰۱۸۳	۱۳۷۰۰۰۰۰	۱۳۵۶۰۰۰۰
۴	مالگزاری آراضی	۱۰۳۸۳۳۷		۱۰۵۰۰۰۰	۱۰۴۰۰۰۰
۵	ہوس ڈیوٹی (محصول مکانات)	۱۴۴۲۸۴۸		۱۴۳۴۰۰۰	۱۴۱۰۰۰۰
۶	انکم و پیراپرٹی ٹیکس (آمدنی مہاں کا محصول)	۱۳۸۵۳۰۱۶		۱۳۸۱۰۰۰۰	۱۳۴۰۰۰۰۰
	میزان آمدنی محاصل	۷۵۶۱۰۱۱۸		۷۵۳۴۰۰۰۰	۷۴۷۶۲۰۰۰
۷	ڈاک خانہ	۱۰۱۳۸۲۹۰		۱۰۱۵۰۰۰۰	۱۰۴۰۰۰۰۰
۸	تار برقی	۲۴۸۴۰۹۸		۲۴۸۰۰۰۰	۲۵۶۰۰۰۰
۹	آراضی شاہی	۵۲۶۳۴۰		۴۳۰۰۰۰	۴۳۵۰۰۰
۱۰	سود زر خریدۂ نہر سونہ و حصص غیر	۲۲۲۱۱۱		۲۲۲۱۱۱	۲۲۰۰۰۰
۱۱	متفرقات				
	فی اسٹامپ	۸۲۸۸۳۰			
	سررشتۂ سول	۹۴۲۳۰۳			
	سررشتۂ مالگزاری	۱۲۰۴۶۲			

بنک آف انگلنڈ	۱۶۸۸۷۰			
سیونگ بنک ڈاکخانہ نجات	۶۵۶۶۳			
متفرق	۲۷۶۳۶۹	۲۴۰۲۵۷۰	۲۳۷۲۶۷۴	۲۰۷۶۰۰۰
میزان آمدنی غیر محاصل		۱۵۸۱۸۴۳	۱۵۶۵۴۷۸۵	۱۵۶۹۱۰۰۰
میزان کل محاصل		۹۱۴۲۸۵۳۲	۹۰۹۹۴۷۸۵	۹۰۴۵۳۰۰۰

قومی خرچ تین قسم پر منقسم ہے۔ (۱) اخراجات کنسالڈیٹڈ فنڈ (وہ مختلف مدون کا روپیہ جو ۱۷۱۵ء مین ایک جگہہ کرکے بنام کنسالڈیٹڈ (مجموعہ) مشہور کیا گیا۔ ہے) جو ۱۸۹۱ء مین ۲۹۰۹۴۹۸ پونڈ تھی۔ اور جن کا اکثر حصہ قرضۂ قومی کے ادا کرنے مین صرف ہوتا ہے (۲) فوجی اور جنگی جہازون کا خرچ جو ۳۱۴۰۹۰۰ پونڈ تھا۔ اور (۳) خرچ سول سروس (مصارف ملکی) جو ۲۹۵۰۹۲۷ پونڈ تھا اس مین مالگزاری تحصیل کرنے کا خرچ شامل ہے۔

اقسام خرچ	سال ۳۱ مارچ ۱۸۹۲ء کو ختم ہوا		بجٹ اسٹیمیٹ (موازنہ) ۱۸۹۲-۹۳ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱ اخراجات قرضۂ قومی			
سود قرضۂ فنڈ	۱۵۸۹۳۰۴۹		
اینیوٹی (وظایف سالانہ) جو بنتھی ہوئی ہے	۶۵۵۷۶۳۷		
سود قرضہ غیر فنڈ (جو فنڈ کے طور پر جمع نہین کیا گیا)	۸۲۰۲۹۲		
قرضہ کا بندوبست	۱۸۷۲۳۳		
جدید فنڈ برائے اتفاقی قرضہ	۱۵۴۱۷۸۹	۲۵۰۰۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰۰
۲ اکسچکر بانڈ (دستاویز خزانہ) بابت		۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰

۳ جہازی حفاظت کا فنڈ		۱۴۲۸۵۷۱	۱۴۲۹۰۰۰
۴ دیگر اخراجات کنسالڈیٹڈ فنڈ			
سول لسٹ (مصارف شاہی)	۴۰۹۵۹۲	۰	
اینوٹی و پینشن (وظائف)	۳۴۷۳۲۹		
تنخواہ و جہتہ	۸۴۱۷۲		
عدالت کی تنخواہ	۵۰۹۱۲۹		
تعمیر بارک	۳۲۵۰۰۰		
ضرب سکہ طلا	۴۰۰۰۰۰		
متفرق	۳۰۵۷۰۵	۲۳۸۰۹۲۶	۱۶۸۳۰۰۰
میزان اخراجات کنسالدیٹڈ		۲۹۰۰۹۴۹۸	۲۸۳۱۲۰۰۰
۵ فوج	۱۷۲۵۸۹۰۰		
۶ کارخانہ ساخت توپ	۱۰۰	۱۷۲۵۹۰۰۰	۱۷۶۳۱۰۰۰
۷ جہازی بیڑہ	۰۰۰۰	۱۴۱۵۰۰۰۰	۱۴۲۴۰۰۰۰
۸ سول سروس (اخراجات سول)		۱۷۵۰۰۷۰۹	۱۷۷۹۱۰۰۰
۹ کسٹم اور اندرونی آمدنی		۲۶۹۱۹۴۸	۲۶۴۹۰۰۰
۱۰ ڈاک خانہ		۶۱۲۶۴۸۱	۶۳۴۵۰۰۰
۱۱ تار برقی		۲۴۸۹۰۰۰	۲۵۵۶۰۰۰
۱۲ خرچ پیکٹ (جہازی ڈاک)		۷۰۱۱۳۶	۷۲۹۰۰۰
میزان اخراجات رفاہ عام		۶۰۹۱۸۲۷۴	۶۱۹۴۱۰۰۰
میزان کل خرچ		۸۹۹۲۷۷۷۲	۹۰۲۵۳۰۰۰
آمدنی فاضل		۱۰۶۷۰۱۳	۲۰۰۰۰۰

بجٹ کی اور تفصیل

فوج — برٹش فوج کا خالص خرچ تخمینہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کے بموجب ۱۶۶۳۱۲۰۰ پونڈ ہے اگر اس میں اپروپری ایشن ان ایڈ) امدادی روپیہ ۳۰۱۳۷۶۲ پونڈ اور جوڑا جاتا ہے تو ۲۰۶۲۴۹۶۲ پونڈ کل تخمینہ ہو جاتا ہے۔ نقشہ ذیل سے تخمینہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء کا مقابلہ معلوم ہوگا۔

تخمینہ خرچ فوج

	سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء
۱ کارہائے ضروری	پونڈ	پونڈ
افواج باقاعدہ و سپاہ ریزرو (جو ضرورت کے وقت کام آئی)		
جنرل اسٹاف و رجمنٹل پی وغیرہ	۵۰۱۶۸۲ پونڈ	۴۹۴۲۲۰۵ پونڈ
سررشتۂ چیپلین (سرکاری پادری)	۵۸۰۳۴	۵۷۹۳۵
اسٹاف جیل خانۂ فوجی وغیرہ	۲۸۱۰۰	۲۹۳۳۵
سپاہ ریزرو	۵۲۷۸۰۰	۶۰۵۵۲۵
عملۂ طبابت	۲۹۲۸۰۰	۲۹۰۱۰۰
افواج آگزیلیری (کمک)		
ملیشیا (سہ بندی)	۵۴۰۰۰۰	۵۳۵۰۰۰
سواران یومینری (دہقانی)	۷۴۴۰۰	۷۴۴۰۰
والنٹیر (غازی یعنی وہ شخص جو خوشی سے فوج میں بھرتی ہو)	۷۶۱۰۰۰	۷۸۱۵۰۰

کمسریٹ (محکمۂ رسد رسانی)		
ٹرانسپورٹ و سیاونٹ (بار برداری اور کوتل گھوڑے)	۶۳۱۷۰۰	۶۳۹۷۰۰
سامان رسد	۲۶۰۵۰۰۰	۲۶۴۵۰۰
بردی یا وردی	۹۲۰۶۰۰	۸۲۰۶۰۰
جنگی سامان اور ذخیرہ	۱۸۴۷۱۰۰	۱۸۴۷۰۰۰
تعمیرات مع عملۂ نگرانی	۷۱۶۷۰۰	۸۰۲۱۰۰
متفرق		
تعلیم فوجی	۱۱۲۵۰۰	۱۱۳۵۰۰
متفرق خدمات	۱۶۰۹۰۰	۱۲۲۳۰۰
دفتر جنگ	۲۵۷۹۰۰	۲۵۷۸۰۰
میزان کارہائے ضروری	۱۴۴۵۳۳۰۰	۱۴۵۶۴۰۰۰
۲ انعامات وغیرہ		
افسر وغیرہ		
انعام کارگذاریہائے عمدہ	۱۱۱۳۰	۱۰۷۳۰
نصف تنخواہ	۷۵۵۴۰	۸۲۸۵۰
تنخواہ خانہ نشینی و انعامات	۱۲۷۵۴۰۰	۱۲۵۰۳۷۶
وظیفہ بیگان و دیگر وظایف	۱۳۳۸۶۳	۱۳۲۰۶۱
وظائف زخمیان	۱۳۳۳۳۰	۱۱۹۹۸
وظائف خانہ نشینی - افواج انگریزی	۴۱۹۴۷	۳۹۶۸۵
غیر کمشن (سند) یافتہ افسران و سپاہیان وغیرہ پنشن پر (ان پنشن)	۴۱۶۵۷	۳۱۲۸۰

بلا پنشن (آوٹ پنشن)	۱۳۴۰۶۰۰	۱۳۴۵۳۰۰
انعام کارگزار ریہائے عہدہ	۶۱۹۵	۵۹۶۰
وظائف بیوگان وغیرہ	۲۳۵۸	۲۸۶۰
وظایف پیرانہ سالی وغیرہ	۱۶۰۱۰۰	۱۵۴۱۰۰
میزان انعامات وغیرہ	۳۰۹۲۰۰۰	۳۰۶۷۲۰۰
میزان کل کارہائی ضروری و انعامات وغیرہ	۱۷۵۴۵۳۰۰	۱۷۶۳۱۲۰۰
بنتی سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء		۸۵۹۰۰

جنگی جہازات کا بیڑہ ۔ تخمینہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کے بموجب جنگی جہازات کے بیڑے کا خالص خرچ ۱۴۲۴۰۲۰۰ پونڈ ہے ۔ اگر اس میں (اپروپریشن ان ایڈ) امدادی روپیہ ۱۰۲۶۶۱۱ پونڈ اور جوڑ دیا جائے تو کل تخمینہ ۱۵۲۶۶۸۱۱ پونڈ ہوجاتا ہے ۔ نقشۂ ذیل سے خالص تخمینہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کا مقابلہ سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء سے معلوم ہوگا ۔

	سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء
۱ کارہائے ضروری	پونڈ	پونڈ
مزدوری افسران وجہاز رانان اور شاہی افواج بحری	۳۴۰۶۰۰۰	۳۵۲۰۰۰۰
خوراک و پوشاک	۱۱۴۵۸۰۰	۱۲۱۵۷۰۰
ملازمان طبابت	۱۲۲۷۰۰	۱۲۵۰۰۰

مارشل لا (قانون فوجی)	۱۱۷۰۰	۱۱۴۰۰
تعلیم	۷۵۵۰۰	۷۵۸۰۰
سائنٹیفک کام	۶۱۳۰۰	۶۰۰۰۰
شاہی بحری افواج کمک	۱۵۳۱۰۰	۱۵۹۰۰۰
ساخت جہازات و مرمت وغیرہ	۴۸۷۵۳۰۰	۴۷۷۱۰۰۰
جہازی جنگی فوج۔	۱۵۲۹۷۰۰	۱۳۹۹۷۰۰
تعمیرات وغیرہ	۴۱۷۶۰۰	۴۴۶۰۰۰
متفرقات	۱۴۰۴۰۰	۱۴۸۰۰۰
دفتر بحری	۲۲۱۱۰۰	۲۲۷۸۰۰
میزان کارہائے ضروری	۱۲۱۵۷۲۰۰	۱۲۱۶۰۴۰۰
۲ انعامات وغیرہ		
نصف تنخواہ۔ تنخواہ خانہ نشینی	۷۷۹۲۰۰	۷۶۴۲۰۰
وظائف جہازی وغیرہ	۹۲۴۷۰۰	۹۴۱۶۰۰
وظائف سول وغیرہ	۳۱۹۲۰۰	۳۱۳۷۰۰
میزان انعامات وغیرہ	۲۰۴۳۱۰۰	۲۰۱۹۵۰۰
۳ زائد تخمینہ نوآبادیہا		
اضافہ سالانہ برائے خدمات اسٹریشیا	۳۴۸۰۰	۶۰۳۰۰
میزان کل	۱۴۲۱۵۱۰۰	۱۴۲۴۰۲۰۰
خالص اضافہ سنہ ۱۶۹۲-۹۳ء		۲۵۱۰۰

اخراجات سول - اخراجات سول سروس ۱۸۹۲-۹۳ء مین سے خرچ کی بڑی بڑی رقمین حسب تفصیل ذیل ہین -

	پونڈ		
۱ سررشتہ تعمیرات و مکانات	۱۶۸۵۱۳۵	اسکاٹ لینڈ	
۲ تنخواہ وغیرہ سررشتہ سول		عدالت وغیرہ	۹۲۷۴۲
سلطنت متحدہ و انگلنڈ	۱۶۶۹۲۴	جیلخانہ جات	۹۲۶۴۸
اسکاٹ لینڈ	۵۶۵۶۳	دیگر اخراجات	۴۶۲۳۷
آئرلینڈ	۲۵۸۶۷۹	آئرلینڈ	
		سپریم کورٹ آف جوڈیکیچر	۱۱۳۶۰۹
میزان	۹۸۴۴۸۳	لینڈ کمشن	۷۴۰۰
۳ قانون و عدالت		عدالت کاونٹی کے افسر وغیرہ	۱۲۳۳۲۵
سلطنت متحدہ		پولیس	۱۴۸۲۴۱۶
سپریم کورٹ آف جوڈیکیچر (عدالت عالیہ)	۳۲۵۰۰۲	جیلخانہ جات	۱۳۲۰۱۸
عدالتہائے کاونٹی	۳۷۰۲۹	ریفارمیٹری وغیرہ	۱۱۴۵۷
عدالتہائے پولیس	۶۰۲۵۱	دیگر اخراجات	۸۲۷۸۰
جیلخانہ انگلنڈ و نوابادیہا	۶۲۰۴۳۲		
ریفارمیٹری (قیدخانہ اطفال برائے اصلاح)	۲۶۹۸۶۵	میزان	۳۸۱۰۵۳۴
دیگر اخراجات	۱۲۶۰۲۳	۴ تعلیم و سائنس و آرٹ	
اسکاٹ لینڈ		سلطنت متحدہ	
		تعلیم عام	۵۹۴۶۶۱۳
		سررشتہ سائنس و آرٹ	۶۰۰۰۵۴

برٹش موزیم (عجائب خانہ)	۱۵۹۵۶۰	۵ خارین (غیر ملکی) اور	
نیشنل گیلری (قومی تصویر خانہ)	۱۵۸۰۵	نوآبادیون کی اخراجات	
یونیورسٹی و کالج برطانیہ عظمےٰ	۷۱۲۸۳	سفیر و کانسل	۱۱۹۷۴۷
اسکاٹ لینڈ		نوآبادیہا	۱۵۲۷۸۳
تعلیم عام	۶۸۶۳۳۶	دیگر اخراجات	۵۹۷۱۳
نیشنل گیلری	۳۷۵۰	میزان	۶۳۲۲۴۳
آئرلینڈ		۶ انعام و خیراتی اخراجات	۶۳۹۷۴۲
تعلیم عام	۸۵۹۸۰۱	۷ متفرقات	۱۰۲۵۶۲
نیشنل گیلری	۲۵۰۰	میزان کل سنہ ۱۸۹۲-۹۳	۱۷۲۱۰۹۲۰
کالج وغیرہ	۶۰۳۱۲	میزان کل سنہ ۱۸۹۱-۹۲	۱۷۵۳۰۵۴۷
میزان	۸۳۷۶۲۳۱	خالص کمی سنہ ۱۸۹۲-۹۳	۳۲۴۶۲۷

علاوہ معمولی خرچ کے جسکا اوپر ذکر ہوا امپیریل ڈیفینس ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء اور نیول ڈیفینس ایکٹ سنہ ۱۸۸۹ء کے بموجب ..... ۱۰ پونڈ کے نوٹ خرچ پورا کرنے کے لئے جاری کئے گئے خرید نقرہ اور نیز برعایت امپیریل ڈیفینس ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء و نیول ڈیفینس ایکٹ سنہ ۱۸۸۹ء ۱۸۰۳۰۲۶ پونڈ پیشگی دئے گئے۔ اجرائی نوٹ برائے ادائی قرضہ ۵۸۶۵۲۷۷۵ پونڈ چندروزہ پیشگیون کا روپیہ واپس دیا گیا ..... ۴۷ پونڈ۔ معمولی آمدنی کے سوا خراج کے وصولات جس مین کنسالڈیٹڈ فنڈ کی پیشگیون کی واپسی شامل ہے ۸۶۲۸۱۷ پونڈ روپیہ جو بذریعہ قرضہ وصول ہوا ۵۹۲۰۲۴۴ پونڈ (اس مین خزانے کے بل

برائے امپیریل ڈیفنس ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء و نیول ڈیفنس ایکٹ سنہ ۱۸۸۹ء تعدادی ۰۰۰،۵۰،۹ پونڈ شامل ہین) وصول پیشگیہا سے چندروزہ ۰۰۰،۰۰،۴ پونڈ۔ یکم اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کو خزانہ کی بقایا ۰۹۷،۰۸۹،۶۳ پونڈ تھی۔ کل آمدنی خزانہ سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ۰۴۷،۸۴۷،۵۰۱ پونڈ تھی۔ اور کل خرچ خزانہ سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ۰۷۵،۳۶۶،۵۰۱ پونڈ تھا جس سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو خزانے مین ۶۹،۵۱۰،۶۲ پونڈ باقی رہے تھے۔

۲- ٹیکسیشن (جمعبندی)

جو روپیہ سنہ ۱۸۸۳ء سے سنہ ۱۸۹۲ء تک بابت انکم ٹیکس وصول کیا گیا وہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	محصول فی پونڈ	سالانہ وصولات خزانہ	سال	محصول فی پونڈ	سالانہ وصولات خزانہ
۱۸۸۳ء	۶½ پنس	۱۱۹،۰۰۰،۰۰	۱۸۸۸ء	۷ پنس	۱۴۴،۰۰۰،۰۰
۱۸۸۴ء	۵ ″	۱۰۷،۱۶،۰۰۰	۱۸۸۹ء	۶ ″	۱۲۶،۰۰۰،۰۰
۱۸۸۵ء	۶ ″	۱۲۰،۰۰،۰۰۰	۱۸۹۰ء	۶ ″	۱۲۷،۰۰۰،۰۰
۱۸۸۶ء	۸ ″	۱۵۱،۶۰۰،۰۰	۱۸۹۱ء	۶ ″	۱۳۲۵،۰۰۰،۰
۱۸۸۷ء	۸ ″	۱۵۹،۰۰۰،۰۰	۱۸۹۲ء	۶ ″	۱۳۸۱،۰۰۰،۰

۵ر اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کو جو سال ختم ہوا اوس مین مالیت اور منافع کی سالانہ قیمت جسپر انکم ٹیکس تجویز کیا گیا۔ سلطنت متحدہ مین ۶۹۸،۰۷۵،۶۹ پونڈ تھے اور یہی قیمت سنہ ۱۸۷۱ء مین ۰۰۰،۰۰۰،۴۶۵ پونڈ تھی۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی تعداد مین سے انگلنڈ کے تعداد ۳۴،۵۸۴،۲۷۵،۹۰ پونڈ۔ اسکاٹ لینڈ کے ۲۹،۵۲۷،۳۸۶،۳ پونڈ اور آئرلینڈ

کی ۷۷۰۵۴۱۷۷ پونڈ تھے۔

اصل مالیت جو اس طرح پر تشخیص ہوئی اقسام ذیل پر منقسم تھی۔

جس پر انکم ٹیکس تجویز ہوا	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
زمین	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
انگلنڈ	۴۴۴۷۱۸۴۲	۴۲۲۷۴۴	۴۱۷۹۵۵۹۴	۴۱۳۷۸۵۸۹
اسکاٹ لینڈ	۶۸۲۴۱۰۰	۶۵۰۹۷۶۲	۶۴۱۶۵۰۷	۶۳۷۴۸۶۳
آئرلینڈ	۹۹۵۷۵۸۰	۹۹۴۰۹۲۸	۹۹۴۱۷۹۹	۹۹۴۱۳۶۸
میزان	۶۱۲۵۳۵۲۲	۵۸۷۵۱۳۴	۵۸۱۵۳۹۰۰	۵۷۶۹۴۸۲۰
مکانات				
انگلنڈ	۱۱۸۵۲۳۸۳۲	۱۲۰۵۱۳۶۳۳	۱۲۱۹۰۷۴۹۴	۱۲۳۷۲۱۱۸۹
اسکاٹ لینڈ	۱۲۷۱۵۹۰۴	۱۲۹۰۶۶۰۶	۱۳۰۲۶۷۳۶	۱۳۲۴۵۷۲۳
آئرلینڈ	۳۴۹۹۹۳۴	۳۵۰۲۶۶۵	۳۵۵۷۳۹۲	۳۶۱۷۱۰۱
میزان	۱۳۴۷۳۹۶۷۰	۱۳۶۹۲۲۹۰۴	۱۳۸۴۹۱۶۲۲	۱۴۰۵۸۴۰۶۳

سالانہ قیمت معادن ریلوی و کارخانہائی آہنی جو ۱۸۹۱ء میں انکم ٹیکس کیلئے تشخیص ہوئی حسب ذیل تھی۔

	معادن	ریلوی	کارخانہائی آہنی
انگلنڈ	۷۴۷۵۳۲۱ پونڈ	۳۸۱۰۳۸۱۹ پونڈ	۲۶۳۹۹۴۰ پونڈ
ائراسکاٹ لینڈ	۱۳۱۹۲۶۲	۴۲۵۱۷۶۸	۴۶۵۴۷۳
آئرلینڈ	۱۳۱۹۰	۱۴۵۷۲۷۵	
میزان	۸۸۰۷۷۷۳	۴۳۸۱۲۸۶۲	۳۱۰۵۴۱۳

سرمایہ کی قیمت تخمینہ سالانہ ۳۴۹۰۰۷۰ پونڈ تھی۔ گیس کے کاموں کی کانوں کی ۹۳۴۰۷۰ پونڈ۔ دیگر متفرقوں کی جس میں آبرسانی اور نمک کی کانیں وغیرہ بھی پیشکری کے کارخانہ بھی شامل ہیں ۶۳۱۷۴۲۶ پونڈ تھی۔

کل آمدنی محاصل درآمد و برآمد جو ۳۱ مارچ تک ۱۸۸۹ء سے ۱۸۹۲ء تک بندرگاہوں انگلنڈ اسکاٹ لینڈ و آئرلینڈ میں وصول ہوئی حسب تفصیل ذیل تھی۔

بندرگاہ	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
لندن	۱۰۰۷۹۱۲۹	۱۰۰۵۲۸۸۵	۸۹۱۴۹۰۵	۸۷۸۱۰۰۸
لیورپول	۲۵۲۲۸۷۶	۲۶۷۲۵۵۶	۲۷۱۲۸۸۸	۲۹۱۰۸۴۸
دیگر انگلش بندرگاہ	۲۱۶۳۹۲۷	۲۳۷۹۲۸۱	۲۵۲۵۵۴۳	۲۶۹۹۳۸۲
اسکاٹ لینڈ	۱۷۳۲۴۶۵	۱۷۲۵۱۵۷	۱۸۰۸۲۹۲	۱۸۸۰۲۶۴
آئرلینڈ	۲۰۴۷۴۸۶	۲۱۱۲۴۰۱	۲۱۰۵۹۶۶	۲۱۵۰۵۰۰
میزان سلطنت متحدہ	۲۰۲۰۷۴۸۸	۲۰۶۹۵۲۹۲	۱۹۹۵۵۱۸۸۲	۲۰۳۰۶۸۹۷

۳۱ مارچ کو جو سال ختم ہوا اوس میں اپیریل افسران صوبجات ثلاثہ نے جو قوانین پارلیمنٹ کے بموجب اون میں مقرر ہیں لوکل حکام کے لئے ۱۸۸۸ء اور ۱۸۸۹ء کے درمیان جو خالص محاصل وصول کئے اور لوکل جمعبندی کے حسابات سنہ مذکور میں دیئے وہ حسب ذیل ہیں۔

	انہصابی محصول پیداوار	لائسنس	نصف محاصل کی واپسی وصیت نامجات	میزان
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
خالص آمدنی	۱۳۰۹۲۷۵۱	۳۳۹۱۶۲۷	۲۹۱۱۱۸۷	۷۰۶۷۰۷۵۹
خرچ				
انگلنڈ	۱۱۲۵۶۲۱	۳۰۶۲۳۰۴	۲۲۳۸۹۳۵	۶۴۲۶۸۶۰
اسکاٹ لینڈ	۱۰۵۷۷۶	۳۲۹۴۳۳	۳۱۰۵۰۳	۷۹۵۷۱۲
آئرلینڈ	۱۱۵۰۳۰		۲۴۴۲۳۰	۳۵۹۲۶۰
میزان	۱۳۹۶۴۲۷	۳۳۹۱۷۳۷	۲۷۹۳۶۶۸	۷۵۸۱۸۳۲

۳- قومی قرضہ

جس زمانہ مین ریاست ہائے متحدہ کی خودمختاری کے لئے لڑائی ہو رہی تھی تو اوسکے شروع یعنی ۱۷۷۵ء مین جو قومی قرضے پر خرچ پڑا کرتا تھا اسوقت اوس سے تقریباً چھہ گنا خرچ پڑتا ہے۔ کل خرچ سود و انتظام اوسوقت صرف ۴۵ لاکھ پونڈ سے کچھ تھوڑا ہی اوپر تھا لیکن لڑائی کے اخیر پر ۹۵ لاکھ پونڈ تک ہو گیا تھا جب فرانس کے ساتھہ ۲۲ برس تک ۱۷۹۳ء سے ۱۸۱۵ء تک لڑائی رہی تو اس سے دوکروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ قرضے کے سالانہ خرچ مین اور زیادہ ہو گئے جس سے اوسکی تعداد ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ ہو گئی۔ لیکن ۱۸۱۷ء مین جبکہ خزانہ انگلنڈ و آئرلنڈ ملا دیا گیا تو کوئی دس لاکھ پونڈ کے قریب قرضہ کم ہو گیا

اس تاریخ سے متواتر قرضہ کم ہوتا رہا ہے بجز اوس زمانہ کے جبکہ روس سے لڑائی ہوئی ہے۔ اگرچہ یہہ خرچہ ۱۸۵۳ء مین ۳ کروڑ تک پہونچگیا تہا مگر اب سور وغیرہ کا خرچ ۱۸۵۷ء کی بہ نسبت جبکہ لڑائی ختم ہوئی تہی ۳۲۰۷۰۳۹ پونڈ کم ہے

نقشۂ ذیل سے قرضے کی افزایش اوس کی ابتدا سے ۱۸۹۲ء تک کی معلوم ہوگی۔

نام زمانہ	اصل تعداد	خرچۂ سالانہ
	پونڈ	پونڈ
قوی قرضہ بروقت انقلاب ۱۶۸۸ء	۶۶۴۲۶۳	۳۹۸۵۵
افزایش عہد ولیم ثالث	۱۲۱۰۲۹۶۲	۱۷۵۴۶۹
قرضہ بروقت تخت نشینی ملکہ این ۱۷۰۲ء	۱۲۷۶۸۲۲۵	۳۰۶۳۱۳۵
افزایش بزمانۂ جنگ اسپین۔	۲۳۴۰۸۲۳۵	۳۲۳۵۰۷۰
بروقت تخت نشینی جارج اول ۱۷۱۴ء	۳۶۱۷۵۴۶۰	۲۷۳۹۶۱۸
اوسکے زمانہ کی افزایش۔	۱۶۶۷۵۳۳۷	۷۰۸۷۴۴
بروقت تخت نشینی جارج ثانی ۱۷۲۷ء	۵۲۸۵۰۷۹۷	۲۰۳۰۰۸۴
کمی درمیان امن دوازدہ سالہ جو ۱۷۳۹ء مین ختم ہوئی	۶۲۳۶۹۰۴	۱۱۳۴۸۸۱
بروقت ابتدائی جنگ اسپین ۱۷۳۹ء	۴۶۶۱۳۸۸۳	۳۱۶۵۷۶۵
افزایش زمانۂ جنگ۔	۲۹۱۹۸۲۴۹	۴۱۲۱۹۹

	اضافی محاصل بیرواپسر ٹ	لائسنس	نصف محاصل حق شفعہ انتہا دصیت نامجات	میزان
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
خالص آمدنی	۱۳۹۴۷۵۱	۳۳۹۱۶۲۰	۲۸۱۱۱۸۷	۷۵۹۷۵۶۵
پٹ				
انگلنڈ	۱۱۲۵۶۲۱	۳۰۶۲۳۰۴	۲۲۳۸۹۳۵	۶۴۲۶۸۶۰
اسکاٹ لینڈ	۱۵۵۷۷۶	۳۲۹۴۳۳	۳۱۰۵۰۳	۷۹۵۷۱۲
آئرلینڈ	۱۱۵۰۳۰		۲۴۴۲۳۰	۳۵۹۲۶۰
میزان	۱۳۶۶۴۲۷	۳۳۹۱۷۳۰	۲۷۹۳۶۶۸	۷۵۸۱۰۳۲

۳ - قومی قرضہ

جس زمانہ مین ریاست ہائے متحدہ کی خودمختاری کے لئے لڑائی ہو رہی تھی تو اوسکے شروع یعنی ۱۷۷۵ء مین جو قومی قرضے پر خرچ پڑا کرتا تھا اسوقت اوس سے تقریباً چھہ گنا خرچ پڑتا ہے۔ کل خرچ سود و انتظام اوسوقت صرف ۴۵ لاکھ پونڈ سے کچھہ تھوڑا ہی اوپر تھا لیکن لڑائی کے اخیر پر ۹۵ لاکھ پونڈ تک ہو گیا تھا جب فرانس کے ساتھہ ۲۲ برس تک ۱۷۹۳ء سے ۱۸۱۵ء تک لڑائی رہی تو اس سے دوکروڑ ۳۰ لاکھہ پونڈ قرضے کے سالانہ خرچ مین اور زیادہ ہو گئے جس سے اوسکی تعداد ۳ کروڑ ۲۵ لاکھہ پونڈ ہو گئی۔ لیکن ۱۸۱۷ء مین جبکہ خزانہ انگلنڈ و آئرلنڈ ملا دیا گیا تو کوئی دس لاکھہ پونڈ کے قریب قرضہ کم ہو گیا

اس تاریخ سے متواتر قرضہ کم ہوتا رہا ہے بجز اوس زمانہ کے جبکہ روس سے لڑائی ہوئی ہے۔ اگرچہ یہہ خرچہ ۱۸۸۳ء مین ۳۰ کروڑ تک پہونچگیا تہا مگر اب سود وغیرہ کا خرچ ۱۸۹۳ء کی بہ نسبت جبکہ لڑائی ختم ہوئی تہی ۳۲۰۷۰۳۹ پونڈ کم ہے

نقشۂ ذیل سے قرضے کی افزایش اوس کی ابتدا سے ۱۸۹۲ء تک کی معلوم ہوگی۔

نام زمانہ	اصل تعداد	خرچۂ سالانہ
	پونڈ	پونڈ
قومی قرضہ بروقت انقلاب ۱۶۸۸ء	۶۶۴۲۶۳	۳۹۸۵۵
افزایش عہد ولیم ثالث	۱۲۱۰۲۹۶۲	۱۷۵۴۶۹
قرضہ بروقت تخت نشینی ملکہ این ۱۷۰۲ء	۱۲۷۶۷۲۲۵	۳۰۶۳۱۳۵
افزایش بزمانۂ جنگ اسپین۔	۲۳۴۰۸۲۳۵	۳۲۳۵۰۰۷
بروقت تخت نشینی جارج اول ۱۷۱۴ء	۳۶۱۷۵۴۶۰	۲۷۳۹۶۱۸
اوسکے زمانہ کی افزایش۔	۱۶۶۷۵۳۳۷	۷۰۸۷۴۴
بروقت تخت نشینی جارج ثانی ۱۷۲۷ء	۵۲۸۵۰۷۹۷	۲۰۳۰۰۸۴
کمی درمیان امن دوازدہ سالہ جو ۱۷۳۹ء مین ختم ہوئی	۶۲۳۶۹۰۴	۱۱۳۴۸۸۱
بروقت ابتدائی جنگ اسپین ۱۷۳۹ء	۴۶۶۱۳۸۸۳	۳۱۶۵۷۶۵
افزایش زمانۂ جنگ۔	۲۹۱۹۸۲۴۹	۴۰۲۱۹۹

جنگ اسپین کے انجام پر سنہ ۱۷۴۸ء	۷۵۸۱۲۱۳۲	۳۱۶۲۷۶۵
۸ سال کی امن کی کمی	۱۲۳۷۱۰۷	۴۱۲۱۹۹
بروقت شروع جنگ ہفت سالہ سنہ ۱۷۵۶ء	۷۴۷۵۰۲۵	۲۷۵۳۵۶۶
افزایش زمانۂ جنگ	۵۸۱۲۱۰۲۴	۲۲۷۹۱۶۷
بروقت صلح پیرس سنہ ۱۷۶۳ء	۱۳۲۷۱۶۰۴۹	۵۰۳۲۷۳۳
کمی درمیان زمانہ امن ۱۲ سال	۵۸۷۳۲۳	۳۰۹۲۱۴
بروقت ابتدائی جنگ امریکا سنہ ۱۷۷۵ء	۱۲۶۸۴۲۸۱۱	۴۷۰۳۵۱۹
افزایش زمانۂ جنگ	۱۱۶۲۲۰۳۳۴	۴۸۳۷۷۳۷
جنگ امریکا کے اختتام پر سنہ ۱۷۸۳ء	۲۴۳۰۶۳۱۴۵	۹۵۴۱۲۵۶
کمی زمانۂ امن	۳۳۹۹۷۲۴	۱۰۹۰۷۷
بروقت ابتدائے جنگ فرانس سنہ ۱۷۹۲ء	۲۳۹۶۶۳۴۲۱	۹۴۳۲۱۷۹
افزایش ایام جنگ	۲۹۷۹۸۷۵۸۷	۱۸۳۶۳۷۲
بروقت صلح امینس سنہ ۱۸۰۲ء	۵۳۷۶۵۳۰۰۹	۲۰۲۶۸۵۵۱
افزایش زمانۂ جنگ نپولین	۳۲۳۳۹۶۰۴۱	۱۲۳۷۰۰۶۷
بروقت صلح پیرس سنہ ۱۸۱۵ء	۸۶۱۰۳۹۰۴۹	۳۲۶۴۵۶۱۸
کمی درمیان ۴۰ سال	۹۱۹۵۶۵۰۰	۴۹۳۰۴۱۵
بروقت شروع جنگ کریمیا سنہ ۱۸۵۴ء	۷۶۹۰۸۲۵۴۹	۲۷۷۱۵۲۰۳
افزایش زمانۂ جنگ	۳۹۰۲۶۱۷۳	۸۳۴۸۳۶
قرضہ سنہ ۱۸۵۷ء	۸۰۸۱۰۸۷۲۲	۲۸۵۵۰۰۳۹
کمی بعد جنگ کریمیا	۱۳۰۴۲۹۱۵۱	۳۲۰۷۰۳۹
قرضہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء	۶۷۷۶۷۹۵۷۱	۲۵۲۰۰۰۰۰

کل قرضہ سرکاری اور نیز خالص قرضہ ۳۱ مارچ ۱۸۹۲ء کو حسب تفصیل ذیل تھا۔

	پونڈ	پونڈ
قرضۂ فنڈ	۷۶۹۴۴۶۶۵	
ٹرمینل انوئٹی کا تخمینی سرمایہ	۶۴۴۲۱۹۱۲	
قرضۂ غیر فنڈ	۳۵۳۱۲۹۹۴	۶۷۷۶۷۹۰۷۱
دیگر کیپٹل لائبلیٹیز (بڑے بڑے قرضے)		
رشین ڈچ لون	۵۳۱۳۵۹	
سیونگ، بینک و فرینڈلی سوسائٹیز ڈیپازیٹس	۱۵۶۶۲۷۹	
امپیریل ڈیفنس ایکٹ ۱۸۹۸ء	۷۶۴۰۵۸	۲۸۶۲۱۹۶
میزان کل قرضہ		۶۸۰۵۴۱۷۲۷
متفرق اسٹیٹس (موجودات)		۵۲۰۹۱۲۸
میزان خالص قرضہ		۶۷۵۳۴۳۳۳۹
بقایائے خزانہ درمیان بینکہائے انگلنڈ و آئرلینڈ		۶۲۵۵۱۶۹

کل (۶۷۷۶۷۹۰۷۱ پونڈ) قرضے کی تعداد جو اوس کل قیمت سالانہ مالیت و منافع (۶۹۸۴۰۷۵۴۹ پونڈ) سے جسپر انکم ٹکس تجویز کیا گیا ۲۰۷۲۷۹۷۸ پونڈ کم ہے قومی قرضے کی تعداد کے نصف سے کم ہے اور کل قیمت درآمد و برآمد برٹش ۱۸۹۱ء (۴۴۵۵۴۹۸۲ پونڈ) کے سے ۲۶۸۷۵۴۱۱ پونڈ کم ہے۔ اور موجودہ اباد

فی کس ۱۷ پونڈ ۱۹ شلنگ اور حرچہ ارسکاٹی کس ۱۳ شلنگ ۴ پنس ہوتا ہے۔

۴۔ لوکل ٹیکسیشن (جمعبندی صوبجات)

کل رقم جو مقامی اخراجات کے واسطے سلطنت متحدہ کے تینوں صوبوں مین سنہ ۱۸۸۹-۹۰ مین وصول کی گئی وہ حسب ذیل ہے۔

	انگلنڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ	میزان کل سلطنت متحدہ
لوکل ٹیکسیس (محصولات مقامی)	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
چندنے	۲۷۷۲۰۱۲۵	۳۳۵۷۵۶۵	۲۹۹۱۰۲۲	۴۱۲۹۴۰۷۲
گاس اور پانی	۶۳۸۱۴۸۴			
وایسیان	۶۴۳۸۳۶	—	—	—
ٹالن وڈ ایچ وغیرہ	۵۵۳۵۴۶۴	۱۰۳۳۲۲۳	۴۳۰۳۸۹	۶۹۹۹۰۷۶
میزان	۴۰۲۸۰۹۰۹	۴۵۹۰۷۸۸	۳۴۲۱۴۵	۴۸۲۹۳۱۴۹
دیگر آمدنی				
کرایہ سود وغیرہ	۱۹۳۵۵۹۷	۲۴۱۸۷۲	۹۶۴۷۱	۲۲۷۳۹۴۰
فروخت	۵۴۹۷۲۵	۴۹۳۵	—	۵۵۴۶۶۰
امداد سرکار	۶۵۳۱۰۰۶	۹۰۶۴۵۲۵	۱۶۰۹۴۷	۷۶۵۶۵۰۰
لون (قرضہ)	۶۲۵۸۶۰۰	۱۴۱۰۳۹۸	۴۹۵۹۴۶	۸۱۶۴۹۴۴
متفرقات	۱۸۰۵۱۲۰	۳۶۰۹۹۶	۲۰۸۳۸۰	۲۳۷۴۴۹۶
میزان	۱۷۰۸۰۰۴۸	۲۹۸۲۷۱۶	۹۶۱۷۷۱	۲۱۰۲۴۵۳۵
میزان کل آمدنی	۵۷۳۶۰۹۵۷	۷۵۷۳۵۰۴	۴۳۸۳۲۲۲	۶۹۳۱۷۶۸۳

سالگذشتہ مین کل تعداد آمدنی کی ۱ ۵۹ ۵ ۷۰۸ ۷ پونڈ تھی - اور سنہ ۱۹۶۷-۶۸ء مین صرف ۳۶۴ ۹۶ ۰۰۰ پونڈ تھی - چندہ جو سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء مین شہری حفظ صحت کے حکام نے فقط انگلنڈ و ویلز مین وصول کیا اوسکی تعداد ۶۹ ۷ ۹۲ ۸۴ پونڈ تھے چندۂ محتاجان انگلنڈ مین ۷۷ ۰۰ ۷۰۹ پونڈ - چندۂ مدارس انگلنڈ مین ۲۶۶۲۶۵ پونڈ اسی سال کا خرچ انگلنڈ و ویلز مین ۵۰۳ ۷ ۰۰۲ پونڈ تھا - اسکاٹلینڈ مین ۲۰۳۶۵۷ پونڈ آئرلینڈ مین ۴۴ ۰۳۵۱۲ پونڈ - کل سلطنت متحدہ کی میزان ۶۷۱۸۲۱۹۶ پونڈ تھے - اور سالگذشتہ مین ۶۲۲۵۳۴۷۶ پونڈ تھے - کل خرچ تمام سلطنت متحدہ برائے امداد غربا ۴۰۴۰۶۶۳۸ پونڈ - پولیس محکمہ حفظ صحت اور اور سرکاری کاموں مین ۴۲۸۳۷۵۶۸ پونڈ صرف ہوا - اور مدارس مین ۷۱۰۰۹۱۱ پونڈ -

ڈیفینس (حفاظت مملکت)

۱ - فوج

بل آف رائٹس (فہرست حقوق) سنہ ۱۶۸۹ء کے بموجب یہہ ممنوع ہے کہ بلا استصواب پارلیمنٹ ایام امن مین فوج موجودہ کو قایم رکھا جائے اسواسطے اوس زمانے سے اب تک یہہ دستور چلا آتا ہے کہ تعداد افواج موجودہ اور خرچ اوسکا بہ تشریح مدات تفصیلی ہر سال ہوس آف کامنز کے ووٹ سے منظور ہوا کرتا ہے - وزیر جنگ تخمینہ فوج کا مرتب کرتا ہے اور ہوس آف کامنز کی منظوری کا طلبگار ہوتا ہے -

پارلیمنٹ کو فوج پر ایک اور بھی بڑا اختیار حاصل ہے - وہ یہہ ہے کہ

ہوا ایک اجلاس کے شروع پر ایک ایکٹ جو فوج کا (سالانہ) بل کہلاتا ہے منظور کرتا ہے جس سے فرمانروائے وقت کو فوج کے عمدہ انتظام کرنے اور آئین و قانون فوج (آرٹیکلز آف وار) کے بنانے مین جس سے فوجی دستور العمل بنتا ہے بڑے بڑے اختیار حاصل ہوتے ہین۔

اوس تخمینہ کے موجب جو ہوس آف کامنز کے روبرو اجلاس سنہ ۱۸۹۲ء مین رکھا گیا سلطنت متحدہ کے قواعد وان فوج سوائے ہندوستان کے اوس سال مین جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء کو ختم ہوا حسب ذیل تھی۔ ۷۴۹۸ افسران کمشن یافتہ (تہد) ۱۰۰۴۔ وارینٹ افسر ۱۵۹۷۱۔ سرجنٹ ۳۶۸۴ طبنورچی بگلچی وغیرہ۔ اور ۱۲۵۹۱۲ دیگر عہدہ دار و سپاہی۔ جسکی کل میزان ۱۵۴۰۷۳ ہوتی ہے۔ اس سال مین سالگذشتہ سے ۳۷۷ آدمی زیادہ تھے۔ اس فوج مین حسب ذیل اسٹاف رجمنٹ اور دیگر ملازم شامل ہین۔

اقسام فوج	عہدہ دار	غیر کمشن یافتہ افسر طبنورچی وغیرہ	باقی عہدہ دار و سپاہی
جنرل اور ڈیپارٹمنٹل اسٹاف			
جنرل اسٹاف (وہ عہدہ دار جو فوجین اوسکے افسر کے پاس انتظام اور اوسکی امداد کے لئے ہون)	۳۲۵	۳۰۸	۵
فوجی محاسب	۲۰۹	۴۳۰	۸۷

سرکاری پادری کا عملہ	۸۶	—	—
ملازمان طبی	۶۲۴	—	—
ویٹرینیری ڈیپارٹمنٹ (عملۂ بیطاری)	۶۸	۷	۱۰
میزان اسٹاف	۱۳۱۲	۷۴۵	۹۲
رجمنٹ			
کیولری (سواران) مع لانس و ہارس گارڈ	۵۵۴	۱۳۶۹	۱۱۳۹۲
رائل ہارس آرٹلری (توپخانۂ اسپان)	۷۱	۱۴۶	۱۶۹۴
رائل آرٹلری (توپ خانہ)	۷۸۳	۱۶۸۲	۱۸۷۱۲
رائل انجنیر	۵۸۱	۱۱۸۵	۵۳۰۱
انفینٹری (پیدل) مع فٹ گارڈ	۲۷۹۴	۲۶۵۰	۷۸۵۱۰
کالونیل کورز (افواج نوآبادی)	۱۷۱	۳۶۴	۴۷۰۴
ڈیپارٹمنٹ کورز	۱۳۹	۸۸۹	۲۷۰۰
آرمی سروس کورز	۲۳۶	۸۴۰	۲۶۰۷
میزان رجمنٹ	۵۳۲۹	۱۳۱۲۵	۱۲۵۱۶۹
عہدہ داران یومینری (دہقانی فوج) ملیشیا (سہ بندی) اور والنٹیر	۶۲۶	۷۰۵۹	۱۰
ملازمان مشرق			
تعلیم توپ اندازی و تفنگ اندازی	۳۵	۹۲	۸۹

رائل ملٹری اکیڈمی (مدرسۂ فوجی) وولچہ	۱۹	۲۲	۵
رائل ملٹری کالج (مدرسۂ فوجی) سینڈہرسٹ	۲۸	۲۳	۱۸
اسٹاف کالج	۶	۳	۱
رجمنٹل مدارس	۱۴	۱۸۶	
دیگر ملازمین	۱۲۹	۱۶۱	۳۲
میزان متفرقات	۲۳۱	۴۹۱	۱۴۵
میزان کل فوج قواعدان	۷۴۹۸	۲۰۶۵۹	۱۲ ۵۹ ۱۶

ان ملازمین کے واسطے گھوڑے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو ۱۴۵۶۸ تھے۔

برٹش فوج کا کل خرچ اور اسکی تفصیل سمیت فنانس بین دیکھنا چاہیئے۔

نقشۂ ذیل سے تعداد افسران و سپاہ سلطنت متحدہ سنہ ۱۸۱۰ء سے ہر دس سال بعد سنہ ۱۸۶۰ء تک اور موجودہ یکم جنوری دو سال گذشتہ کی معلوم ہوگی۔

سال	کیولری (سواران)	آرٹلری (توپخانہ)	انجینیر (کاریگران)	انفینٹری (پیدل)	میزان
۱۸۱۰ء	۱۴۰۰۳	۶۹۳۵	۴۲۱	۴۹۳۸۶	۷۰۷۴۵
۱۸۲۰ء	۲۰۴۰۵	۱۶۸۱۴	۹۷۴	۷۴۳۲۵	۱۱۲۵۱۸
۱۸۳۰ء	۹۹۰۰	۴۰۴۶	۳۷۱	۴۶۷۹۹	۶۱۱۱۶
۱۸۴۰ء	۸۰۳۶	۴۰۳۷	۶۸۳	۳۵۳۳۹	۴۹۰۹۳
۱۸۵۰ء	۷۱۹۰	۴۱۱۸	۵۴۴	۳۸۶۲۷	۵۰۴۷۶
۱۸۶۰ء	۸۱۰۸	۷۳۵۳	۱۲۰۱	۵۰۴۱۵	۶۶۰۷۷
۱۸۷۰ء	۱۱۳۸۹	۱۴۰۴۵	۱۷۰۷	۶۲۳۶۶	۹۹۵۰۷
۱۸۷۱ء	۹۰۹۱۰	۱۲۴۶۹	۲۸۹۰	۵۶۰۹۲	۸۴۳۶۱
۱۸۹۱ء	۱۲۴۳۴	۱۷۵۳۳	۵۳۵۰	۶۹۲۷۴	۱۰۴۵۹۱
۱۸۹۲ء	۱۲۷۵۹	۱۷۶۶۳	۵۳۳۸	۶۸۱۳۱	۱۰۳۸۹۱

برٹش فوج شروع سنہ ۱۸۹۲ء میں اقسام ذیل پر منقسم تھی - اس میں اسٹاف اور اگزیلیری فوج داخل نہیں ہے -

	افسر سپاہی	گھوڑے و خچر	میدان کی توپیں
انگلنڈ	۷۲۹۲۷	۱۰۱۴۱	۲۲۶۰
اسکاٹ لینڈ	۴۰۲۳	۳۲۲	۸
آئرلینڈ	۲۶۹۴۱	۳۲۰۷	۵۲
میزان ولایت	۱۰۳۸۹۱	۱۳۶۷۰	۲۸۲
مصر	۳۳۵۰	۳۴۷	۰
نوآبادیہا	۲۹۵۸۶	۶۲۵	۰
ہندوستان	۷۱۶۲۰	۱۱۴۷۸	۳۱۸
سفرمین	۳۱۴۳	۰	۰
میزان فوج بیرونی	۱۰۷۶۹۹	۱۲۴۶۰	۳۱۸
میزان کل	۲۱۱۵۹۰	۲۶۱۳۰	۶۰۰

علاوہ برین ہر قسم کی فوج ریزرو اور بھی ہے - ملیشیا یومینری کیوری فوج والنٹیر اری ریزرو - نقشۂ ذیل سے تعداد فوج من تفصیل رجمنٹ اور اونکے کارآمد ہونے کی بابت سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کی معلوم ہوگی -

	تعداد مردان بر عہدہ سنہ ۱۸۹۲ء	تعداد فوج کا آمد جکا ماں سے پچھلے نقشہ سے معلوم ہوگا
فوج قواعد دان ولایت ونو آبادیہا	۱۴۴۱۲۳	۱۳۸۷۱۸
اری ریزرو درجہ اوّل	۷۸۰۰۰	۶۸۴۲۱
" درجہ دوم	۴۸۰۰	۵۱۲
ملیشیا	۱۴۰۳۵۶	۱۱۳۹۹۹
یو میٹری	۱۴۰۹۵	۱۰۷۶۸
والنٹر	۲۶۳۹۶	۲۲۲۰۴۶
نیزان فوج ولایت ونو آبادیہا	۶۴۱۰۱۰	۵۵۴۴۶۴
فوج قواعد دان ہندوستان	۷۲۶۴۸	۷۲۸۷۲
نیزان	۷۱۳۶۵۸	۶۲۷۳۳۶

برٹش فوج ہندوستان بموجب تخمینہ بجٹ حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	سپاہ ہند	سال	سپاہ ہند
۱۸۸۷ - ۸۸ء	۷۱۶۹۱	۱۸۹۰ - ۹۱ء	۷۲۴۲۹
۱۸۸۸ - ۸۹ء	۷۲۳۴۵	۱۸۹۱ - ۹۲ء	۷۲۴۹۶
۱۸۸۹ - ۹۰ء	۷۲۴۲۴	۱۸۹۲ - ۹۳ء	۷۲۶۴۸

والنٹروں کی تعداد گریٹ برٹین میں سنہ ۱۸۶۰ء میں ۱۱۹۱۴۶ اور سنہ ۱۸۷۰ء میں ۱۹۳۸۹۳ اور سنہ ۱۸۸۰ء میں ۲۰۶۵۲۷ تھے اور اب سنہ ۱۸۹۲ء میں ۲۶۳۹۵۶

قوانین انتظام فوجی کے بموجب گریٹ برٹین و آئرلنڈ کو چودہ ۱۴ فوجی اضلاع میں منقسم کر رکھا ہے انفینٹری کے واسطے ۱۰۲ رجمنٹل یا سب ڈسٹرکٹ درسالون کے ضلع ہیں جن میں سے ہر ایک پر لائن کرنل حکومت کرتا ہے۔ آرٹلری کے لیے ۱۴ سب ڈسٹرکٹ آرٹلری کرنلون کے ماتحت ہیں۔ اور کیولری کے دو ڈسٹرکٹ ہیں جو کیولری کرنلون کے زیر حکومت ہیں انفینٹری سب ڈسٹرکٹ کے بریگیڈ (بستہ) میں دو ملائین کی پلٹنیں و ملیشیا کی پلٹنیں بریگیڈیر رائفل و انجینیر کی فوج اور پیدل آرمی ریزرو کے ہوا کرتے ہیں دو ملائین کی پلٹنوں میں سے ایک باہر اور دوسری کسی ایک ہوم اسٹیشن پر رہا کرتی ہے۔ آرٹلری ڈسٹرکٹ میں رائل آرٹلری کے سوا ملیشیا اوٹلوی اور والنٹیر اور آرمی ریزرو کے آرٹلری ہوا کرتی ہے۔ اور اسی طرح پر کیولری کرنل کی حکومت صرف اپنے ضلع کے رجمنٹ کے سوارون پر ہی نہیں ہوتی ہے بلکہ یومینری والنٹیر اور آرمی ریزرو کے سوارون پر بھی وہ ہی حکومت کرتا ہے۔

نقشۂ سالانہ سے تعداد غیر کمشن یافتہ عہدہ داران و سپاہیان اور نیز سلطنت متحدہ کے تینون صوبون کے باشندون کی حسب تفصیل ذیل معلوم ہوتی ہے۔ جو یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو موجود تھے۔ انگلش ۱۵۳۱۴۱ اسکاچ ۱۰۹۹۳ آئرش ۲۶۷۸۸ ہندوستان زاد اور آبادیون میں جو پیدا ہوئے ۶۰۳۲ غیر ملکی ۱۲۳ اور ۱۰۹۶ ایسے ہیں جنکا حال معلوم نہیں ہے۔

فوجی تعلیم کے مدارس و ذرایع حسب ذیل ہیں۔ کونسل تعلیم فوجی۔ رائل ملٹری اکیڈیمی

(شاہی فوجی مدرسہ) بمقام وولوچہہ رائل ملٹری واسٹاف کالج بمقام سنڈہرسٹ
رائل ملٹری اسائلم اور نارمل اسکول بمقام چلسیا رائل ہرنین ملٹری اسکول بمقام ڈبلن
سررشتۂ تعلیم افسران توپ خانہ مدرسۂ طبی فوجی اور اور بہت سے مدارس اہل قلعہ اور
کتب خانہ ہیں۔ تخمینہ بجٹ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء میں فوجی تعلیم کے لئے ۱۰۴۹۴ پونڈ
رکھے گئے تھے جس میں ۲ پروپری ایشن ان ایڈ امداد بھی شامل ہے۔ اور بڑے
بڑے مدارس افسروں کی تعلیم کے واسطے رائل ملٹری اکیڈمی بمقام وولوچہہ و رائل ملٹری
واسٹاف کالج بمقام سنڈہرسٹ ہیں۔ تخمینۂ بجٹ فوجی سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء میں وولوچہہ اکیڈمی
کا خرچ ۳۴۴۲۱ پونڈ اور سنڈہرسٹ کالج کا خرچ ۴۳۶۳۵ پونڈ تجویز کیا گیا تھا۔

۲- بیڑہ جہازی

بیڑہ جہازی کی حکومت جو ابتدا میں ایک لارڈ ہائے ایڈمیرل (وزیر بحر) کو سپرد
تھی عہد ملکہ میں سے (بجز ایک زمانہ قلیل کے اپریل سنہ ۱۸۱۷ء سے ستمبر سنہ ۱۸۲۸ء تک) ایک
برابر ایک مجلس کے زیر نگرانی چلی آتی ہے جو بورڈ آف ایڈمیرلٹی کے نام سے مشہور ہے
اور جس میں سات ممبر ہوا کرتے ہیں۔ ایک فرسٹ لارڈ (وزیر) جو کیبنٹ کا ایک ممبر
ہوتا ہے۔ اوچہہ اسسٹنٹ کمشنر۔ فرسٹ لارڈ کو اعلے درجے کے اختیارات ہوتے
ہیں اور جو اہم امور ہوتے ہیں اون کا فیصلہ وہی کرتا ہے۔ سینیر نیول لارڈ (ناظم اوّل
امورات بحری) جہازوں کے آنے جانے کی ہدایت کیا کرتا ہے اور ان قواعد کی تعلیم کا
وہی ذمہ دار ہے۔ سیکنڈ نیول لارڈ (ناظم دوم امورات بحری) اس امر کا ذمہ دار ہے

کہ جہازون مین سپاہی اور افسرون وغیرہ اور نیز افواج زیر رو کا بندوبست کرے ۔ جونیر نیول لارڈ (ناظم ماتحت امورات بحری) کا یہہ کام ہے کہ بیڑۂ جہازی کی رسد اور سامان بار برداری وغیرہ کا انتظام کرے ۔ پارلیمنٹری سول لارڈ کو ملازمان سول کا اختیار ہے تیسرے نیول لارڈ یا جہازات کا کنٹرولر اور نیر سول لارڈ اونون ملکر سامان جنگ کے معاملات کا کام کیا کرتے ہین ۔ پارلیمنٹری اور فنانشل سکریٹری ذخیرہ خریدا کرتے ہین اونون معاملات مین جن مین کسی قسم کے خرچ کی بحث ہوتی ہے انہین سے اونکی پارخیہ گچھہ ہوا کرتی ہے ۔

سلطنت متحدہ مین حلقہ جہازات کا قایم رکھنا ہمیشہ کے واسطے ہے ۔ اور جن ضوابط اور احکام کے بموجب اون کا بندوبست ہے اون کو مقننین نے ہمیشہ کے واسطے بڑی احتیاط سے مقرر کر دیا ہے ۔ فوجکے واسطے اول ووٹ مین اون لوگون کی تعداد کی منظوری ہوتی ہے جن کا مقرر رکھنا منظور ہے ۔ دوسرے ووٹ مین اوس خرچ کی جو اون کی تنخواہ اور اونکے قیام کے واسطے مطلوب ہے ۔ حلقۂ جہازات کے بارے مین اوسکے آدمیونکے لئے کوئی ووٹ نہین لیا جاتا ۔ اول ہی ووٹ اون سپاہیون اور جہازرانون کی نمزدری کے لئے ہوتا ہے جنکی تعداد تبلا دیجاتی ہے اگرچہ نتیجہ ان دونون کارروائیون کا ایک ہی ہے ۔ مگر یہہ فرق لیا ہے کہ جسکے بموجب ہمیشہ عمل ہوتا ہے اور اسی اصول پر کارروائی ہوا کرتی ہے (بیڑہ کے تفصیلی خرچ کے لئے فنانس کو معائنہ کیجئے) جہازرانون اور اونکے سپاہیون کی تعداد

بموجب تخمینہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کی اوورسیز سالگذشتہ کی حسب تفصیل ذیل ہے۔

حلقہ جہازات معین ہندوستان کے فوجی جہاز شامل ہین۔	سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء
	پونڈ	پونڈ
افسر اور جہاز ران	۴۴۷۳۴	۴۶۰۳۱
خلاصی (اور اون لوگون کے جو زیر تعلیم ہین)	۷۱۴۰۹	۸۴۴۱
جہازی سپاہ جو سمندر مین یا کنارہ پر رہتے ہین	۱۳۸۷۹	۱۴۳۷۹
برائے نگہبانی ساحل	۴۲۰۰	۴۲۰۰
افسران برائے خدمات متفرقہ	۱۰۳۸	۱۰۴۹
میزان کل فرمان	۷۱۰۰۰	۷۴۱۰۰

بیڑہ کے ۴۶۰۳۱ جہاز رانون مین ۱۴ نشانچی اور ۲۷۱۴ کمشن یافتہ افسر جو لڑائی پر تھے شامل ہین۔ بیڑہ جہازات تباہی کے ریزرو ۲۳۵۰۱ آدمیون کے واسطے اور نیز ۳۰۱۰ جہاز رانون اور فوج بحری کے پنشن حقدارون ریزرو کیلئے بھی منظوری دی گئی تھی جن مین ۹۴ افسر تنخواہ دار بھی شامل ہین۔ کل فوج کی تعداد جنکا ووٹ ہوا تھا ۷۰۰۱۰ تھی۔

جو جہاز کہ سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۸۹۲ء مین جنگی خدمات پر مامور تھے اون کی

تعداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

قسم جہاز	جنگی خدمت پر		کمی بیشی یکم نومبر سنہ ۱۸۹۲ء	
	یکم نومبر سنہ ۱۸۹۲ء	یکم نومبر سنہ ۱۸۹۱ء	بیشی	کمی
جہازات دخانی				
جہازات غلاف دار آہنی (آرمرڈ)				
جنگی جہاز درجہ اوّل	۹	۱۷	۰	۸
" " دوم	۸	۱۰	۰	۲
" " سوم	۸	۱۰	۷	۰
جہازات حفاظت ساحل	۴	۱	۳	۰
گن بوٹ (جہاز محافظ) درجہ اوّل	۱۱	۱۰	۱	۰
سیران	۴۰	۳۹	۱۱	۱۰
جہازات غلاف آہنی				
گن بوٹ درجہ دوم و سوم	۴۵	۴۵	۰	۰
تارپیڈو رام (جہاز تباہ کرنیکا ایک آلہ)	۱	۱	۰	۰
اسلوپ (ایک مستول کا جنگی جہاز)	۱۳	۱۲	۱	۰
جہازات توپخانہ	۴	۵	۰	۱
کشتیان دوایک توپ کی	۵۱	۵۰	۱	۰
جہازات خدمت خاص	۱۶	۱۶	۰	۰
جہازات ڈاک	۲	۲	۰	۰
فوجی جہاز اور فوجی گودام کے جہاز	۷	۷	۰	۰

ہندوستانی فوجی جہاز	۴	۴	۰	۰
رایل یاٹ (شاہی سیر کی کشتیاں)	۴	۴	۰	۰
پیمایش والے جہاز	۷	۷	۰	۰
تارپیڈو بوٹ (جہاز تباہ کرنیکی کشتیاں	۱۱	۱۱	۰	۰
دیگر جہازات	۱۲	۱۲	۰	۰
میزان	۱۷۷	۱۷۶	۲	۱
جہازات بادبانی				
قواعد آموزی بِرگ (دو مستول کے جہاز)	۶	۶	۰	۰
متفرق جہاز	۲	۲	۰	۰
محافظت ساحل کی چھوٹی کشتیاں	۱۸	۱۸	۰	۰
میزان	۲۶	۲۶	۰	۰
متفرقہ جہاز				
جہازات سپہسالار و مخزن دخان وگودام	۱۴	۱۵	۰	۱
جہازات قواعد آموزی	۲۱	۲۱	۰	۰
میزان	۳۵	۳۶	۰	۱
میزان مامور بخدمت	۲۷۸	۲۷۷	۱۳	۱۲

نقشۂ ذیل سے سرکاری نقشجات کے بموجب برٹش بیڑہ جہازات کے جہازوں کی وہ

تعداد معلوم ہوگی جو سنہ ۱۸۹۹ء میں تھی اور نیز وہ مقدار کہ جو سنہ ۱۸۹۴ء تک ہو جانا تجویز ہوئی ہے۔

قسم جہاز	کارآمد جہاز جو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو سمندر میں تھے			تعداد جہازات جنکا ہونا سنہ ۱۸۹۴ء تک تجویز کیا گیا تھا	
	تعداد	وہ وزن جو جہاز میں جا سکتا ہے	لاگت	تعداد	وہ وزن جو جہاز میں جا سکتا ہے
آہنی غلاف دار جنگی جہاز درجہ اول	۱۷	۱۶۵۳۳۰	۱۰۱۶۲۹۰۵	۱۲۰	۳۲۳۹۵۰
" " دوم	۱۵	۹۷۰۱۰	۴۴۹۹۲۱۳	۱۷	۱۰۵۰۱۰
" " سوم	۶	۵۵۶۶۰	۲۴۹۶۳۵۸	۶	۵۵۶۶۰
جہازات برائے محافظت ساحل	۱۲	۳۷۲۳۰	۱۵۹۶۷۷۵	۱۲	۳۷۲۳۰
کروزر (جہازات محافظ) درجہ اول	۱۲	۷۶۶۵۰	۴۰۷۴۴۲۵	۱۲	۷۶۶۵۰
" " " دوم	۰	۰	۰	۰	۰
" " " سوم	۰	۰	۰	۰	۰
غلہ نیز آہنی غلاف دار پراٹکٹڈ (ڈبال دار)	۶۲	۴۳۱۸۸۰	۲۲۸۲۹۲۵۶	۷۷	۶۱۸۵۰۰
کروزر (جہازات محافظ) درجہ اول	۰	۰	۰	۱۱	۸۴۱۵۰
" " " دوم	۱۰	۳۹۰۰۰	۱۹۰۴۷۵۷	۵۱	۱۲۹۶۲۵
" " " سوم	۱۸	۳۶۰۰۰	۱۹۷۵۴۸۹	۲۲	۲۵۶۸۸۰
دیگر اقسام	۰	۰	۰	۰	۰
تار پیڈو کے گودام کے جہاز	۰	۰	۰	۱	۶۶۲۰
تار پیڈو بوٹ	۱	۲۶۴۰	۲۲۶۳۰۵	۱	۲۶۴۰

میزان جہازات ڈہالدار	۲۹	۷۸۵۴۰	۴۱۰۶۵۵۱	۸۸	۳۰۹۹۱۵
جہازات غیر ڈہال دار					
کروزر (جہازات محافظ) درجہ دوم	۴۱۰	۴۰۴۷۰	۲۰۴۹۶۴۴	۱۰	۴۰۴۷۰
کارویٹ (خبر رسان جنگی جہاز)	۱	۱۹۷۰	۸۶۸۹۹	۱	۱۹۷۰
اسلوپ (ایک ہستول کا جنگی جہاز)	۱۷	۱۷۸۷۰	۶۶۰۳۹۱	۱۹	۲۰۲۱۰
جہازات توپخانہ	۸	۶۳۰۲	۳۳۱۲۰۰	۸	۶۳۰۲
تارپیڈو کروزر	۱۰	۱۷۳۲۰	۸۸۴۸۵۹	۱۰	۱۷۳۲۰
تارپیڈو کی کشتیان توپخانہ کی	۴	۲۱۲۵	۱۵۱۸۲۲	۳۱	۲۱۹۷۰
توپخانہ کی کشتیان	۶۲	۲۴۳۲۶	۱۲۱۲۴۱۳	۷۱	۳۱۵۷۱
تارپیڈو کی کشتیان درجہ اوّل	۸۰	۴۱۷۸	۱۰۹۲۰۹۳	۸۶	۴۵۳۸
" " " دوم	۵۱	۶۱۲	۱۰۹۹۷۳	۶۱	۷۳۲
جہازات ڈاک	۲	۳۳۵۰	۱۶۷۱۰۰	۲	۳۳۵۰
تارپیڈو کے گودام کے جہاز	۱	۶۴۰۰	۱۲۶۵۱۰	۱	۶۴۰۰
خدمت خاص کے جہاز	۱۴	۹۴۱۹	۴۰۲۰۶۱	۱۴	۹۴۱۹
متفرق	۲۲	۳۴۳۸۲	۱۰۴۳۸۶۲	۲۲	۳۴۳۸۲
میزان جہازات غیر ڈہالدار	۲۸۲	۱۶۸۷۲۴	۸۶۹۹۹۱۲	۳۳۶	۱۹۸۶۳۴
میزان	۳۷۳	۶۷۹۱۴۴	۲۵۶۳۵۷۱۹	۵۰۱	۱۱۲۷۰۴۹

جہازوں کی زیارتی کا خرچ ۲۲۶۶۹۰۰۰ پونڈ تجویز ہوا ہے اور عمارات جہازی کی

تیاری مین ۰۰۰ ۱۵۴۶ پونڈ اور خرچ ہوگا۔ ان سب جازون کو کارآمد سمجھنا چاہئے جو سمندر مین ہین بجز اونکے جو بن رہے ہین یا فہرست جہازات سے بوجہ ناکارہ ہونیکے خارج سنہ ۱۸۹۴ء سے پہلے نکالڈالے جائین گے۔

کنارڈ کمپنی پی اینڈ او کمپنی انمان اور وہائٹ اسٹار لائنز وکینیڈین پیسفک ریلوی کمپنی کے ۲۶ جہاز بھی دفتر بحری کے متعلق ہین۔ اور ضرورت کے وقت تجارتی ملکی جہاز تصور کئے جاتے ہین۔

سنہ ۱۸۹۲ء مین جہازات ذیل غیر ملکون مین کام پر تھے۔

بحر روم اور بحر قلزم مین	۲۸	اسٹریلیا مین	۱۲
پینیل کی لجب ی فوج	۸	جنوبی مشرقی ساحل امریکا مین	۴
امریکا شمالی اور مغربی ہند مین	۱۲	مامور بکار خاص	۱۰
ہندوستان مین	۱۰	پیمایش کے کام پہ	۷
چین مین	۱۰	فوجی تعلیم مین	۴
راس امید اور مغربی افریقہ مین	۱۴		
بحر الکاہل مین	۸	میزان جہازات مامور بمقامات غیر	۱۳۰

ذیل مین آہنی غلاف کے جہازونکی فہرست لکھی جاتی ہے اسمین میگدالا اور ایمینیا جہاز جنوبی مین ہین اور سمر برس جو ملبورن مین ہے شامل نہین ہین۔ ولبورن ہنگامہ گنگ مین ہے اور اسکارپین وائپر اور وکیسن برسوا مین تقسیم ہین۔ یہان صرف بڑی بڑی توپونکی تعداد دیجاتی ہے جن غلاف جہازون پر ہے ایسا نشان (ا) ہے وہ اوسوقت تک ناکارہ ہین جبتک کہ اونکی مرمت نکیجاے انشان وہ غلاف دار جہاز سمجھنا چاہئین جو سمندر مین اندر جاتی ہین اور ب نشان وہ جہاز جو ساحل کی حفاظت کیلئے ہین اور ج سے محافظ غلاف دار جہاز

خلاف وار جہاز کے نام		کس سن میں بنا	کتنے گودر مان کی طاقت سے	قوتیں: قسم اور تعداد	نمبر	کس سن میں بنا	کسمد ٹن وزن جہاز جس کو سکتی ہے	رفتار فی گھنٹہ میلوں میں
جہاز ات شرٹ (بیچ دار)								
(بیسیرج آرچن نگھائی جاتی ہیں)								
۱ انفلیکسیبل	آہن	۱۸۷۶ء	۱۰ ٹن	۲	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۸۷۶ء	۱۰ ٹن	۳ ۶ ۳
۱ ٹرسٹی ٹائٹ	"	۱۸۷۵ء	۵ ۳ ٹن	"	۱۱ " ۱۳ "	"	۱۰ ۲۰ "	۱۳ ۶ ۲
۱ ٹوریڈ اسٹیشن	"	۱۸۷۱ء	۶ ۵ ٹن	"	۱۰ " ۱۳ "	"	۹ ۳ ۳۰ "	۱۳ ۶ ۰
شنڈر	"	۱۸۷۲ء	۶ ۲ ۰ "	" ۳ ۵ اور ۳ ۵ ٹن کے	" " "	"	۹ ۳ ۳۰ "	۱۳ ۶ ۰
۱ کالیس	فولاد	۱۸۷۲ء	۶ ۲ ۰ "	"	۱۳ سے ۱۶ تک	"	۹ ۱ ۰ "	۱۵ ۶ ۳
۱ اڈمیرا	"	۱۸۷۲ء	۷۵ ۰ "	۲ ۲۲ ٹن کے ۵ ۵ ٹن کے	سامنے کا برج فولادی	"	۹ ۱ ۰ "	۱۵ ۶ ۲
۱ سائنس پیریل	"	۱۸۷۷ء	۱۲ ۰۰۰ "	۲ ۱۱۱ ٹن کے ۱ ۶۹ ٹن کے	۱۹	۱۸۷۷ء	۱۰ ۲۰ "	۱۶ ۶ ۲
۱ وکٹوریا	"	۱۸۷۷ء		۱۲ ۵ ٹن کے	۱۹	۱۸۷۷ء		۱۷ ۶ ۲
۱ ٹائٹ انگلر	"	۱۸۷۷ء	۱۲ ۰۰ "	۲ ۶۷ ٹن کے ۸ ۲۰ ٹن کے	۲۰	۱۸۷۷ء	۱۱ ۹ ۳۰ "	۱۶ ۶ ۵
۱ ٹائل	"	۱۸۷۹ء			۲۰	۱۸۷۹ء		۱۶ ۶ ۵
۱ اگامیمنن	آہن	۱۸۷۹ء	۶ ۳ ۶ "	۲ ۳۸ ٹن کے ۲ ۳۰ ٹن کے	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۸۸۰ء	۹ ۵ ۱ "	۱۳ ۶ ۰
۱ اچیلیس	"	۱۸۸۰ء	۶ ۳ ۲ "				۹ ۵ ۱ "	۱۳ ۶ ۰
۱ کنکارر	فولاد	۱۸۸۰ء	۶ ۰۰۰ "	۱ ۴۲ ٹن کے ۲ ۳½ ٹن کے	۱۱ سے ۱۲ تک	۱۸۸۰ء	۶ ۲ ۰۰ "	۱۵ ۶ ۵
۱ ہیرو	"	۱۸۸۰ء			نیچ فولادی			
۱ رڈوبٹ	آہن	۱۸۷۳ء	۳ ۶ ۳ "	۲ ۱۶ ٹن کے ۲ ۳½ ٹن کے	۹ سے ۱۲ تک	۱۸۷۳ء	۵ ۳ ۳۰ "	۱۳ ۶ ۲
۱ پائلیسر	"	۱۸۷۰ء	۳ ۰ ۶ "	۲ ۲۵ ٹن کے ۲ ۳½ ٹن کے	۸ " ۱۱ "	۱۸۷۰ء	۴ ۰ ۱۰ "	۱۳ ۶ ۲
۱ ٹریسیشن	آہن چوب	۱۸۷۳ء	۹ ۰۰ "	۲ ۳۵ ٹن کے ۲ ۱۲ ٹن کے	۹ " ۱۲ "	۱۸۷۳ء	۹ ۳ ۱۰ "	۱۳ ۶ ۲
۱ ہائرک	آہن	۱۸۶۰ء	۷ ۸ ۶ "	۲ ۳۵ ٹن کے ۲ ۱۲ ٹن کے	۶ " ۱۲ "	۱۸۶۰ء	۸ ۳ ۲۰ "	۱۳ ۶ ۹
ب ۱ گلیٹیا	"	۱۸۷۱ء	۲ ۸ ۶ "	۲ ۲۵ ٹن کے	۱۰ " ۱۲ "	۱۸۷۱ء	۶ ۹ ۱۰ "	۱۳ ۰ ۱
ب ۱ سائکلیس	"	۱۸۷۱ء	۱۲ ۶ "		۶ " ۹ "	۱۸۷۱ء	۳ ۴ ۸۰ "	۱۰ ۶ ۷
ب ۱ گائرس	"	۱۸۷۱ء	۱۶ ۴۰ "		۶ " ۹ "	۱۸۷۱ء	۳ ۲ ۸۰ "	۱۰ ۶ ۰
ب ۱ بیگیٹ	"	۱۸۷۱ء	۱۶ ۴۰ "	۳ ۱۸ ٹن کے	۶ " ۹ "	۱۸۷۱ء	۳ ۲ ۸۰ "	۱۰ ۶ ۶
ب ۱ ہائڈرا	"	۱۸۷۱ء	۱۷ ۵۰ "		۶ " ۹ "	۱۸۷۱ء	۳ ۲ ۸۰ "	۱۰ ۶ ۹
ب ۱ چیفٹین الیرٹ	"	۱۸۶۳ء	۱۳ ۰۰ "	۲ ۱۲ ٹن کے	۲½	۱۸۶۳ء	۳ ۹ ۶۰ "	۱۱ ۶ ۳
ب ۱ ڈیلنگ ریپین	"	۱۸۶۳ء	۲۱ ۳۰ "	۲ ۱۲ ٹن کے	۲½	۱۸۶۳ء	۲ ۵۰ "	۱۰ ۶ ۵
ب ۱ ٹریورن	"	۱۸۶۳ء	۱۲ ۵۰ "	۲ ۱۲ ٹن کے	۲½	۱۸۶۳ء	۲ ۵۰ "	۱۰ ۶ ۱

ب	بوکس	آہن	۱۹۰۵ء	½	۲ ½ انچ کے	۲۲ پونڈ گولہ کے	۸۵۹
ب	۱۱ انچ	″	۱۹۰۵ء	½	″ ″	″	۹۵۶
	برطانوی سمندری جہازات						
ا	ایجنکورٹ	آہن	۱۹۰۵ء	۶	۱ ۱۳ انچ کے	۴ ۱۲ انچ کے ″	۱۳۶۲
ا	بیٹل پرنس	″	۱۹۰۱ء	½	۴ ۱۲ انچ کے	۲۲ ″ ″	۱۳۶۶
ا	ایلپس	″	۱۹۰۳ء	½	۴ ۱۲ انچ کے	۲ ½ ۶ انچ کے ″	۱۳۷۲
ا	سمندر	″	۱۹۰۲ء	½	۱۴ ۱۲ ″		۱۳۶۳
ا	اگن کورٹ	″	۱۹۰۵ء	½	۱۴ ۱۲ ″		۱۳۶۸
ا	نارتھمبرلینڈ	″	۱۹۰۰ء	½	۷ ۱۲ ″	۲۰ ″	۱۳۶۱
	مسلح کروزر						
ب	ایڈورڈ	فولاد و چوب	۱۹۰۳ء	۱۰	۴ ۲۲ پونڈ کے	۶ ۳ ½ ٹن کے	۱۶۶۷
ب	ویسپاشیا	″	۱۹۰۳ء	″	۴ ۲۲ ″	۶ ½ ″	۱۶۶۷
ب	ٹمس	آہن و چوب	۱۹۰۷ء	۶ سے ۹	۴ ۱۰ پونڈ کے	۱۲ ٹن کے	۱۳۶۲
ب	نارتھمپٹن	″	۱۹۰۷ء	۶ سے ۹			۱۲۶۳
ب	شینن	″	۱۹۰۵ء	۶ سے ۹	۲ ۱۰ ٹن کے	۷ ۱۲ ٹن کے	۱۲۶۳
	آسٹریلیا	فولاد	۱۹۰۷ء				۱۹۶۵
	گلاتیا	″	۱۹۰۷ء				۱۹۶۵
	ہرمیس	″	۱۹۰۷ء				۱۹۶۵
	آرلینگٹن	″	۱۹۰۷ء	۱۰	۲ ۲۲ پونڈ کے	۱۰ ٹن کے	۱۹۶۵
	انڈیفٹیگیبل	″	۱۹۰۸ء				۱۹۶۵
	یارمتھ	″	۱۹۰۸ء				۱۹۶۵
	آرڈرا	″	۱۹۰۸ء				۱۹۶۵
	ہمپشائر						
	ڈریڈنوٹ	فولاد	۱۹۱۰ء	۳ ذخولاد	تیز فیر کرنے والی اور مکمل آرمر بیلٹ		۱۷۶۸

برٹش بیڑہ میں جو سب سے نئی وضع آہنی خلاف کے جہازوں کی جاری ہوئی ہے وہ رائل سادرین کی ہے۔ یہ جہاز ۱۲۱۵۰ ٹن پانی پر بیٹھتا ہے اور اوس میں ۲۰۰۰۰ گھوڑے کی طاقت ہے۔ ۱۷۶۵ میل فی گھنٹہ رفتار ہے۔ اور ۹۰۰ ٹن کوئلہ اوس میں

ہوتا ہے ۔ اور اوس مین سوائے چھوٹے ہتھیارونکے ۴ ۶۷ ٹن کی اور ۱۰ ۴ انچہ والی تیز فیر کی توپین ہوتی ہین اوسکا خول ۱۴ انچہ سے ۱۹ انچہ تک موٹا ہے اس قسم مین سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ وہ بڑا تیز رفتار ہے اور کوئلہ بہت لیجاتا ہے اور پانی کے سطح سے خوب اونچی اور بڑی بڑی توپین اوسپر ہوتی ہین ۔ اوس کی بڑی بھاری حفاظت کی گئی ہے ۔ اور پانی کے لائن کیطرف اس مین ایک خاص طرح کے زرہ کا بڑا تختہ لگا ہے اور تیز فیر والی توپین اوسکی نہایت طاقتدار ہین اور ایک خاص طرح پر اونکی حفاظت کا سامان کیا گیا ہے اور اوس مین سمندر کے رہنے کی قابلیت ایک عجیب و غریب طرح کی ہے رائل ساورین کی برابر کسی کے بیڑہ جہازی مین اس شان و شوکت کا غلاف دار جہاز نہین ہے جو سمندر کے اندر جاتا ہو ۔ اسی ساتھہ کے سات اور جہاز بھی جن مین سے ایک ٹرٹ جہاز بھی ہے بنکر تیار ہو چکے ہین

ٹرافلگر اور نائل بھی اسی نمونے کے جہاز ہین مگر اوس سے کم طاقتدار ہین ۔ اصل مین یہہ جہاز الفنیگنز ہین اور ویدناٹ پورانے جہازون کی وضع سے بنائے گئے ہین اور اون مین بہت کچھہ ترقی کی گئی ہے

بارفلیر اور سینچوریں اور نیز اورتین آہنی غلاف کے جہازونکی بنا اس بات کی علامت ہے کہ آجکل کا یہہ خیال ہو چلا ہے کہ بڑے بڑے آہنی جہازون کی وضع پر چھوٹے چھوٹے جہاز بنائے جائین جن مین تھوڑا

تھوڑا خرچ ہو۔ ان کی حفاظت اور جلد فیر کرنے کی طاقت رائل ساورین کی قسم کے جہازون سے بھی زیادہ ہے اور اونکے رفتار بھی اون سے کم نہین ہے البتہ اونکے بھاری ہتھیار اوس قدر زور آور نہین ہین لیکن تو بھی ایسے ہین کہ کوئی غلاف دار جہاز اونکے سامنے ٹھہر نہین سکتا اور اون کا غلاف کم موٹا ہے یہہ بہت کچھہ اون فرانسیسی غلاف کے جہازون کے مشابہہ ہین جو ابھی وہان تیار ہوئے ہین۔ مگر تیزی مین اون سے زیادہ ہین۔

رائل آرتھر اوّل درجے کا کروزر ہے جسکی وضع سب سے جدا مین ایجاد ہوئی ہے اور سمندر مین ۱۸۹۱ء مین چھوڑا گیا ہے۔ یہہ جہاز ۷۷۰۰ ٹن اور اوس مین ۱۲۰۰۰ گھوڑون کی طاقت ہے اور فی گھنٹہ ۲۲ میل چلتا ہے اس درجہ کے نو جہاز ہین جو ۷۷۰۰ سے ۷۳۵۰ ٹن تک کے ہین اور اون پہ بھاری ہتھیار رہتے ہین اور کوئلہ بکثرت سماتا ہے۔ ان مین سے بہت سے تو تیار ہو چکے ہین۔ گرافٹن اور تھیسس ۱۸۹۲ء مین سمندر مین ڈال ہی دیے گئے

درجۂ دوم کے جدید کروزر وہ ہین جو بڑی عمدگی کے ساتھہ میڈیسن کی طرح بنائے گئے ہین۔ ۳۴۰۰ سے ۳۵۰۰ ٹن وزنی اور ۹۰۰۰ گھوڑے کے طاقت دار ہین۔ رفتار فی گھنٹہ ۲۰ میل ہے۔ اس قسم کے ۱۹ جہاز ہین کئی ایک تیار ہی ہو چکے ہین اور اپنی تخمینہ کی ہوئی رفتار پہ چلتے ہین۔ اور اسی طرح سے اول درجہ کے بھی اپنے تخمینہ کی رفتار کے موافق نکلے ہین۔ ان دونون

درجہ کے جہازون مین فولادی غلاف ہین - برٹش بیڑہ کا نہایت تیز رفتار جہاز بلنہم ہے جو سنہ ۱۸۹۹ء مین سمندر مین چھوڑا گیا تہا - اور ایک عرصے کی کوششون کے بعد اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء مین اپنی نہایت تیزی رفتار ۲۱٫۶ میل فی گھنٹہ کو پہونچگیا ہے اسپر ۲ بی ایل توپین ۹ انچہ والی ہین - اور اسکے علاوہ اور بہی چہوٹے چہوٹے ہتہیار ہین -

تارپیڈو کی کشتیون مین سے جو حال مین ایجاد ہوئی ہین سب سے اچہی آٹہ کشتیان ہین جو سنہ ۱۸۸۷ - ۸۹ء کے درمیان ۲۰ سے ۲۳ میل فی گھنٹہ رفتار کے بنائے گئے ہین - سنہ ۱۸۹۲ء مین دس نئے نمونے کے اس سے بہی اچہی کشتیون کے بنے کا جو ۲۳٫۵ میل فی گھنٹہ چلین حکم ہوا ہے - اسکے علاوہ اور بڑی کشتیان بننے والی ہین جو ۲۷ میل فی گھنٹہ چلین گی - اگر یہ بنجائین گی تو تمام روے زمین کی اس قسم کی کشتیون مین سب سے اچہی ہونگی - انگلنڈ مین تارپیڈو کے توپخانہ کی کشتیون کے اور نیز تارپیڈو کے پکڑنے والی کشتیون کی وضع پر بہت توجہہ کی گئی ہے - اور اس بات کا خیال نہین کیا گیا ہے کہ اول درجہ کی تارپیڈو کشتیان بنائی جائین - ان مین سے پہلی قسم کی کشتیان جدید نمونہ کی ۱۲ ہین جو ۷۷۰ سے ۱۰۷۰ ٹن تک اور ۱۹ سے ۲۰ میل رفتار تک کی ہین -

سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین یہہ جہازات قریب الختم تہے ۱ اول درجہ کا

غلاف دار جنگی جہاز ۴ اوّل درجہ کے اور ۱۱ دوم درجہ کے پر اٹکلنڈ (ولیار) کروزر اور ۷ اول درجہ کی تارپیڈو کی کشتیان توپخانہ کی۔ اور ان کے بنانے کے واسطے روپیہ دیدیا گیا تھا۔ ۷ اول درجہ کی اور ۲ دوم درجہ کی غلاف دار جنگی جہاز ۲ اوّل درجہ کے اور ۹ دوم درجہ کے پر اٹکلنڈ کروزر اور ۵ اول درجہ کی تارپیڈو کی کشتیان توپ خانہ کی۔ اور ۴ اوّل درجہ کے تارپیڈو والے توپخانہ کی کشتیان شروع ہونے والی ہین۔ امید ہے کہ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین جہازات ذیل فرسٹ ریزرو مین پاس ہوجائین۔ اوّل درجے کا غلاف دار جنگی جہاز رائل سیاورین (جسکا ذکر اوپر ہوا) ۴ اوّل درجے کے پر اٹکلنڈ کروزر بلنہم ... ۹ ٹن کا رائل آرتھر ... ۷۷ ٹن کا اڈگرا ور ہا کی ۷۳۵۰ ٹن کی ۱۱ درجۂ دوم کی پر اٹکلنڈ کروزر اپر اٹکلنڈ تارپیڈو کی کشتی گرودام کی اور ۴ اول درجہ کے پر اٹکلنڈ تارپیڈو کشتیان۔

سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء کے تخمینہ کی رو سے کارآمد اور غیر کارآمد جہازون کا کل خرچہ جو اب بیڑہ مین موجود ہین ۵۱۸۴۹۸۷۲ پونڈ تھا اور اتفاقیہ اخراجات کے لئے ۷۰۸۷۶۳۸ پونڈ تھے۔ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء تک اون جہازون کا خرچ جو ابھی تمام نہین ہوئے ہین ۹۹۵۰۱۱۳ پونڈ ہوچکا تھا اور جو روپیہ اون کے بنانے کے واسطے اوس تاریخ تک پیشگی دیدیا گیا تھا ۵۸۵۶۴۲۷ پونڈ تھا۔

جو جہازات سنہ ۱۸۹۲ء مین جنگی خدمات پر رہے وہ حسب ذیل تھے

سرخ بیڑہ اور محافظ دستون مین یہہ جہاز تھے۔ ۲ اول درجے کے اور ۲

دوم درجہ کے اور ۶ سوم درجہ کے جنگی جہاز ۳ اول درجہ کے ۱۰ دوم درجہ کے اور ۴ سوم درجہ کے کروزر۔ ۹ اول درجہ کے توپ خانہ کی کشتیان ۱ اول درجہ کا توپ خانے کا جہاز ۴ جہاز ساحل کی حفاظت کے ۲ خاص خدمت کے اور ۶ تارپیڈو کی کشتیان۔ نیلے دستون مین یہہ جہاز تھے۔ ۲ اوّل درجہ کے ۱ دوم درجہ کا ۱ سوم درجہ کا جنگی جہاز ۱ اوّل درجہ کا اور ۴ دوم درجہ کے اور ۲ سوم درجہ کے کروزر ۲ حفاظت ساحل کے ۳ اوّل درجہ کے توپ خانے کی کشتیان۔ تارپیڈو کے گودام کا جہاز ۱ خاص خدمت کا جہاز اور ۲۰ تارپیڈو کی کشتیان۔

پیداوار اور مزدوری

۱ - زراعت

سنہ ۱۹۰۶ء مین اون مالکان کی آراضی کی تعداد جنکے پاس ایک ایکڑ یا ۳۲ لیوہ زمین سے کم تھی اور جس مین دارالسلطنت کے لوگ شامل نہین ہین سرکاری نقشجات کے بموجب ۴۰۸ ۵۲ تھے۔ اور ایک ایکڑ سے زیادہ والون کی تعداد ۱۳۰۶ ۳۲ تھی جنکی میزان ۴ ۷۹۴ ۱۱۷ ہوتی ہے۔ مگر یہہ رقبہ جو سرکاری نقشہ جات مین لیا گیا ہے سلطنت متحدہ کے رقبہ سے ۵۵ لاکھ ایکڑ کم ہے۔ کیونکہ اس مین بنجر اور دارالسلطنت کی آراضی اور اون مالکان کی زمین جو ایک ایکڑ سے کم کے مالک ہین پیمایش نہین کی گئی تھی۔ معلوم ہوگا نقشۂ ذیل سے زمین کے نوعی حصے فیصدی رقبہ کل کے بموجب حسب تفصیل ذیل

	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلنڈ	اوسط
زراعتی مزروعہ اور چراگاہیں	۷۷	۶۰	۲۵	۷۲	۵۸٫۵
جنگل پہاڑی وغیرہ	۴٫۲	۳٫۵	۴٫۵	۱٫۶	۳٫۶
دریا تالاب پانی وغیرہ اور درخت ہیئے کا بن	۱۸٫۲	۳۶٫۵	۷۰٫۵	۲۶٫۴	۳۷٫۹
	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
رقبہ کل ایکڑوں میں	۳۷۵۳۷۰۰۰	۴۷۱۲۰۰۰	۱۹۰۸۵۰۰۰	۲۰۸۲۰۰۰۰	۷۷۱۴۴۰۰۰

رقبہ مزروعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

	۱۸۷۴ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
گریٹ برٹین	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ
غلہ	۹۱۳۱۴۹۰	۸۰۷۵۱۷۲	۸۰۳۳۱۳۳	۷۹۲۴۸۲۳	۷۸۰۸۰۳۱
ترکاری اور خوید وچارہ	۳۵۸۱۲۷۶	۳۲۹۹۶۴۷	۳۲۹۷۵۲۸	۳۲۹۷۵۶۹	۳۲۶۹۵۷۷
پٹ سن	۹۳۹۴	۲۳۷۵	۲۴۵۵	۱۸۰۱	۱۴۲۱
ہاپ (ایک قسم کی کڑوی بیل)	۶۵۸۰۵	۵۷۷۲۴	۵۳۹۶۱	۵۶۱۴۸	۵۶۲۵۹
بنجر جدید یا آراضی افتادہ	۶۶۰۲۰۹	۵۱۳۳۱۰	۵۰۸۱۱۹	۴۲۶۰۴۰	۴۵۷۱۶۲
کھیرہ اور اور قسم کی بچتہ گھاس	۴۳۴۰۷۴۲	۴۸۷۰۲۹۸	۴۸۰۸۸۱۹	۴۷۱۶۵۸۲	۴۷۲۸۰۲
چراگاہ ہائے مدامی	۱۳۱۷۸۴۱۲	۱۵۸۶۵۸۶۳	۱۶۰۱۷۴۹۳	۱۶۲۳۳۸۵۰	۱۶۳۵۸۱۵۰
سکاٹلنڈ					
[illegible]	۱۳۱۱۶۳۱	۱۴۲۱۳۸۹	۱۴۲۳۶۲۱	۱۴۸۸۴۰۳	۱۵۱۸۰۸۲
[illegible] وغیرہ	۶۹۱	۶۱۳۹۵۵۵	۶۵۰۸۶۳۲	۶۵۰۲۸۲۱	۶۹۲۴۷۲۳

بھیڑیں	۳۳۱۳۹۴۱	۲۵۶۳۲۰۲۰	۲۷۲۷۲۸۵۹	۲۸۷۳۲۶۵۶	۲۸۷۳۴۷۰۴
خنزیر	۲۴۲۲۸۳۲	۲۵۱۰۹۰۳	۲۷۷۳۶۰۹	۲۸۸۸۷۷۳	۲۱۳۷۸۸۵۹
آرڈلینڈ					
غلہ	۱۹۰۱۵۰۸	۱۵۳۵۱۰۲	۱۵۱۴۶۰۷	۱۱۰۹۲۷۶۳	۱۴۹۴۸۱۶
ترکاری اور خوید وچارہ	۱۳۵۳۳۶۲	۱۲۱۹۵۴۹	۱۲۱۴۳۹۶	۱۱۹۱۴۰۲	۱۱۷۴۸۶۱
ٹیٹسن	۱۰۶۸۸۶	۱۱۳۸۱۷	۹۶۸۷۱	۷ ۴۶۶۵	۷۰۶۴۲
بنجر جدید یا اراضی افتادہ	۱۲۱۸۶۷	۱۷۱۰۳	۱۵۵۳۸	۲ ۱۶۲۶	۲۶۹۳۶
کلور اور اور قسم کا بچھیہ گھاس نین	۱۲۳۷۸۲۴۴	۱۲۱۹۱۳۷۰	۱۲۳۰۴۳۶۵	۱۲۳۵۱۰۳	۱۲۳۹۵۲۶۶
جانور					
گھوڑے	۴۶۸۰۸۹	۵۱۵۱۸۰	۵۲۳۳۰۴	۵۹۲۸۱۹	۶۰۶۱۷۰
گائے بیل وغیرہ	۴۱۱۸۱۱۳	۴۰۹۳۹۴۴	۴۲۴۰۷۵۳	۴۴۴۵۰۱۱	۴۵۳۱۰۳۵
بھیڑیں	۴۴۳۷۶۱۳	۳۷۸۹۶۲۹	۴۳۲۳۰۰۵	۴۷۲۲۶۱۳	۴۸۲۷۰۲
خنزیر	۱۰۹۶۴۹۴	۱۳۸۰۵۴۸	۱۵۷۰۲۷۹	۱۳۶۷۷۱۲	۱۱۱۵۹۸۸

سنین ذیل مین بڑے بڑے غلہ اور ترکاریان حسب تعداد ذیل (ایکڑون مین) پیدا ہوئین

سال	گندم	جو	اوٹ (ایک قسم کا جو)	لوبیا	مٹر	آلو	شلغم
گرنٹ برٹن	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ
۶۱۸۷	۳۶۳۰۳۰۰	۲۲۰۷۹۹۷	۲۵۹۶۳۸۴	۵۵۹۰۴۴	۳۱۰۵۴۷	۵۲۰۴۳۰	۲۱۳۳۳۳۰
۶۱۸۸	۱۵۹۴۲۰۷	۲۰۸۵۵۶۱	۲۸۸۲۲۵۲	۳۲۹۰۵۶	۲۴۱۰۵۸	۵۹۰۱۶۰	۱۹۴۱۸۸
۶۱۸۸	۲۴۴۱۳۵۴	۲۰۲۰۴۳۰	۲۸۹۰۷۰۴	۳۲۱۲۲۰	۲۲۴۹۲۹	۵۷۹۲۲۲	۱۹۲۰۶۴۱
۶۱۸۹	۱۳۸۹۲۳۶	۲۱۱۱۱۷۸	۲۹۰۲۹۹۸	۳۵۸۴۱۳	۲۹۹۳۰۲	۵۲۹۷۷۱	۱۹۴۷۵۹۸

۱۸۹۱ء	۲۰۳۰۷۲۷	۲۱۱۲۰۹۹	۲۹۹۱۲۹	۳۵۴۷۰۴	۲۰۴۲۷۷	۵۳ ۲۷۹۴	۱۹۱۸۵۷۳۵
۱۸۹۲ء	۲۲۱۹۸۲۹	۲۰۳۳۸۱۰	۲۹۹۷۵۲۵	۳۱۱۳۱۰	۱۹۰۲۱۳	۵۲ ۵۳۶۱	۱۹۳۷۱۶۳
ایورلیسٹیٹ							
۱۸۷۶ء	۱۸۸۷۱۱	۲۱۲۲۳۰	۱۰۰۱۸۶	۹۶۴۶	۱۷۰۶۶	۱۸۲۲۳۱	۳۳۳۴۸۷
۱۸۹۰ء	۹۸۴۲۷	۱۶۱۱۹۵	۱۲۸۰۵۰۳	۵۰۸۹	۲۰۳۶	۸۰۴۵۰۸	۲۹۴۲۹۳
۱۸۸۹ء	۹۱۱۳۱	۱۸۹۵۱۳	۱۱۳۷۱۳۵	۳۸۶۲	۶۶۷	۷۸۷۱۵۲	۲۹۷۸۱۸
۱۸۹۰ء	۹۲۴۰۹	۱۸۲۲۱۹	۱۲۲۰۳۴۱	۳۷۱۲	۶۰۵	۷۸۰۸۰۱	۲۹۵۳۶۱
۱۸۹۱ء	۸۰۰۷۰	۱۰۷۶۶۶	۱۲۱۵۳۹۶	۲۱۴۲	۵۸۹	۷۵۳۳۳۲	۳۰۰۳۲۶
۱۸۹۲ء	۷۵۳۴۴	۱۰۵۶۱۲	۱۲۰۴۳۰۷	۳۹۷۳	۴۰۰	۷۳۹۹۲۲	۳۰۰۴۴۵

گریٹ برٹین اور آئرلینڈ کے بڑے بڑے اجناس کی پیداوار قبل (جو فی ایکڑ ۳۲ سیر کے ہوتا ہے) اور ٹنوں میں نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

	گریٹ برٹین				آئرلینڈ			
	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر	قبل=۳۲ سیر
گندم	۴۳۲۰۰۰۰	۴۳۵۴۰۰۰	۴۲۱۲۶۰۰۰	۵۲۵۶۱۰۰۰	۲۵۵۳۰۰۰	۲۶۸۰۰۰۰	۲۶۳۹۰۰۰	۲۴۱۵۰۰۰
جو	۷۶۴۲۸۰۰۰	۷۳۹۴۰۰۰	۷۲۱۲۹۰۰۰	۶۰۵۰۲۰۰۰	۶۰۶۳۰۰۰	۷۲۷۷۰۰۰	۶۷۶۰۰۰۰	۷۴۲۶۰۰۰
اوٹ یا جئی	۱۱۳۴۶۱۰۰۰	۱۲۰۱۸۸۰۰۰	۱۱۲۳۸۶۰۰۰	۱۴۲۹۵۰۰۰	۵۰۴۳۱۰۰۰	۵۰۹۳۷۰۰۰	۵۱۱۰۰۰۰۰	۵۴۰۸۶۰۰۰
لوبیا	۹۲۴۹۰۰۰	۱۱۹۴۷۰۰۰	۱۰۵۱۴۰۰۰	۰	۱۱۹۰۰۰	۱۲۷۰۰۰۰	۱۶۲۰۰۰	۱۸۰۰۰۰
مٹر	۵۹۰۲۰۰۰	۶۲۹۴۰۰۰	۵۷۵۱۰۰۰	۰	۱۹۰۰۰	۱۵۰۰۰	۱۹۰۰۰	۱۸۰۰۰
	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من	ٹن=۲۰ من
آلو	۳۰۵۸۰۰۰	۲۸۱۶۰۰۰	۳۰۵۳۰۰۰	۰	۲۶۲۳۰۰۰	۲۸۴۷۰۰۰	۱۸۱۰۰۰۰	۳۰۳۶۰۰۰
شلغم اور چقندر	۲۶۱۴۷۰۰۰	۲۷۷۴۰۰۰۰	۲۵۲۹۲۰۰۰	۰	۳۳۶۰۰۰۰	۱۹۰۹۰۰۰	۴۲۵۹۰۰۰	۴۳۴۹۰۰۰

سرکیدن کے

نقشۂ ذیل سے بڑے بڑے اجناس کی پیداوار فی ایکڑ معلوم ہوگی۔

	گریٹ برٹین				آئرلینڈ			
	۱۸۸۸ء	۱۸۹۴ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۸ء	۱۸۰۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	بشل	بشل	بشل	بشل	بشل	بشل	بشل	بشل
گندم	۲۸٫۰۵	۲۹٫۸۶	۳۰٫۷۴	۳۱٫۲۶	۲۹٫۸۷	۲۸٫۵۸	۳۲٫۳۴	۲۶٫۳۸
جو	۳۲٫۳۴	۳۱٫۷۸	۳۵٫۰۳	۳۴٫۱۴	۳۹٫۰۷	۳۷٫۶۰	۴۱٫۶۳	۳۴٫۶۱
اوٹ یا جئی	۳۷٫۴۴	۳۹٫۲۷	۴۱٫۴۰	۳۸٫۷۷	۴۰٫۸۷	۴۱٫۸۶	۴۴٫۵۰	۳۸٫۱۰
لوبیا	۲۸٫۶۸	۲۸٫۸۱	۳۰٫۷۵	۲۹٫۰۶۶	۳۴٫۰۵	۴۳٫۶۱	۴۳٫۵۸	۰
مٹر	۲۴٫۲۱	۲۷٫۲۸	۰	۲۸٫۴۴	۲۲٫۴۶	۰	۳۰٫۴۸	۰
آلو	۵٫۱۹ ٹن	۶٫۱۰۹ ٹن	۲۸٫۷۱ ٹن	۵٫۷۳ ٹن	۳٫۶۲ ٹن	۲٫۳۲ ٹن	۴٫۰۳ ٹن	۰ ٹن
شلغم و سرسید کا تیل	۱۲٫۶۹	۱۴٫۶۳	۵٫۳۱	۱۳٫۲۴	۱۳٫۱۲	۱۴٫۴۰	۱۴٫۴۸	۰

سنہ ۱۸۹۲ء میں پالۂ جانوروں کی تعداد سلطنت متحدہ میں حسب ذیل تھی۔

	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ	سلطنت متحدہ
گھوڑے	۱۱۶۹۱۴۶	۱۴۸۸۲۴	۲۰۰۱۰۹	۵۳۹۷۸۸	۲۰۶۷۵۴۹
گائی بیل وغیرہ	۴۹۶۸۵۹۰	۷۰۴۴۶۰	۱۲۲۱۷۲۶	۴۵۳۱۰۲۵	۱۱۰۱۹۴۱۶
بھیڑیں	۱۷۹۹۳۷۵۶	۳۱۹۷۰۰۰	۷۰۴۳۴۴۷	۴۸۲۷۰۰۳	۳۳۶۴۲۸۰۸
خنزیر	۱۸۲۸۵۴۲	۱۹۷۳۰۳	۱۱۲۰۱۵	۱۱۱۵۹۸۸	۴۲۶۵۸۹۸

جون سنہ ۱۸۹۵ء کے نقشوں سے جنکا بعد ابھی تک پھر اس قسم کے نقشے نہیں بنے ہیں مزروعہ کھیتوں کی تعداد حسب ذیل معلوم ہوتی ہے۔

کمیتوں کی مقادیر	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	میزان گریٹ برٹین	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	میزان گریٹ برٹین
	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	فیصد	فیصد	فیصد	فیصد
½ ایکڑ سے ایک ایکڑ تک	۲۱۰۶۹	۱۰۸۳	۱۳۶۰	۲۳۵۱۲	۵٫۰۸	۱۲٫۸۰	۱٫۶۹	۴٫۲۳
۱ ایکڑ سے ۵ ایکڑ تک	۱۰۳۲۲۹	۱۱۰۴۴	۲۱۴۶۳	۱۳۵۷۳۶	۲۴٫۸۸	۱۸٫۳۵	۲۶٫۵۹	۲۴٫۴۲
۵ ایکڑ سے ۲۰ ایکڑ تک	۱۰۹۲۸۵	۱۷۳۸۹	۲۲۱۳۲	۱۴۸۸۰۶	۲۶٫۳۴	۲۸٫۸۹	۲۷٫۴۲	۲۶٫۷۷
۲۰ ایکڑ سے ۵۰ ایکڑ تک	۶۱۱۴۶	۱۲۳۲۶	۱۰۶۷۷	۸۴۱۴۹	۱۴٫۷۴	۲۰٫۴۸	۱۳٫۲۳	۱۵٫۱۴
۵۰ ایکڑ سے ۱۰۰ ایکڑ تک	۴۴۸۹۳	۱۰۰۴۴	۹۷۷۸	۶۴۷۱۵	۱۰٫۸۲	۱۶٫۶۹	۱۲٫۱۱	۱۱٫۴۴
۱۰۰ ایکڑ سے ۳۰۰ ایکڑ تک	۵۹۱۸۰	۷۸۴۴	۱۲۵۴۹	۷۹۵۷۳	۱۴٫۲۶	۱۳٫۰۳	۱۰٫۶۵	۱۴٫۳۱
۳۰۰ ایکڑ سے ۵۰۰ ایکڑ تک	۱۴۵۲	۳۸۹	۲۰۳۴	۱۳۸۷۵	۲٫۶۶	۲٫۶۵	۲٫۵۲	۲٫۵۰
۵۰۰ ایکڑ سے ۱۰۰۰ ایکڑ تک	۴۱۳۱	۶۳	۶۳۲	۴۸۲۶	۰٫۹۹	۰٫۱۰	۰٫۸۸	۰٫۹۶
۱۰۰۰ سے اوپر	۵۶۵	۸	۹۰	۶۶۳	۰٫۱۳	۰٫۰۱	۰٫۱۱	۰٫۱۲
میزان	۴۱۴۹۵۰	۶۰۱۹۰	۸۰۶۱۵	۵۵۵۸۵۵	۱۰۰٫۰۰	۱۰۰٫۰۰	۱۰۰٫۰۰	۱۰۰٫۰۰

کمیتوں کی مقادیر	مزروعہ کمیتوں کی تعداد ایکڑوں میں				وسط مقدار ایک کمیت کی			
	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	گریٹ برٹین	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	گریٹ برٹین
	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ	ایکڑ
½ ایکڑ سے ایک ایکڑ تک	۹۹۸۸	۵۳۰	۶۷۷	۱۱۱۹۵	½	½	½	½
۱ ایکڑ سے ۵ ایکڑ تک	۲۸۶۵۲۶	۳۴۵۳۲	۶۸۶۱۹	۳۸۹۶۷۷	۲ ۳/۴	۳ ¼	۳ ¼	۲ ¾
۵ ایکڑ سے ۲۰ ایکڑ تک	۱۲۱۹۶۶۳	۲۰۰۱۶۹	۲۳۶۹۹۵	۱۶۵۶۸۲۷	۱۱ ¼	۱۱ ½	۱۰ ¾	۱۱
۲۰ ایکڑ سے ۵۰ ایکڑ تک	۲۰۴۲۳۷۰	۴۲۰۴۸۳	۱۶۱۶۷۵	۲۸۲۴۵۲۷	۳۳ ½	۳۴	۳۳ ¾	۳۳ ½
۵۰ ایکڑ سے ۱۰۰ ایکڑ تک	۲۹۵۳۵۰	۷۳۵۶۷۱	۷,۵۸۹۹	۴۷۸۲۵۱۰	۷۳ ¼	۷۳ ½	۷۴ ¼	۷۳ ¼

۱۰۰ سے ۳۰۰	۱۰۲۵۹۸۸	۱۲۳۲۴۷۶	۱۲۹۱۴۳	۱۲۶۵۸۴۹۶	۱۰۳ ۳/۴	۱۰۷ ۱/۴	۱۰۰ ۱/۴	۱۶۱ ۳/۴
۳۰۰ سے ۵۰۰	۴۲۲۸۶۲۲	۱۴۳۶۲۲	۷۶۸۸۲۲۵	۵۲۴۱۱۶۹	۳۷۸ ۱/۴	۳۶۹ ۱/۴	۳۷۸ ۱/۴	۳۷۷ ۳/۴
۵۰۰ سے ۱۰۰۰	۲۶۶۷۷۹۴	۳۹۷۶۳	۴۰۹۶۴۱	۳۱۴۷۲۲۸	۶۵۳	۶۴۱ ۳/۴	۶۴۸ ۱/۴	۶۵۲ ۱/۴
۱۰۰۰	۷۳۵۱۳۹	۱۰۳۷۳	۱۳۶۱۰۴	۸۸۲۶۱۰۵	۱۳۰۱ ۱/۴	۱۳۹۶ ۱/۴	۱۵۲۳ ۱/۴	۱۳۳۱ ۱/۴
میزان	۴۴۹۱۰۳۹	۲۸۱۸۵۰۴	۴۸۲۸۱۹۶	۳۲۵۵۸۲۵۳	۶۰	۶۶ ۳/۴	۶۰	۵۸ ۱/۴

ایک نقشہ سنہ ۱۸۹۰ء مین بنا تھا جس سے اون کمپنیون کی تعداد معلوم ہوتی ہے جو ۵۰ ایکڑ سے کم ہین مگر ۵۰ ایکڑ یا اس سے زیادہ کے اوس مین نہین ہین۔ اوس نقشہ سے جو سنہ ۱۸۸۹ء کی بابت ہے سنہ ۱۸۸۶ء کے نقشے کے بہت بڑے حصے سے مقابلہ ہوسکتا ہے لہذا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

کمپنیون کی مقدار	کمپنیون کی تعداد جو پچاس ایکڑ سے زائد نہین ہین				فیصدی تعداد کمپنیون کی ہر ایک مقدار مین			
	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	گریٹ برٹین	انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لینڈ	گریٹ برٹین
	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	فیصد	فیصد	فیصد	فیصد
۱/۴ ایکڑ سے ایک ایکڑ تک	۲۵۶۸۰	۱۶۷۲	۱۳۰۰	۲۸۶۵۲	۸/۳۳	۳/۷۴	۲/۳۱	۷/۰۰
۱ ایکڑ سے ۵ ایکڑ تک	۱۰۹۵۲۸	۱۲۲۹۸	۲۲۳۵۹	۱۴۴۱۸۵	۳۵/۵۲	۲۷/۶۴	۳۹/۶۶	۳۵/۲۲
۵ ایکڑ سے ۲۰ ایکڑ تک	۱۱۱۰۳۹	۱۸۲۱۱	۲۲۱۲۲	۱۵۱۳۷۲	۳۶/۰۰	۴۰/۷۸	۳۹/۲۳	۳۶/۹۷
۲۰ ایکڑ سے ۵۰ ایکڑ تک	۶۲۱۳۱	۱۲۴۸۰	۱۰۶۰۲	۸۹۲۱۳	۲۰/۱۵	۲۷/۹۴	۱۹/۸۰	۲۰/۸۱
میزان	۳۸۳۷۸	۴۴۶۶۱	۵۶۳۸۳	۴۰۹۴۲۲	۱۰۰/۰۰	۱۰۰/۰۰	۱۰۰/۰۰	۱۰۰/۰۰

نقشۂ ذیل سے سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء کے کمپنیون کی تعداد آئرلینڈ کی صوبہ وار اور کمی بیشی اونکی معلوم ہوگی

صوبہ		تعداد و مقدار ارکیتون کی								
		جو ایک ایکڑ سے زاید نہیں	ایک سے زائد مگر ۵ سے زائد نہیں	۵ سے زائد مگر ۱۰ سے زائد نہیں	۱۰ سے زائد مگر ۳۰ سے زائد نہیں	۳۰ سے زائد مگر ۵۰ سے زائد نہیں	۵۰ سے زائد مگر ۱۰۰ تک	۱۰۰ سے زائد مگر ۲۰۰ تک	۲۰۰ سے زائد مگر ۵۰۰ تک	۵۰۰ ایکڑ سے اوپر	میزان
فیلمنگر	سنہ ۱۸۹۰ء	۱۶۶۰۳	۱۷۳۷۲	۲۰۵۴۱	۲۲۲۲۳	۱۵۴۰۱	۱۳۸۸۶	۶۹۱۷	۲۰۰۳	۳۹۶	۱۲۱۱۶۲
	سنہ ۱۸۹۱ء	۱۷۶۹۶	۱۹۰۳۴	۲۵۶۸۱	۲۲۲۵۸	۱۵۲۰۲	۱۳۸۶۵	۶۸۶۷	۲۷۸۵	۴۱۵	۱۲۳۰۰۷
منسٹر	سنہ ۱۸۹۰ء	۱۳۳۶۲	۱۰۶۳۵	۱۸۹۱۳	۲۳۱۳۳	۲۱۹۲۶	۲۲۲۸۱	۹۲۶۳	۲۸۲۲	۳۰۴	۱۲۳۶۷۰
	سنہ ۱۸۹۱ء	۱۴۹۲۲	۱۲۰۷	۱۹۲۵۴	۲۴۳۶۰	۲۲۱۷۹	۲۲۰۶۸	۹۱۴۳	۲۷۶۸	۳۶۳	۱۲۶۲۶۹
لسٹر	سنہ ۱۸۹۰ء	۱۵۵۵۸	۲۰۳۰۳	۶۵۴۲۴	۰۴۲۵۲	۲۴۷۹۷	۱۴۱۱۵	۳۶۷۷	۱۰۳۰	۲۶۹	۱۹۹۴۲۵
	سنہ ۱۸۹۱ء	۱۷۰۲۶	۲۱۲۸۷	۶۴۷۶۰	۵۳۸۲۵	۲۵۰۱۳	۱۴۰۹۰	۳۶۵۴	۱۰۴۱	۴۵۹	۲۰۰۹۵۵
کنٹاٹ	سنہ ۱۸۹۰ء	۵۲۷۶	۱۲۴۶۷	۴۵۰۶۵	۳۳۵۰۷	۱۱۰۲۲	۶۲۸۹	۳۱۶۷	۱۰۱۸	۵۴۵	۱۲۰۴۴۶
	سنہ ۱۸۹۱ء	۷۹۸۴	۱۲۹۳۶	۴۶۷۶۶	۳۳۴۹۲	۱۱۵۲۶	۶۳۳۰	۳۱۴۷	۱۶۸۶	۵۳۰	۱۲۲۴۰۹
میزان کل آرلینڈ	سنہ ۱۸۹۰ء	۵۰۸۰۹	۶۰۷۶۷	۱۵۵۷۶۳	۱۳۴۲۱۵	۷۳۶۸۶	۵۶۷۵۱	۲۳۰۲۵	۸۳۷۳	۱۵۹۴	۵۶۴۸۰۳
	سنہ ۱۸۹۱ء	۵۵۶۲۸	۶۳۴۲۴	۱۶۶۶۱	۱۳۳۹۴۷	۷۳۹۲۱	۵۷۳۶۱	۲۲۸۱۱	۸۲۸۰	۱۵۶۷	۵۷۲۶۴۰
بیشی یا کمی	سنہ ۱۸۹۱ء	بیشی ۴۸۱۹	بیشی ۲۶۹۷	بیشی ۸۹۰	کمی ۲۶۸	بیشی ۲۳۵	کمی ۲۱۰	کمی ۲۱۴	کمی ۲۰۱۴	کمی ۲۷	بیشی ۳۸۳۰

سنہ ۱۸۹۶ء مین کیت والون کی تعداد ۵۴۲۲۷۷ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۵۲۶۶۷۰ تھے۔

۲ ماہی گیری

ماہی گیری کی ایک سرکاری رپورٹ سے نتایج مفصلۂ ذیل حاصل ہوئے ہین۔

	شیل مچھلی کے سوا		قیمت جسمین شیل مچھلی بھی شامل ہے۔
	وزن ٹنون مین	قیمت ملک مین آنی پر	
		پونڈ	پونڈ
انگلینڈ	۲۹۸۳۰۴	۴۴۹۱۰۱۹	۴۸۷۰۵۷۲
اسکاٹ لینڈ	۲۶۴۱۸۸	۱۷۵۳۹۸۷	۱۸۲۹۷۸۶
آئرلینڈ	۳۰۵۵۰	۲۹۵۶۴۳	۳۰۸۶۲۷
میزان	۵۹۳۰۴۶	۶۵۴۰۶۴۸	۷۰۰۸۹۸۵

ان رقمون مین سامن مچھلی کی تعداد شامل نہین ہے جو پکڑنے کے بعد اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ مین لائے گئی۔ سامن کی قیمت سنہ ۱۸۹۱ء مین جو اسکاٹ لینڈ مین آئی ۲۰۸۰۰۰ پونڈ اور جو آئرلینڈ مین آئی ۳۵۳۰۰۰ پونڈ تھی۔ جس جس قدر مقدار انگلنڈ مین آئی اوس مین سے ۲۳۳۵۳۳ ٹن (جسکی قیمت ۳۴۴۵۶۳۹ پونڈ تھی) مشرقی ساحل پر اوتری تھی۔ اون اُدمیون کی تعداد جو ماہی گیری کا کام کرتے ہین ۱۲۳۷۷۴ ہے۔ اِن مین سے ۲۷۲۳۵ اسکاچ اور ۴۲۰۵۵ انگلش مین رجسٹری شدہ کشتیون کی تعداد ۲۷۲۲۹ ہے۔ اوس مچھلی کی کل قیمت جو سلطنت متحدہ مین پکڑی گئی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین باہر کو بھیجی گئی ۱۷۰۹۸۲۹ پونڈ تھی اور جو باہر سے آئی اور پھر باہر کو گئی اوسکی قیمت ۵۳۴۳۱۲ پونڈ تھی۔ جو

مچھلی کہ ملک مین آئی اوسکی قیمت ۲۰۸۳۹۲۵۳ پونڈ تھی۔

نقشۂ ذیل سے ۱۸۸۶ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک کی اوس مچھلی کی تعداد ٹنون مین معلوم ہوگی جو سلطنت متحدہ کی بندرگاہون سے ریلون کے ذریعے سے ملک مین اندر کو آئی۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
انگلنڈ و ویلز	۲۶۲۳۴۳	۲۶۲۹۲۴	۲۶۲۰۵۰	۲۸۳۳۱۴	۲۹۴۸۸۳
اسکاٹ لینڈ	۸۶۴۹۸	۹۳۶۷	۹۱۲۷۱	۹۳۶۰۱	۹۴۰۶۲
آرلینڈ	۹۳۱۲	۷۵۳۶	۹۸۶۴	۷۸۵۳	۷۷۰۹
میزان	۳۵۹۳۵۳	۳۵۶۱۷۰	۳۸۷۱۹۳	۳۸۵۳۷۸	۳۹۶۶۵۴

۳ معدن و معدنیات

سنہ ۱۸۹۱ء اور پچھلے پانچ سال گذشتہ کی مقدار اور قیمت کوئلہ و آہن خام سلطنت متحدہ کی حسب تفصیل ذیل ہے۔

	کوئلہ		آہن خام	
	مقدار ٹنون مین	قیمت پونڈون مین	مقدار ٹنون مین	قیمت پونڈون مین
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۳۲۶۵۴۸۸۶	۴۶۴۲۹۲۱۰	۱۰۷۲۶۳۷۰	۵۶۰۹۵۰۰
سنہ ۱۸۹۲ء	۱۴۲۱۱۹۸۱۲	۳۹۰۹۲۶۳۰	۱۳۰۹۰۰۴۱	۳۲۴۳۵۳۵۵
سنہ ۱۸۹۸ء	۱۶۹۹۳۵۲۱۹	۴۲۹۷۱۲۷۶	۱۴۵۹۰۷۱۳	۳۵۰ ۱۳۱۷
سنہ ۱۸۹۹ء	۱۷۹۹۱۶۷۲۴	۵۶۱۷۰۴۲۶	۱۴۵۴۶۱۰۵	۳۰۴۸۲۶۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۱۸۱۶۱۴۲۸۸	۷۴۹۰۳۹۹۷	۱۳۷۸۰۷۶۷	۳۹۲۶۴۴۵
سنہ ۱۸۹۱ء	۱۸۵۴۷۹۱۲۶	۷۴۰۹۹۸۱۶	۱۴۷۷۷۰۹۰	۳۴۵۵۸۶۰

نقشجات ذیل سے معدنی پیداوار سلطنت متحدہ کی بابت سنہ ۱۸۹۱ء کی معلوم ہوگی۔
نقشہ اول مین معدنیات فلزی ہین۔

نام معدنیات فلزی	مقدار معدنیات تنون مین	قیمت پونڈون مین	مقدار فلزات جو نکالی جاسکتی ہین	قیمت فلزات پونڈون مین
			ٹن	
آہن خام	۱۲۷۳۰۶۹۹	۳۳۵۵۸۶۰	۴۵۲۰۳۱۲	۱۱۹۶۸۱۹
سیسہ خام	۴۳۸۵۹	۳۵۷۸۳	۳۲۲۰۵	۲۰۰۶۸۰
ٹن خام	۱۱۴۸۸	۷۳۵۲۴۰	۹۳۵۳	۸۸۱۱۳۹
مس خام	۶۶۳۶	۲۰۲۱۴	۷۲۰	۴۰۷۰۸
جستہ خام	۲۲۲۱۶	۱۱۳۴۴۵	۶۶۹۱	۲۱۲۴۹۵
باگ (کچڑ) مین کا آہن خام	۱۶۰۷۵	۸۰۳۷	۰	۰
نمک رقیق	۳۲۲	۲۳۵۵	اونس	۱ اونس
چاندی	۰	۰	۲۷۹۷۷۲	۵۲۵۳۴
طلا خام	۱۳۱۱۷	۱۲۲۰۰	۴۰۰۸	۱۳۷۰۰
گندک آہن	۱۵۴۶۳	۸۰۰۲	۰	۰
سرمہ	۱۵	۲۵۰	۰	۳۷۱
قیمت معدنیات فلزی		۶۱۲۳۸۶		
قیمت فلزات جو برٹش معادن سے پیدا ہوئے				۱۳۴۸۸۴۵۳

نقشۂ ذیل سے حالات معدنیات غیر فلزی کے معلوم ہونگے۔

	ٹن	قیمت		ٹن	قیمت
کوئلہ	۱۸۵۴۷۹۱۲۶	۷۴۰۹۵۱۶ پونڈ	جپسم	۱۵۱۷۰۸	۶۰۰۳۸ پونڈ
پتھر	۰	۷۶۹۳۷۴۳	سنگھیا خام وغیرہ	۱۱۱۴۳	۲۲۹۶۳
سلیٹ اور پتھر کے تختی	۴۱۰۵۲۹	۹۸۷۰۰	بیراٹنز	۲۶۸۷۶	۳۲۱۲۰
چکنی مٹی اور پنڈل	۳۲۲۲۰۳۵	۹۴۳۸۹۶	دیگر معدنیات	۰	۴۰۰۶۹
نمک	۲۰۴۳۵۰۱	۹۷۶۸۲۴			
روغن سیل (مچھلی کا تیل)	۲۳۶۱۱۹	۷۰۷۱۷۷	غیر فلزی معدنیات	۰	۸۶۶۲۳۶۴۶
چونیکا فاسفیٹ	۱۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	میزان پیداوار معدنیات فلزی و غیر فلزی	۰	۹۱۱۰۸۰۳۲

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۰ء کی بہ نسبت پیداوار فلزات مین ۲۵۸۶۳۲ پونڈ کی اور کل پیداوار معدنیات کی قیمت مین ۱۵۵۶۴۰۹ پونڈ کی بیشی ہوئی۔

نقشۂ ذیل سے پیداوار کوئلہ مملکت برطانیہ بابت ۱۸۹۱ء کی ضلعوار معلوم ہوگی۔

ضلع	مقدار کوئلہ ٹنون مین	ضلع	مقدار کوئلہ ٹنون مین
ڈرہم شمالی و جنوبی	۲۹۸۰۷۵۲۳	ڈربی شائر	۱۱۰۳۹۵۳۶
اسکاٹ لینڈ	۲۵۴۲۴۱۶۶	نارتھمبرلینڈ	۹۳۳۰۰۵۹
یارک شائر	۲۲۷۹۴۰۵۷	مانمتھ شائر	۷۱۵۹۱۸۷
لنکا شائر	۲۲۰۷۲۲۶۱۸	ناٹنگھم شائر	۷۲۲۱۰۴۷
گلامورگن	۲۱۷۶۱۸۰۱	چھوٹی چھوٹی کوئلہ کی کانین	۱۳۷۸۷۱۲۶
اسٹافورد شائر	۱۴۳۲۰۲۶۷	آئرلینڈ	۱۰۵۶۸۱
		میزان سلطنت متحدہ	۱۸۵۴۷۹۱۲۶

جو لوگ سنہ ۱۸۹۱ء مین معدنیات کا کام کرتے تھے اون کی کل تعداد ۶۴۸۴۵۰ ہے سنہ ۱۸۵۱ء سے معدنی کوئلہ اور لگڑی کے کوئلہ وغیرہ کی ترقی حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	مقدار ٹنون مین	قیمت پونڈون مین	سال	مقدار ٹنون مین	قیمت پونڈون مین
۱۸۵۱ء	۳۳۴۷۶۰۷	۱۲۸۰۳۴۱	۱۸۸۱ء	۱۹۸۷۰۶۳	۸۰۱۵۹۵۰
۱۸۶۱ء	۷۹۳۴۸۳۲	۳۶۵۲۱۶۴	۱۸۹۰ء	۳۰۱۴۲۸۳۹	۱۹۰۲۰۲۶۹
۱۸۷۱ء	۱۲۷۴۷۹۰۹	۶۲۴۶۱۳۳	۱۸۹۱ء	۳۱۰۸۴۱۱۶	[illegible]

کوئلہ جو سنہ ۱۸۹۱ء مین باہر کو گیا اوس مین سے ۵۰۷۵۲۴۴ ٹن قیمتی ۲۸۴۵۷۳۵ پونڈ فرانس کو۔ اور ۴۰۳۹۷ ٹن قیمتی ۱۸۵۰۸۴۹ پونڈ اٹلی کو اور ۴۱۰۹۹۵۴ ٹن قیمتی ۲۲۰۴۲۲۶ پونڈ جرمنی کو اور قریب پندرہ پندرہ لاکھ ٹن روس سویڈن ڈنمارک اسپین اور مصر کو گیا۔

بڑی بڑی بندرگاہ جنسے کوئلہ باہر کو جاتا ہے ذیل مین درج کیے جاتے ہین اور جو کوئلہ سنہ ۱۸۹۱ء مین یہان سے گیا اوسکی بھی تعداد ٹنون مین دیجاتی ہے۔

	ٹن		ٹن
کارڈف	۹۶۷۹۰۳۶	ہل	۱۱۵۶۴۶۸
نیوکاسل	۴۵۱۲۴۹۹	سوانسیا	۲۶۰۴
نارتھ مشیلڈس	۲۳۲۱۲۵۸	گرانج موتھ	۹۹۰۹۱۲
نیوپورٹ	۱۷۸۷۷۷۶	گلاسگو	۶۷۷۶۱۴
سندرلینڈ	۱۴۲۱۳۵۵	گرمسبی	۶۵۷۵۶۸
کرک کالڈی	۱۳۰۳۶۲۸	لیورپول	۵۶۶۰۹۵

نقشۂ ذیل سے سلطنت متحدہ کے قسم قسم کے لوہے اور فولاد کی پیداوار کی مقدار ٹنون میں معلوم ہوگی۔ اور معلوم ہوگا کہ کسقدر آہن خام اور بنا ہوا لوہا اور فولاد باہر سے ملک میں لایا گیا۔

سال	پگ آئرن (لوہا جو بھٹی کو ہر بار پہلے ہی گلا کر ڈھالا ہو)	بنا ہوا لوہا	سٹیل کی قسم کا فولاد	لوہے کی پٹریوں کا فولاد	درآمد آہن خام	درآمد بنا ہوا لوہا	برآمد کی ہوئی آہن
۱۸۶۶ء	۴۹۰۰۰۰۰	۰	۱۱۰۰۰۰		۱۴۰۰۰	۶۵۰۰۰	۱۶۰۰۰
۱۸۷۶ء	۶۳۰۰۰۰۰	۰	۸۰۷۰۰۰	۱۷۵۰۰۰	۱۱۷۴۰۰۰	۱۰۲۰۰۰	۱۰۵۰۰۰
۱۸۸۶ء	۷۶۷۰۰۰۰	۱۶۱۶۰۰۰	۱۵۸۰۰۰۰	۶۹۴۰۰۰	۲۸۷۶۰۰۰	۱۰۶۰۰۰	۱۷۷۰۰۰
۱۸۹۶ء	۸۲۲۱۰۰۰	۱۷۰۱۰۰۰	۲۰۶۳۰۰۰	۹۸۱۰۰۰	۳۷۶۲۰۰۰	۱۲۰۰۰۰	۱۹۹۰۰۰
۱۸۹۷ء	۸۹۹۸۰۰۰	۲۰۳۱۰۰۰	۲۰۱۲۰۰۰	۱۰۹۲۰۰۰	۳۵۶۲۰۰۰	۱۱۳۰۰۰	۲۲۷۰۰۰
۱۸۹۸ء	۸۴۲۲۰۰۰	۲۲۵۴۰۰۰	۲۱۴۰۰۰۰	۱۴۲۹۰۰۰	۴۰۲۱۰۰۰	۱۱۱۰۰۰	۲۳۱۰۰۰
۱۸۹۹ء	۷۹۰۴۰۰۰	۱۹۶۳۰۰۰	۲۰۱۵۰۰۰	۱۵۱۴۰۰۰	۴۱۷۴۲۰۰۰	۹۳۰۰۰	۲۲۳۰۰۰
۱۸۹۱ء	۷۴۰۶۰۰۰						

سلطنت متحدہ میں پگ آئرن (لوہے ہوئے لوہے) کا کل خرچ سنہ ۱۸۹۹ء میں ۷۰۵۲۴۳۳ ٹن اور سنہ ۱۸۹۹ء میں ۲۲۳۰ ۷۶۹ ٹن اور سنہ ۱۸۹۹ء میں ۴۶۸۴ ۷۲۹ ٹن ہوا۔ کچا لوہا گلانے والی بھٹیوں کی اوسط تعداد سنہ ۱۸۹۹ء میں ۴۰۵ اور سنہ ۱۸۹۶ء میں ۴۱۴ اور سنہ ۱۸۹۱ء میں ۳۷۳ تھی۔ ڈھلے ہوئے لوہے کو گلا کر کونست پذیر لوہے کی شاخیں بنانے کی بھٹیاں سنہ ۱۸۹۳ء میں ۴۶۵۱ اور سنہ ۱۸۹۶ء میں ۳۰۰۸ اور سنہ ۱۸۹۹ء

مین ۳۳۴۶ اور سنہ ۱۸۹۹ء مین ۳۰۱۵ تھین ۔

بسمر فولاد بنانے کی بھٹیان سنہ ۱۸۹۰ء مین ۷۹ سنہ ۱۸۹۶ء مین ۷۸ سنہ ۱۸۹۷ء اور سنہ ۱۸۹۸ء مین ۷۰ اور سنہ ۱۸۹۹ء مین ۹۳ اور سنہ ۱۹۰۰ء مین ۸۲ تھین ۔ اوپن ہارتھ فولاد بنانے کی بھٹیان سنہ ۱۸۹۰ء مین ۹۹ سنہ ۱۸۹۶ء مین ۱۸۷ سنہ ۱۸۹۷ء مین ۲۲۲ اور سنہ ۱۸۹۸ء مین ۲۳۰ اور سنہ ۱۸۹۹ء مین ۲۴۷ اور سنہ ۱۹۰۰ء مین ۲۵۲ تھین ۔

نقشۂ ذیل سے بڑے بڑے غیر بنائے ہوئے فلزات اور معدنیات کی تعداد ٹنون مین معلوم ہوگی جو باہر سے لائی گئین ۔

	۱۸۹۷ء	۱۸۹۸ء	۱۸۹۹ء	۱۹۰۰ء	۱۹۰۱ء
آہن خام	۳۷۶۵۷۸۸	۳۵۶۲۰۷۱	۴۰۳۱۲۶۵	۴۴۷۱۷۹۰	۳۱۸۰۵۴۳
مس خام	۱۶۹۵۱۱	۲۳۰۳۱۹	۲۵۰۵۶۷	۲۱۵۹۳۵	۲۱۲۳۲۷
سیسہ	۱۱۴۴۹۳	۱۳۱۸۸۰	۱۴۵۲۰۳	۱۵۸۶۴۹	۱۶۹۷۲۴
ٹین	۲۵۹۱۸	۲۸۰۴۹	۳۰۰۹۲	۲۷۰۳۸	۲۸۲۰۷

کچے لوہے کی درآمد مین سے ۶۲۷۸۲۸۸ ٹن لوہا جسکی قیمت ۲۱۳۰۵۶۸ پونڈ تھی اسپین سے آیا تھا ۔

۴ ۔ مزدوری بافت

روئی کی مقدار جو سلطنت متحدہ مین لائی گئی حسب تفصیل ذیل ہے ۔

سنہ ۱۸۱۵ء مین	۹۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۶ء مین	۱۳۹۰۹۳۹۰۰۰ پونڈ
سنہ ۱۸۲۰ء مین	۱۹۲۰۰۰۰۰۰	سنہ ۱۸۹۷ء مین	۱۳۳۸۳۰۶۰۰۰
سنہ ۱۸۳۰ء مین	۲۶۴۰۰۰۰۰۰	سنہ ۱۸۹۸ء مین	۱۶۲۸۶۶۴۵۷۶
سنہ ۱۸۴۰ء مین	۵۹۲۰۰۰۰۰۰	سنہ ۱۸۹۹ء مین	۱۷۹۳۴۹۵۲۰۰
سنہ ۱۸۵۰ء مین	۶۶۳۵۷۷۰۰۰	سنہ ۱۹۰۱ء مین	۱۹۹۴۸۶۵۳۱۲

نقشۂ ذیل سے پانچ سال گذشتہ کی کل درآمد و برآمد اور روئی کا خرچ سلطنت متحدہ میں معلوم ہوگا۔

	درآمد روئی	برآمد روئی	سلطنت متحدہ کا خرچ
	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۷ء	۱۷۹۱۴۳۷۳۱۲	۲۹۲۶۱۵۰۰۰۸	۱۴۹۸۸۲۲۳۰۴
۱۸۸۸ء	۱۷۳۱۷۵۵۰۸۸	۲۷۴۸۳۹۱۵۴	۱۴۵۶۹۱۵۹۳۶
۱۸۸۹ء	۱۹۳۷۴۶۲۲۴۰	۲۷۷۶۰۲۳۰۴	۱۶۵۹۸۵۹۹۳۶
۱۸۹۰ء	۱۷۹۳۴۹۵۲۰۰	۲۱۴۶۴۱۸۴۰	۱۵۷۸۸۵۳۳۶۰
۱۸۹۱ء	۱۹۹۴۸۸۵۳۱۲	۱۸۲۰۰۸۰۶۴	۱۸۱۲۸۷۷۲۸۴

نقشۂ ذیل سے بیئر بیئر کے بچے اور الپکے کے (جو اونٹ کی قسم کا مگر چھوٹا بڑے بال والا جانور ہوتا ہے) اون کی درآمد و برآمد اور خرچ سلطنت متحدہ کا ۱۸۹۴ء کا اور نیز پانچ سال گذشتہ کا معلوم ہوگا۔

	درآمد اون	برآمد اون	سلطنت متحدہ کا خرچ
	پونڈ	پونڈ	پونڈ
سنہ ۱۸۹۴ء	۳۴۴۴۷۰۸۹۷	۱۴۴۲۹۴۶۶۳	۲۰۰۱۶۲۳۴
سنہ ۱۸۹۷ء	۵۷۷۹۲۴۶۶۱	۳۱۹۲۰۲۹۶۸	۲۵۸۷۲۱۲۹۳
سنہ ۱۸۹۹ء	۶۳۹۲۶۷۹۷۵	۳۳۹۰۷۵۲۸۳	۳۰۰۱۹۲۴۹۲
سنہ ۱۹۰۴ء	۷۰۰۹۰۳۰۵۷	۳۶۳۲۰۰۳۶۰	۳۳۷۲۵۵۶۹۷
سنہ ۱۹۰۰ء	۶۳۳۰۲۸۱۳۱	۳۴۰۷۱۲۳۰۳	۲۹۲۳۱۵۸۲۸
سنہ ۱۹۰۱ء	۷۲۰۰۱۴۰۷۰	۳۸۴۲۲۴۶۵۶	۳۳۵۷۸۹۸۱۴

اوس مقدار اون سے جو سنہ ۱۸۹۹ء مین آئی ۱۸۷۷۱۶۰۴ پونڈ اون آسٹریلیشیا آئی تھی ۔ نقشۂ ذیل سے کارخانہ ہائے پارچہ تینون صوبہ سلطنت متحدہ کی کیفیت بابت سنہ ۱۸۹۹ء کی معلوم ہوگی ۔

	تعداد کارخانہ جات بافندگی	تکلون کی تعداد	کرگھون کی تعداد جو کارخانون سے علیحدہ ہین	پنجہ جو لفست وقت کام کرتے ہین		تعداد اسپنڈل جو کارخانون مین	تعداد اسپنڈل جو علیحدہ ہین	تعداد کارکنان	کل تعداد مزدوران کے		
				مرد	عورت				مرد	عورت	کل
انگلنڈ و ویلز	۶۱۸	۵۰۲۱۱۲۱۶	۷۲۲۴۰۹	۳۵۱۱۶۶	۳۸۶۰۳	۷۲۵۱۷	۴۶۱۷۵۱	۵۰۰۱۶۵	۳۵۷۸۴۸	۵۰۰۴۰۴	۱۵۸۲۵۲
اسکاٹ لینڈ	۷۴۷	۲۴۱۳۷۳۵	۱۵۴۱	۲۹۱۵	۳۸۶۳	۱۰۵۳۲	۱۰۴۴۴۳	۳۲۹۳۹	۴۹۲۸۹	۱۰۴۲۰۵	۱۵۴۵۹۴
آئرلینڈ	۲۶۳	۱۰۱۶۱۱۱	۲۸۶۱۲	۲۴۷۷	۳۴۲۶	۵۶۴۷	۴۴۵۱۴	۱۵۷۲۴	۲۳۸۴۸	۴۷۹۴۰	۷۱۷۸۸
ممالک سلطنت متحدہ	۱۹۰۷	۶۳۶۴۱۰۶۲	۸۴۲۵۰۹	۴۰۰۵۵	۴۵۹۴۱	۱۶۹۶۸	۶۱۰۶۰۸	۲۹۸۸۷	۴۴۸۰۰۲	۶۵۰۵۴۹	۱۰۹۴۶۳

پارچہ بافی کے کارخانون کی تفصیل اس طرح پر ہے ۔ روئی کے ۲۵۳۸ اون کے ۱۷۹۳ پورانی اون سے کپڑا بنانے کے کارخانے ۱۲۵ اون کے سوت کے کارخانے ۶۹۳ (فلینکس) پٹ سن کے ۳۷۵ (ہیمپ) پہلسن کے ۱۰۵ جوٹ کے ۱۱۶ بانون کے ۴۲ ریشم و ریل کے ۲۴ ریشم کے ۶۲۳ لیس (لگوٹہ پیک) کے ۴۰۳ موزون کے ۲۵۷ (الاسٹک) تانت بنانے کے ۵۴

تکلون مین سے ۴۸۴۰۹۷۲۳ سوت کاتتے تھے ۔ اور ۵۳۲۱۳۲۹ سوت کو دوہرا کرتے یا بل دیتے تھے ۔

کل آدمیون مین سے جو کام کرتے تھے ۴۰۵۵۸ لڑکے اور ۴۵۹۱۱ لڑکیان تھین جو نصف وقت کام کرتے تھے - ۱۳ برس سے ۱۸ برس تک کی لڑکے ۸۶۹۶ اور ۱۳ برس سے اوپر کی لڑکیان ۶۱۰۶۰۸ تھین -

نقشۂ سنہ ۱۸۹۰ء کا جو نقشہ سنہ ۱۸۹۵ء سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۲۷۵ کارخانہ کم ہوگئے - مگر تکلون کی تعداد مین ۵۶۰۹۵۰ کی بیشی اور راچون کی (یا جو لاہون کے سامان کی) تعداد مین جو انجن سے چلتے ہین ۴۸۷۸۵ کی بیشی ہوگئی ہے - اور کل آدمیون کی تعداد مین بھی ۴۹۷۲۰ کی بیشی ہی - مسٹر ماس الن ایک باشندہ نیو زیلنڈ کا بیان اس تجارت کی پچھلی تاریخ کی نسبت حسب ذیل ہے -

ایک سو برس گذرے ہونگے کہ پنجی اونی اور سن کے سوت اور تھانون کی قیمت جو گریٹ برٹین مین پیدا ہوئی تھی ..... ۲۰ پونڈ تھی یا کہئے کہ اونی اسباب کی قیمت ..... ۱۷ پونڈ سن کے اسباب کی ..... ۴ پونڈ اور روئی کے سامان کی ..... ۱ پونڈ ہوا کرتی تھی - حال مین اسی سامان کی قیمت ..... ۱۷ پونڈ ہوگئی ہے یعنے روئی کے سامان کی ..... ۱ پونڈ اونی کی ..... ۵ پونڈ اور کتان کی ..... ۲ پونڈ ہے - سرمایہ جو اس کام مین لگا ہوا ہے ..... ۲۰ پونڈ ہے اور اون لوگون کی تعداد جنکی معاش اس کام پر منحصر ہے کم از کم ..... ۵ ہے علاوہ برین برٹش اور آئرلینڈ کے مصنوعات جو باہر کو جاتے ہین اون کی نصف قیمت انہین چیزون کی ساخت سے حاصل ہوتی ہے - جس قدر روئی اون وغیرہ یا ان

کام میں آئی اور اوس سے کپڑا بنایا گیا اوسکی ترقی نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی۔

اوسط مدت سے	وزن پونڈوں میں				قیمت مصنوعات برآمد پونڈوں میں			
	روئی	اون	پٹ سن	میزان	پنبہ	ادنی	پٹ سنی	میزان
۱۷۹۸ - ۱۸۰۰	۴۱۸۰۰۰۰	۱۰۹۹۰۰۰۰	۱۰۸۶۰۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰۰	۵۰۶۸	۶۴۴۶	۱۰۱۰	۱۲۹۴۴
۱۸۲۹ - ۱۸۳۱	۲۴۳۲۰۰۰۰	۱۴۹۴۰۰۰۰	۱۹۳۸۰۰۰۰	۵۸۶۴۰۰۰۰	۱۰۰۷۷	۴۹۲۷	۴۱۳۸	۲۵۱۸۲
۱۸۵۹ - ۱۸۶۱	۱۰۲۲۵۰۰۰	۲۰۶۴۰۰۰۰	۲۱۲۰۰۰۰۰	۱۹۲۹۰۰۰۰	۴۹۰۰	۱۵۰۴۱	۶۱۱۹	۰۰۶۰
۱۸۸۹ - ۱۸۹۱	۱۶۱۸۰۰۰۰	۵۶۴۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	۲۴۰۲۰۰۰۰۰	۰۲۱۱۴	۲۴۱۷۶	۴۳۷۷	۱۰۲۶۶۷

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۸۶۰ء سے انکی درآمد اور برآمد میں کیسی کمی بیشی ہوتی رہی ہے اور جنگ امریکا سے اسپر کیسا اثر ہوا ہے اور پھر رفتہ رفتہ اوسکی حالت امن چین کے زمانہ کی حالت پر آگئی ہے۔

	۱۸۶۰ء	۱۸۶۶ء	۱۸۷۷ء	۱۸۸۳ء	۱۸۸۸ء	۱۸۹۱ء
روئی	پونڈ ½ سیر	پونڈ ½ سیر	پونڈ ½ سیر	پونڈ ½ سیر	پونڈ ½ سیر	پونڈ ½ سیر
درآمد	۱۳۹۱۰۰۰۰۰	۱۳۴۹۰۰۰۰۰	۱۲۵۵۰۰۰۰۰	۱۷۳۴۰۰۰۰	۱۰۳۲۰۰۰۰۰	۱۹۹۵۰۰۰۰۰
برآمد	۴۵۰۰۰۰۰۰	۳۲۳۰۰۰۰۰	۱۶۹۰۰۰۰۰	۲۲۹۰۰۰۰	۴۶۱۰۰۰۰۰	۱۸۴۰۰۰۰۰
مقدار جو خرچ کیلئے ملک میں ہی رہے	۱۱۴۱۰۰۰۰	۱۰۰۶۰۰۰۰۰	۱۱۸۶۰۰۰۰۰	۱۴۸۵۰۰۰۰	۱۴۶۱۰۰۰۰۰	۱۸۱۳۰۰۰۰۰
اصل مقدار خرچ	۱۰۸۳۰۰۰۰۰	۹۹۶۰۰۰۰۰	۱۱۳۷۰۰۰۰۰	۱۴۹۸۰۰۰۰	۱۵۲۹۰۰۰۰۰	۱۹۶۰۰۰۰۰۰
اون						
بیٹیر بھیڑ کی بچے وغیرہ کی جو ملک میں آئی	۱۴۹۰۰۰۰۰	۲۵۳۰۰۰۰۰	۱۲۳۶۰۰۰۰۰	۴۹۵۰۰۰۰۰	۶۲۹۰۰۰۰۰	۷۲۵۰۰۰۰۰۰

بھیڑ کی کھال سے جو ملک میں آئی	۳۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰۰
جو اسی ملک میں پیدا ہوئی	۴۵۰۰۰۰۰	۱۶۶۰۰۰۰۰	۱۵۳۰۰۰۰۰۰	۱۲۹۰۰۰۰۰۰	۱۳۴۰۰۰۰۰۰	۱۴۵۰۰۰۰۰۰
بکری کی بال دوسرے ملک سے آئی	۳۰۰۰۰۰	۷۰۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰
اونی گودڑ جو باہر سے آیا	۱۳۰۰۰۰۰	۳۶۰۰۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰۰۰	۸۱۰۰۰۰۰۰	۷۱۰۰۰۰۰۰	۸۳۰۰۰۰۰۰
میزان	۳۱۲۰۰۰۰۰	۴۷۱۰۰۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰۰۰	۴۳۲۰۰۰۰۰۰	۸۸۴۰۰۰۰۰۰	۹۹۳۰۰۰۰۰۰
باہر کی اون جو باہر بھیجی گئی	۳۱۰۰۰۰۰	۱۰۵۰۰۰۰۰	۱۸۷۰۰۰۰۰۰	۲۷۷۰۰۰۰۰۰	۳۳۹۰۰۰۰۰۰	۳۸۴۰۰۰۰۰۰
اسی ملک کے اون جو باہر بھیجی گئی	۱۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰
میزان	۴۲۰۰۰۰۰۰	۱۱۵۰۰۰۰۰۰	۱۹۷۰۰۰۰۰۰	۲۹۶۰۰۰۰۰۰	۳۶۳۰۰۰۰۰۰	۴۸۱۰۰۰۰۰۰
جو خرچ کیلئے رکھ لی گئی	۲۷۰۰۰۰۰۰	۳۵۶۰۰۰۰۰۰	۴۶۳۰۰۰۰۰۰	۴۳۲۰۰۰۰۰۰	۲۵۱۰۰۰۰۰۰	۵۹۳۰۰۰۰۰۰
اصلی خرچ	۲۷۰۰۰۰۰۰	۳۵۶۰۰۰۰۰۰	۴۳۵۰۰۰۰۰۰	۴۵۵۰۰۰۰۰۰	۵۲۸۰۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰۰۰۰
پٹ سن						
جو باہر سے آئی	۱۶۴۰۰۰۰۰	۲۰۹۰۰۰۰۰	۲۵۹۰۰۰۰۰۰	۱۸۵۰۰۰۰۰۰	۲۰۵۰۰۰۰۰۰	۱۸۸۰۰۰۰۰۰
جو اسی ملک میں پیدا ہوئی	۵۳۰۰۰۰۰	۵۶۰۰۰۰۰۰	۴۹۰۰۰۰۰۰	۴۷۰۰۰۰۰۰	۴۶۰۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰۰
میزان	۲۱۷۰۰۰۰۰	۲۶۵۰۰۰۰۰۰	۳۰۸۰۰۰۰۰۰	۲۳۲۰۰۰۰۰۰	۲۵۱۰۰۰۰۰۰	۲۱۶۰۰۰۰۰۰
جو باہر بھیجی گئی	۶۰۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰۰	۷۰۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰
جو خرچ کیلئے رکھ لیگئی	۲۱۱۰۰۰۰۰	۲۵۹۰۰۰۰۰۰	۲۷۵۰۰۰۰۰۰	۲۲۵۰۰۰۰۰۰	۲۴۲۰۰۰۰۰۰	۳۰۲۰۰۰۰۰۰
اصلی خرچ	۲۱۱۰۰۰۰۰	۲۵۹۰۰۰۰۰۰	۲۷۵۰۰۰۰۰۰	۲۳۰۰۰۰۰۰	۲۳۵۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰
تھان جو باہر بھیجی گئے	گز	گز	گز	گز	گز	گز
روئی کے	۲۷۷۶۰۰۰۰	۱۹۷۷۰۰۰۰۰	۶۲۸۰۰۰۰۰۰	۶۵۳۹۰۰۰۰۰	۵۰۳۰۰۰۰۰۰	۴۹۱۳۰۰۰۰۰
اون کے	۱۹۱۰۰۰۰۰	۲۶۹۰۰۰۰۰	۲۶۱۰۰۰۰۰۰	۲۵۶۰۰۰۰۰۰	۲۷۱۰۰۰۰۰۰	۳۲۳۰۰۰۰۰۰
کتان کے	۱۴۴۰۰۰۰۰	۲۱۰۰۰۰۰۰	۱۷۸۰۰۰۰۰۰	۱۶۲۰۰۰۰۰۰	۱۷۷۰۰۰۰۰۰	۱۵۹۰۰۰۰۰۰

میزان	۳۱۰۰۰۰۰	۲۳۵۶۰۰۰۰۰	۴۲۷۰۰۰۰۰	۴۹۶۰۰۰۰۰	۵۴۸۶۰۰۰۰۰	۵۲۹۴۰۰۰۰۰
سوت جو باہر بھیجا گیا	پونڈ فینی ۲½ سیر	پونڈ فینی ۲½ سیر	پونڈ فینی ۲½ سیر	پونڈ فینی ۲½ سیر	پونڈ فینی ۲½ سیر	پونڈ فینی ۲½ سیر
روئی کا	۱۹۷۰۰۰۰۰	۱۷۱۰۰۰۰۰۰	۲۲۸۰۰۰۰۰۰	۲۶۹۰۰۰۰۰۰	۲۵۶۰۰۰۰۰۰	۲۴۵۰۰۰۰۰۰
اون کا	۲۶۰۰۰۰۰	۴۳۰۰۰۰۰۰	۲۷۰۰۰۰۰۰	۳۳۰۰۰۰۰۰	۴۳۰۰۰۰۰۰	۴۱۰۰۰۰۰۰
سن کا	۳۱۰۰۰۰۰	۳۳۰۰۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰
میزان	۲۵۴۰۰۰۰۰	۲۴۷۰۰۰۰۰۰	۲۷۴۰۰۰۰۰۰	۳۱۶۰۰۰۰۰۰	۳۱۴۰۰۰۰۰۰	۳۰۱۰۰۰۰۰۰
قیمت ہر ایک قسم کی مال کی جو باہر بھیجا گیا ۔	پونڈ سکہ = ۱۰ روپیہ	پونڈ سکہ = ۱۰ روپیہ	پونڈ سکہ = ۱۰ روپیہ	پونڈ سکہ = ۱۰ روپیہ	پونڈ سکہ = ۱۰ روپیہ	پونڈ سکہ = ۱۰ روپیہ
سامان پنبہی	۵۲۰۰۰۰۰	۶۷۷۰۰۰۰۰	۶۹۲۰۰۰۰۰	۷۶۴۰۰۰۰۰	۷۲۰۰۰۰۰۰	۷۱۴۰۰۰۰۰
″ اونی	۱۵۷۰۰۰۰۰	۲۵۸۰۰۰۰۰	۲۱۰۰۰۰۰۰	۲۱۷۰۰۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰۰	۲۲۳۰۰۰۰۰
″ کتان	۶۲۰۰۰۰	۹۴۰۰۰۰۰	۷۱۰۰۰۰۰	۶۵۰۰۰۰۰	۶۴۰۰۰۰۰	۵۹۰۰۰۰۰
میزان	۷۴۳۰۰۰۰	۱۰۲۹۰۰۰۰	۹۷۳۰۰۰۰	۱۰۴۵۰۰۰۰	۱۰۲۴۰۰۰۰	۹۹۶۰۰۰۰

تجارت

سلطنت متحدہ ایک ایسا ملک ہے کہ جس مین تجارت کی کوئی روک ٹوک نہین ہے جن چیزون کی درآمد پر محصول لیا جاتا ہے وہ صرف یہہ ہین ۔ چکاری ۔ ناریل کافی ۔ فراکہہ ۔ اسپرٹ قسم قسم کے ۔ چا ۔ تمباکو ۔ اور شراب ۔ ان مین سے اسپرٹ چا تمباکو اور شراب سے محصول کا بڑا حصہ حاصل ہوتا ہے ۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین

کل درآمد کی قیمت ۱۹۹۷۰۶۹۴۲۰ پونڈ تھی جس میں سے ۲۹۶۷۱۶۹۲ پونڈ کی قیمت پر محصول درآمد لیا گیا۔

سلطنت متحدہ کے مال و اسباب تجارت کی قیمت جو ملک میں اندر آیا یا باہر کو گیا دس سال گذشتہ میں ۱۸۸۳ء سے لیکر ۱۸۹۲ء تک کی حسب تفصیل ذیل بیان کی گئی ہے

سال	کل درآمد	برآمد پیداوار سلطنت متحدہ	برآمد پیداوار ممالک غیر و نوآبادیہا	میزان کل درآمد و برآمد
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
سنہ ۱۸۸۳ء	۴۲۶۸۹۱۰۷۹	۲۳۹۷۹۹۴۷۳	۶۵۶۳۷۵۹۷	۷۳۲۳۲۸۶۴۹
سنہ ۱۸۸۴ء	۳۹۰۰۱۸۶۷۶	۲۳۳۰۲۵۲۴۲	۶۲۹۴۲۳۴۱	۶۸۵۹۸۶۱۵۲
سنہ ۱۸۸۵ء	۳۷۰۹۶۷۹۵۵	۲۱۳۱۰۵۱۶۴	۵۸۳۵۹۱۹۴	۶۴۲۴۴۲۰۶۳
سنہ ۱۸۸۶ء	۳۴۹۸۶۳۴۷۲	۲۱۲۷۲۵۰۰۰	۵۶۲۳۴۲۶۳	۶۱۸۸۲۲۹۳۵
سنہ ۱۸۸۷ء	۳۶۲۲۲۷۵۶۴	۲۲۱۹۱۳۹۱۰	۵۹۳۴۸۹۷۵	۶۴۳۴۹۰۴۴۹
سنہ ۱۸۸۸ء	۳۸۷۶۳۰۷۴۳	۲۳۴۵۳۴۹۱۲	۶۴۰۴۲۶۲۹	۶۸۶۲۱۳۲۸۴
سنہ ۱۸۸۹ء	۴۲۷۶۳۷۵۹۵	۲۴۸۹۳۵۱۹۵	۶۶۶۵۷۴۸۴	۷۲۳۲۳۰۲۷۴
سنہ ۱۸۹۰ء	۴۲۰۶۹۱۹۹۷	۲۶۳۵۳۰۵۸۵	۶۴۷۲۱۵۳۳	۷۲۸۶۴۴۱۱۵
سنہ ۱۸۹۱ء	۴۳۵۴۱۲۶۴	۲۴۷۲۳۵۱۵۰	۱۱۸۷۰۵۶۸	۷۴۴۵۵۴۹۸۲
سنہ ۱۸۹۲ء	۴۲۳۸۹۲۱۵۸	۲۲۷۰۶۰۲۲۲	۶۴۴۰۱۴۲۰	۷۱۵۳۵۲۸۲۲

نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ آبادی سلطنت متحدہ میں سے قیمت درآمد و قیمت برآمد و قیمت درآمد

برآمد کی کس دس سال گذشتہ مین ۱۸۸۳ء سے لیکر ۱۸۹۱ء تک کیا تھی۔

سال	درآمد			برآمد			میزان کل درآمد و برآمد		
	پونڈ	شلنگ	پنس	پونڈ	شلنگ	پنس	پونڈ	شلنگ	پنس
۱۸۸۲ء	۱۱	۱۴	۷	۶	۱۷	۲	۲۰	۸	۱
۱۸۸۳ء	۱۲	۰	۱۰	۶	۱۵	۰۴	۲۰	۱۳	۲
۱۸۸۴ء	۱۰	۱۸	۴	۶	۱۰	۶	۱۹	۴	۱
۱۸۸۵ء	۱۰	۶	۰	۵	۱۸	۴	۱۷	۱۶	۹
۱۸۸۶ء	۹	۱۲	۸	۵	۱۷	۱۲	۱۷	۰	۱۰
۱۸۸۷ء	۹	۱۷	۱۱	۶	۱	۳	۱۷	۱۱	۸
۱۸۸۸ء	۱۰	۱۰	۳	۶	۷	۲	۱۸	۱۲	۲
۱۸۸۹ء	۱۱	۱۰	۱	۶	۱۳	۱۱	۱۹	۱۹	۱۰
۱۸۹۰ء	۱۱	۴	۶	۷	۰	۷	۱۹	۱۹	۷
۱۸۹۱ء	۱۰	۱۰	۵	۶	۱۰	۱۰	۱۹	۱۴	۰

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ سلطنت متحدہ کے ہر ایک صوبہ سے سنین ذیل مین کس کس قدر مال و اسباب تجارت باہر گیا یا اندر آیا۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
درآمد	۳۲۴۱۸۲۰۰۰	۳۴۹۱۸۲۰۰۰	۳۸۲۵۴۷۰۰۰	۳۷۶۴۲۷۰۰۰	۳۹۱۴۲۸۰۰۰
برآمد برکشش پیداوار	۲۰۱۷۶۰۰۰	۲۱۲۱۶۰۰۰	۲۲۴۹۲۵۰۰۰	۲۳۷۴۴۴۰۰۰	۲۲۳۳۰۹۰۰۰
پیداوار ممالک غیر و نوآبادیہا	۶۸۴۵۶۰۰۰	۶۳۱۴۰۰۰۰	۶۰۶۵۵۰۰۰	۶۳۰۴۵۰۰۰	۶۱۱۴۲۰۰۰
میزان	۵۹۴۳۹۰۰۰	۶۲۴۴۷۲۰۰۰	۶۷۳۱۲۰۰۰	۶۷۷۳۶۰۰۰	۶۷۵۹۱۹۰۰۰

اسکاٹ لینڈ	درآمد	۲۰۷۷۱۰۰۰	۳۱۲۲۱۰۰۰	۳۶۷۷۱۰۰۰	۳۵۱۶۵۰۰۰	۳۴۱۰۴۰۰۰
	برآمد برٹش پیداوار	۱۸۸۴۹۰۰۰	۲۰۸۲۱۰۰۰	۲۲۳۱۰۰۰۰	۲۴۷۵۰۰۰۰	۲۲۵۷۶۰۰۰
	برآمد پیداوار ممالک غیر و نوآبادیات	۸۷۵۰۰۰	۸۸۳۰۰۰	۹۸۹۰۰۰	۸۶۴۰۰۰	۷۲۹۰۰۰
	نیران	۴۰۴۹۵۰۰۰	۵۲۹۲۵۰۰۰	۶۰۰۷۰۰۰۰	۶۰۷۷۹۰۰۰	۵۷۴۰۹۰۰۰
آئرلینڈ	درآمد	۶۹۷۴۰۰۰	۷۲۳۲۰۰۰	۸۳۱۹۰۰۰	۹۱۰۰۰۰۰	۹۸۶۹۰۰۰
	برآمد برٹش پیداوار	۸۰۴۰۰۰	۸۷۱۰۰۰	۸۱۳۰۰۰	۳۱۶۰۰۰	۲۵۴۰۰۰
	برآمد پیداوار ممالک غیر و نوآبادیات	۱۷۰۰۰	۱۹۰۰۰	۱۳۰۰۰	۱۲۰۰۰	۸۰۰۰
	نیران	۸۷۹۵۰۰۰	۸۱۲۲۰۰۰	۹۱۰۱۵۰۰۰	۲۴۲۸۰۰۰	۱۰۱۳۱۰۰۰

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل تجارت مین سے انگلنڈ کی تجارت ۹۰۵۹ فیصدی ہے اور اسکاٹ لینڈ کی ۷۰۷ فیصدی اور آئرلینڈ کی ۲۴ فیصدی ہے۔

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ممالک غیر اور نوآبادیون سے مال و اسباب تجارت کتنی مالیت کا آیا اور برٹش پیداوار اور مصنوعات مین سے غیر ملکون کو کس قدر مالیت کا باہر گیا۔

	درآمد		برآمد پیداوار برٹش اور آئرلش سنہ ۱۸۹۰ء مین	برآمد پیداوار برٹش سنہ ۱۸۹۰ء مین بہ زیادتی سنہ ۱۸۹۱ء مین
	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء		
برٹش مقبوضات	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
ہندوستان	۳۲۶۶۸۷۹۷	۳۲۲۳۴۳۹۸	۳۶۴۱۰۰۱	۳۱۱۷۷۹۶۰
اسٹریلیشیا	۲۹۳۵۰۸۴۴	۳۱۲۶۱۵۷۱	۲۳۰۰۶۰۰۴	۲۵۵۰۰۱۹۴
برٹش شمالی امریکہ	۱۳۴۴۴۸۹	۱۲۶۰۶۴۱۵	۷۲۲۵۹۱۱	۷۲۴۵۷۷۱

جنوبی افریقہ	۶۰۹۵۶۱۲	۶۲۵۴۴۴۸	۹۱۲۸۱۶۴	۷۹۵۷۸۷۰
اسٹریٹس سیٹلمنٹ	۵۱۸۷۸۰۱	۵۳۵۶۸۶۵	۲۸۸۳۲۴۴	۲۴۶۳۵۴۳
ہانگ کانگ	۱۲۲۵۰۶۴	۱۱۰۱۷۰۲	۲۵۲۸۲۱۲	۲۵۳۱۳۲۸
برٹش مغربی ہند	۱۸۰۶۳۹۰	۱۵۵۸۱۵۲	۲۶۲۴۴۷۲	۲۲۱۷۸۰۲
سیلان	۳۴۱۱۲۰۹	۴۱۶۸۹۹۸	۹۲۱۶۱۵	۱۰۱۶۵۷۳
برٹش گیانا	۹۰۷۸۹۷	۸۸۵۰۶۰۶	۸۹۶۳۶۳	۶۹۲۳۴۸
جزائر چینل	۹۵۸۱۷۵	۱۲۰۱۴۸۶	۷۲۶۷۸۵	۷۵۹۴۲۵
مغربی افریقہ	۱۰۷۶۶۲۶	۱۷۷۶۳۷۲	۸۶۹۰۳۰	۱۶۷۸۱۹۰
مالٹا	۱۱۷۵۹۵	۱۲۲۱۳۵	۱۰۲۴۳۹۲	۸۹۶۰۱۳
مورشیس	۲۶۴۹۰۰	۲۶۸۰۰۶	۳۲۰۳۲۶	۲۵۶۵۹۵
باقی برٹش مقبوضات	۶۴۵۷۷۵	۶۶۸۵۳۴	۱۵۷۴۸۶۴	۱۵۶۲۴۶
میزان کل برٹش مقبوضات	۹۶۱۶۱۲۱۴	۹۹۴۶۴۷۱۸	۸۷۳۷۰۳۹۳	۸۵۹۵۶۰۸۸
ممالک غیر				
ریاستہائے متحدہ	۹۷۲۸۳۳۴۹	۱۰۷۴۰۹۰۵۰	۳۲۰۶۸۱۲۸	۲۷۵۴۵۵۳
فرانس	۴۴۸۲۸۱۴۸	۴۴۷۷۷۴۶۰	۱۶۵۶۷۹۲۷	۱۶۴۲۹۶۶۵
جرمن	۲۶۰۷۳۰۳۱	۲۷۰۳۱۷۴۳	۱۹۲۹۳۶۲۶	۱۸۸۰۴۳۲۹
ہالنڈ	۲۵۹۰۰۹۲۴	۲۷۳۰۱۶۰۷	۱۰۱۲۱۱۶۰	۹۴۶۳۳۰۰
بلجیم	۱۷۳۸۳۷۷۶	۱۷۲۵۳۲۶۵	۷۶۳۸۷۱۲	۷۳۷۴۴۹۵
روس	۲۳۷۵۰۸۶۸	۲۴۱۱۰۲۵۱	۵۷۵۱۶۰۱	۵۴۰۷۴۰۲
اسپین	۱۲۵۰۸۵۳۳	۱۰۵۲۳۸۷۵	۴۹۹۹۷۰۰	۴۹۷۷۴۷۳

چین	۴۰۳۰۸۵۰	۴۷۱۲۰۰۰	۲۴۰۸۹۸۲	۲۴۵۲۵۹۳
برازیل	۴۳۵۰۹۷۵	۴۲۴۹۹۰۹	۷۴۵۸۴۹۸	۸۲۹۰۳۹
اٹلی	۳۰۹۳۹۱۰	۳۴۱۹۲۸۱	۷۷۵۷۸۹۲	۶۲۹۰۹۵۰
مصر	۸۱۲۸۰۵۱	۱۰۲۵۸۲۸۸	۳۳۸۱۳۰۰	۳۷۸۹۲۳۸
سوئیڈن	۸۴۷۳۶۵۶	۸۵۰۹۷۵۱	۳۰۶۱۹۷۶	۲۹۸۸۴۹
ترکی	۴۸۱۹۸۸۳	۵۴۴۲۸۸۱	۶۷۷۲۰۶۱	۶۵۷۳۸۷۸
سلطنت جمہوری ارجنٹائن	۴۱ ۲۹۸۰۲	۳۴۵۲۲۸	۸۴۱۹۱۱۲	۴۲۴۶۷۰۰
ڈنمارک	۷۷۵۳۳۸۹	۷۹۳۶۷۸۷	۲۵۳۹۴۶۷	۲۴۱۷۲۲۰
پرتگال	۲۹۴۱۹۴	۲۹۵۲۹۶۵	۲۱۰۷۷۰۴	۲۰۱۸۵۹۷
رومانیا	۴۴۴۷۱۵۹	۵۰۳۸۰۹۱	۱۲۷۰۲۷۱	۱۹۷۹۹۴۴
چائنل ولولیویا	۳۴۷۳۴۳۸	۳۷۳۱۰۵۲	۳۱۳۰۰۷۳	۲۰۰۰۵۵۰
جاپان	۱۰۲۶۹۹۳	۱۱۲۵۰۵۵	۴۰۸۱۷۹۳	۲۸۸۹۹۴۴
ناروے	۴۶۲۲۶۵۸	۴۳۶۳۴۶۹	۱۹۰۵۸۰۸	۱۹۰۱۸۹۷
جاوا	۱۲۲۳۰۳۵	۱۹۰۱۹۲۱	۱۴۶۹۲۰۶	۲۲۰۵۲۵۵
یونان	۱۹۲۷۵۸	۲۱۱۰۶۰۲	۱۱۰۷۵۷۲	۱۲۲۵۷۱
ہنگری اور ایڈریاٹک حکومت غیر	۱۰۹۳۶۵۵	۵۸۹۱۵۵	۱۲۰۲۳۱۲	۱۰۱۰۷۳۷
آسٹریا	۱۷۰۸۳۲۷	۱۴۴۱۰۲	۱۲۰۳۰۹	۱۲۲۷۹۲۷
ہیرو	۱۰۰۳۶۰۲	۹۹۸۱۲	۱۱۳۲۶۹۵	۱۰۳۷۲۵۵
امریکا وسطی	۱۳۲۰۳۵۵	۱۲۰۰۱۳۰	۹۸۷۱۷۸	۱۴۴۹۳۸

اوروگوئی	۳۴۱۲۰۸	۳۷۴۲۶۱	۲۰۴۲۱۰۶	۱۱۶۵۰۵۲
مغربی ہند اسپین کے	۱۲۷۸۷۳	۱۴۱۱۱۷	۱۶۷۶۷۵۶	۱۴۸۱۳۸۱
کمبکو	۱۴۲۹۷۹	۴۹۳۴۵۳	۱۹۰۶۳۱۷	۱۶۹۵۷۷۴
جزائر فلپائیہ	۱۶۴۷۷۰۹	۲۴۲۱۲۲۷	۹۹۸۴۰۰	۷۸۶۵۳۱
کولمبیا	۳۰۴۲۶۱	۳۲۹۲۴۴	۱۱۴۲۲۴۶	۱۲۷۹۷۰۸
وینیزولا	۳۰۸۵۵۰	۱۹۰۹۹۷	۸۲۸۹۷۸	۸۲۱۳۲۶
الجیریا	۸۹۰۶۱۳	۶۷۳۹۷۰	۳۲۹۸۷۶	۳۸۷۰۸۶
مراکو	۶۶۸۰۳۴	۶۱۶۴۴۵	۶۳۸۳۸۷	۵۹۲۷۶۷
اکوئیڈر	۷۲۸۴۳	۱۱۰۲۳۸	۲۹۰۷۴۳	۲۵۹۸۷۱
ہائٹی سینٹ ڈامنگو	۸۹۵۹۳	۴۴۷۵۷	۵۲۸۳۵۷	۳۲۰۹۹۸
ٹونس وٹریپولی	۵۳۱۲۹۳	۴۷۶۰۸۱	۱۷۰۴۸۳	۱۸۲۱۴۵
مشرقی افریقہ	۴۹۲۹۹۵	۲۴۶۷۰۵	۳۷۶۷۸۵	۲۹۰۶۱۴
ایران	۱۰۴۴۷۵	۱۶۳۶۳۹	۳۶۲۲۶۹	۴۶۹۳۹۶
سیام	۱۹۳۱۴۶	۱۰۰۶۹۵	۷۵۸۰۲	۹۸۷۵۹
بلگیریہ (بلغار)	۲۳۸۲۸۲	۱۲۶۸۷۵	۸۳۶۷۰	۹۰۰۶۵
میدیگاسگر	۹۸۸۳۳	۱۱۸۸۲۷	۸۴۷۳۳	۱۱۷۳۹۱
کوچین ڈائنکن	۷۹۳۴۸	۹۹۱۶	۳۶۲۹۵	۵۸۹۷۳
باقی دیگر ممالک	۶۵۰۰۷۶	۷۴۷۹۱۷	۱۶۵۳۷۰۲	۱۷۰۲۱۲۶
میزان ممالک غیر	۳۲۴۵۳۰۷۸۳	۳۳۵۹۷۶۰۴۶	۱۷۶۱۶۰۲۰۲	۱۶۱۲۷۹۰۶۲
میزان کل	۴۲۰۶۹۱۹۹۷	۴۳۵۱۴۱۲۶۴	۲۶۳۵۳۰۵۸۵	۲۴۷۲۳۵۱۵۰

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۸۸۸ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۲ء تک کسقدر چاندی سونا مسکوک اور غیر مسکوک ملک مین آیا اور باہر کو گیا۔

سال	سونا		چاندی	
	درآمد	برآمد	درآمد	برآمد
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۸ء	۱۵۷۸۷۵۸۸	۱۴۹۴۱۴۳	۶۲۱۳۹۴۰	۷۶۱۵۴۲۰
۱۸۸۹ء	۱۷۶۸۶۱۷۴	۱۴۴۵۴۳۱۸	۹۱۸۵۴۰۰	۱۰۶۶۶۳۱۲
۱۸۹۰ء	۲۳۵۶۸۰۴۹	۱۴۳۰۶۶۰۸	۱۰۳۹۵۶۵۹	۱۰۸۶۱۳۸۴
۱۸۹۱ء	۳۰۲۷۰۵۶۲۰	۲۴۱۶۷۹۲۵	۹۳۱۵۵۹۸	۱۳۰۶۰۸۶۶
۱۸۹۲ء	۲۱۴۷۰۸۳۲	۱۴۸۳۲۱۲۲	۱۰۷۴۶۳۸۲	۱۴۰۷۸۵۶۸

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۸۹۲ء تک جو مال و اسباب تجارت سلطنت متحدہ مین آیا اور گیا تفصیل نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی۔

درآمد	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء
	پونڈ	
(۱) زندہ جانور (خوراک کے لئے)	۹۲۴۶۳۹۸	۹۰۶۰۷۷۵
۲ (۱) کھانے پینے کی چیزین بلا محصول	۱۴۸۵۱۰۲۰۸	۱۴۵۱۱۵۹۱۲
(ب) " جنپر محصول لیا گیا	۲۷۰۰۴۹۸۲	۲۶۴۱۲۸۶
تمباکو جسپر محصول لیا گیا	۳۴۱۵۴۰۰	۳۵۷۴۱۹۴
۳ فلزات	۲۳۰۴۰۱۲۴	۲۱۰۹۳۵۳۷
۴ ادویہ کیمیاوی اور رنگ کی چیزین اور دباغی کی چیزین	۷۳۱۴۳۳۷	۷۷۰۷۳۶۰
۵ روغن قسم قسم کے	۷۳۳۹۹۹۴	۷۰۷۶۰۳۵
۶ اشیاء خام جو بننے کے کام آتے ہین	۸۹۲۱۵۶۵۵	۷۷۶۳۱۵۷۲

۷ اشیاء خام کارآمد بکارہائے مختلفہ و مصنوعات	۴۰۰۳۵۴۳۵	۴۰۹۷۷۰۶۳
۸ مصنوعات	۶۵۰۸۲۱۲۹	۶۵۴۴۰۶۷۸
۹ (ا) متفرقات	۱۴۹۳۵۵۴۰۸	۱۴۹۶۸۵۵۲
(ب) پارسل کی چیزیں	۵۶۱۰۶۹	۵۳۵۲۴۳
بہران درآمد	۴۳۵۶۹۱۲۷۹	۴۲۳۸۹۲۱۷۸
برآمد پیداوار برٹش		
۱ زندہ جانور	۶۷۱۳۱۲	۶۹۶۵۴۰
۲ کھانے پینے کی چیزیں	۱۰۶۹۹۲۹۰	۱۰۴۲۷۰۶۶
۳ اشیاء خام	۲۱۳۳۲۲۲۴	۱۹۳۲۸۹۳۵
۴ اشیاء مصنوعہ کامل و ناکامل		
(ا) سوت	۱۰۵۹۹۶۴۸۴	۱۰۰۶۵۹۷۵
(ب) ظرفات اور اوسکی مضروعات (کلوٹکی سوا)	۳۹۲۱۰۰۲۲	۳۳۰۵۷۷۳۹
(ج) کلین اور کارخانہ کے اوزار	۱۵۹۱۷۵۱۵	۱۴۷۹۸۷۱۶
(د) پوشاک اور روزانہ کام کی چیزیں	۱۱۳۳۱۴۷۰	۱۰۴۹۱۴۲
(ہ) کیمیاوی چیزیں اور دوائیں	۸۸۷۷۷۱۲	۸۵۸۷۵۰۶
(ص) دیگر اشیاء مصنوعہ کامل و ناکامل	۳۲۲۰۳۶۵۸	۲۸۶۷۶۷۲۵
(ع) پارسل کی چیزیں	۱۰۹۵۴۶۳	۱۰۰۱۸۸۰
بہران برٹش پیداوار	۲۴۷۲۳۵۱۵۰	۲۲۷۰۰۲۲۴
بہران ممالک غیر و دوبارہ برآمد	۶۱۷۹۶۵۹۳	۶۴۴۰۴۲۰
بہران برآمد	۳۰۹۰۳۱۷۴۳	۲۹۱۴۶۰۶۴۴

گیہوں کی آمدنی جس میں اوسس کا آٹا شامل نہیں ہے کوارٹروں میں بابت سنین ذیل کے نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔ ایک کوارٹر ۸ بشل کی برابر ہوتا ہے اور بشل ۳۲ سیر کا ہوتا ہے۔

سال	کوارٹر	سال	کوارٹر	سال	کوارٹر
۱۸۷۰ء	۷۱۳۱۱۰۰	۱۸۸۰ء	۱۲۷۵۲۸۰۰	۱۸۹۰ء	۱۲۰۹۴۸۳۶
۱۸۷۵ء	۱۱۹۷۱۵۰۰	۱۸۸۵ء	۱۴۱۹۲۰۰۰	۱۸۹۱ء	۱۲۰۷۹۳۶۰

یہ کہانے کی بڑی بڑی چیزیں سنین ذیل میں اس ٹلک کر استعمال کے واسطے آئیں

نام اشیا	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء
غلہ اور آٹا ہندوستانی وغیرہ	۱۵۴۳۳۰۷۵	۱۵۰۰۷۵۱۷۶	۱۵۹۴۴۳۶۳
آلو "	۱۹۴۰۱۰۰	۳۱۹۲۸۳۶	۳۰۰۸۳۳۶
چاول "	۵۹۵۷۰۰۰	۶۲۰۰۸۲۰	۶۲۷۱۹۹۹
بیکن (سور کا نمکین گوشت) اور ہم (سور کی نمکین ران)	۵۰۰۰۰۱۶	۴۷۱۵۰۱۲	۵۱۳۶۵۰۷
مچھلی	۲۲۹۳۴۳۹	۲۳۶۳۷۰۳	۲۵۶۶۵۳۹
شکر صاف "	۹۹۷۷۳۷۵	۱۱۳۲۲۱۲۱	۱۰۶۳۴۲۰۳
شکر غیر صاف "	۱۵۷۱۷۴۸۶	۱۶۲۱۷۳۳۸	۱۶۲۹۵۷۴۷
چا پونڈ	۲۲۴۶۵۴۳۷۱	۲۴۰۳۳۳۲۷	۲۳۹۳۱۳۷۴۴
نمک ہندوستانی وغیرہ	۲۰۲۷۷۱۷	۲۱۳۵۶۰۷	۲۱۸۲۹۹۹
مارگرین (چکنائی)	۱۰۷۹۹۹۶	۱۲۳۵۴۳۰	۱۳۰۵۳۵۰

چیز (پنیر)	″	۲۱۴۴۰۷۴	۲۰۴۱۳۱۷	۲۲۳۲۸۱۴
گائے بیل کا گوشت	″	۲۱۲۹۳۱۹	۲۱۶۸۰۸۹	۲۳۵۵۱۰۱
گوشت (سوکھا یا ہوا)	″	۷۳۴۸۱۱	۷۷۶۹۶۱	۷۹۹۵۰۱
بھیڑ کا گوشت تازہ	″	۱۶۵۶۴۱۹	۱۶۲۹۹۴	۱۶۹۹۶۶
بھیڑ اور بھیڑ کے بچے	تعداد	۳۵۸۴۵۶۰	۳۴۴۷۰۴	۷۹۰۴۸
گائے بیل	″	۵۳۶۵۱۵	۴۴۰۵۰۳	۴۹۰۲۸۱
انڈے	سیکڑی	۱۰۲۹۱۲۴۶	۱۰۶۸۱۱۳۷	۱۱۱۳۹۴۱۹
اسپرٹ (بنائی۔ دیکی۔ م) گیلن		۱۲۶۵۳۵۱۳	۱۲۲۱۳۸۹	۱۱۷۷۹۶۵۳
شراب	″	۱۷۳۴۴۲۱۹	۱۶۷۸۲۰۳۸	۱۷۴۴۲۱۹

سنہ ۱۸۹۲ء مین سلطنت متحدہ کے اپنے ہی مقبوضات سے گیہون ۳۶۷۷۴۵۴ کوارٹر آئے اور باقی دوسرے ممالک سے آئے۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین جہان سے گیہون بکثرت آئے اونکے نام حسب تفصیل ذیل ہین۔

ریاستہائے متحدہ سے	۶۷۷۶۳۴۸ کوارٹر	چائل سے	۴۵۷۵۱۱ کوارٹر
روس سے	۸۷۲۵۹۷	اسٹریلیشیا سے	۴۰۳۳۶۹
ہندوستان سے	۲۴۹۹۸۰	رومانیا سے	۱۴۷۵۵۸
کینیڈا سے	۷۷۵۹۹۶	ٹرکی سے	۹۸۸۳۶

آٹے کی مقدار جو سنہ ۱۸۹۲ء مین آیا ۲۱۲۰۲۴۴ کوارٹر تھی جس مین سے ۳۸۹۳۴۷۸ کوارٹر ریاستہائے متحدہ سے آیا۔ نقشۂ ذیل سے چاکی تعداد پونڈون مین معلوم ہوگی

جو سنین ذیل مین سلطنت متحدہ مین آئی۔

نام ملک	۱۸۷۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	ہر ایک ملک کی آمدنی فیصدی ۱۸۷۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	وزن پونڈ نمبن	وزن پونڈ نمبن	وزن پونڈ نمبن	وزن پونڈ نمبن	فیصد	فیصد	فیصد	فیصد
ہالینڈ	۳۱۴۵۰۰۰	۴۴۶۰۰۰۰	۱۶۰۲۰۰۰۰	۱۱۴۵۰۰۰۰	۱٫۵۶	۱٫۱۲	۱٫۷۲	۱٫۴۸
چین نیپال وغیرہ	۱۶۵۶۵۷۰۰	۲۷۱۸۰۰۰۰	۷۳۶۸۹۰۰۰	۶۲۱۵۵۰۰۰	۸۰٫۸۵	۳۷٫۲۴	۳۲٫۹۷	۲۵٫۸۱
ہندوستان	۳۵۲۲۳۰۰	۹۵۰۰۰۰۰۰	۱۰۷۷۰۰۰۰۰	۱۱۰۱۲۲۰۰۰	۱۷٫۲۹	۴۲٫۹۵	۴۵٫۵۳	۴۵٫۷۳
سیلان	۱۰۰۰	۳۲۷۳۰۰۰	۴۲۴۹۱۰۰۰	۶۱۹۰۰۰۰۰	—	۱۴٫۷۱	۱۹٫۰۱	۲۵٫۷۱
دیگر ممالک	۶۴۷۰۰۰	۸۸۶۳۰۰۰	۳۹۴۱۰۰۰	۵۲۵۷۰۰۰	۰٫۳۲	۳٫۹۸	۱٫۷۷	۲٫۲۷
میزان	۲۰۴۸۷۲۰۰۰	۲۲۲۱۴۷۰۰۰	۲۲۴۴۹۳۰۰۰	۲۲۰۷۷۹۰۰۰	۱۰۰٫	۱۰۰٫	۱۰۰٫	۱۰۰٫

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۸۹۲ء مین سلطنت متحدہ مین تجارت کی کون کون سی چیزین کس کس قیمت کی وہان کے خرچ کے واسطے آئین اور وہان کی پیداوار کی چیزین باہر کو گئین۔

بڑی بڑی چیزین جو ملک مین آئین	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ
غلہ اور آٹا	۵۳۴۸۴۵۸۴	۶۱۵۲۱۰۳۴	۵۹۱۷۶۴۵۱
روئی	۴۲۷۵۶۰۷۵	۴۶۰۸۰۷۱۹	۳۷۸۸۸۳۵۹
اون بہیڑ اور اونکے بچے	۲۶۹ ۳۰۷۶۴	۲۷۸۵۶۰۵۶	۲۶۸۲۷۰۹۸
گوشت	۲۰۶۲۶۲۴	۲۰۱۴۸۸۷۴	۲۲۳۵ ۹۱۲۲

فلز	تنکر صاف اور غیر صاف	۱۸۰۷۵۶۰۷	۱۹۸۵۵۷۵۰	۱۹۷۷۰۸۳۷
	کھن اور چکنائی	۱۳۶۸۲۰۸۹	۱۵۱۴۹۳۸۴	۱۵۹۷۰۱۶۸
	لکڑی	۱۷۱۲۷۸۶۱	۱۴۹۲۸۵۷۱	۷۱۸۰۷۳۹
	پشم کے مصنوعات	۱۱۳۱۸۸۸۳	۱۱۰۱۷۱۵۷	۱۱۸۸۹۶۹۲
	سن	۱۰۷۲۳۹۱۰	۱۰۱۱۶۵۹۱	۹۰۲۹۹۳۰
	چمڑا	۹۹۱۹۶۶۶	۱۰۷۷۵۳۲۵	۱۰۰۹۰۱۰۶
	اونی مصنوعات	۸۹۵۵۶۴	۹۲۷۵۱۷۹	۹۲۶۸۹۵۸
	ماکولات	۱۱۲۱۶۳۱۱	۹۲۲۶۳۹۸	۹۳۶۰۷۱۵
	روغن	۶۹۹۱۶۷۳	۷۳۳۹۳۹۴	۷۰۷۶۰۳۵
	ادویہ کیمیاوی اور رنگ کی چیزیں	۸۱۹۰۳۸۹	۷۳۱۴۳۳۷	۷۷۰۷۳۹۰
	تخم	۷۳۹۵۶۱۱	۷۵۵۷۷۳۹	۷۰۴۹۴۲۵
	پھل	۷۲۸۷۵۶۶	۶۹۱۰۱۰۵	۷۱۰۵۹۶۲
	چمڑا	۶۳۷۶۴۳۰	۶۶۳۲۴۴۲	۶۳۹۷۸۳۱
	شراب	۵۸۹۰۸۶۷	۵۹۹۵۱۳۳	۶۰۳۵۹۲۹
	پنیر	۴۹۷۵۱۳۴	۴۸۱۵۳۶۹	۵۲۱۷۷۷
	مسن خام وغیرہ	۳۹۱۰۹۶۸	۴۰۵۹۵۲۸	۳۸۷۷۳۹۷
	مسن بنا ہوا	۲۸۵۷۸۲۴	۲۳۷۲۹۵	۱۶۶۵۴۰
	آہن خام	۳۵۹۶۰۵۲	۲۴۵۳۴۰۷	۲۷۱۵۴۲۰
	لوہے کی چیزیں	۹۲۵۳۱۸	۷۵۱۰۸۷	۶۹۲۲۵۹
	اہنی مصنوعات	۲۶۸۱۵۹۷	۳۲۷۴۸۰۱	۳۰۳۴۶۹۲
	سیسہ	۲۰۹۹۰۴۶	۲۱۳۷۶۷۴	۱۹۷۶۴۳۶

ٹین	۰۲۵۴۷۴۱۶	۲۵۶۵۰۷۲	۲۷۴۳۸۱۴
جست اور اس کے مصنوعات	۱۷۲۸۵۲۵	۱۸۴۳۱۲۴	۱۰۲۶۶۲۲
انڈے	۳۴۲۸۸۰۶	۳۵۲۰۹۱۸	۳۷۹۳۰۱۸
کافی	۴۰۰۴۴۹۰	۳۴۴۲۷۳۶	۳۹۷۰۰۰۳
تمباکو	۳۵۰۸۴۲۳	۳۴۱۵۴۰۰	۳۵۷۴۱۹۴

باہر جانے والی بڑی بڑی چیزیں (ملکی پیداوار کی) حسب ذیل ہیں:-

بڑی بڑی چیزیں جو باہر کو بھیجی گئیں	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ
روئی کے مصنوعات	۶۲۰۸۹۴۴۲	۶۰۲۳۰۲۵۶	۵۶۲۶۹۶۱۸
روئی کا سوت	۱۲۳۴۱۳۰۷	۱۱۱۷۷۳۴۸	۹۶۹۶۱۲۲
میزان	۷۴۴۳۰۷۲۹	۷۱۴۰۶۶۰۴	۶۵۹۶۵۷۴۰
اونی مصنوعات	۲۰۴۱۸۴۸۱	۱۸۴۴۶۶۴۰	۱۷۹۰۲۸۴۱
اون کا کچا اور بٹا ہوا سوت	۴۰۸۶۴۵۸	۳۹۱۰۶۵۱	۴۰۵۶۷۳۴
میزان اونی مصنوعات	۲۴۵۰۴۹۴۰	۷۰۳۵۷۲۹۰	۲۱۹۵۰۵۷۵
سن کی مصنوعات	۵۷۱۰۱۶۸	۵۰۳۲۱۹۶	۵۱۶۷۲۹۵
سن کا سوت	۸۶۶۳۹۳	۸۹۹۰۲۶	۸۸۹۱۷۶
جوٹ کی مصنوعات	۲۶۲۹۸۳۵	۲۵۳۴۶۰۶	۵۶۱۴۲۵
جوٹ کا سوت	۳۸۶۴۰۵	۳۴۱۹۸۶	۲۹۶۳۲۹

پوشاک اور رقیق غذائین	۵۰۳۵۶۹۷	۵۱۰۰۹۳۱	۴۸۴۵۳۴۹
فلزات			
آہن ڈھلا ہوا اور کوفت پذیر	۳۴۹۸۵۶۸	۲۲۰۵۵۶۷	۱۹۷۶۴۹۰
آہنی چادرین وغیرہ	۱۶۵۸۸۰۰	۱۴۶۲۹۰۰	۱۱۴۱۶۲
آہن ریل کی سڑکون کا	۵۹۸۱۶۸۹	۳۸۵۲۷۶۴	۲۲۴۷۶۴۱
آہنی تار	۱۰۸۳۱۷۵	۱۱۴۳۱۲۰	۷۹۵۱۹۹
آہنی ٹین کے قلعی کے تیر	۶۳۶۱۴۷۷	۷۱۶۶۶۸۱	۵۳۳۴۰۵۸
" ہوپ اور پلیٹ	۳۸۴۴۱۳۴	۳۵۶۰۶۴۹	۳۳۴۳۴۲۳
آہن کاسٹ اور رائٹ	۵۹۷۵۵۷۳	۴۸۰۶۴۰۱	۴۳۶۰۴۲۸
پورانا لوہا	۵۰۲۲۲۳	۳۵۴۳۶۹	۳۲۷۸۵۷
فولاد	۲۶۷۳۶۹۰	۲۳۲۴۵۶۸	۲۲۳۳۹۳۲
میزان آہن وفولاد	۳۱۵۶۵۳۳۷	۲۶۸۷۷۰۰۰	۲۱۷۶۴۸۱۹۰
آہنی برتن وچاقو وغیرہ	۲۷۶۲۴۴۶	۲۵۲۵۵۷۵	۲۲۰۶۵۶۳
تانبا	۴۵۵۱۵۵۴	۳۸۲۸۱۱۲	۳۷۶۵۰۰۹
کلین	۱۶۴۱۰۶۶۱	۱۵۸۱۷۵۱۵	۱۴۷۹۸۷۱۶
کوئلہ اور ایندھن وغیرہ	۱۹۰۲۰۲۶۹	۱۸۸۹۵۰۷۸	۱۶۸۱۱۰۷۰
کیمیاوی دوائین	۸۹۶۵۸۴۹	۸۸۷۷۷۱۲	۸۵۸۷۵۰۶

نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ بڑی بڑی کہانے کی چیزین جو ملک مین باہر سے آئین

آبادی پر سنین ذیل مین فی کس کتنے کتنے ہوتے ہین۔

		۱۸۶۹ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
بیکن اور ہیم	پونڈ	۲٫۶۸	۱۰۲٫۴۱	۱۲٫۶۷	۱۳٫۵۵	۱۳٫۱۱
مکھن	″	۴٫۵۲	۴٫۸۸	۰٫۵۶۰	۵٫۸۳	۶٫۱۴
پنیر	″	۳٫۵۲	۵٫۶۴	۵٫۵۷	۶٫۲۳	۵٫۸۶
انڈے	تعداد	۱۴٫۳۸	۳۰٫۴۶	۳۰٫۳۷	۳۲٫۹۱	۳۳٫۶۸
غلہ اور آٹا	پونڈ	۱۵۵٫۸۵	۲۲۳٫۴۹	۲۱۹٫۰۳	۲۲۶٫۳۸	۲۴۴٫۰۶
شکر	″	۴۲٫۵۶	۷۱٫۱	۷۷٫۱۹	۷۳٫۲۱	۸۰٫۱۷
چا	″	۳٫۶۳	۵٫۰۳	۴٫۹۹	۵٫۱۷	۵٫۳۶
چاول	″		۹٫۹۳	۱۰٫۷۴	۹٫۳۸	۸٫۸۵
تماکو	″		۱٫۴۸	۱٫۵۱	۱٫۵۵	۱٫۶۱

کسی جہازون کا مال روانگی کے لئے جو دوسرے جہازون مین لادا گیا اوسکی قیمت اس طرح پر ہے۔ سنہ ۱۸۸۷ء مین ۹۹۹٫۲۷۸ پونڈ۔ سنہ ۱۸۸۸ء مین ۱۰۳۸۴۹۵ پونڈ سنہ ۱۸۸۹ء مین ۱۰۱۸٫۱۰۱۲ پونڈ۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین ۹۷۷٫۲۲۲۷ پونڈ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۹۹۲٫۳۴۸۰ پونڈ۔

جہاز رانی

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ رجسٹری شدہ بادبانی اور دخانی جہازون کی تعداد اور

ٹیسیج (جہاز مین لادا جانے کا معقول بوجھ) جو سلطنت متحدہ مین اپنی ملکی تجارت مین مصروف تھے اور نیز اون لوگون کی تعداد جو اس کام کو کرتے تھے سنہ ۱۸۸۷ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۱ء تک کیا تھے۔ ملکی تجارت سے وہ تجارت مراد ہے جو سلطنت متحدہ کے ساحلون پر یا دریائے ایلبی اور برلیسٹ کی درمیانی بندرگاہون مین ہوا کرتی ہے۔

سال	بادبانی جہاز			دخانی جہاز		
	تعداد جہازات	ٹن (حجائش مکعب فیٹ بحساب ۱۰۰ فیٹ بحجلہ)	آدمی	تعداد جہازات	ٹن (حجائش مکعب فیٹ بحساب ۱۰۰ فیٹ بحجلہ)	آدمی
سنہ ۱۸۸۷ء	۹۵۷۲	۶۳۳۶۰۲	۳۲۱۷۵	۱۷۴۰	۳۰۴۵۳۸	۱۸۶۳۱
سنہ ۱۸۸۸ء	۹۱۹۹	۵۹۷۱۴۵	۳۹۰۰۵	۱۷۶۰	۲۸۹۸۵۲	۲۰۵۴۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۸۹۸۵	۵۷۱۰۳۸	۳۸۳۱۴	۱۸۴۱	۲۸۹۲۴۵	۲۱۰۱۵
سنہ ۱۸۹۰ء	۸۸۹۴	۵۷۵۱۴۷	۳۷۶۱۸	۲۰۰۴	۳۲۵۰۸۲	۲۲۸۵۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۸۶۷۵	۵۵۶۹۶۸	۳۶۷۱۴	۲۲۱۱	۳۵۴۷۱۴	۲۵۱۰۷

جہازات کچھ کچھ ملکی تجارت مین اور کچھ کچھ غیر ملکی تجارت مین کام آتے ہین اونکی تعداد پنجسالہ گذشتہ کی حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	بادبانی جہاز			دخانی جہاز		
	تعداد جہازات	ٹن (دہم مکعب فیٹ)	آدمی	تعداد جہازات	ٹن (دہم مکعب فیٹ)	آدمی
۱۸۸۷ء	۴۰۷	۵۱۱۲۹	۱۸۴۵	۲۲۶	۱۰۳۶۲۲	۳۴۸۵
۱۸۸۸ء	۴۲۸	۵۵۴۹۵	۲۴۲۰	۲۴۱	۱۰۵۷۱۲	۳۲۸۷
۱۸۸۹ء	۵۰۰	۶۶۲۱۹	۲۸۵۶	۲۶۰	۱۱۹۲۰۷	۴۰۹۲
۱۸۹۰ء	۳۸۱	۵۰۹۶۱	۲۲۱۹	۲۵۰	۱۳۲۵۶۳	۴۳۸۶
					۱۶۶۹۱۳	۵۱۶۹

جو جہازات کہ بالکل غیر ملکی تجارت کے کام آتے ہین اون کی تعداد پنجسالہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	بادبانی جہاز			دخانی جہاز		
	تعداد جہازات	ٹن (۱۰۰ مکعب فیٹ)	آدمی	تعداد جہازات	ٹن (۱۰۰ مکعب فیٹ)	آدمی
۱۸۸۷ء	۲۷۱۷	۲۴۲۹۶۹۹	۴۷۴۳۲	۳۶۳	۳۶۰۱۱۶۴	۹۹۱۰
۱۸۸۸ء	۲۶۶۵	۲۴۰۱۴۱۹	۴۸۶۶۹	۳۲۸۴	۳۹۰۲۲۶۵	۱۰۸۰۷۰۰
۱۸۸۹ء	۲۴۸۴	۲۳۳۸۲۸۹	۴۶۵۹۵	۳۴۸۴	۴۲۵۷۱۵۶	۱۱۷۳۹۱
۱۸۹۰ء	۲۲۹۵	۲۲۶۷۴۳۴	۴۴۳۸۱	۳۶۰۱	۴۵۶۳۱۱۹	۱۲۴۶۵۴
۱۸۹۱ء	۲۱۲۷	۲۲۰۰۲۸۵	۴۲۶۷۹	۳۶۳۲	۴۷۹۵۵۱۳	۱۲۹۰۱۰

جو جہازات دخانی اور بادبانی ملکی اور غیر ملکی تجارت سلطنت متحدہ مین ۱۸۸۲ء سے ۱۸۹۱ء تک دس سال گذشتہ مین مصروف تھے اون کی تعداد حسب ذیل ہے۔

سال	تعداد جہازات	ٹن جہازی (۱۰۰ مکعب فیٹ)	آدمی	سال	تعداد جہازات	ٹن جہازی (۱۰۰ مکعب فیٹ)	آدمی
۱۸۸۲ء	۱۰۱۹۶۶	۹۷۱۵۰۳۰	۱۵۹۳۷	۱۸۹۷ء	۱۰۷۲۳	۱۲۳۷۵۴	۲۰۲۰۴۳
۱۸۸۳ء	۱۸۹۱۲	۶۰۲۶۰۶۲	۲۰۰۷۲۷	۱۸۹۸ء	۱۷۵۹۴	۷۳۵۱۸۸۹	۲۲۳۶۷۳
۱۸۸۴ء	۱۹۷۴۴	۶۰۸۳۹۴۴	۱۹۹۲۵۴	۱۸۹۹ء	۱۷۵۵۴	۷۶۴۱۵۴	۲۳۰۲۶۳
۱۸۸۵ء	۱۸۷۹۱	۷۲۰۹۱۶۳	۱۹۰۷۸۱	۱۸۹۰ء	۱۰۴۲۵	۷۹۱۵۳۳۶	۲۳۶۱۰۸
۱۸۸۶ء	۱۰۹۱۶	۷۱۴۲۰۹۷	۲۰۲۰۷۰	۱۸۹۱ء	۱۷۲۴۳	۸۱۹۲۵۸۱	۲۴۰۴۸۰

سنین ذیل مین سے ہر ایک سال کے اخیر پر جہازات سلطنت متحدہ کے رجسٹری شدہ جہازون کی تعداد اور اون کا وزن بار برداری حسب تفصیل ذیل تھا۔ اس مین جہازات جزائر چینیل کے بھی شامل ہین۔

سال	بادبانی جہاز		دخانی جہاز		مجموعہ	
	تعداد	ٹن جہازی	تعداد	ٹن جہازی	تعداد	ٹن جہازی
۱۸۸۷ء	۱۵۴۷۳	۳۲۴۹۹۰۷	۲۶۶۳	۴۰۸۵۲۷۵	۲۲۱۳۶	۷۳۳۵۱۸۲
۱۸۸۸ء	۱۵۰۲۵	۳۱۱۴۵۹	۶۸۷۱	۴۳۲۹۶۵۸	۲۱۸۹۶	۷۴۴۱۶۷
۱۸۸۹ء	۱۴۶۴۰	۳۰۴۱۲۶۸	۷۱۳۹	۴۷۱۷۷۳۰	۲۱۷۷۹	۷۷۵۹۰۰۸
۱۸۹۰ء	۱۴۱۸۱	۲۹۳۶۰۲۱	۷۴۱۰	۵۰۴۲۵۱۷	۲۱۵۹۱	۷۹۷۸۵۳۸
۱۸۹۱ء	۱۳۸۲۳	۲۹۷۲۰۹۳	۷۷۲۰	۵۳۰۷۲۰۴	۲۱۵۴۳	۸۲۷۹۲۹۷

جو لوگ کہ اخیر تاریخ پر اس کام مین لگے تھے اون مین سے ۲۶۷ ۳۰ لوگ غیر ملکی تھے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین کل تعداد جہازات متعلق سلطنت برطانیہ کے ۲۱۵۴۳ تھے جنکا ٹنیج ۹۹۶۷۵۷۴ تھا۔

سنہ ۱۸۸۷ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک جو جہازات کہ سلطنت متحدہ مین بنے اور اون کی رجسٹری ہوئی اون کی تعداد اور ٹنیج حسب تفصیل ذیل ہے۔

(نقشہ ملاحظہ طلب ہو)

سال	بادبانی جہاز		دخانی جہاز		میزان	
	تعداد	ٹن جہازی	تعداد	ٹن جہازی	تعداد	ٹن جہازی
۱۸۸۷ء	۲۵۸	۱۳۸۳۶۲	۳۲۲	۲۲۵۴۴۰	۵۸۰	۳۰۶۷۱۹۰
۱۸۸۸ء	۲۶۹	۱۲۷۹۵	۴۶۵	۴۰۷۴۴۵	۷۳۴	۴۸۳۱۴۱
۱۸۸۹ء	۲۷۷	۷۵۶۹۶	۵۸۲	۵۵۴۰۲۴	۱۵۹	۶۷۱۰۰۵
۱۸۹۰ء	۲۷۷	۱۷۴۸۱	۵۸۱	۵۲۸۷۸۹	۱۵۸	۶۵۲۰۱۳
۱۸۹۱ء	۳۰۸	۱۹۱۹۱۷	۶۲۲	۴۷۸۶۸۲	۹۰۳	۶۷۰۵۹۹

غیر ملکی تجارت کے بادبانی اور دخانی جہاز جو سلطنت مستحدہ کی بندرگاہوں میں آئے اون کا مجمع حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	آئے				گئے			
	برٹش	غیر ملکی	میزان	برٹش	غیر ملکی	میزان	برٹش	غیر ملکی	میزان
۱۸۸۷ء	۲۳۴۴۶۰۰۰	۸۵۳۱۰۰۰	۳۲۱۷۷۰۰۰	۲۴۳۰۳۰۰۰	۸۶۸۱۰۰۰	۳۲۹۸۴۰۰۰	۴۶۹۴۹۰۰۰	۱۷۲۱۲۰۰۰	۶۵۵۱۶۱۰۰۰
۱۸۸۸ء	۲۹۹۴۹۰۰۰	۹۰۰۳۰۰۰	۳۳۹۵۲۰۰۰	۲۵۴۴۵۰۰۰	۹۰۲۰۰۰۰	۳۴۵۴۷۰۰۰	۵۰۳۹۵۰۰۰	۱۸۱۲۴۰۰۰	۶۸۵۱۹۰۰۰
۱۸۸۹ء	۳۵۵۹۵۰۰۰	۹۵۷۸۰۰۰	۳۵۵۲۴۰۰۰	۲۶۵۲۴۰۰۰	۹۸۴۱۰۰۰	۳۶۳۶۵۰۰۰	۵۲۴۶۹۰۰۰	۱۹۴۲۰۰۰۰	۷۱۸۸۹۰۰۰
۱۸۹۰ء	۲۹۷۷۷۰۰۰	۱۰۰۵۷۰۰۰	۳۹۸۳۵۰۰۰	۲۷۱۹۵۰۰۰	۱۰۲۵۳۰۰۰	۳۷۴۴۸۰۰۰	۵۳۹۷۳۰۰۰	۲۰۳۱۰۰۰۰	۷۳۲۸۴۰۰۰
۱۸۹۱ء	۳۱۶۳۷۰۰۰	۱۰۲۲۲۰۰۰	۴۱۸۵۹۰۰۰	۲۷۳۲۰۰۰۰	۱۰۶۳۳۰۰۰	۳۷۹۵۳۰۰۰	۵۳۹۵۷۰۰۰	۲۰۸۵۵۰۰۰	۷۴۸۱۲۰۰۰

جو جہاز کہ غیر ملکی تجارت کے یہاں آئے اونکی تعداد ۱۳۸۰۶ تھی اِن مین سے ۲۴۰۱۷ غیر ملکی تھے۔ اور جو جہاز کہ یہان سے گئے اون کی تعداد ۲۲۲۰۲ تھی جن مین سے ۲۴۵۸۹ غیر ملکی تھے۔

جو جہاز کہ صرف اپنا مال واسباب لیکر آئے اور چلے گئے اونکا تمنیخ حسب ذیل ہے۔

سال	آئے			گئے			میزان		
	برٹش	غیر ملکی	میزان	برٹش	غیر ملکی	میزان	برٹش	غیر ملکی	میزان
۱۸۸۷ء	۱۹۳۱۱۰۰	۶۶۸۸۰۰۰	۲۵۹۹۹۰۰۰	۲۳۱۱۵۰۰۰	۷۰۵۵۰۰۰	۳۰۱۷۰۰۰۰	۴۲۴۲۶۰۰۰	۱۳۷۴۴۰۰۰	۵۶۱۷۰۰۰۰
۱۸۸۸ء	۲۰۱۱۶۰۰۰	۶۹۹۱۰۰۰	۲۷۰۷۷۰۰۰	۲۴۱۳۷۰۰۰	۶۵۳۷۰۰۰	۳۱۶۶۴۰۰۰	۴۴۴۲۲۰۰۰	۱۴۴۹۹۰۰۰	۵۸۷۴۱۰۰۰
۱۸۸۹ء	۲۱۰۷۷۰۰۰	۷۴۴۰۰۰	۲۸۵۱۷۰۰۰	۲۴۷۶۶۰۰۰	۸۲۸۲۰۰۰	۳۳۰۴۸۰۰۰	۴۵۸۴۳۰۰۰	۱۵۶۲۳۰۰۰	۶۱۵۶۶۰۰۰
۱۸۹۰ء	۲۱۱۳۹۰۰۰	۷۸۳۹۰۰۰	۲۸۹۷۹۰۰۰	۲۵۲۶۷۰۰۰	۸۵۹۰۰۰۰	۳۳۸۶۷۰۰۰	۴۶۴۰۶۰۰۰	۱۶۴۳۰۰۰۰	۶۲۸۳۶۰۰۰
۱۸۹۱ء	۲۰۳۴۷۰۰۰	۷۷۵۴۰۰۰	۲۸۱۰۱۰۰۰	۲۵۱۸۸۰۰۰	۹۰۲۶۰۰۰	۳۴۲۱۳۰۰۰	۴۸۳۷۵۰۰۰	۱۶۷۸۰۰۰۰	۶۲۳۱۴۰۰۰

سنہ ۱۸۹۱ء مین جو غیر ملکی تمنیخ ۲۰۸۵۵۱۸۵ برٹش بندرگاہون مین آیا اوس مین سے ممالک ذیل سے حسب ذیل آیا تھا۔

ناروی	۵۰۴۵۵۳۸	فرانس	۱۸۵۱۰۰	روس	۵۰۳۷۸۸
جرمنی	۴۴۰۴۷۴	سویڈن	۱۷۶۲۷۰۵	اٹلی	۴۷۶۷۲۲
ہالینڈ	۱۹۴۳۸۵۴	بلجیم	۱۲۳۳۲۳	ریاستہائے متحدہ امریکا	۳۰۶۰۴۴
ڈنمارک	۱۸۸۹۸۷۱	اسپین	۹۵۲۲۶۳	آسٹریا	۱۳۳۹۱۱

کل ٹنیج جو سنہ ۱۸۹۱ء مین بندرگاہان ذیل مین آیا اور وہان سے گیا وہ حسب ذیل ہے۔
اس مین وہ ٹنیج داخل نہین ہے جو کنارہ کنارہ آیا اور چلا گیا۔

لندن	۱۳۴۲۵۵۱۷	نیوپورٹ	۱۸۳۷۲۶۳	گبرالٹر موتہ	۱۸۸۸۸۸۲
لیورپول	۱۰۰۸۷۹۰۸	ساؤتھمپٹن	۱۷۵۱۲۷۶	برسٹل	۸۳۰۲۸۲
کارڈف	۹۳۸۶۳۳۵	سندرلینڈ	۱۲۱۶۳۱۸	ٹارکی بولی	۷۷۱۷۰۱
نیوکاسل	۵۲۸۳۶۱۳	لیتھ	۳۷۴۵۵۸۰	گرنیاک	۴۳۸۵۲۹
ہل	۳۸۱۳۶۷۶	سوانسیا	۱۳۶۹۰۲۱	ٹنڈی	۴۰۳۸۰۹
شیلے اور جنوبی شیلڈس	۳۵۹۲۸۷۲	گرسبی	۱۳۵۶۳۲۴	بلفاسٹ	۲۴۳۹۹۰
گلاسگو	۲۲۵۷۰۰۵۷	مڈلس برو	۱۳۴۹۲۳۳	کارک	۱۳۱۳۲۴

جو جہازات سنہ ۱۸۹۱ء مین کنارہ کنارہ آئے اون کی تعداد ۳۱۰۷۷۰ تھی اور ٹنیج ۸۸۳۳۶۲۲ تھا اور جو گئے اونکی تعداد ۲۷۸۶۰۰ اور ۴۳۱۸۸۵۰۰ ٹنیج تھا۔ اور جو جہاز کہ برٹش بندرگاہون مین داخل ہوئے اونکی تعداد ۳۷۲۱۵۰ اور ٹنیج ۸۵۶۹۲۶۳۷ اور جو روانہ ہوئے اونکی تعداد ۳۴۰۶۰۲ اور ٹنیج ۸۱۱۴۲۱۰۵ تھا۔

وسائل آمدورفت اندرونی

۱۔ ریلوی

سنین ذیل کے اخیر پر برٹش ریلوے کی لنبائی جو جاری تھی اور اون کی بیشی سالانہ حسب ذیل ہے۔

سال	لائن جاری	اوسط مشیی سالانہ	سال	لائن جاری	اوسط مشیی سالانہ
	میل	میل		میل	میل
۱۸۵۰ء	۶۶۲۱	۲۶۵	۱۸۸۰ء	۱۷۹۳۳	۲۴۰
۱۸۶۰ء	۱۰۴۳۳	۳۸۱	۱۸۹۰ء	۲۰۰۷۳	۲۱۴
۱۸۷۰ء	۱۵۵۳۷	۵۱۰	۱۸۹۱ء	۲۰۱۹۱	۱۱۸

کل لائن جو یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو جاری تھی اوس میں سے انگلنڈ و ویلز میں ۱۴۱۵۶ میل اسکاٹ لینڈ میں ۳۱۷۲ میل اور آئرلینڈ میں ۲۸۶۳ میل تھی۔

۱۸۹۱ء اور پانچ سال گذشتہ میں سلطنت متحدہ کے کل ریلوی کی آمدنی مال و اسباب وغیرہ کے کرایہ سے اور مسافروں کی تعداد اور سرمایہ وصول شدہ اور جو لائن جاری ہے اوسکی لبنائی نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سال	ہر سال کے آخیر پر جاری لائن کی لمبائی میل میں	ہر سال کی آخیر پر سرمایہ وصول شدہ کی تعداد پونڈ میں	آمدنی: تعداد مسافران	آمدنی: مسافروں سے	آمدنی: مال و اسباب کے کرایہ سے	نیز ان کی کل آمدنی سوا متفرقات
۱۸۷۰ء	۱۵۵۳۷ میل	۶۹۸۵۴۵۱۵۴ پونڈ	۵۷۵۰۲۴۴۵۵	۲۶۸۸۹۶۱۴ پونڈ	۳۳۵۶۴۷۶۱ پونڈ	۶۲۸۶۲۶۷۴ پونڈ
۱۸۸۷ء	۱۹۵۱۸	۸۴۵۹۷۱۶۰۰۹	۷۳۳۶۷۸۷۳۱	۳۰۵۷۳۲۸۷	۳۷۳۴۱۲۹۹	۷۰۹۴۳۳۷۶
۱۸۸۸ء	۱۹۸۱۲	۸۷۶۵۹۵۹۶۳	۷۴۲۴۹۹۱۶۴	۳۰۹۸۴۰۹۰	۳۸۷۵۵۷۸۰	۷۲۸۹۴۶۶۵
۱۸۸۹ء	۱۹۹۴۳	۸۷۶۵۹۵۱۶۶	۷۷۵۱۸۳۰۷۳	۳۲۶۳۰۷۲۴	۴۱۰۸۶۳۳۳	۷۷۰۲۵۰۱۷
۱۸۹۰ء	۲۰۰۷۳	۸۹۷۴۷۲۰۲۶	۸۱۷۷۴۴۰۴۶	۳۴۳۲۷۹۶۵	۴۲۲۰۳۸۲	۷۹۹۴۸۷۰۲
۱۸۹۱ء	۲۰۱۹۱	۱۱۹۴۲۵۱۲۱	۸۴۵۴۶۳۶۶۸	۳۵۱۳۰۹۱۶	۴۳۲۳۰۷۱۷	۸۱۸۶۰۶۰۷

سنہ ۱۸۹۱ء کے سرمایہ ریلوی سے انگلنڈ کی ریلوی کا سرمایہ ۷۹۱۱۸۵۰۶ پونڈ اسکاٹ لینڈ کا ۱۲۵۳۰۰۱۱ پونڈ اور آئرلینڈ کا ۳۷۷۷۶۶۰۴ پونڈ تھا اور آمدنی مین سے انگلنڈ و ویلز مین ۳۲۰۹۶۰۲ پونڈ اور آئرلینڈ مین ۳۲۰۹۶۰۲ پونڈ آئے - اور ریلوی کی کارروائی مین جو خرچ ہوا اوسکی تعداد ۴۴۷۷۸۱۴۸ پونڈ ہوئی جو کل آمدنی کا فیصدی ۵۵ ہوتا ہے -

۳۰ مرجون سنہ ۱۸۹۲ء کو سلطنت متحدہ مین ۹۴۶ میل ٹرکون پر ٹرامو ے جاری تھی - جس سے سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ۳۵۴۱۴۳۱ پونڈ آمدنی ہوئی اور خرچ ۲۸۵۳۳۵۶ پونڈ ہوا اور باقی ۸۷۸۰۷۵ پونڈ بچ رہے اوسکے سرمایہ وصول شدہ کی تعداد ۱۰۰۰۳۵۷۱ پونڈ ہے اور اس سال مین جو مسافر اوس مین روانہ ہوئے اون کی تعداد ۶۷۸۵۴۶۰۵۹۱ تھے -

۲- نہرین اور اون مین کی آمدورفت

نقشۂ ذیل سے نہرون کی لنبائی اور اون مین کی آمدورفت اور آمدنی و خرچ بابت سنہ ۱۸۹۱ء کی صوبہ وار معلوم ہوگا -

	لنبائی میلون مین	تعداد مال و اسباب جو اونمین آیا گیا ٹنون مین	آمدنی	خرچ
نہرین جو ریلوی کمپنی کی نہین ہین	میل	ٹن	پونڈ	پونڈ
انگلنڈ و ویلز	۲۰۲۶	۲۷۷۱۵۸۷۵	۱۴۲۰۹۳۴۳	۸۲۱۰۶۰۰
اسکاٹ لینڈ	۶۹	۶۹۷۴۴	۱۲۰۱۱	۱۶۰۸۶
آئرلینڈ	۵۱۳	۴۸۹۱۹۴	۸۹۳۶۵	۷۱۵۴۱
میزان سلطنت متحدہ	۲۶۰۸	۲۸۲۷۴۸۱۳	۱۵۴۰۷۲۳	۹۴۸۶۹۵

نہرین جو ریلوی کمپنیون کی ہین				
انگلنڈ و ویلز	۱۰۲۴	۶۶۰۹۳۰۴	۴۳۷۰۸۰	۳۳۵۵۰۳
اسکاٹ لینڈ	۸۴	۱۳۸۶۶۱۴	۵۷۱۷۸	۲۶۵۹۹
آر لینڈ	۹۶	۳۰۳۸۶	۲۴۹۵	۴۴۵۶
میزان سلطنت متحدہ	۱۲۰۴	۸۰۲۶۳۰۷	۵۰۰۷۵۳	۳۶۶۵۵۸
میزان کل	۳۸۱۳	۳۶۳۰۱۱۲۰	۲۰۴۱۴۷۶	۱۳۱۵۲۵

سرمایہ وصول شدہ نہرون وغیرہ کا جو ریلوی کمپنیون کی نہین ہین ۱۸۸۸ء مین اس طرح پر تھا انگلنڈ و ویلز مین ۲۰۹۵۹۸۲۰ پونڈ اسکاٹ لینڈ مین ۱۲۵۴۰۴۷ پونڈ اور آر لینڈ مین ۲۰۷۱۳۰۸ پونڈ جسکی کل میزان ۲۴۲۸۵۱۷۵ پونڈ ہوتی ہے۔

۳۔ ڈاک اور تار برقی

آخر مارچ ۱۸۹۲ء کو سلطنت متحدہ کے ڈاکخانون کی تعداد ۱۹۱۰۱ تھی۔ علاوہ ان کے ٹرکون وغیرہ پر چٹھیات کے صندوقون کی تعداد ۲۳۳۰۱ تھی۔ اوسیوقت اس محکمہ کے عامی ملازمون کی تعداد ۸۲۳۰۶ تھی جس مین ۹۶۴۲ عورتین شامل ہین۔ اسکے سوا ۵۷۵۳۲ آدمی جس مین ۱۲۲۶۸ عورتین داخل ہین ایسے ملازم تھے جو عامی نہ تھے۔

نقشۂ ذیل سے اون خطوط کی تعداد صوبہ وار معلوم ہوگی جو سلطنت متحدہ کے ڈاک خانون مین ہوکر گذرے اور نیز اون کا اوسط فی کس آبادی پر بھی دریافت ہوگا۔

سنہ	تعداد خطوط				اوسط تعداد خطوط فی کس آبادی پر			
	انگلنڈ و ویلز	اسکاٹ لینڈ	آئرلینڈ	میزان	انگلنڈ و ویلز	اسکاٹلینڈ	آئرلنڈ	میزان
۱۸۷۹ء	۹۲۲۰۰۰۰۰۰	۹۹۰۰۰۰۰۰	۷۶۰۰۰۰۰۰	۱۰۹۷۰۰۰۰۰۰	۳۰۷	۲۷	۱۴	۳۲
۱۸۸۸ء	۱۲۹۷۰۰۰۰۰۰	۱۳۲۰۰۰۰۰۰	۹۳۰۰۰۰۰۰	۱۵۱۲۰۰۰۰۰۰	۴۶	۳۴	۱۹	۴۱
۱۸۸۹ء	۳۲۲۵۰۰۰۰۰	۱۳۶۰۰۰۰۰۰	۹۵۵۰۰۰۰۰	۱۵۵۹۰۰۰۰۰۰	۴۷	۳۴	۲۰	۴۲
۱۸۹۰ء	۱۴۱۳۰۰۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰۰	۹۶۷۵۰۰۰۰	۱۶۵۰۰۰۰۰۰۰	۵۰	۳۵	۲۰	۴۴
۱۸۹۱ء	۱۴۶۲۵۰۰۰۰	۱۴۳۰۰۰۰۰۰	۹۹۷۵۰۰۰۰	۱۷۰۵۵۰۰۰۰۰	۵۱	۳۶	۲۱	۴۵
۱۸۹۲ء	۱۵۱۶۰۰۰۰۰	۱۴۶۵۰۰۰۰۰	۱۰۵۰۰۰۰۰۰	۱۷۶۷۵۰۰۰۰۰	۵۲	۳۶	۲۳	۴۷

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ عیسوی مین جو پوسٹ کارڈ بک پیکٹ اخبارات پارسل ڈاک خانون سے روانہ ہوئے اون کی تعداد اور نیز جنسی فیصدی حسب ذیل ہے۔

	انگلنڈ و ویلز	جنسی فیصدی	اسکاٹلنڈ	جنسی فیصدی	آئرلنڈ	جنسی فیصدی	سلطنت میزان تعداد	جنسی فیصدی
پوسٹ کارڈ	۲۰۵۲۰۰۰۰۰	۵۱۲	۲۵۴۰۰۰۰۰	۵۱۸	۱۱۰۰۰۰۰۰	۱۲۸	۱۴۶۰۰۰۰۰۰	۵۱۲
بک پیکٹ	۴۲۵۰۰۰۰۰	۳۱۲	۴۵۳۰۰۰۰۰	۱۱۶	۲۵۰۰۰۰۰۰	۱۱۲	۴۹۵۳۰۰۰۰۰	۴۱۹
اخبارات	۱۲۸۸۰۰۰۰۰	۹۸	۱۷۰۰۰۰۰۰	۲۱۴	۱۷۰۰۰۰۰	۲۱۴	۱۶۲۸۰۰۰۰۰	۱۱۱
پارسل	۴۰۸۰۰۰۰۰	۶۱۷	۵۲۰۰۰۰۰	۷۱۱	۳۴۰۰۰۰۰	۵۱۸	۴۶۴۰۰۰۰۰	۶۱۶

سنہ ۱۸۹۰ء مین ۳۱ مارچ تک اور پانچ سال گذشتہ مین جرمنی آسٹریا ڈاک خانون سے جاری ہوئے اون کی تعداد حسب ذیل ہے۔

(نقشہ ملاحظہ ہو)

سال	ملکی منی آرڈر		میزان (اسمین نوآبادیوں کی اور غیر ملکی منی آرڈر بھی شامل ہیں)	
	شمار منی آرڈر	تعداد رقم	شمار منی آرڈر	تعداد رقم
۰		پونڈ		پونڈ
۱۸۸۰ء	۱۶۷۷۴۳۵۴	۲۴۷۷۶۳۳۱	۱۷۳۰۷۵۷۳	۲۶۳۷۱۰۲۰
۱۸۸۸ء	۹۵۵ ۲۷۷۷	۲۲۸۸۱۶۱۷۶	۱۰۷۴۴۵۳	۲۶۳۳۴۱۲۶
۱۸۸۹ء	۹۲۲۸۱۸۳	۲۲۹۵۷۶۴۹	۱۰۵۰۷۷۱۷	۲۶۶۱۸۰۵۲
۱۸۹۰ء	۹۰۲۷۷۵۰	۲۳۳۳۴۴۱۷	۱۰۳۷۴۱۴۴	۲۷۱۶۵۹۰۵
۱۸۹۱ء	۸۸۶۴۴۸ ۳	۲۳۸۹۷۷۷۷	۱۰۲۶۰۸۵۲	۲۷۸۶۷۸۸۷
۱۸۹۲ء	۸۹۰۶۵۷۶	۲۴۳۸۳۵۶۹	۱۰۳۴۶۶۳۰	۲۸۴۲۹۶۳۴

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ کے منی آرڈروں کی تفصیل صوبہ وار حسب ذیل ہے۔

۰	تعداد	رقم	تعداد فیصدی آبادی پر
انگلنڈ و ویلز	۷۳۴۲۲۹۹	۲۰۴۷۱۰۶۸ پونڈ	۲۵۰
اسکاٹ لنڈ	۱۰۲۱۶۹۸	۲۵۷۳۴۵۶	۲۵۱
آئرلنڈ	۵۴۲۵۷۹	۱۳۳۹۰۴۵	۱۰۶
میزان	۸۹۰۶۵۷۶	۲۴۳۸۳۵۶۹	۲۳۰۳

پوسٹل آرڈروں کی تعداد اور رقم حسب ذیل ہے۔

سال	تعداد	تعداد رقم
۱۸۸۸ء	۱۱۶۰۸۷۱۱	۱۴۶۹۶۳۷۰
	۴۰۲۸۲۳۲۱	۱۶۱۱۲۰۷۹
۱۸۸۹ء	۴۴۷۱۰۲۵۴۸	۱۷۷۳۷۸۰۲
۱۸۹۰ء	۴۸۸۴۱۷۶۵	۱۹۱۷۸۳۶۷
۱۸۹۱ء	۵۲۶۵۹۰۴۵	۲۰۵۶۳۷۵۰

ڈاکخانجات کا خرچ جس مین تار برقی شامل نہین ہے بابت سنہ ۱۸۹۲ء اور پانچسال گذشتہ کا حسب ذیل ہے۔

	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
کل آمدنی	۶۵۰۵۳۳۷	۹۱۰۲۷۷۶	۹۴۷۴۷۷۴	۹۸۵۱۰۲۸	۱۰۱۹۰۹۹۷
خرچ کارروائی	۵۹۳۳۸۲۰	۶۰۶۲۹۰۲	۶۴۶۶۲۶۳	۶۶۸۷۰۸۹	۷۱۴۲۲۱۶
خالص آمدنی	۲۷۷۱۵۱۷	۳۰۳۹۸۷۴	۳۰۸۰۵۱۱	۳۱۶۳۹۳۹	۳۰۴۸۶۹۸

۵ فروری سنہ ۱۸۷۶ء کو تار برقی کا سررشتہ سرکار نے اپنے آپ لیلیا ہے۔ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء مین تار کی لائن ۳۳۰۳۰ میل لمبی تھی اور تار کی لمبائی ۲۲۸۲۰۲ میل تھی اس مین پرائیوٹ لوگون کے تار بھی شامل ہین مگر ریلوی کمپنیون کا تار اس مین داخل نہین ہے۔

سنین ذیل مین تار برقی کی آمدنی وخرچ حسب ذیل تھا۔

	۱۸۷۶ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
کل آمدنی	۱۲۷۶۶۲	۲۰۹۴۰۴۸	۲۳۲۵۷۱۵	۲۴۱۶۶۹۱	۲۵۰۸۱۳۸
خرچ کارروائی	۱۰۳۱۵۲۴	۱۹۶۹۰۹۶	۲۱۷۹۹۲۱	۲۲۶۵۳۳۰	۲۵۰۶۹۸۹
باقی خالص آمدنی	۲۴۰۵۱۳۰	۱۲۴۹۵۲	۱۴۵۷۹۴	۱۵۱۳۵۳	۱۱۴۹

چونکہ سرمایہ پر تقریباً ۳۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ سود دینا پڑتا ہے اسلئے اوس سے جو آمدنی ہوتی ہے بلحاظ خرچ کے اوس مین نقصان ہوتا ہے۔

نقشۂ ذیل سے اون مقامات تار برقی کی تعداد معلوم ہوگی جو سنہ ۱۸۷۹ء مین اور نیز پانچسال گذشتہ مین ڈاک کے تار گھرون سے بھیجے گئے۔

	انگلنڈ و ویلز	اسکاٹ لنڈ	آرلینڈ	سلطنت متحدہ
۱۸۷۹ء	۲۰۰۴۲۹۱۸	۲۴۷۷۰۰۳	۱۰۵۹۸۵۴	۲۴۴۵۹۷۷۵
۱۸۸۸ء	۴۴۹۲۵۲۷۰	۵۴۳۰۶۲۴	۳۰۴۷۵۴۱	۵۳۴۰۳۴۲۵
۱۸۸۹ء	۴۸۵۳۲۶۲۲	۵۹۹۱۲۲۳	۳۲۴۱۴۵۵	۵۷۷۶۵۳۴۷
۱۸۹۰ء	۵۲۴۱۶۷۷۹	۶۵۳۹۲۸۹	۳۴۱۱۹۶۶	۶۲۳۶۸۰۳۴
۱۸۹۱ء	۵۵۶۵۸۰۸۸	۷۰۷۷۳۶۸	۳۶۷۳۷۳۵	۶۶۴۰۹۲۱۱
۱۸۹۲ء	۵۸۷۶۹۱۰۵	۷۱۵۵۱۸۰	۳۷۶۴۱۹۵	۶۹۶۸۵۴۸۰

سنہ ۱۸۹۱ء میں سرکاری تار گھروں کی تعداد جس میں ریلوی کے ۱۷۴۷ تار گھر بھی شامل ہیں ۷۶۷۹ تھے۔

سررشتۂ تار برقی کے متعلق ۲۸ ٹیلیفون ایکسچنج بھی ہیں جو جگہ جگہ شہروں اور بڑے بڑے قصبات میں جاری ہیں۔ ان میں پیدہ دہندوں کی تعداد ۱۳۷۰ ہے۔

سوائے اسکے لنڈن کے صدر دفتر کو دوسرے دفاتر سے ملانے کے واسطے ۴۶ میل لمبا ایک نیومیٹک ٹیوبنگ (ہوائی نل) بھی ہے۔

روپیہ اور اوسکا لین دین

نقشۂ ذیل سے اوس سکہ کی تعداد معلوم ہوگی جو سنین ذیل میں شاہی دارالضرب سے بنکر نکلا۔ اور نیز برٹش سونے چاندی کے سکہ کی تعداد معلوم ہوگی

جو ملک سے باہر گیا یا اندر آیا

سال	سکہ طلا جو جاری ہوا	سکہ نقرہ جو جاری ہوا	سکہ مس جو جاری ہوا	سکہ طلا		سکہ نقرہ	
				درآمد	برآمد	درآمد	برآمد
۱۸۷۸ء	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۷ء	۲۲۶۵۱۰۰	۵۶۷۳۲۸	۳۹۲۰۵	۶۰۵۶۰۰۱	۳۵۴۸۸۸۲	۱۵۱۱۳۹	۱۸۴۴۹۴
۱۸۸۸ء	۱۹۰۸۷۰۰	۹۰۹۷۹۹	۵۷۶۸۰	۴۴۳۰۷۰۶	۲۳۷۴۵۲۸	۱۲۳۱۴۲	۲۹۹۷۳۴۰
۱۸۸۹ء	۲۰۳۳۰۰۰	۷۹۳۶۴۶	۴۱۳۴۵	۷۱۴۶۲۲۶	۱۰۲۱۵۱۲۳	۱۰۶۵۶۸	۳۷۸۲۸۸
۱۸۹۰ء	۵۵۰۰۷۰۰	۲۱۷۸۸۸۸	۶۶۹۵۰	۶۵۱۱۲۰۵	۱۰۳۸۹۴۹۹	۱۴۷۶۳۵	۵۲۸۵۸۱
۱۸۹۱ء	۴۹۸۰۱۵۶	۱۷۹۴۶۴۸	۹۰۲۸۵	۹۲۴۲۷۸۷	۱۳۵۶۱۲۹	۸۴۱۸۶	۵۰۶۹۹۶
۱۸۹۲ء	۶۰۲۳۴۴۸	۱۰۰۵۴۸	۱۹۳۳۵	۱۵۳۴۸۹۱۹	۱۱۶۷۴۴۵۴	۱۰۰۸۸۸	۳۷۹۴۰۸

سرکاری بینک آف انگلستان متحدہ میں کوئی نہیں ہے۔ مگر انگلنڈ بینک اور اسکاٹ لینڈ بینک اور آئرلینڈ بینک کو سرکار سے (چارٹر) سند ملی ہوئی ہے۔ اور انگلنڈ بینک اور آئرلینڈ بینک، سرکار کو روپیہ بھی قرض دیا کرتے ہیں۔ دسمبر سنہ ذیل میں انگلنڈ بینک کی حالت حسب ذیل تھی۔

	سررشتہ (اشوینی) اجرا			سررشتہ بینک (یعنی لین دین)			
	نوٹ کا اجرا	سکیورٹیز (قسمکات قرضہ)	غیر سکوک چاندی سونا	سرمایہ اور ریسٹ (فاضلہ) (حصہ دار بینک کی ضرورتوں کے لئے)	امانت اور پوسٹ بل	سکیورٹیز (قرضہ)	نوٹ (ان زیر گردش) (جو بینک میں ہیں)
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
	۲۱۵۲۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰	۱۴۱۵۲۰۰	۱۶۶۴۰۰۰	۱۶۳۶۱۰۰۰	۱۳۰۴۰۰۰	۸۹۶۰۰۰۰
	۲۶۱۸۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰۰	۱۳۱۹۰۰۰۰	۱۷۷۰۶۰۰	۱۸۱۴۶۰۰۰	۲۷۴۱۸۰۰۰	۷۷۸۰۰۰۰
	۲۰۰۳۶۰۰	۱۴۶۵۰۰۰۰	۱۳۳۸۶۰۰۰	۱۶۹۱۰۰	۲۲۰۷۸۰۰۰	۳۰۶۱۱۰۰۰	۸۶۲۳۰۰۰

۱۸۸۴ء	۳۵۷۸۴۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۲۰۷۸۴۰۰۰	۱۶۴۶۰۰۰	۲۶۷۶۱۰۰۰	۳۴۰۵۶۰۰۰	۹۶۴۲۰۰۰	۷۰۹۰۰۰
۱۸۸۸ء	۳۲۵۱۰۰۰۰	۱۶۲۰۰۰۰۰	۱۸۳۱۰۰۰۰	۱۷۷۰۱۰۰۰	۲۹۴۶۲۰۰۰	۳۴۵۷۱۰۰۰	۱۰۴۴۳۰۰۰	۹۲۹۰۰۰
۱۸۸۹ء	۳۳۵۱۹۰۰۰	۱۶۲۰۰۰۰۰	۱۷۳۱۹۰۰۰	۱۷۶۸۱۰۰۰	۲۸۸۲۲۰۰۰	۳۶۹۱۳۰۰۰	۹۱۰۴۰۰۰	۸۸۲۰۰۰
۱۸۹۰ء	۳۹۱۹۳۰۰۰	۱۶۴۵۰۰۰۰	۲۳۴۴۳۰۰۰	۱۷۷۹۶۰۰۰	۳۹۹۹۱۰۰۰	۴۶۹۸۵۰۰۰	۱۴۰۷۹۰۰۰	۷۲۳۰۰۰۰
۱۸۹۱ء	۳۸۰۹۹۰۰۰	۱۶۴۵۰۰۰۰	۲۱۹۴۹۰۰۰	۱۷۷۲۰۰۰	۳۶۲۱۶۰۰۰	۴۰۸۳۳۰۰۰	۱۲۴۲۶۰۰۰	۶۴۶۰۰۰
۱۸۹۲ء	۳۹۶۱۶۰۰۰	۱۶۴۵۰۰۰۰	۲۳۱۶۶۰۰۰	۱۷۶۶۹۰۰۰	۳۶۲۳۶۰۰۰	۴۶۷۱۴۰۰۰	۱۴۱۲۹۰۰۰	۱۲۳۲۰۰۰

نقشہ ذیل سے انگلنڈ اسکاٹ لینڈ آئرلینڈ کے جائنٹ اسٹاک بنکوں کا حال جس میں نیشنل بنک بھی داخل ہیں اور جو اکتوبر سنہ ذیل میں موجود تھے معلوم ہوگا۔

	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۹۲ء
انگلنڈ و ویلز					
زرامانت	۳۵۲۰۰۰۰۰	۳۸۰۸۰۰۰۰	۳۵۲۱۰۰۰۰	۴۰۸۴۷۷۰۰۰	۴۳۵۳۴۰۰۰۰
نقدی موجودہ اور واجب الوصول عند الطلب	۹۲۲۹۹۰۰۰	۱۰۰۵۸۲۰۰۰	۹۷۴۱۰۰۰۰	۱۰۷۴۲۱۰۰۰	۱۲۰۲۶۴۰۰۰
ریزرو نوٹ موجودہ انگلنڈ بنک	۱۲۵۵۵۰۰۰	۱۴۴۴۹۰۰۰	۸۶۲۳۰۰۰	۱۴۰۷۹۰۰۰	۱۶۲۹۸۰۰۰
اسکاٹ لنڈ					
زرامانت	۸۲۴۰۳۰۰۰	۸۵۰۲۳۰۰۰	۸۸۲۶۴۰۰۰	۹۱۶۱۰۰۰	۹۲۵۲۰۰۰۰
نوٹ	۵۶۸۲۰۰۰	۵۸۴۵۰۰۰۰	۶۲۰۷۰۰۰	۶۴۶۷۰۰۰	۶۵۵۷۰۰۰
نقدی موجودہ اور واجب الوصول عند الطلب	۱۹۰۷۷۰۰۰	۱۹۸۴۶۰۰۰	۲۱۴۱۲۰۰۰	۲۱۴۲۷۰۰۰	۱۹۵۴۲۰۰۰
آئرلنڈ					
زرامانت	۳۵۱۸۳۰۰۰	۳۷۱۸۶۰۰۰	۳۶۸۴۳۰۰۰	۳۸۵۲۰۰۰۰	۴۰۳۱۶۰۰۰
نوٹ	۵۲۰۷۰۰۰	۶۱۹۹۰۰۰	۶۶۶۴۰۰۰	۶۶۴۲۰۰۰	۵۷۵۲۰۰۰
نقدی موجودہ اور واجب الوصول عند الطلب	۷۷۹۵۰۰۰	۸۸۱۶۰۰۰	۹۹۰۳۰۰۰	۹۰۸۷۰۰۰	۱۱۸۵۰۰۰

اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء میں انگلنڈ اور ویلز میں ۱۰۴ جائنٹ اسٹاک بنک تھے جنکی شاخیں

۲۲۴۲ تھین - ۴ جزیرہ مین اور جزائر چینل مین تھے جنکی شاخین ۱۲ تھین - ۱۰ اسکاٹلینڈ مین ۹۶۶ شاخون کے ساتھ - ۹ آئرلینڈ مین ۴۵۵ شاخین - نوآبادیون کے جائنٹ اسٹاک بنیک کے دفاتر لندن مین ۴۸ تھے اور اونکی ۱۷۵۰ شاخین تھین - ۱۰۰ بنیک غیر ملکی مع ۱۰۲ شاخون کے - انگلنڈ ویلز مین ۴۰ پرایوٹ بنیک بھی تھے جنکا زر امانت ۱۶۲۹۹۰۷۰۰ پونڈ اور نقدی موجودہ اور واجب الوصول عند الطلب ۲۱۰۷۶۳۰۰ پونڈ تھا اور سرمایہ شرکا اور زر بچت ۱۳۲۳۴۲۴۰ پونڈ تھا -

اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء مین جائنٹ اسٹاک بینکون کی حالت حسب ذیل تھی -

	انگلش	اسکاچ	آئرش	نوآبادیون کا	غیر ملکی
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
سرمایہ چندہ	۲۰۶۱۴۰۰۰	۲۸۸۸۵۰۰۰	۲۵۲۹۹۰۰۰	۳۷۴۴۲۰۰۰	۲۹۰۲۶۰۰۰
" ادا شدہ	۵۷۵۴۴۰۰۰	۹۰۵۲۰۰۰	۷۰۶۵۰۰۰	۲۲۶۹۱۰۰۰	۱۸۲۲۶۰۰۰
" کی قیمت بازار	۱۶۸۵۴۷۰۰۰	۲۴۵۷۰۰۰۰	۱۸۰۵۰۰۰۰	۳۸۲۰۴۰۰۰	۲۴۰۲۵۰۰۰
ریزرو فنڈ و دیوالہ فنڈ (مفقت ناران) وغیرہ	۳۰۸۴۱۰۰۰	۵۹۱۴۰۰۰	۳۴۱۴۰۰۰	۱۲۲۱۲۰۰۰	۷۱۹۲۰۰۰
نوٹ جو جاری ہین -	۲۷۸۶۷۰۰۰	۶۵۵۷۰۰۰	۵۷۵۲۰۰۰	۹۲۶۷۰۰۰	۲۶۳۹۰۰۰
زر امانت اور زر حسابات موجودہ	۴۳۵۳۴۵۰۰۰	۹۲۵۲۰۰۰۰	۴۰۳۱۶۰۰۰	۱۷۸۰۰۶۰۰۰	۵۸۳۰۳۰۰۰
کل تعداد قرضہ	۵۶۹۹۳۳۰۰	۱۱۹۲۸۴۰۰۰	۵۷۱۸۸۰۰۰	۲۵۲۳۱۲۰۰۰	۱۱۰۶۰۵۰۰۰
نقدی موجودہ و زر واجب الوصول عند الطلب	۱۲۰۲۶۴۰۰۰	۱۹۵۴۲۰۰۰	۸۱۸۵۰۰۰	۳۷۳۷۰۰۰۰	۱۶۸۴۰۰۰۰
انوسٹمنٹ یا زر تجارت (بجز حصص منفعتی کے جو مین ہوا)	۱۲۱۵۳۹۰۰۰	۲۹۷۹۷۰۰۰	۱۷۱۵۲۰۰۰	۱۵۷۴۹۰۰۰	۷۳۶۸۰۰۰
ڈسکاونٹ ایڈوانس وغیرہ	۳۰۷۰۹۹۰۰۰	۶۲۴۲۹۰۰۰	۳۸۱۶۰۰۰	۱۹۱۷۷۹۰۰۰	۸۴۱۳۵۰۰۰
کل سرمایہ -	۵۶۹۹۳۳۰۰۰	۱۲۹۲۸۴۰۰۰	۵۷۱۸۸۰۰۰	۲۵۲۳۱۲۰۰۰	۱۱۰۶۰۵۰۰۰

سنین ذیل میں ڈاک خانہ کے سیونگ بینکوں کی حالت حسب ذیل تھی

		انگلنڈ و ویلز	اسکاٹ لنڈ	آئرلنڈ	سلطنت متحدہ
۱۸۸۷ء	وصول	۱۶۳۰۵۹۹۴	۴۱۴۱۱۰۴	۱۰۵۹۹۰۸	۱۰۰۷۸۰۰۰۰
	ادا	۱۳۵۲۴۰۷۴	۳۲۶۲۵۳	۸۲۹۹۵۱	۱۴۶۸۰۲۷۸
	سرمایہ	۴۹۸۹۸۴۰۸	۱۱۴۲۰۲۵	۲۹۳۳۰۳۲	۵۳۹۷۴۰۴۵
۱۸۸۸ء	وصول	۱۸۷۲۳۸۲۹	۴۵۰۰۰۵۷	۱۹۱۱۷۸	۲۰۳۶۵۰۶۴
	ادا	۱۴۵۷۲۰۳۳	۳۴۰۲۱۴	۸۹۰۴۸۸	۱۵۸۰۲۴۳۵
	سرمایہ	۵۴۰۷۰۲۰۴	۱۱۵۲۴۶۷	۳۰۳۳۷۲۲	۵۸۵۵۶۳۹۴
۱۸۸۹ء	وصول	۱۹۵۷۲۰۴۱	۵۰۰۶۰۷	۱۱۸۴۸۴۵	۲۱۲۰۷۴۹۳
	ادا	۱۵۴۹۴۸۵۲	۳۷۵۸۶۹	۹۲۳۵۴۶	۱۶۸۱۴۲۶۷
	سرمایہ	۵۸۱۴۷۳۹۳	۱۳۰۷۲۰۶	۳۴۷۵۰۲۱	۶۲۹۹۹۶۲۰
۱۸۹۰ء	وصول	۲۰۷۶۹۸۰۳	۵۵۸۳۰۷	۱۲۱۰۵۴۳۷	۲۲۵۴۸۰۴۷
	ادا	۱۶۴۹۵۲۰۳	۴۳۶۴۲۹	۹۷۷۲۲۹	۱۷۹۰۹۸۶۰
	سرمایہ	۶۰۴۲۱۹۹۴	۱۴۹۹۰۸۴	۳۷۱۳۷۲۹	۶۷۶۳۵۸۰۷
۱۸۹۱ء	وصول	۲۱۱۷۰۲۸۱	۵۶۰۹۶۴	۱۲۶۱۸۰۵	۲۲۹۹۳۰۵۰
	ادا	۱۷۵۷۴۰۴۷	۴۴۵۲۴۲	۱۰۰۰۵۶۶	۱۹۰۱۹۸۵۵
	سرمایہ	۶۶۰۱۸۴۲۹	۱۶۱۴۸۰۶	۳۹۷۴۹۶۹	۷۱۶۰۸۰۰۲

ذیل میں ٹرسٹیون کے سیونگ بینکون کی حالت درج کی جاتی ہے

		انگلنڈ	ویلز	اسکاٹ لنڈ	آئرلنڈ	سلطنت متحدہ
		پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
۱۸۸۷ء	وصول	۶۸۷۱۸۰۷	۱۲۲۸۱۴	۲۴۷۲۵۹۰	۴۰۹۳۵۰	۹۸۷۶۰۶۱
	سود جمع شدہ	۹۴۹۱۴۲	۲۴۳۰۸	۲۲۴۵۷۶	۵۲۲۴۲	۱۲۵۰۲۶۸
	ادا	۷۷۰۶۲۵۵	۱۸۳۶۴	۲۳۴۰۳۳	۴۲۸۶۷۳	۱۰۷۰۸۶۰۲
	سرمایہ	۳۵۵۹۵۸۹	۹۱۰۱۷	۸۶۸۸۳۵۴	۲۰۶۲۸۰۸	۴۰۲۰۲۲۲۲
۱۸۸۸ء	وصول	۶۶۰۶۹۴۱	۱۱۷۹۳۲	۲۵۸۴۱۸۱۳	۴۰۸۲۵۰	۹۷۹۶۳۰۷
	سود جمع شدہ	۹۰۲۳۵۵	۲۳۷۱۳	۲۳۶۲۳۸	۵۲۴۳۲	۱۲۵۶۷۳۸
	ادا	۸۸۲۷۶۶۶	۱۶۶۵۵۴	۲۴۴۰۳۴	۴۷۶۴۲۵	۱۱۹۱۰۹۷۹
	سرمایہ	۳۴۳۹۸۶۱۹	۸۹۰۲۶۳	۹۰۰۸۷۸۱	۲۰۴۷۰۶۵	۴۶۴۰۴۶۸۸
۱۸۸۹ء	وصول	۶۳۵۹۵۰۷	۱۲۲۰۵۳	۲۶۷۸۳۴۰	۴۰۷۵۸۱	۹۵۵۷۹۳۱
	سود جمع شدہ	۳۲۳۴۷۰	۲۱۲۸۱	۲۲۱۷۰۵	۴۸۲۴۹	۱۱۱۴۷۰۵
	ادا	۸۲۷۵۳۲۳	۱۵۱۰۷۱	۲۵۹۶۰۴۱	۴۱۶۷۰۶۹	۱۱۹۳۹۵۰۴
	سرمایہ	۳۲۸۱۶۳۲۳	۸۷۲۹۲۱	۹۳۷۲۶۴۵	۲۰۶۵۸۶۲	۴۵۰۲۷۸۲۰

۱۸۹۰ء	وصول	۶۲۳۴۹۹۶	۱۲۴۰۵۵	۲۸۲۴۳۹۱	۳۸۰۹۶۵	۹۵۶۴۰۷
	سود جمع شدہ	۷۸۸۳۳۳	۲۰۹۷۶	۲۲۷۲۴۲	۴۸۱۷۴	۱۰۸۴۷۲۵
	ادا	۸۶۰۷۲۰۱	۱۶۵۵۰۲	۲۸۷۰۴۰۷	۴۸۳۲۹۰	۱۲۱۲۶۴۰۰
	سرمایہ	۳۱۲۳۲۴۵۱	۸۵۲۴۵۵	۹۵۵۳۹۷۱	۲۰۱۶۷۵	۲۳۶۵۰۵۵۲
۱۸۹۱ء	وصول	۷۹۱۶۴۹۵	۱۲۲۶۵۴	۲۸۳۲۴۲۷	۳۸۱۸۹۴	۹۲۵۳۴۷۰
	سود جمع شدہ	۷۶۰۶۰۵	۲۰۷۶۶	۲۳۲۹۵۹	۴۶۹۰۶	۲۰۶۱۲۳۶
	ادا	۷۶۹۴۷۲۰	۱۴۴۵۳۷	۲۷۹۸۹۲۰	۴۵۱۴۹۶	۱۱۰۸۹۶۹۳
	سرمایہ	۳۰۲۱۴۸۱۱	۸۵۱۳۰۸	۹۸۲۰۴۳۷	۱۹۰۸۹۷۹	۴۲۸۷۵۰۶۵

ادا میں وہ روپیہ بھی شامل ہے جس سے امانت دہندوں کے واسطے گورنمنٹ اسٹاک خریدا گیا ہے۔ اور سرمایہ میں امانت دہندوں کا گورنمنٹ اسٹاک داخل نہیں ہے فقط

راقم

حسن

نمبر ۶ جلد

حسن

بابت ماہ جون ۱۸۹۴ء

قاہرہ کی مسجد عمرو .... } از جناب عبدالحق صاحب طالب علم
..... } مدرسۃ العلوم علیگڈھ (صفحہ ۱)
سوانح عمری نواب عبداللطیف خان } از جناب اے۔ اچ۔ عاصم (صفحہ ۳۱)

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

سنہ ۱۸۹۴ء

قاہرہ کی مسجد عمرو

گو اسلامی سلطنتین دنیا سے قریب قریب مٹ چکی ہین۔ اور وہ پرانی تزک و شان صرف قصے کہانیون مین رہ گئی ہے مگر پھر بھی اوس زمانہ کی یادگارین اور عظیم الشان عمارین اون لوگون کا نشان دے رہی ہین۔ گو وہ خود مٹنے کو ہین۔ مگر اون مٹے ہوؤن کا پتہ کچھ اُن ہی سے لگ سکتا ہے۔ یہ چیزین دیکھ دیکھکر یا اونکے حالات پڑھکر دل مین کسی قدر مسرت پیدا ہوتی ہے کہ ہم بھی کچھ تھے۔ مگر مسرت کیسی۔ یون کہیے کہ پرانے زمانہ کا خیال آتے ہی اپنی اور اپنے بزرگون کی حالت کا مقابلہ کرکے کچھ تھوڑی دیر کے لیے رو لیتے ہین۔

ہمنے مانا بھی کہ یہ دل سے بھلادین قصے
یہ بھی منظور ہے ہمکو کہ ہمارے بچے
یہ سمجھ لین کہ ہم ایسے ہی تھے اب ہین جیسے
دیکھنے پائین نہ تاریخ عرب کے صفحے

کبھی بھولے بھی سلف کو نکرین یاد مگر
یادگارون کو زمانہ سے مٹادین کیونکر

اس وقت ہم مسلمانون کی ایک مشہور عمارت۔ **خانۂ خدا** یعنی "**قاہرہ کی مسجد عمرو**" کے تاریخی حالات لکھتے ہین۔ جو ہمین امید ہے کہ دلچسپی سے خالی نہونگے۔

ہجری کے بیسوین سال (سنہ ۶۴۱ء) حضرت عمرؓ کی خلافت مین **عمرو ابن العاص** نے مصر پر لشکرکشی کی۔ پہلی شاہی جمعیت جسنے اسلامی فوج کا مقابلہ کیا۔ اوس قلعہ کی

فوج تھی - جسکے قریب مین ایک ایسی اسلامی عمارت بننے والی تھی جسمین اُس "صدہ الاشرکا" کے نام کی گونج اب تک سنائی دے رہی ہے - اس محاصرہ کے حالات مختلف روایتون نے اس قدر پیچیدہ کر دیے ہین - کہ ہم اس کا کچھ فیصلہ نہین کر سکتے - مگر اس مین کچھ شک نہین کہ خواہ یہ محاصرہ ایک مہینے تک رہا ہو یا سات مہینے تک - آخر کار محصورین نے اپنے آپ کو اوس مسلمان سپہ سالار کے حوالے کر دیا -

اب اوسنے اپنے لشکر کا رُخ **اسکندریہ** کی طرف پھیرا - کہتے ہین کہ جب شمال کی طرف مارچ کرنے کے لیے خیمے وغیرہ اوکھاڑے جا رہے تھے - تو معلوم ہوا کہ عمرو کے خیمہ مین ایک قمری نے گھونسلا بنا لیا ہے مہمان نوازی کے خیال سے جو اون لوگون کی گھٹی مین شامل تھا - حکم دیا - کہ اس خیمے کو ہاتھ تک نہ لگائین اور یونہی کھڑا رہنے دین - اور چنانچہ جب وہ اسکندریہ سے واپس آیا - تو اوس خیمے کو وہین پایا - اور اوس جگہ ایک شہر آباد کیا - جسکا نام ("الفسطاط") (خیمہ) رکھا -

اوس وقت اگر قلعہ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر آس پاس کا سین دیکھا جاتا - تو آجکل کے سین سے بالکل مختلف نظر آتا - دریاے نیل کا رُخ اون دنون کسی قدر مشرق کی طرف تھا - اور سیدھا قلعہ کے مغرب کی طرف کو بہتا تھا - یہان تک کہ اوسکے مغربی دروازے سے ہم کشتی مین بیٹھ سکتے تھے - مگر آجکل قلعے اور دریا مین پورے ایک چوتھائی میل کا فاصلہ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ نیا گانون جو آج کل ہم خشک زمین پر آباد دیکھتے ہین کسی دن پانی مین تھا - قلعہ سے آگے بڑھکر عیسائیون کی چند عبادتگاہین نظر آتی تھین - چند تو نئی قاہرہ

کی حدود کی شمال و مغرب کو اور کچھہ جنوب کی طرف واقع تہین - اوس وسیع میدان مین جو قلعہ کے جنوب اور مشرق کی طرف واقع ہے - آجکل چند ٹوٹی پہوٹی قبرین نظر آتی ہین مگر اوس وقت یہ ایک لق و دق میدان تھا جسمین کہین کہین مزروعہ زمین کے ٹکڑے دکہائی دیتے تھے - اور علاوہ ان چند مکانون کے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے - کوئی عمارت کا نشان نظر نہین آتا تہا -

قلعہ کے ذرا شمال کی طرف گہاس کا ایک قطعہ تہا جس مین انگور کی بیلین اور چند درخت لگے ہوے تھے یہان عمرو کی فوج کے ایک بہادر سپاہی **کیبسبہ** ابن **کلثوم** نے محاصرہ کے وقت اپنا خیمہ لگایا - اور جب وہ لوگ فتح اسکندریہ کے بعد واپس آئے تو اوسنے اپنی وہی پرانی جگہہ پسند کی - مگر عمرو کا مکان اوس سے کسی قدر مشرق کی طرف واقع تہا - اسی اثنا مین مسلمانون کے معزز خلیفہ حضرت عمرؓ نے تمام نئے فتح کیے ہوے ملکون کے حاکمون کے نام یہ احکام جاری کیے کہ وہ اپنے اپنے صوبون مین مسجدین بنوائین - چنانچہ **عمرو** کے نام بھی یہ حکم صادر ہوا - کہ وہ دریاے نیل کے ساحل پر ایک مسجد تعمیر کرائے - عموماً لوگون کی یہ راے تہی کہ اس عمارت کے لیے **کیبسبہ** کے مکان اور باغ سے عمدہ اور کوئی جگہہ نہین ہوسکتی - اس لیے **عمرو** نے اوس سے یہہ درخواست کی - اور ساتھہ ہی یہ بہی کہا - کہ اس کے بدلے مین جو جگہہ وہ پسند کرے مین دینے کو تیار ہون - مگر **کیبسبہ** نے اپنی خوشی سے وہ زمین مسلمانون کی عبادتگاہ کے لیے دیدی - اس دریا دلی کی تعریف مین جو نظم اوس وقت لکہی گئی تہی - ابتک موجود

اسلیے اُس عالیشان مسجد کی بنیاد اوسی جگہ پر ۲۱ ہجری ۶۴۲ عیسوی مین رکھی گئی۔ خوش قسمتی سے ہمارے پاس ایک ایسے شخص کی شہادت موجود ہے۔ جسنے اوس مسجد کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہے۔ جسکا رقبہ وہ لکھتا ہے ۵۰ درع العمل × ۳۰ درع العمل ہے جسکے چارون طرف ایک سڑک تھی۔ اور چھ دروازے تھے جنمین سے دو عمرو کے مکان کے مقابل تھے (یعنی شرق کو) دو شمال کو اور دو مغرب کو۔ اور اس طرح جنوب کی طرف کی جگھہ بند تھی۔ جو قبلہ کا رخ تھا جسکی طرف نماز پڑھتے وقت تمام دنیا کے مسلمانون کے منہ پھرتے ہین۔ مسجد کی چھت بہت نیچی تھی اور فرش پتھر وغیرہ کا بنا ہوا نہین تھا بلکہ صرف چھوٹے چھوٹے کنکر پڑے تھے۔ کہتے ہین کہ قبلہ رکھتے وقت پیغمبر خدا کے کوئی اسی ۸۰ صحابی موجود تھے۔ جو مسلمانون کی نظرون مین اوسکی وقعت اور تقدس کو اور بڑھا دیتا ہے۔ مگر اس مسجد مین ایک نہایت ہی تعجب انگیز بات یہ تھی۔ کہ اس مین اور مسجدون کی طرح جو ہم آجکل دیکھتے ہین محراب بالکل نہ تھی۔ میرا اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ وہان کوئی اندر سے خالی محراب جو عموماً ہم دیکھتے ہین نہین تھی۔ مگر بجاے اسکے یہان کچھہ نہ کچھہ ضرور تھا جس سے مکہ کا رُخ معلوم ہوتا تھا۔ مگر یہان عمرو نے ایک منبر ضرور رکھا تھا جسکی نسبت حضرت عمرؓ نے اوٹھا دینے کا حکم دیا۔ اور کہا گیا "تمھارے لیے کھڑا ہونا کافی نہین ہے جبکہ ہر مسلمان تمہارے قدمون کے نیچے بیٹھتے ہین"۔

یہ تھی عمرو کی اصل مسجد۔ ایک سادہ مکان (۲۸۰۹ × ۱۷۰۳۴ میٹرز) کا جسکے نیچے جھکی ہوئی چھت کئی ستونون کے سہارے کھڑی تھی۔ جو شاید کسی قریب کے گانون سے

یا میمفس سے جو دریاے نیل سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے منگائی گئی تھی۔ اسکی دیوارین غالبًا پکی مگر زیادہ تر قیاس یہ ہے کہ کچی اینٹون کی چنی ہوئی تھین۔ جنکا کھردراپن یہ تیار ہا تھا کہ ان پر پلاسٹر نہین کیا گیا۔ فرش کنکر کا تھا۔ روشنی کا وہی انتظام تھا جو آجکل ہے۔ یعنی چھت مین ایک بڑا سا مربع سوراخ ہے۔ یہ بالکل ایک سادہ مسجد تھی۔ نہ اس مین مینارے تھے۔ نہ اسمین کسی قسم کی بیرونی یا اندرونی آرایش کا سامان تھا صرف ایک منبر تھا۔ جو تھوڑے دنون بعد وہ بھی پھنکوا دیا گیا۔ لیکن باوجود اسکے یہی مسجد تھی جسکا نام بعد مین تاج الجوامع رکھا گیا اس مین کچھ شک نہین کہ گو یہ ایک معمولی سادہ مسجد تھی۔ گو اس سے کسی قسم کی شان وشوکت ظاہر نہین ہوتی تھی۔ مگر عبادت اور نماز کا جوش وخروش جو اوس وقت تھا۔ آج باوجودیکہ وہ ایک بڑی پُرشان وشوکت اور عظیم الشان مسجد ہے۔ گو اس وقت وہ تاج المساجد اور عمارت کی خوبی کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ اوسے وہ بات ہرگز نصیب نہین جس مقصد کے لیے یہ بنائی گئی تھی۔ یا جس خیال سے اُسکے بانی نے اوس کا بنیادی پتھر رکھا تھا۔ وہ دن اسلام کے آغاز کے دن تھے۔ اور اوس وقت کے مسلمان اپنے سیدھے سادے فرائض کو اس خوبی اور جوش سے ادا کرتے تھے۔ جو ہماری قسمت مین نہین مفتوحہ ممالک کی دولت نے انہین ابھی تک عیش وعشرت کی طرف مائل نہین کیا تھا۔ اور ابھی تک وہ اون مضر اور بیہودہ خیالات سے بچے ہوے تھے جو آج ہماری تباہی کا باعث ہوے۔ اون دنونمین اُنکے مذہبی۔ ملکی سب معاملات کے لیے یہ ایک مسجد کافی تھی۔ وہان کا گورنر

(حاکم) اوس کا واعظ اور نماز جمعہ کا امام ہوتا تھا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ عمرو کا ایک وعظ جو اونھون نے اس مسجد مین جمعہ کے روز کہا تھا ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے جسکا ترجمہ ہم یہان لکھتے ہین اس کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک فرمانروا کے وعظ مین اخلاقی نصایح اور انتظامی احکام کس خوبی سے ملے جلے ہین۔ بحیر ابن ذاکر اسے اسطرح بیان کرتا ہے۔ مین اور میرا باپ عیسائیون کی عید الغطاس کے چند روز بعد جمعہ کی نماز پڑہنے گیے۔ ابھی ہم نماز پڑہ ہی رہے تھے۔ کہ چند شخص ہاتھ مین کوڑے لیے آدمیون کو ڈکیلتے ہوے ہمارے پاس آپہونچے۔ مین نے پوچھا۔ "ابا" یہ کون ہین "میرے والد نے جواب دیا "بیٹا۔ محافظ ہین"۔ اتنے مین موذن نے ازان دی اور عمرو ابن العاص منبر پر کھڑے ہوے۔ مین نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے قد کے مگر گٹھے ہوے آدمی تھے سر بڑا تھا اور آنکھین سیاہ بشرہ سے نہایت سنجیدہ معلوم ہوتے تھے۔ لباس قیمتی تھا سر پر عمامہ اور جسم پر قبا تھی۔ اول تو چند الفاظ مین خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی بعد لوگون کو احکام سنائے۔ مین نے سنا کہ وہ زکوۃ کے دینے والون کو دیکھنے۔ اعتدال سے رہنے۔ حد اعتدال سے تجاوز نکرنے اور دوسرے فضول کامون اور عیش و عشرت سے روکنے کی ہدایت کرتے تھے۔ اور کہا "اے انجمن قوم چار غلطیون سے بچو کیونکہ وہ آرام کے بعد مصیبت پیدا کرینگی۔ دولت کے بعد افلاس اور کمال کے بعد زوال۔ خبردار اپنے بیہودہ اور عیش و عشرت کے اسباب مت بڑہاؤ اپنے مال کو ضایع مت کرو۔ اور کسی معاملہ مین اس قدر باتین نکرو جنہین تم پورا نہین کر سکتے

یہ سچ ہے کہ انسان کو کسی قدر فرصت کی ضرورت ہے۔ اپنے جسمانی آرام کے لیے۔ اپنے منافع اور فوائد کی نسبت سوچنے کے لیے اور اپنی نیچرل خواہشات کے پورا کرنے کے واسطے۔ لیکن جو شخص ایسا کرنا چاہے۔ اوسے چاہیئے کہ اعتدال سے کام لے اور تھوڑے ہی سے پر قناعت کرے۔ اور فرصت کے وقت اوسے کچھ نہ کچھ حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی زندگی غفلت مین نہ گذار دے۔ اور نیک کامون سے بے پرواہ ہو جاے اور خدا کے احکام سے بالکل غافل رہے۔ اے انجمن قوم! اس مین کچھ شک نہین کہ ستارہ جوزا طلوع ہوا ہے اور سیارہ سہیل غروب ہو گیا ہے مطلع صاف ہے۔ دنیا سے تمام آفت اوٹھ گئی ہے شبنم کم ہو گئی ہے۔ چراگاہ مین سبز گھاس لہلہا رہی ہے۔ بھیڑون نے بچے دیدیے ہین۔ اب گڈریے کو اپنے ریوڑ کی خوب حفاظت کرنی چاہیئے۔ تم اپنے کھیتون مین جاؤ۔ خدا کی رحمت تمہارے ساتھ ہے۔ اون تمام نعمتون سے حظ اوٹھاؤ۔ یعنی دودھ۔ بھیڑین اور شکار۔ اپنے گھوڑونکو کھیتون مین چھوڑ دو اور موٹا ہونے دو۔ اور اونکی خوب حفاظت کرو۔ اور اون سے اچھی طرح سلوک کرو۔ کیونکہ وہ تمہین دشمن سے بچاتے ہین اور تمام مال غنیمت کا انحصار اون ہی پر ہے۔ اور کاٹپس سے (اہل مصر) جو تمہارے پڑوسی ہین نہایت مہربانی سے برتاو کرو۔ اور غیر عورتون کی طرف سے ہوشیار رہو۔ اونکے بدن ایسے سیدھے ہین جیسے نیزے۔ کیونکہ اسمین کچھ شک نہین کہ وہ غارتگر ایمان ہین اور تمام قوتین کی زایل کر دینے والین۔ مجھ سے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ اونہون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ کہتے سنا۔ کہ "بیشک میرے بعد خدا مصر کا ملک تمہین دیگا۔ اس لیے وہان کے باشندون سے مہربانی سے سلوک کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے اقربا اور تمہاری رعیت ہین"۔ اسلیے مین تمہین کہتا ہون۔ کہ تم اپنے ہاتھہ اوٹھالو۔ اپنے جوش ضبط کرو۔ اور اپنی آنکھون پر پردہ ڈال لو۔ مین یہ نہین سننا چاہتا کہ تم مین سے کوئی موٹا ہو جاے مگر اوسکا گھوڑا دبلا ہو خیال رکھو کہ مین تمام گھوڑدن اور آدمیون کو دیکھونگا۔ اور جس کسی کا گھوڑا بغیر کسی معقول وجہ کے دبلا ہوگا۔ اوسی مقدار سے مین اوسکی تنخواہ کاٹ لونگا۔ اور یاد رکھو کہ تم قیامت تک دشمن کی سرحد پر آباد ہو۔ اس لیے بہت سے دشمنون نے تمہین گھیر رکھا ہے۔ اور تمہاری زمینون تمہاری دولت اور ترقی۔ تمہارے وسیع مقبوضات۔ اور تمہاری لازوال نعمتون پر اونکا دانت ہے اور ہر وقت وہ اسی تاک مین لگے ہوے ہین۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مجھہ سے ذکر کیا۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے۔ کہ "جب خدا تعالی تمہین مصر پر قابض کریگا۔ تو تم ایک بہت بڑی فوج بنانا کیونکہ وہ فوج تمام دنیا کی فوجون سے اعلی ہے"۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ کہ "اے پیغمبر خدا۔ یہ کیون؟" تو آپ نے جواب دیا کہ "اسلیے کہ وہ اور اونکی بیویان قیامت تک دشمن کی سرحد پر مخیم ہین"۔ اس لیے اے انجمن قوم! تم اون چیزون کے لیے جو خدا نے تمہین عنایت کی ہین۔ اون کا شکریہ ادا کرو۔ اور سبز میدانون مین مزے اوڑاو اور جب شاخین سوکھہ جائینگی۔ پانی گرم ہو جائیگا۔ مکھیان بڑھ جائینگی۔ دودھ کھٹا ہو جائیگا۔ سبزی معدوم ہو جائیگی۔ اور پھول پودون پر سے مرجھا کے گر پڑینگے۔ تب تم اٹھو۔ اور خدا کی عنایت سے اپنے شہر کو واپس جاو۔ اور یاد رکھو کہ

جب تم گھر واپس جانے لگو۔ تو تم اپنی حیثیت کے موافق کوئی نہ کوئی تحفہ اپنے گھر ضرور لیجاؤ۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا مین نے کہہ دیا۔ اور اب مین تمہین خدا کے حوالے کرتا ہون"

"تاریخی حالات"

اب ہم اس مسجد کے کچھ تاریخی حالات لکھنا چاہتے ہین۔ کہ باوجود اس قدر انقلابات اور تباہیون کے یہ کیونکر قایم رہی۔ اور اس مین کیا کیا تبدیلیان واقع ہوئین۔ زمانہ نے اور اس زمانہ کے لوگون نے اسکے ساتھہ کیسا سلوک کیا۔ اسکی رونق کیونکر بڑہی۔ اور کیونکر گھٹی

اول ہم اس مسجد کی ترقی کے زمانہ (اس سے میرا مطلب عمارت کی ترقی ہے) کے حالات لکھتے ہین۔

اسے بنے کوئی بتیس ۳۲ برس ہوے تھے۔ کہ مسلمہ نے ۵۳ ہجری (۶۷۳ء) مین اسے بڑہانا چاہا۔ کیونکہ لوگون کو عموماً یہ شکایت تھی کہ مسجد بہت چھوٹی ہے۔ اس لیے خلیفہ معاویہ کے حکم سے اس حاکم نے مسجد کو مشرق کی جانب کسی قدر بڑہا دیا۔ اور شمال کی طرف کچھہ خالی جگہہ شامل کردی یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس قدر بڑہائی گئی۔ مگر چونکہ عمرو کے مکان تک بڑہائی گئی تھی۔ اس لیے یہ خیال ہوتا ہے کہ کچھہ زیادہ حصہ ایزاد نہین کیا گیا۔ مسلمہ نے علاوہ اس کے دیوارون پر پلاسٹر کروایا۔ اور آرایش کا بھی کچھہ سامان مہیا کیا۔ اور خلیفہ کے حکم بموجب مسجد کے چارون کونون مین اذان کے لیے چار خاص جگہین بنوادین۔ غالباً وہ چھوٹی چھوٹی مینار ہونگی۔ جن کے متعلق ایک ایک زینہ بھی تھا۔

چھبیس ۲۶ سال تک پھر اس مین کوئی تبدیلی واقع نہین ہوئی۔ اسکے بعد ۷۹ھ ہجری (۹۹-۶۹۸ء) مین **عبدالعزیز** ابن **مروان** (برادر خلیفۂ وقت) نے اس مسجد کو بالکل از سر نو بنوایا۔ اور مغرب کی طرف سے بہت کچھ وسعت دی۔ اور مسلمہ نے جو خالی زمین کا حصہ شمال کی طرف زیادہ کر دیا۔ وہ بھی اسنے چار دیواری مین شامل کر لیا۔ دس برس بعد **عبدالملک** ابن **عبدالملک** نے اسکی چھت کو جو بہت نیچی تھی اونچا کروا دیا۔

عبدالعزیز کی کاٹ چھانٹ کے چودہ برس بعد **قرہ** ابن **شارق** نے اسے پھر بنایا اور بڑھایا۔ اور یہ کام غالباً نو مہینے تک جاری رہا یعنی ۹۲ھ ہجری (۷۱۰ء اکتوبر) سے شروع ہو کر ۹۳ھ ہجری کے نومبر مہینہ مین ختم ہوا۔ چنانچہ اس زمانہ مین جمعہ کی نماز چوک (قیصریہ) مین ہوتی تھی۔ **قرہ** نے جنوب کی جانب **عمرو** کا مکان بھی شامل کر دیا۔ جسکے بدلے مین اونکے ورثا کو کچھ روپیہ دیدیا گیا۔ اور کہتے ہین کہ **قرہ** ہی تھا جس نے پہلے پہل اس مسجد مین قبلہ دکھانے کے لیے محراب بنائی۔ اب اس مسجد مین گیارہ دروازے تھے۔ چار مشرق کی طرف۔ چار مغرب کی طرف اور تین جنوب کو۔ اس وقت مسجد شمال و مشرق کی طرف بہت کچھ وسیع ہو گئی۔ قرہ نے ایک منبر بھی بنوایا جو ۳۶۵-۳۶۸ھ ہجری ۹۹۶-۹۷۵ء تک موجود تھا۔

قریب قریب اسی زمانہ مین (۹ھ ہجری ۱۶-۶۱۵ء) مسجد کے اندر ایک کمرہ **بیت المال** کے لیے تعمیر کرایا گیا۔ مگر اب یہ ٹھیک ٹھیک معلوم کرنا کہ یہ کہان تھا۔ اور اسکی شکل کیسی تھی کسی قدر مشکل ہے۔ اس جگہہ اسکے فیصلہ کے لیے بحث کرنی مناسب نہین معلوم ہوتی

۱۳۳ھ ہجری (۷۵۰-۷۵۱ء) مین جبکہ بنوامیہ کی خلافت کا خاتمہ ہوگیا تھا صالح ابن علی گورنر مصر نے شمال کی طرف چار قطارین ستونون کی اور زیادہ کردین اور ایک پانچوان دروازہ مشرق کی طرف اور تعمیر کروایا جسکا نام باب الکحل تھا۔

۱۷۵ھ ہجری (۷۹۱-۷۹۲ء) مین موسی بن علی نے شمال کی طرف ایک صحن (رحبہ) اور زیادہ کر دیا۔ اس رحبہ کو ہم ایک خیال سے مسجد کا حصہ نہین کہہ سکتے۔ گو اس مین کچھ شک نہین۔ کہ یہ خالی جگہہ موسی نے مسجد کے ساتھہ کردی تھی جسے کوئی اور استعمال نہین کرسکتا تھا۔

اور اخیر مین عبداللہ ابن طاہر (۲۱۲ھ ہجری و ۸۲۷ء مین) نے حکم دیا کہ موجودہ مسجد کو دُگنا کردیا جاے۔ اور چنانچہ مغرب کی طرف اوسی قدر اور اوسی شکل کی اور زمین زیادہ کی گئی۔ ایک مورخ کہتا ہے کہ "عبداللہ ابن طاہر نے مسجد مین ایک بڑی محراب بنوائی اور مغرب کے طرف کی کل زمین زیادۃ الخازن تک زیادہ کی" اوس وقت مسجد کا طول و عرض (۱۹۰×۱۵۰) گیوبٹ یا ساعد تھا جب ہم پانسو سال بعد مین بھی اس مسجد کو دیکھتے ہین تو اسکا رقبہ وہی پاتے ہین جو ابن طاہر کے وقت مین تھا۔

مسجد کا کل رقبہ ۴۲۰۰۰ مربع ذرع النبی یا ۲۸۰۰۰ ذرع العمل تھا۔

تاریخ نے اسکی حالت ہمین یہان تک بتادی ہے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہین۔ کہ اس کے بعد کیا واقع ہوا۔ اس کے بعد مسجد کی آرایش کا زمانہ آیا۔ جو ۵۶۸ھ ہجری۔ (۱۱۷۲-۱۱۷۳ء) تک رہا۔ اور اس زمانہ مین اس مین کچھہ تبدیلیان ہوتی رہین۔ گو مسجد کو زیادہ

وسعت نہین دی گئی - اور نہ کوئی حصہ اوس مین زیادہ کیا گیا مگر آرایش وغیرہ تکلفات نے اوسکی حالت بہت کچھہ درست کردی -

اس سے پہلے ۱۳۳ھ ہجری (۷۵۰ء) مین خاندان بنوامیہ کے زوال کے بعد الفطاط کے جنوب و مشرق مین ایک فوجی چھاونی پڑگئی تھی اور ۱۶۹ھ ہجری (۷۸۵ء) مین ایک جامع مسجد بنوائی گئی - اور پھر ۲۸۵ھ ہجری (۸۷۲ء) مین **احمد ابن طولون** گورنر مصر نے جو قریباً خود مختار ہوگیا تھا اور مصر کے ایک خاندان کا بانی ہوا - ایک گانون مشرق و جنوب کی طرف آباد کیا - اور ۲۶۳ھ ہجری (۸۷۶ء) مین ایک مسجد بنوائی - جو ابتک موجود ہے اسی زمانہ جسکا ہم ذکر کر رہے ہین - پھر **قاہرہ** خاص کی بنیاد پڑی ۳۵۸ھ ہجری ۹۶۹ء - جسمین دو بڑی عالیشان مسجدین **الاظہر** اور **الانور** (موخرالذکر کا دوسرا نام **مسجد الحاکم** بھی ہے) تعمیر ہوئین - مگر مسجد عمرو مین جو کچھہ بعد مین زیادہ کیا گیا وہ زیادہ قابل لحاظ نہین - کیونکہ اس سے مسجد کی عمارت وغیرہ مین کسی قسم کی ترقی نہین ہوئی - بلکہ جو کچھہ زیادہ کیا بھی گیا وہ مسجد کے بیرونی احاطہ کے متعلق تھا -

المقریزی لکھتا ہے کہ **قاضی الحارث** نے ۲۳۷ھ ہجری (۸۵۱ء) مین کچھہ ایزاد کیا - جو اوسی کے نام سے مشہور ہے - اور یہ **زیادۃ الخازن** کے شمال مین واقع ہے - جسے **ابوبکر خازن** نے ۳۵۷ھ ہجری (۹۶۸ء) مین تعمیر کروایا - اور ۳۵۸ھ ہجری (۹۶۸ء) مین **رحابہ ابی ایوب** اور زیادہ کیا گیا (اسی ابوایوب نے صحن مین نمازیون کے سایہ کے لیے ایک شامیانہ کھڑا کیا - جسے فاطمیہ خلیفہ الحاکم نے ۴۰۶ھ ۱۰۱۵ء مین

اوکھڑ دادیا) یہ تمام حالات ہمنے شمالی اور مغربی حصہ کی بابت لکھے ہین۔ مگر افسوس ہے کہ ہمین مشرقی حصہ کے حالات معلوم نہین ہو سکتے۔ اس مین کچھ شک نہین کہ اس طرف بھی کچھ نہ کچھ زیادہ ضرور کیا گیا تھا جسکا اب کوئی نشان باقی نہین۔ جو غالباً ۷۰۲ھ ہجری (۱۳۰۲ء) مین گر گیا۔ یہ ہے ایزاد شدہ حصہ کی تاریخ۔ اب ہم دوسرے زمانہ کے حالات لکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ اس مین سب سے پہلا واقعہ قابل غور یہ ہے کہ ۲۷۳ھ (۸۸۶ء) مین مسجد مین آگ لگ گئی۔ جس سے تمام **ابن طاہر** کا زیادہ کیا ہوا حصہ جلگیا۔ جسے بعد مین **احمد ابن طولون** کے جانشین اور بیٹے نے ۶۴۰۰ دینار کے خرچ سے بنوایا۔

الاخشید کے زمانہ مین یعنی ۳۲۴ھ ہجری (۹۳۶ء) مین ستونون پر نقش و نگار کیے گیے۔ اور سرون پر سونے یا چاندی کا پانی پھروایا گیا۔ اور جہان کہین جوڑ تھے۔ اوپر خوش رنگ پتھر یا شیشے لگائے گیے ۳۳۶ھ ہجری (۹۴۷-۸ء) مین قاضی ابوحفص نے چھت پر ایک کمرہ موذنون کے لیے بنوایا۔ ۳۷۸ھ ہجری (۹۸۸-۹ء) مین بیت المال کے گنبد کے نیچے ایک فوارہ بنایا گیا۔ ۳۸۹ھ ہجری (۹۹۷ء) مین مسجد پر پلاسٹر ہوا۔ اور سفیدی کرائی گئی۔ کہتے ہین کہ اس وقت بہت سے پتھرون وغیرہ کے نقش و نگار مٹا دیے گیے تھے جو غالباً **ابن طولون یا اخشید** یہ خاندان کے وقت تھے۔ کیونکہ ان خاندانون مین ایسے فنون کا بہت کچھ چرچا تھا۔

فاطمیہ خلیفہ **الحاکم** نے ۴۰۳ھ ہجری (۱۰۱۲-۱۳ء) مین کوئی ۲۴۰۰ جلدین قرآن شریف

اونو سیپاروں کی مسجد مین بھیجین جنمین سے بعضے سونے کے حروف سے لکھے تھے اور جنمین سے ایک مسجد مین استعمال کر سکتا تھا۔ اور علاوہ اسکے اونسے خصوصاً اسی مطلب کے لیے ایک بڑا شمعدان بھیجا جسپر ایک لاکھ درہم لگے تھے۔ یہ اس قدر بڑا تھا کہ اسکے اندر لیجانے کے لیے مسجد کا ایک دروازہ بڑا کرنا پڑا۔ تین سال بعد اسی خلیفہ نے صحن کا شامیانہ اوکھڑوادیا۔

فاطمیہ خلیفون کے زمانہ مین اس مسجد مین چند دفعہ تبدیلیان ہوئین۔ چنانچہ خلیفہ المستنصر نے محراب کے سامنے چاندی کی ایک زنجیر لٹکائی ۴۳۸ھ ہجری (۱۰۴۶-۴۷ء) اسی زمانہ مین محراب کے ستونون پر چاندی کے حلقے سے لگائے گیے جنمین صلاح الدین نے بعد مین اوتروادیا۔

اس زمانہ سے لیکر الفطاط کے جلنے تک اس مین کچھ کچھ تبدیلیان ہوتی رہین اور کسیقدر کچھ اور بھی ایزاد ہوا۔ مگر یہ قابل ذکر نہین معلوم ہوتین ۵۶۴ھ ہجری (۱۱۶۸-۶۹ء) مین امورے۔ یروشلم کے بادشاہ نے مصر پر فوج کشی کی اور الفطاط کے جنوب مین خیمے لگائے۔ اس لیے فاطمی خلیفہ العاضد کے حکم سے اوسکے وزیر شاہور نے اس شہر مین آگ لگادی۔ تاکہ غنیم اس پر اپنا قبضہ نکرے۔ اس آتش زنی نے مسجد کو بھی نقصان پہونچایا۔ مگر یہ فرض کرلینا کہ اسکی تمام اصلی عمارت کو نقصان پہونچا۔ ایک غلطی ہے۔ دیوارین گو قابل مرمت تھین مگر پھر بھی کھڑی رہین بیشک چھت اور تمام لکڑی کا کام بالکل غارت ہوگیا جس سے مرمت کی از حد ضرورت واقع ہوئی۔ چار سال بعد

(۵۶۸ ہجری ۱۱۷۲ء) مین مسلمانون کے نامور بہادر صلاح الدین نے مصر پر اپنا تسلط جمایا۔ اوسنے اوس پرانی مسجد کو پھر تعمیر کروایا۔ قبلہ اور محراب از سر نو بنوائے۔ اور فرش سنگ مرمر کا بنوایا۔ اور اپنا نام اوسپر کھدوایا۔ اس کے علاوہ اوسنے کئی اور تبدیلیان کین جنکا ذکر کرنا یہان مناسب نہین معلوم ہوتا۔ مسجد کا اب سے زمانہ ختم ہوتا ہے۔ اور ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ جسکا ذکر ہم آگے کرتے ہین۔

مسجد کی طرف سے بے پرواہی اور اوس کی بربادی

آخر اس عالیشان مسجد کا وہ زمانہ آپہونچا۔ جبکہ اس کا کوئی سرپرست نرہا۔ اور اس بے توجہی اور بے پرواہی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اسکی تباہی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ ایوبیہ خاندان کے زمانہ مین (۶۴۸-۵۶۸ ہجری) (۱۲۵۰-۱۱۷۲ء) اس کا یہی حال رہا۔ اور اون لوگون نے کچھ توجہ نہین کی۔ ہم یہان ایک قابل سیاح کی تحریر سے کچھ اقتباس کرکے لکھتے ہین۔ جسنے الصالح نظم الدین کے زمانہ مین جسے صلاح الدین کے خاندان کا اخیر بادشاہ سمجھنا چاہیئے (۶۴۷-۶۳۷ ہجری ۱۲۴۹-۱۲۴۰ء) اس مسجد کو خود دیکھا۔ اور اس کا بڑا دلچسپ حال لکھا ہے۔ اس سیاح کا نام سعید المغربی جو اسکندریہ مین ۶۳۹ ہجری (۱۲۴۱ء) مین پہونچا۔ اور مصر مین قریب دس برس کے رہا۔ اس مسجد کے حالات وہ اسطرح لکھتا ہے۔

پس مین شہر مین داخل ہوا۔ اور اون تنگ گلیون مین سے مجھے گذرنا پڑا۔ جہان لوگ کثرت سے اسباب اور بوجھ اوٹھائے اور مشکین اونٹون پر لادے جارہے تھے۔ جس سے چلنے مین مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ آخر کار مین مسجد مین پہونچا۔ مین نے دیکھا کہ تنگ گلیون نے

اس مسجد کو گھیر رکھا ہے۔ اور اس بات مین یہ مسجد اشبیلیہ اور مراکش کی مسجدون سے جنکا مین نے پہلے ذکر کیا ہے مختلف ہے۔ پھر مین اسکے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بہت بڑی اور قدیم مسجد ہے جسمین آرایش اور سجاوٹ وغیرہ کا کوئی سامان نہ تھا۔ سادہ چٹائیان دیوارون پر لگی ہوئین اور فرش پر بچھی ہوئی تھین اور مین نے دیکھا کہ بہت سے لوگ مرد عورت صرف رستہ طے کرنے کے لیے یا جلدی پہونچنے کی خاطر ایک دروازے سے دوسرے دروازے ہوکر مسجد مین سے گذرتے تھے جس سے اوس کا تمام فرش خراب ہوگیا تھا۔ اور بہت سے خوانچے والے (بیچنے والے) اس مین میوے اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے اور مسجد کے مختلف حصون کے لوگ اون سے لے لیکر کھا رہے تھے اور اوس مقدس جگہ کی عزت و وقار کا کچھ خیال نہین کرتے تھے۔ اور بہت سے بچے اپنا کاسۂ گدائی لیکر اون لوگون کے سامنے کھڑے تھے جو کچھ کھا رہے تھے۔ اور اس طرح اپنی گذر اوقات کی فکر کر رہے تھے۔ اور اون سے بھی جو باقی بچ رہا وہ اونھون نے مسجد کے کونون مین پھینک دیا۔ چھت اور گوشون مین سیکڑون مکڑیون کے جالے لگے ہوئے تھے۔ بچے صحن مین کھیل کود رہے تھے۔ اور دیوارون پر کوئلہ۔ تارکول اور سرخ رنگ سے نہایت بیہودہ اور بے ڈھنگے خط مین خدا جانے بیفکرون نے کیا کیا لکھ ڈالا تھا۔ باوجود ان تمام خرابیون کے مسجد سے شان و شوکت کے آثار نمودار تھے۔ اور خیالات پر ایک قسم کا اثر پڑتا تھا۔ اور یہ بات اشبیلیہ کی مسجد مین ہرگز نصیب نہین ہوسکتی۔ باوجودیکہ وہان چمن اور آرایش کے تمام سامان موجود ہین۔ مین نے معلوم کیا۔ کہ بغیر کسی ایسی چیز کے دیکھنے سے جو یہان موجود تھی میرے

دل پر اس کا اثر نہایت صاف اور طمانیت بخش پیدا ہوا۔ تب غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ اس مین ایک خاص راز ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے وقت پیغمبر صاحب کے اصحاب کرام یہان کھڑے تھے۔ اور مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ طلباء اپنے معلمون کے گرد حلقہ باندھے بیٹھے ہین۔ جو قرآن۔ دینیات اور صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم کے لیے مقرر ہین۔ اور جب مین نے اونکی گذراوقات کی نسبت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسکا انحصار شرعی زکوۃ پر ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اس کا جمع کرنا نہایت دشوار کام ہے۔ جب تک کہ کوئی دباؤ نہ ہو یا سخت تکلیف نہ اوٹھائی جائے۔ اسکے بعد مین مسجد سے چلا آیا اور دریاے نیل کے ساحل پر جا پہونچا۔"

اوپر کا بیان مسجد کی بُری حالت اور لوگون کی کم توجہی پورے طور سے ظاہر کر رہا ہے جبکہ خاندان صلاح الدین کا زوال قریب آپہونچا تھا۔ ہم دیکھتے ہین کہ پہلے مملوک بادشاہ عزالدین ایبک نے (۶۵۵-۶۴۸ ہجری ۱۲۵۷-۱۲۵۰ عیسوی) مین مسجد پر پلاسٹر کروایا اور اسکی مرمت کی۔ ستونون کو درست کروایا۔ اور تمام فرش سنگ مرمر کا بنوا دیا (مگر اس مین صحن شامل نہین) باوجود اس مرمت کے بی برس کے زمانہ مین (۶۵۸-۶۵۶ ہجری ۱۲۶۰-۱۲۵۷ عیسوی) شمال کی جانب کی دیوار کسی قدر جھک گئی تھی اور گرنے والی تھی۔ قاضی نے پہلے اس کا بذات خود ملاحظہ کیا۔ اور پھر معمارون سے مشورہ کیا۔ فوارہ گروادیا۔ تاکہ مسجد کی بنیاد کو اس سے نقصان نہ پہونچے۔ اوسنے نیز شمالی دیوار کے پیچھے پشتہ بندھوادیا۔ تاکہ گرنے سے بچی رہے اور ساتھہ ہی کئی کمرے چھت کے اوپر کے گروادیے تاکہ اس سے بہت بوجھہ نہ پڑے۔

اس کے تمام اخراجات مسجد کی متعلقہ آمدنی سے ادا کیے گیے۔ مگر باوجود اسکے یہ معلوم ہوا کہ مسجد اب تک محفوظ حالت مین نہین۔ اس لیے سلطان سے یہ درخواست کی کہ خزانۂ عامرہ مین سے اسکی تعمیر کا روپیہ عنایت کیا جاے۔ چنانچہ شمالی دیوار پورے طور سے بنوادی گئی مسجد پر پلاسٹر کیا گیا ستون پوش ہوے۔ غرضکہ پوری پوری مرمت ہوگئی۔ اکیس برس بعد (۶۸۷ھ ہجری ۱۲۸۸ء) سلطان **کلعون** کے زمانہ مین **عزالدین** الفرم کی زیر نگرانی اسکی کسی قدر مرمت ہوئی۔ اور مسجد کی حالت اور کم توجہی کا اندازہ اس بیان سے ہوسکتا ہے کہ "اسکے کئی حصون مین کوڑے کے ڈھیر نکلے"

دوسرا بڑا تاریخی واقعہ جس سے مسجد کو سخت نقصان پہونچا ۷۰۲ھ ہجری ۱۳۰۲ء کا زلزلہ تھا۔ اب مسجد کی درستی وغیرہ کا تمام اہتمام **سلطان محمدؐ** ابن **کلعون** نے امیر سالار کو سونپ دیا جسنے الفظاط کے مشرقی حصہ کی تمام مسجدین منہدم کروادین۔ اور اونکے ستون نکلوالیے۔ تاکہ ان سے اس مسجد کے صحن کا فرش بنوایا جاے۔ اور اوس نے اسی پر کفایت نہین کی۔ بلکہ خاص اسی مسجد کے بڑے بڑے ٹکڑے جس سے باقی مسجد کا فرش بنا ہوا تھا۔ اوکھڑوالیے اور ان سب کو جمع کرکے مسجد کے دروازے کے سامنے ایک بڑا ڈھیر لگوادیا۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ اوس صحن کا فرش کبھی نہ بنا!!

یہ تھی میر سالار صاحب کی تعمیر مسجد اور یہ تھا اونکا انتظام۔ جسنے مسجد کی رہی سہی حالت کو اور بھی ردّی کردیا۔ یہ حالت دیکھکر ناظرین کچھ متعجب نہونگے۔ جب وہ یہ سنینگے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد مشرقی جانب کے دو ستون بھی گر پڑے۔ اور دوسری بات جو ہم اونہین

بتانے والے ہین وہ یہ ہے کہ مسجد کی حالت بالکل خراب ہوگئی۔ اسکی محرابین جھکنے لگین اور قریب تھا کہ رکوع سے سجدہ مین جا پڑین۔ اور لطف یہ تھا کہ اوس وقت سلطان برقوق (سنہ ۸۰۱ ہجری سنہ ۱۳۹۹ء) کی وفات کے بعد سلطنت کے امرا اور وزرا اپنے اپنے دھندون مین لگے تھے اور مزے اوڑا رہے تھے۔ آخر خدا کے ایک بندے کے دل مین اسلامی حمیت نے جوش مارا۔ وہ اوٹھا اور اوسنے تمام اہتمام اپنے سر لیا۔ یہ شخص برہان الدین ایک بڑا سوداگر تھا۔ اسنے مسجد کو از سر نو تعمیر کرانیکا ارادہ کیا۔ اور اوسکے اخراجات اپنے اور بھائیون کے ذمے لیے۔ قبلہ کے جانب کی ساری مسجد کو اوکھڑوا دیا اور پھر سے بنایا۔ یعنی بڑی محراب سے لیکر صحن تک۔ دیوارون مین جو جگہین کمزور ہوگئی تھین یا قابل مرمت تھین اونکی مرمت کرائی۔ اور تمام مسجد پر پلاسٹر کروایا۔" اس طرح یہ مسجد پھر نئی کی نئی ہوگئی۔ ایک ایسی حالت کے بعد جبکہ یہ بالکل گرنے والی تھی۔ آخر خدا تعالیٰ جل شانہ نے ایک ایسے شخص کو کھڑا کر دیا جسنے اسے سنبھال لیا۔ باوجودیکہ یہ شخص نہایت نحیل اور کنجوس تھا۔"

یہ کام ۸۰۴ ہجری (سنہ ۱۴۰۱ء) مین ختم ہوا۔ المقریزی نے ۸۲۳ ہجری (سنہ ۱۴۲۰ء) کے حالات لکھکر مسجد کا بیان ختم کر دیا ہے۔ اس لیے ہم اوس وقت کی چند باتین یہان لکھتے ہین۔ جنسے وہ خوب واقف تھا۔ ان دنون مسجد مین نہایت مشہور و معروف قرآن شریف کی دو جلدین موجود تھین۔ ایک تو انمین سے عصمہ بنت عبدالعزیز حاکم مصر کے نام سے مشہور تھا المقریزی نے اسکی ابتدائی تاریخ کا پتہ لگایا ہے۔ جبکہ یہ قرآن

عبد العزیز کے حکم سے ۷۶ھ ہجری ۹۶-۶۹۵ء مین لکھا گیا تھا۔ دوسری جلد مصحف عثمان کے نام سے مشہور تھی۔ مگر اکثر لوگ اس واقعہ کو غیر صحیح سمجھتے تھے۔ المقرزی نے مسجد کے اون خاص حصون کے حالات بڑی تفصیل سے لکھے ہین جہان نمازین وغیرہ پڑہی جاتی تہین۔ اونمین ایک چھت بہی تھی۔ جسکے گرد نمازی سات دفعہ طواف کرتے تھے اور بعض بعض مقامون پر کچھہ دعائین بھی پڑہتے تھے۔ اوسنے نیز اون نو مختلف ستونون کا ذکر بہی کیا ہے۔ جہان دینیات پر لکچر دیے جاتے تھے۔ اوسنے ایک روایت لکھی ہے کہ ۷۵۹ھ ہجری (۱۳۵۸ء) کی وبا سے پہلے یہان کوئی چالیس لکچر دیے گئے اور ہم پہلے لکھہ چکے ہین یہ مقام ابن سعید سیاح کے لیے نہایت دلچسپ تھے۔

اب ہم المقرزی کو چھوڑتے ہین جو اس مسجد کی تاریخ مین ہمارا بڑا رہبر تھا۔ کیونکہ اسکے بعد اوس نے مسجد کی نسبت کچھہ نہین لکھا اور یہی وجہ ہے کہ بعد کی تاریخ پر کسی قدر اندہیرا چہایا ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ سلطان قیبطی نے (جسکا زمانہ حکومت ۸۷۲-۹۰۱ھ ہجری ۱۴۶۸-۱۴۹۶ء تک رہا) اسکی کچھہ مرمت وغیرہ کرائی۔ اس کا ذکر علی پاشا مبارک مصر کے وزیر پبلک انسٹرکشن (وزیر تعلیم) نے لکھا ہے۔ اس کے بعد کچھہ تھوڑا سا پتہ پوکاک کے نقشہ مسجد سے معلوم ہوتا ہے جو اونکی کتاب "حالات مشرق" مین درج ہے یہ کتاب ۱۷۴۳ء (۱۱۵۶ھ ہجری) مین چھپی۔ یعنی سلطان قیبطی کی تعمیر سے ۱۵۰ برس بعد۔ اس نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد مین بہت کچھہ تبدیلی ہوگئی تھی۔ مگر جب ہم اس نقشہ کو غور اور تحقیق سے دیکھتے ہین تو اس مین کئی غلطیان پائی جاتی

ہین۔ اور اس لیے ہم اس پر پورا پورا اعتبار نہین کر سکتے۔

سب سے اخیر مین مسجد پھر از سر نو تعمیر کی گئی۔ یہ کام **مرادبی** نے سرانجام دیا ۱۲۱۲ھ ہجری ۱۷۹۸ء۔ اس مین کچھ شک نہین کہ گو یہ مسجد کیسی ہی کیون نہ تھی۔ مگر آجکل کی مسجد **مرادبی** ہی کی مسجد ہے۔ اس نئی تعمیر کے حالات ہم **شیخ المغربی** سے لینگے۔ جو **نپولین** کے دیوان کے ایک ممبر بھی تھے جنہون نے فرنچ کے حملون اور اوسکے بعد کے زمانہ کے حالات لکھے ہین۔ وہ لکھتے ہین کہ مسجد ایک زمانہ دراز سے ویران اور خراب حالت مین پڑی تھی **الفطاط** کے جل جانے کے وقت سے خاک اور مٹی کے تودون مین کھڑی تھی۔ صرف چند مکان دریاے نیل کے کنارے پر کسی قدر فاصلہ پر رہ گیے تھے۔ اور وہ بھی زیادہ تر شمال کی طرف واقع تھے۔ اور وہ چند آدمی ان مکانون کے رہنے والے بھی پاس کی چھوٹی چھوٹی مسجدون مین نماز وغیرہ پڑھ لیا کرتے تھے اور بڑی مسجد کی طرف جو کسی وقت ایک عالیشان مسجد تھی رخ بھی نہین کرتے تھے۔ وہ پھر آگے لکھتے ہین۔ مین نے یقیناً وہ وقت دیکھا ہے جبکہ رمضان کے آخری جمعہ کو لوگ یہان جمع ہوتے تھے۔ اور **القاہرہ** اور **مصر** اور **بلاق** کے لوگ تفریح کے لیے یہان آتے تھے۔ اور اونکے ساتھ شاہزادے اور بڑے بڑے امیر بھی ہوتے تھے اور **گویئے**۔ **قلندر**۔ **مداری**۔ اور **حسین عورتین** (غواصی) وغیرہ سب صحن مین جمع ہوتے تھے۔

یہ تمام شان و شوکت کوئی تیس برس سے بالکل جاتی رہی (یعنی قریب ۱۷۷۱ء سے) مسجد اور اوس کے آس پاس کی عمارت کی تباہ حالت کی وجہ سے چھت اور ستون بالکل گر پڑے

ہین" تب مراد کو چند علماء نے ترغیب دی اور کچھ اسلامی جمعیت نے تقاضا کیا۔ اور آخر اوسنے اس مسجد پر زر کثیر خرچ کیا۔ "جو اوسنے برے وسائل سے کمایا تھا مگر ایک نیک کام مین لگایا"۔ پھر اوسنے اوسکی دیوارین چنوائین۔ عمارت کو مضبوط کیا۔ ستونون کو باقاعدہ ترتیب دی۔ اور آرایش کا تمام سامان مہیا کیا۔ دو مینارے بنوائے۔ چھت مین لکڑی بہت عمدہ اور مضبوط قسم کی لگوائی اور تمام مسجد پر سفیدی کروائی۔ اور جب ختم ہوگئی۔ تو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ نہایت عمدہ بنوائی گئی ہے۔ پھر اوسنے نہایت عمدہ چٹائیان (فرش) بچھوائین اور چھت مین لیمپ لٹکائے۔ تب ۱۲۱۳ھ ہجری مین رمضان کے آخری جمعہ کو ایک مجمع کثیر وہان جمع ہوا" (۱۸ مارچ ۱۷۹۸ء کو ٹھیک ایک ہزار برس بعد جبکہ ابن طاہر نے کچھ حصہ مسجد مین زیادہ کیا تھا) چار مہینے بعد مراد بی۔ ایمبابہ پر نپولین کے لشکر سے لڑ رہا تھا۔ جسے "جنگ اہرام مصری" کہتے ہین۔ جن پر مشہور چالیس صدیان گذر گئی ہین"۔ وہ معزز بوڑہا لکھتا ہے کہ "جب دوسرے سال فرنچ کا لشکر حملہ آور ہوا۔ تو مسجد کو بھی اور عمارتون اور چیزون کی طرح سخت نقصان پہونچا۔ یہان تک کہ اوسکی لکڑیون تک کا پتہ نہین لگا۔ اور وہ ایک ویران اور غیر آباد پڑی رہ گئی"۔ گو یہ کسی قدر مبالغہ ہے مگر اس مین کچھ شک نہین کہ مسجد کو بہت کچھ نقصان پہونچا۔

آجکل جنوب کی طرف کے ستون کسی قدر اچھی حالت مین ہین۔ شمالی طرف کے ستونون کے لیے کچھ انتظام کر دیا گیا ہے۔ کچھ سال ہوے رمضان کے اخیر جمعہ مین قاہرہ کے لوگ پھر جمع ہوے اور آس پاس کے تمام لوگون نے ملکر نماز ادا کی۔ مگر اس نماز جمعہ کے

بعد مسجد کی عجیب حالت ہوگئی ہے۔ جب ہم مسجد مین بڑے دروازے سے داخل ہوے
ہمنے دیکھا کہ دائین ہاتھ کے ستونون کا نام ونشان تک نہین۔ سواے دو ستونون کے
اور انکے بیچ مین جو جگہ خالی تہی۔ وہ بھی بند کردی گئی۔ اسکی نسبت ایک روایت مشہور تھی
کہ ایک نیک شخص ان دو ستونون مین سے بآسانی گذر جاتا تھا۔ خواہ کیسا ہی موٹا تازہ
کیون نہ ہو۔ مگر ایک بدکار خواہ کیسا ہی دبلا پتلا کیون نہ ہو ہرگز نہین گذر سکتا تہا۔ اسی لیے
رمضان کے آخری جمعہ کی نماز کے بعد اس جگہ بڑا ہجوم ہوتا اور سخت ریل پیل ہوتی
تہی۔ اور یہان اپنی نیکی اور بدی کا امتحان کیا جاتا تہا۔ اور اس کا نتیجہ یہ تہا کہ حد درجہ
کی خرابی اور بے ترتیبی واقع ہوتی تہی۔ اچھا ہوا بند کردیا۔ یہان ایک اور ستون ہے
جسکی نسبت عجیب روایت مشہور ہے یہ منبر کے سامنے بائین طرف ٹھیک بیچ کی
محراب کے دائین جانب بنا ہوا ہے۔ اسکے نیچے کے حصہ کی طرف علاوہ اور نامون
کے جناب رسالت مآب حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بہی کوئی سات
بار لکھا ہے۔ نہ معلوم کس مسلمان نے سچے جوش سے یہ نام لکھے ہین۔ لوگون کا یہ
عقیدہ ہے کہ اس ستون پر پیغمبر صاحب کا نام پہلے ہی سے لکھا تہا۔ یا تو یہ ایک معجزہ ہے
یا قدرتاً یہ نام لکھا گیا ہے۔ مگر اصل یہ ہے کہ کسی نے بڑے احتیاط سے کھودا ہے اور
چھونے سے کھردرا نہین معلوم ہوتا۔ گویا آہستہ آہستہ کھودنے سے اوس پر ایک نشان سا
پڑ گیا ہے۔ لیکن دوسرے لحاظ سے نام اچھا نہین کھدا اور خط بہی برا ہے۔ یہ ایک روایت
نہین۔ ایسی بیسیون روایتین مشہور ہوجاتی ہین۔ چنانچہ اسی ستون کی نسبت ایک اور

روایت مشہور ہے کہ عمرو نے خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک ستون مکہ سے بھیجدیجئے تاکہ وہ اس نئی مسجد مین رکھا جاے - چنانچہ حضرت عمرؓ نے ستون کو حکم دیا کہ مصر جاؤ مگر وہ اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلا - اونھون نے تین بار یہی حکم دیا - اور تیسری بار زور سے ایک کوڑا بھی لگایا - پر اوسنے ذرا پرواہ نکی - تب اونھون نے خدا کی قسم دی اور الفطاط جانیکا حکم دیا - اس دفعہ اوسنے اونکا حکم مانا - اور وہ لوگ اس پتھر مین چند نسین سی دکھاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کوڑے کے نشان ہین - مگر بیچارے ستون کی بڑی کمبختی ہے - کیونکہ رمضان کے آخری جمعہ کی نماز کے بعد تمام لوگ اسے لکڑیون کوڑون اور جوتیون سے پیٹتے ہین اور اسی طرح یہ غریب اپنی نافرمانی کی سزا بھگتا ہی

ایک اور موقع پر اس مسجد مین لوگ کثرت سے جمع ہوے جسمین مسلمان ہی شامل نہین تے بلکہ ہر قوم کے لوگ موجود تھے - یہ موقع استسقا کا تھا یعنی پانی کے لیے دعا مانگی گئی تھی - کیونکہ اوس دفعہ نیل مین طغیانی نہین آئی تھی پلیسکل کوسٹ کی کتاب عرب کی عمارات وغیرہ پر (جو پیرس مین ۱۸۳۹ء مین چھپی) اسکی جلد اول صفحہ ۳۱ مین اسکا حال یون لکھا ہے -

جبکہ دریاے نیل مین طغیانی نہین آتی تو قحط کا بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ ایک رسم ہوگئی ہی کہ اراکین سلطنت - علماے شیوخ - ربی - مصری - یونانی اور کیتھولک پادریون کو مسجد عمرو مین جمع کرتے ہین - تب ہر ایک فرقہ مسجد کی حدود کے باہر بیٹھکر خدا سے مدد طلب کرتا ہے مگر سب لوگ ایک جگھہ جمع ہوکر بیٹھتے ہین - یہ رسم نہایت احتیاط اور خضوع کے ساتھہ

ادا کی جاتی ہے ہر ایک مذہب کے لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے تھے اور آپس مین اونکا برتاؤ ایسا ہوتا ہے گویا وہ ایک خاندان کے ہین - یہ رسم کئی بار ادا ہو چکی ہے لیکن مختلف لوگون نے اوسکے حالات مختلف طور سے لکھے ہین -

مسجد مین نماز اب تک ہوتی ہے اور ہر جمعہ کو وعظ کہا جاتا ہے یہ بہت غنیمت ہے مسجد کی آمدنی کچھ کم چار سو روپیہ ہے -

ہمنے اس مسجد کے تاریخی حالات شروع سے لیکر ابتک پورے طور سے لکھدیے اور اس بات کی نہایت کوشش کی ہے کہ حتی الامکان صحیح واقعات لکھے جائین اون مبالغہ آمیز روایتون اور غلط بیانیون کو بالکل چھوڑ دیا ہے جن سے مسجد کی تاریخ پر اندھیرا چھایا ہوا ہے اس مین کچھ شک نہین کہ آج کل کی مسجد وہ مسجد نہین کہ جسکی بنا عمرو نے ڈالی تھی - اسمین اس قدر تبدیلیان واقع ہوئی ہین کہ اگر اوس پہلی مسجد کا نقشہ کھینچکر سامنے رکھا جاوے تو کوئی یقین نہین کرنے کا کہ یہ وہی مسجد ہے لیکن پھر بھی ہم مصر کے متعلق ایک نئی کتاب مین پڑھتے ہین کہ المقریزی لکھتا ہے کہ "یہ ظاہر ہے کہ عمرو کی تعمیر کی ہوئی مسجد کا کسی قدر حصہ اب تک باقی ہے" جو کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ عمرو کا سارا کام بنائے مسجد کے ۵۸ برس بعد بالکل غارت ہو گیا جسے اب قریباً بارہ سو برس ہو چکے ہین اسی کتاب مین یہ لکھا ہے کہ اُس مین شک ہے کہ عرب نے مصر کی فتح کے وقت علم عمارت مین ایسی ترقی کی تھی کہ وہ ایک ایسی وسیع اور عالیشان مسجد بنا لیتے" اس کے بعد ایک عجیب فقرہ لکھا ہے کہ "اگر یہ پچھلے زمانے مین اندرونی حصہ مین بہت کچھ زیادہ کیا گیا" جسکے معنی اگر

کچھ ہو سکتے ہین تو یہی ہین کہ اوسکا رقبہ شروع سے لیکر اب تک اوتنا ہی رہا کچھ زیادہ نہین ہوا اسکے بعد دوسرے حالات بیان کرنے مین بہت کچھ مبالغہ کیا ہے اور مسجد کی ابتدائی شان وشوکت اور آرایش کی بہت تعریف لکھی ہے اس مین کچھ شک نہین کہ مسجد کی شان وشوکت کا زمانہ المقرزی کے زمانے سے پہلے ہو چکا تھا کیونکہ اوس کے وقت مین مسجد نہایت ہی خراب اور برباد حالت مین تھی تو جو کچھ اوسنے لکھا ہے وہ غالبًا اور مصنفون سے لیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ اوس تحیر آمیز اور عجیب وغریب حالات کے وقت اوسنے کسی مصنف کا حوالہ نہین دیا یہ اوسکی عادت ہے اور اس پر اوسے فخر ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ عجیب اور دلکش باتین لکھکر پڑہنے والے کو حیرت مین ڈال دے۔

اس کا صریح نتیجہ یہ ہے کہ ایسے تمام واقعات بعد مین گڑہے گیے ہین المقرزی کے یہ تمام حالات پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیال مین مسجد کی تمام خوبی اور ساری شان وشوکت بڑے بڑے ستونون اور اون بیشمار قندیلون پر منحصر تھی جو اوسکی چھت مین لٹکی ہوئی تہین اور یہ ساری آرایش تھوڑی سی جگھہ مین تہی یہ مسجد قرطبہ کی بڑی مسجد کا شان وشوکت عمارت۔ آرایش کسی چیز مین مقابلہ نہین کر سکتی کیونکہ ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ وسیع عمارت کس قدر خراب ہے المقرزی کے اس مقابلہ کو پڑہکر ہمین ابن سعید کا وہ ریمارک یاد آتا ہے جو اوسنے اس مسجد کو دیکھکر کیا تھا جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اوس مشہور سیاح کے الفاظ یہ تھے "ایک عالیشان مسجد۔ قدیم عمارت بغیر کسی آرایش وسجاوٹ کے" اور پہر اوسنے لوگون کی کم توجہی مسجد کی غلاظت اور

خراب حالت کا ذکر کیا ہے۔ لیکن تو بھی اوسنے اوسمین "ایک شان پائی اور اوس کے خیالات پر ایک بڑا عمدہ اثر ہوا" اور یہ بات مسجد سوہیل مین نہین پائی جاتی تھی باوجودیکہ وہ مسجد بڑی عظیم الشان تھی اور نہایت آراستہ تھی۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اسمین کوئی ایسی بات ہے جو ان تمام آرائشون وغیرہ کے لیے کافی ہے" اور اس اثر کی وجہ اوسنے یہ بتائی ہے کہ اسکی تعمیر کے وقت پیغمبر صاحب کے اصحاب وہان موجود تھے بیشک اوس پرانے سیاح کا یہ خیال نہایت ہی قابل تعریف ہے جس سے سچی اسلامی محبت کی بو آتی ہے۔ یہ ایک مسلمان کا خیال ہے مذہبی لحاظ سے۔ مگر تاریخی لحاظ سے بھی اسکا اثر کچھہ کم نہین ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ ابن سعید ایک نہایت قابل سیاح تھا۔ اوسنے اندلسیہ اور مغربی افریقہ کی جلیل الشان عمارتین دیکھی تھین۔ اور اسلیے اوسنے اور لوگون کی طرح دھوکا نہین کھایا۔ اور اوسکی عمارت کی تعریف نہین کی بلکہ یہ لکھا ہے کہ عمارت کے لحاظ سے اسمین کوئی خوبی نہین۔ اور ساتھہ ہی اوسکی خراب حالت کا ذکر کیا ہے۔ مگر باوجود اسکے اوسکے دل پر ساری عمارتون سے بڑھکر اسی کا زیادہ اثر ہوا" اور کیون؟ مذہبی خیال سے۔ اور یہی ایک خیال ہے جو ایک دیندار کے دل کا مالک اور اوسکے خیالات کا فرمانروا ہوتا ہے۔ جن لوگون کا مسلمانون سے میل جول ہے وہ خوب جانتے ہین کہ ایک سادہ پاکباز مسلمان کے دل پر ان چیزون کے دیکھنے سے کس قدر اثر ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات جوش مین آکر وہ بعضی باتین خلاف واقعہ بیان کر جاتے ہین چنانچہ عبدالرشید بکری بیان کرتا ہے "کہ اس مسجد کی دیوارون، ستونون وغیرہ

پر کوفی خط مین تمام قرآن شریف لکھا ہے اور سورتون کے نام سونے کے پانی اور سبز رنگ سے لکھے ہین" کیا ایک ایسے خلاف واقعہ بات کرنے پر بھی عبد الرشید ایک معتبر مصنف سمجھا جاسکتا ہے؟ یہ بات بالکل ایسی ہی غیر معتبر ہے۔ جو مسٹر کاربٹ نے موذن کی نسبت بیان کی ہے کہ جب وہ مسجد کے دیکھنے کے لیے گیے تو اونہون نے موذن سے کہا کہ عمرو کی مسجد اس موجودہ مسجد سے بہت چھوٹی تھی۔ موذن یہ سنکر نہایت خفا ہوا اور کہا کہ شروع سے لیکر اب تک اسیقدر وسیع ہے۔

ہم پہلے ذکر کر چکے ہین کہ پانی کے لیے دعا اسی جگہہ مانگی جاتی تھی۔ غالباً اس خیال سے کہ پیغمبر صاحب کے اصحاب کسی وقت یہان موجود تھے اور یہی وجہ ہے کہ اس مسجد کی کبھی کبھی مرمت ہوتی رہی۔ اور اس مین کچھہ شک نہین کہ اسی مبارک خیال نے اس کے قایم رکھنے مین بہت کچھہ مدد دی ہے۔ ورنہ وہ نشانات اور وہ ٹوٹی پھوٹی عمارت جو آجتک باقی ہے کبھی کی صفحۂ دنیا سے مٹ چکی ہوتی۔ اور اسپر بجاے اسکے کہ کوئی تاریخی حالات لکھتا ہے کوئی مرثیہ پڑھنے والا بھی نہ ملتا صلاح الدین نے جو اوس وقت تک العاضد کا برائے نام وزیر تھا مسجد کے نہایت قریب دو بڑے مدرسے (مدرسہ ناصریہ مدرسہ کیمجیہ) بنوائے تھے وہ دونون اور سیکڑون اور ایسے مدرسے ایسے غارت ہو گیے ہین کہ آج اونکا پتہ لگانا بھی ایک امر محال ہے۔

اس "قدیم مسجد" کو کچھہ مذہبی خیال نے ہی مقدس اور قابل تعظیم نہین بنا دیا۔ بلکہ تاریخی لحاظ سے یہ اور بھی زیادہ قابل قدر ہے۔ دنیا مین ایسی بہت کم جگھہ ہونگی جنکے دیکھنے سے

ایسا عمدہ سچا اور پاک جوش پیدا ہوتا ہوگا اور جو لوگ مصر کی اسلامی تاریخ سے واقف ہین اونکے دل پر یہ اثر کوئی معمولی طور سے واقع نہین ہوگا۔ جو فورے جوش کی طرح مٹ جاے۔ بلکہ اونکے دل مین وہ حسرت بھرے خیال پیدا ہونگے۔ جو مٹانے نہین مٹنے کے جب ایک مسافر فرش سے لیکر مینارے تک نگاہ دوڑاتا ہے۔ اور پھر اُسکی تباہ اور ویران حالت کو غور سے دیکھتا ہے۔ تو اوسکی نظر کے سامنے یقیناً پُرانی تاریخ پرانا جاہ و جلال آجاتا ہے جس سے فوراً اوسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہی کہ دنیا کا جاہ و مال دنیا کی آرایش دنیا کی شان و شوکت سب فانی ہی کسی کو بقا نہین اور اوسکے منہ سے فوراً قرآن شریف کے یہ پاک الفاظ نکلجاتے ہین کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

کہان ہین وہ احرام مصری کے بانی
کدہر ہین وہ گردان زابلستانی
گیے پیشدادی کدھر اور گیانی
مٹا کر رہی سب کو دنیاے فانی

لگاؤ کہین کھوج کل انیون کا
بتاؤ نشان کوئی ساسانیون کا

وہی ایک ہے جس کو دایم بقا ہے
جہان کی وراثت اوسی کو سزا ہے
سوا اوسکے انجام سب کا فنا ہے
نہ کوئی رہیگا نہ کوئی رہا ہے

مسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب
غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

راقم۔ عبد الحق۔ طالب علم محمدن کالج علی گڈھ۔

عرض

کسی خود ساختہ عالی مرتبہ آدمی کی سوانح عمری (۳) غرض سے لکھی جاتی ہے کہ ہر زمانہ کے نوعمر نوجوان جو ترقی کی راہ پر چلنے کے لیے کمر باندھے ہے کھڑے ہین اسکو اپنا گائیڈ بنالین۔ اور ترقی کی راہ دشوار گذار مین بے بھٹکے چلے جائین۔

ہمارے زمانہ کے نوجوان اول تو ایسی میٹھی نیند سوتے ہین کہ اونکو جگانا ہی دشوار ہے۔ اور اگر زمانہ کے جھٹکون سے جاگے بھی تو کمر باندھنے مین تامل کرتے ہین۔ کہ بھائی کہان جائین ہم ناواقف۔ راہ دشوار گذار۔ رہنما مفقود۔ ناحق ٹھوکرین کہاتے پھرینگے اس سے حاصل؟ اگر حسن سمیندی۔ ابوالفضل۔ ٹلس وغیرہ کو پیش کیجیے کہ ان کو رہنما بنالو اور جاؤ تو ہنسکر کہتے ہین کہ بھائی یہ دقیانوسی زمانہ کے آدمی ہین ہمسے اور ان سے کیا نسبت؟ اور ہم کیا سمجھکر اتنے بڑے دور و دراز سفر مین انکے ساتھ ہوا مین؟ اگرچہ یہ اونکی خام خیالی ہے۔ مگر۔ چہ توان کرد رہروان اینند۔

ان جوانون کی تقریر کو سنکر راقم نے قرار دیا ہے کہ گذشتہ سو برس کے درمیان

جتنے نام آور گذرے ہین اونکی سوانح عمری لکھی جاے۔ تاکہ تازہ جوانون سے غیر مانوس نہو اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ۔ اگلے زمانہ والون کی بات کچھہ اور تھی۔ اونکے قد نوگز کے ہوتے تھے اور سر مین ساڑھے سات سیر بھیجا مغز ہوتا تھا بھلا ہم اونکی ریت کیا کر سکتے ہین۔

چنانچہ پہلا نمبر نواب بہادر عبد اللطیف خان سی۔ آئی۔ ای۔ کی سوانح عمری ہے خدا کرے نوجوان ناظرین اس سے منتفع ہون۔

راقم۔ اے اچ۔ عاصم۔ کلکتہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوبہ بنگالہ کے پوربی حصہ مین چار پانچ بہت بڑے ضلاع واقع ہوے ہین۔ ان مین سے ایک فرید پور ہے۔ اس ضلع کے اوتر اور پورب جانب گنگا بہتی ہے۔ مگر گنگا کے اس حصہ کو پدما کہتے ہین۔ پچھم طرف چاندا اور مادھومتی ندیان روان ہین۔ دکھن سمت مین کچھہ دور تک کمارنہ ی لہرین لیتی ہے اور کچھہ دور تک دلدل ہے جسمین کوسون ہگلا (لنج) موج مار رہا ہے۔ یہان کی بستی کچھہ عجب ڈھب کی ہے۔ برسات مین چونکہ یہ جزیرہ تمام عالم آب ہوجاتا ہے اسلیے مکانات ندیون۔ نالون جھیلون کے اونچے کنارون پر بناتے ہین۔ اکثر ندیون اور نالون کے کنارے کنارے کوسون تک مکان ہی مکان نظر آتے اور گانون ہی گانون دکھائی دیتے ہین چھوٹے چھوٹے نالے جو ادھر سے ادھر کاٹتے ہوے گذر گیے ہین یا کوئی ٹکڑہ دلدل کا اگر واقع ہوگیا ہے دو گانون کی حد

فاضل بنگیا ہے۔ سیکڑون بنگلے سیکڑون جھونپڑیان۔ آم۔ جھالیا۔ اور بانس کے خوبصورت جھاڑون کے اندر نظر آتی ہین ہر شخص کا مکان ایک چھوٹے سے باغ کے اندر ہوتا ہے۔ جھیلون کے چوکنارے مکانات کے متعدد حلقہ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا پھول کے حلقہ قطار سے رکھدیے ہون۔

یہ ضلع ۱۵۸۲ء مین جب شہنشاہ جلال الدین اکبر کا زمانہ تھا اوس سرکار کے شامل تھا جسکا حاکم محمد عابد ہوا ہے۔ سلام اس ملک مین اس سے بہت پہلے سے ہے سلاطین مغلیہ کے زمانہ مین جو حاکم یہان آتا تھا اوس کو جاگیر و منصب و خطاب بھی لازمی طور پر دیا جاتا تھا اسلیے ہر حاکم یہان کا حاکم بھی رہا اور جاگیردار بھی۔ اور خدمت کے زمانہ کے تمام ہونے کے بعد اگر وہ خدمت مورو ثی نہ تھی تو دوسرا حاکم اسکی جگہ آگیا۔ اور اوسکی اولاد اور ورثہ محض جاگیردار رہ گیے مسلمانون مین ایک تو اس طبقہ کے لوگ یہان ہین اور دوسرے وہ لوگ ہین جو انہین حکام کے ساتھ چھوٹے چھوٹے منصبون اور کم درجون کی خدمتون پر مقرر ہو کر آئے تھے۔ اور یہ بھی حاکم اعلیٰ کی جاگیر سے بہرہ یاب ہوتے تھے اور اونکی اولاد بھی اول طبقہ کی طرح اکثر یہان بس گئی ہے تیسری وہ جماعت کہ جو فعلہ اور کسبہ کیطرح آئی۔

اس ضلع مین طبقہ ثانی کے لوگون مین قضات بھی پائے جاتے ہین۔ انہین قاضیونمین سے ایک گھرانہ قاضیون کا راجہ پور مین رہا کرتا تھا۔ راجہ پور ضلع فرید پور کا ایک چھوٹا سا گانون ہے۔ اس گھرانہ کا ایک ممبر شاہد جاہ و دولت کی چاہ مین حب وطن اور حب

اہل وطن کو خیرباد کہکر کلکتہ چلا آیا۔ کلکتہ شباب کے قریب پہونچ چکا تھا۔ دفاتر عدالتین — کارخانے جاری ہو چکے تھے۔ اور ایک عدالت سب عدالتون سے بڑی صدر دیوانی عدالت کہلاتی تھی۔ اسی کا نام اس زمانہ مین ہای کورٹ ہے علوم مغربیہ کے تحصیل کا کرانا میٹرابھی تک۔ ال۔ اے۔ بی۔ اے۔ ام۔ اے کی ڈگری کے نشان سے پاک تھا۔ اسی لیے تمام دفاتر اور عدالتون مین زبان اردو کا رواج پایا جاتا تھا صدر دیوانی عدالت مین سرشتہ دار کے آگے زبان اردو کے لکھے ہوے احکام اور دستاویزات کے ڈھیر نظر آتے تھے۔ یورپین ججون کے سامنے سلخوان تمام مسلون کو اردو زبان مین سناتا تھا۔ فریقین اردو زبان مین اظہار شکایت کرتے تھے۔ اور وکلا اردو زبان مین مباحثے کیا کرتے تھے۔

پردیسیون کو عہدے بآسانی کیونکر مل سکتے تھے۔ اور چونکہ عہدے گنتی کے تھوڑے ہوتے تھے اور پردیسی کثرت سے کسب و جاہ و مال کی دہن مین دارالسلطنت کا دہاوا لگایا کرتے تھے اس لیے انکے لیے صرف ایک سلسلہ باقی تھا یعنی وکالت کا انمین سے جسکو لیاقت علمی زیادہ ہوتی تھی وہ وکلا مین سربرآوردہ اور کامیاب ہوتا تھا۔ البتہ ذہانت اور ذکاوت کو بھی اس فن مین بڑا دخل ہے۔ مین فرید پور کے جس قاضی زادہ کا ذکر کیا چاہتا ہون وہ کلکتہ مین آکر وکالت مین مشغول ہوا۔ اسکا نام قاضی فقیر محمد تھا۔ اس شخص کا منبع علمی بھی معقول تھا اور ذہانت سے بھی بہرہ رکھتا تھا۔ اس لیے اپنے پیشہ مین متوسط طور پر کامیابی حاصل کر گیا۔

بنگالے کی عورتین عادتاً ترک وطن کو ناگوار سمجھتی ہین اسلیے اس شخص کو کلکتہ مین بھی ایک نکاح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ اب بسبب تعلق کے اس کا قیام کلکتہ مین بیشتر ہوتا تھا۔ قاضی فقیر محمد نے کلکتہ کے ایک معمولی شخص کی لڑکی سے نکاح کرلیا۔ اور اس بیوی سے بھی خدا نے اوسے اولاد دی۔ قاضی کی جو اولاد کلکتہ مین ہوئی اوسکا سب سے بڑا ممبر عبداللطیف تھا۔ مین اسی یکتا نازمیدان ترقی اور شہسوار معرکۂ تدبیر کی سوانح عمری لکھ رہا ہون۔

یہ ہونہار بچہ صدر دیوانی عدالت کے ایک وکیل کے گھر ۱۸۲۸ء مین پیدا ہوا اور اپنے والدین کی حیثیت کے موافق نازونعم سے پرورش پاکر اوس حد عمر تک پہونچا کہ جس مین ہر والدین کو اپنی اولاد کی تعلیم کا خیال ہوتا ہے۔ یہ شہرت حاصل کرنے والا لڑکا بھی مدرسہ عالیہ کلکتہ مین تحصیل علم کے لیے داخل کیا گیا۔ مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ ابھی تک مغربی تعلیم کے کرانامیٹر پر ڈگری کے داغ نہین لگائے گیے تھے۔ اس ذہین طالب العلم نے اُس وقت جہان تک تعلیم ہوتی تھی اوسکو بکمال حاصل کرلیا۔ اور فارغ ہوکر احاطۂ مدرسہ سے باہر نکلا۔ ہر جوان نوتعلیم یافتہ کو خدمت حاصل کرنے ترقی کرنے کا شوق جنون کیطرح ہوتا ہے۔ اس ہیچمین طبیعت کے جوان کو معمولی شوق سے بھی زیادہ تھا اسنے کوشش کی اور ڈہاکہ مین انگریزی مدرس مقرر ہوگیا۔ ۱۸۴۶ء سے اس نوجوان نے خدمت اختیار کی۔ اور تین برس تک کچھ ڈہاکہ کالج مین اور کچھ مدرسہ کلکتہ مین ماسٹری کرتا رہا۔ ہیچمین طبیعتین بیکار نہین رہا کرتین۔ اور میدان ترقی مین سعی کرنے سے نہین چوکتین

اس تدبیر کے ہیو لانے۔ حکام سے رسائی پیدا کی اور بہت جلد صورت ترقی نکال لی۔
ماہ مارچ ۱۸۴۹ء مین اس نوجوان کو سر ہربرٹ میڈک۔ ڈپٹی گورنر بنگالہ نے مقام
پیوبیس پرگنہ مین دوسو روپیہ ماہوار پر ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر کیا اور ۱۸۵۲ء کی اپریل مین اوسکو
مجسٹریٹی کے کل اختیارات دیے گیے۔ اور اسی سال جولائی کے مہینے مین۔ بنگالہ بہار
اوڑیسہ کا جسٹس اوف دی پلیس مقرر کیا گیا ۱۸۵۳ء مین مارکوئس اوف ڈلہوزی نے
اس ہوشیار مجسٹریٹ کی ترقی کی اور یہ کلکٹر اسب ڈویژن مین متعین ہوا۔ کلو اچوبیس پرگنہ
کا ایک نیا بنایا ہوا سب ڈویژن تھا۔ یہان سے یہ شخص جہان آباد کے سب ڈویژن مین
جو ضلع ہوگلی مین ہے منتقل ہوا۔ عہدہ ڈپٹی کلکٹری بھی ڈپٹی مجسٹریٹی کے ساتھ اضافہ کیا گیا
یہان پر عبداللطیف خان پانچ برس تک انتظام کرتا رہا اور جو جو جان فشانیان اور کوششین
اس تجربہ کار حاکم نے اس مقام کے ڈکیتون اور رہزنون کی بیخ کنی مین کی تہین اوسپر
سرکار انگلشیہ کی نظر غور کے ساتھ پڑتی تھی۔ چنانچہ جب صدر مقام مین ایک قابل اور
بیدار مغز مجسٹریٹ کی ضرورت ہوئی تو ۱۸۵۹ء مین یہی کارآزما علی پور مضافات کلکتہ
مین لایا گیا جسوقت یہ جہان آباد سے تبدیل ہوتا تھا۔ لارڈ الگ برون وہان کا مجسٹریٹ
تھا اوسنے عبداللطیف خان کو ایک سرکاری چٹھی لکھی تھی جس سے اس شخص کی کارگذاری
کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے۔ اوس چٹھی کے ایک حصہ کا ترجمہ یہ ہے۔

"چونکہ عبداللطیف خان کی خدمت کا زمانہ اس ضلع مین ختم ہوا چاہتا ہے اسلیے اوسکی
اون خدمتون کا جو اس شورانگیز فتنہ ضلع مین نہایت خوبی اور اطمینان کے ساتھ ہوتی

رہی ہین شکریہ ادا کیا جاتا ہے - جہان آباد اوسکے یہان سے چلے جانے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے "

اس پختہ مغز اور ہر دلعزیز حاکم کی پختہ کاری کا ثبوت قوی ایک یہ بھی ہے کہ جہان آباد سب ڈویژن کے ہندو زمینداروں نے اسکے رخصتی کے وقت ایک ایڈرس پیش کیا اور یہ ایڈرس بذریعہ رامانپرشاد رائے کے جو ایک مشہور وکیل تہا اور آخر مین سب سے پہلا ہندوستانی جج کلکتہ کے ہائی کورٹ کا ہوا تھا اوس کے پاس بھیجا گیا - اوس سپاسنامہ کا ترجمہ یہ ہے -

بخدمت مولوی عبداللطیف اسکوئردی مجسٹریٹ جہان آباد

بغیر اس کے کہ آپکے اس مقام سے جانے کی حسرت بیان کرین - اور آپکے عہدۂ مجسٹریٹی پر رہنے کے زمانہ مین جو جو اطمینان ہمکو گون کو رہا ہے اوسکا اظہار کرین ہم لوگ آپکو خیر باد کہہ نہین سکتے جسطرح آپنے اس مقام مین انصاف کو ہمیشہ برتا ہے اوس سے یہان کے چھوٹے بڑے سب خوش اور رضامند ہین -

جنکو خدا نے آپکے افعال کے جانچنے کا ملکہ دیا ہے وہ آپکی کاردانی اور عدل بے رعایت کی تعریف کرتے ہین - جن لوگون کو موقع ملا وہ آپکی خوش مزاجی اور احتیاج عامہ کے رفع کرنے کی خواہش سے منت پذیر ہوتے رہے ہین - اور جو لوگ آپکی کارروائی کے سمجھنے کے لیے آپ تک پہونچے وہ آپکو ہمیشہ اپنا مقرر کیا ہوا حکم تصور کرتے رہے نہ ایسا حاکم کہ جسکو بادشاہ وقت نے بزور شمشیر مقرر کیا ہو -

آپ نے اپنی خدمات مقررہ کے سوائے اپنے اوقات عزیز کو ہمیشہ رفاہ خلایق کے لیے صرف کیا ہے آپ ہی اس مقام کے درونی روابط کے مستحکم کرنے اور اہالی جہان آباد کے نفع اور راحت کے اسباب بہم پہونچانے مین کوشان رہے ہین۔

اس سب ڈویژن کے اہالی اسی وجہ سے آپ کے اس قدر جلد اس مقام سے جانے کو حسرت کی نظر سے دیکھتے ہین۔

ہملوگ آپکو یقین دلاتے ہین کہ یہان کے باشندے۔ آپ جہان کہین رہین۔ ہمیشہ آپکی آیندہ مسرتون اور کامیابیون کے دل سے خواہان اور جویان رہین گے۔

دستخط

راما پرشاد رائے۔ امیش چندر دت

کہتر موہن چاٹرجی۔ رام نراین مکھرجی

پران ناتھ رائے چودہری۔ پنالال سیل

رائے پریونا تھ چودہری۔ شب نراین رائے

وغیرہ

۱۸۶۸ء مین وہ پلیس کورٹ جو مقام علی پور حوالی شہر کلکتہ مین نیا قایم کیا گیا تہا اس دانشمند مجسٹریٹ کے سپرد کیا گیا۔ دس برس تک اس عہدہ پر رہکر کلکتہ کا قایمقام پریسیڈنسی مجسٹریٹ مقرر ہوا اور ۱۸۷۷ء مین جب پریسیڈنسی کا مستقل عہدہ دار آگیا تو عبداللطیف خان مقام سیالدہ کے پلیس کورٹ مین تبدیل ہوا۔ تقریباً تیس برس

تک یہ ہوشیار عہدہ دار حکام بالادست کی آنکھون کے نیچے کام کرتا رہا۔ یہ بات غور طلب ہے۔ اور ہر حاکم کو اس کا تجربہ بھی ضرور ہوا ہوگا کہ حکام بالادست کی عدالت سے اوسکے فیصلہ کی تردید کبھی نہ کبھی ضرور ہوئی ہوگی۔ مگر اس بیدار مغز حاکم کے فیصلہ کی تردید کبھی اس پینتیس برس کے زمانہ مین نہ ہوئی حالانکہ ہر وقت حکام کی نگرانی اس پر رہی ہے ۱۸۶۲ء سے عبد اللطیف خان درجہ اول کا نسب ارڈینیٹ اگزیکیوٹو افسر ہوا۔ اور سات سنو سے آٹھ سنو تک مشاہرہ پاتا رہا۔ اور جب پنشن لیکر علحدہ ہوا ہے تو اسکا نام اُن حکام کی فہرست مین سب سے اول تھا۔

علاوہ خدمات ڈپٹی مجسٹریٹی کے جو عبد اللطیف خان کا کا منصبی تھا یہ شخص سیکرٹون خدمات اعزازی پر مقرر کیا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکام بالادست کو اسکی اصابت راے اور بیدار مغزی پر کتنا اعتبار تھا ۱۸۶۲ء مین جب لارڈ کیننگ کا زمانہ تھا اور پریسیڈنسیون مین لیجس لیٹو کونسل کی بنا نئی نئی پڑی تھی لفٹنٹ گورنر بنگال سر جے پی۔ گرانٹ نے اس دانش پرور مجسٹریٹ کو اپنی کونسل کا ممبر مقرر کیا۔

عبد اللطیف خان پہلا ہی مسلمان ہے جو اس قسم کے عہدہ پر مامور ہوا۔ دو برس تک میعاد ممبری رہی۔ اس میعاد کے ختم ہونے کے بعد سر سیسل بیڈن نے۔ جو اوس وقت لفٹنٹ گورنر تھے۔ ان لفظون مین شکریہ ادا کیا۔

"لفٹنٹ گورنر اون خدمتون کی قدر جو آپنے سلطنت کی نسبت اپنے ممبری کے زمانہ مین انجام دی ہین نہایت درجہ پر فرماتے ہین اور چاہتے ہین کہ آپکے بیش بہا مشورون

اور اون مدد دن کا جو اونکو آپ سے ملتی رہی ہین اظہار کرین"

سوائے اسکے یہ سر ہر آوردہ حاکم اور دو مرتبہ لفٹنٹ گورنر بنگال کی کونسل کا ممبر مقرر ہوا ایک مرتبہ ۱۸۷۰ء مین جب لارڈ میو کا عہد تھا اور دوسری مرتبہ ۱۸۷۲ء مین جب لارڈ نارتھ بروک کا زمانہ آیا اور سر جار کامبل لفٹنٹ گورنر بنگالہ تھے۔ سر جارج کامبل نے اس عالی قدر کے تقرر کے وقت جو چٹھی لکھی تھی سننے کے لایق ہی ترجمہ چٹھی۔

مای ڈیر مولوی۔ مین نہین سمجھتا کہ سوائے آپکے کوئی اور شخص لیجس لیٹو کونسل مین مسلمانون کی طرف سے توکیس کرسکتا ہی۔ مین مسرور ہونگا اگر آپ کونسل کی ایک میعاد تک اور بھی مسند اختیار کرلیجیے گا۔ مین جانتا ہون کہ پہلی مرتبہ جب آپ ممبر ہوے تھے تو دو ہی برس مامور تھے۔ آپکا مخلص۔ جی کامبل

عبداللطیف خان کے تین مرتبہ بنگال لیجس لیٹو کونسل مین ممبر ہو[illegible] سے دو فایدے عامۂ خلایق کو بدیہی حاصل ہوے ایک تو یہ کہ کرایہ کی گاڑی اور پالکی والے چونکہ انکے لیے کوئی قانون نہ تھا اس واسطے لوگون کو بہت ستاتے تھے ۱۸۶۳ء مین انکے لیے عبداللطیف خان نے ایک مسودہ قانون پیش کیا اور وہ پاس ہوگیا چنانچہ لوگ ابھی تک اوس سے منتفع ہوتے ہین۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ ایکٹ گیارہ ۱۸۶۴ء کی رو سے عہدۂ قضا اس صوبہ سے جاتا رہا تھا اور اس سے جہلاے اسلام کے درمیان بڑے بڑے جھگڑے نکاح و طلاق مین واقع ہوتے تھے اس لیے کہ کوئی دست آویز معتبر تو ہوتا ہی نہ تھا۔ عبداللطیف خان نے نکاح و طلاق اہل اسلام کی

رجسٹری کی نسبت ایک مسودہ قانون پیش کیا اور وہ پاس ہوگیا جس سے ایدوطلاق کا پتہ بخوبی چلنے لگا اور دوسرے یہ کہ ایک گروہ اہل اسلام کو نکاح وطلاق کی رجسٹراری کے صیغہ مین روٹی ملنے لگی۔

۱۸۶۰ء مین عبداللطیف خان بورڈ آف اکزامینرس کا ممبر مقرر ہوا اور ۱۸۶۱ء مین جب پہلی مرتبہ انکم ٹیکس اگایا گیا تھا یہ اوسکا کمشنر مقرر ہوا تھا ۱۸۶۳ء مین جب میونیسپالٹی قایم ہوئی تو یہ اوسکا ممبر مقرر ہوا اور جب ۱۸۷۶ء مین مینوسپل کمشنر مقرر ہونے لگے اور انکا تقرر بذریعہ انتخاب کے ہونے لگا تو عبداللطیف خان گورنمنٹ کیطرف سے منتخب ہوکر کمشنر مقرر ہوا شمالی حصہ حوالی شہر کلکتہ مین جب میونیسپالٹی مقرر ہوئی تھی اوس وقت عبداللطیف خان اوسکا صدر انجمن مقرر کیا گیا تھا اور اس سے علیحدہ ہوتے وقت کل ممبرون نے نوشتہ شکریہ ادا کیا میونیسپالٹی کے باب مین عبداللطف خان نے جو جو کوششین کی تھین اوسکی یادگار مین دو سڑکین ایک شہر مین اور ایک حوالی شہر مین مولوی عبداللطیف خان کے نام سے موسوم کی گئین۔

مسئلہ تعلیم کا عموماً اور تعلیم اہل اسلام کا خصوصاً سب سے پہلا محرک عبداللطیف خان ہوا ہے ۱۸۵۲ء ۱۸۵۳ء مین جب مسئلہ تعلیم مسلمانان چھڑا تو اس مدبر نے ایک اشتہار اس مضمون کا دیا کہ کل ہندوستان مین جس مسلمان کا جی چاہے ایک تحریر اہل اسلام کی انگریزی تعلیم کے بارے مین لکھ کے سرکار مین بھیجدے سب تحریرونکو دیکھکر جو سب سے اچھی ثابت ہوگی اوسکے لکھنے والے کو عبداللطیف خان کی طرف سے سو روپیہ انعام مین

دیے جائینگے چنانچہ تحریرین آئین اور ایک کمیٹی مین جنکے ممبر قاضی فضل الرحمٰن قاضی القضات اور قاضی عبدالباری قاضی شہر کلکتہ اور شاہزادہ بشیر الدین ایک بڑے زبردست فاضل شہزادگان میسورین سے۔ اور شاہ الفت حسین ایک نامی منشی اور شاعر تھے پیش کیگئین اور مولوی سید عبدالفتاح عرف اشرف علے مدرس بمبئی کو انعام دیا گیا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ مسلمانون کی توجہ کچھ کچھ تعلیم انگریزی کی طرف منعطف ہونے لگی۔

مولوی عبداللطیف خان نے محرک ہوکر کلکتہ کے مدرسہ مین انگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ مقرر کرایا۔ سر ولیم گری کی لفٹنٹ گورنری کے زمانہ مین مدرسہ کلکتہ و ہوگلی کے بہرۂ عربی کی ترتیب و انتظام کا اولٹ پھیر مولوی عبداللطیف خان کی تحریک سے ہوا اور ہوگلی مین بورڈنگ ہوس مقرر کیا گیا۔

مولوی عبداللطیف خان کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے کہ ہوگلی کے حاجی محسن کے سرمایہ اوقاف مین پچاس ہزار کی مد بلغرض ترقی تعلیم گورنمنٹ نے دی جس سے تین جدید مدرسے قایم ہوے۔ ایک ڈہاکہ مین دوسرا چاٹگام مین تیسرا راج شاہی مین۔ علاوہ اسکے مولوی عبداللطیف خان کی کوشش سے مسلمان طالب العلمون کو ایک یہ کتنا بڑا نفع ہوا کہ جس انگریزی مدرسہ مین یہ داخل ہونگے ان سے فیس مقررہ کا صرف ایک ثلث لیا جائیگا۔

ان سرگرمیون کے صلے مین ابتداے ۱۸۶۳ء مین مولوی عبداللطیف خان کلکتہ یونیورسٹی کا فلو مقرر ہوا چنانچہ لارڈ الگن۔ وایسراے حال کے والد ستونی۔ کے پرائیوٹ سکرٹری

نے جو خط اس تقرر کے وقت خان مذکور کو لکھا تھا اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

مائی ڈیر مسٹر بہت سے وجوہات سے وایسرائے اور گورنر جنرل مناسب سمجھتے ہین کہ کلکتہ یونی ورسٹی کے سینیٹ کی قوت تعدادی بڑہائی جائے۔ تحقیقات کی رو سے جو وایسرائے نے کی ہے ثابت ہوا ہے کہ آپکا تقرر اس خدمت پر یونیورسٹی کے لیے بہت بکار آمد ہوگا اور یہ تقرر گویا خاص و عام کی طرف سے آپکی اون خدمتون کا بدلہ سمجھا جائیگا۔ جو آپنے ترقی علم و توسیع تعلیم کے بارے مین کی ہین۔ مجھے حضور وایسرائے کا حکم ملا ہے کہ مین آپسے دریافت کرون کہ آیا تقرر مذکور آپکی مرضی کے موافق ہے یا نہین۔

آپکا خادم۔ ٹی۔ جے ہاول۔ تھرلو۔ پرائیوٹ سکرٹری وایسرائے و گورنر جنرل

۱۸۶۳ء مین مولوی عبداللطیف خان نے ایک مجلس علمیہ کی بنیاد ڈالی مسلمانان ملک تعلیم علوم مغربیہ کی طرف سے بالکل متنفر تھے۔ انکی تالیف و تشوق کی غرض سے یہ مجلس قایم ہوئی۔ اس مجلس کا نام اسلامی مجلس مذاکرۂ علمیہ کلکتہ رکھا۔ اور اسکو دو باتونکا ذریعہ بنایا۔ ایک تو مغربی علوم و فنون کے مسلمانون مین رواج دینے کا۔ اور دوسرا مسلمانون اور اعلیٰ طبقہ کے ہندو اور انگریز علما و حکام کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کا۔ اس مجلس سے مسلمانون کے خیالات بہت کچھ بدلے مسلمانون کو ترقی کا شوق ہوا یہی مجلس گورنمنٹ کو مسلمانونکے امورات رفاہ و فلاح کے جمانے کا آلہ بنی لفٹنٹ گورنر بنگالہ اس مجلس کے حامی و مربی بنے اور ہر سال ایک کنورزیشن اس مجلس کا ایوان ٹون ہال مین ہوا کرتا ہے جس سے مختلف اقوام دنیا کو جو اس دار السلطنت کلکتہ

موجود ہین مسلمانون سے ملنے اور دوستانہ مکالمہ اور مراودہ پیدا کرنے کا موقع حاصل ہوتا رہا ہے۔ اس مجلس کا تیسوان کنوسیژن آٹھوین مارچ ۱۸۹۴ء مین ہوا۔ سر ایشلی ایڈن لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے جسوقت زمام خدمت ہاتھ مین لی تھی تو اس مجلس کی نسبت جو تقریر کی تھی اوس سے اس مجلس کی عظمت جو حکام وقت کی نظرون مین ہے ظاہر ہوتی ہے۔ اوس تقریر کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔

مین اسلامی مجلس مذاکرۂ علیہ کلکتہ سے ایک مدت سے واقف ہون مین اسکی رفتار کو ۱۸۶۳ء سے جب سے اسکی بنا پڑی ہے بغور تاک رہا ہون۔ اور مین اس کے اون عمدہ کامون سے واقف ہون جو اسنے گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً لوازم تعلیم مسلمانان کی نسبت اطلاع دیکر انجام دیے ہین۔ اسنے گورنمنٹ کے طریقہ تعلیم کو مسلمانون کے خاص طریقۂ تعلیم کے ساتھ مربوط کرنے مین مدد دی۔ اگرچہ اس مسئلہ مین ابھی بہت کچھ باقی ہے مگر یہ مجلس جانتی ہے کہ میری خاص توجہ ابھی تک اس مسئلہ کیطرف منعطف ہے۔

مولوی عبد اللطیف کی دلی کوششین جو تعلیم کے بارے مین ہمیشہ رہی ہین اسکا ثبوت نیچے کی چند سطرون مین ناظرین بخوبی دیکھینگے۔ یہ اوس اڈرس کا ترجمہ ہے جس مین سر سیسل بیڈن لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے اسلامی مجلس کے تیسرے سالانہ جلسہ مین سر جان لارنس گورنر جنرل کو مخاطب کیا تھا۔

حضور والا کی اجازت سے مین اس موقع کو عبد اللطیف خان کی اون عمدہ خدمتونکی اطلاع دینے کے لیے اختیار کرتا ہون جو اوسنے تعلیم کے بارے مین خصوصاً اون لوگون کی

تعلیم کے بارے مین جو مثل اوسکے پیروی دین اسلام کرتے ہین۔ عمل مین لائی ہین۔
مولوی عبداللطیف کی کوشش اس بارے مین سلسلہ وار رہی ہے اور برسون سے
یہ اس کام کو بے تھکے ہوے انجام دے رہا ہے۔ گورنمنٹ نے اسکی خدمتون کو
مکرر سراہا ہے۔ مین اس وقت خصوصًا اوسکی اوس ذہانت کا ذکر کرتا ہون جسکی مدد سے
وہ اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کا بانی ہوا۔ اور اوس مستقل کوشش کو مذکور کرتا ہون جس سے
مجلس مذکور قایم ہوگئی اور اب اس نمو اور فائدہ رسانی کی حالت مین پہونچ گئی ہے یہ
مجلس فنون ادبیہ اور علوم متنوعہ کے مباحثے کے لیے فراہم ہوتی ہے۔ اور علوم
قدیمہ کی اشاعت مین بدل کوشان ہے اس مجلس کے اسوقت پانسو ممبر ہین اور اسی
مجلس کو دیکھکر حضور بھی واقف ہین۔ کہ بہت سی مجلسین ہندوستان مین قایم ہوئی
ہین۔ ایک بڑی جماعت جو اس وقت اس تالار مین صرف اس غرض سے مجتمع ہے
کہ علم الابدان کے تجربات نظری کو مشاہدہ کرے۔ اس بات کی بڑی دلیل ہے
کہ اس مجلس کی تحریک کس قدر موثر ہوئی ہے اور اب لوگ کس قدر اس سے
استفادہ کرتے ہین۔

اس اہم کام کا ٹیکا بالکل عبداللطیف کے سر رہا ہے۔ اور مین نہایت مسرور ہونگا
اگر حضور اوسکو مرحمت خاص کا مورد تصور فرمائینگے۔

اس اڈرس کے جواب مین سر جان لارنس بہادر نے مولوی عبداللطیف خان کو
جن لفظون سے مخاطب کیا تہا اونکا ترجمہ یہ ہے۔

مولوی عبداللطیف۔ مین غایت درجہ کی مسرت سے لفٹنٹ گورنر کی خواہش کو پورا کرتا ہون۔ اور دل سے تمھاری اون کوششون کی داد دیتا ہون جنکا ذکر ابھی سر سینسل بیڈن نے کیا۔ مین بہت توجہ اسکی طرف مبذول رکھتا ہون۔ مجھے اطمینان ہے کہ ایسے ٹھکانے کی کوششون سے بہت اچھے نتیجے نکل سکتے ہین۔

آج کی مجلس بذاتہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمھاری کوششین رائگان نہین گئین کیونکہ ہم شمار کرتے ہین کہ علم ابدان مین جو توجہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہے یہ کبھی نہ کبھی بہت مفید اور بکار آمد ہوگی۔

میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے اور رہیگی کہ مین ہر ملت و مذہب کے دیسی اور یورپین آدمیون کے درمیان دوستانہ مجمعون کو شہ دیتا رہون۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ایسے مجمعون سے فوائد کثیرہ عاید ہونگے۔

اسلامی مجلس کی توسیع اور کامیابی کے بارے مین تم میری دلی تمنا تصور کرو۔ مجھے نہایت خوشی ہوگی جب مین بذریعہ لفٹنٹ گورنر کے تمھاری ان کوششون کی داد دہی کا اظہار بذریعہ کسی مناسب نشان کے کرونگا۔"

جس مناسب نشان کا ذکر وایسرائے نے اپنی تقریر مین کیا ہے وہ اسطرح پر مولوی عبداللطیف خان کو ملا۔

یہ ایوٹ سکریٹری کا خط لفٹنٹ گورنر کی طرف سے جو عبداللطیف خان کے نام آیا تھا اوسکا ترجمہ دیکھیے۔

نمبر ۱۸۹۳

مورخہ ۲۳ - اپریل ۱۸۶۷ء

سُر - مجھے لفٹنٹ گورنر بہادر سے حکم ملا ہے کہ مین ایک تمغا اور ایک کتاب جو کئی جلدون مین کامل ہے آپکی خدمت مین پیش کرون - یہ آپکی اون خدمتون کا صلہ ہے جو اپنی تعلیم اہل ہند کے باب مین انجام دی ہین -

کتاب مذکور کے سرصفحہ پر وایسرائے کے خط خاص کا لکھا ہوا نوشتہ ہے جس مین لکھا ہے کہ کس غرض سے حضور والا نے یہ انعام آپکو دیا ہے -

ایک صلہ اس سے بڑھکر قابل شکریہ آپکی محنتون کا حال مین یہ ملا ہے کہ اندنون مسلمانان بنگالہ نے حصول علوم مفیدہ کی پوری خواہش ظاہر کی ہے - اور رفتہ رفتہ علوم مغربیہ کی عظمت اور خواہش انکے دلون مین پیدا ہوتی جاتی ہے -

اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ کی بناڈالکر (جسمین اسوقت پانسو ممبر ہین اور جو اور مقامون کی مجلسون کے ساتھ نسبت ابویت رکھتی ہے) آپنے تصرف مسلمانان بنگالہ بلکہ کل ہندوستان کے مسلمانون کو کامیابی کے ساتھ ایسے ڈھرے پر لگا لیا کہ اب وہ اپنے قدیم طریقہ تعلیم کی تنگ حد سے باہر نظر ڈالنے لگے - اور اوس گنج فراہم آوردہ تخیلات و تاثیرات کو ڈھونڈھنے لگے جو زبان انگریزی کا دفینہ ہے اور بہت سے مواقع مین آپکی معقول اور جلتی ہوئی دراندازی نے اونکو گورنمنٹ کی منصفانہ پالیسی اور ارادون کے صحیح اندازے پر آمادہ کیا اور اون کو اس قابل بنایا کہ وہ تصرف فنون

ادبیہ اور علوم متنوعہ پر رائے دینے کے جو گئے ہوئے بلکہ وہ اون مسائل پر رائے دینے کے لایق ہو گیے جو اونکی حالت معاشرت اور سیاست سے متعلق ہین اور جن باتون سے عامۂ ملک کی بہبودی وابستہ ہے۔

اس عنوان سے آپنے مادی طور پر جماعۂ مسلمانان کے اور اونکے حکام و دیگر رعایای ہموطن کے درمیان رابطہ دوستانہ کو ترقی دی ہے جہان تک آپکی بیدار اور بیدریغ کوششون سے حالت بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپکی امتیازی توقیر اور ذاتی نظیر نے کام کیا ہے۔ لفٹنٹ گورنر بہادر آپکو آپکے اہالی وطن کے امتنان کا مورد۔ اور گورنمنٹ کی گرم مرحمتون کا مستحق سمجھتے ہین۔

آپکا خادم ۔ اس۔ سی۔ بیلی، سکرٹری گورنمنٹ بنگالہ۔

کتاب مذکور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا تھی اور اوسپر نخبط وایسرائے جو عبارت لکھی تھی اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

مولوی عبداللطیف کو اون خدمتون کے صلے مین جو اون سے دلیسیون کی ترقی تعلیم مین عموماً اور خصوصاً اون لوگون کی ترقی تعلیم مین جو اوسکی طرح شامل مذہب اسلام ہین انجام دی ہین بطور تحفۂ اعزازی کے دیا گیا۔" دستخط۔ جان۔ لارنس۔ ۲۵ مارچ ۱۸۶۷ء

جو تمغہ لفٹنٹ گورنر بنگال کی طرف سے ملا تھا وہ سونے کا تھا اور اوسپر جو عبارت نقش تھی اوسکا ترجمہ یہ ہے۔

ایک طرف آنریبل سر سیسل بیڈن کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ لفٹنٹ گورنر بنگالہ

کی طرف سے مولوی عبداللطیف خان بہادر کو تحفہ ۱۸۶۷ء۔

دوسری طرف۔ اونکی اون خدمتون کے جلد وہین جو اونھون نے ترقی تعلیم مسلمانان بنگالہ مین انجام دی ہین۔

جنوری ۱۸۷۷ء مین جب دربار قیصری دہلی منعقد ہوا تھا۔ مولوی عبداللطیف خان کو خطاب "خان بہادر" عطا ہوا۔ اور ایک امپیریل تمغہ ملا اسی سال کے اگست کے مہینے مین لفٹنٹ گورنر بنگالہ سر ایشلی ایڈن نے ایک دربار اس غرض سے منعقد کیا کہ بنگالہ کے اون خطاب یافتگان کو جو دربار قیصری کے موقع مین خطاب یافتہ ہوے تھے اسناد و خلعت دین۔ چنانچہ مولوی عبداللطیف خان بہادر کو بعد عطاے سند کے جن کلمون سے مخاطب کیا اوسکا خلاصۂ ترجمہ یہ ہے۔

"مولوی۔ تم اپنی تمام عمر گورنمنٹ کے باوفا اور سرگرم ملازم رہے ہو تم نے اپنے ہم مذہبون کی ترقی مین بڑی کوشش کی ہے۔ یہ تمھاری کوشش کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ اب علوم مغربی کی طرف توجہ کر رہے ہین اور دوسرے مذہب و ملت کے نوجوانون کے ساتھ حصول خدمات عامہ کی کوشش مین برابری دکھا رہے ہین"۔

اسلامی مجلس مذاکرۂ علمیہ سے جو مولوی عبداللطیف خان کی بنا کی ہوئی مجلس ہے بہت سے فواید حاصل ہوے مگر سب سے بڑھکر ایک فائدہ اسلام کو یہ ہوا کہ ۱۸۶۵ء مین ایک قانون اس غرض سے پاس ہونے والا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی مذہب کا کرسچن ہو جاے تو وہ اپنی بیوی کو مجرد انکاح مین لاسکتا ہے مسلمانون نے اسکے خلاف مین ایک

عرضی گذرانی اور اوس سے مستثنےٰ رہے۔

جب سرویا اور روم مین جنگ چھڑی تہی تو عبداللطیف خان نے ایوان ٹون ہال مین ایک مجلس قرار دیکر مسلمانون کو اصل حقیقت جنگ سے مطلع کیا۔ اور زخمیون۔ بیواؤن یتیمون کے لیے چندہ دینے کی ترغیب دی گو حقیقت جنگ کے بیان کرنے مین عبداللطیف خان نشانہ سے پیچھے پڑا مگر یہ مشاق پولیٹیشن جلد اپنے طرز بیان کو بدلکر اصلی مدعا پر یہان تک کامیاب ہوا کہ کل ہند مین اسکی کارروائی نصب العین بنائی گئی اور اعلیٰحضرت سلطان اعظم خادم حرمین الشریفین خلد اللہ ملکہ نے اس شخص کی کارگذاری کی قدر کی اور اوسکو نشان مجیدی درجہ سوم سے مفتخر کیا۔

۱۸۸۴ء کے اواخر مین یہ غیر معمولی شخص خدمات ذمہ داری سے کنارہ کش ہوکر پنشن یاب ہوا۔ مگر یہ بھی اسکی بیکاری اور خمول کا زمانہ نہ تھا۔ جو شخص اٹھارہ برس کی عمر سے پچپن برس کے سن تک اتنے جھنجھٹ اپنے ذمہ لیے ہون کہ جنکا انجام دینا آٹھ آدمی کے لیے بھی ممکن نہ ہو وہ معقول آسودگی کی حالت مین بھی راحت کے لیے کمر نہ کھولے۔ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ اولوالعظمی۔ جوش طبیعت۔ خواہش نام۔ کاہلی سے نفرت۔ خلاصہ یہ ہے کہ بعد پنشن لینے کے بھی یہ شغل کا بھوکا تادم مرگ ممبر آف دی بورڈ آف اگزامینرس۔ ممبر آف دی سنٹرل اگزامینی شن کمیٹی۔ کمشنر آف انکم ٹاکس میونیسپل کمشنر شہر و حوالی شہر۔ ممبر آف دی بورڈ آف مینجمنٹ آف دی ریفورمیٹری ایڈ ڈسٹرکٹ اسکول کمیٹی

آنریری سکرٹری آف دی بنگال سوشیل سائنس ایسوسی ایشن۔ ممبر آف دی فیلولوجیکل کمیٹی اوف دی ایشیاٹک سوسایٹی آف بنگال۔ ٹرسٹی آف دی انڈین ایسوسی ایشن فود کلٹویشن آف سائنس۔ ممبر آف دی کمیٹی آف البرٹ ہال۔ ممبر آف دی کمیٹی آف ڈسٹرکٹ چاریٹیبل سوسایٹی۔ سکرٹری آف دی محمدن لیٹریری سوسایٹی وغیرہ خدمات کو اعزازی طور پر انجام دیتا رہا۔ اتنی اعزازی خدمتین سوائے بڑے روشناس خلائق اور بڑے لایق ہونے کے ملنا مشکل ہے اگر ملتی بھی ہین تو صرف مہذب دنیا کے باشندون مین سے معدودے چند کو بنگالے مین۔ بلکہ کل ہندوستان مین۔ بلکہ تمام ایشیا مین طبقۂ اہل اسلام مین سے ایک مولوی عبداللطیف خان ہی تھا جو اس مرتبۂ محسود تک پہونچا تھا۔ میرا گمان تو یہ ہے کہ ہندون مین کبھی بہیئت مجموعی اس اقبالمند کا پایہ اونچا ہی تھا۔ جو چیز عام نظرون سے چھپی ہوتی ہے۔ تجربہ بتلا رہا ہے کہ خواہ نخواہ اوسکی عزت و عظمت ہوتی ہے۔ اسی لیے یورپ کے جاہ طلب تازہ جوان اگر ایک اعزازی خدمت پر بھی پہونچ جاتے ہین تو اوس خدمت کے نام کے حرفون کو اختصار کے ساتھ اپنے نام۔ کے بعد لگا دیتے ہین تاکہ وہ اظہار اخفا کے ساتھ اونکی عزت کی زیادتی کا سبب ہو۔ جیسے جب کوئی فلو آف دی رائل زوالاجیکل سوسایٹی ہو جاتا ہے تو وہ اپنے نام کے پیچھے۔ آف۔ آر۔ زڈ۔ اس۔ لگا دیتا ہے۔ اس اصول کے موافق اگر مولوی عبداللطیف کے نام کے ساتھ اونکی اعزازی خدمتون کے

صرف لگائے جائین تو اوس کا نام کہان تک باشان وشوکت ہوگا اس کا ناظرین خود اندازہ کرلین گے۔

پنشن یاب ہونے کے ایک برس کے بعد یعنی دسمبر ۱۸۸۵ء مین میر لیپل گریفن رزیڈنٹ مالوہ نے اس تدبیر مجسم کو بلاکر عارضی طور پر مدار المہام ریاست بھوپال مقرر کیا۔ اس تقرر کی تاریخ مجھ سے ایک عنایت فرمائے لکھی تھی جنکا ایک ادنے خاندانی ہنر شاعری ہے۔ اور جنکا نام نامی حاجی میرزا احمد علی اور تخلص کوکب ہے۔ انکے جد مغفور میرزا احمد بیگ طپان دہلوی کی شہرت محتاج بیان نہین۔ اس تاریخ کو اسلیے درج کرتا ہون کہ ایک تو تاریخ تقرر ضبط ہو جائیگی۔ دوسرے مذاق ناظرین کو اس بیابان دور و دراز نثر کے طے کرتے وقت آب شیرین گوارنظم کی چاشنی حاصل ہوگی ؎

تشنۂ کاندر بیابان نصف روزی طے کند	میشناسد لذت آبے کہ می آرد بکف

وہ تاریخ یہ ہے

بدہ ساقیا جام عشرت پیاپے	بزن مطربا بربط و چنگ پیہم
ازین مژدہ در دل ہمہ شاد مانند	ملک بر فلک بر زمین جن و آدم
کہ نواب عبد اللطیف بہادر	فلاطون دوران و عقل مجسم
بر نیروے اقبال ممتاز گشتہ	بدستوری شہ جہان شاہ عالم
بروز ہمایون بعہد مبارک	نشستہ بکرسی دستور اعظم
ہمانا گرفتہ بہ نیروے اقبال	ز اسکندر آئینہ و جام ازجم

بعقل و فراست زدانای یونان — بصورت موخر بمعنی مقدم
بذاتش چنان رونقی یافت بهوپال — زباد بهاری چو بستان خرم
به تدبیر صائب زرای مناسب — همه خلق راکرد آزاد از غم
وزیرے چنین شهریارے چنانست — رعایا نباشد چرا شاد و خرم
به بهوپال امروز از فیض عدلش — بهم دشمنانند یاران همدم
کجی را چنان برد از کج نهادان — که نگذاشت در زلف محبوب هم خم
زترس سیاست زخوف عدالت — بدوشش زآهو اسد میکند رم
اگر اسپ تازد بمیدان هیجا — زهیبت گریزند سهراب و رستم
زر و گوهر افشاند چندان بمفلس — نه زر ماند در کان نه دُر ماند در یم
چه باکست امروز خسته دلان را — که لطفش نهد بر دل ریش مرهم
بگوشم رسیده چو این مژده کوکب — شب و روز در فکر تاریخ بودم

بریده همین فرق اعدائے بے دین
بمن گفت هاتف وزیر المعظم
۱۳۰۳ھ

اس خدمت پر مولوی عبداللطیف خان صفر نو دس مہینے رہکر علیحدہ ہوے مگر علیحدگی کیوجہ اور زمان خدمت مین خدمتگذاری کی حالت جو کچھ تھی میرے پرسنل گارڈین کے اوس خط کے ترجمے سے ظاہر ہے جو اونھون نے عبداللطیف خان کو علیحدگی کے وقت لکھا تھا۔

نمبر ۲۱۵۸

۱۸۸۶ء

از صر ریسرلیپل گریفن - کے - سی - ایس - آئی - ایجنٹ گورنر جنرل فور سنٹرل انڈیا -

بخدمت - نواب عبداللطیف خان - سی آئی - ای وزیر بھوپال -

رزیڈنسی اندور مورخہ ۵ جون ۱۸۸۶ء

سر مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ حضور وایسرائے نے بدرخواست بیگم صاحبہ بھوپال کرنیل اچ - سی - ای - وارڈ کمشنر سنٹرل پراونس کو وزیر بھوپال مقرر کیا ہے اور وہ اس مہینے کے ختم ہونے تک کسی وقت اس خدمت کو ہاتھ مین لینگے -

۲ - فارن سکرٹری کے خط مورخہ ۲۸ مئی مین جو رائے آپکی نسبت تھی اوسکو مین بجنسہ ذیل مین بایماے گورنمنٹ ہند نہایت مسرت کے ساتھہ آپ پر ظاہر کرتا ہون -

مین درخواست کرتا ہون کہ آپ نواب عبداللطیف کو اطلاع دیجیے کہ جو خدمتین اوسنے ریاست بھوپال مین اوس کٹھن وقت اور دقتون کی حالت مین انجام دی ہین اوس کی گورنمنٹ آف انڈیا نہایت قدر کرتی ہے - حضور وایسرائے نے اوسکی جگہہ پر ایک یورپین وزیر کا مقرر کرنا منظور فرمایا ہے - مگر اس سے نواب کی کارروائیون کی ناپسندیدگی ہرگز دکھائی نہین جاتی ہے بلکہ حضور محتشم الیہ اوسکی کارگذاریون کو نشان قابلیت اور راست بازی سے آراستہ دیکھتے ہین - نواب عبداللطیف ریاست بھوپال کو نیکنامی کے ساتھہ چھوڑیگا - جو نیک نامی تصرف داغ سے پاک رہی ہے بلکہ گذشتہ چند مہینون کی کارروائی سے کہین زیادہ بڑہ گئی ہے "

۳- آپکی مقبولی خدمت کے اون اظہار کے علاوہ جو حضور وایسراے اور گورنمنٹ آف انڈیا نے کیے ہین۔ مین اپنا ذاتی اندازہ آپکی خدمتون کی قیمت کا کیا چاہتا ہون۔

۱۸۸۵ء کے دسمبر کا مہینہ تھا کہ میری درخواست کے موافق ایک دن کی اطلاع مین آپ کلکتہ سے روانہ ہوے اور بہوپال آکر ایک غایت درجہ کے مشکل عہدہ کا چند روزہ ذمہ لیا وہ عہدہ وزارت کا تھا۔ آپ اس عہدہ کو اوس وقت تک انجام دینگے جب تک ایک انگریز افسر خسرو بیگم صاحبہ بہوپال نے وزیر مقرر کیا ہے انگلنڈ سے واپس آجائیگا۔ آپکا تقرر شروط بیگم صاحبہ کی پوری منظوری سے ہوا تھا۔ اوسوقت سے آج تک آپنے بہوپال مین اپنی خدمات میری مرضی کے موافق انجام دیے جس سے بنظیر قابلیت۔ حزم۔ دیانت پائی گئی۔ اگر آپ ہی اس خدمت پر برابر رہتے تو مین نہایت مطمئن ہوتا میرا اعتقاد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ بہوپال کی طرح ایک مسلمان ریاست مین مسلمان ہی وزیر ہونا مناسب ہے۔ اور حضور وایسراے اور گورنمنٹ آف انڈیا کا بھی خیال قوی یہی ہے۔

۴- ایک ایسے انگریز وزیر کا بہوپال مین مقرر ہونا جو بڑا نیک نام ہو اور غایت درجہ کا تجربہ امور ات سیاستی مین رکھتا ہو۔ بہت سے وجوہات سے نہایت مفید ہوگا مگر آپ کے حق مین یہ امر انصاف محض ہے۔ کہ گورنمنٹ کا ہر طرح آپکی اون خدمتون سے جو آپنے بہوپال مین کین راضی رہنا۔ اور آپکی جگھہ انگریز وزیر کا صرف بیگم صاحبہ

کے اصرار سے مقرر ہونا قلمبند ہو کر دفتر سرکاری مین محفوظ ہے جس پالیسی کی رو سے گورنمنٹ ہمیشہ دیسی ریاستون کے درونی امورات مین دخل دینا سوائے اشد ضرورت کے پسند نہین کرتی ایک تو وہی پالیسی اور دوسرے حضور بیگم صاحبہ کی خواہش پوری کرنے کی مجبوری باعث ہوئی کہ حضور وائسرائے نے بیگم صاحبہ کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ ایک مناسب انگریزی افسر کو عہدۂ وزارت پر مقرر کرنے کے لیے چنین۔

۵ ۔ گورنمنٹ ہند نے آپکو یقین دلایا ہے کہ آپکی نیکنامی صفحۂ بیداغ ہی سمجھی نہین جاتی ہے بلکہ گذشتہ چند مہینون مین جو حالت آپکی رہی اوس سے نہایت ترقی پذیر سمجھی جاتی ہے۔

۶ ۔ اس قول کے بعد مین اور زیادہ کیا لکھ سکتا ہون بجز اسکے کہ مین خلوص کے ساتھ آپکی آیندہ کامیابی کا خواہان ہون۔ اور یقین دلاتا ہون کہ آپنے میرے اور اون پولیٹکل افسرون کے دل مین جنسے آپ سنٹرل انڈیا مین ملے ہین ایک دوستی گرم پیدا کردی ہے۔

آپکا خادم۔ لیپل گریفن ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا۔

مولوی عبد اللطیف خان بہادر ۱۸۸۶ء اپریل کے مہینے مین خطاب نوابی سے مفتخر ہوا۔ اور ۱۸۸۳ء کی جنوری مین کمپانین آف دی آرڈر آف دی برٹش امپائر کے خطاب سے مخاطب ہوا۔ اور ۱۸۸۷ء مین جسوقت علیا حضرت ملکہ معظمہ کی جبلی کا جشن ہوا ہے

نواب عبداللطیف خان بہادر کو نواب بہادر کا خطاب ملا۔"

اب مین اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ مملکت وسیع الفضاے ہند مین مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک بے حساب اشخاص اڈمنسٹریٹو عہدون پر طبقہ اہل اسلام سے مقرر ہوے اور ہوتے جاتے ہین اور اون مین سے بہت ایسے بھی ہین جو زور مربی بھی رکھتے ہین۔ مگر صفحات تاریخ نواب بہادر عبداللطیف خان کی نظیر سے خالی ہین۔ یہ شخص ابتداے زمانۂ حکومت انگلشیہ مین بیک مینی و دو گوش کمر ہمت باندھکر سرکاری خدمت مین مشغول ہوا اور آندھی کی طرح سرگرم رہکر ہوشیارانہ ہاتھ پانون بچاتا ہوا۔ ترقی کی لاٹھ کے سب سے اونچے کنڈ پر پہونچکر۔ کوشش۔ ثابت قدمی۔ اور شکر کے نتیجہ کو باواز بلند اپنے معاصرین کو سنا گیا بغیر کسی کی مدد کے یہ دلاور معمار اپنی حالت کی تعمیر مین مشغول ہوا اور ہر کوشش اسکی ٹھکانے لگی۔ قاعدہ دنیا ہی کہ ہر خودساختہ آدمی کی ترقی سے معاصرین اور ہمچشم جلنے لگتے ہین اور شعلۂ حسد بھڑک اوٹھتا ہے۔ نواب بہادر عبداللطیف خان اس قاعدہ سے مستثنےٰ نہ تھا بلکہ اوسپر اپنے اور بیگانے سب کے حملے ہوتے تھے کیونکہ اسکی ترقی فوق العادت تھی مگر ثابت قدمی نے اوسکا ساتھ دیا۔ اور یہ رہرو راہ رفعت عداوت کے سنگ راہ سے بچتا طعن کے جنگل کو طے کرتا۔ خلل اندازی کے خارزار کو پھونکتا۔ دھوکے کی بھول بھلیان مین پہچان کا نشان بناتا ہوا ایسا دلیرانہ نکلگیا کہ سب نیچے کھڑے منہ تکتے رہے۔ اور وہ منارۂ ترقی کے درجہ ارفع پر پہونچ گیا۔ اسکے بدخواہ ہی بقول شخصے۔ گو بدنخواہ از حق نباید گذشت"

بظاہر گو اوس سے دامن کشان رہے مگر بہ باطن اوسکی غیر معمولی فراست۔ اوسکی بے نظیر ہمت۔ اوسکی خطا نکرنے والی تدبیر۔ اوسکی دانشمندانہ گھاتون کے قایل ہی رہے ناظرین نے اس سوانح عمری کے پڑھنے سے بخوبی دیکھ لیا ہوگا کہ مسئلہ تعلیم مین نواب بہادر کی سعی کہان تک مشکور ہوئی ہے اب اسکو ملاحظہ فرمائین کہ اس نشۂ کوشش مین یہ سچّا مسلمان کبھی ایسا از خود رفتہ نہ ہوا کہ اصول دین اسلام سے اوسکو باہر نکلجانے کی ضرورت ہوئی ہو۔ کبھی یہ شخص بد دین مشہور نہین ہوا۔ کبھی اس پر کفر کا فتویٰ نہ ہوا اور ہمیشہ اپنے اغراض مین نیکنامی کے ساتھہ کامیاب رہا۔

اس شہسوار نے صرف ایک میدان تعلیم ہی کو جولانگاہ قرار نہین دیا تھا بلکہ ہر حاجتمند کی حاجت برآری مین یہ بہی خواہ قوم وملت بدل وجان مصروف ہو کر مدارج شکر الٰہی کو طے کرتا رہا۔ چھتیس ۳۶ برس سے زیادہ زمانہ تک یہ ہمتیال آدمی تنہا اور محض تنہا مسلمانان بنگالہ کی طرف سے ہر پبلک امورات اور کارروائی مین ریپریزنٹیٹو رہا اور ہر ایسی مجلس عام مین جو اس دارالسلطنت مین مسائل تعلیم ومعاشرت وسیاست مین بحث کرنے کے لیے منعقد ہوتی رہی۔ یہی دلیر حامی قوم مسلمانون کی طرف سے مکھیا بنتا رہا۔ واقعی شرقی حدود ہند مین شاید نواب بہادر عبد اللطیف خان کے سوائے کوئی دوسرا شخص دیکھا نہین گیا ہے کہ جسنے رفاہ عام کے مسائل مین غالبانہ اس قدر متعدی حصہ لیا ہو۔ تمام ہند مین عموماً اور بنگالہ مین خصوصاً جب کہین کسی مسئلہ اسلامیہ مین الجھاؤ پڑا اور نوبت حکام کی دست اندازی کی پہونچی تو سب سے پہلے نواب بہادر عبد اللطیف خان ہی نظر آیا

جسنے اوس مسئلہ کے سیکڑون برس کی عظمت اور حالت کو آشوب تغیر اور تصرف جاہلانہ سے بچالیا۔ اس سچے مسلمان کے قدم حقوق اسلام کی حفاظت مین کبھی پیچھے نہین پڑے۔

نواب بہادر عبداللطیف خان۔ خداترس۔ نہایت خلیق۔ راستگو۔ راستباز رحم دل مستقل مزاج۔ ظرافت دوست۔ خوددار۔ وجیہ۔ غیور۔ بشدت طالب جاہ مگر احتیاط کے ساتھ۔ بہت خوش عقیدہ۔ نہایت پابند وضع تھا۔ علاوہ ان باتون کے ایک مدبر کامل کے لیے جتنی باتین چاہئین سب اس مین موجود تھین اور اوس کو سب باتون پر اپنے مطلب مین صرف کرنیکا اختیار حاصل تھا۔ چونکہ کوئی ذات بجز ارواح مقدسہ کے نقص سے خالی نہین ہے اس لیے نواب بہادر مین بھی غیبت کے سن لینے کی عادت کبھی کبھی پائی جاتی تھی۔ مگر اس سے عامۂ خلایق کو کبھی نقصان نہین پہونچا۔ بلکہ خود نواب بہادر کے عیش خانگی مین ایک تلخی ہمیشہ رہی۔

۱۸۹۳ء دسوین جولائی بدھ کے دن ڈھائی بجے یعنی ظہر کے وقت یہ بیمثال خیرخواہ قوم مسلمانون کی طرح خلعت حیات مستعار سے عاری ہوا۔ اور اپنے ساتھ ذخیرہ خوف الٰہی لیگیا۔ اور اپنے احباب کو کیا مسلمان کیا نصرانی کیا یہود کیا ہندو داغ رنج وحسرت دیگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وہ نوجوان لڑکا جو ۱۸۴۹ء کے فروری مہینے مین صدر قاضی مولوی عبداللطیف کہلاتا تھا اور مدرسۂ عالیہ کلکتہ کا ماسٹر تھا۔ ۱۸۹۳ء کی دسوین جولائی مین اپنا

نام - اپنی کوشش - اپنی پامردی - اپنی تدبیر - اپنی نیک نیتی سے ان اضافتوں کے ساتھ چھوڑ مرا -

نواب بہادر عبداللطیف خان

کمپانین آف دی آرڈر آف انڈین ایمپیر - ام - بی - ای - ام - سی - ای - سی - سی - آئی - ٹی - ام - سی - ام - بی - ام - آر - ڈی - اس - اچ - اس - بی - اس - اس - اے - ام - اف - سی - اے - اس - بی - ٹی - آئی - اے - سی - اس - ام - سی - اے - ایچ - ام - سی - ڈی - سی - اس - اس - ام - ال - اس - وغیرہ -

راقم

اے - اچ - عاصم

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اردو - ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ ازان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین بنسبت اور مطابع کے کتابین بہت خوشخط صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہوسکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین -

المشتہر

محمد قادر علیخان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتمم مرقع عالم کی مقبول تصنیفات

"عبرت" یعنی جان اور ہنوریا کا وہی اچھوتا ناول جو ۱۹۰۹ء مین مرقع عالم کے ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نکر نیکے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھائے گیے ہین ضرور دیکھیے عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ نہ دیکھینگے ضرور دیکھیے حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

"جعفر و عباسہ" دنیا کی بیوفائی - زمانہ کے انقلابات - حسرت - رنج - غم - یاس

دل بگڑ کر رہجائیگا۔ بالکل طبیعت کے بیچین کردینے والے سامان۔ یا ناول کے پیرایہ مین قوم کو ایک نیک صلاح ہمین عورتونکی بے پردگی کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتھہ دکھائے گیے ہین قیمت عہ رد **مسیحائے عالم**، حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن جمیع چیزون سے محققانہ بحث کی گئی ہے جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے قیمت ۸ر علاوہ محصول درخواست خریداری نقد یا باجازت ویلو پی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب ایڈیٹر مرقع عالم، ہردوئی بھیجنا چاہیے۔ فقط

اشتہار

فیروزالدین کی بیمثیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوا آیان

حبوب خیری یعنی "فیروز نوذاین پلز ٹانک" انسان کی صحت مسلمہ اور شرطیہ دوائی جسکو ہندوستان بھر نے مفید مانا ہے اس دوائی نے میڈیکل افسران۔ حکماء اور عام پبلک سے بڑی تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری۔ ضعف اعضای رئیسہ ضعف معدہ ضعف دماغ۔ لقوہ۔ آدھرنگ وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانیکے لیے اور خصوصیت کے ساتھہ بلا مبالغہ بیمثیر اثر کے ساتھہ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص دور کرنیمین بیمثیر ہین۔ بکس ۴۸ گولی عہ **جوہر عشبہ** یعنی تریاق برای فسادات خون درد کہنہ۔ خارش پھوڑا پھنسی وغیرہ شیشی کلان عہ خرد عہ **فیروز بام** اکسیر برائے مہ۔ کہانسی و خشک نزلہ زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خرد ۱۲ر کلان عہ **تپ تلی** کا علاج اکسیر ہے۔ گولیان ۱۲ر عرق عہ ہزارون بایوس مریض خداوند تعالیٰ۔ کے فضل سے صحت یاب ہوے ہین تھوڑے

عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کے لیے دونون چاہئین - **چوتھا تاپ** جادو بہراق مشہور ایک شیشی سے چھ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۱ر **حب بوسیر** بادی ہو یا خونی انکسیر ہے نئی قبض **فیروزسرب** اسکے استعمال سے عادت افیون وچانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چھوٹ جاتی ہے نہ امین ہر ہے نہ نشہ ہے - صرف بوتل سے طیار کیا جاتا ہے شیشی ۱ر **بادی گارڈ** دوائی ہیضہ و بدہضمی شیشی ۱ر **دیکھو تازہ شہادت** - جناب ڈاکٹر چین شاہ صاحب راے بہادر سول سرجن و میڈیکل افسر ضلع جہنگ ۱۸۹۶ء اکتوبر - آپکا جوہر عشبہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا ہے **جناب** ڈاکٹر متہ دوبی چند صاحب اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۲ء آپکی خوب خیری تجربہ کیگئین ازرس مفید ہین **گورنمنٹ** عالیہ انگلشیہ کالو یورپین فوجی اعلی سے اعلی عہدہ دار - جناب سیجر بلیک صاحب بہادر ۱۱ر نومبر ۱۸۹۲ء مقام ڈلہوزی (ترجمہ خط انگریزی) براہ مہربانی بوتل کلان فیروزبام ولیوپی اپل بھیجدیجیے درحقیقت تمہارا فیروزبام دمہ کھانسی کیلیے نہایت مفید ہے جناب مفتی دست محمد خانصاحب از مقام جوہر کانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۱ر نومبر ۹۲ء کو تحریر فرماتے ہین جناب کی خوش معاملگی اور راستبازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راستبازی سے ہزارہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے ہین جنمین سے ایک ادنی بندہ گزار بھی ہے مین نے آپکی خوب خیری وغیرہ کا ضرورتا دفعتہ مختلف دفعتون استعمال کیا - یہ سب ایسی یہ التاثیر اور بیمثل ثابت ہوئین کہ بیان نہین کرسکتا مین نے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجھے کامل فائدہ ہوگیا -

المشتہر

(فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ راقم سے امتحاناً منگاکر دیکھو)

شربت بقوی اعصاب - سریع الاثر قابل اعتماد صلبی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سے ضعف دماغ معدہ و جگر و دردسر و کمر و قبض تاریکی چشم غیرہ عوارض جو لطف دنیا سے محروم کرنیوالے ہون دور کرکے شانہ وار دہ انسانی کو درست کرتا ہے قیمت فی شیشی للعہ ر **وعن** خارجاً لگانیسے اون عوارض کو جو سوء استعمال و خلاف قدرت عامل ہونیسے اپنے ہاتھون قوا خراب کرچکے ہون فی تولہ للعہ ر **ہیر آئل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالون کو سفید ہونیسے روکتا ہے نزلہ زکام ریزش عطسہ جنکو ادنی ادنی باتون سے ہوجاتا ہے آواز بھاری ہوجانا کھانسی غیرہ کو دور کرتا ہے ضعف دماغ و بصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی ۱ر

سرمہ مہیر امقوی بصر حافظ میائی ہندجالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہی دو ماشہ کیلیے ۔ **سرفون** عجیب الاثر ہے دانت
کو مضبوط کرتا ہی دو بدبو میل گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دفع کرتا ہی ۴ تولہ کیلیے ۔ **حب** دائمی قبض و تبخیر قولنج درد کمر اشتہا
زردی چہرہ اکال ڈھکنا ہاتھ پاؤں کا جلنا عرق النسا کاکلچلانا منہ سے پانی جانا غیرہ دور ہوتا ہی چار حب کیلیے ۔ **حب** یا بیطس تشنگی بار بار
آنا پیشاب کا رنگ بدلنا خوبی تبخیر کو دور کرکے قوت کو پیدا کرتا ہی جگر درست بناتا ہی ایک تولہ کیلیے ۔ **حب** بواسیر وغیرہ کو دور کرتا ہے
دو ہفتہ کیلیے ۔ **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکھنا ہی تو امراض سرطان بدہ خنازیر تالو کا سوجنا بہکنہ مین جب زخمون مین کیڑا پڑے
اور پیپ نکلنے سنا کی مین دم ہو تو آزما ؤ لگاتے ہی درد دور بدبو کافور ہوکر زخم دنون مین بہر ہی دو تولہ کیلیے ۔ **حب**
تاشہ مقالم فیون افیون کہانیوالا زندہ در گور دنیا کی لطف سے محروم کیا جاتا ہی اسلیے اگر چھوڑنا چاہو بلا تکلف چھوڑ سکتے ہو ۔
خضاب زیب شباب چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہی مفقود علامات جوانی منہو دقیمت شیشی ۔

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی زیدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت و سامان کی طیاری)

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوقیت حاصل ہی کہ مثل ولایت کے چمڑے کی دباغت و اسباب کی طیاری مین اپنا آپ نظیر ہے
ایسا ہی اس دوکان کو بھی سامانکی طیاری کی خصوصیت حاصل ہی یعنی نکبی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہی بالکل اعلیٰ درجہ کی چمڑہ پر زنگ
ساتھ نہایت پایداری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہی اور تمام کمال لیاقتی اوزارون سے اور نہایت ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جاتا ہی اسکا بھی پورا
لحاظ رہتا ہی کہ جس جس مقام کا چمڑا جانور کے جسم کا ناقص ہوتا ہی ہرگز نہین کہا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقصانکے نکال دیا جاتا ہی اور سلائی بھی کسی سے پیچھے
پرسوت کی نہین ہوتی بلکہ تہ ٹیڈی پس جن صاحبون کو دبستی طیاری کسی سامان جرمی کی مدنظر ہو بفصل فہرست اردو یا انگریزی کا خانہ ہذا کی اطلاع فرماکر
طلب فرمائین اور ایک بی آر ڈر مین کارخانہ کی معاملات کا حسن و قبح معلوم فرماوین و علاوہ اسباب جرمی کے ہر قسم کا اسباب مثلاً بیبی گہڑیان و کلاک و
ٹیم پیس جو تہ ساختہ کانپور بوٹ گوگابی موزہ گیٹس پرتلہ نوسلان منہ ریتن مراد آبادی و کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا و برتن سی عطر وغیرہ جس قسم
کی ضرورت ہو دوسرے سوداگر کیطرح بیجوٹ کانپوری بھی کی فہرست طلب کرکے فہرست جس چیز کو ضروری کمیشن ایجنٹی مین منگانا منظور ہو اوس چیز کے
نمبر فہرست مذکور سے رقام فرماکر طلب فرماوین ماشاء اللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ارزی روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہوگی

المشتہر کرم الٰہی سوداگر مچھلی بازار کانپور

اطلاع بخدمت خریداران رسالہ حسن

رسالہ حسن جو ماہوار زیر نگرانی و سرپرستی عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے چند مہینے سے عالی درجہ قدردانوں کی فرمایش سے مطبع مفید عام آگرہ سے جو چھاپنے کے فن میں مسلم اور نہایت پسندیدہ ہے شایع ہوتا ہے تاکہ اولوالعزم ناظرین کو خوبی مضامین کے ساتھ لوازم طبع کا بھی پورا لطف حاصل ہو جو حیدرآباد کے مطابع سے باوجود کوشش ممکن نہیں ہوا اس سے ہمکو اپنا حیدرآباد کا خاص مطبع بیکار کر دینا پڑا اور اخراجات کی توفیر ہوئی ہمکو امید ہے کہ ہمارے اولوالعزم ناظرین بلحاظ کثرت وجدت اخراجات دفتر اپنا اپنا زر بقایا ادا فرما کے ممنون کرینگے اور اس علمی پرچے کی درمے و قلمے مدد فرما کر اپنی قوم کو جسمیں مختلف علوم و فنون کے اشاعت کی ہنوز بہت ضرورت ہے اس سے فایدہ اوٹھانیکا موقع دینگے مطبع مفید عام آگرہ کو رسالہ کے دیگر تعلقات سے کوئی بحث نہیں ہے اس لیے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر حسب دستور سابق حیدرآباد میں نواب صاحب موصوف کے نام نامی سے ہونی چاہیئے چندہ سالانہ سال تمام عہ ۱۲ کم آمدنی والوں سے لعہ ۹ راجرت اشتہار فی مرتبہ فی صفحہ ایک روپیہ۔

الراقم فتح احمد منیجر رسالہ حسن حیدرآباد دکن۔

حسن

حصہ (۷) نمبر (۷)

یکم جولائی ۱۹۰۷ء

مصنفہ [illegible] از عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

پہیلی کا بیان

از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

مطبع حسن مدن باہتمام محمد لطف علی خان چغتائی

سلطنتِ رُوس

شاہنشاہ فرمان روا

الگزینڈر ثالث شاہنشاہ رُوس ۲۶ فروری (صحیح حساب کے بموجب ۱۰ مارچ) ۱۸۴۵ء کو پیدا ہوا ہے۔ اور شاہنشاہ الگزینڈر ثانی اور پرنسس میری دختر گرانڈ ڈیوک آف ہیسی ڈارم اسٹیڈ کا فرزند اکبر ہے۔ اپنے باپ کے قتل پر یکم مارچ (جدید حساب کے بموجب ۱۳ مارچ) ۱۸۸۱ء کو تخت نشین ہوا ہے۔ رسم تاج آرائی، ماسکو میں بتاریخ ۲۷ مئی ۱۸۸۳ء کو ادا ہوئی۔ اور ۹ نومبر ۱۸۶۶ء کو میر یاڈا مگر سے جو ۲۴ نومبر ۱۸۴۷ء کو پیدا ہوئی ہے اور بادشاہ کرسچین نہم والی ڈنمارک کی بیٹی ہے اسکی شادی ہوئی ہے۔

بادشاہ کی اولاد

۱ گرانڈ ڈیوک نکولاس بلعہد ۶ مئی (۱۸ مئی) ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا ہے۔

۲ گرانڈ ڈیوک جارج ۲۷ اپریل (۹ مئی) ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوا ہے۔

۳ گرانڈ ڈچس زینیا ۲۵ مارچ (۶ اپریل) ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی۔
۴ گرانڈ ڈیوک مکائیل ۲۲ نومبر (۴ دسمبر) ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئی
۵ گرانڈ ڈچس آلگا یکم جون (۱۳ جون) ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئی۔

بادشاہ کی بھائی بہنیں

۱ گرانڈ ڈیوک ولیدیمر ۱۰ اپریل (۲۲ اپریل) ۱۸۴۷ء کو پیدا ہوا۔ اور ۱۶ اگست (۲۸ اگست) ۱۸۷۴ء کو پرنس میری آف سیکلینبرگ شوڈرن سے اسکی شادی ہوئی۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ (۱) فیرل ۳۰ ستمبر (۱۲ اکتوبر) ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوا (۲) بورس ۱۲ نومبر (۲۴ نومبر) ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوا۔ (۳) اندریاس ۲ مئی (۱۴ مئی) ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوا۔ (۴) ہلین ۱۷ جنوری (۲۹ جنوری) کو پیدا ہوئی۔

۲ گرانڈ ڈچس الکسنڈرا ایڈیلیڈ ۲ جنوری (۱۴ جنوری) ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوئی۔

۳ گرانڈ ڈچس میریا ۵ اکتوبر (۱۷ اکتوبر) ۱۸۵۳ء کو پیدا ہوئی۔ اور ۲۱ جنوری ۱۸۷۴ء کو ڈیوک آف ایڈنبرا فرزند ملکہ معظمہ وکٹوریہ ملکہ انگلستان و قیصر ہندوستان سے اوس کی شادی ہوئی۔

۴ گرانڈ ڈیوک سرگیس ۲۹ اپریل (۱۱ مئی) ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوا۔ اور ۳ جون (۱۵ جون) ۱۸۸۴ء کو پرنس الیزبیتہ آف ہسی ڈارم سٹیڈ سے اوسکی شادی ہوئی۔

گرانڈ ڈیوک پال ۲۱ ستمبر (۳ اکتوبر) ۱۸۶۰ء کو پیدا ہوا۔ اور ۵ جون (۱۷ جون) ۱۸۸۹ء کو پرنس الگزنڈرا ڈختر شاہ یونان سے شادی ہوئی۔ مگر وہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء کو مر گئی۔

اولاد (۱) میریا ۶ مر (۱۰) اپریل سنہ ۱۸۶۰ء کو (۲) اور ڈیمیٹر استمبر سنہ ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا۔

بادشاہ کے اعمام

گرانڈ ڈیوک سکائیل برادر شاہنشاہ الگزینڈر ثانی جو ۱۴ مر اکتوبر (۲۵ مر اکتوبر) سنہ ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوا جنرل فیلڈ مارشل و میر مجلس اسٹیٹ کونسل و صدر توپخانہ رہے۔ اور اسکی شادی پرنسس سسلیا شاہزادی بیدن سے جو ۳۱ مر مارچ (۱۲ مر اپریل) سنہ ۱۸۹۲ء کو مر گئی ہے ہوئی تھی۔ اولاد (۱) نکولاس ۱۴ مر اپریل (۲۶ مر اپریل) سنہ ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا۔ (۲) اناسٹاشیا ۱۶ مر جولائی (۲۸ جولائی) سنہ ۱۸۶۰ء کو پیدا ہوئی اور فریڈرک فرانسز پرنس سیگلینبرگ شورن سے اسکی شادی ہوئی (۳) مکائیل ۴ مر اکتوبر (۱۶ مر اکتوبر) سنہ ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا۔ اور ۶ مر اپریل سنہ ۱۸۹۱ء کو سوفی کاونٹس سیچنی سے اسکی شادی ہوئی۔ اسکی شادی کے باعث سے صنیفہ فوج سے وہ خارج کر دیا گیا اور اسکی جاگیرات پر ایک معتبر شخص کا پرورش مقرر کیا گیا ہے۔ (۴) جارج ۱۱ مر اگست (۲۳ اگست) سنہ ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوا (۵) الگزینڈریکم اپریل (۱۳ مر اپریل) سنہ ۱۸۶۶ء کو پیدا ہوا (۶) سرگیس ۲۵ ستمبر (۷ مر اکتوبر) سنہ ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوا (۷) الگسس ۱۶ مر دسمبر (۲۸ دسمبر) سنہ ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوا۔

شاہنشاہ کے نبی اعمام

گرانڈ ڈیوک کنسٹنٹائن متوفے برادر شاہنشاہ الگزینڈر ثانی متوفی کے اوسکی بی بی پرنسس الگزینڈر آف سکیس الیسٹنبرگ سے پانچ بچے ہین (۱) نکولاس ۲ مر فروری (۱۴ مر فروری) سنہ ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوا (۲) آگسٹا ۲۲ مر اگست (۳ ستمبر) سنہ ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوئی اور ۲۷ مر اکتوبر سنہ ۱۸۶۷ء کو جارجیس اوگسٹ

بادشاہ یونان سے اوسکی شادی ہوئی (۳) ویرا ۴ فروری (۱۶ فروری) ۱۸۵۴ء کو پیدا ہوئی اور ۷ ۱۸۷۴ء کو یوجین پرنس ورٹمبرگ سے اسکی شادی ہوئی جو ۱۵ جنوری ۱۸۷۷ء کو رانڈ ہوگئی (۴) کنسٹنٹائن ۱۰ اگست (۲۲ اگست) ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا اور ۱۵ اپریل (۲۷ اپریل) ۱۸۸۴ء کو الیزبتہ پرنس سکسی آلٹنبرگ اور ڈچس سکسنی سے اسکی شادی ہوئی۔ اولاد اوسکی یہہ ہے۔ جان ۶ جولائی ۱۸۸۶ء کو اور گبریل ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء کو اور ٹاٹیانا ۲۳ جنوری ۱۸۹۰ء کو اور کنسٹنٹیائن یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئی (۵) دلیٹری یکم جون (۱۳ جون) ۱۸۶۰ء کو پیدا ہوئی۔ (۶) الگ ۵ نومبر (۲۷ نومبر) ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوا

گرانڈ ڈیوک نکولاس کی اولاد جو ۱۳ اپریل (۲۵ اپریل) ۱۸۹۱ء کو مرگیا ہے اوسکی بی بی الگزنڈرا پرنس اولڈنبرگ سے یہہ ہے (۱) نکولاس ۶ نومبر (۱۸ نومبر) ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوا (۲) پیٹر ۱۰ جنوری (۲۳ جنوری) ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا اور ۲۶ جولائی (۷ اگست) ۱۸۸۹ء کو ملٹا پرنس مانٹنگرو سے اسکی شادی ہوئی جس سے اوسکے میر بنا نام ایک بیٹی ہے جو ۲۸ فروری (۱۲ مارچ) ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوئی ہے۔

شاہی خاندان موجودہ مادری جانب سے میکائیل رومنانف زار روس کی اولاد مین ہے جو ۱۶۱۳ء مین خاندان روک کی بربادی پر اوسکا بادشاہ ہوگیا تھا اور پدری جانب سے دیوک کرل فریڈرک ہولسٹین گاٹورپ والے کی اولاد مین ہے جو ۱۷۰۱ء مین پیدا ہوا اور خاندان امرا اولڈین برگ کے رشتہ دارون مین سے تھا۔ پیٹر اول

نے جو اصلاح ملک کے لئے بڑے بڑے منصوبے کئے تھے اون مین سے ایک یہہ بھی تھا کہ یورپ کی مغربی سلطنتون سے زیادہ ارتباط پیدا کرے اور اسیوجہہ سے اپنی بیٹی این ڈیوک کرل فریڈرک ہولسٹین گاٹورپ کو دیدی تھی۔ پیٹر اوّل کے بعد اوسکی بی بی کیتہرین اوّل جو لیووینیا کے ایک کسان کی بیٹی تھی ملکہ ہوئی تھی۔ اور اوسکے بعد پیٹر ثانی جو پیٹر اوّل کا پوتا تھا بادشاہ ہوا تھا جسپر کہ خاندان رومناف کا سلسلہ مذکور ۱۷۳۰ء مین ختم ہوگیا۔ اسکے بعد جو تین عورتین این۔ ایوین چہارم۔ اور الیزبیتہ رومناف کے سلسلہ اناث مین ملکہ ہوئین اون کی حالت متزلزل سی رہی جس سے انقلاب ہونا ضروری معلوم ہوتا تھا۔ اور آخر کار یہہ انقلابی عہد اوسوقت پورا ہوگیا جبکہ پیٹر ثالث خاندان ہولسٹین گاٹورپ کا تخت نشین ہوا۔ اس سے بعد کے جتنے بادشاہ ہوئے اونہون نے بلا استثنا خاندان جرمن مین شادیان کی ہین۔ پیٹر ثالث کی بی بی کیتراین ثانی نے جو اپنے شوہر کے بجائے ملکہ ہوئی تھی اور جو پرنس انہلٹ زربسٹ جنرل فوج پروشیا کی بیٹی تھی اپنے اکلوتے بیٹے پال کو تخت دیدیا تھا۔ اس پال کے دو بیٹے الگزنڈر اوّل اور نکولاس اور پوتا الگزینڈر ثانی روس کے شاہنشاہ ہوئے۔ ان تمام بادشاہون نے جرمن شاہزادیون سے خصوصاً خاندان شاہی ورٹمبرگ اور بیڈن اور پروشیا سے شادی کی ہے تاکہ اون خاندانون سے محبت زیادہ پیدا ہوجائے۔

شاہنشاہ کی ذاتی آمدنی کے واسطے کچھ جاگیر الگ ہے جس مین آراضی مزروعہ اور جنگل دس لاکھ میل مربع سے زیادہ ہے اسکے علاوہ صوبہ سائبیریا مین سونے وغیرہ کی کانین بھی ہین جن سے بادشاہ کو بہت بڑی آمدنی ہے۔ اگرچہ جاگیرات

مصارف شاہی بادشاہ کے ذاتی جاگیرات سمجھی جاتی ہین اون کا تذکرہ بجٹ مین نہین ہوا کرتا ہے اور اسوجہہ سے اون کی آمدنی ٹھیک ٹھیک معلوم نہین ہوسکتی ہے۔

مکائیل رومناف کے زمانے سے جو بادشاہان روس گذرے ہین اون کے نام حسب ذیل ہین:- زار روس پیٹر اوّل نے سب سے پہلے ۱۷۲۱ء مین لقب شاہنشاہی اپنے واسطے اختیار کیا ہے۔

خاندان رومناف سلسلہ ذکور		خاندان رومناف سلسلہ اناث	
میکائیل	۱۶۱۳ء	این	۱۷۳۰ء
الکسی	۱۶۴۵ء	ایوان چہارم	۱۷۴۰ء
فیوڈور	۱۶۷۶ء	الیزبتہ	۱۷۴۱ء
ایوان و پیٹر اوّل	۱۶۸۲ء		
پیٹر اوّل	۱۶۸۹ء	خاندان رومناف ہولسٹین	
کیتراین اوّل	۱۷۲۵ء	پیٹر ثالث	۱۷۶۲ء
پیٹر ثانی	۱۷۲۷ء	کیترائن ثانی	۱۷۶۲ء
		پال	۱۷۹۶ء
		الگزنیڈر اوّل	۱۸۰۱ء
		نکولاس اوّل	۱۸۲۵ء
		الگزنیڈر ثانی	۱۸۵۵ء
		الگزنیڈر ثالث	۱۸۸۱ء

طرز حکومت

روس کی حکومت خودمختار اور موروثی بادشاہت ہے۔ بادشاہ کی مرضی ملک کا قانون ہے اور اوسی کی مرضی کے موافق ہر ایک کام ہوتا ہے اور اوسیکے موافق انصاف کیا جاتا ہے۔ ہاں البتہ بعض بعض قواعد ایسے ہین کہ جنہین خاندان حکمران نے اپنے اوپر لازمی کر رکھا ہے۔ انمین سے سب سے بڑا قاعدہ جانشینی کے حقوق کی نسبت ہے۔ وہ یہہ ہے کہ شاہنشاہ پال کے فرمان ۱۷۹۷ء کے بموجب فرزند اکبر جو صحیح النسب ہو تخت و تاج کا مالک ہوتا ہے اور ذکور کو اناث پر ترجیح دیجاتی ہے۔ اس سے پیشتر ایک اور قاعدہ تھا جو پیٹر اوّل نے ۵ فروری ۱۷۲۲ء کو مقرر کیا تھا۔ وہ یہہ تھا کہ بادشاہ خاندان شاہی مین سے جسے چاہے وارث سلطنت مقرر کر سکتا تھا اور بڑے چھوٹے کا کچھ بھی لحاظ نہ تھا۔ دوسرا ضروری امر بادشاہ روس کے لئے یہہ ہے کہ وہ اور اوسکی بی بی اور بال بچے سب یونانی چرچ کے اچھی طرح پابند ہون۔ اور الگزنیڈر اوّل نے یہہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ خاندان شاہی کی عورت مرد کو شادی کرتے وقت شاہنشاہ سے اجازت حاصل کرنا ضرور ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے گا تو ایسی شادی کی اولاد وارث تاج و تخت و دار نہین ہو سکتی۔ اوسکا یہہ بھی قدیم دستور چلا آتا ہے کہ ولیعہد کا عمر برس کے تمام ہونے پر بالغ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر خاندان شاہی کے دوسرے لوگ ۲۰ برس کے پورے ہونے سے قبل بالغ تسلیم نہین کیے جاتے۔

سلطنت کا انتظام چار بڑی بڑی جماعتون یا کونسلون کے زیر تفویض ہے۔ جن کی خدمات جدا جدا ہین۔ ان مین سے سب سے پہلے مجلس کونسل آف اسٹیٹ ہے

جسکی صورت موجودہ الگزینڈر اوّل کے عہد سے یعنے سنہ ۱۸۱۰ء سے چلی آتی ہے۔ اِس مجلس مین ایک میر مجلس اور بہت سے ممبر غیر معین التعداد ہوا کرتے ہین جنہین بادشاہ مقرر کیا کرتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین اِس مجلس مین ۶۱ ممبر تھے انکے سوا چند وزرا اپنے عہدہ کے سبب سے اور چھ شاہزادے بھی اون مین شامل تھے۔ کونسل تین صیغون پر منقسم ہے۔ (۱) صیغہ وضع آئین و قوانین (۲) صیغہ انتظام (سنوڈ) مملکت و مذہب (۳) صیغہ انتظام خزانہ (فنانس) ہر ایک صیغہ مین اپنا الگ میر مجلس ہے اور اوسکا کام جداگانہ ہی تسلیم کیا ہے۔ مگر ان تینون صیغون کی متفق مجلسین بھی ہوا کرتی ہین۔ اِس سلطنت کی کونسل کا بڑا کام یہہ ہے کہ اون قوانین کا منشا جانچے اور غور کرے جنکو وزرا اونکے روبرو پیش کیا کرتے ہین۔ اور بجٹ پر اور نیز سال بھر کے تمام اخراجات پر بحث کیا کرے۔ مگر کونسل کو یہہ اختیار نہین ہے کہ سلطنت کے کسی آئین و قانون مین کوئی تغیر و تبدل تجویز کرے۔ درحقیقت یہہ لوگ قانون سازی کے لئے ایک مشیر کا کام کرتے ہین۔ اِسمین ایک صیغہ ایسا بھی مقرر ہے جسمین اون درخواستون پر بحث ہوا کرتی ہے جو شاہنشاہ کے حضور مین سینیٹ کے خلاف پردائر ہوا کرتے ہین۔

دوسری بڑی سرکاری مجلس رولنگ سینیٹ (حلقۂ نظما سلطنت) ہے جسے پیٹر اوّل نے سنہ ۱۷۱۱ء مین قایم کیا تھا۔ اِس مجلس کا کام کچھہ کچھہ تو نظامانہ اور کچھہ کچھہ عاملانہ ہے۔ جب تک کوئی قانون اِس جلسے سے منظور ہوکر مشتہر نہ ہو وہ آئین و قانون مملکت نہین سمجھا جاسکتا۔ اور یہی مجلس سلطنت کی ہائیکورٹ (عدالت العالیہ) کا کام بھی انجام دیتی ہے یہہ سینیٹ نو صیغون یا شاخون مین منقسم ہے۔ جو سب کے سب سینٹ پیٹرزبرگ مین ہے اجلاس

کیا کرتے ہین اور جن مین سے دو عدالت ہائے واقعہ ہین - ہر صیغہ کو ایک خاص قسم کے مقدمات کے اخیر فیصلہ کرنے کا اختیار ہے - اگرچہ اس مجلس کے ممبر امرا و عمائد ہین - مگر یہ مجلس ہر صیغے کا ایک جزا مشہور قانون دان ہوا کرتا ہے - جسکے دستخطون سے سرکاری احکام کا نفاذ ہوتا ہے اور اگر اوسکے دستخط نہ ہون تو فیصلے کی تعمیل نہین ہو سکتی - جب جلسہ عام ہوتا ہے اور سب صیغون کی مجلس ہوتی ہے تو اوسوقت میر مجلس وزیر عدالت ہوا کرتا ہے - اس سینیٹ کو علاوہ نگرانی قوانین عدالت کے تمام مملکت کے انتظام کی عموماً جانچ پڑتال بھی سپرد ہے - یہان تک کہ بادشاہ کے احکام مین رد و قدح اور عوض و معوض شنا کیا نہ تک بھی کیا کرتا ہے - اس مین ایک صیغہ ایسا بھی ہے جو پولیس جرایم کے تصفیہ بھی کیا کرتا ہے اوسکے سات ممبر ہین - اسکے سوا ایک اور صیغہ ہے جس مین صرف چھ ممبر ہین - اس صیغہ مین سرکاری عہدہ دارون کے اون جرایم کا فیصلہ ہوتا ہے جو ضوابط سرکاری کے خلاف سرزد ہوتے ہین -

تیسری مجلس جو پیٹر اول نے ۱۷۲۱ء مین قایم کی تھی ہولی سنڈ (مجلس مقدس) ہے جسکو سلطنت کے معاملات مذہبی کی نگرانی سپرد ہے - اسکے ممبر سینیٹ پیٹرزبرگ ماسکو کیف کے آرچ بشپ اور نیز جارجیا (ممالک کوہ قاف) و پولینڈ (کھولم و وارسا) کے آرچ بشپ ہین - اور اور بشپ بھی باری باری سے شامل ہوا کرتے ہین - اس مجلس سے جو فیصلہ ہوا کرتا ہے وہ بادشاہ کی طرف سے سمجھا جاتا ہے - اور اوسکی منظوری کے بعد جاری ہوتا ہے - اس مجلس کا صدر نوگورڈ اور سینیٹ پیٹرزبرگ کا آرچ بشپ ہوا کرتا ہے -

چوتھی مجلس وزرا کی کمیٹی ہے اور اس مین تمام وزیر شامل ہوا کرتے ہین

اور وہ حسب تفصیل ذیل ہیں

(۱) وزیر امپیریل ہوس - (معاملات خاندان شاہی) جنرل کاونٹ وار، نسٹرآف ٹیرکان ایڈیکانگ شاہنشاہ - یہ شخص کاونٹ انگرینڈر ایڈلبرگ کے بعد ۲۹ مارچ ۱۸۸۱ء کو امپیریل ہوس کا وزیر مقرر ہوا ہے -

(۲) وزیر معاملات خارجیہ - حقیقتاً مشیر خاص - نکولاس کارلووچ ڈی جیرس - اسکا تقرر معاملات خارجیہ پر اپریل ۱۸۸۲ء میں ہوا ہے -

(۳) وزیر جنگ - جنرل وانوسکی - ایڈیکانگ شاہنشاہ - یہہ وزیر جنگ ۲۹ مارچ ۱۸۸۱ء کو مقرر ہوا ہے -

(۴) وزیر بحری - والس ایڈمیرل چکٹکاف ڈسمبر ۱۸۸۸ء میں مقرر ہوا ہے -

(۵) وزیر معاملات اندرونی - حقیقتاً مشیر خاص - ڈرنوو - ۱۸ مئی ۱۸۸۹ء کو مقرر ہوا ہے -

(۶) وزیر تعلیمات عامہ - حقیقتاً مشیر خاص - ڈلیانانف ۱۸۸۲ء میں مقرر ہوا ہے -

(۷) وزیر فنانس (خزانہ) حقیقتاً مشیر خاص - وٹ ۱۸۹۲ء میں مقرر ہوا ہے -

(۸) وزیر عدالت - ممبر مجلس مشاورت خاص سناسین - ۹ نومبر ۱۸۸۹ء کو مقرر ہوا ہے -

(۹) وزیر جاگیرات شاہی - ۱۳ جنوری ۱۸۹۳ء سے یہہ عہدہ خالی ہے -

(۱۰) وزیر صیغۂ تعمیرات ریلوی - مشیر خاص کریودسٹین ۱۸۸۲ء میں مقرر ہوا ہے -

(۱۱) صیغۂ جنرل کنٹرول (صدر نظامات) حقیقتاً مشیر خاص - فلیسیاف - کنٹرولر جنرل

(مستوفی عام) کے عہدہ پر ۱۹۰۲ء میں مقرر ہوا ہے

(۱۲) پراکیوریٹر جنرل (محمد رالوکل) ہولی سینڈ۔ پولی ڈونسٹ سیف

ان وزرا کے سوا چار گرانڈ ڈیوک اور چھ دیگر عہدہ دار جن میں اکثر پہلے وزیر ہوتے ہیں اس کمیٹی میں شامل ہوا کرتے ہیں اور اس کمیٹی کا میر مجلس (پنچی) ہے جو درحقیقت مشیر خاص اور وزیر معاملات فنلیپ ڈیوک جنرل لفٹنٹ وان ڈہین ہے۔

ان مذکورہ افسران محکمہ جات میں سے اکثروں کے پاس دو گاڑی بھی ہیں جو بعض اوقات ان کے بجائے مقرر ہو جایا کرتے ہیں اور یہ سب کے سب بادشاہ سے براہ راست واسطہ رکھتے ہیں۔

شاہنشاہ کے دو پرائیویٹ کیبنیٹ (وزرا خانگی کی مجالس) بھی ہیں۔ جن میں سے ایک کو تو خیراتی کاموں سے تعلق ہے۔ اور دوسرے کو تعلیم نسوان اور انتظام مدارس کا پیرو ہے جنہیں امپریس میریا متوفی مادر شاہنشاہ نکولاس اول نے قایم کیا تھا علاوہ بریں امپیریل ہیڈ کوارٹر (محکمہ صدر شاہی) اور ایک کیبنیٹ (مجلس وزرا) اور ہے جسکے متعلق اون عرائض کا لینا ہے جو شاہنشاہ کے حضور میں پیش کیجاتی ہیں اور جن کو سابق میں ایک خاص کچہری درخواست میں لیا جاتا تھا جو کہ ۱۸۸۴ء سے توڑ دی گئی ہے ۱۹ مئی ۱۸۸۸ء کے ایک قانون کے بموجب ایک امپیریل کیبنیٹ (مجلس وزرا شاہی) نئی مقرر ہوئی ہے جسکی چار شاخیں ہیں (۱) فنانس (نظامت) (۲) اکانومیکل۔ زراعت و تجارت۔ (۳) قانون سازی۔ (۴) اس سے پہلے جو امپیریل ہوس ہولڈ (خاندان شاہی)

سکے وزرا اس کام کو کرتے تھے وہ محکمہ برخاست کر دیا گیا ہے۔

لوکل گورنمنٹ (حکومت صوبجات)

سلطنت جنرل گورنمنٹون (صوبہ دارایون) گورنمنٹون (قسمتون) اور اضلاع مین منقسم ہے اسوقت یورپی روس مین جس مین یولینڈ اور فنلینڈ بھی شامل ہے ۲۸ گورنمنٹین مع ۶۳۵ اضلاع کی ہین۔ ۲ اٹڈیل (گورنمنٹ) اور ایک اوبرگ (ضلع) بھی جداگانہ ہی خیال کیے جاتے ہین۔ ان مین سے بعض کو ملا کر کے جنرل گورنمنٹین بھی قایم کر رکھی ہین۔ اور وہ آجکل فنلینڈ پولینڈ ولنا کیف اور ماسکو ہین۔ روس کے ایشیائے حصے مین پانچ جنرل گورنمنٹین مع ۹ گورنمنٹون (گبرنیا) اور ۱۸ علاقون (دوبلاسٹ) کے ہین۔ کاکیشس (کوہ قاف کا صوبہ) ترکستان۔ سائبیریا (صوبہ میدان) ارکٹسک (مشرقی سائبیریا) اور صوبہ آمور ان سب کے ۷۳ ضلع (اوبزدیا اوکرگ) ہین۔ ۱۸۸۹ء مین اوڈیسہ کے جنرل گورنمنٹ توڑ دی گئی۔ اور جزیرہ سکھالین کو ایک جدا قسمت (اٹڈیل) جداگورنر کے ماتحت قایم کیا گیا۔ جنرل گورنمنٹ کا حاکم ایک گورنر جنرل ہوتا ہے جو بادشاہ کا قایم مقام سمجھا جاتا ہے اور معاملات فوجی وملکی پر پورا پورا اختیار رکھتا ہے۔ سائبیریا مین جتنے گورنر جنرل ہین اون کے پاس امداد کے لئے کونسلین بھی ہین جو اونکو مشورہ دیا کرتے ہین۔ ہر ایک گورنمنٹ مین ایک سول گورنر کونسل آف ایجنسی کی امداد سے جس مین تمام معاملات کو بھیجنا ضرور ہوتا ہے کام کیا کرتا ہے۔ مگر سرحدی جن علاقون مین ایک ایک فوجی

گورنر رہتا ہے۔ گورنر کا ایک نایب بھی رہا کرتا ہے۔ اور جب کبھی کہ صول گورنر غیر حاضر ہو یا بیمار ہو جاے تو وہ اوسکی جگہہ کام انجام دیتا ہے۔ اسکے سوا ہر ایک گورنمنٹ مین ایک خاص افسر کے میر مجلسی مین ایک کونسل کنٹرول بھی ہوتی ہے جو براہ راست صیغہ کنٹرول کے احکام کے بموجب کام کرتی ہے۔ ہر ایک گورنمنٹ سے لیکر ۵ ضلعون تک مین منقسم ہوتی ہے اور اوس مین بہت سے انتظامی محکمہ ہوا کرتے ہین۔ کچھہ اضلاع ہین جو سائبیریا کاکیشس۔ ترکستان اور اطراف بحیرۂ خضر مین بجاے خود مستقل گورنمنٹ خیال کیے جاتے ہین۔ اور اسیطرح پر شہر ہاے سینٹ پیٹرسبرگ آڈیسہ کرچ سیباسٹوپول ڈنگرڈک اور تمبر کرانسٹیڈ ولادی وسٹک نکولایوسک جدا جدا فوجی گورنرون کے ماتحت ہین۔

یورپی روس مین پیرشون کی حکومت اوس حد تک جہان تک کہ اوسے آراضی دیہی سے تعلق ہے اور کچھہ کچھہ مقامی معاملات کی حکومت بھی۔ وہان کے باشندون کی ہی متعلق ہے۔ اور اس غرض کے لئے تمام مملکت کو ۴۹۳ کامیون (محلات یا قطعات) مین منقسم کیا ہے۔ جہان باشندے ہر ایک کامیون مین ایک ایلڈر یا اسٹاروسٹا (مغز یا مقدم یا میر محلہ) یعنے کامیون کے عامل کو اور نیز ایک تحصیلدار یا داروغہ گودام سکاری کو منتخب کیا کرتے ہین۔ ان لوگون کو کامیونون کی مجلسین جس مین دیہاتی باشندے ہوتے ہین اپنے ہی بیچ مین سے چن لیا کرتے ہین (اس مجلس کو مر بولتے ہین جسکے معنے گاؤن کے ہین اور نیز دنیا کو بھی کہتے ہین) ان کامیونی مجلسون

ہین تمام گاؤن کے باشندے بحسب ضرورت فراہم ہوتے ہین اور بحث کرکے اپنے کامیون کے معاملات کا تصفیہ کیا کرتے ہین - پھر ان کئی کئی کامیون کو ملاکر کینٹن یا وولوسٹ (صدر محلہ یا صدر گاؤن) کہتے ہین - جن مین سے ہر ایک مین ۲۰۰۰ مرد (اور یورپی روس مین ۹۵۳۳ آدمی) کی آبادی ہوتی ہے - اس کینٹن پر ایک ایلدر یا اسٹارشنا (صدر میر محلہ یا پدھان یا پنچیل) میر مجلس کے طور پر ہوتا ہے - دس گھر پیچھے ایک آدمی آیا کرتا ہے - اور اون سے یہ کینٹن کی مجلسین بنا کرتی ہین اور یہی مجلسین اسٹارشنا کو منتخب کیا کرتے ہین - کینٹن کی مجلسین بھی کامیون کی مجلسون کی طرح اپنے کینٹن کے معاملات کو طے کیا کرتے ہین - اس طرح سے دیہاتیون کی اپنی ہی خاص مجلسین ہین جو معاملات دیہاتی کے باب مین خاص کا بجون (مجلسون) تک جایا کرتے ہین جو ہر ایک گورنمنٹ مین مقرر ہین پولیسنڈین وولوسٹ کی بجائے گیمنا مجلسین ہین - اس مین پادری اور اہل پولیس کو چھوڑکر تمام مالکان آراضی امر اہمیت شامل ہوا کرتے ہین اور آراضی کی بیشی کمی پر کسیکی رائے کو ترجیح نہین ہوتی ہے مگر گیمنا مجلس کو وولوسٹ کے برابر اختیارات نہین ہوتے - کیونکہ یہ براہ راست حاکم ضلع کے ماتحت ہوتے ہین - انہین وولوسٹ اور گیمنا مجلسون کے اتفاق سے کینٹن کی عدالتین قایم ہوتی ہین جسمین ان کے منتخب کئے ہوئے چار سے لیکر بارہ جج (میر عدل) ہوا کرتے ہین - ان مین ہر قسم کے مقدمات ضرر رسانی اور جرایم اور نیز نزاع ملکیت مابین دہاتین پیش ہوا کرتے ہین جنمین

سو روبل سے زیادہ جرمانہ کی سزا نہیں دیجاتی ہے - جو معاملات زیادہ اہم تین سو روبل تک کے ہوتے ہیں اون کا فیصلہ حکام عدالت کیا کرتے ہیں جو مالک سطروس میں بذریعہ انتخاب مقرر ہوتے ہیں اور باقی مقامات میں اون کا ملازمون کی طرح تقرر ہوتا ہے - اِن کے فیصلے کا مرافعہ سینیٹ میں یعنی ضلع کے ججون کی مجلس میں ہوا کرتا ہے اور اِس سے بعد پھر سینیٹ میں معاملہ پیش ہوتا ہے - ۱۸۶۹ء میں اِس ضابطہ میں ایک بڑی بھاری تبدیلی ہوئی ہے - وسطروس کے بیس صوبون میں بجائے جسٹس آف دی پیس (قایم کنندۂ امن و امان) کے چیف آف دی ڈسٹرکٹ (افسران ضلع) مقرر کئے گئے ہیں - اِن لوگون کی سفارش امراء نے کی ہے اور سرکار نے اونہیں اون سفارش کئے ہوئے لوگون میں سے چن لیا ہے اور اون کو دہاقین کی تنبیہ و تادیب کے لئے بڑے بڑے اختیارات دئے ہیں - سوائے سینٹ پیٹرزبرگ ماسکو اور اڈیسہ کے اور شہرون میں بھی اسیطرح انتخاب ہوا ہے اور بجائے جسٹس آف دی پیس کے مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں - اِن دیہاتیون کی کچہریون (ولوسٹ) اِن افسران ضلع کے ماتحت ہیں - ۱۸۹۰ء اور ۱۸۹۱ء میں اسی قاعدہ کی اون تمام صوبون میں بھی توسیع کی گئی ہے جہان کہ زمسٹو (صوبون کی مجلسین) جاری ہیں -

ضلع اور صوبہ کے اکانومیکل معاملات ایک حد تک زمسٹو (مجالس ضلع یا صوبہ) کے ہاتھ میں ہوتے ہیں - اِن لوگون کو دہاقین مالکان خاندان اور مالکان آراضی منتخب کیا کرتے ہیں - اور عاملانہ اختیارات اِن مجالس کے

صوبہ یا ضلع کے اُپر اداں کے ہاتھ مین ہوتے ہین - ضلع یا صوبہ کے امرا مین جو اعلے درجہ کا شخص ہوتا ہے وہ ضلع یا صوبہ کے زمعلو وکا اپنے درجہ کے لحاظ سے میر مجلس ہوتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین زمستوو کے معاملات مین مالکان آراضی کے بڑے بڑے لوگون کے اختیارات بڑہائے گئے ہین - اور جو انتخابی لوگ تھے اون کی تعداد کم کگئی ہے اور اختیارات بھی محدود کردئے گئے ہین -

شہرون اور قصبون مین اپنی اپنی میونسپل (چنگی کے) مجالس بھی ہین اور اون کے اصول قریب قریب وہی ہین جو زمستوو کی ہین - تمام مالکان سکانات کے تین درجہ معین ہین جن مین سے ہر ایک درجہ کے پاس جائداد غیر منقولہ برابر ہوتی ہے - اور ہر ایک درجہ والے اپنے اپنے قایم مقامون کو بہ تعداد مساوی منتخب کرتے ہین - ان لوگون سے جو مجلس مقرر ہوتی ہے اوسے دُما کہتے ہین - اس دُما مجلس سے اپراد امقرر ہوتے ہین جو انکے کارپرداز اور عامل کے طور پر کام کرتے ہین -

سنہ ۱۸۹۳ء - ۹۶ء کے درمیان زمستوو مجالس (مجالس دہی) یورپی روس کے ۳۴ صوبون (یعنے ۳۶۱ ضلعون) مین جاری تھین - اور منتخب کنندون کی تعداد اس طرح تھی - مالکان آراضی ۴۰۱۷۲ - شہری آبادی والے ۴۰۹۱ - اور دیہاتی آبادی والے ۱۹۶۷۳ - ان منتخب کنندون کے ووٹون کی تعداد ۶۴ فیصدی بحق دہاتیون کے - ۱۲ فیصدی بحق امرا - ۱۰ فیصدی برائے تجار - ۵ فیصدی پادریون کے لئے - اور ۴ فیصدی کاریگرون کے حق مین ہے - مجالس زمستوو کے

۱۹۶ ممبران منتخب شدہ سے ۳۵ فیصدی امرا ۱۵ فیصدی تجار ۳۸ فیصدی دہاقین تھے۔ زمستوو کے عامل ممبر ۱۲۶۳ تھے۔ ان مین سے مشرقی روس مین دو ثلث دیہاتی ہین اور وسط روس مین دو ثلث سے لیکر تین ربع تک امرا ممبر ہین۔ ۴۴ صوبون کے عامل ممبر ۱۳۷ ہین جنمین سے ۹۸ امیر ۲۱ عہدہ دار ۹ تاجر ۳ کاریگر ۲ دیہاتی ہین۔

فنلینڈ۔ فنلینڈ کے گرانڈ ڈچی (نوابی) مین عہدنامہ فریڈرک شام کی رو سے ۱۷ ستمبر ۱۸۰۹ء کو شاہنشاہ روس کے قبضے مین آئی ہے۔ الگزینڈر اول کی عنایت خاص کے باعث ایک فرمان کے بموجب جسکو سنہ ۱۸۱۹ء مین اوس ملک کے جانشینون نے از سر نو تسلیم کیا ہے۔ ابھی تک پورانی طرز حکومت کے ایسے ایسے دستور باقی ہین جو سنہ ۱۷۷۲ء سے چلے آتے ہین اور جس مین سنہ ۱۸۶۹ء مین اصلاح ہوئی ہے۔ اور کچھ کچھ سنہ ۱۸۶۹ء اور سنہ ۱۸۹۲ء مین ترمیم ہوگئی ہے۔ اس فرمان کی رو سے اونکو ایک قومی پارلیمنٹ کا حق حاصل ہے جسمین چار قسم کے لوگ امرا پادری اہل برو اور دہاقین دہان کے گرانڈ ڈیوک شاہنشاہ روس کی طلبی کے ذریعے سے چار مہینے کے واسطے جمع ہوا کرتے ہین۔ اون کو اون قوانین پر بحث کرنیکا اختیار ہے جسے بادشاہ اونکے سامنے پیش ہونے کے لئے تجویز کرے۔ مگر بادشاہ کو اونکی رائے کی منظوری و نامنظوری کا اختیار ہے۔ کسی امر کے اجرا کے لئے جس سے طرز حکومت مین تبدیلی ہوتی ہو یا کوئی نیا محصول جاری کرنے کے واسطے ضرور ہے کہ چارون درجے کے لوگ اوسے بالاتفاق منظور کرلین۔ ہر چار پانچ سال کے بعد قومی وکلا سنہ ۱۸۶۱ء سے برابر فراہم ہوا کرتے ہین۔ اور اب سب سے اخیر سنہ ۱۸۸۸ء مین جمع ہوئے تھے۔ قانون کے مسودہ ایک

کمیٹی تیار کیا کرتی ہے جو فنلینڈ کے معاملات کے واسطے مقرر ہے - اور جس کا اجلاس سینٹ پیٹرزبرگ
مین ہوتا ہے - اس مین ایک سکریٹری آف اسٹیٹ شامل ہوتا ہے اور چار ممبر اور ہوتے
ہین جنھین بادشاہ مقرر کرتا ہے مگر وہ کوا ون مین سے سینیٹ پیش کیا کرتا ہے - اس
سینیٹ (مجلس وکلاء) کا اجلاس ہیلسنگفارس مین ہوتا ہے - اور اسکا میر مجلس گورنر جنرل
ہے اور سینیٹ کے ممبر بادشاہ کی طرف سے معین کیے جاتے ہین فنلینڈ مین یہ مجلس سب سے
بڑے اختیارات رکھتی ہے اور دو صیغون پر مشتمل ہے - ایک معدلت عامہ دوسرا انتظام
خزانہ - اور انھین دونون صیغون مین انتظام ڈاک خانہ ریلوی انہار تحصیل محاصل درآمد وبرآمد
محکمۂ حفظ صحت اور عدالتین داخلی ہین - صیغۂ فوج روس کے وزیر جنگ کے ماتحت ہے
اور صیغۂ دول خارجیہ روس کے چنسیلر کے پرد ہے - فنلینڈ کا روپیہ الگ ہے اور محاصل
درآمد وبرآمد کا جدا ہی انتظام ہے - البتہ حال کے قوانین سے کچھ کچھ ان باتون مین
تبدیلی ہوگئی ہے -

پولیسنڈ - اس کی ۱۸۱۵ء سے ۱۸۳۰ء تک اپنی ہی کنسٹیٹیوشن (طرز
حکومت) تھی اور ۱۸۶۴ء تک جداہی گورنمنٹ تھی - مگر اوسوقت سے اسکے انتظامی اختیارات
روس سے لے لیے گئے ہین - اور آخر کو شاہنشاہ کے حکم مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۹۹ء
سے جب پولینڈ کی حکومت بالکل سلطنت روس مین شامل ہوگئی ہے -

صوبجات بالٹک - صوبجات بالٹک مین بعض مجالس کو اپنے
ہی سیلف گورنمنٹ کے اختیارات ہین - مگر اون مین رفتہ رفتہ قطع و برید ہوتی جاتی ہے

اور معاملات پولیس اور مدارس مین حقوق جو اہل صوبہ کو خصوصاً امرار کو حاصل تھے وہ ایک قانون ۱۲ جون ۱۸۸۹ء کے ذریعے سے لے لئے گئے ہین اور مالکان آراضی کے حقوق جو اون کو معاملات عدالت اور پولیس مین تھے اون سے لیکر اون کے ریپرداز ون کو دیدئے گئے ہین جو سرکار کے نام نہاد ہین - ایک اور قانون کے ذریعے سے جو ۱۲ جولائی ۱۸۸۹ء کو جاری ہوا ہے ریاستی حقوق عدالت و پولیس اون امرار اور سردارون سے سلب کر لئے گئے ہین جو جرمنی زبان بولتے ہین - لیکن قانون عدالت ۱۸۶۴ء جو مملکت روس مین جاری ہے کچھ کچھ ان صوبجات سے بھی لگا دیا گیا ہے تاکہ یہان کا انتظام بھی سینٹرل گورنمنٹ کی نگہبانی مین رہے - دفتری تحریرات پیرش میونیسپل اور صوبون کی روسی زبان مین ہونا لازمی کر دیا گیا ہے - اور دورپاٹ یونیورسٹی کا بھی یہی حال ہوا ہے یعنے دسمبر ۱۸۸۹ء سے اوس کی سیلف گورنمنٹ کا اور ۱۸۹۰ء سے اوس کی جمنیشیا (ورزش جسمانی) کا اوس سے حق لے لیا گیا ہے -

رقبہ اور آبادی

۱ - ترقی اور حالت موجودہ

مملکت روس ایک بڑا وسیع ملک ہے - تمام روے زمین کی خشکی کا تہائی حصہ یہی سلطنت ہے جسکا رقبہ انگریزی مربع میلون مین ۸۶۴۱۰۰۰ ہے - اوس مین وہ پانی کے نیچے کی سطح بھی شامل ہے جو اس ملک کی وسط مین واقع ہے - ۱۸۸۹ء کے لبد عام مردم شماری اس ملک مین کبھی نہین ہوئی ہے - لیکن کبھی کبھی خاصکر اسٹیٹسٹیکل کمیٹیان

جو شمار کیا کرتی ہین اون سے لوگون کی تعداد تخمینی تقریباً معلوم ہوجاتی ہے ۔ اِن کے بموجب سنہ ۱۸۸۵ء مین سلطنت روس کی کل آبادی ۱۱۳۳۰۴۶۲۹ تھی اِس سلطنت کی آبادی مین (بوجہ کشور کشائی) جو نہایت ہی جلد ترقی ہوئی وہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگی ۔

سال ہر دوم شماری	آباد سے	سال ہر دوم شماری	آبادی
۱۷۲۲ ع	۱۴۰۰۰۰۰۰	۱۸۱۲ ع	۴۱۰۰۰۰۰۰
۱۷۴۲ ع	۱۶۰۰۹۰۰۰	۱۸۱۵ ع	۴۵۰۰۰۰۰۰
۱۷۶۲ ع	۱۹۰۰۰۰۰۰	۱۸۳۵ ع	۶۰۰۰۰۰۰۰
۱۷۹۲ ع	۲۰۰۰۰۰۰۰	۱۸۵۱ ع	۶۰۰۰۰۰۰۰
۱۷۹۶ ع	۳۶۰۰۰۰۰۰	۱۸۵۹ ع	۷۴۰۰۰۰۰۰

اِس سے بعد کی آبادی کا تخمینہ حسب ذیل ہے ۔

سال ہر دوم شماری	یورپی روس	پولینڈ	فنلینڈ	کاکیشس (کوہ قاف)	سینٹرل ایشیا	سائبیریا	میزان
سنہ ۱۸۶۷ ع	۶۳۶۵۸۹۳۴	۵۰۵۶۰۷	۱۷۹۴۹۱۱	۴۵۸۳۶۴۰	۲۶۲۶۲۴۶	۳۳۲۷۶۲۴	۸۱۷۹۶۷۰۵
سنہ ۱۸۸۰-۸۲ ع (۱)	۷۵۶۰۴۵۵۹	۶۰۲۶۴۲۱	۱۸۳۲۱۳۸	۴۸۹۳۳۳۲	۴۵۶۶۰۹۶	۳۴۲۸۸۶۷	۸۶۲۵۱۴۱۳
سنہ ۱۸۹۳-۸۴ ع (۲)	۸۰۷۶۹۵۲۱	۷۰۸۳۲۷۵	۲۱۴۲۰۹۳	۵۰۳۳۸۵۳	۵۲۳۷۳۵۴	۳۰۹۳۵۳۵	۱۰۲۹۷۰۸۳۱
سنہ ۱۸۹۶ ع	۹۵۲۸۲۱۰۱	۸۳۱۹۴۹۷	۲۲۳۲۳۷۸	۷۴۵۸۱۵۱	۵۵۳۰۲۲۱	۴۴۹۳۶۶۷	۱۱۳۳۱۷۱۱۵
اوسط ترقی سالانہ (۳)	۰۸۱۱۵۸	۱۳۰۷۱۰	۲۱۸۷۳	۱۲۳۷۲۵	۱۴۰۲۸۹	۵۸۳۰۲	۱۵۸۱۰۵۷

(۱) فنلینڈ سنہ ۱۸۷۲ء کاکیشس سنہ ۱۸۷۶ء روس پولینڈ سائبیریا و وسط ایشیا سنہ ۱۸۷۸ء
(۲) فنلینڈ سنہ ۱۸۹۳ء کاکیشس سنہ ۱۸۹۳ء روس پولینڈ سائبیریا و وسط ایشیا سنہ ۱۸۹۲ء
(۳) ترقی بوجہ الحاق ممالک جدید وغیرہ
سنہ ۱۸۸۷ء اور سنہ ۱۸۹۹ء کی بابت تمام سلطنت کے رقبے اور آبادی کی تفصیل صوبہ وار اور جغرافیہ کی قسمتون کے لحاظ سے سرکاری تخمینون کے بموجب

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا

نام صوبہ	رقبہ بلحاظ مربع میل	آبادی	نام صوبہ	آبادی فی مربع میل	رقبہ بلحاظ مربع میل	آبادی
۱ یورپی روس ۱۸۹۷ء						
آرچینگلسک	۳۴۱۵۰۵	۳۴۰۲۵۱	کووِنو	۱	۱۵۶۹۲	۹۸
استراخان	۹۱۳۲۷	۹۳۲۵۳۹	کرفنک	۱۰	۱۷۹۳۷	۱۴۸
بسارابیا	۱۷۶۱۹	۱۵۸۸۳۲۹	کھارکوف	۹۰	۲۱۰۴۱	۱۱۰
چرنگاف	۲۰۲۳۳	۲۱۰۹۹۸۳	کھرسن	۱۰۴	۲۷۵۲۳	۷۳
کورلینڈ	۱۰۵۳۵	۱۷۶۵۸۲	لیوونیا	۶۴	۱۸۱۵۸	۲۲۹۴۶۸
ملک ٹان	۶۱۰۹۶	۱۸۹۶۱۱۳	منسک	۳۰	۳۵۲۹۳	۱۶۸۰۶۱۵
اکاٹری نوسلاف	۲۶۱۴۸	۱۸۷۴۱۶۲	موگھلیو	۷۱	۱۸۵۵۱	۱۲۹۴۱۱۶
استھونیا	۷۸۱۸	۳۹۲۷۳۸	ماسکو	۵۰	۱۲۸۵۹	۲۲۱۰۷۹۱
گرودنو ۱۸۹۹ء	۱۴۹۳۱	۱۳۸۲۲۵۵	نجنی نوودوکھرود ۱۸۹۹ء	۹۵	۱۸۹۷۶	۱۵۴۷۰۱۱
کالوگا	۱۱۹۴۲	۱۱۹۹۸۸۲	پودوکورڈ	۱۰۰	۴۷۲۶	۱۲۱۳۰۵۸
کزن ۱۸۹۱ء	۲۴۶۰۱	۲۲۰۸۹۱۷	آلونیٹز	۹۰	۵۷۴۳۹	۳۲۱۵۶۸
کیف ۱۸۹۰ء	۱۹۶۹۱	۳۰۷۲۰۰۰	اوریل	۱۵۵	۱۸۰۴۲	۲۰۲۱۳۳۹
کورسک روما	۳۲۷۰۲	۱۳۵۹۴۶۲	اورنبرگ ۱۸۹۹ء	۴۱	۷۳۸۱۶	۱۲۸۳۵۸

تکملہ تختہ صفحہ ۲۱

نام صوبہ	تعداد نمائندگان مجلس مبعوثان	آبادی	آبادی فی نمائندہ	نام صوبہ	تعداد نمائندگان مجلس مبعوثان	آبادی	آبادی فی نمائندہ
پنیزا	۱۴۹۹۷	۱۵۲۲۹۳۷	۱۰۱	ٹوز	۲۰۵۲۲۵	۱۶۸۱۸۶۱	۷۰
پرم	۱۲۸۲۱	۲۷۱۳۹۸۷	۲۱	اوفا سنہ ۱۸۹۹ء	۴۷۱۱۲	۲۰۰۸۳۵۶	۴۲
پوڈولیا	۱۶۲۲۴	۲۴۲۳۷۵۵	۱۴۹	ڈلنا	۱۶۴۲۱	۱۳۰۴۷۸۸	۷۹
پولٹاوا	۱۹۲۶۵	۲۷۹۴۷۳۹	۱۴۵	وٹیبسک	۱۷۴۴۰	۱۲۷۵۹۵۴	۷۳
پسکاف	۱۷۰۶۹	۹۶۹۳۵۵	۵۶	ولاڈمر	۱۸۶۶۴	۱۴۰۳۱۷۲	۷۴
ریازن	۱۶۲۵۵	۶۸۴۳۳۴۵	۱۱۳	ڈولنی سنہ ۱۸۹۲ء	۲۷۷۴۳	۲۳۵۱۰۰۰	۸۵
سینٹ پیٹرزبرگ	۲۰۷۶۰	۱۶۸۰۲۷۳	۸۰	وولوگڈا	۱۵۵۳۹۶	۱۲۳۹۷۵۴	۷
سمارا سنہ ۱۸۸۹ء	۵۸۳۲۱	۲۶۱۴۴۰۵	۴۵	ورونج	۲۵۴۴۳	۲۵۸۸۹۳۳	۱۰۱
ساراٹوف	۳۲۶۲۴	۲۳۱۱۲۲۰	۷۰	ویاٹکا	۵۹۱۱۷	۲۹۱۴۳۴۴	۴۹
سمبرسک	۱۹۱۱۰	۱۵۷۹۸۴۷	۸۲	پرو سلاو	۱۳۷۵۱	۱۱۲۶۸۹۱	۸۱
اسمالینسک	۲۱۶۳۸	۱۳۳۹۴۴۴	۶۱	بحر آزوف	۱۴۴۷۸		
تبوف	۲۵۷۰	۲۷۳۰۱۴۵	۱۰۶	میزان صوبجات مذکورہ	۱۹۰۲۰۹۲	۸۶۷۸۲۵۷۴	۴۶
تارڈا	۲۴۵۳۹	۱۰۹۶۶۷۰	۴۴				
تولا	۱۱۹۵۴	۱۴۴۵۶۰۰	۲۰	۲ پولینڈ			

تکملہ تختہ صفحہ ۲۲

نام صوبہ	تعداد ریاضی دانان صوبہ جات	آبادی	آبادی فی ریاضی دان	نام صوبہ	تعداد ریاضی دانان صوبہ جات	آبادی	آبادی فی ریاضی دان
کالسز	۴۳۹۲	۸۳۷۳۱۷	۱۹۰	کوپیو	۱۶۴۹۹	۲۸۴۸۴۷	۱۶
کیلس	۳۸۹۷	۶۹۲۳۲۸	۱۷۷	نیلینڈ	۴۰۰۹۶	۲۳۷۰۲۱	۵۹
لومجا	۴۶۶۷	۶۰۸۶۸۳	۱۳۰	سینٹ میکائیل	۸۸۱۹	۱۷۷۸۵۳	۱۹
لیلن	۶۴۹۹	۹۷۹۷۰۰	۱۵۰	ٹاورسٹس	۸۳۳۴	۲۵۴۱۳۴	۳۰
پیاٹرکو	۴۷۲۹	۱۰۹۱۲۸۲	۲۳۰	اولیبرگ	۶۳۹۷۱	۲۴۱۳۴۱	۳
پلاک	۴۲۰۰	۶۰۰۶۶۲	۱۴۳	وینبرگ	۱۶۶۲۷	۳۴۰۶۸۱	۱۹
راڈم	۴۷۶۹	۷۸۲۲۷۴	۱۶۴	واسا	۱۶۰۸۴	۴۱۱۰۸۹	۲۴
سڈس	۵۵۳۵	۶۷۱۵۹۸	۱۲۱				
سوالکی	۴۸۴۶	۶۵۶۹۳۲	۱۳۵	نیران فنلینڈ (۱۹۰۹ء)	۱۴۲۵۵	۲۳۳۸۴۰۴	۱۶
وارسا	۵۶۲۳	۱۴۶۵۱۳۱	۲۶۰				
				نیران یورپی روس	۲۰۹۵۵۰۴	۹۷۵۰۷۸۵	۴۶
نیران پولینڈ	۴۹۱۵۷	۸۳۸۵۸۰۷	۱۷۰	۴ ایشیائی روس			
۳ فنلینڈ کے گرانڈ ڈچی				کوبن	۳۶۴۳۹	۱۲۸۶۶۲۲	۳۵
				اسٹرووربوتھنیا	۲۳۳۹۷	۶۶۷۵۱۱	۲۸
بیورنی برگ	۹۳۳۵	۳۹۱۴۳۹	۴۱	ٹیرک سنہ ۱۹۱۱ء	۲۶۹۲۲	۷۹۸۱۴۵	۳۰

۵ سنہ ۱۹۱۱ء زمین
۲۰۹۵۰۴ (۲۰۹۵۰۴)
نیران خانہ جنگی کرکے

تکملہ تختہ صفحہ ۲۳

نام صوبہ	رقبہ انگریزی مربع میل	آبادی	آبادی فی مربع میل	نام صوبہ	رقبہ انگریزی مربع میل	آبادی	آبادی فی مربع میل
میزان تفلس کا کیشیا	۸۶۶۵۸	۲۷۵۲۳۶۸	۳۰	اورسک ۱۸۸۹ء	۱۳۹۱۶۸	۵۵۹۵۵۲	۳
باکو	۱۵۱۷۷	۷۴۳۹۳۰	۴۹	آمرال جھیل	۲۶۱۶۲	-	-
داغستان	۱۱۴۹۲	۵۹۷۳۵۶	۵۱				
الیزبیتہ پول	۱۷۰۴۱	۷۵۴۳۹۵	۴۴	میزان کنزراسٹپی	۷۵۵۷۹۳	۴۰۰۹۷۰	۲
اریوان	۱۰۷۴۵	۶۷۷۴۹۱	۶۳	سمرقند	۲۶۶۲۷	۶۸۰۱۳۵	۲۵
قرس	۷۲۰۰	۲۳۷۱۱۴	۳۲	فرغانہ	۳۵۶۵۴	۷۷۵۶۰۰	۲۲
کٹائس	۱۴۰۸۴	۹۵۵ ۰۰۰	۶۷	سمرپنسک	۱۵۲۲۸۰	۶۷۱۸۷۸	۴
تفلس	۱۷۲۲۳	۸۱۹۲۶۴	۱۸	سرڈیریا	۱۹۴۸۵۳	۱۲۱۴۳۰۰	۶
ممالک کوہ قاف جنوبی	۹۵۷۹۹	۴۷۸۴۵۵۰	۴۹	میزان ترکستان	۴۰۹۴۱۴	۴۳۴۱۹۱۴	۸
کوہ قاف		۷۵۳۶۸۲۸	۴۰	ممالک بحیرہ خضر	۲۱۴۲۳۶	۳۰۱۴۷۶	-
				بحیرہ خضر	۱۶۹۳۸۱		
اکولسک ۱۸۸۹ء	۲۲۹۶۰۹	۵۰۰۱۸۰۰	۲	میزان ممالک وسط روس	۱۵۴۸۸۴۵	۵۶۴۴۳۵۹	۳
سمی پلاٹنسک	۱۸۴۶۳۸	۵۲۴۵۷۸	۳	توبالسک ۱۸۸۹ء	۵۲۹۶۵۹	۱۳۱۳۴۰۰	۲
ترگئی ۱۸۸۹ء	۱۷۶۶۱۹	۳۴۴۶۶۰	۲	تومسک ۱۸۸۹ء	۳۳۱۱۵۹	۱۲۹۹۴۲۹	۴

تکملہ تختہ مندرجہ صفحہ ۲۴

نام صوبہ	آبادی فی مربع میل	آبادی	رقبہ بلحاظ مربع میل	نام صوبہ	رقبہ بلحاظ مربع میل	آبادی	آبادی فی مربع میل
میزان مغربی سائبیریا	۳	۲۶۲۳۱۲۹	۸۷۰۸۱۸	میزان ممالک ایشیائی روس	۶۵۶۴۷۶۸	۱۷۷۱۹۰۴۸	۳
آرکنسک	۱	۴۲۱۱۸۷	۲۸۷۰۶۱				
سائبیریا	۲	۵۴۵۳۳۸	۲۳۶۸۶۸	میزان کل سلطنت روس	۸۶۶۰۲۸۲	۱۱۵۲۲۶۵۴۲	۱۳
یکٹسک سنہ ۱۸۹۲ء	۰۲	۲۸۰۲۰۰	۱۵۳۳۲۹۰				
نیسبکی	۰۴	۴۵۸۵۷۲	۹۸۷۱۸۶				
مشرقی سائبیریا	۰۵	۱۷۰۵۲۹۷	۳۰۴۴۵۱۲				
آمور سنہ ۱۸۹۱ء	۰۳	۸۷۷۰۵	۱۷۲۸۴۸				
پریمور سکیا	۰۱	۱۰۲۷۸۶	۷۵۹۸۲				
میزان ملک امور تقریبی	۰۱	۱۹۰۴۹۱	۸۸۸۹۳۰				
سکھالین سنہ ۱۸۹۰ء	۰۶	۱۹۶۴۴	۲۹۲۳۶				
میزان سائبیریا	۰۹	۴۵۳۸۵۶۱	۴۸۳۳۴۹۶				

اب اسوقت جنوری سنہ ۱۸۹۳ء مین کل سلطنت روس کی آبادی ۱۲۴۰۰۰۰۰۰ سے کم نہ ہوگی جھیلین اور کہاڑین جو اندرون مملکت روس ہین اون کا رقبہ مربع میلون مین حسب تفصیل ذیل ہے۔ یورپی روس مین ۲۵۸۰۴ فنلینڈ مین ۱۴۷۱۸ سائبیریا مین ۱۸۸۶۳ - وسط ایشیا مین ۱۹۸۵۵ بحیرۂ آدون وخضر وجھیل ارال کا مجموعی رقبہ ۲۱۰۰۲۵ مربع میل ہے۔

سلطنت روس کا رقبہ جنرل وسٹرل ٹبنر کی نے بہت اچھی طرح سے جانچا پرتالا ہے۔ اسلئے ایشیائی روس کی سطح اونہین کے نقشون سے لی گئی ہے۔ اور یورپی روس کے رقبے کی تعداد اون کی جانچی ہوئی تعداد سے کچھ بہت مختلف نہین ہے اسلئے وہی یہان درج کی گئی ہے۔ یورپی روس کا رقبہ جس مین تمام جزائر اور ڈیلٹی (مثلثی ٹاپو) داخل ہین اسوقت ۱۹۰۲۲۲۷ مربع میل ہے۔

جدید تحقیقاتون کے بموجب کاکیشس (کوہ قاف) کی آبادی حسب تفصیل ذیل معلوم ہوئی ہے۔

روسی	۱۹۱۵۶۱۴	یہودی	۵۰۹۹۲		
پولینڈی	۸۹۱۰	کرتولینین			
جرمنی	۲۳۶۱۳	جارجیا کے	۳۱۰۴۹۹	تاتاری	۱۰۲۷۸۲۸
یونانی	۴۲۵۶۲	منگریلیا کے	۲۰۰۰۹۲	ترک	۷۵۹۸۰
ایرانی		امریتیا کے	۳۷۳۱۴۱	ترکمان وغیرہ	۴۴۰۴۶
آسیٹ	۱۲۷۴۳۰	شنا اور کہنیز	۲۰۰۷۹	شمالی تاتاری	۱۲۶۰۰۰
فارسی تاتس		کوہستانیون کی ملی جلی	۱۸۸۱۸۳	قلماق	۱۰۷۰۷
ٹیلیشن	۱۳۲۷۹۲	کوہستانیون کی باقی	۷۰۷۶۱۹		
کرد	۱۰۰۹۷				
اہل آرمینیا	۸۰۳۶۹۶				

ابھی جو ایک تھوڑی سی مردم شماری ہوئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی روس کے مغربی اور جنوب مغربی صوبون مین ۴۳۶۴۲۸۴ ہین جن مین سے ۲۲۶۱۸۶۳

شہرون مین رہتے ہین - اور جو کل آبادی کے لحاظ سے ۳ ۱۱ ۲ فیصدی ہین - ۷۷۲۷۵
تین شہرون اڈیسہ کرچ اور سپاسٹوپول مین ہین - اور صرف اڈیسہ مین ۳۳۸۹ یعنی
فیصدی ۱ ۲۵ کل آبادی کی بہ نسبت ہین - اور ۴۳۱۸۰۰ پولینڈ کی دس گورنمنٹون
مین سے صرف پانچ گورنمنٹون مین رہتے ہین جو آبادی کا ۱۱ فیصدی ہے - اور اسطرح پر
اون کی مجموعی تعداد روس مین ۲۵ لاکھ سے زیادہ ہوگی -

قوم قلماق مین جو اب تک غلامی کا دستور چلا آتا تھا ۲۸ مارچ ۱۸۹۲ء کے ایک قانون
کے حکم سے موقوف کر دیا گیا ہے - مجالس الوس کو موجودہ محصولات دیدے گئے
ہین اور مالکان غلام کو ایک معاوضہ سرکار سے ملنے کا حکم ہو گیا ہے -

۲ - ترقی و تناسل آبادی

حالات شادی و ولادت و وفات بابت ۱۸۸۹ء حسب ذیل ہین -

	شادی	ولادت	ولادت فیصدی	وفات	وفات فیصدی	زیادتی ولادت بر وفات
یورپی روس و پولینڈ	۸۶۷۴۴۶	۴۵۴۰۹۷۳	۴ ۷۰۶	۳۲۰۶۵۰۶	۳۳۰۴	۱۳۷۴۳۶۷
فنلینڈ	۱۶۰۹۹	۷۷۸۷۱	۳۳۰۸	۴۵۶۷۹	۱۹۰۰	۳۲۱۰۲
سائبیریا	۲۳۴۸۱	۲۰۶۷۷۰	۴۵۰۱	۱۵۱۹۶۵	۳۳۰۱	۵۴۸۰۵
کاکیشس	۵۶۵۵۰	۲۷۹۰۴۷	۳۵۰۱۰	۱۵۲۱۵۰	۲۴۰۵	۸۶۸۹۷
وسط ایشیا (فقط روسی)	۸۵۴۰	۶۲۱۵۱	—	۴۳۹۲۰	—	۱۸۲۳۱
میزان	۹۷۲۱۴۶	۵۲۰۶۷۱۲	—	۳۶۴۰۲۲۰	—	۱۵۶۶۴۰۲

اوسط زیادتی ۱۸۸۴ء و ۱۸۸۷ء کا اس طرح پر ہے - ۲۷۳۴۶۶ یورپی روس مین ۱۵۷۹۰۹
پرلیسنڈ مین - ۳۸۱۳۰ فنلینڈ مین جس سے تمام سلطنت مین ۲۰۰۰۰۰۰ آدمیون کی
ہر سال زیادتی پائی جاتی ہے -

موتون کی تعداد کثرت سے پرم مین ہوئی یعنے ۱۰۰۰ مین ۴۵ - لوناسک اور اورنبرگ
مین ۴۴ - اسٹاورروپل مین ۴۰ سے زیادہ - اور ان مقامات پر بہت کم ہوئی - باکو
الیزبیتہ پول، اریوان وٹیفلس مین ۱۶ - اور کولیسنڈ مین ۱۸ - ان جگہون مین سب سے زیادہ
ولادت ہوئی کوبال مین ۶۳ اور نیزنگ سمارا اور توبالسک مین ۶۰ سے ۵۴ تک
علاوہ بریں اور بھی بہت سے اضلاع ہین جہان فی ہزار ۵۰ سے زیادہ ولادت ہوئی -

سنہ ۱۸۶۷ - ۸۱ کے درمیان ۲۶٫۶ فیصدی نوزائیدہ بچے ایک سال کی عمر پورے
کرنے سے پہلے مر گئے - اور ۴۲ فیصدی پانچ برس کی عمر سے پہلے مرے -

سرکاری تحقیقات کے بموجب ۴۳ سال گذشتہ مین ۱۸۵۶ء سے ۱۸۸۸ء تک روسی
باہر جانے والون کی تعداد روسی اندر آنے والون سے ۱۱۴۶۰۵۲ زیادہ ہوئی - اور
پردیسی اندر آنے والون کی تعداد جانے والون سے ۲۳۰۴۷۱۷ زیادہ تھی - باہر جانیوالون
کی روز بروز ترقی ہے حال مین روسی خاصکر یہودی ریاستہائے متحدہ کو بہت کثرت
سے چلی گئی - سنہ ۱۸۸۱ء مین روسی لوگ سلطنت متحدہ مین اسیقدر تھے جتنے فرانسیسی
وہان تھے - یعنے ۱۵۲۷۱ جو اب اور بھی زیادہ ہو گئے ہین سنہ ۱۸۷۱ - ۸۵ء کے درمیان
۸۶۷۶۰۵ لوگ غیر ملک والے روس مین داخل ہوئے لیکن ان مین سے

صرف ۷۵۲۵۲۶۰ باہر کو گئے یعنی ۱۲۴۲۲۴۵ روس مین ہی رہے ہے۔ جس مین سے جرمن والے ۵۶۳۳۴۵ اور اہل آسٹریا ۴۴۷۷۳۶ اور انگریز ۹۳۹۵ اور تقریباً اہل فارس ۱۰۰۰۰۰ تھے۔ سنہ ۱۸۸۶-۸۸ء مین غیر ملکی جو روس مین آئے وہ جانے والون سے ۲۷۸۹۴۷ زیادہ تھی۔ اور جو روسی رعایا باہر کو گئی اون کی تعداد لوٹ آنے والون سے ۱۳۶۱۲۹ زیادہ تھی۔

۳۔ بڑے بڑے شہر

روس کی آبادی مین سے بہت سے لوگ تو مزارعین مین۔ اور دیہات مین رہتے ہین سنہ ۱۸۸۶ء مین آبادی شہری اور دیہاتی اور ذکور و اناث کی تعداد حسب ذیل تھی۔

	شہرون مین	دیہات مین	ذکور	اناث
یورپی روس	۹۹۶۴۷۶۰	۷۱۷۶۰۴۲۵	۴۲۴۹۹۳۲۴	۴۲۸۹۵۸۸۵
پولینڈ	۲۱۲۳[illegible]	۵۸۳۴۸۴۶	۴۰۸۴۴۹۳	۴۲۲۳۷۲۹
فنلینڈ	۱۹۱۶۲۰	۱۹۸۴۸۰۱	۱۰۶۷۷۵۰	۱۱۰۸۶۷۲
کاکیشس	۶۶۹۰۸۵	۶۶۱۵۴۶۱	۳۸۷۰۶۸۶۸	۳۴۰۷۶۷۹
سائبیریا	۳۴۵۰۷۱	۳۹۶۸۶۰۹	۲۱۳۶۴۱۱	۲۱۶۷۲۶۹
وسط ایشیا	۶۵۱۸۴۱	۴۶۷۵۲۶۷	۲۴۴۸۰۸۵	۲۸۷۹۰۱۳
میزان	۱۳۹۴۷۰۲۵	۹۴۰۶۳۳۵۳	۵۶۱۲۲۰۳۱	۵۶۶۸۲۴۷

تمام سلطنت کی نو آبادیون کی تعداد سنہ ۱۸۸۶ء مین ۹۰۵۵۵۹۹ تھی۔ جن مین سے

۱۲۸۱ جگہہ (۴۶۸ جگہہ یورپین) میونیسپلیٹیان تھین - ذیل مین بڑے بڑے شہرون اور انکی آبادی جو اکثر ۱۸۸۹ء کے تخمینون کے موجب ہے درج کیجاتی ہے -

نام شہر	آبادی	نام شہر	آبادی	نام شہر	آبادی
یورپی روس		سراٹاف ۱۸۹۱ء	۱۲۳۴۱۰	روسٹاف آن دان	۱۱۶۰۸۱
سینٹ پیٹرزبرگ مع حالی		کریشیف ۱۸۸۹ء	۱۲۰۰۷۴	تولا	۱۰۵۴۵۲
ایام سرما ۱۸۸۹ء	۱۰۳۲۱۵	ولنا	۱۰۹۵۲۶	آرینبرگ ۱۸۸۹ء	۶۲۵۳۴
ایام گرما ۱۸۸۹ء	۱۴۹۳۱۵	سمارا	۹۵۱۲۷	کرسن ۱۸۸۹ء	۶۱۸۲۴
ماسکو ۱۸۸۹ء	۷۹۸۷۴۲	یاروسلاو مع حالی	۸۱۵۰۴	وورونج	۲۱۳۳۶
وارسا ۱۸۹۱ء	۴۹۰۴۱۷	آریل ۱۸۸۹ء	۶۸۴۵۶	کودنو ۱۸۹۰ء	۵۸۰۵۰
اوڈیسہ ۱۸۹۰ء	۳۱۳۶۸۷	پرووٹ چیف	۷۸۲۸۷	کرمنیٹ چاگ	۵۸۷۳۰
رنگا	۱۹۲۶۶۸	نکولائیف	۷۵۸۴۰	وٹیبسک	۵۸۴۹۵
کیرکوف	۱۸۸۴۶۹	استراخان	۷۴۴۱۰	بوبرسک ۱۸۸۷ء	۵۸۳۵۶
کیف ۱۸۹۱ء	۱۸۳۶۴۰	بخنی نوروگوروڈ	۷۳۱۲۶	لیبر پیتہ گریڈ ۱۸۸۹ء	۵۷۸۸۴
کرزن ۱۸۹۰ء	۱۳۴۳۵۹	ڈرنابرگ	۷۲۲۸۶	جٹومر	۵۶۷۸۲
لودز ۱۸۹۰ء	۱۲۵۲۲۷	منسک	۷۰۷۶۵	بلوستاک	۵۶۶۱۱

تکملہ تختہ مندرجہ صفحہ ۳۰

نام شہر	آبادی	نام شہر	آبادی	نام شہر	آبادی
کرسک	۵۲۳۸۶	سمقرد پول	۴۱۳۳۹	کوزلود	۳۴۹۸۶
ریوال	۵۲۱۰۰	دارپت سنہ ۱۸۹۱ء	۴۰۸۸۴	ازمائل	۳۴۳۰۸
کاٹری نوسلاڈ	۴۹۲۰۱	ٹنور	۴۰۶۵۷	سیباسٹوپول	۳۳۸۰۳
ٹکنروگ	۴۸۹۹۹	کلگا	۴۰۴۸۹	ایوانووو وزنی سینسک	۳۲۵۷۹
لبلن سنہ ۱۸۹۰ء	۴۸۴۷۵	نخچنا گھلسک	۴۰۰۰۰	ریبنسک	۳۲۴۸۶
کرانسٹیڈ	۴۸۲۷۶	ٹامبوو	۳۹۷۰۴	کوسٹروما	۳۱۹۸۱
پنیزا	۴۷۴۶۳	پرم سنہ ۱۸۹۰ء	۳۹۲۸۱	سرگیوسک	۳۱۴۱۳
گراڈنو	۴۵۱۹۱	سمبرسک	۳۹۰۶۴	کرچ	۳۰۸۹۲
بریسٹ لٹوسک	۴۵۱۳۷	وولسک سنہ ۱۸۸۹ء	۳۸۵۵۰	سزران	۳۰۵۸۰
نیڈری	۴۴۶۸۴	نسارٹسن	۳۷۸۲۵	ریازن	۳۰۴۳۷
بخن	۴۴۵۸۲	نوانچرکسک	۳۷۰۹۱	رجیو	۳۰۱۳۰
موگلیو	۴۴۱۶۳	سمالینسک	۳۶۸۷۳	اوفا	۲۹۹۱۴
اکریان	۴۳۹۴۳	الیٹس سنہ ۱۸۸۹ء	۳۶۲۵۰	فنلینڈ	
پولٹاوا	۴۳۰۰۱	کینٹس بوو دلسک	۱۰۵۰۲۷	ہیلسنگفارس	۶۱۵۸۳

تکملہ تختہ صفحہ ۳۱

نام شہر	آبادی	نام شہر	آبادی	نام شہر	آبادی
ابو	۲۶۹۴۶	کھوڈجنٹ	۴۴۸۰۰	ورنی	۲۱۵۲۰
تمرقارس	۱۹۰۴۱	تھین	۴۳۰۹۸	توبالسک	۲۱۰۳۲
ویرگ	۱۷۹۸۴	سمرقند	۳۳۰۱۷	انا پا	۲۰۶۱۴
ایشیای روس		تمنگن	۳۱۰۷۴	پتگرس چنیسک	۲۰۲۱۲
تاشقند	۱۲۱۴۱۰	اندیدجان	۳۰۶۲۰	زلائسٹ سنہ ۱۸۹۹ء	۲۰۰۰۰
ملفس	۱۰۱۱۸۶	لیسک	۲۹۷۰۶		
باکو	۸۶۶۱۱	شماخا	۲۸۸۶۰		
قوقند	۵۴۰۴۳	خرشا	۲۷۶۵۹		
اکاتری نوڈور سنہ ۱۸۹۹ء	۴۷۶۲۰	نخار	۲۶۷۱۹		
ارکٹسک	۴۷۴۰۳	یوراسک	۲۶۰۳۴		
ولاڈکاوکز	۴۱۸۰۶	مرغلان	۲۶۰۸۰		
اومسک	۱۲۸۰۰۰	میکاپ سنہ ۱۸۹۹ء	۲۴۴۸۴		
ٹومسک	۳۶۸۰۶	الگرینڈر دوپل سنہ ۱۸۹۶ء	۲۲۶۷۰		
اکاٹرن برگ	۳۶۷۵۰	کنائس	۲۱۹۹۷		
اسٹاوروبول	۳۴۸۳۸	ڈھیربک	۲۱۸۰۰		

یورپی روس مین ۴۶ شہر اور ایسے ہین جنکی آبادی ۲۰۰۰۰ سے ۳۰۰۰۰ تک ہے اور ۱۷ ایسے ہین جن مین ۱۰۰۰۰ باشندون سے زیادہ رہتے ہین۔

مذہب

مملکت روس کا سلطنتی مذہب گریکو رشیا (کلیسیائی یونانی متعلق روس) کا ہے جس کو سرکاری تحریرات مین آرتھاڈکس کیتھولک فیتہ (مذہب پیروان صادق الاعتقاد) کہا جاتا ہے۔ اوسکا اپنا ہی جد اسنڈ (مجلس مذہبی) ہے۔ مگر اوسکے چرچ کے تعلقات چارون پٹیری ارکیٹ (قدیمی) قسطنطنیہ۔ یروشلم۔ انطاکیہ اور اسکندریہ کے چرچون سے کچھ کچھ برادرانہ ہین۔ اس کا مقدس سنڈ (کلیسیا کی حکومت کی مجلس) باسترضاء پادریان روس وہر چہار مشرقی پٹیری آرک (قدیمی کلیسیاون) کے مقرر ہوا ہے

شہنشاہ روس کلیسیا کا اعلے حاکم مانا جاتا ہے اور ہر ایک عہدہ دار کلیسیا کا اوسکے حکم سے مامور ہوتا ہے۔ لیشپون اور پریلیٹون کا حق صرف اسیقدر ہے کہ وہ امیدوارون کو پیش کرین۔ مگر بادشاہ کو ہی اختیار ہے کہ جسے چاہے مقرر کرے اور تبدیل کرے اور بعض حالتون مین وہ چاہے تو موقوف کردے۔ لیکن مسائل شرعی اور حاکمانہ مین وہ کبھی زبردستی نہین کرتا ہے۔ فی الحقیقت پراکیوٹیر (وکلا مذہبی) کو معاملات کلیسیا مین بہت بڑے اختیارات حاصل ہین۔

گریکو رشین کلیسیا کا مذہب رومن کیتھولک سے اس امر مین مختلف ہے کہ وہ پوپ کی روحانی عظمت کو اور پادریون کی تحریر کی ضرورت نہین جانتے۔ اور اپنے

ملک کی زبان مین کتب مقدسہ کے پڑہنے اور پڑہانے کا ہر کسی کو مختار جانتے ہین۔ اگر اوس روک ٹوک سے جو وہان یہودیون پر کیجاتی ہے قطع نظر کرلین تو باقی تمام مذاہب کو سلطنت روس مین آزادی ہے۔

گڑوسینٹر (ایک قسم کے عیسائی مستزلہ) فرقون پر وہان بڑی سختی کیجاتی ہے۔ اگرچہ اون کو کسیقدر حال مین آزادی دیدی گئی ہے جو یونائٹڈ چرچ کے پیرو ہین۔ قیاس کرتے ہین کہ صرف روس کبیر مین ڈسینٹر فریق کے لوگ ..... ۱۲ سے زیادہ ہین۔ رومن کیتھولک کلیسیا کے معاملات ایک کالیجیم (مجلس) اور کلیسیائی فریق لوتھرن کی ایک کنسٹری (مجلس) کو سپرد ہین۔ اور یہہ دونو مجلسین سینٹ پیٹرزبرگ مین رہا کرتے ہین۔ رومن کیتھولک اکثر پولینڈ کی صوبون مین رہتے ہین۔ لوتھرن فریق کے لوگ بالٹک کے علاقون مین ہین۔ مسلمان مشرق اور جنوب مین۔ اور یہودی مغرب اور جنوب مغرب کے شہرون اور بڑے بڑے گانون مین آباد ہین۔

مختلف عقائد کے پیرون کے جدا جدا ٹھیک ٹھیک تعداد معلوم نہین ہے۔ کیونکہ بہت سے ڈسینٹر فرقون کو گریک ارتھاڈکس کے تحت مین بیان کیا گیا ہے۔ لیکن حسب ذیل اون کو قیاس کرتے ہین۔

نام فرقہ	آبادی
ارتھاڈکس گریک کیتھولک (کلیسیا یونان) جس مین فوج اور جہازران داخل نہین ہین۔	۶۹۰۸۰۴۰۷

نام فرقہ	آبادی
یونائٹڈ چرچ (کلیسیائے متفقہ) اور اہل آگسبرگ	۵۵۰۰۰۰
رومن کیتھولک (کلیسیائے روم)	۸۳۰۰۰۰۰
پروٹسٹنٹ	۲۹۵۰۰۰۰
یہودی	۳۰۰۰۰۰۰
مسلمان	۲۶۰۰۰۰۰
دیگر مذاہب	۲۶۰۰۰

سنہ ۱۸۹۰ء میں پولینڈ کی آبادی مذاہب ذیل پر منقسم تھی۔

رومن کیتھولک	۶۲۱۴۵۰۴
یہودی	۱۳۴۲۶۸
پروٹسٹنٹ	۴۴۵۰۱۳
گریک چرچ (علاوہ فوج)	۳۹۸۸۸۵
دیگر مذاہب	۴۷۸
آبادی جسکی تعداد فقط قیاسی ہے	۶۳۴۱۴۰۰
میزان سوائے فوج	۸۲۵۶۵۶۲

روس کی عملداری ۶۲ بشپرک (علاقہ جات بشپ) میں منقسم ہے۔ جو سب سے آخیر رپورٹ کے بموجب ۳ میٹروپولیٹن ۱۵ آرچ بشپ اور ۴۳ بشپوں کے

زیر حکومت تھی۔ ان بشپون کے نیچے ۳۷ دیگار (مددگار بشپ) تھے جو سب کے سب (مولنسٹک کلرجی) رہبان مین سے تھے ۔ سنہ ۱۸۸۹ء مین سب عام وخاص گرجا ۵۰۷۰ تھے جن مین سے کتیھیدرل ۶۶۶۔ پیرش کے گرجے ۳۴۶۹۰ ۔ نانکنفارمسٹ (سرکاری کلیسیا کے منکر) جنھین اہل گرجا نے تسلیم کرلیا ہے ۲۴۸ ۔ اور چیپل ۱۵۰۷ تھے ان سب مین ۵۳۳۳ پریسٹ اور ڈیکن اور ۴۳۶۱۶ کیٹیچر وغیرہ تھے ۔ جو گرجے اور چیپل (چھوٹے چھوٹے گرجے) سنہ ۱۸۸۹ء مین نئے بنے اون کی تعداد ۴۵۹ گرجے اور ۲۱۸ چیپل سے کم نہ تھی۔ سرکاری تحقیقات کے بموجب سنہ ۱۸۸۹ء مین ۴۸۰ (مواسٹری) خانقاہین مردون کی اور ۱۱۹۹۷ مرد رہبان وجوگی اور ۱۱۲ زنانہ عورتون کی خانقاہین اور ۲۵۹۶۹ عورتین رہبان وجوگی تھین۔

دوسرے مذاہب کے گرجے اور پادری سنہ ۱۸۸۸ء مین حسب تفصیل ذیل تھے۔

	گرجے	پریسٹ (پادری)	مسلمان کے	مساجد	پریسٹ (پادری)
رومن کیتھولک کے	۵۱۵۶	۳۶۲۹		۹۲۵۴	۱۹۹۱۶ مولوی وغیرہ
لوتھرین (فنلینڈ کے سوا)	۱۸۶۶	۶۰۵	یہودی	۶۳۱۹	۵۶۷۳
آرمینین	۱۲۷۵	۲۰۲۵	کرایم (ایک یہودی نکاوقوم)	۳۵	۳۵

ہولی سینڈ کا سرمایہ ..... ۵ پونڈ ہے جو ان کے خود اختیار مین ہے ۔ اور سنہ ۱۸۸۵ء مین جو عطیہ کہ تمام گرجون مین امرا نے دیا اوسکی تعداد ۲۹۵۷ ۱۱۱۱ روبل[1] تھی ۔ اور دینی بھائیون نے جو وصول ہوا اوس کی تعداد ..... ۲ روبل تھی

[1] روس سلطنت روس مین چاندی کا سکہ دو روپیہ سے کچھ کم کا ہوتا ہے ۔

۱۸۹۲ء میں اس سنڈ کا چرچ شاہی بجٹ میں ۱۳۹۹۵۳۲۱ روبل درج ہوا تھا جس میں مدارس کے لئے ۱۷۳۷۲۶۰ روبل۔ پادریان آرمینین کے لئے ۱۴۲۰۴ روبل۔ پادریان کیتھولک کے ۱۵۶۰۳۴۰ روبل۔ پادریان لوتھرین کے لئے ۱۲۸۲۱۲ روبل مسلمان ملاؤن کے لئے ۵۰۹۵۵ روبل دیا گیا۔ سوائے اسکے سنڈ نے اپنے آپ ۶۸۳۳۰۶۸ روبل خرچ کئے جو خاصکر مدارس میں خرچ ہوئے۔ کل خرچ ۲۰۷۸۸۲۵۳ روبل ہوا۔

تعلیم

اس سلطنت کے بہت سے مدارس توزیر انتظام وزیر سررشتہ تعلیم کے ہیں۔ اور اس تمام ملک کو ۱۴ تعلیمی قسمتوں میں اس طرح منقسم کیا ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ۔ ماسکو۔ کرن آرینبرگ۔ کھرکوف۔ اوڈیسہ۔ کیف۔ ولنا۔ وارسا۔ دارپٹ۔ کاکیش۔ ترکستان مغربی سائبیریا۔ شرقی سائبیریا۔ مگر بعض خاص مدارس اور وزرا کے ماتحت بھی ہیں۔ سنہ ۱۸۹۰ء کے بجٹ میں تمام وزرا کی جانب سے جو سررشتہ تعلیم میں سرکاری مدد دی گئی اوسکی تعداد ۴۵۰۳۹۹۵ روبل تھی۔

فنلینڈ کی اپنی ہی جدا یونیورسٹی ہے۔ اور قریب قریب ۴۰۰۰ طلبہ کے امداد سرمایہ مدارس سے کیجاتی ہے۔ یا اون کی فیس معاف ہے۔

روس کے سررشتہ تعلیم کے حالات تو بہت ہی کم معلوم ہیں کیونکہ سوائے قسمت تعلیم کاکیش کے اور کہیں کے حالات مفصل نہیں چھاپے جاتے ہیں۔ جو حالات کہ وزیر سررشتہ تعلیم نے سب سے حال میں مشتہر کئے ہیں وہ ۱۸۸۷ء کے ہی ہیں۔

ہائی اسکول (مدارس اعلےٰ) اور مڈل اسکول (درجہ اوسط) سوائے فنلینڈ کے جو ۱۸۹۰ء
مین یا اس سے پہلے جاری تھے حسب ذیل ہین۔

	تعداد	تعداد مدارس	تعداد طلبہ
یونیورسٹی سنہ ۱۸۹۰ء	۹	۱۰۳۹	۱۴۵۴۲
مدارس اعلےٰ خاص	۱۰	۱۹۰	۲۰۹۶
یونیورسٹی کالج برای نسوان سنہ ۱۸۹۰ء	۱	۰	۴۰۰
مدارس الہیات سنہ ۱۸۹۰ء	۴	۱۲۶	۷۶۱
مدارس طبی	۱	۰	۷۵۴
مدارس فوجی	۴	۰	۴۶۴
مدارس فن زراعت	۱	۰	۳۰۶
مدارس فن انجنیری	۱	۰	۲۳۸
میزان مدارس اعلےٰ	۳۱	۰	۱۹۵۶۱
نارمل اسکول (مدارس متعلمین)	۷۸	۸۲۲	۵۵۸۶
نارمل سمیری (مدارس اعلےٰ) مع مدارس مشقی			
جمنیشیا (مدارس ورزش) پر جمنیشیا (اکھاڑے)	۲۳۹	۲۸۱۵	۶۸۶۸۲
ریل اسکولین	۹۰	۱۴۰۳	۱۸۸۲۷

	تعداد	تعداد مدارس	تعداد طلبہ
مدارس صنعت و حرفت	۴۴	۰	۴۷۶۹
مدارس الہیات	۵۴	۱۰۵۴	۱۵۹۸۳
مدارس فوجی و جہازرانی	۱۱۳	۰	۲۱۱۰۹
میزان مدارس وسطی برای ذکور	۶۱۸	۰	۱۳۴۹۵۶
جمنیشیا و پروجمنیشیا برائے نسوان	۳۴۳	۰	۷۰۱۷۴
مدارس نسوان	۳۰	۰	۷۹۱۱
میزان مدارس وسطی برای نسوان	۳۷۳	۰	۷۸۰۸۵

سرکاری رپوٹوں کے علاوہ اور ذریعوں سے جو مدارس کے حالات معلوم ہوئے اون کی بموجب سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء میں مدارس حسب تفصیل ذیل تھے۔

	ٹرنل اسکول			مدارس حرفت			مدارس ابتدائی		
	تعداد طلبہ			تعداد طلبہ			تعداد طلبہ		
	تعداد مدارس	لڑکے	لڑکیاں	تعداد مدارس	لڑکے	لڑکیاں	تعداد مدارس	لڑکے	لڑکیاں
یورپی روس	۸۴۳	۱۱۹۱۲۹	۷۰۴۵۱	۳۴۲	۳۲۰۱۰	۳۹۶۷۰	۳۹۰۰۳	۸۷۰۱۵۰	۴۵۱۶۷
پولینڈ	۵۴	۱۱۱۶۱	۴۶۴۸	۱۳	۲۳۹۰	۳۲			
کاکیسس	۸۱	۹۰۸۸	۴۸۲۹	۱۹	۱۴۶۲	۴۰			
سائبریا	۵۵	۳۶۱۰	۳۷۹۱	۱۷	۹۴۹	۷۵			
ترکستان	۱۳	۱۴۳۰	۱۰۲۴	۷	۲۷۶	۱۵			
میزان	۱۰۱۹								

عورتون کے کالج جن مین یونیورسٹی کے کامل تعلیم ہوتی ہے حسب الحکم فرمان شاہی سنہ ۱۸۹۸ء
کے بند کردیے گئے - اون مین سے ایک اب سینٹ پیٹرزبرگ مین پھر کھولدیا گیا ہے
جو کل خرچ مدارس جمنیشیا و مدارس حرفت کا ہوا اوس مین سے مدارس مڈل کے لئے ۲۵
فیصدے سرکاری خزانے سے دیا گیا - باقی خرچ فیس سے جو ۳۰ فیصدی تھے اور سبسکرپشن
ومیونسپلٹیون وغیرہ کے عطیون سے وصول ہوا - سنہ ۱۸۹۹ء مین مدارس قوم کا سک جن مین
مدارس جمنیشیا و ابتدائی ذکور و اناث سب داخل ہین ۱۱۷۹۲۶ طالب علم تھے - یہہ مدارس ایک
جداہی والسکی کے ذریعے سے قایم ہین - اور اسی والسکو سے بہت سے طالب علم حکومت
اسکولون مین بھی پڑہتے ہین - والسکو کا کل خرچ مدارس مین ۲۷۴۰۳۱۴ روبل سنہ ۱۸۹۹ء
مین ہوا - کلیسیا سے سنہ ۱۸۹۹ء مین ۱۳۸۹۰۰۰ روبل دیئے گئے - ہولی سنڈ کے مدارس کا خرچ
یا تو شاہی خزانے سے دیا جاتا ہے یا زمستوو اور دیہاتی باشندے دیتے ہین -

سررشتۂ تعلیم کا کیشن سے جو سنہ ۱۸۹۱ء مین رپورٹ مشتہر ہوئی اوس سے حالات اس طرح
معلوم ہوئے ہین - لاسنی ام (مدارس داخلہ جمنیشیا و ریل اسکولس ۱۹ نارمل اسکول
۵۰ - لڑکیون کے لاسنی ام و جمنیشیا مدارس ۱۶ تھے جن مین کل ۱۰۶۱۷ طالب علم پڑہتے
تھے (سنہ ۱۸۹۹ء مین ۷۰۳۶ لڑکے ۴۰۲۰ لڑکیان) مدارس قصباتی ۳۸ مدارس حرفت
۷ مدارس جہازرانی ۳۰ مدارس خانگی ۱۰۳ جن مین ۳۹۷۸ طالب علم تھے - مدارس
ایبائی ۳۸۹ مدارس فوجی آرمینین ۱۴۷ دیگر مدارس ۴۳۴ مدارس مسلمان و یہود
۱۸۶۶ء - ابتدائی مدارس کی تعداد ۳۵۵۸ اور طالب علم ۶۸۰۰۴ تھے

روس کے ابتدائی مدارس کی حالت ۱۸۸۷ء مین حسب ذیل تھی۔

	تعداد مدارس	لڑکے	لڑکیان
وزارت صیغہ تعلیم			
فضلع اسکول	۱۸۱	۱۳۸۵۷	
تعلقہ اسکول	۴۴۲	۵۴۲۱۷	۰
ابتدائی	۲۴۳۲۹	۱۲۱۹۶۶۳	۳۳۹۵۱۴
ہولی سنڈ			
مدارس طفلان	۱۸۱	۳۱۵۹۳	
مدارس نسوان	۵۳		۰۹۴۷۴
مدارس پیرش	۱۵۴۷۱	لڑکے لڑکیان ۴۰۸۷۲۱	
دیسی مدارس	۴۴۱۵	۵۲۶۸۱	۱۰۳۲۵
دیگر مدارس	۳۵	۱۵۲۶	۲۹۳
مدارس یہود			
سرکاری	۷۷	۴۱۹۸	۱۰۶۳
خانگی اور کامیون کے	۱۱۶۵	۱۸۲۷۹	۵۶۸۶
ابتدائی مدارس فوجی	۴۲	۹۹۳	۴۳
مدارس قوم کاسک			
مدارس طفلان	۱۲۸۰	۵۲۳۴۳	۰
مدارس نسوان	۲۳۶		۱۶۳۳۸
نیران تعلیم ابتدائی	۴۶۸۸۰	۱۳۵۱۶۰۹	۳۸۳۲۳۶
		۴۰۸۷۲۱	

سنہ ۱۸۹۷-۹۸ء مین سلطنت روس کے کل طلبہ کی تعداد سوا سے فنلینڈ کے ۲۴۷۲۶۲۷ تھی جس مین سے ۱۹۴۴۰۵۷ لڑکے اور ۵۲۷۷۰ لڑکیان تھین مگر یہہ تعداد پوری نہین معلوم ہوتی کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑہنے والے بچون کی تعداد مدارس مین کل آبادی مین صرف ۴ فیصدی تھی حالانکہ سنہ ۱۸۸۹ء مین جو مردم شماری کئے گئے اون مین سے ۲۰ فیصدی لکھنا پڑہنا جانتے تھے پاوریون کے مدارس کو اب حال مین کچھ کچھ توسیع دی گئی ہے - کیون کہ اون مدرسین کو بشپون کی جانب سے پڑہانے کا حق بذریعہ اوستاد کے دیا جاتا ہے - اور اسوجہہ سے اون کی تعداد مین ترقی ہوکر سنہ ۱۸۹۹ء مین ۱۹۰۵۸ مدرسین اور ۶۰۰۰۰۰ طالب علم ہو گئے ہین - زمستوو کی طرف سے ۲۲۰۰۰ مدارس سے زیادہ جاری ہین - یورپی روس مین ایک مدرسہ ۲۵۰۰ باشندون مین اور سائبیریا مین ۳۳۵۰۰ باشندون مین ہوتا ہے اور اسیطرح پر ۱۴۴۶ مدرسے ہین جن مین ۴۹۱۱۸ طالب علم پڑہتے ہین

سنہ ۱۸۸۸ء مین مدرسۂ انجنیرے کے جاری کرنے کی تجویز ہوئی تھی اور سنہ ۱۸۸۹ء مین مدارس تجارت وصنعت کے اجرا پر غور ہو رہا تہا - ایک دستورالعمل ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کے بموجب مدارس مڈل صوبجات بالٹک کی وضع مدارس جنیشیا روس کی سی کر دی گئی ہے - . .

پریس (مطابع) سنہ ۱۸۹۱ء مین ممالک روس مین سوائے فنلینڈ کے ۹۰۵۳

کتابین چھپین جن کی کل جلدین ۲۹۱۰۵۹۵۹ مطبوع ہوئین۔ ان مین روسی زبان کی ۶۵۸۸ کتابین ۲۹۱۸۶۰۵ جلدین تھین۔ باقی اور دوسری زبانون مین تھین جن کی نسبت ۱۸۸۹ء مین اس طرح پر تھی۔ زبان پولیسینڈی مین ۷۲۳ کتابین ۱۸۳۶۰۸۸ جلدین۔ یہودی مین ۴۷۴ کتابین ۱۱۳۲۱۹۲ جلدین۔ جرمنی مین ۳۷۷ کتابین ۷۴۴۳۸۰ جلدین۔ زبان لیتھی (قدیمی پولینڈ والون کی زبان) مین ۲۰۳ کتابین ۷۶۷۵۰ جلدین۔ استھونیا بولی مین ۱۱۵ کتابین ۴۴۱۰ جلدین ۱۸۹۱ء مین سوائے فنلینڈ کے ملکت روس مین ۷۲۷ اخبار جاری تھے۔ روسی زبان مین ۵۷۲۔ پولیسندی مین ۶۸ جرمنی مین ۴۴ استھونیا مین ۱۱ لیٹی مین ۷ فرانسیسی مین ۹۔ آرمینیا کی زبان مین ۵۔ یہودی بولی مین ۲۔ جارجیا کی بولی مین ۳۔ فنلینڈ مین ایک۔ روسی جرمنی پولیسندی مین ۲ روسی جرمنی لیٹی مین ایک۔ روسی تاتاری مین ایک۔ روسی ترکی مین ایک۔ روسی فرانسیسی مین ایک۔

عدالت و جرایم

قانون ۱۸۸۴ء کے بموجب عدالت کے انتظام مین جدید اصلاح ہوئی ہے۔ لیکن ابھی تک اس قانون کا عملدرآمد گورنمنٹ ہائی آونیٹس واوگدا استراخان اوفا اور اریبرگ مین نہین ہوا ہے۔ کچھ کچھ بدل بدلاکر اس کا عملدرآمد ۱۸۸۹ء مین صوبجات بالٹک اور گورنمنٹ آرکھنگلسک مین کیا گیا ہے۔ ان گورنمنٹون مین جسٹیس آف دی پیس (حکام فوجداری) مقرر کیے گئے ہین۔ مگر اور عدالتین اوسی پہلے طریق پر چلی جاتی ہین۔

رپورٹ وزیر عدالت بابت سنہ ۱۸۸۶ء و سنہ ۱۸۸۷ء مطبوعہ اگست سنہ ۱۸۸۹ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے انتظام کے صوبجات روس پولیسنڈ اور کاکیشس میں صرف ۵۹ ہیں جن میں ۱۴۰۰۸۹۶۰ باشندے رہتے تھے اور ۴۶۴ صوبوں میں جسٹس آف دی پیس تھے۔ پولیسنڈ اور کاکیشس میں جوری کی عدالت نہیں جہاں جہاں زمسٹوو ہیں وہاں جسٹس آف دی پیس گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ پولیسنڈ میں مرکز شہروں میں جج آف پیس مقرر ہیں۔ دیہات میں اون کے ہاتھ گیمنا کی عدالتیں ہیں زیتی ہیں۔ جنہیں گیمنا کے باشندوں نے منتخب کیا ہے۔ سائبیریا میں پورانی ہی وضع کی عدالتیں ہیں۔ صوبجات اسٹیپی میں ضلع کے جج ہوتے ہیں۔ اداے عدالتوں کا کام وہاں کے صوبوں کے حکام عدالت انجام دیتے ہیں۔

سنہ ۱۸۹۱ء میں سینیٹ کے دو عدالت ہاے مرافعہ تھیں۔ ۱۰ ہائی کورٹ ۸۵ عدالت ہاے ابتدائی۔ ان کے علاوہ ۱۲۸۰ جج تحقیقاتوں کے واسطے اور ۱۳۴۵ نوٹیری (مصدق معاہدات وغیرہ) ۲۱۲۶ اصلی اور ۳۶۵۲ امتیازی جسٹس آف پیس تھے جہاں ابھی اصلاح نہیں ہوئی اون عدالتوں میں ۶۰۴ جج ۱۲۹ سرکاری وکیل اور ۱۵۶ جج ہائے تحقیقات کا کام کرتے تھے۔

سرکاری رپورٹوں کے بموجب عدالت ہائے فوجداری کی حالت حسب ذیل تھی نالشات وغیرہ کی تعداد جو دی گئی ہے وہ پوری پوری نہیں ہے۔ عدالت ہاے جسٹس آف پیس کے روبرو ۷۱۵۸۷۰ مقدمات میں جرم ثابت ہوا۔ گیمنا عدالتوں

کے روبرو ۲۰۷۰۹ مقدمات فوجداری طے ہوئے۔ عدالت ہای ابتدائی مین ۷۰۷۳ مقدمات رجوع ہوئے۔ ہای کورٹ مین ۲۴۱ مقدمات علاوہ ۴۹۴۷ مرافعون کے پیش ہوئے۔ اور سینٹ کے سامنے ۱۰۷۹۶ مقدمات فوجداری پیش کئے گئے۔

ایک اور نئے قانون مورخہ ۲۱ جون ۱۸۸۹ء کی رو سے کچھ کچھ جوری کی خدمات محدود کئے گئے ہین۔ خصوصاً اون جرایم کے بارے مین جو اراسے اپنے انتخابی کامون مین سرزد ہوتے ہین۔

ایک قانون ۶ اپریل ۱۸۹۱ء کے بموجب یہہ جدید مجالتین اوفران ضلع صوبجات کرغزاسٹپی مین مقرر کئے گئے ہین۔ سب سے پچھلی رپوٹ جو ۱۸۹۰ء مین سرکاری منتظمین نے شتہر کی ہے اوسکے بموجب سلطنت روس مین ۷۱ جبلخانے تھے۔ اور قیدیونکی تعداد جدول ذیل تھی

	مرد	عورت
زیر تحقیقات	۲۱۹۲۰	۱۶۲۷
سزایاب قید	۵۴۱۹۷	۵۵۰۸
سزایاب جلا وطنی	۱۵۱۵۰	۹۰۳
جو سائبیریا کو جلا وطن ہونے والے تھے	۶۱۰۶۹	۵۸۶
جو بموجب حکم منتظمین رکھ لئے گئے	۸۲۳	۱۹
میزان	۹۸۲۵۹	۸۶۰۳
جنھونے اپنے والدین یا شوہروں کے ساتھہ جلا وطنی اختیار کی	۱۰۸۱	۱۰۵۰

ان مین سے قریب ۱۲۰۰ کے دیوانے تھے ۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین ۶۰۱۱۴۱ فیصدی جیلخانون مین داخل ہوے ۔ اور ۶۸۲۴۵۷ باہر گئے ۔ اس مین قیدیون کی وہ آمد و رفت بھی داخل ہوئی جو ایک جیلخانے سے دوسرے جیلخانے مین ہوئی ۔ اور اسی سبب سے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو جیلخانون کی مردم شماری ۸۴۸۱۷ تھی جن مین سے ۸۰۰۷۰ مرد اور ۴۱۷۰۱ عورتین تھین ۔ اور اون کی تفصیل اس طرح ہے ۔ روس کے حوالاتی ۵۶۵۳ ، اور پولینڈ کے حوالاتی ۸۷۳ ۔ قیدیان باشقت ۷۷۷۹ ۔ تادیب گاہون مین ۱۰۹۵۳ دیپورٹین ۵۰۱۱ ۔ زیادہ سے زیادہ قیدیون کی جو سال بھر مین کسی روز تعداد ہوئی وہ ۱۴۵۳۳۳ تھی ۔ سائبیریا کو جو جلاوطن کئے گئے اون مین سے ۲۰۱۰۶ قیدی قیدخانہ ٹیومن مین پہونچے جہان سے وہ سائبیریا مین اپنے اپنے مقامات پر بھیجدے جایا کرتے ہین ۔ سنہ ۱۸۸۸ء مین ۱۶۰۷۷ قیدی ٹیومن مین پہونچے تھے جن مین ۲۰۰۰ قیدی باشقت تھے ۔ باقیون مین سے ۔ بھگوڑے ۱۹۱۳ ۔ سزایاب جلاوطنی بحکم عدالت ۳۱۱۹ سزایاب جلاوطنی بحکم دیگر حکام ۳۲۰۵ ۔ جلاوطنان پولیٹکل جرایم ۶۳۶ ۔ جورو بچے قیدیونکے جو انکے ساتھہ گئے ۵۱۸۴ ۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین قیدی وغیرہ جو جزیرہ سکھالین کو جہازون پر بھیجے گئے اون کی تعداد ۱۱۴۰ تھے جن مین ۸۹ عورتین تھین ۔ ان کے ہمراہیون مین ۴۴ عورتین اور ۸۹ بچے بھی تھے ۔ قیدیان باشقت کا اوسط ۱۴۳۶۳ تھا علاوہ بریں ۴۳۶ بچے ۱۶ تادیب گاہون مین قید تھے ۔ جزیرہ سکھالین مین سنہ ۱۸۸۹ء کے اخیر پر ۶۳۶۰ مرد اور ۱۲۷ عورتین قیدیان باشقت مین تھین ۔ اور ۲۸۳۰ مرد

اور ۴۴۳ عورتین خلاص شدہ قیدی تھے۔ ان کے ساتھ ۶۰۰ عورتون سے زیادہ اپنے خاوندون کی رفاقت مین مع اپنے بچون کے بھی بھیجا جائے۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین جزیرہ سکھالین کے مجرمین اور جلا وطنان کی آبادی مین ۹۳۸۸ مرد اور ۱۲۹۹ عورتین تھین جنکے پاس ۱۵۰۷۵۱۰۵ ... ۵ ایکڑ آراضی زیر کاشت تھی۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین جو قیدیون کا خرچ ہوا اوسکی تعداد روبل ہے جس مین سے کچھ کم ..... ۱ روبل قیدیون کی مزدوری سے پیدا ہوئے۔

فنانس (بابت خزانہ)

۱۔ سرکاری خزانہ کی حالت (اسٹیٹ فنانس)

سالانہ فنانشل بجٹ ہمیشہ ۱۳ جنوری کو مشتہر ہوا کرتا ہے۔ اور سنہ ۱۸۶۶ء سے ہر ایک رقم پر بڑے غور کے بعد صیغۂ کنٹرول سے تمام آمد وخرچ چھپا کرتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۲ء تک تمام آمد وخرچ کی تین مدین ہوا کرتی تھین (۱) معمولی آمد وخرچ (۲) ریسٹ دی آرڈر (ارسالات زرباہی خزانہ جات) (۳) غیر معمولی آمدنی (جیسے قرضۂ تاوان جنگ وغیرہ) اور خرچ (ریلوے فوج تعمیرات) یہہ دوسری مد سنہ ۱۸۸۲ء سے خارج کردی گئی ہے۔

نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ واقعی معمولی آمد وخرچ سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک کاغذی روبل مین کیا ہوا۔ روبل کی طلائی قیمت کا سالانہ اوسط اور نیز اوسکی سرکاری قیمت بھی جو تخمینۂ بجٹ کے واسطے لی گئی ہے اخیر کے دونون خانون مین لکھدی گئی ہے۔ یہہ جالات اوس رپورٹ سے لئے ہین جو صیغۂ کنٹرول نے آنشل میسنجر (جریدۂ سرکاری) مین دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء

مین چھاپی تھی۔

سال	آمدنی	خرچ	اصلی اوسط قیمت کاغذی روپیل کی	سرکاری قیمت کاغذی روپیل کی
۱۸۸۰ء	۱۰۱۶۶۸۳ روپیل	۶۹۴۵۰۵۳۱۳	۲ ۴۴ پنس	۲ ۳۷ پنس
۱۸۸۲ء	۷۰۳۷۱۱۵۰۸	۷۰۱۶۶۱۲۵۶	۲۶ ۲۵	۲۵ ۳۷
۱۸۸۳ء	۰۶۹۸۹۸۰۹۸۳	۷۲۳۶۷۳۲۵۸	۲۳ ۵۲	۲۵ ۳۷
۱۸۸۴ء	۷۰۶۲۶۶۳۴۹	۷۲۷۹۰۲۶۷۵	۲۴ ۰۳	۲۵ ۳۷
۱۸۸۵ء	۷۶۴۴۷۷۵۱۵	۸۰۶۶۱۴۳۴۶	۲۴ ۱۳	۲۵ ۳۷
۱۸۸۶ء	۷۷۰۵۴۶۰۲۰	۸۳۲۳۹۱۸۵۱	۲۳ ۱۸	۲۵ ۳۷
۱۸۸۷ء	۸۲۹۶۶۱۴۲۳	۸۳۸۸۴۹۸۶۰	۲۱ ۳۰	۲۲ ۷۸
۱۸۸۸ء	۸۹۸۵۳۱۹۲۵	۸۴۰۴۱۹۴۹۴	۲۲ ۴۳	۲۱ ۳۱
۱۸۸۹ء	۹۲۷۰۳۵۴۳۹	۸۵۷۸۸۱۱۲۶	۲۴ ۷۴	۲۲ ۴۸
۱۸۹۰ء	۹۴۳۶۰۵۷۷۰	۸۷۷۷۷۹۵۵۰	۲۷ ۰۹	۲۲ ۴۸
۱۸۹۱ء	۸۹۱۵۹۴۳۲۱	۷۵۳۴۸۸۳۱		۲۳ ۴۳

۱۸۹۲ء مین کنٹرولر نے جو یادداشت کونسل آف اسٹیٹ کے روبرو پیش کی تھی اوسکے بموجب معمولہ آمد وخرچ پچھلے پانچ سال کا جسکو سرکاری کنٹرولر نے نظر ثانی کر لیا تھا حسب تفصیل ذیل ہے۔

اصلی معمولی آمدنی

ذرائع آمدنی	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
۱۔ محاصل					
الف براہ راست	روبل	روبل	روبل	روبل	روبل
اراضی و جنگلات	۴۱۱۰۲۰۰۰	۴۰۴۷۸۰۰۰	۴۲۶۱۰۰۰۰	۴۲۹۵۸۰۰۰	۴۰۷۹۸۰۰۰
اجارہ ہائی تجارت	۲۸۹۶۲۰۰۰	۳۱۷۸۳۰۰۰	۳۲۸۵۶۰۵۰	۸۴۳۹۰۰۰	۳۴۰۷۲۰۰۰
مع بابہ پر پانچ فیصدی	۱۱۷۷۰۰۰	۱۱۶۰۸۰۰۰	۱۲۰۱۲۰۰۰	۱۱۹۱۶۰۰۰	۱۲۱۵۱۰۰۰
ب جو براہ راست نہیں ہیں					
اسپرٹ (شراب)	۲۵۷۲۲۴۰۰۰	۲۶۵۱۲۵۰۰۰	۲۰۴۹۲۰۰۰۰	۲۶۸۳۸۱۰۰۰	۲۴۷۴۴۲۰۰۰
تمباکو	۲۴۰۹۳	۲۸۱۲۷۰۰۰	۲۸۱۷۸۰۰۰	۲۲۷۶۶۸۰۰۰	۲۸۵۶۸۰۰۰
شکر	۲۳۱۶۲۰۰۰	۱۷۰۷۳۰۰۰	۱۷۹۵۹۰۰۰	۲۱۶۲۹۰۰۰	۲۰۸۵۷۰۰۰
دیگر محاصل اجارہ داری					
روغن نفط (مٹی کا تیل) اور دیا سلائی	—	۹۳۲۰۰۰۰	۱۳۷۷۷۰۰۰	۱۵۲۸۸۰۰۰	۱۴۸۶۵۰۰۰
محاصل درآمد و برآمد	۱۰۷۴۲۵۰۰۰	۱۴۱۳۱۰۰۰۰	۱۳۸۰۵۱۰۰۰	۱۴۱۹۳۹۰۰۰	۱۲۸۴۳۸۰۰۰
اسٹامپ	۱۸۲۴۲۰۰۰	۲۰۱۱۸۰۰۰	۲۰۶۱۳۰۰۰	۲۱۲۳۱۰۰۰	۲۱۵۷۷۰۰۰
محاصل تبدل	۱۳۹۳۵۰۰۰	۱۵۲۱۷۰۰۰	۱۵۹۸۵۰۰۰	۱۵۹۹۰۰۰۰	۱۶۴۲۴۰۰۰
راہداری و ریلوی	۲۰۶۶۶۰۰۰	۳۱۴۶۵۰۰۰	۲۲۳۶۶۰۰۰	۲۳۸۸۲۰۰۰	۲۵۰۹۴۰۰۰
محصولات وغیرہ					

تکملہ

ذرایع آمدنی	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
۲ سرکاری اجاری	روبل	روبل	روبل	روبل	روبل
معدن	۲۱۱۰۰۰	۲۵۵۰۰۰۰	۲۷۹۶۰۰۰	۳۱۳۵۰۰۰	۲۹۴۰۰۰۰
ضرب سکہ	۳۵۰۰۰۰۰	۱۶۴۰۰۰	۳۹۴۰۰۰	۸۰۲۰۰۰	۲۲۵۰۰۰
ڈاک خانہ جات	۱۷۲۸۵۰۰۰	۱۸۳۵۹۰۰۰	۱۹۲۴۹۰۰۰	۱۹۷۹۴۰۰۰	۲۰۷۷۵۰۰۰
تار برقی	۹۶۵۱۰۰۰	۱۰۵۰۷۰۰۰	۱۰۲۹۶۰۰۰	۱۰۴۹۷۰۰۰	۱۳۳۱۱۰۰۰
۳ جاگیرات سرکاری					
جاگیرات کانگان	۸۹۴۴۰۰۰	۹۴۸۲۰۰۰	۱۰۲۹۰۰۰۰	۱۰۱۹۴۰۰۰	۱۰۴۸۷۰۰۰
اوسکی فروخت	۶۳۰۰۰۰	۶۹۱۰۰۰	۹۸۰۰۰۰	۹۱۰۰۰۰	۸۹۷۰۰۰
شاہی جنگلات	۱۳۵۸۷۰۰۰	۱۵۴۰۲۰۰۰	۱۷۱۳۰۰۰۰	۱۶۷۳۴۰۰۰	۱۶۲۱۹۰۰۰
شاہی معادن	۶۵۸۷۰۰۰	۷۲۶۷۰۰۰	۷۲۰۰۰۰۰	۸۱۹۸۰۰۰	۶۵۰۰۰۰۰
سرکاری ریلوی	۳۸۳۴۰۰۰۰	۴۲۳۳۰۰۰۰	۳۳۴۲۵۰۰۰	۴۹۳۱۸۰۰۰	۶۰۶۷۰۰۰۰
۴ معاوضہ از اراضی					
غلامان آزاد	۴۳۲۸۵۰۰۰	۴۳۰۵۲۰۰۰	۴۲۳۱۵۰۰۰	۳۰۹۶۷۰۰۰	۳۴۸۵۱۰۰۰
دہاقین شاہی	۴۵۶۷۲۰۰۰	۴۹۲۱۸۰۰۰	۴۹۳۳۲۰۰۰	۴۷۲۶۵۰۰۰	۳۴۱۹۸۰۰۰
۵ متفرقات					

تکلہ

ذرائع آمدنی	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
قرضہ ریلوی	۳۷۴۲۸۰۰۰	۵۴۵۵۷۰۰۰	۴۹۵۵۰۰۰۰	۳۶۷۴۷۰۰۰	۳۷۹۹۷۰۰۰
کاروبار جنگیک	۱۶۶۱۲۰۰۰	۸۷۷۴۰۰۰	۱۱۳۹۱۰۰۰	۱۶۲۳۱۰۰۰	۱۱۲۵۸۰۰۰
قرضہ شاہی	۲۱۷۵۴۰۰۰	۲۰۷۵۸۰۰۰	۱۹۰۹۶۰۰۰	۱۷۱۱۷۰۰۰	۱۷۰۵۹۰۰۰
امداد میونسپلٹیاں	۱۴۴۸۳۰۰۰	۱۱۵۱۰۰۰۰	۱۲۰۴۶۰۰۰	۱۶۰۵۱۰۰۰	۱۷۳۵۳۰۰۰
متفرق	۲۲۲۸۶۰۰۰	۱۹۴۶۷۰۰۰	۱۷۰۲۸۰۰۰	۱۸۶۶۳۰۰۰	۱۵۳۹۶۰۰۰
۶ ریسٹ ڈی آرڈر	۳۷۷۵۰۰۰	۲۱۷۰۰۰۰	۲۹۲۱۰۰۰	۳۷۴۱۰۰۰	۴۷۰۵۰۰۰
میزان آمدنی عمولی	۸۲۹۶۶۱۰۰۰	۸۹۸۵۳۲۰۰۰	۹۲۷۰۳۵۰۰۰	۹۴۳۶۸۶۰۰۰	۸۹۱۵۹۴۰۰۰

اصلی معمولی خرچ

ذرائع اخراجات	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
	روبل	روبل	روبل	روبل	روبل
قرضہ سرکاری	۲۸۰۹۰۸۰۰۰	۲۷۹۴۳۰۰۰۰	۲۷۰۶۹۳۰۰۰	۲۶۲۶۸۴۰۰۰	۲۴۸۰۲۰۰۰۰
بڑے بڑے سرکاری محکمے	۲۰۹۸۰۰۰۰	۲۱۴۶۰۰۰۰	۲۰۶۵۰۰۰۰	۲۲۰۸۰۰۰۰	۲۶۴۸۰۰۰۰
ہولی سنڈ	۱۰۹۹۰۰۰۰	۱۱۰۱۷۰۰۰	۱۱۱۸۶۰۰۰	۱۲۰۹۸۰۰۰۰	۱۳۴۰۰۰۰۰
وزارت					
خاندان شاہی	۱۰۵۶۰۰۰۰	۱۰۵۶۰۰۰۰	۱۰۵۶۰۰۰۰	۱۰۵۶۰۰۰۰	۱۰۵۶۰۰۰۰

تکملہ

ذرایع آمدنی	سنہ ۱۸۸۷ء	سنہ ۱۸۸۸ء	سنہ ۱۸۸۹ء	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
	روبل	روبل	روبل	روبل	روبل
معاملتا غیر ملکی	۴۷۳۶۰۰۰	۴۷۰۵۰۰۰	۴۵۹۱۰۰۰	۴۰۱۱۰۰۰	۴۷۸۴۰۰۰
جنگ	۲۱۰۹۵۳۰۰۰	۲۱۲۰۹۶۰۰۰	۲۲۵۶۸۹۰۰۰	۲۲۸۱۱۰۰۰۰	۲۲۶۱۰۷۰۰۰
جہازرانی	۳۹۹۵۹۰۰۰	۴۰۹۱۵۰۰۰	۴۰۷۸۴۰۰۰	۴۰۶۹۳۰۰۰	۴۵۹۱۵۰۰۰
فنانس	۱۰۹۴۵۹۰۰۰	۱۰۷۶۳۷۰۰۰	۱۰۷۶۶۲۰۰۰	۱۰۹۲۱۴۰۰۰	۱۱۳۴۲۰۰۰
جاگیرات سرکاری	۲۲۳۵۵۰۰۰	۲۲۱۳۱۰۰۰	۲۴۴۳۵۰۰	۲۲۴۴۹۰۰۰	۲۴۵۳۲۰۰۰
اندرونی	۷۲۵۰۹۰۰۰	۷۰۲۷۱۰۰۰۰	۷۵۶۶۶۰۰۰	۷۶۳۵۲۰۰۰	۸۰۲۰۳۰۰۰
تعلیمات	۲۰۶۸۴۰۰۰	۲۱۳۷۸۰۰۰	۲۱۹۵۴۰۰۰	۲۲۶۳۹۰۰۰	۲۲۷۶۶۰۰۰
راستہ اور ذرایع میل جول	۲۵۸۳۴۰۰۰	۲۹۹۳۱۰۰۰	۳۶۰۴۹۰۰۰	۵۶۲۹۰۰۰	۵۶۱۴۸۰۰۰
عدالت	۲۰۴۴۳۰۰۰	۲۱۲۳۷۰۰۰	۲۱۶۲۱۰۰۰	۲۲۸۶۱۰۰۰	۲۳۸۷۴۰۰۰
سرکاری کنٹرول	۳۱۸۶۰۰۰	۳۳۲۸۰۰۰	۳۵۰۱۰۰۰	۳۸۷۳۰۰۰	۴۲۲۰۰۰۰
سرکاری ساہوکاری	۱۰۹۷۰۰۰	۱۰۹۶۰۰۰	۱۱۲۳۰۰۰	۱۱۳۰۰۰	۱۲۴۸۰۰۰
نیزان	۸۳۵۸۵۰۰۰	۸۴۰۴۲۰۰۰	۸۵۷۸۸۱۰۰۰	۸۷۷۷۸۰۰۰۰	۸۷۵۳۴۹۰۰۰
معاوضہ	۵۴۴۰۲۰۰۰	۴۱۱۶۱۰۰۰	۴۰۳۳۴۰۰۰	۴۰۲۴۳۰۰۰	۴۰۴۱۰۰۰۰

معمولی اور غیر معمولی آمد و خرچ سنہ ۱۸۹۱ء مین حسب ذیل تھا۔

	تخمینہ	اصلی آمد و خرچ
	روبل	روبل
معمولی آمدنی و رسیدات ارسالات	۹۰۰۷۵۰۷۰	۸۹۱۵۹۴۳۲۱
معمولی خرچ و خرچ ارسالی	۸۹۵۳۰۳۹۵	۸۳۷۹۱۱۰۲۱
فرق	+ ۵۴۲۷۱۷۵	۵۳۶۸۳۳۰۰
غیر معمولی آمدنی	۱۳۷۵۰۱۳۹	۳۷۲۰۰۸۸۹
غیر معمولی خرچ	۶۳۴۰۱۳۵۰۰	۲۱۹۲۰۵۴۵۸
بقایا	- ۴۹۶۶۳۳۶۱	- ۴۸۲۰۰۴۵۶۹
میزان کل بقایا	- ۴۴۲۳۶۱۸۶	- ۱۲۸۳۲۱۲۶۹

بقایا سے آمد و خرچ پنجسالہ گذشتہ سکہ طلا وغیرہ اور نیز زر کاغذی مین کنٹرولر کی رپورٹ مذکورہ کے بموجب حسب ذیل ہے

+ اس علامت سے آمدنی کی زیادتی خرچ پر اور - اس سے خرچ کی زیادتی آمدنی پر سمجھنا چاہیے۔

سال	سکہ نقرہ و طلا	زر کاغذ سے
بقایا سے آمد و خرچ معمولے	روبل	روبل
سنہ ۱۸۸۷ء	- ۲۹۷۸۹۴	+ ۱۳۳۰۱۸۷۲
سنہ ۱۸۸۸ء	+ ۶۸۵۹۶۶۸	+ ۵۴۲۹۴۱۴۵

سال	سکہ نقرہ وطلا	زر کاغذی
	روبل	روبل
سنہ ۱۸۸۹ء	+ ۱۷۹۹ ۳۶۸۵	+ ۶۵۳۱۰۴۶۱
سنہ ۱۸۹۰ء	+ ۲۹۷۳۸۳۳۷	+ ۳۸۹۹۴۲۲۹
سنہ ۱۸۹۱ء	+ ۳۲۰۱۵۳۰۸	+ ۲۴۶۳۱۰۳
بقایائے پنجسالہ	+ ۸۶۳۰۹۱۹۴	+ ۱۷۴۳۶۳۸۵۰۰
بقایائے آمد و خرچ غیر معمولے		
سنہ ۱۸۸۷ء	+ ۱۴۰۹۶۲۹	+ ۴۶۳۹۷۷۷۱
سنہ ۱۸۸۸ء	+ ۳۱۰۹۷۱	− ۳۳۵۵۵۴۶۹
سنہ ۱۸۸۹ء	+ ۲۶۷۱۷۵۵	− ۸۵۱۸۹۱۳۰
سنہ ۱۸۹۰ء	+ ۱۸۰۴۴۷۹۲	+ ۴۷۳۲۹۴۹
سنہ ۱۸۹۱ء	− ۵۵۸۸۱۶۴۸	− ۹۲۵۹۳۹۰۴
بقایائے پنج سالہ	− ۴۵۴۹۴۰۸۴	− ۱۶۰۲۰۶۷۸۳
بقایائے کل	+ ۴۰۸۱۵۱۱۰	+ ۱۴۱۵۶۰۷۷

سنہ ۱۸۹۱ء مین معمولی آمدنی کے تخمینہ سے جو آمدنی کم ہوئی اوسکی وجہ یہہ تھی کہ اوسسال فصل اچھی نہین ہوئی تھی - غلامان آزاد کی ادائی مین ۷۴۱۹۲۵۵ روبل کے اور دہاتین سنکاری بلا محصول کے مقابلے مین ۱۹۲۳۴۵۰۸ روبل کی کمی ہوئی

محصول آراضی مین ۲۱۸۵۹۶۵ روبل کی اور آبکاری مین ۱۲۰۳۸۸۱۵ روبل کی کمی ہوئی - یہہ کل کمی اوس اضافہ سے پوری نہ ہوئی جو محصول درآمد و برآمد مین ۱۷۷۹۳۰۸۲ روبل اور سرکاری ریلون مین ۵۸۱۲۱۲۶ روبل اور اور چھوٹی چھوٹی رقمون مین ہوا اوس سال کے قحط سالی مین سرکار کو صرف محتاجون کی امداد مین غیر معمولے طور پر ۱۶۲۰۰۰۰۰۰ روبل خرچ کرنا پڑے -

سنہ ۱۸۹۲ء اور سنہ ۱۸۹۳ء کے بجٹ کی تفصیلات حسب ذیل ہین -

آمدنی

ذرایع آمدنی	بسنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
۱- آمدنی معمولی .	روبل	روبل
محاصل براہ راست		
محاصل زمینی اور شخصی	۴۴۳۶۴۱۸۲	۴۴۷۰۳۲۴۹
اجارہ ہائے تجارت	۳۳۵۷۸۹۹	۳۷۷۳۲۴۳۱
سرمایہ پر	۱۱۹۴۴۰۰۰	۱۰۲۵۱۶۰۰۰
میزان محاصل براہ راست	۵۹۹۲۶۴۸۱	۹۴۹۵۰۶۸۰
محاصل جو براہ راست نہین ہین -		
محاصل مسکرات	۲۴۲۵۷۰۹۸۱	۲۵۷۳۹۳۷۲۱

تکملہ

ذرایع آمدنی	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
	روبل	روبل
تماکو	۲۷۷۴۱۱۰۲	۳۰۰۴۳۱۰۳
شکر	۲۱۱۷۴۰۰۰	۲۸۶۵۵۰۰۰
روغن نفط (مٹی کا تیل)	۱۰۰۲۶۸۰۰۰	۱۶۰۴۱۰۰۰
دیا سلائی	۴۷۳۰۰۰۰	۷۵۱۸۰۰۰
محاصل درآمد و برآمد	۱۱۰۹۰۰۰۰	۱۳۴۹۷۰۰۰
اسٹامپ	۵۹۹۶۹۳۴۱	۶۱۲۷۹۴۵۰
میزان محاصل جو براہ راست تعین	۴۷۶۱۰۲۲۴	۵۳۵۹۰۰۷۷۳
ضرب سکہ معدنیات ڈاک خانہ و تار برقی	۳۵۷۶۰۷۱۹	۳۸۵۳۷۱۱۴
جاگیرات سرکاری	۱۳۹۵۴۵۲۷۹	۱۳۵۴۹۴۸۹۷
فروخت جاگیرات سرکاری	۸۶۷۱۶۶	۸۲۷۷۲۰
معاوضہ آرامنی سرکاری دہاقین سے	۴۰۱۴۲۹۱۶	۴۱۲۴۴۶۶۲
" غلامان آزاد نسے	۳۳۸۵۷۰۸۴	۳۵۷۵۵۳۳۸
آمدنی قرضۂ ریلوے وغیرہ	۶۴۲۵۸۶۱۰	۷۲۰۹۷۳۹۴

تکملہ

ذرایع آمدنی	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
	روبل	روبل
متفرقات	۶۰۸۳۸۴۶	۶۴۱۳۵۶۵
میزان آمدنی معمولی	۸۸۶۵۰۴۳۲۵	۹۶۱۲۲۲۱۴۳
۲ غیر معمولی آمدنی		
خرچہ جنگ	۳۳۳۷۱۳۹۰	۳۵۳۶۳۳۵
امانت دوامی بینک آف رشیا مین	۷۱۲۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰
سرمایۂ خاص پر منفعت خزانہ	۴۴۱۴۲۷	۵۹۳۷۵۷۴
میزان آمدنی غیر معمولی	۴۴۹۰۳۶۶	۱۰۶۷۰۹۰۹
آمدنی برای اخراجات غیر معمولی	۸۳۷۵۴۴۲۶	۶۸۹۶۳۳۳۳
آمدنی کل	۹۶۵۳۰۳۰۶۶	۱۰۲۰۴۵۸۳۸۵

غیر معمولی خرچ کچھ کچھ تو اوس روپے سے کیے جاتے ہین جو خزانے سے مل سکتا ہے اور کچھ کچھ اوس قرضے سے جسکے وصول ہونے کی امید ہوتی ہے آمدنی مین جو اضافہ کا تخمینہ کیا گیا ہے وہ اولاً تو اس سبب سے ہے کہ روبل طلائی کی قیمت بجائے ایک روبل ۶۰ کوپک کے ایک روبل ۷۰ کوپک لگائی گئی ہے ثانیاً شہرون کے مکانات پر اور تجارتی اور حرفتی لوگون پر محصول زیادہ کیا گیا ہے تیسرے محاصل اسپرٹ بیر تنباکو مٹی کے تیل دیا سلائی اور تمباکو کے

محصول مین اضافہ ہوا ہے چوتھے دوریلوی جو سرکار نے سنہ ۱۸۹۲ء مین خریدی ہین اون کی آمدنی بھی اوس مین شامل ہے۔ نمک پر پھر محصول مقرر کرنے کے لئے اسٹیٹ کونسل مین بحث پیش ہو رہی ہے۔

خرچ

خرچ	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
۱۔ اخراجات معمولی	روپل	روپل
۱ قرضۂ سرکاری		
(الف) سود اصل قرضہ سرکاری . . .	۱۹۰۵۴۰۴۲۱	۱۹۵۱۰۲۰۱۰
(ب) 〃 قرضہ ریلوی	۶۲۹۶۸۸۸۴	۶۹۲۲۳۶۳۷
۲ بڑے بڑے محکمہ جات سرکاری . . .	۲۱۰۶۴۱۱	۲۱۱۵۱۶۵
۳ ہولی سنڈ	۱۱۴۷۹۴۵۹	۱۱۸۸۷۰۰۴
۴ وزیر خاندان شاہی	۱۰۵۶۰۰۰۰	۱۰۵۶۰۰۰۰
۵ 〃 معاملات بیرونی	۴۸۱۲۴۱۲	۵۲۸۹۱۹۰۹
۶ 〃 جنگ	۲۲۹۹۰۷۱۳۲	۲۳۲۹۳۷۰۳۰
۷ 〃 بڑے جہازات	۴۸۸۸۲۳۳	۴۹۹۲۸۰۴
۸ 〃 پنشنس	۱۱۳۳۲۳۶۸۷	۱۲۲۵۷۲۵۷۹
۹ 〃 جاگیرات شاہی	۲۸۵۲۸۸۷۵	۲۸۸۸۸۳۰۵

تکملہ		
خرچ	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
	روبل	روبل
۱۰ وزیر اندرونی	۸۰۹۱۳۳۳۸	۸۲۳۵۲۶۵۹
۱۱ " سررشتۂ تعلیم	۲۱۸۶۹۲۶۴	۲۲۴۱۴۳۴
۱۲ " شرک و ذرایع آمد و رفت	۶۳۶۵۳۰۵۱۰	۷۰۸۰۰۸۱۴
۱۳ " عدالت	۲۴۵۷۴۱۹۲	۲۵۳۱۰۸۳۰
۱۴ کنٹرولر سرکاری	۴۲۸۴۱۶۲	۴۴۶۶۰۴۳
۱۵ صدر محکمۂ اسپان	۱۲۶۸۶۹۵	۱۳۱۰۱۶۳
۱۶ اخراجات غیر متوقع	۱۸۰۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰۰
میزان اخراجات معمولی	۹۱۱۶۶۸۰۲۲	۹۴۷۶۹۰۳۸۵
۲۔ اخراجات غیر معمولی		
۱۔ ریلوے و بندرگاہ	۳۴۴۵۰۰۰	۶۲۱۶۱۰۰۰
۲ اصلاح فوج	۲۰۱۴۰۰۰۰	[illegible]
۳ مخزن خاص برائے سامان خوراک	—	[illegible]
میزان اخراجات غیر معمولی	۵۳۶۳۵۰۰۰	۹۴۷۶۸۰۰۰
[illegible]		

خرچ معمولی سوائے خرچ تعمیرات عامہ کے ۱۸۷۷ء سے ۱۸۹۲ء تک برابر زیادہ ہوتے ہوتے ۵۸۷۰۰۰۰۰ روبل سے ۹۹۶۵۰۰۰۰۰ روبل تک بڑھ گیا ہے اور اسی زمانہ مین قرضۂ سرکار سے بھی ۱۱۴۰۰۰۰۰۰ روبل سے ۲۵۳۰۰۰۰۰۰ روبل ہوگیا ہے۔ روس کا سرکار سے قرضہ وہ ہے جو وقتاً فوقتاً ۱۷۹۸ء سے ۱۸۹۱ء تک لیا گیا ہے (جس مین سے بہت سے کی صورت تبدیل ہوگئی ہے) اور پولیشن اوبلیگیشن (پولینڈ کا قرضہ) ۔ اور ۱۸۳۲-۱۸۴۲ کے اسناد ادائے قرضہ اور تمسکات قرضۂ ریلوی سرکاری وپیپر کرنسی (نوٹ یا کاغذات زر) بھی اوس مین داخل ہین ۔ یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو اِس قرضے کی تعداد تھی ۲۴۸۹۷۰۰ پونڈ ۔ ۵۴۳۷۸۷۰۰۰ فرینگ ۔ ۱۱۵۵۳۰۹۶۵۰۰ روبل طلائی ۔ اور ۳۰۲۲۱۳۱۷۶ روبل کاغذی ۔ سنہ ۱۸۸۹-۹۰ کے معاملات کنٹرولر کی رپورٹ مین اس طرح مذکور ہین ۔

	طلائی	نقرہ	کاغذی
قرضہ متبدلہ			
۵½ فیصدے	-	-	۶۵۱۷۴۹۰۰
۵ -	۶۵۴۳۷۷۲۸۵	۳۸۲۸۱۰۰۰	۳۶۴۵۹۹۰۰
۴½ فیصدی	۳۸۹۲۰۰۰۰	-	-
میزان	۶۴۶۳۷۶۳۲۳	۳۸۲۸۱۰۰۰	۴۲۹۷۷۴۸۰۰
قرضۂ جدید ۴ فیصدے	۸۶۵۹۳۹۰۰۰	-	۱۶۶۶۸۵۳۳۳۷
			۴۵۴۰۰۰۰۰۰
			۱۸۳۹۵۰۲۴۰۰
زر وصول شدہ وغیرہ	۷۶۹۱۷۱۰۹۸	-	حساب ابھی
خرچہ تبدیل	۱۶۵۱۴۳۰۲	-	تیار نہین ہوا

علاوہ اسکے قرضہ تعدادی ۱۵۰۶۹۱۹۷۴ کاغذی روبل سنہ ۱۸۹۹-۹۰ء مین خزانے سے ادا کیا گیا۔

وزیر فنانس نے قرضۂ سلطنت کی رپورٹ جس مین معاوضۂ آراضی بھی شامل ہے اور جو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء اور یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو تہا نشتر کی ہے جو آفشل میسنجر ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء مین چھپی ہے۔ اوس رپورٹ کے بموجب قرضے کی تعداد کاغذی روبل مین حسب تفصیل ذیل ہے۔ یہان ایک پونڈ ۶ دوبل ۴۰ کو پک طلائی کی برابر لیا گیا ہے اور روبل طلائی ایک روبل ۶۰ کوپک کاغذی کے اور نقرہ روبل ایک روبل ۱۲ کوپک کاغذی کے برابر ہے۔

	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء	جو سنہ ۱۸۹۱ء مین ادا ہوا	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء
قرضہ سرکاری جسمین پیر کنسی (روپیہ کاغذ آزر)	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل
تعدادی ۳۳۸۱۴۸۰۵۸۶ روبل کے شامل ہین	۳۳۸۱۴۸۰۵۸۶	۴۲۳۸۲۱۵۰	۳۳۴۴۹۴۱۷۴۴
تمسکات ریلوے	۱۵۳۱۸۴۳۲۰۰	۳۴۰۹۲۴۲۵	۱۵۲۸۴۳۳۹۰۷۴
معاوضہ آراضی	۴۶۱۳۷۶۴۵۰	۷۲۹۰۷۲۳۰۰	۴۶۰۵۶۴۱۰۰
میزان	۵۳۷۴۷۰۰۷۳۶	۵۱۸۷۶۳۷۷۶	۵۳۱۳۹۳۸۷۹۸

جدید قرضہ جو اوسی سال مین لیا گیا حسب ذیل ہے

۱۔ قرضہ سرکاری۔ دو اندرونی ۴ فیصدی کے قرضے ..... ۳۸۴ روبل کے اور امانت دایمی بینک کی ۱۸۴۳۲۰۰ روبل کے

۳- معاوضۂ آراضی ۷۲۱۵۹۹۵۰ بابت تبدیلی ۲۵ فیصدی کے تمسکات کے ۴ فیصدی کے تمسکات سے۔

حسب ذیل روپیہ شاہی خزانے مین موجود تھا۔

	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو
	روپیہ	روپیہ
طلا	۱۶۲۹۹۵۷۹۵	۱۴۶۶۳۲۲۰
نقرہ	۶۰۸۳۱۸۹	۸۱۳۰۴۷
کاغذی روپیہ	۱۹۶۷۱۰۹۹۲	۴۱۶۹۳۴۵۳
میزان روپیہ کاغذی	۴۶۴۳۱۷۴۳۶	۳۴۳۱۶۶۵۲۸۲
تمسکات خزانہ اسٹامپ وغیرہ کاغذ	۳۵۰۱۷۶۶۶	۳۵۷۵۹۱۸۰

اسی تاریخ پر سرکاری قرضہ بایدگرفت حسب ذیل تھا۔

	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو	یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء
	روپیہ کاغذی	روپیہ کاغذی
قرضہ سرکار بایدگرفت بابت ریلوی	۱۰۷۷۰۷۶۱۷۶	۱۱۰۳۷۲۸۸۹۲
قرضہ میونسپلٹی وخزانہ سے لوکل	۱۹۸۲۰۹۰۶۹	۳۰۰۳۸۲۵۷۳
میزان	۱۲۷۵۲۰۵۲۴۵	۱۴۰۴۱۱۴۶۵

گو یہ قرضہ سلطنت کا کل قرضہ بایدگرفت نہین ہے۔ اوسکی کل تعداد سال آیندہ کی

رپورٹ مین درج کی جائے گی - اوس مین سے یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو کسیقدر حسب ذیل تھا

	روبل	
فوج خرچ جو خیلہ سے وصول ہوتا ہے	۱۲۵ ۵۷۶۰	کاغذی
〃 ٹرکی 〃	۱۰۰۹ ۱۸۵۶۹	طلائی
تمسکات ریلوی وغیرہ	۴۲۷ ۱۷۸۲۷۲	طلائی
	۸۰۹۲۳۷۷۸	کاغذی
میزان	۱۰۶۲۷۰۳۸۹	کاغذی

اصل وسود قرضہ سرکاری وریلوی کی ادا کی حالت بجٹ ۱۸۹۳ء کے بموجب حسب ذیل ہے -

قرضۂ سرکاری

	روبل طلائی	روبل کاغذی
الف قرضہ جو سونے چاندی کے سکون مین لیا گیا ہے		
بیرونی سود و اصل		۲۰۲۲۳۷۹۹
اندرونی 〃		۸۲۶۴۳۴۵
تمسکات ریلوی سرکاری سود و اصل		۳۶۸۹۲۱۱
اخراجات بنیک		۱۹۹۱۹
نقصان بوجہ ارزانی قیمت روبل کاغذی		۲۲۰۶۳۹۹۰
میزان الف		۵۴۷۹ ۸۲۶۴

ب ۔ قرضہ جو کاغذ سے روبل مین لیا گیا ہے

	روبل طلائی	روبل کاغذی
بیرونی سود و اصل		۳۹۸۱۹۸۵
اندرونی		۱۳۶۳۲۱۷۷۱
میزان ب		۱۴۰۳۰۳۷۴۶

قرضہ ریلوی (جسے ریلوی ہی ادا کرے گی)

ممکات ریلوی	سود و اصل	۳۵۹۰۰۹۹۹
اخراجات بنیک		۲۹۸۷۹
نقصان بوجہ کمی قیمت کاغذی روبل		۲۵۱۵۱۶۱۴
۴ ½ فیصدی قرضہ مجموعی		۶۹۳۸۷۵۰
میزان قرضہ ریلوی		۶۸۰۲۱۲۴۲
ادائی قرضہ نیابت ممکات سابق جو سابق مین مالکون نے نہین وصول کیا تھا۔		۱۲۰۲۳۹۵
میزان کل		۲۶۴۳۲۵۶۴۷

۲۔ لوکل فنانس (حالت خزانہ صوبجات)

صوبون کی مجالس (زمستوڈ) کی آمدنی جو ۳ کرور ۲۵ لاکھ روبل ۱۸۸۷ء مین تھی ۱۸۹۷ء مین ۴ کرور ۲۹ لاکھ ۱۲۳۳ روبل تک پہونچ گئی تھی جس مین سے ۲۶۹۱۶۱۸۱ روبل محاصل اراضی سے وصول ہوئے (جسکا اصل مین تخمینہ ۳ کرور ۳۸ لاکھ تھا) اور ۵۹۸۲۵۲۵ روبل

دیگر ذرایع سے اور ۷۶۰۵۸۰ فقط تجارتی محصولات سے وصول ہوئے ۵۸۵۳
ایکڑ آراضی ہین سے جس سے محصول وصول ہونا ہے ..... ۲۳۵ ایکڑ کسانون کی
آراضی پر وصول کے اوسط تعداد فی ایکڑ ۳ر۶ کوپک ہے اور ..... ۱۰۳۵ ایکڑ
زمیندارون کی آراضی پر ۳ر۳ کوپک فی ایکڑ لیا جاتا ہے - اسی سال مین زمسٹوو
کے کل اخراجات ۱۳۱۷۷۵ روبل تک پہونچ گئی تھی یعنے ۱ر۶ روبل فی کس آبادی
مذکور پر خرچ تھا اس مین سے ۱۱ فیصدی تو انتظام زمسٹوو پر خرچ پڑا ۲۳ فیصدی
فقط صحت اور شفاخانون کی بابت اور ۱۷ فیصدی تعلیم کے واسطے اور ۷ فیصدی
دیگر ضروریات مین خرچ ہوا -

یورپین روس اور پولینڈ دونون کے قصبات کی آمدنی ۴۹۴۰۸۵۰۴ روبل اور خرچ
۴۹۵۱۷۱۱۱ روبل ۱۸۸۳ء مین تھے - صرف پانچ شہر ایسے ہین کہ جن کی آمدنی دس لاکھ
روبل سے اوپر ہے - ان تمام شہرون کا قرضہ ۱۸۸۲ء مین ۲۶۸۴۲۱۷۷ روبل تھا
محاسب دیہی کے اخراجات کے نقشہ جات روس خامن کے ۴۶ صوبون کے ۱۸۸۱ء
مین مرتب کئے گئے تھے جس کی تعداد ۳ کرور ۲۵ لاکھ روبل تک پہونچ گئی ہے
جو کہ فی کس آبادی مذکور پر ایک روبل ۱۶ کوپک پڑتا ہے -

ڈیفینس (حفاظت مملکت)

۱ - سرحد

روس کی سرحد خشکی اور تری دونون طرف بہت بڑی وسیع ہے - اور اوس کی طرح طرح کی

حفاظت کی گئی ہے۔ مغرب کی جانب پولیسنڈ مین چار قلعون سے استحکام دیا گیا ہے جسکو مربع پولیسند بھی کہا کرتے ہین وہ یہہ ہین۔ لوزوگورگیوسک دریای وسچولا کے دہنے کنارے پر۔ قلعہ وارسا ایوان گوروود دریای وسچولا کے دونون کنارون پر برسیٹ لیٹوسکی دریای یگ پر۔ چونکہ دریاے وسچولا کی جانب اگر عقب سے مشرقی پروشیا مین ہوکر حملہ کیا جائے تو غیر محفوظ تھے اسلئے نئے قلعہ جات ان قلعون کے عقب مین بنتے جاتے ہین۔ مغربی پولیسنڈ بھی وسچولا کی جانب بالکل غیر محفوظ تھے اسلئے وہان بھی قریب کیلٹ ساکے اب دامن کوہ لسا گورا مین جنوب مغرب پولیسنڈ مین جدید قلعہ جات بن رہے ہین۔ اسکے سوا اور بھی بہت سے مقامات ہین۔ دریاے وسچولا اور یگ پر قلعے ہین مگر اکثر بے مرمت پڑے ہین۔ پولیسنڈ اور دریاے درنا کے درمیان ولنا کا قلعہ ہے اور اور بھی قلعہ دریاے نیمان پر تعمیر ہو رہے ہین۔ دریاے ڈونا کے ادسکے دہانے کے قریب مقامات ریگا وڈونابرگ وویٹی لسک پر حفاظت کی گئی ہے۔ غربی سرحد پر پولیسنڈ کی جنوب مین بہت سے پرانے قلعے ہین جنکی حال مین مرمت ہوئی ہے۔ دریای نسٹر کی بائین جانب مین بمقام بندری اور اکرمان قلعہ بندی ہوگئی ہے۔ اس خط کے پیچھے بوبروٹسک اور کیف ہین۔ اور دریاے نیپر اور یگ کے آغاز مین کنبرن اور اوچاکو مین قلعہ بنے ہین اور بحیرۂ بالٹک کے ان مقامون پر قلعہ بنے ہوے ہین۔ ریگا۔ ڈونامنڈ ریول۔ نروا۔ کرانسٹیٹ۔ ویبرگ۔ فریڈرک شام۔ جزیرہ اوچٹین شام۔

جزایر سوینبارک ۔ ہنگیڈ ۔ ایو ۔ و جزایر آلینڈ ۔ ساحل بحر اسود کے اڈولیسہ کے توپ خانہ سے
حفاظت کی گئی ہے اور نکولاف پر بہت سے مضبوط مقامات ہین ۔ جزیرہ نما ے کریمیا کے
شہر سیباسٹوپول مین پھر قلعہ بندی ہوئی ہے اور خاکیاے پریکوپ پر بہت سے
حفاظتی مقامات تیار کیے گئے ہین ۔ اور مقامات کرچ سینے گالی کافا ازف ڈگنڈرگ
پر چھوٹے چھوٹے قلعہ اور گڈھ جا بجا بنے ہوئے ہین ۔ اور ساحل کاکیشس پر جگہ جگہ
گڈھین دکھائی دیتی ہین ۔ جن مین سے سب سے بڑی جگہ دریاے رہین کے
کنارے پوٹی مین ہے ۔ اب باطوم مین بھی بڑا اسلحہ خانہ اور اچھا قلعہ ہے ۔ کاکیشس مین
خود بے شمار قلعہ ہر قسم کے بنے ہوئے موجود ہین ۔ یکاٹرینڈور دریاے کوبن پر ہے
اوگن کریمس کایا اور یاکن اس دریا کی بائین جانب کے معادن دریا ے رہین کے
کنارے پر در بند بحیرہ کاسپین (خضر) پر گنب ولیشلگر داغستان مین تفلس
اکلٹسک الگرینڈروپول اریوان اور مفتوحات جدید قرس وارداہن و باطوم مین
سب جگہ قلعہ بنے ہوئے ہین ۔ ایشیای روس مین بھی قلعہ ہین ۔ کراس نووسک
اور چکشلر بحیرۂ خضر پر چٹ قزل ارات اسکاباد و حرخس حدود فارس پر
نکس پٹروالگزینڈروسک حدود خیوا پر اور سرحد بخارا پر کٹی کرگن وسمرقند اور
اطوبی وخوجند اور کاشغر کی طرف کراکول وناران وسط ترکستان کے بیچون بیچ
مین بھی بہت سے حصن حصین کزالنسک کراپکی وتاشقند بنا ے گئے ہین ۔ یہ
اخیر کے سب مٹی کے ہین اور اونہین بادشاہون کے مقابلے کے واسطے کافی ہوسکتے ہین

جو اوسکی ایشیائی سرحد کے قریب رہتے ہین ۔ ساحل بحر لیسنگ پر قلعہ نکولاوسک
واقع ہے دریاے آمور پر اور ولادووسٹک ہین ۔ باقی آیندہ

راقم
حسن

مچھلی

ہندوستان کے لوگ مچھلی کی تجارت اور اوسکی ضرورت سے بہت کم واقف ہین دنیا کے بہت سے لوگون کی معاش صرف مچھلی کے شکار اور اوسکی تجارت پر منحصر ہے۔ امریکہ کے سمندر مین سیکڑون جہاز صرف وہیل مچھلی کے شکار کے واسطے ہر سال جاتے ہین۔ ساحل البحر رہنیوالے لاکھون آدمیون کی خورش صرف مچھلی ہی مچھلی ہے۔ دنیا مین جس قدر گائے بکری مرغ وغیرہ کا گوشت کھایا جاتا ہے اسکے قریب قریب مچھلی کی بھی خورش ہے انگریزی اور عربی زبان مین سیکڑون کتابین اور رسالے مچھلی کے بیان مین لکھے گئے ہین۔ خود ارسطو نے اپنے تصنیفات مین مچھلی کا بہت کچھ بیان قلمبند کیا ہے۔ غرضکہ دانشمند قومین اسطرح کی نفع بخش چیزون کی جانب زیادہ تر میلان رکھتی ہین۔

۱۸۸۶ء مین نواب **منیر الملک** مرحوم معین المہام مالگزاری کے ہمراہ جب مین مدراس کی انتظامی حالت دیکھنے کو گیا تھا اوسوقت ہم سب لوگ **مسٹر ٹامس** ریونیو بورڈ کے ممبر کی ملاقات کو بھی گئے۔ صاحب مذکور کے مکان مین ایک بڑا صندوق نما حوض بنا ہوا تھا جس مین انواع و اقسام کی مچھلیان رکھی تھین

ان مچھلیون کے رکھنے سے غرض یہہ تھی کہ ان کے روزانہ حرکات وسکنات اور انکی بچہ کشی کے طریقے کا چشم دید تجربہ حاصل کرین۔

صاحب موصوف نے بیان کیا کہ اون کو تین سال پہلے گورنمنٹ سے سیلون کو مچھلیون کی کیفیت دریافت کرنے اور اوس کی رپورٹ گورنمنٹ مین پیش کرنے کے واسطے جانے کا حکم ملا تھا۔ چنانچہ صاحب موصوف نے وہان پہونچکر چشم دید حالات کی ایک رپورٹ گورنمنٹ مین پیش کی اور نیز اس اثنا مین انھون نے مچھلیون کے حالات کی پہلی جلد ختم کی تھی جسکی ایک کاپی صاحب موصوف نے مجھے بھی دی تھی۔ اس طول کلامی سے ہماری غرض یہہ ہے کہ جس طرح ہم دنیا کے بعض سوداگر مختصر حالات اپنی قوم کے روبرو وقتاً فوقتاً پیش کرتے ہین۔ اسیطرح اس آرٹیکل مین ہم مچھلی کے انڈے بچون کا ذکر کرینگے۔ ممکن ہے کہ اس اصول کو دریافت کرکے اہل علم اس فن کی کتابین ترجمہ کرین اور اپنی قوم کو فائدہ پہونچائین۔

سالمن اور ٹھروٹ مچھلیان بغیر قربت اپنے نر کے انڈے دیتی ہین۔ اور جب انڈے اوسکے پیٹ مین تیار ہوجاتے ہین تو وہ پتھریلی مٹی مین گڈھا کرکے اوس مین اون انڈون کو رکھتی ہے۔

جب مچھلی انڈے دیتی ہے تو اوسوقت سالمن کا نر جو قریب رہتا ہے اون انڈون پر دودھ کی مانند کچھ رقیق چیز چھڑکتا ہے جس سے انڈون مین جان سی آجاتی ہے۔

ممکن ہے کہ ایک نر اور ایک مادہ اس قسم کی مچھلی کا لیکر انڈے بچے اوسکے اس طرح نکال لے کہ جب مچھلی کے پیٹ مین انڈے پختہ ہو جائین تو اوسکے معدے کو آہستہ سے دبائے اور جب وہ انڈے اوگلے تو اون کو پانی کے کسی برتن مین لیلیا جائے اور اسیطرح نر کے معدے کو دبا کر وہ رقیق چیز نکلوالے پھر ان دونون کو اچھی طرح آپسمین ملا دے اور بڑی حفاظت سے انڈون مین بچے نکال کر اون کی پرورش کرے۔

اگر سالمن مچھلی کے انڈے یون ہی بے غور و پرداخت رہین تو ہزار مین سے ایک بچہ تیار ہو کر کھانے کے قابل ہوتا ہے مگر انسان اپنی کوشش سے تین چوتھائی بچون کی پرورش کر سکتا ہے۔

مہیر مچھلی اور بہت سی مچھلیان اسیطرح سے بچے دیتی ہین مگر فرق اتنا ہے کہ مہیر سالمن کی مانند انڈے ایک ہی دفعہ نہین دیتی بلکہ بدفعات دیتی ہے۔ اس خیال سے مہیر کی بھی پرورش انسانی ذریعے سے بڑھ سکتی ہے۔

مگر ہند مین مچھلیون کی پرورش ایک اور ذریعے سے وہان کے کھیتون مین ہو سکتی ہے۔ یہہ کھیت بعض وقت مچھلیون کے بچون سے بھر جاتے ہین۔ چونکہ مچھلیان انڈے دینے کے واسطے تھوڑے پانی مین آتی ہین تاکہ اس جگہہ اپنے بچون کو حفاظت سے پرورش کر سکین اور کوئی بڑی مچھلی اونکو اگر کھانے نہ پائے۔ جب یہہ بچے بڑے ہوتے جاتے ہین تو گہرے پانی کی طرف چلے جاتے ہین لیکن جب دریا طغیانی پر آتا ہے تو اوسوقت پانی کے

ساتھ یہ بچے بھی بہ آتے ہین اور وہان کے کھیتون مین آپڑتے ہین - اگر یہان یہ بچے محفوظ رہین تو تھوڑے عرصے مین اچھے خاصے پرورش پاکر تیار ہو جائین - مگر قبل اسکے کہ یہ بچے بڑے ہون لوگ ان کو پکڑلے جاتے ہین - یہ امید کیجاتی ہے کہ اب وہ زمانہ قریب آیا کہ وہان کے کھیت مچھلیون کی پرورش کے واسطے کام مین لائے جائین گے - سالمن - ٹہروٹ - مہیر مچھلیان اپنے انڈے پتھریلی زمین مین کھود کر رکھتی ہین - اور دوسری مچھلیان ریگ مین انڈے دیتی ہین اور ایک قسم کی مچھلی ہے کہ جسکو اسٹکل بیک کہتے ہین جو دریائی گھاس مین گھونسلا بناتی ہے - اور اوسکی بڑی حفاظت رکھتی ہے لیکن یہ گھونسلا نر بناتا ہے - جب تک وہ اوسکو بنا نہین لیتا اوسوقت تک کوئی مچھلی اوس کے پاس نہین آتی -

بعض شاوک مچھلیان زندہ بچے دیتی ہین - اور بعض ایک تھیلی مین دیتی ہین اور یہ تھیلی دریائی گھاس مین چپٹ جاتی ہے -

بعض مچھلی جسکو کیٹ کہتے ہین اپنے منہ مین انڈون سے بچے نکالتی ہے اور بچونکو انڈون سے نکلنے کے بعد بھی اپنے منہ مین رکھتی ہے

بعض مچھلیان بیچ سمندر مین انڈے دیتی ہین - یہ انڈے سطح سمندر پر تیرتے رہتے ہین اور وہین اون مین سے بچے نکلتے ہین -

یہ عام قاعدہ ہے کہ میٹھے پانی کی مچھلی کے انڈے تھہ پر

بیٹھ جاتے ہین۔ اور کھارے پانی کی مچھلی کے انڈے سطح پر تیرتے رہتے ہین۔ اس مین حکمت الٰہی یہ ہے کہ دریائی مچھلی کے انڈے جو تھہ پر بیٹھ جاتے ہین وہ دریا کی رو سے بہکر سمندر مین نہین چلے جاتے اور تھہ پر بیٹھ جانے سے ضایع ہونے سے بچ جاتے ہین اور اگر سمندری مچھلی کے انڈے اسیطرح سے سمندر کی تھہ پر بیٹھ جاتے تو گرمی اور روشنی اون تک نہ پہونچتی جو اون کو اوس حالت مین پہونچتی کہ جب وہ سطح سمندر پر تیرتے رہتے ہین۔ اور روشنی اور گرمی کا پہونچنا اوس کے لئے ضروریات سے ہے۔

اس امر سے بہت پہلے کہ خواص ذاتی ماہیان ایک فن قرار دیا گیا ہے ارسطو نے اور بعدہ مسٹر پریل اور ٹینٹ یہ بیان کر چکے تھے کہ اوس مچھلی کے انڈے جو نر کی قربت سے رہتی ہے ایک موسم بارش سے دوسری بارش تک محفوظ رہ سکتے ہین۔ اگر یہ انڈے قبل اسکے کہ ان مین سے بچے نکلین مٹی مین دبا دئے جائین اور تمام موسم گرما مین حفاظت سے رکھے جائین (کیونکہ یہ انڈے قبل اسکے کہ ان مین بچہ بننے کا مادہ پیدا ہوتا زمین مین دبا دئے گئے تھے) تو ان مین بچہ بننے کا مادہ قایم رہتا ہے۔ اور دوسرے موسم بارش مین برسات کے پانی اور آکسیجن کے ملنے سے اون انڈون مین سے بچے نکل سکتے ہین۔

مچھلیون کی پرورش کا طریقہ ہندوستان مین بھی رہا ہے چنانچہ ممالک جنوب مین نواب حیدر علی خان عرف بہادر اور ٹیپو سلطان نے

انواع و اقسام کی مچھلیون کی پرورش کی ہے۔ چنانچہ ہم وہان کی مچھلیون کا کچھ حال بیان کرتے ہین۔

حیدر مچھلی

کنڈہ پور علاقہ میسور مین ایک عمدہ قسم کی مچھلی ہے جو ملک میسور کے صرف ایک دو ہی تالابون مین پائی جاتی ہے۔ اِس مچھلی مین اب ایک ایسی خراب بو آتی ہے جو ناگوار طبع ہے۔ شاید یہ بو اوس پانی سے جس مین وہ رہتی ہے پیدا ہو گئی ہو کیونکہ سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ نواب حیدر علی نے اِس قسم کی مچھلیون کو خاص ایک تالاب کھدوا کر صرف اپنے ہی خاصہ کے واسطے پرورش کیا تھا۔ اِس مچھلی کا گوشت بہت وزنی ہوتا ہے۔ یہ مچھلی وزن مین دس بارہ سیر کی ہوتی ہے۔ اگر یہ مچھلی میٹھے پانی مین پرورش پا سکتی تو اس قابل تھی کہ قرب وجوار کے دریاؤن مین اوسکی پرورش کی جاتی۔ جس پانی مین اب یہ مچھلی رہتی ہے وہ ذرا کھارا پانی ہے۔

کنڈاپور سے تھوڑے فاصلے پر ایک میٹھے پانی کا تالاب ہے اوسمین ایک قسم کی مچھلی ہے۔ جسکو ٹیپو سلطان نے اپنے ہی خاصہ کے واسطے پرورش کیا تھا۔ یہان کے باشندون نے اسکا نام ہیمبٹور رکھ چھوڑا ہے۔ یہ ایک بہت تیار مچھلی ہے۔ لیکن یہ صرف اوسیوقت کام کی ہوتی ہے جب کہ اِس مین نمک لگایا جاتا ہے۔ اگر یہ مچھلی ملک کے مختلف مقامات مین پرورش کیجائے تو

بڑی عمدہ بات ہے۔ اسکے پکڑنے کے واسطے چند روز پہلے تیاری کی جاتی ہے اور یہہ عجیب طرحسے پکڑی جاتی ہے۔

معمولی جال کو آپس مین اس قدر جوڑ دیتے ہین کہ تالاب کے اس سرے سے اوس سرے تک پھیلجائے لیکن یہہ مچھلی اس جال مین نہین آتی ہے یہہ جال صرف اونکے ڈرانے کے واسطے لگایا جاتا ہے۔ اس جال کے پیچھے ڈونگے یعنے چھوٹی کشتیون کی ایک قطار ہوتی ہے۔ یہہ ڈونگے کچھہ فاصلے سے اس جال مین اسطرح بند ہے ہوتے ہین کہ جب یہہ جال اوپر اولٹا لیا جائے تو ڈونگے اپنی اپنی جگہہ پر قایم رہتے ہین اور ان ڈونگون پر لوگ ویسا ہی جال ہوا مین روکے کھڑے رہتے ہین۔ اسطرح سے تیاری کرکے کچھہ آدمی جال کی طرف مچھلیون کو ہنکالتے ہین۔ مچھلیان پانی مین جال کو دیکھکر ڈر جاتی ہین اور اوسکے اوپر سے کودنا چاہتی ہین جب یہہ جست کرتی ہین تو دوسرے جال مین جو ہوا مین تنا رہتا ہے جا پڑتی ہین ان مچھلیون کو پکڑتے وقت دیکھنا ایک عجیب تماشا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہہ مچھلی اس قدر بڑی اور وزنی ہوتی ہے کہ نہ چھڑی سے پکڑی جاتی ہے اور نہ ڈورے سے۔

یہہ مچھلی اصل مین سمندری مچھلی ہے۔ اوسکو میٹھے پانی مین پرورش کرلیا ہے۔ سمندری مچھلی کا میٹھے پانی مین پرورش کو لینا کچھہ غیر معمولی بات نہین ہے۔ کیونکہ منگلور متعلقہ ملیوار کے مقام پر چند تالاب سمندر اور دریا کے

درمیان واقع ہین - جنکا پانی میٹھا ہے - اون مین کئی قسم کی سمندری مچھلیان پائی جاتی ہین -

سالمن اور شیڈ مچھلی بھی سمندر سے لاکر میٹھے پانی مین پرورش کی جاسکتی ہے -

مچھلیون کی آمدنی جو انگلنڈ مین ہوئی ہے اوس کی کیفیت بھی ناظرین کو معلوم ہونی چاہئے - جس سے اچھی طرح قیاس کیا جاسکے گا کہ مچھلی کی تجارت درحقیقت ملکی دولت کا ایک جزو اعظم ہے - ماہی گیری کی ایک سرکاری رپورٹ سے نتایج مفصلہ ذیل حاصل ہوئے ہین -

	شیل مچھلی کے سوا		قیمت جس مین شیل مچھلی بھی شامل ہے
	وزن بحساب ٹن	قیمت ملک مین آنے پر	
		پونڈ	پونڈ
انگلنڈ	۲۹۸۴۰۴	۴۴۹۱۰۱۸	۴۸۷۰۵۷۲
اسکاٹ لینڈ	۲۶۴۱۸۸	۱۷۵۳۹۸۷	۱۸۲۹۷۸۶
آئرلینڈ	۳۰۵۵۴	۲۹۵۶۴۳	۳۰۸۶۲۷
میزان	۵۹۳۰۴۶	۶۵۴۰۶۴۸	۷۰۰۸۹۸۵

ان رقمون مین سالمن مچھلی کی تعداد شامل نہین ہے جو پکڑنے کے بعد اسکاٹلینڈ اور آئرلینڈ مین لائی گئی - سالمن کی قیمت ۱۸۹۱ء مین جو اسکاٹ لینڈ مین

آئی (۲۰۸۰۰۰) پونڈ۔ اور جو آئرلینڈ مین آئی ۳۵۳۰۰۰ پونڈ تھی۔ جس قدر مقدار انگلنڈ مین آئی اوس مین سے (۲۳۲۵۳۳) ٹن (جسکی قیمت (۳۴۴۵۹۳۹ پونڈ تھی) مشرقی ساحل پر اوتری تھی۔

اون آدمیون کی تعداد جو ماہی گیری کا کام کرتے ہین (۱۲۳۷۷۴) ہے۔ ان مین سے (۵۲۷۳۳) اسکاچ۔ اور (۴۲۰۵۵) انگلش ہین۔ رجسٹری شدہ کشتیون کی تعداد (۲۷۲۲۹) ہے۔ اور مچھلی کی کل قیمت جو سلطنت متحدہ مین پکڑی گئی اور ۱۸۹۱ء مین باہر کو بھیجی گئی (۱۰۰۹۸۲۹) پونڈ تھی۔ اور جو باہر سے آئی۔ اور پھر باہر کو گئی اوسکی قیمت (۵۳۴۳۱۲ پونڈ) تھی۔ جو مچھلی کہ ملک مین ہے اوسکی قیمت (۲۸۳۹۲۵۳ پونڈ) تھی۔

نقشۂ ذیل سے ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۱ء تک کی اوس مچھلی کی تعداد ٹنون مین معلوم ہوگی جو سلطنت متحدہ کی بندرگاہون سے ریلونکے ذریعے سے ملک مین آئین۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
انگلنڈ و ویلز	۲۶۲۳۴۳	۲۶۴۹۶۴	۴۸۶۰۵۸	۲۰۳۳۴۴	۲۹۴۸۸۳
اسکاٹ لنڈ	۸۶۴۹۸	۸۳۶۷۰	۹۱۲۷۱	۹۳۶۸۱	۹۴۰۶۲
آئرلینڈ	۸۳۱۲	۷۵۳۶	۹۸۶۴	۷۸۵۳	۷۷۰۹
میزان	۳۵۹۳۵۳	۳۵۶۱۷۰	۳۸۷۱۹۳	۳۰۵۳۷۸	۳۹۶۶۵۴

راقم
حسن

حسن

جلد (۷) نمبر (۸)

بابت ماہ اگست سنہ ۹۲ء

سلطنتِ رُوس

از عالی جناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

حیدرآباد دکن

مطبع حسن مدن باہتمام محمد لطف علی خان چھپا

بقیہ مضمون سلطنت روس

سلسلے کیلئے نمبر گذشتہ ملاحظہ ہو

۲- فوج

۱۳ر جنوری ۱۸۷۴ء سے ہر مرد پر جو ۲۱ برس کا جوان ہو فوجی خدمت لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ مگر اس قانون مین ۳۰ر اکتوبر ۱۸۷۶ء اور ۲۶ر جون ۱۸۸۸ء کے احکام سے کچھ ترمیم ہوئی ہے اور اوسکے بموجب افواج روس حسب ذیل ہین۔

۷۰۰۰۰۰ جوانون مین سے جو ہر سال ۲۱ برس کی عمر کو پہونچ جاتے ہین ۲۶۰۰۰۰ جوان جنگی فوج مین لے لئے جایا کرتے ہین۔ باقی کچھ تو فوج ریزرو اور کچھ فوج سکنڈ ریزرو یا بلدیہ مین قلمبند کئے جاتے ہین۔ یورپی روس مین جنگی فوج کی مدت ملازمت پانچ سال ہے جو رخصت فرلو کے نکال ڈالنے کے بعد ۴ سال ہی رہ جاتی ہے۔ ریزرو کے ۱۳ برس اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہی برس کی مدت ہے۔ ایشیائی روس مین ۷ برس فوج جنگی مین اور ۶ سال ریزرو مین۔ اور کاکشا مین ۳ برس جنگی فوج مین اور ۱۵ سال فوج ریزرو مین ہے

اگر ضرورت ہو تو وزیر صیغۂ جنگ کو اختیار ہے کہ چھ مہینے اور بھی اونکو فوج مین رکھ سکتا ہے
پڑھنے لکھنے کے واسطے کچھ حقوق عطا کئے گئے ہین اور پادری اور نیز ڈاکٹر و مدرس اس
خدمت سے معاف ہین ۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۰۱۴۷۸ آدمیون مین سے جن پر فوجی خدمت لازم تھی اور جن مین
۵۰۴۷۰ یہودی تھے ۲۳۵۳۶ (۷۵۵۲ یہودی) خدمت سے چھپ رہے ۔ ۱۶۲۷۶۲ جنگی
خدمت کے کام کے لایق نہ نکلے ۔ ۱۸۶۵۵۸ اسکنڈ ریزرو مین بھرتی کئے گئے ۔ کیونکہ
وہ اپنے گھرون کے اکیلے کمائی کرنے والے تھے ۔ اور ۲۵۸۷۶۳ آدمی جن مین
۱۲۳۷ یہودی تھے فوج مین لئے گئے ۔ علاوہ ان کے کاکیشیا مین منجملہ ۲۷۹۰۰ جبری الخدمت
لوگون کی ۲۴۰۰ آدمی فوج مین داخل کئے گئے ۔ سنہ ۱۸۹۲ء کی کنٹنجنٹ مین ۲۶۲۰۰۰ آدمی
سوائے ۲۴۰۰ کاکیشیا والون کے تھے ۔ جو لوگ کہ فوج ریزرو مین بھرتی ہوتے ہین
اونہین سال مین دوبار قواعد آموزی کے لئے چھ ہفتہ حاضر ہونا پڑتا ہے ۔

پالکیئے کا جو پہلے ایک سیدھی سادھی ملیشیا (سہ بندی کی فوج) تھے سنہ ۱۸۸۸ء اور ۲۷ اپریل
سنہ ۱۸۹۱ء کو جدید انتظام ہوا ہے ۔ سپاہیون کی مدت ملازمت بجاے ۴۰ سال کے
۴۳ سال اور افسرون کے بجاے ۵۰ سال کے ۵۵ سال کر دی گئی ہے ۔ اوسکے
دو حصے ہین پہلا حصہ پوری رزرو تو کچھ کچھ فوج ریزرو کی طرح ہوتا ہے ۔ اسمین
وہ سب لوگ داخل ہوتے ہین جو جنگی خدمت پر مامور رہے ہین ۔ اور نیز وہ بھی داخل
سمجھے جاتے ہین جو جنگی فوج مین بھرتی نہین کئے جاتے حالانکہ وہ اس قابل ہوتے ہین

اس قسم کی فوج کا بڑا مقصد یہ ہے کہ لڑائی کے وقت ان مین سے لوگ باقاعدہ فوج مین بھرتی کر لئے جایا کرین۔ جس سے سلطنت روس اس قابل ہے کہ ضرورت کے وقت ۱۹ کلاسون کے تو اعدوان سپاہی فوج مین بھرتی کر سکتی ہے۔ چونکہ کاور (فوج) بھی اسی اپالکینے مین شامل کر دی گئی ہے اسلئے لڑائی کے وقت جب ان لوگون کو طلب کیا جاے گا تو ان کو پلٹنین اور رسالہ وغیرہ جس مین وہ داخل ہون تیار ملین گے۔ اور پھر انہین کے ساتھ توپخانے بھی شامل کر دیے جائین گے۔ ملیشیا کے بعض حصون کی قواعد بھی جاری کر دی گئی ہے۔ دوسرا حصہ جسکو ڈوروی کہتے ہین (اور جس مین وہ سب لوگ شامل ہین جنہون نے پہلے حصے مین کام کیا ہے اور نیز وہ لوگ بھی داخل ہین جو بوجہ نقص جسمانی بخوبی خدمت کے لایق نہین ہین یا اپنے خاندان مین کمیلے کمائی کرنے والے ہونے کے سبب سے خدمت سے بری کر دیے گئے ہین) صرف فرمان شاہی کے ذریعے سے اور فقط فوج ملیشیا کی تیاری کے واسطے طلب کیا جا سکتا ہے۔

کاسک (لوگ) جنکے ڈان کوبان ترک استراخان اور ینیسک یورال سائبیریا تمری چنیسک ٹرانس بکالیا آمور اور یوسوری) گیارہ جدا جدا واسکو ہین تین کلاسون مین منقسم ہین۔ اوّل وہ جو جنگی خدمت پر ہین۔ دوسرے وہ جو ہتھیار اور گھوڑون سمیت فرلو (رخصت) پر ہین۔ تیسرے وہ جو ہتھیارون سمیت مگر بلا گھوڑے کے رخصت پر ہین۔ ہر ایک واسکو پر لازم ہے کہ وہ اپنے سپاہیون کو سلاح اور ساز و سامان سے درست کرنے۔ کاسک کے سوارون کا ایک حصہ جنگی سوارون مین ملا کر سواران باقاعدہ مین شامل کر دیا گیا ہے۔ اور

ڈاسکو کو جو جو پابندیاں ہمیں وہ ایک جداقانون میں بیان کردی گئی ہیں۔

دیسی فوج جسکے زمانہ امن چین میں ۲۳ سکوائیڈرن (رسالہ سواران قریب ۸۰ آدمی کا) اور ۲ کمپنیاں ہوا کرتی ہیں اہل کاکیشیا سے مرتب کی گئی ہے۔

۱۸ دسمبر ۱۸۷۸ء کے قانون سے جسکا اجرا یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے ہوا ہے فنلینڈ میں فوجی خدمت اپنی اپنی ذات خاص سے لازم قرار دیدی گئی ہے۔ فنلینڈ کی فوج میں ۹ پلٹنیں، الفل والوں کی ہیں جنمیں سے ہر ایک میں ۱۸ افسر اور ۵۰۵ آدمی ہوا کرتے ہیں اور کل تعداد ۴۳۴۸ ہے۔ سوائے اسکے ایک سالہ ڈیگون (یعنی اون سوارون کا ہے جو پیادون کا کام بھی کر سکتے ہیں) بھی ہے۔ ۱۸۹۶ء میں اہل کاکیشیا پر بھی فوجی خدمت لازمی کردی گئی تھی۔ مگر ۹ جون ۱۸۸۷ء کے حکم سے وہان کے مسلمانون پر ایک محصول ۵۲۸۰۰۰ روبل کا فوجی خدمت کے عوض لگا یا گیا ہے جو یکم جنوری ۱۸۹۰ء سے لیا جانا قرار پایا تھا۔

روسی فوج کی کئی قسمیں ہیں (الف) فیلڈ ٹروپ (فوج میدان) (ب) فوج قلعہ (ج) لوکل ٹروپ (فوج مقامی) (د) ریزرو (س) سکنڈ ریزرو جسے زپاس کہتے ہیں (ص) اکزیلیری کورز (امدادی فوج) ایام امن اور زمانۂ جنگ میں فوج کی تعداد مختلف رہا کرتی ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے

زمانہ امن و امان

۱۸۹۲ء میں جبکہ امن چین تھا تو فوج حسب ذیل تھی۔

(۱) یورپی روس کی فوج۔

(الف) فیلڈ ٹروپ۔ انفنٹری (پیادہ) ۱۹۳ رجمنٹ (جسمیں بارہ گارد کے ہیں) ۴۸ ڈیوژن

(حصون) پر منقسم ہین - ہر رجمنٹ مین ۴ پلٹنین جن مین سے ہر ایک مین چار چار کمپنیان اور ایک جماعت غیر کمبٹینٹ (لڑنیوالون) کی ہوا کرتی ہے - کل ۷۲ پلٹنین ۳۵۱۰ کمبٹینٹ (جنگ آور سپاہی) ۱۴۵۱۰ افسر اور باقی نوکر ہین - ۲۰ رجمنٹ فوجی رائفل مین کے ہین جنمین سے ہر ایک مین دو پلٹنین ہوا کرتی ہین اور اس سبب سے اون کی کل ۴۰ پلٹنین ہین جنمین ۲۴۵۰ کمبٹینٹ ۶۶۰ افسر ہین - ۸ رائفل مین کی پلٹنون مین (جنمین ۴ گارد کی اور ۴ کالیشن کی ہین) ۴۵۸۴ کمبٹینٹ اور ۱۵۲ افسر ہین - ۲ پلٹنین کاسکو کی ہین اور اون مین ۱۴۱۰ آدمی ہین - اسطرح پر کل ۱۱۸ پلٹنین پیادون کی اور ۳۸۲۴۸ کمبٹینٹ ہین -

(۲) کیواری (سواران) ۵۸ رجمنٹ (جنمین سے ۴ کوئیسر (زرہ پوش) چار چار اسکواڈرن کے اور دو ہزار (دو ہاوے کے سوارون کے) اور اہلن اور پچاس ڈریگون کے ہین) چھ چھ اسکواڈرن کے ہین اور چھٹا اسکواڈرن کا ورٹرو پک ہے - انمین کل ۳۴۰ اسکواڈرن اور ۲۹۷۸۰ کمبٹینٹ ہین - ایک فنلینڈ کا ڈریگون رجمنٹ ۷۸۰ آدمیون کا ہے اور ۴۷½ کاسک رجمنٹ (۲۲۱ اسٹونیا یا اسکواڈرن کے ہین جنمین ۳۴۷۹۰ کمبٹینٹ ہین - اسطرح پر کل سوارونکے ۵۱۹ اسکواڈرن اور ۴۹۲۶ کمبٹینٹ ہوئے - انمین ۴ اسکواڈرن کریمیا کے تاتارون اور اسٹین کے اور جوڑنا چاہئین جنمین ۱۴۲۴ کمبٹینٹ ہین - فوج سواران ۱۲ ڈویژن پر منقسم ہے - ۲ ڈویژن گارد کی ۱۴ فوج کے جنمین سے ہر ایک مین ایک ایک کاسک رجمنٹ شامل ہے ایک کاکیشیا کا (یہہ ڈریگون کے ۴ رجمنٹ ہین) اور ۴ کاسک لوگون کے ہین (اور ۱۶۰۰ کاسک رجمنٹ ہین) یہہ تمام سوارون کی فوج امن چین کے زمانہ مین زمانۂ جنگ کے طور پر رہتی ہے یعنی ہر ایک اسکواڈرن مین ۱۴۴ آدمی ہوتے ہین اور جب چاہین تو تھوڑے سے سامان کے گھوڑے زیادہ کر کے جہان چاہین روانہ کر سکتے ہین - اور ایسے ۱۰۵۶ اسکواڈرن (یعنی ہر ایک باقاعدہ رجمنٹ مین سے ۴

اسلئے باقی رہجاتے ہین کہ اونسے ریزرو فوج تیار کرائی جائے - ۳۲ کاسک جمبٹون کے پاس ۱۴ ماونٹڈ باٹری ہین جنمین کیولری ڈویژن کے ساتھہ ملادیا گیا ہے - دو جدید ڈریگون رجمنٹ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء مین اور بنائے گئے ہین -

(۳) آرٹلری (توپخانہ) ۵۱ ½ میدانی توپخانہ کے بریگیڈ ۹۶ بھاری ۱۹۴ ہلکے اور ۱۵ پہاڑی باٹری (توپخانہ کے حصے) ہین جنمین سے ہر ایک مین آٹھہ توپین ہوتی ہین - انمین سے ۳۰ توڑائی کے وقت کیطرح آٹھہ آٹھہ توپون کی ہین - اور ۶۷۶ مین چار چار توپون کے گھوڑے ہین - اور انمین کل ۱۲۴۰ توپین اور ۱۳۴۳ کیٹینٹ ہین - ۴۳ ماونٹڈ باٹری ہین ۱۴ ماونٹڈ باٹری مذکورۂ بالا بھی شامل ہین - ان مین ۲۵۹ توپین اور ۶۷۹۴ آدمی ہین - پانچ سورٹی باٹری (جنسے مصوررین محاصرین پر حملہ کرتے ہین) دو دو توپ کے ہین جنمین کل آدمی ۵۶۰ ہین - ۱۲ میدانی ماٹر باٹری تین رجمنٹون مین چھہ چھہ توپون سے ہین جو زمانۂ جنگ اور امن دونون مین اسے قدر رہتے ہین - انمین ۷۲ ماٹر (چھوٹی مگر بڑی منہ والی توپین) اور ۲۰۶۷ آدمی ہین - اسطرح پر کل ۳۵۵ میدانی باٹرین ۱۴۰۸ آدمی اور ۲۷۲ باٹر اور ۲۶۶۴ آدمی ہوئے -

(۴) انجنیرون کی فوج کی تعداد جو ۱۸۸۸ء مین نئے طرز پر تیار ہوئی ہے اسطرح پر ہے - ۱۷ پلٹنین سپیشر کی پانچ پانچ کمپنیون کی ہین اور ہر ایک کمپنی مین ۱۲۵ آدمی ہین - ۸ پلٹنین پانٹنیر (پیپون کی پل والون) کی دو دو کمپنیون کی ہین جنمین سے ہر ایک کے ساتھہ ۲۰ اگاڑیان اور ۷۰۰ فیٹ لمبا پل ہوا کرتا ہے - ۱۷ میدان تار کی کمپنیان ہین جنمین سے ہر ایک کے ساتھہ ۴۰ میل لمبا تار اور دو اسٹیشن ہوتے ہین - ایک معاملات تار کی ہدایت دینے کی کمپنی ہے - ۴ پلٹنین ریلوی انجنیرون کی ہین - ۸ تار پیڈو کمپنیان ہین - ایک ارونا ٹک پارک (گودام آلات ہوائی جیسے غبارہ وغیرہ) چھہ انجنیر گودام حصون پر

منقسم ہیں۔ ہر ایک حصہ میں وہ آلات ہیں جو انفنٹری ڈویژن کیلئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔
اسطرح پر کل ۳۴ ۱/۲ پلٹنیں (پانچ برگیڈ) مع ٹرین اور ۲۳ پارکوں کے ہیں اور ونمیں ۹۳۲۵ آدمی ہیں۔

(۵) ٹرین کمپنیاں۔ پانچ ٹرین کا ڈرکی پلٹنوں کی ہیں جنمیں ۲۰ کمپنیاں اور ۱۹۹۵ آدمی ہیں۔ ۴۸ فلائی ٹنگ (دوان) آرٹلری پارک چار چار ڈویژن کی ہیں۔ ۱۵ متحرک آرٹلری پارک کا ڈر کے لئے ۷ چار چار ڈویژن کے تین محاصرہ کے پارک ہیں۔ انمیں سے دو تو یورپی روس میں ہیں (جنمیں سے ہر ایک میں ۱۲ توپیں ۸ انچہ والی۔ ۶۰ بھاری اور ۴۴ ہلکی ۶ انچہ والی توپیں ۱۱۶ توپیں ۴ انچہ والی اور ۳۰ امارٹر ہیں) اور ایک کاکیشیا میں ہے جسمیں ۳۲۰ توپیں اور مارٹر ہیں۔ دو محاصرہ کے انجنیر پارک ہیں جنکے ساتھ ایک سالہ شفاخانے والوں کا ہے۔ یہ سب آدمی ۱۳۰۵ ہیں۔

اسطرح پر یورپی روس کی میدانی فوج میں کل ۱۹۰۷۳ کمبٹنٹ اور ۲۸۰۰ افسر ہیں۔

(ب) کاسک حسب ذیل ہیں۔

ڈان کے کاسک۔ ۱۹ رجمنٹ ۱۱۰ اسکواڈرن سواروں کے۔ ۸ ماونٹڈ بٹری ۴۸ توپوں کے اور ایک ریزرو بٹری تین توپوں کی کل ۲۷۹۲ کمبٹنٹ۔

کوبان۔ ۱۱ رجمنٹ اور ۳ اسکواڈرن سواروں کے کل ۶۹۰ اسکواڈرن۔ ۴ پلٹنیں چار چار اسٹونیا کے اور ۱ کاڈر کے رسالے (۲۲۰ آدمیوں کے) اور پانچ ماونٹڈ بٹری ۳۰ توپوں کے کل ۱۳۵۷ کمبٹنٹ۔

ترک۔ ۳ رجمنٹ اور ایک اسکواڈرن کل ۱۲۵ اسکواڈرن اور ایک ماونٹڈ بٹری ۸ توپوں کے کل ۳۷۵۹ کمبٹنٹ۔

استرخان - ۴ اسکواڈرن ۶۰۲ کمبٹینٹ -

ارنبرگ - ۶ رجمنٹ اور ۳ اسکواڈرن کل ۳۳ اسکواڈرون اور تین گھوڑوں کی بٹریں چودہ توپوں کی - کل ۶۲۳۲ کمبٹینٹ -

یورالک - ۳ رجمنٹ اور ۲ اسکواڈرن کل ۱۹ اسکواڈرن ۲۸۰۸ کمبٹینٹ -

سمیری چنسیک - ایک رجمنٹ یعنے چار اسکواڈرن ۶۵۰ کمبٹینٹ -

ٹرانس بیکالیا - ایک رجمنٹ یعنی ۶ اسکواڈرن اور دو گھوڑوں کی بٹریاں ۱۹۸۳ کمبٹینٹ -

آمور - دو اسکواڈرن ۶۵۵ کمبٹینٹ -

یوسوری (جو ۱۸۸۹ء مین بنائے گئے ہین اور پہلے آمور وائسکو کا ایک حصہ تھے) دو کمپنیان قریب ۲۴۰ کمبٹینٹ کے کل میزان ۲۸۸ اسکواڈرن ۲۰ انفنٹری کمپنیان اور ۲۰ گھوڑونکی بٹریان ۵۱۸۴ کمبٹینٹ جسمین سے ۴½ پلٹنین ۱۰۵ اسکواڈران اور ۴ بٹریان (۳۲۷۳۶ کمبٹینٹ) نکالدینا چاہین یعنی افواج کاسک کے جو میدانی فوجمین شامل ہین نکالڈالنے کے بعد ۱۰۳ اسکواڈرن اور ۶ بٹریان ۱۹۴۴۸ کمبٹینٹ باقی رہتے ہین -

(ج) افواج رنیرو کا ۱۸۸۹ء مین اسطرح انتظام کیا گیا ہے کہ روانگی کے وقت ۱۰۰ پلٹنون سے ۱۰۰ رجمنٹ فراہم ہو سکتے ہین - اور کاکیشس مین (جہاں کچھ توکل ملیشیا کو درست کرکے) ایسا انتظام کیا ہے کہ جہان کاکیشس کے فوجی ضلع مین صرف ۱۰ رجمنٹ فراہم ہو سکتے تھے اب ۱۶ رجمنٹ دہانے لڑائی کے واسطے کاکیشیا سے باہر جا سکتے ہین - اور اون کی تعداد اب اسطرح پر ہے

انفنٹری ۱۰۳ رجمنٹ = ۴۲ پلٹنین (۱۲ کاکیشس اور ۲ قلعہ کے آرٹلری) اور ۱۰ پلٹنین

(جسمین ۱۰ کاکیشس اور ۲۴ ۲ کے آرٹلری) ہین) کل میزان ۷۰ ۴ پلٹنین ۳۳ ۳۹ ۲ کمپنیٹ اور ۴۵ ۷ گھوڑے کیولری - ۵۶ کاڈ اسکواڈرن ۴۲۲ ۸ آدمی - آرٹلری ۶ بھاری اور ۱۳ ہلکی باٹریان اور ۲ باٹریان زپاس کے ۴۸ ۱ توپین ۶۶۸ آدمی - ۵۶ قلعہ کی آرٹلری کی پلٹنین اور نیز ۸ کمپنیان (قریب ۲۳۵۰ آدمی) انجنیر ۹ کمپنیان اور چار نصف کمپنیان قلعہ کے سیپرون کی - ۶ قلعہ کے ٹیلیگراف پارک - دو بیلون (غبارہ) کے پارک اور ۱۰ آمار پیڈو کمپنیان ۴۱۱۳ آدمی -

ایشیائی روس کی تین طرح کی فوج نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی جسمین کل پیس فوٹنگ (ایام امن کی) فوج کی تعداد مختصراً مکرر لکھی گئی ہے -

پیس فوٹنگ ۱۸۹۲ء - کل فوج معہ ریزروکے

(۱) فوج یورپ						
جنرل اسٹاف اور اعلیٰ عہدہ دار	۱۹۲۰	-	۰			
۱۳۱ ۱/۲ انفنٹری پلٹنین (۱۲ رائفل ۱۹)	۱۶۰۸۴	۴۳۷۰۸	۵۲۰۱			
۱۲۱ ریزرو پلٹنین	۴۸۶۵	۵۷۹۳۵	۷۵۴			
۲۶ قلعہ کی انفنٹری پلٹنین						
۵۶ کیولری اسکواڈرن (۱۲ کاسک بیڈیٹ)	۴۰۲۲	۱۰۰۶۰۵	۸۶۶۱۹			
۶۵ اسکواڈرن سکنڈ ریزرو کاڈر	۳۵۱	۸۴۲۲	۸۸۱۱			
۳۶۷ فیلڈ باٹری	۲۴۹۰	۶۸۰۲۱	۲۳۹۶۲			
۳۷ ریزرو اور ۲ سکنڈ ریزرو (زپاس) باٹریان	۱۵۹	۷۶۶۰	۲۰۱۳			
۱۰۰ قلعہ کی آرٹلری کمپنیان	۶۵۰	۲۳۵۰۰	۰			
۱۱ قلعہ کے سیپیر ۱۰ آمار پیڈو کمپنیان	۱۱۵	۲۰۲۳	۳۳			
۲۰ ٹیلیگراف ۱۶ انجنیرون اور ۳ بیلون کے پارک	۱۰۷	۱۲۹۰	۴۰			
۲۰ ٹرین کاڈر کمپنیان	۷۵	۱۹۹۵	۴۰۰			
۶ گیند ارم کے اسکواڈرن	۱۸	۲۷۰	۱۳۸			
۱۱۶ دستہ سرحدی گارد کے	۸۶۰			۲۸۵۰۰	۱۱۴۰۰	
میزان فوج یورپ	۳۵۷۴		۵۲۰۱	۷۵۰۹۴۴	۳۹۹۶۶	
۲ فوج مملکت ایشیا						
ملٹری ضلع آمور و آرکٹسک						
۲۰ ۱/۲ انفنٹری و رائفل ۱۳ پلٹنین (۸ لائن ۱۰ رائفل ۱۳ ۱/۲ کاسک)	۵۳۹			۲۰۷۲۲	۱۱۱۴	
۳ ریزرو و انفنٹری پلٹنین (۲ کل ۲ رجمنٹ کے)	۱۱۷			۱۵۵۶	۱۵	
۲ کاسک اسکواڈرن ۲ مرافنڈ کا لیام اسٹور	۷۳			۱۵۱۹	۱۵۰۹	
۱۲ آرٹلری باٹریان (۴ ریگولر ۲ ماؤنٹڈ کاسک)	۳۸			۱۰۳۰	۵۷۶	
اسسیپر کی کمپنی	۷			۱۷۶	۴	
میزان شرقی سائبیریا	۷۷۳			۲۴۹۹۳	۳۲۱۸	
ملٹری ضلع اورسک						

۸ انفنٹری پلٹنیں	۱۸۴	۳۸۳۲	۷۲	۴ سپیر کی ۲ ریلوی کمپنیاں	۸۳	۱۸۸۰	۳۲
۳ ریزرو انفنٹری پلٹنیں	۱۵۶	۲۰۸۸	۲۰				
۲۲ کاسک اسکواڈرن (۱۸ سائبیریا کے ۴ سمیرے چینسک کے)	۱۷۲	۳۶۵۳	۳۷۲۱	میزان ترکستان	۱۲۸۰	۳۸۴۶۸	۵۹۷۱
۶ آرٹلری بٹریاں (۳ ہلکے ایک پہاڑی ۲ ماؤنٹڈ	۳۸	۱۰۶۰	۵۸۶	میزان فوج کل مملکت ایشیا	۲۶۱۰	۷۴۲۶۰	۱۳۵۹۲
۱ سپیر کی کمپنی	۷	۱۶۶	۴	۳ فوج فنلینڈ			
میزان مغربی سائبیریا	۵۵۵	۱۰۷۹۹	۴۴۰۳	۸ رائفل مین کی پلٹنیں ۲ قلعہ کے انفنٹری	۲۲۲	۶۰۸۲	۵۷
ملٹری ضلع ترکستان				۱۶ اسکواڈرن ڈریگون کے	۴۳	۸۱۷	۶۶۷
۳۶ انفنٹری و رائفل مین پلٹنیں (۱۲ رائفل مین) ..	۹۵۰	۳۸۹۲۶	۱۵۱۰	۴ بٹریاں	۲۴	۷۲۰	۱۹۶
۲۴ کاسک اسکواڈرن (۸ ٹرانس کاسپین ۱۲ اور بینرگ ۴ یورال	۱۹۲	۴۰۴۱	۳۸۲۹	۱۶ کمپنیاں قلعہ کی آرٹلری	۵۲	۲۲۲۴	۰
۹ آرٹلری بٹریاں (۲ پہاڑی ۴ ہلکی ۲ پہاڑی اماؤنٹڈ	۵۵	۱۶۲۱	۵۰۰	۱ دستہ سپیرز کا	۴	۹۶	۰
				میزان	۳۴۵	۹۹۳۶	۹۲۰
				میزان سپیریٹنگ	۳۳۵۲۹	۸۴۵۱۴۳	۱۵۵۴۷۸

(د) لوکل اور امدادی فوج یہ ہے۔ ۱۱۱۰ انفنٹری ۱۲۳۱۹ کیولری (جسمیں ۱۶ اسکواڈرن ۷۹۶۹ آدمی گنڈارم کے شامل ہیں) ۲۵۳۱۰ آدمی فوج قلعہ۔ ۳۷۸۰۰ سرحدی گارد (جن کا ۱۸۶۹ء میں نیا انتظام ہوا ہے) سوا ے اسکے اور بہت سی لوکل فوج ہے۔

تمام بادشاہت کی کل لوکل اور امدادی فوج میں ۱۰۵۰۰۰ سپاہی اور افسر ہیں۔

جدید انتظام کے بموجب فوج وقت جنگ کے مندرجۂ حاشیہ ہے۔

انفنٹری (۶۰ پلٹنیں)	۶۹	۲۱	۹۲۰	۳۷	۲	۲۵	۱۰۰	۵	۱۵۹	۲۲
رائفل مین پلٹنیں	۱۰۴	۵۲	۷۰	۹۲	۲	۲۲	۲۰	۱	۲۱
دیگر قسم کی پلٹنیں (۲ اسکواڈرن	۱۲۵	۷۰	۸۲	۱۰۳	۲	۲۲	۲۰	۱	۲۱
کاسک کیولری جسمیں (۲۴ اسکواڈرن	۱۲۵	۹۲۰	۱۰۹	۲۰	۲	۲۵	۱۰۰	۵	۱۵۹	۲۲
جہازی بٹریاں (۶ توپیں)	۱۲۰	۳۷	۲۰	۲	۲	۲	۰	۰	۰	۰
ہلکی بٹریاں	۱۲۰	۳۷	۲۰	۲	۲	۲	۰	۰	۰	۰
ماؤنٹڈ آرٹلری بٹریاں (۶ توپیں)	۱۲۰	۳۷	۲۰	۲	۲	۲	۰	۰	۰	۰
سپیریز گارڈ نیز لائن پلٹنیں (رائفل مین)	۱۲۰	۳۷	۲۰	۲	۲	۲	۰	۰	۰	۰

(۱) فوج قلعہ جات (فوج وقت جنگ)

	توپیں	گھوڑے			گھوڑے	تو
فیلڈ مارشل ٹروپ (میدان کی فوج)						
جنرل اسٹاف اور اعلیٰ عہدہ دار	۰	۱۵۰۰	۳۵۰۰			
۹۵۵ پلٹنیں پیادگان ورائفل مین	۰	۴۱۸۹۹	۸۴۳۲۶۳		۱۹۵۸۴	۰
۳۴ لائین کی پلٹنیں	۰	۱۹۷۲	۳۳۳۰۹	۱۰۵ انفنٹری ڈویژن کی ۵۰۰ پلٹنیں	۴۰۶۹۵۲	
۳۶۰ اسکواڈرن رجیمنٹ کیولری (سوار اور اونٹ)				۱۰۹ پلٹنیں انفنٹری کی	۱۰۶۱۲۲	۸۷۲
۶۳ فیلڈ آرٹلری ایسیٹی ٹوپخانہ کی بیٹریاں (۲۰۲ توپیں)	۲۸۲۲	۷۲۶۰۷	۷۷۵۹۶	۲۰ بھاری اور ۱۷۲ ہلکی بیٹریاں	۲۰۰۵۲	۳۶
کی بیٹریوں کے مگر پہیں بھاری بیٹریاں (۱۲۰ توپیں)				۳۲ سیپر کی کمپنیاں	۸۱۹۴	۰
۲۹۴ پلٹنیں انجینئر کی پلٹنیں تار بیڑہ کمپنیاں اور ۱۸ ریلوے پلٹنیں	۰	۵۰۱۶	۲۹۹۴۴	۳ ریلوے پلٹنیں = ۱۲ کمپنیاں	۳۷۱۰	۱۴۷ ۰
۱۰۵ اسکواڈرن کاسکون کے (۱۹۲۰۱ آدمی اور				۵۲۷ پلٹنیں ۲۲ انجینئر کی کمپنیاں اور ۱۹ بیٹریاں قول زیر دی گئی تھیں	۵۲۴۵۷۸	۳۶ ۳۹۵۱۹
۳۳۱۴۳ گھوڑے) مع ۱۴ گھوڑے بیٹری باٹرین کے	۹۴	۳۵۹۷۸	۳۱۰۶۲۷	قلعہ کے تروپ		
(۲۵۷۰ آدمی ۱۸۴۳ گھوڑے اور ۴۸ توپیں ...				۱۳۵ انفنٹری پلٹنیں	۱۳۴۴۹۱	۵۶۷ ۰
۹۴۵ پلٹنیں ۵۲۰ اسکواڈرن ۳۸۳ بیٹریاں	۴۱۴۶	۳۸۸۵۹۳	۱۲۹۳۲۱۳	فنلینڈ کی سینڈ پر (ملیشیا) پلٹنیں	۶۶۱۷	۰ ۰
کانگ (ٹینون ڈویژن کے)				۱۵۴ ملٹری پلٹنیں	۷۱۷۹۶	۰ ۰
۳۴۸ اسکواڈرن دان کے	۰	۵۸۰۱۳	۵۳۰۹۲	۱۱۶ ہاوے کی پلٹنیں	۲۰۴۸	۱۱۶۸ ۲۸
۱۹۶ " کریال کے	۰	۳۳۹۳۵	۲۹۱۲۹	۱۴۳ پلٹنیں ۱۵۴ ملٹری پلٹنیں اور ۱۶ بیٹریاں	۲۱۰۹۲۱	۱۷۳۵ ۲۸
۴۸ کمپنیاں کریال انفنٹری کی تقریباً	۰	۱۷۱۶	۹۰۸۴	سکنڈ ریزرو یا زیر پاس		
۶۶ اسکواڈرن ترک کے	۰	۱۱۷۳۴	۹۸۶۴	اسین کاڈر (فنلینڈ فوج) ہدایت کیلئے مین اور ٹرالی کے		
۱۲ " استراخان کے	۰	۲۱۱۵	۱۷۹۴	وقت مرتب کیجاتی ہے جب فوج روانہ ہوتو اوس سے		
۴۹ " یورال کے	۰	۸۴۶۳	۷۰۴۵	حسب ذیل کمپنیاں تیار ہو جائے گا۔		
۱۰۴ " ارینبرگ کے	۰	۱۷۹۹۹	۱۵۵۹۰	۲۰۱ انفنٹری اور رائفل مین پلٹنیں	۲۲۷۶۳۳	۱۰۰۵ ۰
۹۳ " سائبیریا اون سمیری چینک				۱۱۲ اسکواڈرن	۲۰۷۲۰	۲۳۸۵۶ ۰
ٹرانس بیکالیا آمور اور اوسیری کاسکون کے	۱۶۱۸۲	۱۶۱۸۲	۱۴۱۰۵	۱ فنلینڈ کا اسکواڈرن	۱۸۴	۱۸۱ ۰
۳۸ گھوڑ چڑھی بیٹریاں	۹۵۳۸	۹۵۳۸	۷۰۳۰	۴۸ بیٹریاں	۴۹۱۳۶	۳۳۶۰ ۹۲
۳۰ ٹرانس بیکال اور آمور کی کمپنیاں	۲۴۰	۲۴۰	۶۶۹۶	۲ سیپر کی پلٹنیں	۵۱۶۰	۳۲ ۰
				۵۶ کیوری کے رسالے	۵۶۷۰	۷۶۷۰ ۰
				میزان تقریباً	۴۹۰۴۹۳	۲۸۶۰۴ ۹۲
	(۲۴۶)	(۱۵۹۸۳۵)	(۱۵۴۰۱۴)	لوکل ٹروپ		
				پیرن ٹنگ۔ وارو ٹنگ (زمانہ جنگ کی فوج) اہمیت جو		۰
۱۸۶۸ اسکواڈرن ۴۰ کمپنیاں اور ۴۸ گھوڑ چڑھی بیٹریاں				سے قبل وقت درپیش نہیں ہو سکتی۔		
یا یوں کہ علاوہ ۱۱۸۵ اسکواڈرن اور ۴۸ گھوڑ چڑھی	۱۶۲	۱۱۳۸۵۶	۱۲۲۲۵۴		۱۰۱۰۳۹	۱۵۵۰۰ ۰
بیٹریوں کے جنکا اوپر ذکر ہوا۔				میزان فوج زمانہ جنگ	۲۵۳۲۴۲۶	۵۷۸۴۹۶ ۱۲۶۴

جنگ اور تخمینہ کے لحاظ سے اب افسر اور سپاہی کی روس کی فوج حسب ذیل ہیں

	افسر	سپاہی اور شاگرد پیشہ	گھوڑے
ٹروپ کی فوج	۵۱۳۵۳	۲۳۵۹۷۲۰	۴۹۲۹۱۷
مشترقی سائبیریا	۱۰۳۴	۴۲۲۳۴	۷۸۰۷
ترکستانی سائبیریا	۷۷۳	۳۴۳۳۸	۱۳۴۲۵
ترکستان	۱۲۹۱	۵۲۱۰	۱۰۶۸۰
فنلینڈ کے فوج	۵۱۱	۲۰۴۱	۲۵۸۶
	میزان وار ٹوٹنگ (زمانہ جنگ) ۵۴۹۵۶	۲۵۲۱۴۳	۴۹۷۴۱۵

افسوس یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روس کی سلطنت خالص یورپی روس سے زمانہ جنگ میں ۱۹ آرمی کورز (دستہ ہائے فوج) اول لائین میں بھیج سکتی ہے جنکی امداد کیلئے ہر ایک آرمی کورز کو ایک ڈیویژن اور کمک کے طور پر بھیجی جا سکتی ہے اور اسطرح پر ۱۳۵۵۰۰۰ فوج جرار میدان جنگ میں آسکتی ہے۔ اور ریزرو اور سروے ملیشیا کے ساتھ جو تقریباً چار لاکھ کے ہے ایک دوسری فوج تیار ہو سکتی ہے جس سے دوسری لائن پر تقریباً ۱۱ لاکھ فوج جرار موجود ہو سکتی ہے۔

۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء کو ایک جدید حکم جاری ہوا ہے کہ ریلوی کے تمام ملازم فوج کی روانگی کے وقت فوجی حکام کی اطاعت کریں۔ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۹۱ء کو ایک اور حکم ہوا ہے کہ ادنی درجہ کے عہدہ داروں میں سے جو بوجہ عدم تعلیم کے افسروں کے درجہ پر ترقی نہیں کر سکتے ہیں ایک ماتحت افسروں کا نیا درجہ بنایا جائے اور اسیطرح اون کلرکوں کے لئے بھی حکم ہے جو فوجی صیغوں میں ملازم ہیں۔ اس سے یہ غرض ہے کہ جب وقت فوج کشی کیجائے گی اور اس سبب سے بہت سے عہدہ دار باہر کو چلے جائینگے تو اونکی جگہ ان لوگوں سے کام لیا جائیگا اور ہزارہا بنے بنائے عہدہ دار اونسے نکل آئین گے۔

سنہ ۱۸۹۲ء میں اور بھی احکام جاری ہوئے ہیں کہ جس سے ملیشیا فوج زمانہ جنگ میں بہت جلد مرتب ہو سکے۔ دو امی کاڈر (افسران فوج) بنائے جانے کو ہیں اور ایک جدید (تیسرا) مارٹر رجمنٹ مغربی سرحد پر تیار کیا گیا ہے۔

۳۔ جہازی بیڑہ

روسی جہازی بیڑہ کے دو بڑے بڑے ڈویژن (حصہ) ہیں۔ حلقہ جہازات بحیرہ بالٹک اور حلقہ جہازات بحیرہ اسود۔ یہ دونوں حلقے پھر کئی سیکشن (حصوں) پر منقسم ہیں سان میں سے تین تو بحیرہ بالٹک میں

یا اوسکے قریب ہین اور ۲ بحر اسود یا اوسکے قرب وجوار مین رہا کرتے ہین - ان ڈویژنون مین اوس طرح پر سفید آسمانی سرخ رنگ کے جھنڈے ہوتے ہین جو قوم ڈنمارک کا تھا مگر جھنڈے کے رنگ سے امیر البحر ان کے درجے کو کوئی تعلق نہین ہے -

سنہ ۱۸۹۲ء کی سرکاری رپورٹون سے روس کے ملازمان بیڑۂ جہازی کی تعداد حسب ذیل معلوم ہوتی ہے

(۱) حلقہ بالٹک مین ۳۳ مکمل اور ۴ بنتے ہوئے آئرن کلیڈ (آہنی) جہاز ہین (پانچ مکمل اور ۴ بنتے ہوئے جہازون کا سکواڈرن ہے - ۴ ٹرٹ جہاز ۳ بیٹری جہاز ۳ ووٹرٹ کے مانیٹر اور ۱ ایک ٹرٹ کے مانیٹر حفاظت ساحل کیلئے ہین - ۶ بیلٹڈ (پٹی دار) کروزر اور ۲ ڈیک پر اکمنڈ (تختہ بندی کی حفاظت کئے ہوئے) کروزر ہین) ۱۱ کروزر ۳ تارپیڈو کروزر ۳ سمندر مین اندر جانیوالے بیلٹڈ توپون کے جہاز ۱۱ توپون کے جہاز حفاظت ساحل کیلئے ۸ سمندر مین جانیوالے اسٹیمر (دخانی جہاز) ۵ امپیریل یاٹ (بادشاہی سیر کی کشتیان) ۷ امپیریل اسٹیمر ۶ ٹرانسپورٹ (باربرداری کے جہاز) ۲۴ بڑے تارپیڈو کے کشتیان (جو اکثر نئی ہین) ۹۰ تارپیڈو کی کشتیان ۳ ٹارپیڈو ٹریننگ (مشق اور قواعد آموزی کی) کشتیان اکاروٹ (یعنے ڈاک کا جہاز) ۲۲ اسٹیمر بندرگاہ کے کارو بار کے واسطے ۱۰ اکسٹم (درآمد و برآمد مال کے) اسٹیمر اور چھوٹے کرافٹ (ایک قسم کے چھوٹے جہاز)

۲ حلقہ بحر اسود مین ہین ۶ آئرن کلیڈ (کیتراین ثانیہ چما سنوپ ٹوکو اپاسل (دوازدہ رسل) ٹری شوٹلیا جارجی پوبیدونوسٹز) ۲ پولپوکاس حفاظت ساحل کے لئے - اکروزر (پامیاٹ مرکوریا) ۳ تارپیڈو کروزر (سیکن کزرسکی گوائڈن) ۶ توپون کی کشتیان ۳ اسٹیمر (اوپٹ ۲۹۲۰ ٹن کا ارکلک کولچڈا) ۹ ٹرانسپورٹ ۱۶ بڑی تارپیڈو کی کشتیان - ۷ چھوٹی تارپیڈو

۳ اسٹیمر بندرگاہ کے کاروبار کے واسطے۔

۳ بحر خضر کا فلوٹلا (چھوٹی کشتیون کا بیڑہ) ۲ توپ خانہ کی کشتیان ۵ اسٹیمر اور ۲ اسٹیمر بندرگاہ کے کاروبار کے واسطے۔

۴ سائبیریا کا فلوٹلا۔ ۴ توپ خانہ کی کشتیان (ریڈشور کورویٹس بوبر ہوچ) ۲ بڑی تارپیڈو کی کشتیان۔ ۶ چھوٹی تارپیڈو کی کشتیان۔ اور ایک اسٹیمر بندرگاہ کے واسطے۔

بحر پیسفک کے اسکواڈرن (حلقہ جہازی) مین ۲ آرمرد (مسلح اور غلاف دار) جہاز ۳ بغیر آرمرد کے کروزر اور ۲ توپ خانہ کی کشتیان ہین۔

روس کا آئرن کلیڈ حلقہ جہازی جس مین ۴۰ مکمل اور ۹ غیر مکمل اور ۵ زیر ساخت جہاز ہین سنہ ۹۲ء کے اخیر مین ان جہازون سے مرتب ہوا تھا جو نقشہ ذیل مین درج ہین۔ یہان توپون کی تعداد مین وہ توپین شامل نہین ہین جنکے دہانہ چھوٹے اور کئی کئی نالون کی ہین۔

آئرن کلیڈ ون کے نام اور ان کا سنہ جبکہ وہ پانی مین چھوڑے گئے	زرہ کی موٹائی جہاز کے کس حصہ کی	توپین: تعداد	توپین: انچہ	کتنے گھوڑے کی طاقت ہے	سطح کی جگہ جس کی جہازی ٹن ہر فٹ کب	رفتار فی گھنٹہ میلون مین
جہازات بڑے (جنکے جنمین توپین چڑھائی جاتی ہین)	انچہ					
پیٹر دی گریٹ سنہ ۱۸۷۲ء	۱۴	۴	۱۲ انچہ	۸۷۵۰	۹۳۴۰	۱۴۰
الگزینڈر ثانی سنہ ۱۸۸۷ء	۱۴	۴ ۴ ۴	۹ " ۶ " ۱۲ "	۸۵۵۰	۸۴۴۰	۱۶۰
نکولاس اول سنہ ۱۸۸۹ء	۱۴	۲ ۴ ۴ ۴	۱۲ " ۹ " ۶ "	۹۰۰۰	۸۴۴۰	۱۶۰
کیتھرائن ثانیہ سنہ ۱۸۸۶ء ناتپاتی کی صورت	۱۶	۱۳	۱۲ " ۶ "	۹۰۰۰	۱۰۱۸۰	۱۵۰
چیما " غلاف دار ۱۲ اور	"	"	۱۲ " ۶ "	۹۰۰۰	۱۰۱۸۰	۱۵۰
سنوپ سنہ ۱۸۸۷ء ۱۴ انچہ کے پرون سے	"	"	۱۲ " ۶ "	۹۰۰۰	۱۰۱۸۰	۱۵۰
لوارن سنہ ۱۸۹۱ء (۱)	۶	۱۴	۱۲ " ۶ "	۹۰۰۰	۹۴۸۰	۱۵۰
ٹولوا پاسیلز سنہ ۱۸۹۱ء	۰	۰	۰	۹۰۰۰	۸۱۱۹	۱۲۶
ٹری سرپائٹیا " (۱)	۰	۰	۰	۰	۱۳۴۸۰	۰

جارجی پوبی دونوسٹس	۱۸۹۳ء	۰	۰	۰	۱۰۰۰۰	۱۰۲۸۰	
کنگٹ	۱۸۹۰ء	۹	۱۴	۶ ۸ ۶ ۱۹ انچ	۶۰۰۰	۶۵۹۲	۱۴½
سیواسٹولیول (۱)		۰	۰	۰	۱۰۶۰۰	۱۰۹۶۰	۰
پیٹروپاولوسک (۱)		۰	۰	۰	۱۰۷۰۰	۱۰۹۹۰	۰
پولٹاوا (۱)		۰	۰	۰	۱۰۶۰۰	۱۰۹۶۰	۰
سیسوی ویلیکی (۱)		۰	۰	۰	۸۸۸۰	۸۵۰۰	۰
کروزر بیلیڈ							
مٹین	۱۸۷۶ء	۷	۱۶	۴ ۸ ۱۰ انچ	۵۲۹۰	۵۷۴۰	۱۲۱۰
ڈیوک آف اڈنبرا	۱۸۷۴ء	۶	۱۲	۱۲ ۶ ۸ "	۵۲۲۲	۴۶۰۰	۱۲۱۵
جنرل اڈمرل	۱۸۷۳ء	۶	۱۲	۴ ۶ ۸ "	۴۳۷۲	۴۶۰۰	۱۲۱۰
مٹری وانسکوئی	۱۸۹۴ء	۶	۱۶	۴ ۸ ۶ "	۷۰۰۰	۵۷۹۶	۱۵۱۵
ولاڈومرماز کمہ	۱۸۹۳ء	۶	۱۶	۴ ۶ ۱۲ "	۷۷۰۰	۵۷۹۶	۱۵۱۰
پامیاٹ ازوا	۱۸۹۹ء	۶	۱۶	۴ ۸ ۶ "	۸۰۰۰	۶۰۰۰	۱۸۱۰
ایڈمرل ناکیموف (کچھ کچھ بیلیڈ بارٹ کروزر)	۱۸۹۵ء	۱۰	۱۸	۸ ۶ ۱۲ "	۸۰۰۰	۷۷۰۰	۱۷۱۵
ایڈمرل کارنلاف	۱۸۸۶ء	۲½	۱۴	۸ ۶ ۱۰ "	۸۲۶۰	۵۰۳۰	۱۸۱۵
رورک	۱۸۹۲ء	۱۰	۲۶	۶ "	۱۲۴۵۰	۱۰۹۳۳	۱۹
جہازات ٹرٹ (سمندر میں اندر جانیوالے)				۴ ۸ ۱۶ " ۶ ۳ پنچ			
ایڈمرل چیچاگاف	۱۸۸۸ء	۶	۲	۱۱ انچ	۲۰۶۰	۳۵۱۲	۱۰۱۸
ایڈمرل اسپریڈیان	۱۸۸۸ء	۶	۲	"	۲۰۰۷	۳۷۴۰	۱۰۱۰
ایڈمرل گریگ	۱۸۸۶ء	۳½	۳	"	۲۰۳۰	۳۵۴۶	۱۰۱۳
ایڈمرل لازارف	۱۸۸۷ء	۳½	۴	۱۳ ۱۱ "	۲۰۰۴	۳۶۳۰	۱۰۱۱
ایڈمرل یوشاکاف (۱)		۰	۰	۱ ۹ "	۱۴۵۰۰	۱۱۷۰۰	۰
فرانگیٹ بارٹری							
نیاز پوجارسکی (۲)	۱۸۸۸ء	۳½	۱۰	۸ ۲ ۶ "	۲۰۳۵	۴۵۰۵	۱۲۱۵
پیٹروپاولوسک (۳)	۱۸۶۵ء	۳½	۰	۰	۲۸۰۸	۶۰۴۰	۰
بارٹری جہاز							
پریونیٹ	۱۸۸۳ء	۳½	۱۵	۱۰ ۸ ۴ انچ	۱۰۶۷	۳۱۷۵	۹۱۰
نیٹرل سینیا	۱۸۸۴ء	۳½	۱۴	۱۴ ۹ ۱ "	۱۶۳۲	۳۲۹۴	۸۱۰
کریمل	۱۸۸۵ء	۳½	۱۴	۱۴ ۸ "	۱۱۲۰	۳۶۶۵	۸۱۵
ووٹرٹ کے مانیٹر							
چارودیکا	۱۸۸۷ء	۳½	۴	۹ "	۶۸۶	۲۰۲۶	۸۱۷
روسلکا	۱۸۸۷ء	۳½	۴	۹ "	۷۰۵	۱۹۶۰	۸۱۰
اسمرچ	۱۸۸۴ء	۳½	۲	۹ "	۷۰۰	۱۵۳۰	۸۱۰
ایک ٹرٹ کے مانیٹر							

(۱) نیچا جہاز جواب بند ہے

(۲) اب ان کا نام لینن گراڈ ہے

(۳) اب یہ میوزیم کا کام دیتا ہے

(۴) اب یہ میوزیم کا کام دیتا ہے

اسٹریلز			۲		۴۴۴	۱۴۳۱	۶۲۰
ادنبارو گ			۲		۴۶۰	۱۴۰۷	۶۲۰
لینک			۲		۴۹۰	۱۵۱۶	۶۲۰
برمنیسوٹرز		۱۹۶۴ء	۲	۹ انچ	۴۸۰	۱۳۹۲	۶۲۰
یورا گان			۲		۴۳۲	۱۵۶۵	۶۲۰
تفن			۲		۴۵۳	۱۵۶۵	۶۲۰
باوا			۲		۳۳۵	۱۵۹۱	۷۲۲
پیرن			۲		۳۳۸	۱۵۴۹	۶۲۰
ویتسپن			۲		۵۲۹	۱۴۴۹	۶۲۰
کولڈن			۲		۴۸۰	۱۶۶۶	۶۲۰
گول آئرن کلیڈ							
وائس ایڈمرل یوپاف		۱۸۷۵ء	۱۶	۱ ۱۲ انچ	۳۰۶۶	۳۵۹۰	۸۲۲
نوگورود		۱۸۷۳ء	۹	۱ ″ ۱۱	۳۰۰۰	۲۷۰۶	۶۲۵
ڈیک پر اکنڈ کروزر۔							
رینڈا		۱۸۸۵ء	۱۰	(۲) ۱/۲ ۶ ″	۳۰۰۰	۲۹۵۰	۱۴۲۰
وٹیاز		۱۸۸۶ء	۱۰	(۲) ۱/۲ ۶ ″	۳۰۰۰	۲۹۵۰	۱۴۲۰
بلنڈ توپ خانہ کی کشتیاں							
گروزیاسچی		۱۸۸۹ء	۲	۲ ۰	۲۰۰۰	۱۴۹۲	۰
اوٹواجنی		۱۸۹۲ء	۲	۲ ۰	۲۰۰۰	۱۴۹۲	۰
گریم یاسچی		۱۸۹۲ء	۲	۲ ۰	۲۰۰۰	۱۴۹۲	۰

تنبیہ ۱۲ انچ کی توپ کا وزن ۴۰ ٹن ہے۔ ۱۱ انچ کا ۲۸ ٹن۔ ۹ انچ والی کا ۱۲½ سے ۱۵ ٹن تک۔ ۸ انچ والی کا ۹ ٹن۔ ۶ انچ والی کا ۴½ ٹن۔ اون جہازون کی توپون کا وزن جو اب بن رہی ہین یہ ہے۔ ۱۲ انچ والی کا ۵۴ ٹن۔ ۱۰ انچ والی کا ۱۴ اور ۱۵½ ٹن۔

سنہ ۱۸۸۰ء تک روسی آئرن کلیڈ حلقہ مین سب سے طاقت ور جہاز جو مکمل تھا وہ غیر مستول کا ٹرٹ جہاز پیٹرو دی گریٹ تھا۔ مگر تین آئرن کلیڈ چپا کیتھرائن ثانیہ اور سینوپ اب اوس سے بھی زیادہ طاقتور موجود ہین۔ اون کی لمبائی چوڑائی تو وہ ہی ہے۔ طول عموداً ۳۲۰ فیٹ۔ زیادہ سے زیادہ عرض ۶۹ فیٹ۔ اوسط ڈرافٹ (عمق آب جس مین جہاز تیرتے وقت ڈوبا رہتا ہے) ۲۶ فیٹ سینوپ کے آرمر (غلاف) کی موٹائی بیلٹ (پٹی) سے اوپر ۱۶ انچ سے لیکر ۱۸ انچ تک ہے اور گیند مین ۱۲ انچ ہے۔ اوپر دو توپین بارہ بارہ انچ والی ہین جنکے گولہ کا ٹپا ۱۳ میل ہے

نکولاس اوّل اور الگزینڈر ثانی بھی بڑے غضبناک جہاز ہین - اور دونون ایک ہی قسم کے ۴۲۶ فیٹ لنبے اور ۶۷ فیٹ چوڑے ہین - نکولاس کا بیلٹ ۵ فیٹ چوڑا اور ۴ سے ۱۴ انچہ تک موٹا ہے جسکے پیچھے ۱۲ انچہ کی موٹی لکڑی لگی ہوئی ہے - اوسپر دو توپین ۱۲ انچہ والی چار ۹ انچہ والی آٹھہ چھہ انچہ والی رہتی ہین - علاوہ برین دس توپین ۲ انچہ والی - اور بہت سی چھوٹی چھوٹی توپین جنسے نہایت سرعت سے فیر کئے جاتے ہین - اور تارپیڈو چھوڑنے والے آلے اوسپر موجود ہین اور اوسکا ٹرٹ فولادی ۱۰ انچہ آرمر کا موٹا ہے - رفتار فی گھنٹہ ۱۸ میل ہے - اسی قسم کا ایک جہاز ۱۸۸۷ء مین اور دو اور جہاز ۱۸۸۹ء مین بمقام نکولائف اور سیباسٹوپول بنا شروع ہوئے تھے - لوارن کا طول ۴۳۸ فیٹ اور عرض ۶۷ فیٹ اور ۲۵ فیٹ ڈرافٹ ہے علاوہ بھاری بھاری توپون کے ۱۶ ہاکس کی توپین اور بہت سی ہوائٹ ہیڈ تارپیڈو کے چھوڑنے والی آلے بھی اسپر رہین گے - گنگٹ ۲۷۸ فیٹ لنبا ۶۲ فیٹ چوڑا اور ۲۶ فیٹ ڈرافٹ کا ہے - اوسکا بیلٹ ۱۶ انچہ موٹا اور اوسپر ۶ توپین ۹ انچہ والی ہین اور ٹرٹ بھی ہے سوائے اسکے اوسپر ۶ توپین چھہ انچہ والی اور بہت سی ہاکس کی توپین بھی رہا کرتی ہین - ان کے بعد بیلیڈ کروزر ہین - ڈیوک آف ڈنبرا اور جنرل ایڈمرل دونون کا طول ۴۷۰ فیٹ عموداً اور ۶۸ فیٹ ہے اور لوہے کی بنی ہوئی ہین لکڑی چڑھی ہوئی ہے - ان کروزرون کی بائی ڈک پر آرمر نہین ہے مگر توپین اسطرح لگائی گئی ہین کہ جنسے ہر طرف فیر کیا جا سکتا ہے یا میاٹ از وا بیلیڈ کروزر (جسکے معنے ہین "یادگار آرف") ۳۷۸ فیٹ لنبا ہے - یہہ اوس قسم کا جہاز ہے جیسے برٹش بیڑے مین امپریوس ہے مگر اوسپر تہہ پارا نیسے بھاری

نہین ہین - رُوڈرک کروزر جو ۱۸۹۲ء مین پانی مین چھوڑا گیا ہے روسی بیڑے مین سب سے بڑا ہے وہ ۴۲۶ فیٹ لمبا اور ۶۷ فیٹ شہتیر اور ۲۵ فیٹ ۹ انچہ ڈرافٹ کا ہے - آبرھر نیچے کو پانی کی لائن پر ۱۰ انچہ موٹی اور نیچے کیل لینے جہاز کے پیندے کی بیچ والی لکڑی تک ۵ انچہ ہے - اوسپر جا پتوپین ۱۸ انچہ والی ٹرٹ مین - ۱۶ ۱۶ انچہ والی چہہ ۴ ½ انچہ والی اور ۱۶ ۴۷ اور ۳۷ ملیمیٹر کی جلد فیر کرنے والی توپین چڑہائی جائین گی اور ۲ تار پیڈو چھوڑنے والی آلہ اور ۲ تار پیڈو کی کشتیان ۱۵ فیٹ لمبی بھی اوسکے ساتھہ ہونگی اوس کی تخمینی رفتار ۱۸ میل فی گھنٹہ ہوئی جس مین ۶۶۷ آدمی سوار ہوا کرینگے -

اون جہازون مین سے جو ۱۸۹۲ء مین پانی مین چھوڑے گئے وا ویڈو کروزر ۶۰۰ ٹن کا اور ۱۹۰ فیٹ لمبا ہے اوسکی رفتار ۲۲ میل تک ہے - ایک تار پیڈو کی کشتی پرنا جو ہاور مین بنی ہے ۱۲۰ ٹن اور ۱۳۸ فیٹ لمبی ہے اوسکا شہتیر ۱۴ فیٹ ۹ انچہ کا اور رفتار ۲۲ ¾ میل تک ہے - اسپر ۳ تار پیڈو کے آلات اور ۲ ۱ ½ انچہ والی ہاکس کی توپین چڑہائی جائین گی - فولادی غلاف کا مانیٹر اوداجنی ۲۳۷ فیٹ لمبا ہے اوسکے سہ رخی پھیلنے والے انجن مین دو ہزار گھوڑون کی طاقت ہے - اوراوسپر ۲ بڑی بڑی توپین اور تار پیڈو کے آلے اور ہاکس کی توپین چڑہائی جائین گی - یہہ جہاز تو روس مین بنا تھے مگر اسیکے ساتھہ کا ایک اور جہاز گریمیچی جرمن مین تیار ہوا ہے -

چار نئے آئرن کے کلیڈ ۱۸۹۲ء مین بمقام سینٹ پیٹرزبرگ بنا شروع ہوئے تھے جن مین سے سیواسٹوپول پیٹروپاولوسک کی لمبائی ۳۵۶ فیٹ اور شہتیر ۷۰ فیٹ اور

۱۰۹۶۰ ٹن وزن اور اون مین ۱۰۶۰۰ گھوڑون کی طاقت ہے ۔اور پولٹا وابھی اسیطر حکا ہے اور سیسوے ویلیکی ۳۳۲ فیٹ لنبا ۶۸ فیٹ شہتیر کا اور ۸۸۰۰ ٹن وزن کا اور ۵۰۰۰ گھوڑون کی طاقت کا ہے ۔اسیطرح کا ایک اور بیلیٹڈ کروزر ڈیمیرل پوشتا کاف بھی حفاظت ساحل کیلئے ہے ۔تارپیڈو کی بار برداری کا جہاز پگ ۲۴۰ فیٹ لنبا سوئیڈن مین بنا ہے ۔اوسکی مشین مین ۱۹۸۰ گھوڑون کا زور ہے ۔اور رفتار فی گھنٹہ ۱۴٫۷ میل ہے ۔ایسا ہی ایک اور جہاز ڈنمائی بن رہا ہے جو بحر اسود کے بیڑے کے لئے ہوگا ۔

۱۸۹۲ء مین ابرک کلپر (تیز رفتار جہاز) اور پاپونٹس ٹرانس لورپٹ اور مارٹر سولول نر پاتوپخانہ کے جہازون کو اور آمور اسٹیمر کو جو سائبیریا کے فلاٹیلی مین تھی فہرست بیڑہ جہازی سے خارج کر دیا گیا ہے ۔

فالنٹر بیڑہ مین جو امن چین کے زمانے مین سکمالین کو جلا وطنون کے لیجانے اور وہان کی تجارت کے کام مین آتا ہے اور لڑائی کے زمانے مین لڑائی کا کام دیتا ہے ۹ کروزر ہین جن مین سے سارٹوچھا چف ۵۰۰۰ ۰۰۰ ۷۸۴۰ ٹن کے ہین اور آرل اور روسیا جاپان کی عجیب وغریب رفتار ۱۸½ و ۱۶ و ۱۹ و ۱۵ میل فی گھنٹہ ہے ۔باقی دوسرے جو ۱۰ میل سے ۱۱ میل تک چلتے ہین درحقیقت ٹرانسپورٹ ہین ۔سالگذشتہ مین پانچ نئے جہاز اس بیڑے کے لئے خریدے اور بنائے گئے ہنین اور تین اور بن رہے ہین ۔

قواعد آموزی کا جہاز ماریاک ۱۰۴۵ ٹن کا ہے اسپر ۶ چار پونڈر اور ۴ ہاکس اور ایک بارانور سی توپ ہے ۔

سنہ ۱۸۹۲ء مین امپیریل بیڑہ مین ۱۸۲ ایڈمیرل نائٹ ایڈمیرل وائس ایڈمیرل اور جنرل اور ۱۰۰۷ کپتان اور لفٹنٹ اور مڈشپ مین تھے۔ سوائے اسکے ۳۴۹ دوسرے افسر جیسے انجنیر رہنمایان جہاز گولہ انداز وغیرہ تھے۔ اور جہازون کے ملاحون کی تعداد جو سمندر مین اندر کام کرتے تھے ۲۵۹۶۴ تھی۔ یہہ لوگ فوج کے سپاہیون کی طرح ہین۔ اور رنگروٹون کی طرح بھرتی کئے جاتے ہین۔ ان کے ملازمت کی مدت دس سال ہے جس مین سے سات برس جنگی خدمت پر اور تین برس ریزرو مین رہنا ضرور ہے۔

پیداوار اور حرفہ

۱ - زراعت

روس خاص کی پچاس گورنمنٹون کا کل ملک سنہ ۱۸۹۲ء مین سوائے جزائر ارکنہگیلسک اور آراضی چراگاہ ملک قلماق وکرغیز (۴۰۹۲۵۰۶۰ ایکڑ) کے حسب ذیل مالکون مین منقسم تھا۔

مالکان	رقبہ مزروعہ	غیر قابل الزراعت وسڑک وغیرہ
	ایکڑ	ایکڑ
سرکار	۴۱۰۸۰۱۸۶۷	۱۳۹۳۹۷۴۹۸
خاندان شاہی	۱۹۸۹۰۸۳۵	۰
دہاقین	۳۷۳۳۱۰۴۹۶	۳۵۵۴۰۷۳۵
پریویٹ مالکان	۲۹۴۵۰۴۵۸۲	۳۵۱۱۵۵۵۷
یورپین	۱۰۹۸۵۰۷۷۸۰	۲۱۰۰۵۸۷۷۰

پولینڈ مین ۵۵ فیصدی رقبہ قابل الزراعت ہے اور کل رقبہ مین سے نصف پریویٹ لوگون کی ملکیت ہے۔ دو جنس کے مالک دہقان ہین اور ایک عشر سرکار اور اوجاعتون

کے قبضے مین ہے۔

استخلاص آراضی کی حالت بدست غلام آزاد جماعتہاے دیہی کے یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء تک حسب ذیل ہے۔ یہہ حالت روس اور مغربی صوبون کی جہان کہ دیہاتیون کے واسطے استخلاص آراضی مین قانون سنہ ۱۸۶۱ء کی رو سے زیادہ مروت برتی گئی ہے جداجدا دکھائی گئی ہے۔

	روس	مغربی صوبجات
تعداد ذکور دہاتیین جنہون نے سرکاری امداد سے معاوضہ دیا	۶۶۲۷۹۳۲	۲۵۱۴۲۲۶
تعداد ایکڑ جو چھوڑ دیے گئے۔	۶۱۴۱۰۴۳۱	۲۷۴۳۰۰۲۲
قیمت آراضی روبلون مین۔	۷۰۲۸۵۵۱۵۳	۱۸۴۳۴۹۲۸۹
اوسط قیمت ایک حصہ	۱۰۶ روبل ۴ کوپک	۶۴ روبل ۵۴ کوپک
اوسط مقدار ایک حصہ ایکڑون مین	۹٫۴	۰
اوسط قیمت فی ایکڑ	۱۱ روبل ۴ کوپک	۶ روبل ۳۵ کوپک
اوسط تعداد وضیہ سابق مالک آراضی فی حصہ جو سرکاری راہن بنک کا چاہیے تھا	۳۷٫۰ ″ ۳۹ ″	۲۷ ″ ۲ ″
اوسط تعداد زر جو فی حصہ مالک آراضی کو دیا گیا۔	۶۸ ″ ۲۶ ″	۳۷ ″ ۵۲ ″

سوا سے اس کے ۳۷۴۳۹ پٹہ دارون نے اپنے حصے کے ۱۸۸۲۵۷۴ ایکڑون کی بابت ۲۱۲۴۳۴۰۱ روبل جنوبے روس اور مغربی صوبون مین دے دیے اور یہہ روپیہ قانون سنہ ۱۸۶۸-۸۸ء کے بموجب دیا گیا جس کی رو سے پرایویٹ لوگون کا حق ملکیت آراضی بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

سنہ ۱۸۹۲ عیسوی مین کل آراضی کے تعداد اور پرایویٹ ملکیت کی تعداد نقشہ مندرجہ صفحہ دیگر سے ظاہر ہوگی۔

نقشہ ملاحظہ طلب ہے

قسم اراضی	کل	ایکڑ	پرائیویٹ ملکیت	ایکڑ
رقبہ مزروعہ	۲۸۷۹۷۹۵۵۲	۲۶۵۲	۸۰۰۶۳۲۷۱	۲۷۵۳
باغات چراگاہ گھاس وغیرہ	۱۷۴۹۵۸۷۳۴	۱۵۷۹	۶۸۶۲۸۲۶۹	۲۳۶۲
جنگلات وغیرہ	۴۲۵۵۲۰۷۱۴	۳۸۶۸	۱۱۰۶۹۷۴۸۶	۳۷۷۶
غیر قابل الزراعت شرکی وغیرہ	۲۱۰۰۵۸۷۷۰	۱۹۰۱	۳۵۱۱۵۵۶۶	۱۱۷۹
میزان	۱۰۹۹۵۰۷۷۰۰	۱۰۰۷۰	۲۹۳۵۰۴۵۸۲	۱۰۰۷۰

وسط روس کے رقبہ مزروعہ مین سے ۶۶ فیصدی زیر کاشت تھا۔ جنوبی روس مین ۷۸ فیصدی۔ شمالی اور جنوب مشرق روس مین ۱۰ فیصدی۔ اور استراخان صرف ۸ فیصدی مین کاشت ہوتی تھی۔

فصل - یورپی روس مین علاوہ فنلینڈ کے جو غلے تین سال گذشتہ مین پیدا ہوئے اون کی تعداد حسب ذیل ہے۔

		گیہوں	رای	(بارلی) جو	(اوٹ) ایک قسم کا جو	دیگر غلات	میزان	آلو
یورپی روس	سنہ ۱۸۸۸ء	۳۰۸۵۹۰۰۰	۸۸۰۰۰۰۰۰	۱۷۰۳۶۰۰۰	۶۶۴۱۱۰۰۰	۲۴۸۱۶۰۰۰	۲۲۷۱۲۳۰۰۰	۳۸۰۰۶۰۰۰
"	سنہ ۱۸۸۹ء	۲۱۲۴۷۰۰۰	۶۶۸۴۲۰۰۰	۱۴۰۱۶۰۰۰	۵۹۳۰۵۰۰۰	۱۶۳۴۳۰۰۰	۱۷۸۱۵۷۰۰۰	۳۲۷۲۲۰۰۰
"	سنہ ۱۸۹۰ء	۲۵۸۱۳۰۰۰	۸۱۷۱۷۰۰۰	۱۹۷۷۷۰۰۰	۶۵۵۵۵۰۰۰	۱۹۶۰۳۰۰۰	۲۱۲۳۵۴۰۰۰	۴۰۱۰۵۰۰۰
"	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۰۴۹۶۰۶۹	۶۰۴۷۴۰۰۰	۱۴۰۱۲۰۰۰	۵۱۹۷۱۰۰۰	۱۵۲۵۲۰۰۰	۱۶۵۲۰۵۰۰۰	۳۴۹۷۳۰۰۰
"	سنہ ۱۸۹۲ء (۱)	۳۱۱۰۸۰۰۰	۸۵۶۱۳۰۰۰	۱۸۲۴۷۰۰۰	۵۹۳۰۹۰۰۰	۱۶۷۱۰۰۰۰	۱۱۰۵۱۴۰۰۰	۰
پولینڈ	سنہ ۱۸۸۸ء	۱۷۲۲۰۰۰	۵۶۴۰۰۰	۱۳۰۵۰۰۰	۴۲۱۲۰۰۰	۱۰۰۱۰۰۰	۱۴۱۴۶۰۰۰	۱۰۰۱۱۰۰۰
"	سنہ ۱۸۸۹ء	۱۶۱۸۰۰۰	۳۵۴۵۰۰۰	۹۲۳۰۰۰	۳۶۲۸۰۰۰	۴۲۹۰۰۰	۱۰۱۶۳۰۰۰	۱۹۵۱۵۰۰۰
"	سنہ ۱۸۹۰ء	۱۵۳۲۰۰۰	۵۵۰۹۰۰۰	۱۳۸۷۰۰۰	۴۳۶۱۰۰۰	۱۱۴۳۰۰۰	۱۴۰۳۳۰۰۰	۲۱۲۸۲۰۰۰
"	سنہ ۱۸۹۱ء	۱۵۴۷۰۰۰۰	۴۹۹۱۰۰۰	۱۳۲۷۰۰۰	۳۹۳۹۰۰۰	۵۸۸۰۰۰	۱۳۴۱۲۰۰۰	۱۳۷۹۹۰۰۰

سنہ ۱۸۹۱ء مین سرکی گہانس جو جمع کی گئی ہے اوسکی تعداد یورپی روس مین ۲۴۹۲۰۰۰۰ ٹن اور پولینڈ مین ۳۳۷۰۰۰ ٹن تھی۔

(۱) ابتدائی تخمینہ

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۲۴۱۲۱ ایکڑ آراضی مین روس سائبیریا اور کاکیشیا مین تماکو تمام بوئی گئی تھی جس سے ۱۰۶۱۳۰۰۰ ہنڈریٹ ویٹ تماکو پیدا ہوئی لیکن سنہ ۱۸۹۶ء مین ۱۲۸۷۵۰۰ ہنڈریٹ ویٹ (۱۲۰۰۲۵ ایکڑون مین) اور سنہ ۱۸۹۷ء مین ۱۶۲۴۰۰۰ اور سنہ ۱۸۹۸ء مین ۱۲۹۸۲۴۰ ہنڈریٹ ویٹ پیدا ہوئی تھی - سنہ ۱۸۹۹ء مین ۳۴۰ کوٹھیون سے کم نہ تھین جنسے ۱۳۰۷۲۰۰ ہنڈریٹ ویٹ تماکو نکلی اور ۱۳۲۲۰۰ ہنڈریٹ ویٹ تماکو کے سگار وغیرہ بنے (یعنے ۲۳۷۹۵۵۰۰۰ سگار اور سگاریٹ بنے) ۳۴۳۶ ہنڈریٹ ویٹ روسی تماکو کے اور ۳۲۲۱۹۷۰۰ سیگریٹ اور ۲۲۱۵۰۰ سگار باہر کو بھیجے گئے - انگور کی کاشت مین ..... ۱۶ ایکڑ آراضی گھری ہوئی تھی مگر درحقیقت ... ۳۶۱ ایکڑ آراضے مین کاشت تھی - اس مین .... ۴۵۵ گیلن پیدا ہوئی جس مین سے .... ۱۵ جزیرنمائے کریمیا مین پیدا ہوئے تھے - سنہ ۱۸۹۸ء مین آراضی کپاس ترکستان مین ۲۱۴۱۱۵ ایکڑ تھی جس سے نئی روئی ۳۲۵۱۴۸ ہنڈریٹ ویٹ پیدا ہوئی اس مین امریکا کی روئی نصف تھی اور نصف دیسی کپاس تھی - سنہ ۱۸۹۹ء مین اس کی کاشت مین ترقی ہوگئی اور صرف فرغانہ مین ۱۳۶۸۴۰ ایکڑ کپاس تھی جس سے ... ۵۶۷ ہنڈریٹ ویٹ روئی پیدا ہوئی اس مین تقریبًا ..... ۳۰۰ ہنڈریٹ ویٹ امریکا کے روئی تھی - اوس سے بعد اور بھی زیادہ ہوگئی ہے - اور سنہ ۱۸۹۱ء مین صرف ضلع نارشلین (فرغانہ) مین ۳۹۷۲۰۰ ہنڈریٹ ویٹ روئی پیدا ہوئی ہے - اس مین امریکا کی روئی ۲۰۵۰۶۰ ہنڈریٹ ویٹ ہے - اس سال مین وہان دس کارخانے کپاس کے صاف کرنے کے تھے جنسے .... ۱۵ ہنڈریٹ ویٹ روئی صاف کی گئی اور دباکر گٹھے بنائے گئے - ٹرانس کیشیا مین بھی

روئی کی ترقی کے واسطے فکرین ہو رہی ہین - اور ۱۸۹۱ء مین روئی الیزبیتہ پول مین ۲۹۰۰ ہنڈریٹ ویٹ اور اریوان مین ۲۰۰۰۰ ہنڈریٹ ویٹ پیدا ہوئی ہے -

۱۸۸۸ء مین یورپی روس مین سوائے پولینڈ کے ۱۹۶۳۳۴۰ گھوڑے اور ۲۴۶۰۹۲۶۰ شاخدار مویشی اور ۴۴۲۶۵۰ بھیڑین تھین (جن مین سے ۹۵ لاکھ عمدہ نسل کی تھین) اور ۹۲۴۳۰۰۰ سور تھے - یہہ تعداد بلحاظ ۱۸۹۲ء کے بہت ہی کم ہے پولینڈ مین ۲۰۴۲۴۰ گھوڑے ۳۰۱۳۴۰۰ شاخدار مویشے ۳۷۵۴۶۶۵ بھیڑین اور ۱۴۹۹۱۰ سور اسی سال تھے -

۲- جنگلات

یورپی روس کے کل رقبے مین سے قریبًا یک ثلث کے جنگل ہے - حال کی تحقیقاتون سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ یورپی روس پولینڈ فنلینڈ اور کاکیشیا مین جنگل حسب تفصیل ذیل ہے (مگر ان اخیر کے دونون صوبون کی حالت اچھی طرح معلوم نہین)

یورپی روس ۴۲۲۳۰۷۰۰۰ ایکڑ پولینڈ ۶۷۰۶۰۰۰ ایکڑ فنلینڈ ۵۰۴۹۸۰۰۰ کاکیشیا ۱۸۶۶۶۰۰۰ ایکڑ میزان کل ۴۹۸۱۷۷۰۰۰ ایکڑ -

جو کلی جنگل کے رقبے مین اس صدی کی ابتدا کی بہ نسبت ہوئی ہے اوس کی تعداد تقریبًا ۲۳ فیصدی ہے -

جنگلات کی حفاظت کے واسطے ۱۸۸۸ء مین ایک بڑی عمدہ تدبیر کی گئی ہے اور بہت سے جنگل یورپی روس کے ہر صوبے مین ایک خاص کمیٹی کے زیہ نگرانی کر دی گئی ہین -

جنگل کے بعض مقامات جنگلہاے محفوظ قرار دیے گئے ہین۔ اور بعض دریاؤن وغیرہ کے واسطے مقرر کئے گئے ہین اور کسیطرح سے اون کو خراب نہین کیا جاتا ہے۔ درختون کے کاٹنے پر سخت سزائین دیجاتی ہین۔

۳۔ معادن اور معدنیات

روس کی سرزمین مین ہر قسم کی کانین پائی جاتی ہین۔ اور کان کندنی کا کام روز بروز ترقی پر ہے۔ سنہ ۱۸۸۰ء اور سنہ ۱۸۸۶-۹۰ء کے حالات ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

سنہ	سونا	چاندی	تانبا	سیسہ	لوہا	کوئلہ	نمک	تیل	
	گیلوگرام = ۲۷۰۴۶ پونڈ انگریزی		ٹن (۲۸ من کا وزن)						
۱۸۸۰ء	۴۳۲۷۹	۲۹۴۷	۱۰۱۰۴	۱۱۴۶	۴۲۵۶	۲۲۰۳	۴۳۰۰۰		
۱۸۸۴ء	۳۳۴۴۸	۴۳۱۶	۱۳۳۳۶	۷۷۷	۴۱۹۵	۴۵۷۱	۵۳۲۰۰۰	۳۹۳۰۰۰	۲۹۲۰۰۰	۴۰۷۰۰۰	۳۲۰۹۰۰۰	۳۵۲۰۰۰	۷۷۹۰۰۰
۱۸۸۶ء	۳۴۸۸۶	۴۲۴۲	۱۵۳۸۰	۹۷۴	۳۵۷۶	۴۹۱۱	۶۰۲۰۰۰	۴۵۴۰۰۰	۲۱۳۰۰۰	۴۴۲۰۰۰	۲۶۹۰۰۰	۱۱۳۵۰۰۰	
۱۸۸۸ء	۳۵۱۵۱	۲۶۸۶	۱۵۱۳۵	۸۸۷	۶۲۸۴	۵۹۵۷	۶۵۷۰۰۰	۳۵۹۰۰۰	۲۰۱۰۰۰	۴۲۹۶۰۰۰	۲۴۳۲۰۰۰	۱۰۹۶۰۰۰	
۱۸۸۹ء	۳۸۰۳	۲۶۲۲	۱۳۸۵۷	۵۶۹	۶۳۴۳	۵۹۷۸	۷۳۳۰۰۰	۴۲۳۰۰۰	۲۵۸۰۰۰	۴۴۹۶۰۰۰	۳۲۰۹۰۰۰	۱۳۷۰۰۰۰	
۱۸۹۰ء	۳۹۳۹۴	-	۱۳۶۷۶	۸۲۵	-	۵۳۱۸	۸۶۹۰۰۰	۴۲۱۰۰۰	۳۶۵۰۰۰	۵۹۳۳۰۰۰	۳۸۵۷۰۰۰	۱۳۷۱۰۰۰	

سونا خاصکر سائبیریا مین ملتا ہے جہان سے سنہ ۱۸۹۱ء مین ۶۰۵۵۷ پونڈ انگریزی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۶۳۴۳۲ پونڈ دستیاب ہوا۔ اور کوہستان یورال مین بھی نکلتا ہے۔ یہان سے سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۵۴۱۴ پونڈ اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۳۲۱۲ پونڈ ہاتھ لگا تھا۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین چاندی بھی اضلاع ذیل مین حسب تعداد ذیل دستیاب ہوئی تھی۔

الطائے اور نرچینسک سے ۲۶۵۷۰ پونڈ۔ سمی پالاٹنسک سے ۲۶۳۵ پونڈ۔ کاکیس سے

۱۱۱۶ پونڈ نکلے جسکی کل میزان ۳۰۳۲۱ پونڈ ہوئی۔ تانبا اگرچہ کوہ یورال سمیت جہان سے سنہ ۱۸۹۹ء
مین ۱۳۸۱۰ ٹن نکلا) اور کاکیشس سے نکلتا ہے۔ سو بالٹ گورنمنٹ کاکیشیا کے اینریتہ پول
مین ملتا ہے اور سنہ ۱۸۹۹ء مین ۳۲۰۹ پونڈ نکلا تھا اور مینگنز بھی یہان سے ۷۶۷۹۰ ٹن دستیاب
ہوا تھا۔ پارہ جنوبی روس مین سنہ ۱۸۹۹ء مین ۳۶۸۳۹۰ پونڈ برآمد ہوا تھا۔ اور ٹین فنلینڈ مین
۱۲ ٹن بہم پہونچا اور جستہ صرف پولینڈ مین ہی حاصل ہوتا ہے

لوہے کی پیداوار کے لحاظ سے صوبہ اکاٹرینوسلاو روز بروز بڑا مقام ہوتا جاتا ہے سنہ ۱۸۹۹ء
مین اوس سے ۲۰۴۲۵۰ ٹن لوہے کے ڈھیلے اور ۲۶۰۰۰۰ ٹن لوہا اور ۳۰۸۰۰ ٹن فولاد
نکلا تھا۔ آلات کشاورزی کے ساخت جسکی قیمت سنہ ۱۸۶۵ء مین ۲۲ ½ لاکھ روبل تھی سنہ ۱۸۹۵ء
مین تقریباً ایک کرور روبل ہوگئی تھی۔ اور اب اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔

روس اور پولینڈ مین کوئلہ کا سالانہ خرچ سنہ ۱۸۹۸ء مین ۱۱۰۰۴۶۶ ٹن تک پہونچ گیا تھا
جس مین سے باہر سے صرف ۵۲۰۹۰۰۰ ٹن آیا تھا۔ ڈان کے کنارے کی کانین ہر سال بڑھتی
جاتی ہین۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین وہان ۱۳۹۵۰ آدمی اون پر کام کرتے اور ۱۳۵ انجن چلتے تھے
پیداوار اوسوقت ۴۷۲۰۶۶۲ ٹن تھی اور سنہ ۱۸۹۹ء مین ۳۰۶۱۰۰۰ ٹن تک پہونچ گئی تھی۔
اس سے بعد جو کوئلہ کی بڑی بڑی کانین ہین وہ کیلیسے مین واقع ہین (جہان سے
۲۴۳۶۰۰۰ ٹن کوئلہ نکلا) اور گرد و نواح ماسکو مین ہین (جہان سے ۳۰۱۰۰۰ ٹن)
اور یورال مین ہین (جہان سے ۲۵۹۰۰۰ ٹن) کوئلہ نکلا۔ باقی کاکیشیا مین (۳۵۰۰ ٹن)
سائبیریا مین (۶۲۰۰ ٹن) اور ترکستان مین (۶۸۰۰ ٹن) کوئلہ نکلتا ہے۔ کل کوئلہ

جو سنہ ۱۸۸۹ء مین نکلا اوسکی تعداد یہہ ہے - کوئلہ ۷۰۹۰۰۰ ٹن انتھریسائٹ (ایک قسم کا چمکدار کوئلہ جس سے دھوان نہین نکلتا) ۵۳۴۹۰۰۰ ٹن - اور بھورا کوئلہ وغیرہ ۵۳۰۰۰۰ ٹن - کل ۶۱۱۵۰۰۰ ٹن نکلا - بہت بڑی کوشش ہو رہی ہے کہ اپنے ہی مُلک کا کوئلہ روس مین خرچ کیا جائے اور اسوجہہ سے اوس کوئلہ پر جو باہر سے آتا ہے سخت محصول لگا لیا گیا ہے چنانچہ اوس کوئلہ پر جو بحر اسود سے آتا ہے ۵ ۸۵ پنس فی ٹن اور جو مغربی سرحد سے آتا ہے اوسپر ۴۷ پنس فی ٹن اور جو بحر بالٹک سے آتا ہے اوسپر ۲۳ ۵ پنس فی ٹن محصول لیا جاتا ہے، اور جو کوئلہ دریاے وان کے کنارے سے آتا ہے اوسپر بیل اور جہازی محصول گھٹا دیا گیا ہے - اور اسوجہہ سے بیرونی کوئلہ اور کوک (کوئلہ نیم سوختہ) کی آمد بہت گھٹ گئی ہے جو نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی -

	کوئلہ	کوک		کوئلہ	کوک
	ٹن	ٹن		ٹن	ٹن
سنہ ۱۸۸۸ عیسوے	۱۵۵۰۰۰۰	۱۵۶۰۰۰	سنہ ۱۸۹۰ عیسوے	۱۵۱۵۰۰۰	۱۹۹۰۰۰
سنہ ۱۸۸۹ عیسوے	۱۶۴۸۰۰۰	۱۹۴۰۰۰	سنہ ۱۸۹۱ عیسوے	۱۵۰۲۸۰۰	۱۹۹۴۰۰

تین سال گذشتہ مین اینڈھن کا سالانہ خرچ اوس علاقے مین جہان ہسکو کے کارخانے پھیلے ہوئے ہین اس طرح پر ہے کہ ..... ۱ ٹن لکڑے ..... ۸ ٹن انگریزی کوئلہ اور ..... ۸ ٹن روسی کوئلہ - اور ..... ۸ ٹن کے قریب فضلہ نفط جلایا گیا - کاسپین کا نفط کا کارخانہ بھی بہت جلد بڑھتا جاتا ہے - اور نفط کے جدید کوے شمالی کاکیش مین بنتے جاتے ہین (جہان سے سنہ ۱۸۹۰ء مین) ۲۶۷۰۰۰ ٹن نفط نکلا) اور اوس کی قسم قسم کی پیداوار سے بھی فائدہ اوٹھایا جاتا ہے جو نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا -

سال	نفط خام	روغن گیرد سین
سنہ ۱۸۸۷ء	۲۶۷۰۰۰۰	۷۱۴۰۰۰
سنہ ۱۸۸۸ء	۳۰۲۶۰۰۰	۸۲۲۰۰۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۳۴۰۵۰۰۰	۹۸۶۰۰۰
سنہ ۱۸۹۰ء (صرف باکو)	۳۸۹۰۰۰۰	۱۰۷۶۲۰۰

جو لوگ کان کھودنے اور معدن کے نکالنے مین سنہ ۱۸۸۸ء مین کام کرتے تھے اون کی تعداد ۴۲۰۰۰۰ تھی - اور پانی اور دخانی کلون کی طاقت جو تمام مُلک روس مین ۱۰۹۹ اور ۱۸۵۵ تھین بالاجتماع ..... اگھوڑون کے تھے -

۴ - مصنوعات

یورپی روس مین سوائے پولینڈ اور فنلینڈ کے سنہ ۱۸۸۵ء مین اون کارخانون کی تعداد جو مصنوعات اور کانون اور دوسرے پیشون کا کام کرتے تھے ۶۲۸۰۱ تھے جن مین ۹۹۴۷۸۷ آدمی کام پر لگے ہوئے تھے - اِن کارخانون سے ۱۲۱۰۴۰۲۷۰ روبل کا مال پیدا ہوا - پولینڈ کے کارخانون مین ۱۳۹۶۵۰ آدمی کام پر تھے جنہون نے ۸۵۸۲۲۲۰۰ روبل کا مال بنایا - سنہ ۱۸۸۴ء مین کاکیشیا کے ۱۴۲۴۴ کارخانے تھے اور اکثر اونمین سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تھے اِن مین ۴۳۵۰۲ آدمی کام کرتے تھے اور ۴۷۵۹۰۰۰ روبل کا مال خاصکر ریشمی سامان تیار ہوا اور فنلینڈ کے ۳۸۹ کارخانون سے ۴۶۸۸۷۴۲ کا مال نکلا -

ایک اور دوسرے تخمینے کے بموجب جسمین کان کھودنے والے نہین ہین اور نہ وہ کارخانے شامل ہین جو اسپرٹ بیر شکر تمباکو کا کام کرتے ہین سلطنت کے تمام کارخانون

سے فی کس پیداوار ایک ہزار روبل سے زیادہ پڑتی ہے۔ نقشۂ ذیل کو دیکھو۔

سال	تعداد کارخانون کی	تعداد کارخانون مین کام کرنیوالون کی	سالانہ پیداوار	اوسط پیداوار فی مزدور
			روبل	روبل
سنہ ۱۸۸۶ عیسوے	۲۰۸۴۷	۷۵۹۴۹۵	۱۰۴۳۹۹۷۰۰۰	۱۳۷۵
سنہ ۱۸۸۷ عیسوے	۲۱۲۴۷	۷۸۹۳۲۲	۱۱۱۹۹۵۲۰۰۰	۱۴۱۹

پیداوار کے مختلف شعبون کی تفصیل اس طرح پر ہے۔

سنہ ۱۸۸۷ء	تعداد کارخانونکی	تعداد مزدورون	پیداوار
کھانے کی چیزون کے کام کرنے والے	۷۸۶۹	۷۹۵۵۰	۳۲۵۶۴۰۰۰
جانورون کی پرورش مین	۴۴۲۵	۴۳۸۷۶	۷۹۴۹۵۰۰۰
بافت کے کاروبار مین	۳۰۹۶	۴۱۹۴۴۸	۴۸۵۰۲۰۰۰
سنگ تراشی اور گلاس وغیرہ کے بنانے مین	۲۳۸۰	۶۷۳۴۶	۲۸۹۲۵۰۰۰
فلزات کے کام مین	۱۳۷۷	۱۱۳۳۰۰	۱۱۲۶۴۲۰۰۰
لکڑی	۱۰۹۳	۳۰۷۰۳	۲۵۶۸۸۰۰۰
کیمیاوی کامون مین	۵۸۸	۲۱۱۳۴	۲۱۵۰۹۰۰۰
دیگر کاروبار مین	۴۱۹	۱۳۹۵۶	۳۱۲۷۹۰۰۰
میزان	۲۱۲۴۷	۷۸۹۳۲۳	۱۱۱۹۹۲۰۰۰

جو لوگ کہ سنہ ۱۸۸۷ء مین کام کرتے تھے اون مین لڑکے ۱۹۰۳۳ اور لڑکیان ۱۱۳۱۸ اور عورتین ۱۸۴۱۴۴ اور مرد ۵۷۸۳۴۴ تھے۔ چھوٹے کارخانے جن سے ایک ہزار روبل سالانہ سے کم پیداوار ہوتا تھا سنہ ۱۸۸۷ء مین ۵۴۸۶ تھے اور اون مین ۹۱۶۸۱ آدمی کام کرتے تھے۔

سنہ ۱۸۸۹ء مین روس اور پولینڈ کے بافت کے کارخانون مین ۳۷۹۹۲۱۶ تکلہ اور

۱۹۱۲۹۰ لوم (جولاہے کے سامان) تھے۔ ان تمام کارخانون کی تعداد ۲۹۷۹ تھی اور سالانہ پیداوار ۵۲۲۰۰۷۰۰ روبل (۵۲۲۰۰۷۰۰ پونڈ) تک پہنچگئی تھی۔ یہہ کارخانہ اکثر گورنمنٹ ماسکو اور ولادمر مین ہین جہان کہ سالانہ پیداوار ۱۳۱۱۵۰۰۰۰ روبل ہے۔ اور روئی کے کارخانے تمام روس کی مملکت کے کارخانون کی بہ نسبت نصف اسی جگہہ ہین پٹوڈکر پولینڈ مین (پیداوار ۳۸۸۱۸۰۰۰ روبل) سینٹ پیٹرزبرگ (پیداوار ۲۳۶۱۰۰۰۰ روبل) کسٹرڈ اور استھونیا (ہرایک کی پیداوار تقریباً ۱۴۰۰۰۰۰۰ روبل) بہت سے کارخانون کے متعلقات ہین۔ خاص روئی کی مزدوری کی مقدار سالانہ ۲۶۰۰۰۰۰۰ روبل ہے۔

کلون اور فلزاتی مصنوعات کے بنانے مین بہت جلد ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ۱۸۸۸ء مین جو فلزاتی مال واسباب تیار ہوا حسب ذیل ہے۔

	تعداد کارخانجات	سالانہ پیداوار
ڈھالنے کے کارخانے	۱۷۵	۴۳۱۹۰۰۰ روبل
کل سازی	۲۷۲	۵۴۲۲۰۰۰ "
تار اور کیل بنانے کے	۸۱	۱۰۷۲۰۰۰ "
ظروف مسی	۱۹۳	۹۴۰۴۰۰۰ "
گھنٹے	۳۶	۹۴۳۰۰۰ "
دیگر فلزاتی کارخانے	۳۸۵	۱۲۱۸۱۰۰۰ "
جواہرات	۵۸	۲۹۶۵۰۰۰ "
میزان	۱۲۹۴	۹۴۷۷۲۰۰۰ "

اسی سال مین لوہے کے کاروبار سے حسب ذیل پیداوار ہوئی

لوہے کے ڈھیلے (کاسٹ آئرن) ۱۲۳۶۱۰۰ ہنڈریٹ ویٹ لوہے کا اور فولادی اسباب

۰۰ ۳۱۰۰۶ ہنڈریٹ ویٹ تار ۰ ۳۰۴۱۲۰ ہنڈریٹ ویٹ قلعی کا اسباب ۰ ۳۰ ۲۶۱ ہنڈریٹ ویٹ۔ چھوٹی چھوٹی دکانین اس مین شامل نہین ہین۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین اسپرٹ (عرقیات نشی) کی پیداوار سنین گذشتہ سے کم ہوگئی تھی۔ ۰ ۵۵ ۲۰ کارخانہ جات آبکاری سے ۲۱۲۰۹۲۶ گیلن واڈکا (شراب کاروسی نام) نبکر نکلا۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۲۳۳ بیر کے کارخانے۔ اور ۵۲۸ میتھہ (شہد آبی یا شہد کی شراب) کے کارخانے تھے۔ بیر ۱۰۰ ۸۲۱ ۲۷۸ گیلن بنکر تیار ہوئی۔ مگر شہد آبی کی ساخت بہت قلیل تھی۔

روس اور پولینڈ مین ۲۲۳ کنڈسالے ہین۔ سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین اون کی کارروائی حسب ذیل ہوئی۔ شکر قندی کی کاشت ۰ ۵۴۷۳ ایکڑ مین۔ شکر قندی کی پیداوار .... ۸۹۳۹ ہنڈریٹ ویٹ شکر ۰ ۷۷۳۶۱ ہنڈریٹ ویٹ۔ لیکن شکر سنہ ۱۸۸۹ء مین ۰۰ ۹۱۵۵۱ ہنڈریٹ ویٹ ہوئی تھی۔ سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین شکر ۰ ۸۵۳۵۶۰ ہنڈریٹ ویٹ اور شکر صاف ۰۰ ۱۲۹۰۷ ہنڈریٹ ویٹ ہوئی تھی۔ کنڈسالون کے کارخانون مین ۰ ۸۰۰۷ مرد ۹۵۶ عورتین اور ۲۱۶۰ بچے سنہ ۱۸۹۱ء مین کام کرتے رہے تھے۔

صرف ½ حصہ اوس ناج مین سے جو چار سال گذشتہ مین روس سے باہر گیا آٹا تھا۔ روس اور پولینڈ مین سنہ ۱۸۹۱ء مین آٹا پیسنے کے کارخانے ۰۰ ۵ نئے جنے ۰ ۷ ۶ ہنڈریٹ ویٹ سالانہ آٹا پستا تھا۔ ان مین سے دخانی چکیان ۹۷ تھین اور اونسے ۰۰۰ ۷۶۰ ٹن آٹا پستا تھا اور ۲۰ ۴ پن چکیان تھین جنسے ۰۰۰ ۲۰۹ ٹن آٹا پستا تھا۔

ان پن چکیون مین بھی اکثر مین دخانی امداد ملتی ہے - اور دخانی چکیون مین سے ۴۹۷ مین پیسنے کے واسطے رولر (بیلنون) سے کام لیا جاتا ہے جنسے ..... اٹن آٹا تیار ہوتا ہے -

تجارت

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ روس سے اور یورپ ایشیا کے ملکون اور فنلینڈ سے جس مین سونا چاندی داخل نہین ہے تجارت کسقدر ہوئی - سنہ ۱۸۷۲-۸۱ کا اوسط اور باقی سنین کی کل تجارت درج ذیل کیجاتی ہے -

سنین	برآمد	درآمد
	کاغذی روبل	کاغذی روبل
۱۸۷۲-۷۶	۳۸۱۱۹۸۸۰۰	۴۷۱۶۴۳۰۰۰
۱۸۷۶-۸۱	۵۵۵۷۹۳۰۰۰	۵۲۸۹۷۱۴۰۰
۱۸۸۷	۶۲۲۹۵۱۶۶۶	۳۹۳۲۰۸۷۹۲
۱۸۸۸	۷۹۳۹۰۰۰۰۰	۳۹۰۷۰۰۰۰۰
۱۸۸۹	۷۶۶۳۰۰۰۰۰	۴۳۶۹۸۷۰۰۰
۱۸۹۰	۷۰۳۹۶۸۰۰۰	۴۱۶۰۸۴۰۰۰
۱۸۹۱	۷۲۰۹۳۷۰۰۰	۳۷۸۵۴۹۰۰۰

سلطنت روس کی تجارت کا بڑا حصہ تو حد یورپ سے ہوا کرتا ہے جو نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا - لیکن سرحد یورپ مین کاکیشس کا حصہ شامل نہین ہے اور اس سبب سے جو غلہ کے اور خاصکر نفط کی برآمد مین بندرگاہ ہائے کاکیشس سے ترقی ہو رہی ہے اور یہ سب یورپ کو جاتا ہے ایشیا کی سرحد مین داخل ہے - برخلاف اسکے چین سے چا کی درآمد اوسیہ

یا سینٹ پیٹرزبرگ مین سرحد یورپ مین شامل ہے ۔

	۱۸۸۰ء	۱۸۸۵ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
برآمد	روبل	روبل	روبل	روبل	روبل
براہ سرحد یورپ	۵۶۸۵۲۰۰۰۰	۷۲۸۰۰۰۰۰	۶۸۷۰۸۵۰۰۰	۶۱۰۴۵۰۰۰۰	۶۲۷۳۰۰۰۰
براہ سرحد ایشیا	۳۷۴۲۷۰۰۰	۴۶۵۰۰۰۰۰	۶۱۳۰۳۰۰۰	۷۷۸۷۲۰۰۰	۷۷۲۴۱۰۰۰
تجارت فنلینڈ کے ساتھ	۱۷۰۰۴۰۰۰	۱۹۳۰۰۰۰۰	۱۷۶۱۴۰۰۰	۱۷۷۱۵۰۰۰	۱۶۳۹۶۰۰۰
میزان	۶۲۲۹۵۱۰۰۰	۷۹۳۸۰۰۰۰۰	۷۶۲۰۰۲۰۰۰	۷۰۵۰۳۷۰۰۰	۷۲۰۹۳۷۰۰۰
درآمد					
سرحد یورپ سے	۴۳۳۲۳۹۰۰۰	۳۳۲۳۰۰۰۰۰	۳۷۳۶۷۴۰۰۰	۳۶۱۴۰۲۰۰۰	۰۳۲۶۲۹۷۰۰۰
سرحد ایشیا سے	۴۹۱۵۱۰۰۰	۴۷۰۰۰۰۰۰	۵۰۰۸۶۰۰۰	۴۱۲۸۱۰۰۰	۳۹۴۵۶۰۰۰
تجارت فنلینڈ کے ساتھ	۱۰۸۱۸۰۰۰	۱۱۴۰۰۰۰۰	۱۳۲۵۶۰۰۰	۱۳۳۸۶۰۰۰	۱۲۷۹۳۰۰۰
میزان	۳۹۳۲۰۸۰۰۰	۳۹۰۰۷۰۰۰۰	۴۳۶۰۱۶۰۰۰	۴۱۶۰۶۹۰۰۰	۳۶۸۵۴۶۰۰۰

نقشۂ ذیل سے پندرہ سال کی تجارت درآمد و برآمد کی کیفیت جو سرحد یورپ سے ہوئی (اور جسمین سرحد کاکیشس داخل نہین ہے) کاغذی روبلون مین معلوم ہوگی ۔

برآمد

	۱۸۸۱-۱۸۸۷ء	۱۸۸۲-۱۸۸۶ء	۱۸۸۷-۱۸۹۰ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل
کھانے کی چیزین	۳۸۳۴۹۰۰۰	۴۳۳۶۲۳۰۰۰	۴۰۰۴۹۳۰۰۰	۳۵۱۰۴۷۰۰۰	۳۸۱۱۰۱۰۰۰
اشیائے ساختہ جو غیر مصنوع یا نصف مصنوع ہین	۲۰۳۷۳۳۰۰۰	۱۹۰۲۵۴۰۰۰	۲۲۲۲۷۳۰۰۰	۲۳۲۵۴۵۰۰۰	۲۰۹۷۸۴۰۰۰
جانور	۱۶۳۴۰۰۰۰	۱۴۷۸۷۰۰۰	۱۲۵۹۷۰۰۰	۱۰۸۳۲۰۰۰	۱۵۸۰۵۰۰۰
سامان مصنوعہ	۵۳۷۲۰۰۰	۸۰۳۱۰۰۰	۱۶۸۴۳۰۰۰	۱۶۰۳۳۰۰۰	۲۰۶۱۰۰۰۰
میزان	۵۳۳۶۹۴۰۰۰	۵۳۶۶۹۵۰۰۰	۶۶۱۲۰۶۰۰۰	۶۱۰۴۵۳۰۰۰	۶۲۷۳۰۰۰۰۰

درآمد

	۱۸۸۷-۸۱ء	۱۸۸۲-۸۶ء	۱۸۸۷-۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل
کھانے کی چیزین	۳۹۹۵۳۰۰۰	۱۰۸۷۱۱۰۰۰	۵۲۹۵۲۰۰۰	۵۹۴۹۶۰۰۰	۵۴۳۶۸۰۰۰
اشیای ساخت غیر مصنوع یا نصف مصنوع	۲۶۳۹۷۳۰۰۰	۲۵۴۶۲۶۰۰۰	۲۳۰۲۴۶۰۰۰	۲۳۲۵۳۲۰۰۰	۲۰۳۱۸۶۰۰۰
جانور	۱۴۰۰۰۰	۴۳۵۰۰۰	۴۳۵۰۰۰	۴۳۱۰۰۰	۳۳۶۰۰۰
مصنوعات	۱۳۱۳۶۰۰۰	۹۲۵۶۴۰۰۰	۶۴۰۰۷۰۰۰	۶۸۹۴۳۰۰۰	۶۸۴۱۱۰۰۰
میزان	۴۹۰۳۷۲۰۰۰	۴۵۶۳۵۶۰۰۰	۳۴۷۷۲۰۰۰۰	۳۶۱۴۰۲	۳۲۶۲۹۷۰۰۰

رقومات بالا جو کاغذی روبلون مین ہین مقابلہ کی آسانی کی غرض سے سونے کے روبلون مین نقشۂ ذیل مین دیجاتی ہین۔

برآمد سکہ طلائی مین

	۱۸۸۷-۸۱ء	۱۸۸۲-۸۶ء	۱۸۸۷-۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	روبل طلائی	روبل طلائی	روبل طلائی	روبل طلائی	روبل طلائی
کھانے کی چیزین	۲۱۹۹۶۱۰۰۰	۲۰۲۳۲۰۰۰۰	۲۴۵۰۳۰۰۰۰	۲۵۳۷۰۰۰۰۰	۲۷۵۳۰۰۰۰۰
اشیای ساخت غیر مصنوع یا نصف مصنوع	۱۳۳۴۰۰۰۰	۱۱۸۸۸۷۰۰۰	۱۳۴۳۰۰۰۰۰	۱۶۸۰۰۰۰۰	۱۵۱۶۰۰۰۰۰
جانور	۱۰۶۱۵۰۰۰	۹۲۴۷۰۰۰۰	۷۶۰۰۰۰۰	۷۸۰۰۰۰۰	۱۱۴۰۰۰۰۰
سامان مصنوعہ	۳۵۰۴۰۰۰	۷۰۰۲۰۰۰	۱۰۸۳۰۰۰۰	۱۱۶۰۰۰۰۰	۱۳۹۰۰۰۰۰
میزان	۱۴۷۶۴۰۰۰۰	۳۳۵۴۵۶۰۰۰	۳۹۷۷۶۰۰۰۰	۴۴۱۱۰۰۰۰۰	۴۵۳۲۰۰۰۰۰

درآمد سکہ طلائی مین

	۱۸۸۷-۸۱ء	۱۸۸۲-۸۶ء	۱۸۸۷-۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	روبل	روبل	روبل	روبل	روبل
کھانے کی چیزین	۹۰۹۱۶۰۰۰	۶۷۸۵۵۰۰۰	۳۱۸۰۰۰۰۰	۴۰۷۰۰۰۰۰	۴۴۲۸۰۰۰۰
اشیای ساخت غیر مصنوعہ یا نصف مصنوعہ	۱۷۷۷۲۰۰۰	۱۵۹۰۸۵۰۰۰	۱۳۸۴۰۰۰۰	۱۶۷۵۰۰۰۰	۱۴۶۸۰۰۰۰
جانور	۹۱۰۰۰	۲۷۲۰۰۰	۳۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰
مصنوعات	۸۵۰۰۱۰۰۰	۵۹۹۴۰۰۰۰	۳۹۹۷۰۰۰۰	۴۹۴۰۰۰۰۰	۴۹۶۴۰۰۰۰
میزان	۳۱۷۷۲۹۰۰۰	۲۸۴۱۸۲۰۰۰	۲۰۹۲۰۰۰۰۰	۲۵۷۹۰۰۰۰۰	۲۳۵۶۰۰۰۰

چھ سال گذشتہ مین جو یورپ کو مال و اسباب گیا اوسکا ۵۵ فیصدے اور سنہ ۱۸۸۸ء مین گیا اوس کا ۵۸٫۷ فی صدی اور جو سنہ ۱۸۸۹ء مین گیا اوس کا ۵۱ فی صدی غلہ تھا غلہ کی برآمد کی تعداد اب وزن مین دیجاتی ہے سوائے روس اور کاکیشس سے جو غلہ سنہ ۱۸۹۱ء مین اور دو سال پیشتر باہر گیا وہ حسب ذیل ہے۔

	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	سنڈریٹ ویٹ = امن ۶ پیسہ	سنڈریٹ ویٹ = امن ۶ پیسہ	سنڈریٹ ویٹ = امن ۶ پیسہ
گندم	۶۱۳۸۸۷۰۰	۵۸۶۵۳۱۰۰	۵۶۷۸۰۷۰۰
روئی	۲۷۱۷۷۹۰۰	۲۴۷۹۷۵۰۰	۲۱۹۲۷۵۰۰
جو	۲۱۲۰۵۳۰۰	۱۹۲۶۱۵۰۰	۱۴۸۲۳۹۰۰
اوٹ (ایک قسم کا جو)	۲۲۶۱۶۵۰۰	۱۰۱۶۹۶۲۰۰	۱۴۸۱۹۹۰۰
باجرا جوار	۸۶۷۳۰۰۰	۶۷۴۲۶۰۰	۹۰۹۶۰۰۰
سٹہ	۱۴۲۹۷۰۰	۱۲۱۹۸۰۰	۲۱۴۹۲۰۰
ارٹ (بھونے اوتارے ہوئے)	۴۷۵۲۰۰	۵۴۳۶۰۰	۳۷۳۱۰۰
آٹا	۲۲۶۳۲۰۰	۱۸۰۸۵۰۰	۱۷۲۵۳۰۰
دیگر نعلات	۴۸۵۹۴۰۰	۴۴۴۸۷۰۰	۳۹۰۴۸۰۰
میزان	۱۵۰۰۸۸۹۰۰	۱۳۴۳۷۳۶۰۰	۱۲۵۶۰۰۴۰۰

روس اور کاکیشس سے جو نفط پانچ سال گذشتہ مین باہر کو گیا وہ حسب ذیل ہے۔

سال	نفط خام	روغن برای روشنی	روغن برای جلانے کی	فضلہ نفط	میزان
	سنڈریٹ ویٹ	سنڈریٹ ویٹ	سنڈریٹ ویٹ	سنڈریٹ ویٹ	سنڈریٹ ویٹ
۱۸۸۷ء	۳۴۷۰۰۰	۳۸۱۱۰۰۰	۹۰۳۰۰۰	۱۰۵۹۰۰۰	۶۱۲۰۰۰۰
۱۸۸۸ء	۲۳۶۶۰	۸۵۹۳۶۷۰	۸۷۱۵۸۰	۱۴۲۳۲۰۰	۱۰۹۱۲۳۰۰
۱۸۸۹ء	+	۱۱۱۶۱۶۰۰	۱۱۱۱۵۰۰	۱۹۳۳۰۰۰	۱۴۲۰۶۱۰۰
۱۸۹۰ء	۱۳۴۰۰۰	۱۲۷۱۳۰۰۰	۱۴۷۲۰۰۰	۹۲۹۰۰۰	۱۵۲۴۸۰۰
۱۸۹۱ء	۱۶۶۰۰۰	۱۴۱۴۷۰۰	۱۶۳۱۵۰۰	۹۶۶۶۰۰	۱۷۱۹۸۳۰۰

انڈون کی برآمد خصوصاً جرمنی فرانس اور آسٹریا کو روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے جو نقشۂ ذیل سے بخوبی معلوم ہوگی۔

سال	تعداد انڈون کی	قیمت روبلون مین	ٹیٹون کی ڈیوٹی مین کمی آئی	قیمت روبلون مین
			ہندریٹ ویٹ	
۱۸۸۷ء	۵۰۷۴۵۱۰۰۰	۹۵۳۰۰۶	۱۴۶۴۰۰	۲۰۰۰۰۰
۱۸۸۸ء	۶۷۸۲۱۷۰۰۰	۱۱۵۰۹۰۰۰	۲۴۲۸۰۰	۴۰۹۰۰۰
۱۸۸۹ء	۶۰۹۰۰۰۰۰۰	۹۹۷۵۰۰۰	۲۸۳۷۰	۳۸۷۰۰۰
۱۸۹۰ء	۷۵۵۰۰۰۰۰۰	۱۲۳۵۸۰۰۰	۲۷۸۰۰	۳۶۱۰۰۰
۱۸۹۱ء	۸۳۳۱۰۰۰۰	۱۲۶۶۲۵۰۰	۲۰۶۴۰	۲۵۵۰۰۰

سنہ ۱۸۹۲ء مین گھوڑے ٹٹوون کی تعداد برآمد ۵۸۲۹ تک پہونچ گئی تھی۔

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ یورپی روس سے کون کون چیزین کس کس قدر تین سال گذشتہ مین باہر گئین۔

یورپی روس اور شمالی کاکیشیا کی برآمد

	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	روبل	روبل	روبل
غلہ آٹا وغیرہ	۳۷۵۶۶۶۰۰۰	۳۳۸۵۰۶۰۰۰	۳۵۲۵۸۳۰۰۰
پھل اور اوس کے انڈے	۵۲۵۶۰۰۰	۴۷۹۱۰۰۰	۳۱۶۸۰۰۰
مکھن اور انڈے	۱۵۷۶۷۰۰۰	۱۶۶۳۲۰۰۰	۱۷۵۲۶۰۰۰
الکاہل اور چن	۵۷۷۴۰۰۰	۵۷۴۴۰۰۰	۵۶۲۹۰۰۰
دیگر اقسام کی غذائین	۲۲۳۰۰۰۰	۱۹۳۷۰۰۰	۳۴۶۳۰۰۰
جملہ کھانے کی چیزین	۴۲۰۷۷۶۳۰۰۰	۳۸۴۰۶۰۰۰	۴۱۳۵۳۹۰۰۰
لکڑی اور چوبی اسباب	۵۰۷۷۰۰۰	۵۳۷۰۷۰۰۰	۴۳۶۵۸۰۰۰
فلزات خام (پلاٹنم اور پارہ)	۱۷۱۳۰۰۰	۲۲۸۸۰۰۰	۲۰۳۴۰۰۰

تخمہای روغن خصوصاً السی اور گھاس کے بیج	۴۲۹۱۱۰۰۰	۴۴۳۱۰۰۰۰	۳۳۶۸۹۰۰۰
فلیکس (پھول سن)	۶۲۴۰۰۰۰	۶۰۹۹۸۰۰۰	۵۲۵۷۳۰۰۰
ہیمپ (پٹ اسن)	۲۱۷۲۹۰۰۰	۱۷۷۵۳۰۰۰	۱۸۰۱۲۰۰۰
چرنلی	۱۰۹۰۰۰۰	۱۰۶۹۰۰۰	۹۱۴۰۰۰
سور کے بال اور دوسرے بال اور پر	۱۴۹۹۹۰۰۰	۱۲۳۳۶۰۰۰	۱۱۹۲۶۰۰۰
اون	۴۵۲۹۹۰۰۰	۱۵۷۵۵۰۰۰	۱۵۶۱۲۰۰۰
پوستین	۵۸۵۸۰۰۰	۴۹۱۱۰۰۰	۵۹۲۱۰۰۰
نقط اور روغن نقط وغیرہ	۲۶۲۶۵۰۰۰	۲۷۳۰۱۰۰۰	۳۰۱۶۵۰۰۰
دیگر اشیا	۲۶۹۴۰۰۰	۲۹۴۵۲۰۰۰	۷۷۳۹۷۰۰۰
اشیا رخام یا نصف مصنوعی اشیا	۲۸۲۵۷۵۰۰۰	۲۶۹۹۱۱۰۰۰	۲۴۵۹۰۱۰۰۰

بڑی بڑی چیزین جو یورپی روس اور بحر اسود مین ہوکر سرحد کاکیشیا مین داخل ہوئین وہ حسب ذیل ہین۔

درآمد یورپی روس و شمالی کاکیشیا

	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء (۱)	۱۸۹۱ء (۱)
	روبل	روبل	روبل
چاول	۳۹۷۰۰۰	۳۹۲۰۰۰	۴۵۷۰۰۰ (۲)
دیگر غلات اور آٹا	۱۰۰۷۰۰۰	۱۰۰۷۰۰۰	۱۱۲۶۰۰۰
پھل اور ترکاریان	۶۹۳۴۰۰۰	۶۰۳۱۰۰۰	۵۲۳۴۰۰۰
مچھلی	۹۸۲۲۰۰۰	۹۵۵۹۰۰۰	۹۲۲۰۰۰۰
چاء	۱۵۲۰۵۰۰۰	۱۸۸۰۹۰۰۰	۱۷۸۸۹۰۰۰ (۳)
کافی	۴۷۳۱۰۰۰	۵۶۰۷۰۰۰	۵۴۳۵۰۰۰
تمباکو	۴۸۷۰۰۰	۳۵۷۰۱۰۰۰	۲۱۱۵۰۰۰
شراب اور اسپرٹ	۹۳۸۱۰۰۰	۹۰۹۵۰۰۰	۹۲۵۸۰۰۰
پنبہ خام	۸۴۰۰۸۰۰۰	۵۹۸۶۸۰۰۰	۷۰۷۲۷۰۰۰
روئی کا سوت اور کپڑا وغیرہ	۹۰۸۰۴۰۰۰	۹۰۱۹۰۰۰	۵۲۶۱۰۰۰
اون خام اور اوسکا سوت	۲۰۶۷۲۰۰۰	۱۲۰۷۱۰۰۰	۱۸۳۲۱۰۰۰
ریشم	۱۰۴۳۵۰۰۰	۸۶۷۱۰۰۰	۸۲۳۸۰۰۰

جوٹ (سن) خام	۱۹۲۱۰۰۰	۱۲۴۷۰۰۰	۱۷۷۳۰۰۰
جٹرا	۷۸۶۰۰۰	۷۵۰۶۰۰۰	۵۱۵۵۰۰۰
روغن ناریل کھجور اور گلسرین	۱۲۷۷۰۰۰	۱۰۶۹۰۰۰	۱۴۶۹۰۰۰
رنگ	۱۵۸۰۹۰۰۰	۱۲۶۵۹۰۰۰	۱۲۹۰۱۰۰۰
کیمیاوی چیزیں	۱۳۲۰۲۰۰۰	۱۲۴۹۶۰۰۰	۱۲۶۹۹۰۰۰
روغن زیتون وغیرہ	۶۱۳۳۰۰۰	۴۵۵۱۰۰۰	۵۷۴۸۰۰۰
کوئلہ اور کوک	۱۳۲۰۱۰۰۰	۱۲۵۱۲۰۰۰	۱۲۰۶۹۰۰۰
فلزات خام	۲۵۳۷۵۰۰۰	۳۳۲۳۷۰۰۰	۲۹۱۱۶۰۰۰
آہنی چادریں	۴۴۰۶۰۰۰	۴۳۹۲۰۰۰۰	۲۹۰۶۰۰۰
مصنوعات			
اسباب پنبی	۳۷۴۰۰۰۰	۳۰۴۳۰۰۰۰	۲۶۳۴۰۰۰۰
دیگر سامان بافتہ	۸۱۹۶۰۰۰	۶۸۱۴۰۰۰۰	۷۶۹۷۰۰۰
لوہے اور فولاد کا سامان	۱۱۲۴۹۲۰۰۰	۱۱۵۵۶۰۰۰	۱۳۳۳۵۰۰۰
کلین۔	۲۳۱۱۹۰۰۰	۲۱۳۷۸۰۰۰	۲۱۵۹۶۰۰۰ (۱)

(۱) تمام سامان فلزاتی شمار ۲۱۵۹۶۰۰۰ ۱۹۴۰ اور ۱۹۴۱ کا۔

سرحد ایشیا سے جو مال درآمد و برآمد ہوئی وہ سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء میں حسب ذیل تھی۔

	سنہ ۱۸۹۰ء		سنہ ۱۸۹۱ء	
	درآمد	برآمد	درآمد	برآمد
	روبل	روبل	روبل	روبل
چاء	۱۶۱۵۳۰۰۰	۵۰۰۰	۴۳۷۹۰۰۰	۱۰۰۰۰
زر بفت	۲۴۳۳۰۰۰	۴۳۳۲۰۰۰	۲۸۶۰۰۰۰	۵۶۴۸۰۰۰
بنا ہوا سامان	۲۳۲۵۰۰۰	۳۰۴۱۰۰۰	۲۰۵۴۰۰۰	۲۴۷۵۰۰۰
کمال اور پوستین	۱۳۶۰۰۰	۷۴۸۰۰۰	۱۵۱۴۰۰۰	۱۱۰۶۰۰۰
فواکہ وغیرہ	۴۵۵۴۰۰۰	۵۳۱۰۰۰	۲۹۴۴۰۰۰	۱۶۴۰۰۰
غلہ	۲۰۷۶۰۰۰	۲۵۳۱۰۰۰	۲۶۸۸۰۰۰	۲۴۲۲۴۰۰۰
دیگر اشیاء	۱۳۳۷۸۰۰۰	۴۲۸۰۴۰۰۰	۱۳۰۱۷۰۰۰	۴۳۳۹۳۰۰۰
فلزات قیمتی	۴۲۶۴۰۰۰	۳۰۹۶۰۰۰	۵۳۷۷۰۰۰	۵۷۷۴۰۰۰
میزان	۴۳۷۴۵۰۰۰	۷۹۸۶۸۰۰۰	۴۴۹۳۳۰۰۰	۸۳۰۱۵۰۰۰

غیر مسکوک سونے چاندی کی درآمد و برآمد کا اوپر ذکر نہیں ہوا یورپی روس اور بحر اسود سے حصہ

کاکیشا کی طلائی روبلون مین حسب تفصیل ذیل ہے۔

سال	درآمد	برآمد
۱۸۸۷ء	۱۸۶۸۸۰۰۰	۵۱۱۵۰۰۰
۱۸۸۸ء	۳۴۴۵۲۰۰۰	۲۹۵۰۰۰۰۰
۱۸۸۹ء	۱۷۴۰۰۰۰۰	۹۳۰۰۰۰۰
۱۸۹۰ء	۲۰۹۲۸۰۰۰	۲۳۱۲۷۰۰۰
۱۸۹۱ء	۱۹۳۰۰۰	۷۷۴۶۳۰۰۰

حال کی درآمد و برآمد پر جو محصول تمام سلطنت روس مین لیا گیا وہ بہ تفصیل سکہ طلائی وکاغذی حسب ذیل ہے۔

سال	روبل		سال	روبل	
	طلائی	کاغذی		طلائی	کاغذی
۱۸۸۶ء	۷۰۷۷۵۵۵۰	۲۲۳۳۵۰۲۱	۱۸۸۹ء	۸۰۲۳۹۲۱۹	۱۶۰۴۰۰۹
۱۸۸۷ء	۶۴۱۷۰۴۶۷	۲۲۸۵۱۰۵۵	۱۸۹۰ء	۸۲۶۹۰۴۹۳	۱۳۷۳۰۸۹
۱۸۸۸ء	۷۷۵۶۵۸۰۳	۱۶۹۱۹۱۹	۱۸۹۱ء	۷۹۲۶۵۲۶۸	۱۶۱۹۱۵۶

ممالک ذیل سے جو سلطنت روس مین درآمد و برآمد مال ہوئی ہے وہ بابت سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء کی حسب ذیل ہے

	سنہ ۱۸۹۰ء		سنہ ۱۸۹۱ء	
	درآمد روس از	برآمد روس بہ	درآمد روس از	برآمد روس بہ
	روبل	روبل	روبل	روبل
جرمنی	۱۱۴۶۳۵۰۰۰	۱۷۷۹۴۰۰۰۰	۱۰۳۲۶۹۰۰۰	۱۹۲۹۳۳۰۰۰
سلطنت متحدہ	۹۲۹۳۵۰۰۰	۲۰۳۶۶۳۰۰۰	۸۳۰۶۰۰۰۰	۱۷۹۹۰۵۰۰۰
فرانس	۱۷۲۵۲۰۰۰	۴۸۳۶۶۰۰۰	۱۶۶۹۱۰۰۰	۴۸۹۰۶۰۰۰
اسٹریا ہنگری	۱۴۸۰۲۰۰۰	۳۰۲۴۵۰۰۰	۱۵۹۰۳۰۰۰	۳۴۰۰۱۰۰۰
بلجیم	۷۸۰۵۰۰۰	۲۷۳۸۸۰۰۰	۶۷۶۸۰۰۰	۲۳۰۶۹۰۰۰
نتھرلینڈ	۴۸۵۸۰۰۰	۴۳۵۳۸۰۰۰	۳۰۹۹۰۰۰	۴۴۰۶۴۰۰۰
ٹرکی	۷۶۹۱۰۰۰	۱۷۷۴۲۰۰۰	۶۳۰۶۰۰۰	۲۰۶۱۶۰۰۰
اٹلی	۹۱۵۲۰۰۰	۳۰۳۳۸۰۰۰	۱۰۵۹۶۰۰۰	۳۴۲۳۹۸۰۰۰

سوئیڈن ونارووی	۶۳۳۶۰۰۰	۱۲۶۵۰۰۰۰	۴۹۰۳۰۰۰	۱۰۳۱۲۰۰۰
ڈنمارک	۱۶۵۹۰۰۰	۸۳۲۲۰۰۰	۱۲۹۱۰۰۰	۱۰۱۱۰۰۰
یونان	۷۳۷۰۰۰	۸۳۰۳۰۰۰	۱۰۳۸۰۰۰	۱۴۲۵۱۰۰۰
رومانیا	۱۶۷۳۰۰۰	۷۱۹۶۰۰۰	۱۵۳۴۰۰۰	۸۸۹۹۰۰۰
ریاستہاے متحدہ	۵۳۳۹۳۰۰۰	۹۳۶۰۰۰۰	۳۹۷۳۱۰۰۰	۲۰۱۹۰۰۰
چین	۲۹۰۶۰۰۰۰	۳۰۲۲۰۰۰	۲۸۹۶۷۰۰۰	۴۲۲۰۰۰۰
فارس	۱۱۶۳۲۰۰۰	۱۰۸۹۶۰۰۰	۱۰۸۵۳۰۰۰	۹۹۷۷۰۰۰
دیگر ممالک	۴۰۰۵۷۰۰۰	۷۵۵۱۶۰۰۰	۴۳۵۷۰۰۰۰	۸۹۲۷۷۰۰۰
نیلینڈ نیران مال جو آیا اور چلا گیا	۴۱۶۰۶۹۰۰۰ (۱۳۳۸۶)	۷۰۵۰۹۷۰۰۰ (۱۶۷۱۵)	۳۷۸۵۳۶۰۰۰ (۱۲۷۹۳)	۷۲۰۹۳۷۰۰۰ (۱۶۳۹۶)
	۱۴۴۴۶۰۰۰		۱۸۳۴۵۰۰۰	

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ مال کے محصول کی افزایش علے التواتر ۱۸۸۴ء سے ۱۸۹۱ء تک ہوتی چلی آتی ہے جس سے وہ نسبت دریافت ہوگی جو محصول درآمد مال واسباب اور قیمت مال واسباب درآمد کے درمیان ہے اور اس سے ظاہر ہوگا کہ محصول کی شرح مین متواتر کس قدر زیادتی ہوئی ہے۔

سنہ	فیصدی محصول درآمد مال جو درآمد مال واسباب کی قیمت ظاہر کردہ پر لیا گیا			
	کھانیکی چیزین	وہ چیزین جو مزدوری کے کام مین آتی ہین	مصنوعات	اوسط کل
	فیصدی	فیصدی	فیصدی	فیصدی
۱۸۸۴ء	۳۶	۱۲	۲۰	۲۰
۱۸۸۷ء	۴۵	۱۷	۳۴	۲۹
۱۸۸۸ء	۸۱	۱۹	۳۱	۳۱
۱۸۸۹ء	۷۱	۱۹	۲۹	۲۹
۱۸۹۰ء	۸۶	۲۳	۳۴	۳۵
۱۸۹۱ء	۸۲	۲۵	۳۵	۳۵

سلطنت متحدہ مین روس سے جو مال و اسباب آیا یا سلطنت متحدہ سے روس کو مال و اسباب گیا وہ بموجب رپورٹ مجلس تجارت انگلستان کے حسب ذیل ہے۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
درآمد مال و اسباب روس سلطنت متحدہ مین	پونڈ ۱۵۰۹۳۲۸۹	پونڈ ۲۶۳۱۵۲۱۳	پونڈ ۲۷۱۵۴۴۹۰	پونڈ ۲۳۷۵۰۸۶۸	پونڈ ۲۴۱۱۰۲۵۱
برآمد مال و اسباب سلطنت متحدہ روس کو	۴۱۶۶۹۴۴	۴۸۱۰۰۷۵	۵۴۳۲۲۵۱	۵۷۵۱۶۰۱	۵۳۰۷۴۰۲

روس سے جو بڑی چیز سلطنت متحدہ کو آتی ہے وہ غلہ ہے اور اوس مین بھی خاصکر گیہون اوٹ (ایک قسم کا جو یا جئی) اور جو بہت آتا ہے۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
گندم	۱۹۸۲۹۴۳	۸۱۲۸۴۴۸	۸۰۰۰۳۹۴	۷۰۷۸۱۵۳۷	۶۴۳۳۸۰۴
اوٹ (جئی)	۲۰۷۱۴۴۳	۳۶۵۵۳۱۱	۳۸۶۵۴۸۸	۳۸۶۵۴۸۸	۳۳۶۷۳۴۴
جو	۱۵۷۵۱۳۹	۲۶۶۳۷۳۱	۱۷۹۹۳۸۹	۱۷۹۹۳۸۹	۲۰۲۹۳۹۹

اور بڑی بڑی چیزون مین سے جو سلطنت متحدہ مین روس سے آئین یہہ ہین سنہ ۱۸۹۱ء مین فلیکس (پھول سن) ۱۳۶۲۴۶۸ پونڈ کی آئی۔ لکڑی ۲۹۳۱۲۰۰ پونڈ کے۔ تخم فلیکس تخم زیپ (ایک پیڑ کرم کلہ کی قسم کا) اور انسی ۱۰۵۳۳۰۶ پونڈ کی اون ۱۲۴۰۶۱۳ پونڈ کی۔ پٹرولیم ۷۸۵۰۵۱ پونڈ کی۔ شکر ۳۴۲۹۲ پونڈ کی (جو سنہ ۱۸۸۹ء مین ۴۶۰۰۲۴ پونڈ کی آئی تھی) چھوٹی چھوٹی چیزین جو گریٹ برٹین مین روس سے آئین وہ یہہ ہین چربی چکنائی سور کے بال جہاز کی رسی سنتلی تخم روغن

کیک (ایک قسم کی میٹھی روٹی) اور ٹار (رال) انگلستان سے جو روس کو بڑی بڑی چیزین سنہ ۱۸۹۱ء مین گئین وہ یہہ تہین - لوہا بنا ہوا اور غیر بنا ہوا ۹۸۵۴۶۸ پونڈ کا سیسہ ۱۰۷۷۳۴ پونڈ کا - روئی کی چیزین اور اوسکا سوت ۵۴۴۵۷۷ پونڈ کا - اونی اسباب اور اوس کا سوت ۱۷۴۱۸۶ پونڈ کا - کوئلہ ۸۶۱۳۳۰ پونڈ کا - کلین ۱۱۸۰۳۹۶ پونڈ کے - الکیلی ۱۶۰۹۲۲ پونڈ کی - مچھلی ۱۳۱۸۷۴ پونڈ کی -

غلہ اور آٹا جو روس سے سلطنت متحدہ مین سنہ ۱۸۸۷ء سے سنہ ۱۸۹۱ء تک پانچ سال مین شمالی اور جنوبی بندرگاہون سے آیا وہ حسب ذیل ہے -

سنہ ۱۸۸۷ء مین ۲۹۰۷۵۹۳۲ ہنڈریٹ ویٹ - سنہ ۱۸۸۸ء مین ۵۴۶۳۲۵۹۰ ہنڈریٹ ویٹ - سنہ ۱۸۸۹ء مین ۴۷۱۷۱۴۵۲ ہنڈریٹ ویٹ - سنہ ۱۸۹۰ء مین ۳۹۴۲۰۰۸۵ ہنڈریٹ ویٹ - سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۷۳۶۷۷۰۰ ہنڈریٹ ویٹ -

روس مین بڑا میلہ نجنی نووگورڈ کا ہوتا ہے - سنہ ۱۸۹۱ء مین جو جہاز پر ہوکر اس میلے مین مال گیا اوسکی قیمت ... ۱۶۸۲۱۱ روبل تھی - اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۱۸۱۲۵۶۸۳۰ روبل تھے - اس مین سے جو مال فروخت نہین ہوا اوسکی قیمت ... ۱۲۶۲۰۰۰ روبل تھی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۷۰۳۹۸۴ روبل - روسی سامان کی بڑی بڑی چیزون مین سے اس میلہ مین یہہ تہین روسی روئی ... ۱۱۶۳۴۰۰ روبل کی - اونی اسباب ... ۱۴۸۱۴۰۰ روبل کا - کتان اور پٹ سن کا اسباب ... ۴۳۰۱۰۰۰ روبل کا - ریشم اور ریشمی سامان ... ۵۴۰۷۱۰۰ روبل کا - سمور اور پوستین ... ۳۴۲۳۰۰ روبل کا - چمڑا اور اسباب چرمی ... ۷۴۱۹۰۰ روبل کا -

ظلات ... ۲۱۵۶۳ روبل کا - گلاس اور ظروف گلی .... ۶۲۹ روبل کے - غیر ملکی چیزون مین سے یورپ کی چیزین .... ۲۸۶۹ روبل کی اور ایشیا کی (اکثر چین کی چاء) ۴۱۸۱۰۰۰ روبل کی

جہاز رانی اور جہاز

روس کے تجارتی جہازات کے بیڑے مین سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۱۳ دخانی جہاز تقریباً ۸۰۰۰۰ ٹن کے - اور ۲۱۰۵ بادبانی جہاز ۳۶۵۶۲ ٹن کے تھے - اس مین چوتھائی جہاز تو غیر ملکی تجارت کے کام مین آتے ہین باقی وہ ہین جو ساحلون پر پھرتے ہین - اور سب سے اون مین سے یونانی جہاز ہین جو روسی جھنڈے لگاکر پھرا کرتے ہین -

سنہ ۱۸۹۱ء مین روسی بندرگاہون مین - اور بحر اسود کے ساحل کاکیس پر ۲۰ ٹن سے اوپر کے جہاز حسب ذیل آئے گئے -

	تعداد	ٹن	ان مین روسی جھنڈا لگائے ہوئے	
			تعداد	ٹن
جہازات جو آئے				
بحر ابیض	۶۴۲	۲۱۲۸۲۰	۲۵۳	۱۹۱۷۰
بحر بالٹک	۵۶۵۰	۲۷۲۶۷۰۰	۲۷۸	۲۱۱۹۶۰
بحر اسود بحر آزف	۴۵۱۴	۳۶۵۱۹۰۰	۴۰۶	۳۴۶۰۰۰
میزان	۱۰۸۰۶	۶۵۹۱۴۲۰	۱۳۸۷	۵۷۷۲۳۰
جہازات جو گئے				
بحر ابیض	۶۱۵	۲۱۰۷۰۰	۲۲۹	۱۸۲۰۰
بحر بالٹک	۵۵۱۲	۲۶۸۵۹۰۰	۶۰۴	۱۷۸۰۰۰
بحر اسود و بحر آزف	۴۵۱۳	۳۶۶۳۰۰۰	۳۹۲	۳۴۲۴۰۰
میزان	۱۰۶۴۰	۶۵۵۹۸۰۰	۱۲۲۵	۵۳۸۶۰۰

بندرگاہ مجیسہ و خضر مین سنہ ۱۸۹۰ء مین ۳۹۵۹ جہازات دخانی اور ۴۴۵۸ جہازات بادبانی آئے جن کا وزن ۸۸۹۰۰۰ ٹن تہا۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ساحلی تجارت کے جہاز ۲۸۵۲۷ آئے (وزن ۷۶۰۷۰۰۰ ٹن) سنہ ۱۸۹۰ء کی کل میزان ۳۹۵۷۲ جہاز ۱۴۵۵۹۰۰۰ ٹن۔

اوس سال کی بڑی بڑی پانچ بندرگاہون کی تجارت درآمد و برآمد دونون روبلون مین چھ سال گذشتہ کی حسب ذیل ہے۔

	۱۸۸۶ء	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء
سینٹ پیٹرسبرگ	۱۲۸۰۰۰۰۰۰	۱۳۱۰۰۰۰۰۰	۱۳۹۰۰۰۰۰۰	۱۴۴۰۰۰۰۰۰	۱۵۳۰۰۰۰۰۰
اڈیسہ	۰	۰	۰	۰	۱۷۶۰۰۰۰۰۰
لیبا	۴۵۰۰۰۰۰۰	۴۲۰۰۰۰۰۰	۷۶۰۰۰۰۰۰	۷۶۰۰۰۰۰۰	۵۷۰۰۰۰۰۰
ریگا	۷۱۰۰۰۰۰۰	۷۳۰۰۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰۰۰	۷۲۰۰۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰۰۰
ریوال	۷۳۰۰۰۰۰۰	۸۹۰۰۰۰۰۰	۶۱۰۰۰۰۰۰	۶۳۰۰۰۰۰۰	۷۴۰۰۰۰۰۰
باطوم	۰	۰	۰	۰	۳۷۰۰۰۰۰۰

اندرونی کامونیکیشن (ذرایع آمدورفت و میل جول)

۱۔ دریا اور بہرین

سنہ ۱۸۹۰ء مین ۶۵۳۰ چھوٹی چھوٹی کشتیان اور گرنائیان دریا کی بندرگاہون مین

اور تیسرے ان مین مال ۲۰۳۶۰۰۰۰ روبل سے زیادہ قیمت کا تھا۔ اور وزن اوس کا ۱۴۷۸۰۰۰۰ ٹن تھا۔ حال مین دخانی کشتیان بھی ندیون مین بہت کچھ چلنے لگین ہین۔ اور اس مین بہت ترقی ہوتی جاتی ہے۔ سنہ ۱۸۷۴ء مین صرف ۱۹۱ دخانی کشتیان روس مین تھین جو دریاؤن مین چلتی تھین اور جن مین ۵۰۹۰۰ گھوڑے کی طاقت تھی۔ مگر سنہ ۱۸۸۶ء مین ۵۰۷ دخانی جہاز ہوگئے تھے جن مین ۸۶۴۰۰ گھوڑے کی طاقت تھی اور ۱۲۵۰۰۰ ٹن بوجھ لیجا سکتے تھے جسکی قیمت ۵۰۴۷۵۰۰ روبل کے مساوی ہوسکتی ہے۔ ان مین ۹۷۹ روس مین بنے ہین اور ۳۴۰ مین نفط اور ۴۳۲ مین کوئلہ اور ۶۹۲ مین لکڑی جلائی جاتی ہے۔ سنہ ۱۸۸۶ء مین مملکت روس مین جہازرانی کے قابل دریا ۱۳۳۴۶۳ انگریزی میل اور نہرین ۴۵۳ میل لمبی تھین۔ خاص یورپی روس مین پوئمینڈ فنلینڈ اور کاکیشس کو چھوڑکر جو مال آیا گیا اوس کی تعداد ٹنون مین حسب ذیل تھی۔

	نیزان	غلہ	جلانی کی لکڑی	لکڑی	نفط
۱۸۸۵ء	۸۳۸۱۵۰۰	۲۵۵۸۵۰۰	۱۹۱۸۵۰۰	۸۹۸۰۰۰	۷۲۲۵۰۰
۱۸۸۶ء	۸۶۱۰۵۰۰	۲۶۶۳۵۰۰	۲۲۲۰۰۰۰	۷۶۱۰۰۰	۵۴۳۵۰۰۰
۱۸۸۸ء	۸۹۹۵۲۰۰	۲۶۷۰۰۰۰	۲۰۷۵۰۰۰	۹۵۳۰۰۰	۷۳۰۰۰۰
۱۸۸۹ء	۹۹۰۸۰۰۰	۲۵۷۰۰۰۰	۲۲۳۰۰۰۰	۱۰۹۰۰۰۰	۹۸۴۰۰۰
۱۸۹۰ء	۹۷۱۹۰۰۰	۲۲۲۷۰۰۰	۳۵۱۰۶۰۰	۸۷۶۰۰۰	۷۱۴۰۰۰۰

گھر نائیون پر جس قدر لکڑی روانہ کی گئی وہ اس مین شامل نہین ہے اوسے بھی شامل کرنا چاہیے۔ جو ۱۸۸۸ء مین .... ۳۰۷ ٹن۔ اور ۱۸۸۹ء مین .... ۵۵۸ ٹن اور ۱۸۹۰ء مین .... ۴۰۶۹ ٹن تھی۔

یورپی روس کے مال واسباب کی آمد ورفت دریائی ۷۰ فیصدی تو صرف دریائے والگا اور نیوا مین ہوتی ہے۔ باقی مین سے ۲۸ فیصدی دریائے نیپر مین ڈوینا مین اور صرف ۳۰ فیصدی دریائے ڈان مین۔ اور ۴۱ فیصدی دریائے نیسٹر مین اور ۱۱ دریائے نارو امین ہوا کرتی ہے۔

۱۸۹۳ء مین ..... ۱۴۰ روبل مارنسک انہار کی تجدید کے واسطے دیے گئے تھے تاکہ اوس سے دریائے والگا سینٹ پیٹرزبرگ سے ملجائے جس سے کہ اوس کو چھ فیٹ جہاز کے ڈوبا و پانی مین ۲۲۰ میل لنبا راستہ جہاز رانی کے واسطے کھلجائے حال کی خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۳۴ دخانی کشتیان مع ۲۴۰ چھوٹی کشتیون کے سائبیریا کے دریاؤن مین چلتی ہین۔ اون کا کل وزن .... ۴۰ ٹن کا ہے۔ اس مین سے ۶۴ دخانی اور ۱۶۲ چھوٹی کشتیان .... ۵۰ ٹن مال واسباب ہر سال ٹومسک کو لیجاسکتی ہین۔ اور دریاے اوب مین چلتی رہا کرتی ہین۔

۲- ریلوے

وزیر ذرایع مراسلت کی رپورٹ سے روسی ریلون کے حالات سوا ے ٹرانس کاسپین اور فنلینڈ کی ریلون کے حسب ذیل معلوم ہوئے ہین۔

سال	انگلزی میل	کل آمدنی	خرچ	آمد خالص	تعداد مسافرین	فرق
	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل	کاغذی روبل	تعداد	
۱۸۸۵ء	۱۵۹۳۹	۲۳۳۵۳۲۰۳۷	۱۴۰۹۶۷۴۵۹	۹۲۵۶۲۷۷	۳۶۵۳۲۳۳۱	۴۲۰۴۱۷۰۰
۱۸۸۶ء	۱۶۲۴۹	۲۲۴۵۵۱۳۵۶	۱۴۲۱۸۵۱۲۷	۸۲۲۶۶۲۲۶	۳۶۸۴۱۳۷۵	۴۱۲۳۹۲۰۰
۱۸۸۷ء	۱۶۸۱۸	۲۵۲۹۸۶۶۶۹	۱۴۴۲۲۶۰۴۱	۱۰۸۷۲۰۵۸	۳۷۱۸۴۷۷۳	۴۸۶۳۲۰۰۰
۱۸۸۸ء	۱۷۳۳۳	۲۸۳۳۸۲۷۵۴	۱۷۰۰۵۷۶۸۵	۱۲۳۳۲۵۰۶۸	۴۲۹۶۶۲۵۵	۴۸۱۶۰۰۰۰
۱۸۸۹ء	۱۷۵۹۴	۲۸۲۶۹۰۶۸۴	۱۶۸۸۳۲۵۴۲	۱۱۳۸۵۸۲۴۲	۴۵۰۰۵۱۶۲	۴۷۴۷۳۰۰۰
۱۸۹۰ء	۱۸۰۵۹	۲۸۴۵۳۰۶۳۸	۱۷۱۷۴۲۸۲	۱۱۲۷۰۶۳۵۶	۴۶۵۰۵۰۰۰	۴۷۳۸۱۰۰۰

سنہ ۱۸۸۰ء - ۱۸۸۶ء مین ایک ریلوی لائن فوجی اغراض کے لئے بنائی گئی ہے جو ازن اوا سے بحیرۂ خضر کے مشرقی کنارہ پر قزل ارواٹ مرد چارجوی پر ہوتی ہوئی آمو دریا کے راستہ سمرقند کو چلی گئی اور براہ بخارا اس کا کل بیابانی طول ۹۰ میل کا ہے۔ اس مدیل کا خرچ ..... ۴۶۱۲ روبل ہوا ہے اور ۱۱۰ انجن اور ۱۰۸۰ گاڑیان ہین۔

حال کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۹۲ء مین روس کی ریلون کا طول حسب ذیل تہا - روس - پولیسنڈ اور کاکیس مین جاری ریل ۱۸۱۴۵ میل جس مین پرائیوٹ ۱۱۵۲۷ میل سرکاری ۶۶۱۸ میل تھی - فنلینڈ مین ۱۱۶۶ میل - ٹرانس کاسپین علاقے مین ۶۹۰ میل - کل ۲۰۲۰۱ میل -

اور یہہ ریلین زیر تعمیر تہین - پریویٹ دریاے نیسٹر ۳۵۰ میل - ریازن کرن ۴۹۱ میل - ماسکو ۴۶ میل - کرسک وورونج ۱۸۰ میل - شاخہاے کروک کیس ۲۱۵ میل پٹروسک ولادکاوکز ۱۶۶ - آبہاے معدنیات کی شاخ ولادکاوکز ۴۰ میل - دوسری ریلین ۳۵ میل - اور ۲۷۵ میل پر اور لوہا پڑا ہوا ہے - سرکاری ریلین کریمیا مین ۷۲ میل - زناتست چیلیابنسک مین ۱۰۱ میل - پولینڈ مین ۷۸ میل - سائبیریا مین ولاڈیوسٹک سے پوسوری تک ۲۵۸ میل - دیگر مقامات پر ۴۰ میل - کل ۴۰۴۰ میل سنہ ۱۸۹۱ء مین کرسک کھرکوآرف لائن ۵۰۶ میل لمبی اور لیبا روبنی لائن ۸۰۰ میل لمبی سرکار نے خرید لین - اور ایسے ہی سنہ ۱۸۹۲ء مین واسا ٹمراسپول اور آریل گریازی ریلین بھی سرکار نے لے لی ہین -

یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو ۳۳۶۹ انجن ۵۹۷۷ مسافر گاڑیان اور ۱۴۵۶۱۱ مال گاڑیان تہین جو سرمایہ کہ روسی ریلون پر یکم جنوری سنہ ۱۸۹۰ء تک خرچ ہوا اوسکی تعداد سوا سے فنلینڈ اور ٹرانس کاسپین کی ریلون کے ۱۶۱۷۹۰۶۰۰۰ روبل تھے - فلزاتی اور ۵۶۸۲۰۶۰۰۰ روبل کاغذی یا تقریبًا ..... ۲۲۴ روبل فلزاتی (۳۱۶۸۷۵۰۰ پونڈ) تھے - اس سرمایہ مین

سے سرکاری خرچ یہہ ہے۔

	فلزاتی روبل	کاغذی روبل
سود جسکی سرکار ضامن ہے	۲۱ ۵۸۱۷۰۰۰	۹ ۰۱۶ ۰۰۰
تمسکات قرضہ	۳۵۱۲۸۷۰۰۰	۵۲۳۳۲۰۰۰
مجموعی قرضہ جسکا سرکار نے ذمہ لیلیا	۹۲۲۱۲۹۰۰۰	۳۴۵۸۲۰۰۰
قرضہ ریلوی کمپنیان	۴۹۷۹۱۰۰۰	۲۶۴۲۱۴۰۰۰
زر امدادی		۲۵۳۲۰۰۰
میزان	۱۵۳۹۰۲۴۰۰۰	۴۵۴۶۷۶۰۰۰

یہہ سب ملکر ۱۸۶۴۰۰۰۰۰۰ فلزاتی روبل ہوے۔ اور کل خرچ تعمیر ریلوے کا ۹۱ فیصدی ہے۔ یہہ خرچہ سالہائے گذشتہ سے بہت کم معلوم ہوتا ہے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ سرکار نے بہت سی ریلین مول لی ہین۔ اور اس باعث سے خرچ مین تخفیف ہوئی ہے۔ اس سرمایہ پر سالانہ سود کی سرکاری ذمہ دار حیثیے ۶۲۰۰۰۰۰۰ فلزاتی اور ۱۷۰۰۰۰۰۰ کاغذی روبل کی ہے۔

سرکار کا قرضہ جو ریلون پر (بوجہہ سود و تمسکات قرضہ کے) چاہیئے ہے طلائی روبلون مین ۳۰۹۳۸۱۰۰۰ روبل تک اور کاغذی روبلون مین ۵۶۷۴۲۸۰۰۰ روبل تک پہونچگیا ہے۔

ریلون کے نقصانات کی تلافی کے واسطے سرکار نے سنہ ۱۸۸۶ء مین ۴۵۵۶۷۵۱۲

روبل اور سنہ ۱۸۸۶ء مین ۶۰۵۰۸۶۷۴۲ روبل ادا کئے - مگر چونکہ اب آمد درفت زیادہ ہوگئی ہے اسلئے سنہ ۱۸۸۸ء مین سرکار نے صرف ۹۰۲۷۴۵۵ روبل اور سنہ ۱۸۸۹ عیسوی مین ۱۷۹۶۱۳۱۷ روبل دئے تھے -

سرکار نے جو ریلوی کمپنیون کو اجازتی فرمان (چارٹر) عطا کئے ہین وہ اکثر مدت محدود کے لئے ہین - جسکی میعاد ۷۵ اور ۸۵ سال کے درمیان ہے - مگر بعض چھوٹی کمپنیان ایسی ہین کہ جنکی مدت صرف ۳۷ برس کی ہی ہے -

سب سے بڑی لائن جو سنہ ۱۸۹۲ء مین شروع ہوئی سائبیریا کی ہے جو ولادوسٹک سے دریاے یوسوری تک اور اوسکے مغربی حصے مین اوسک اور چلیابنسک مین بن رہی ہے - اور اس آخر الذکر مقام سے ریل براہ زلاٹسٹ و میاسن یوفا سمارا تک پہلے ہی چلی گئی ہے - اس جدید ریلوی کی لمبائی ۴۹۵ میل اور خرچ ۲۲۳۳۵۰۰۰ روبل ہوگا - یہہ امید ہے کہ سائبیریا کی ریل بجریپنک تک سنہ ۱۹۰۵ء مین پہونچ جائیگی اور اوسکا کل خرچ ۱۵۰۰۰۰۰۰ روبل ہوگا جس مین سے سنہ ۱۸۹۳ء کے بجٹ مین ۳۰۰۰۰۰۰ روبل خرچ شامل ہوچکا ہے -

اس غرض سے کہ ریلوی کمپنیون مین شرح محصول پر باہم سخت جھگڑے نہ ہون ایک قانون ۱۷ اگست سنہ ۱۸۸۹ء کو مشتہر کیا گیا ہے جس سے اگر ضرورت ہو تو سرکار کو ایسے معاملات مین دخل دینے کا حق حاصل ہوگیا ہے -

سنہ ۱۸۹۰ء مین ریلوی کے جو لوگ مرے اون کی تعداد ۵۰۹ تھی اور جو زخمی ہوئے

آدون کی تعداد ۱۳۴۷ تھی - ریلوی کے ملازمون کی تعداد ۲۵۲۴۱۵ ہے - اس مین ہر قسم کے ملازم داخل ہین -

سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء مین سرکاری ریلون کا آمد و خرچ حسب ذیل ہوا -

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
آمدنی	۷۲ ۵۰۸۵۱۶	۷۸۱۳۰۲۵۸
خرچ	۴۵ ۴۰ ۶۲۰۹	۴۶۰۲۳۲۳۲
خالص آمدنی	۲۷۱۰۲۳۰۷	۳۲۱۰۷۰۲۶

۳ - ڈاک اور تار برقی

سنہ ۱۸۹۰ء مین ڈاک کی حالت حسب ذیل تھی - اور ڈاک خانے ۵۹۸۰ تھے -

ڈاک خانہ سے روانہ ہوئے	اندرون سلطنت	بیرون سلطنت
خطوط و پوسٹ کارڈ	۱۶۹۰۲۴۱۴۸	۱۰۸۲۵۹۶۳
بک پوسٹ	۲۱۷۶۸۵۹۷	۴۶۳۴۶۶۵
رجسٹری شدہ	۱۴۷۷۸۱۶۵	۹۹۴۸۹۳
خطوط مع زر	۱۲۱۹۷۱۹۵	۱۹۹۸۸۴
ویلیو ریبل (ویلیو پی ایبل)	۳۸۷۳۵۱۹۷۰۹	۵۷۲۳۹۶۱۸
پارسل	۳۴۸۹۷۱۷	۶۵۰۶۲
کاغذات موقت الشیوع	۱۲۱۸۲۸۴۸۴	۹۵۶۶۷۴
" موصولہ	—	۳۶۵۰۱۷

یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو روس کی سرکاری تار برقی کی لائن کی لمبائی ۸۸۲۸۰ انگریزی میل تھی۔ اور تار کی لمبائی ۱۷۲۳۴۰ میل۔ کل تار برقی مین سے $\frac{19}{20}$ سرکاری تار ہے باقی رعایا کا ہے۔ اس سن مین ۴۷۹۶ تار گھر تھے۔ اور تار کے پنیاسون کی تعداد جو ۱۸۸۹ء مین بھیجے گئے ۱۰۷۱۵۲ تھی۔ اور اون کی آمدنی ۱۰۱۳۷۸۰۰ روبل ہوئی۔ ٹیلیفون کی لمبائی ۱۱۷۳ میل تک پھونچ گئی ہے۔ اور ٹیلیفون کے اسٹیشن ۶۵۹۵ ہین۔ ڈاک خانہ اور تار گھرون کا کل آمد و خرچ خالص حسب ذیل ہے۔

سال	آمدنی	خرچ
۱۸۸۵ء	۲۵۲۵۰۴۲۳	۲۴۷۶۸۱۰۰
۱۸۸۶ء	۲۵۵۸۷۱۱	۲۴۷۷۹۳۰۳
۱۸۸۷ء	۲۶۹۳۵۷۲۹	۲۴۶۱۵۹۱۱
۱۸۸۸ء	۲۸۸۶۶۸۸۴	۲۴۴۱۲۶۴۹
۱۸۸۹ء	۲۹۵۵۴۶۵۰	۲۴۳۲۸۴۹۳
۱۸۹۰ء	۳۰۹۲۵۹۰۳	۲۵۲۱۹۶۱۹

سکہ اور سرکار کا اعتبار

سنہ ۱۸۹۱ء مین جو روبل کہ مسکوک ہوئے اون کی تعداد ۶۴۴۶۶۶۸ تھے اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۳۰۳۷۱۶۵۶ - اوس مین طلائی سکہ ۲۷۳۵۱۴۰ روبل اور

نقرہ سکہ ۵۰۸ ۶ ۳۴۸ روبل - اور مسی سکہ ۲۲۵۰۰۰ روبل کا تھا - یہہ تعداد نہین معلوم کہ کسقدر دہاتی سکہ اسوقت جاری ہے - مگر کاغذی روبل کی تعداد یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو ۴ ۸ ۳ ۵ ۲ ۱۲۹ ۱۱ روبل تھے جس مین سے اوسکی ادا کے لئے ۲۲۶۵۰۰۳۲ طلائی اور نقرہ روبل موجود ہین - اسلئے صرف کاغذی روبل کی تعداد ۶ ۸ ۵ ۵ ۶ ۲۷۲۰۶ روبل باقی رہے -

۱ - بنک آف شیا کی دو قسم کی کارروائی ہے - یعنے وہ سرکاری بنک کا بھی کام کرتا ہے - اور اسکے ساتھہ وہ تجارتی بنک بھی ہے اوسکا حساب مع اوس کے ۹۰ شاخون کے حساب کے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو حسب ذیل تھا -

الف اجرائی سکہ کاغذی	
دادنی	
کاغذی روبل جو جاری ہین	۷۸۰۰۳۲۲۳۸ روبل
جسکا اجرا چند روزہ ہے	۱۵۰۰۰۰۰۰۰ "
یافتنی	
طلائی اور نقرہ سکہ	۲۱۱۵۰۵۰۳۲ "
" جسکا اجرا چند روزہ ہے	۱۵۰۰۰۰۰۰۰ "
خزانہ کا قرضہ بابت سکہ کاغذی	۵۶۸۵۲۷۲۰۶ "
میزان	۹۳۰۰۳۲۲۳۸

ب معاملات تجارت	
وادنی	
سرمایہ اصلی	۲۵۰۰۰۰۰۰ روبل
ریزرو (بچت جو ضرورت کے وقت کے واسطے ہے)	۳۰۰۰۰۰۰ "
سکہ کاغذی اجرای چند روزہ	۲۶۶۲۶۳۱۴۶ "
سرمایہ مکان جدید کی تعمیر کے لئے	۹۵۷۵۱۰ "
چلتا ہوا حساب سرکاری اور پرایویٹ	۲۷۰۵۴۲۹۲۴ "
امانت جو واپس نہ ہوگی	۱۸۹۳۱۷۱۳ "
امانت جس پر سود دیا جاتا ہے	۴۱۲۵۰۳۵۰ "
زر سود واجب الادا اور اور زر وادنی	۱۳۲۲۹۳۶۲ "
انتقالات حسابی (ٹرانسفرز)	۶۹۰۱۰۳۸۴ "
پولینڈ کے بینک کا روپیہ	۵۱۴۸۰۰۰ "
وہ روپیہ جو شاخوں کو ادا کیا جائیگا	۹۶۴۸۸۵۲۸ "
سود بابت ادائی سال حال	۱۲۶۳۳۸۶۷ "
منافع سنہ ۱۸۹۱ء	۱۰۰۰۰۰۰۰ "
متفرقات	۱۳۰۳۰۰۳ "
میزان	۹۳۳۷۵۹۴۸۶

اسٹس (یافتنی)	
نقدی : کاغذی سکہ	۱۰۸ ۳ ۴۰۷۵۰ روبل
〃 طلائی و نقرہ سکہ	۱۰۹۴۶۳۵۱۲ 〃
وہ روپیہ جو کاغذی سکہ کی کفالت کے واسطے چاہیئے	۲۷۸۸۲۳۷۳ 〃
وہ زر جو اہل بنیک بیرونی کے پاس ہے ۔	۱۰۰۶۸ ۳۵۶۰ 〃
بل جو دیدیے گئے	۷۱۹۹ ۸۶۲۷ 〃
وہ زر جو چلتے ہوئے حساب مین بضمانت ادا کیا گیا	۲۸ ۵۱۶۰۹۲ 〃
قرضہ بضمانت	۵ ۵۱۶۴۰۱۰۱ 〃
تمسکات وغیرہ بنیک کے	۲۱۷۸۶۷۶۶۸ 〃
حساب شاخہائے بنیک	۱۷۶۵۷۲۰۰۰ 〃
متفرقات	۳۷۲۷۰۰۹۴ 〃
میزان	۹۳۳۷۵۹۴۸۶ 〃
امانت پر دیا ہوا	۱۲۴۱۴۲۵۸۲۷ 〃

بنیک کا لین دین سنہ ۱۸۹۰ء مین ۶۰۱۹۸۸۲۶۲۳ روبل تک پہونچ گیا تہا جو سنہ ۱۸۹۹ء مین ۲۵۹۶۹۶۷۵۹۱۸ روبل کا تہا ۔

۲ ۔ سیونگ بنیک (جہان بچا ہوا روپیہ جمع کیا جائے) (اور جو ۶۸۲ شہرون مین تہے اور ۱۵۵۳ ڈاک خانہ کے سیونگ بنیک تھے) سب کے سب وزیر صیغہ خزانہ

کے ماتحت ہین - اوراون مین یکم جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کو ۹۲۹۷۰۲۶۰ روبل امانت مین جمع تھے - یکم مارچ سنہ ۱۸۹۲ء تک اون کی امانت کی تعداد ۲۰۴۶۳۷۲۷۴ روبل تک پہونچگئی تھی -

۳ - سرکاری بنکون کی بقایا جو امراء کو بذریعہ رہن کے قرضہ دیتے ہین یکم دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو ۲۱۱۰۳۶۴۳۰ روبل اور اونکے قرضے کی تعداد ۱۹۲۳۹۸۳۰۰ روبل تھی

۴ - بنک آراضی جو اسواسطے ہین کہ اونکے ذریعے سے دیہاتی لوگ آراضی خرید لیا کرین - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء تک کاؤن کے رہنے والون اور جماعتون وغیرہ کو جو قرضے دیئے گئے اون کا شمار ۵۵۳ تھا - اور قرض لینے والون کی گنتی ۲۴۸۸۹۶ تھی - اِن لوگون نے ۴۷۰۴۱۰۷ ایکڑ زمین قیمتی ۷۵۰۹۷۹۰۳ روبل کی خریدے جس مین سے ۶۰۶۱۶۹۹۱ روبل تو بنک نے قرض دیے اور باقی ۱۴۴۸۰۹۱۲ روبل خود خریدارون نے اپنے پاس سے ادا کیے -

پریویٹ بنکون کے حالات کچھ معلوم نہین - بڑے بڑے بنک کی ۲۹ کمپنیون کے حساب جو چھپے ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے کل سرمایہ کی تعداد ۹۴۲۰۰۰۰۰ روبل تھی - اور ڈیوڈنڈ (منافع تنکاہ) ۶ سے لیکر ۱۵ فیصدی تک تھا -

سکّہ - وزن - پیمانے

۱ - سکہ

چاندی کا روبل روس کے سکے کی جڑ ہے - اوس مین خالص چاندی ۱۹۹۶۱ر۴ گرام (۸۶ر۸ فیصدی اوسکے وزن سے) ہونا ضرور ہے - وہ ۳ شلنگ ۲ر۰۵۴ پنس (۳ ڈینک ۱۴ر۹۹ سینٹایم) کے برابر ہوتا ہے - مگر سرکاری حساب مین ایک لیوڈ انگریزے ۲ روبل ۴۰ کوپک طلائی کے برابر سمجھا جاتا ہے - (۱ روبل = ۳ شلنگ ۵۰ر۱ پنس - اور کوپک = ۳۷۵ر۰ پنس) ہاف امپیریل طلائی کا وزن ۱۲۹۰۴ر۶ گرام ہے اور اوس مین ۱۱۶۰۴ر۵ گرام خالص سونا ہوتا ہے - جو سکہ کہ کاروبار مین چلتا ہے اوس مین کاغذی سکہ کے سوا بہت ہی تھوڑا فلزاتی سکہ ہے - اور کاغذی روبل کی نرخ کے قیمتین یہ ہین - ۱۰۰ ۵۰ ۲۵ ۱۰ ۵ ۳ اور ۱ روبل - کاغذی روبل بازار مین ۲۱½ پنس سے ۲۷ پنس تک توڑایا جاتا ہے یعنے بحساب اوسط (سنہ ۱۸۷۷ء سے سنہ ۱۸۹۰ء تک) تقریباً دس روبل ایک پونڈ کے برابر ہوتے ہین - محکمۂ وزارت سے کاغذی روبل کی قیمت مبادلہ کا سالانہ اوسط جو مشتہر ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے -

سنہ ۱۸۷۹ء	۲۴ر۰۳ پنس	سنہ ۱۸۸۲ء	۲۳ر۹۸	سنہ ۱۸۸۵ء	۲۴ر۱۳	سنہ ۱۸۸۸ء	۲۲ر۴۳
سنہ ۱۸۸۰ء	۲۴ر۸۴	سنہ ۱۸۸۳ء	۲۳ر۵۲	سنہ ۱۸۸۶ء	۲۳ر۱۸	سنہ ۱۸۸۹ء	۲۴ر۷۴
سنہ ۱۸۸۱ء	۲۵ر۰۳	سنہ ۱۸۸۴ء	۲۴ر۰۳	سنہ ۱۸۸۷ء	۲۱ر۳۰	سنہ ۱۸۹۰ء	۲۲ر۰۹

بجٹ کے واسطے جو سرکاری قیمت کاغذی روبل کی سنہ ۱۸۹۱ء مین رکھی گئی تھی اوسکے لحاظ سے ایک چاندی کا روبل ایک کاغذی روبل ۶۰ کوپک کی برابر ہوتا ہے - کوپک

روبل کا سوان حصہ ہوتا ہے۔ فنلینڈ کا مارک ایک فرینک کی برابر ہوتا ہے۔

اوزان اور پیمانے

۱ ورسٹ (۵۰۰ ساجن)	= ۳۵۰۰ فیٹ یا ۱ ولٹ اسٹیٹوٹ میل (۶۶۲۹ ء)
۱ ساجن (۳ آرشن)	= ۷ فیٹ انگریزی
۱ آرشن (۱۶ ورشاک)	= ۲۸ انچ
۱ مربع ورسٹ	= ۱۴۳۹۴۱ ء۴ مربع میل۔
۱ ڈسیاٹن	= ۲ء۹۹۷۲ انگریزی ایکڑ
۱ پونڈ (۹۶ روٹنگ = ۳۲ لاٹ)	= $\frac{9}{10}$ انگریزی پونڈ (۹۰۲۸۳ ء پونڈ)
۱ پود (۴۰ پونڈ)	= ۳۶ پونڈ انگریزے = ۳۲۲۴۴ ء ہنڈریٹ ویٹ
۶۳ پوڈ	= ۱ ٹن
۱ شپ لاسٹ	= تقریباً ۲ ٹن (۱۸۹۰۰ ء)
۱ وڈرو (۸ سٹاف)	= ۲ $\frac{3}{4}$ امپیریل گیلن (۲ء۷۰۷ ء)
۱ چیٹ ورٹ (۸ چیٹ ورک)	= ۲ء۷۷۵ امپیریل بشل یا $\frac{10}{11}$ امپیریل کوارٹر (۲ء۷۱۸۶ ء)

سفیر اور کانسل

۱۔ روس کے گریٹ برٹین میں

سفیر۔ نہز ایکسلنسی پریوی کونسلر جارجس ڈی اسٹال یکم جولائی ۱۸۹۴ء سے

اس عہدے پر معزز ہوا ہے۔

سفیر کا کونسلر = مسٹر بوٹنف اول سیکریٹری - مسٹر کرونسکی -

لٹری اتاچی = لفٹنٹ کرنل پرمولاف نیول اتاچی - کیپٹن راجبٹ نوسکی -

کانسل جنرل = ای وی والبارتھہ - سوائے اسکے سلطنت روس کیطرف سے مقامات ذیل مین کانسلر ہین -

برڈین مین وائس کانسلر	بیلفاسٹ مین وائس کانسلر	کیپٹاون مین	کانسلر
برسٹل مین	" ہل	" جبرالٹر	"
کارڈف	" لیتھ	" ہانگ کانگ	"
کارک	" لورپول	" مالٹا	"
ڈبلن	" نیوکاسل	وائس کانسلر ملبورن	"
ڈنڈی	" پلی موتھہ	" سنگاپور	وائس کانسلر
گلاسگو	" ساوتھمٹن	" سڈنی	کانسلر

۲- گریٹ برٹین کے روس مین

سفیر رائٹ آنریبل سر آرچبلڈ ڈی مورییر جی سی بی جی سی ایم جی وغیرہ - یہہ فرینک فوٹ مین پہلے سکرٹری لیگیشن ۱۸۶۵ء مین تھے - پھر ۱۸۷۱ء مین بمقام اسٹیٹ گارڈ اور ۱۸۷۲ء مین بمقام مونچ جارج دی افیسر ہوئے - ۱۸۷۶-۱۸۸۱ء مین پرتگال مین اور ۱۸۸۲-۱۸۸۴ء مین اسپین مین سفیر رہے - اب دسمبر ۱۸۸۴ء سے

روس مین سفیر ہین۔

سکرٹیری سفیر۔ ہنری باورڈسی بی ملیٹری اٹاچی۔ کرنل ایم جی گراوسی بی

تجارتی اٹاچی۔ اڈورڈ فٹز جیرلڈ لا کانسل اور مترجم۔ جی مچل

سوائے اِسکے مقامات ذیل مین انگریزی کانسلر ہین۔

ابو	وائس کانسل	ماسکو	وائس کانسل	پوٹی وائس کانسل
ارچینجل	〃	زیویل	〃	سیباسٹوپول 〃
بجورنبورگ	〃	اڈیسہ	〃	ریگا کانسل
کرانسٹیٹ	〃	باطوم	کانسل	ٹگنروگ 〃
ہلسنگفارس	〃	کرچ	وائس کانسل	وارسا وائس کانسل

فنلینڈ

فنلینڈ کی گورنمنٹ کی حالت اور اوسکے تعلقات سلطنت روس سے تو پہلے ہم اوپر بیان کرآئے ہین۔ مگر یہان اوسکے اور مزید حالات بیان کئے جاتے ہین۔

اوسکے رقبے مین ۱۱۲۱۵ فیصدی رقبہ تو جھیلون کے پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ ۱۴ اگست سنہ ۱۸۹۹ء کے حکم سے اِس مُلک مین روسی کاغذی روبل اور سکہ نقرہ کا رواج وہان ضروری کر دیا گیا ہے۔ مجموعہ تعزیرات کا اجرا جس کو سینیٹ نے تیار کیا ہے اور جسکا جاری ہونا یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو قرار دیا گیا تھا بموجب

حکم سرکار روس تا حکم ثانی ملتوی کر دیا گیا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین فنلینڈ کے ڈاک خانہ وزیر روس صیغۂ اندرونی کے ماتحت کر دے گئے ہین۔

آبادی

آبادی مین جو بتدریج ترقی ہوئی ہے وہ نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی۔

سال	شہرون مین	دیہات مین	میزان
سنہ ۱۸۳۰ء	۷۶۴۸۹	۱۲۹۵۵۸۸	۱۳۷۲۰۷۷
سنہ ۱۸۷۰ء	۱۳۱۶۰۳	۱۶۳۷۱۶۶	۱۷۶۸۷۶۹
سنہ ۱۸۸۰ء	۱۷۳۴۰۱	۱۸۸۷۳۸۱	۲۰۶۰۷۸۲
سنہ ۱۸۹۶ء	۲۰۴۹۹۸	۲۰۲۷۳۸۰	۲۲۳۲۳۷۸
سنہ ۱۸۹۷ء	۲۱۱۵۸۹	۲۰۵۹۳۲۳	۲۲۷۰۹۱۲
سنہ ۱۸۹۸ء	۲۱۹۲۸۰	۲۰۸۷۶۳۶	۲۳۰۵۹۱۶
سنہ ۱۸۹۹ء	۲۲۶۶۸۹	۲۱۱۱۷۱۵	۲۳۳۸۴۰۴

سنہ ۱۸۹۹ء کے اخیر پر آبادی کی تفصیل بہ لحاظ عیسائی فرقون کے حسب ذیل تھی

لوتھری فریق	۲۲۹۳۸۸۹
گریک آرتھاڈکس	۴۲۲۲۲
رومن کیتھولک	۲۲۹۳

فنلینڈ کے بڑے بڑے شہرون کی آبادی حسب ذیل ہے۔

ہلسنگفارس (مع حومتی)	۶۱۵۴۳	الی برگ	۱۲۴۸۳
ابو	۲۸۹۴۶	جارنی برگ	۱۰۴۵۸
تمر فورس	۱۹۰۴۱	نکولاسٹیڈ (وا سا)	۹۴۰۹
وای برگ	۱۷۹۸۴	کوپیو	۹۰۵۰

سنہ ۱۸۸۵ - ۸۹ء کے درمیان کی ترقی حسب ذیل ہے۔

سال	شادی	پیدائش	موت	زیادتی پیدائش
سنہ ۱۸۸۵ء	۱۵۹۷۸	۷۷۲۸۹	۵۰۴۲۱	۲۶۸۶۸
سنہ ۱۸۸۶ء	۱۶۲۴۸	۸۰۷۷۶	۵۱۷۱۴	۲۹۰۶۲
سنہ ۱۸۸۷ء	۱۷۱۷۹	۸۴۱۰۲	۳۵۲۵۳	۳۸۸۴۹
سنہ ۱۸۸۸ء	۱۶۷۴۸	۸۰۱۷۲	۴۷۴۱۷	۳۲۷۵۵
سنہ ۱۸۸۹ء	۱۶۰۹۹	۷۷۸۸۱	۴۵۶۷۹	۳۲۱۰۲

سنہ ۱۸۸۹ء میں ۴۸۸۴۱ آدمی آکر آباد ہوئے اور ۴۸۵۵۷ باہر کو چلے گئے سنہ ۱۸۸۸ء میں وہاں کے باشندوں میں سے ۱۹۶۶ ... فنلینڈ سے اور ۳۳۲۰۰ سوئیڈن والے۔ اور ۲۶۵۰ روسی اور ۱۸۰۰ جرمنی اور ۱۰۰۰ لاپلینڈی تھے۔

تعلیم

تعلیم

سنہ ۱۹۰۱ء مین فنلینڈ مین ایک یونیورسٹی تھی جس مین ۱۷۳۵ طالب علم تھے۔ ایک پولی ٹکنک مدرسہ (جس مین طرح طرح کے علوم و فنون سکھائے جاتے ہین) ۱۸ لائیسی ام (اعلے مدرسے) جس مین ۱۴ سرکاری تھے ۳۵۶۲ طالب علم ۱۱ پرو جمنیشیم ۱۹۸۲ طالب علم۔ ۲۷ ریل اسکول ۱۰۵۱ طالب علم۔ ۵۴ مدرسہ نسوان ۴۱۵۶ طالب علم۔ ۱۰۱۰ ابتدائی مدارس اور کنڈرگارٹن ۶۵۲۹۱ طالب علم ۴ نارمل اسکول ۴۸۹ طالب علم۔ ان کے علاوہ ۷ جہازی مدارس بھی ہین جسمین ۱۳۴ طالب علم ہین۔ ۶ تجارتی مدرسے جسمین ۱۶۲ لڑکے ۱۳۵ لڑکیان پڑہتی ہین۔ ۳۲ شام کے اور اتوار کے دن کے پیشہ وری کے مدرسے ہین جس مین ۲۰۰۰ سے زیادہ بچے ہین۔ ۲ زراعتی بیت العلوم اور ۱۱ زراعتی۔ اور ۱۷ دودہ دہی بنانے کے مدارس ہین۔ ۳۰۰ لڑکے اور ۱۷۰ لڑکیان کام سیکھتی ہین۔ ۲۵ تجارتی مدرسے اور ۱۰۰۸ طلبہ۔ ۷۰۰۴۱۹ بچون مین سے جنکی عمر (۷ سے ۱۶ برس تک) اسکول جانے کی ہے صرف ۱۲۰۴۱ بے تعلیم کے رہ گئے۔

افلاس اور جرایم

جن محتاجون کو سنہ ۱۸۹۹ء مین محاسب دیہاتی سے امداد دی گئی اون کی تعداد ۹۲۶۷ تھی جو ۳۴ فیصدی کل آبادی کا ہے۔ اس خرچ مین ۲۲۹۴۲۲۴ مارک صرف ہوئے۔

سنہ ۱۸۸۸ء کے اخیر پر قیدیون کی تعداد ۱۴۸۴ مردون اور ۵۴۳ عورتون کی تھی۔ اور اسی سن مین جرایم کے واسطے ۱۲۸۳ آدمیون کو اور خفیف قصورون کے واسطے ۱۶۸۸۵ لوگون کو سزا دی گئی۔

فنانس

سنہ ۱۸۹۱ء مین تخمینۂ آمدنی ۵۵۶۰۳۱۳۸ مارک کا تھا (جس مین سے ۱۵۳۰۰۰۰۰ مارک سال آیندہ کے بقایا تھے) اور تخمینۂ خرچ بھی اسی قدر تھا (مگر اس مین ۱۶۹۲۱۶۰۴ مارک سال آیندہ کے واسطے تھے) آمدنی مین سے ۵۲۹۸۱۰۰۰ مارک تو اصلی محاصل سے وصول ہوئے۔ اور ۲۰۹۴۷۰۰۰ مارک غیر محاصل سے خرچ کی بڑی رقم ۷۲۱۷۲۵۵ مارک فوجی خرچ ہے۔ سول انتظام کا خرچ ۷۵۴۸۲۰۲ مارک۔ مذہبی اور تعلیم کے اخراجات ۵۹۸۳۳۰۳ مارک سرکاری قرضے کا خرچ ۴۹۴۲۲۰۰ مارک۔

یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو سرکار کے قرضہ ۸۲۱۲۶۶۹۷ مارک تھا جو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو ۸۵۱۳۰۹۴۴ مارک تھا اس مین ۵۸۹۸۶۰۰ مارک اندرون ملک کے تھے۔

محنت مزدوری

سنہ ۱۸۸۹ء مین زمین ۱۱۰۳۲۶۲ مالکون مین تقسیم کی گئی تھی جس مین سے سنہ ۱۸۹۹ء مین ۱۳۴۵ میر ۲۲۱۸ برگر (روساء شہر) ۱۱۵۵۷ دیہاتی

اور ۲۹۷ غیر ملکی تھے۔ اور آراضی کے حصے حسب ذیل تھے۔

۱۲½ ایکڑ سے کم والے ۳۴۸۳۴ آدمی (جو ۱۸۸۸ء مین ۴۲۵۹۲ تھے۔) ۱۲½ سے ۶۲½ ایکڑ تک والے ۵۴۰۹۵-۶۲½ سے ۲۵۰ ایکڑ تک والے ۲۰۴۰۶ اور ۲۵۰ ایکڑ سے زیادہ والے ۳۹۲۷ آدمی تھے۔ چھوٹے چھوٹے کسان ۶۵۸۷۳ تھے

۱۸۸۹ء مین فصل کی تعداد ہکٹو لائٹر[1] مین حسب ذیل تھی۔

گندم ۵۲۹۲۳-رائی ۴۵۲۷۳۰۰-جو ۲۱۱۷۲۸۲-جئی (اوٹ) ۴۷۸۳۶۸۲ سرازن (ایک قسم کا غلہ) ۱۵۵۰۴-مٹر ۱۲۵۶۳۲-آلو ۵۹۲۹۰۹۵-پھول سن ۷۹۹ ٹن-پٹ سن ۱۰۶۰ ٹن۔

فنلینڈ کے پلاؤجا نورون کی تعداد اس طرح پر ہے۔ گھوڑے ۲۵۶۶۲۰-سینگدار مویشی ۹۸۲۳۳۳-بھیڑ ۱۰۳۲۱۸۴-سور ۱۸۶۰۱۸-رینڈیر ۵۳۲۲۷-بکری ۱۶۳۹۵ مرغیان ۲۷۸۲۴۴۔

شاہی جنگلات ۱۴۲۸۲۲۶۶ ہکٹیر[2] رقبہ مین ہین۔ اون کی نگرانی مین ۵۷۴۲۳۱ فرنک خرچ ہوتے ہین۔ اور اون سے ۱۷۵۸۰۱۷ فرنک وصول ہوتے ہین۔

۱۸۸۹ء مین آرہ سے چیرنے کے کارخانے جو پانی سے چلتے تھے ۲۰۹ تھے

---

[1] ہکٹو لائٹر ایک فرانسیسی پیمانہ ۱۰۰ لائٹر کا ۲۲ انگریزی گیلن کی برابر ہوتا ہے۔

[2] ایک فرانسیسی پیمانہ ۱۰۰ ایر کا قریباً ۲۰½ انگریزی ایکڑ کے برابر ہوتا ہے۔

اور جو دخانی تھے وہ ۱۴۹ تھے - اور یہی ۱۸۸۸ء مین ۱۱۷ تھے - ان مین ۷۴۰۷ کام کرنے والے کام کرتے تھے اور وہان سے ۴۰۰۳۳۵۴ مکعب میٹر لکڑی بنکر نکلتی تھی (جسکی قیمت ۱۰۸۵۶۹۶ پونڈ تھی) اور ۱۸۸۸ء مین ۱۴۷۸۸۴۰ مکعب میٹر تھے -

پگ آئرن اور لوہے کی سالانہ پیداوار پنجسالہ میٹرک ٹنون مین حسب ذیل ہے

	کچی دہات لوہے کی	پگ آئرن (پہلا ڈھلا ہوا لوہا)	لوہا
سنہ ۱۸۸۴ء	۴۶۶۳۲	۲۲۷۰۶	۲۴۴۷۰
سنہ ۱۸۸۵ء	۲۹۵۳۶	۲۴۳۷۹	۲۶۳۲۹
سنہ ۱۸۸۶ء	۲۷۷۱۶	۱۸۰۵۲	۱۷۰۵۶
سنہ ۱۸۸۷ء	۳۰۵۳۱	۲۰۷۱۱	۱۵۴۳۶
سنہ ۱۸۸۸ء	۳۴۸۵۹	۱۹۶۸۵	۱۱۷۰۷

سنہ ۱۸۸۸ء مین سب چھوٹے بڑے کارخانے فنلینڈ مین ۶۰۱۸ تھے جن مین ۴۵۳۳۵ آدمی کام کرتے تھے اور پیداوار کی قیمت ۱۲۳۳۳۸۷۰۵ یا ۴۹۳۵۵۴۸ پونڈ تھی - اون مین سے بڑی بڑی چیزین حسب نقشہ مندرجہ صفحہ دیگر ہین -

	تعداد کارخانجات	تعداد مزدوران	تعداد پیداوار
لوہا اور کلون کے کام	۸۷۶	۷۰۰۴	۱۵۲۰۸۵۷۹ پارک
سامان بافتہ	۴۱	۵۹۳۶	۱۶۶۸۸۷۱۵
لکڑی اور ہڈی	۵۳۹	۹۶۰۴	۲۹۶۰۱۴۸۷
آبکاری اور بیرخانہ	۱۱۶	۱۵۶۷	۶۷۵۴۴۶۴
کاغذ	۱۰۰	۲۹۴۳	۱۰۹۷۸۱۵۴
چمڑا	۶۹۳	۲۲۰۱	۸۷۶۹۲۶۵

دخانی انجنوں کی تعداد ۱۹۵ تک پہنچ گئی ہے جنمیں ۹۳۵۴ گھوڑے کی طاقت ہے۔

تجارت

فنلینڈ کی بیرونی تجارت مارکون (یا فرنیکون) میں حسب ذیل ہے۔

	سنہ ۱۸۸۵ء		سنہ ۱۸۸۹ء		سنہ ۱۸۹۰ء	
	درآمد	برآمد	درآمد	برآمد	درآمد	برآمد
روس	۵۰۰۷۷	۴۰۳۴۷	۵۳۶۹۹	۳۶۵۶۶	۴۷۲۵۶	۳۶۰۶۳
سویڈن اور ناروے	۹۱۸۴	۷۶۸۷	۹۴۷۰	۸۸۵۹	۱۲۳۱۹	۷۳۴۶
ڈنمارک	۸۱۲	۳۹۵۵	۲۳۹۸	۷۴۹۳	۴۳۰۸۴	۱۰۹۵۹
جرمنی	۲۹۵۶۲	۴۳۱۲	۳۸۱۲۲	۸۰۷۱	۴۴۸۲۰	۵۹۸۷
گریٹ برٹین	۱۲۸۵۲	۱۷۹۲۲	۱۸۷۸۸	۲۳۱۰۴	۲۳۰۰۷	۱۷۶۵۰
اسپین	۵۴۷	۴۵۰۳	۱۶۷۳۰	۵۹۰۷	۱۸۶۰	۴۶۷۰
فرانس	۲۵۱	۶۳۲۳	۸۱۰	۷۷۲۱	۱۴۹۴	۴۷۱۰
دیگر ممالک	۵۶۲۵	۱۱۱۲۷	۸۴۲۰	۵۰۱۶	۶۴۹۹	۴۷۳۶
میزان	۱۰۹۰۰۶	۸۹۸۵۳	۶۳۳۴۸۰	۱۰۲۷۳۷	۱۴۰۶۰۲	۹۲۳۷۸

جو اشیاء کہ باہر کو جاتی ہین اون مین سے بڑی بڑی چیزین یہہ ہین۔
لکڑی (سنہ ۱۸۹۹ء مین ۳۶۳۵۲۷۰۰ مارک کی اور سنہ ۱۸۹۷ء مین ۲۸۶۹۹۰۰۰ مارک کی) کہن (۱۴۹۸۰۳۰۰ مارک کا) کاغذ اور کاغذ کے پٹھے (۸۶۲۲۹۰۰) لوہا (۳۸۶۸۴۰۰) آٹا (۵۲۲۷۴۰۰) روئی (۵۱۲۶۰۰)

بڑی بڑی چیزین جو اندر آتی ہین وہ یہہ ہین۔
غلہ اور آٹا (۲۲۱۲۴۱۰۰ مارک کا)۔ کانی اور نوآبادی کا اسباب اور پسر ہٹہ کی چیزین (۶۳۴۰۸۰۰ مارک کی) لوہا (۵۵۰۰۰۰۰) اور دیگر بافتنی اجناس (۱۲۷۱۲۳۰۰)۔ کپاس (۴۶۵۹۶۰۰)۔ کیمیاوی اشیاء چمڑے کا سامان کلین تمباکو رنگ، اور تیل۔

جہازرانی اور جہاز

سنہ ۱۸۹۹ء مین جو جہاز فنلینڈ کی بندرگاہون مین آئے یا گئے وہ حسب تفصیل ذیل ہین۔

	داخل ہوے		روانہ ہوے	
	تعداد	ٹن	تعداد	ٹن
فنلینڈ کے	۱۲۸۰۶	۱۳۱۴۰۳۳	۱۳۴۰۱	۱۳۵۰۶۲۷
روس کے	۱۵۸۸	۷۹۳۸۹	۱۴۱۲	۷۷۹۳۳
دیگر ممالک کے	۲۶۶۲	۵۹۹۷۱۳	۱۶۶۱	۶۰۷۷۵۹
میزان	۱۶۰۵۶	۱۹۹۳۱۳۵	۱۶۴۷۴	۲۰۳۵۳۱۹

یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو فنلینڈ کے تجارتی بادبانی جہازون کی تعداد ۷۹۹ تھی جس مین وزن ۲۳۵۱۶۱ ٹن تہا - اور دخانی کی ۳۳۶ جنکا وزن ۱۷۴۵۴ ٹن تہا - یعنے کل ۱۱۳۵ جہاز تھے -

آمدورفت اندرونی

فنلینڈ کی اندرونی آمدورفت کا ذریعہ ایک عجیب و غریب ہے - وہان جھیلین ہین جو ایک دوسری سے آپسمین اور خلیج فنلینڈ سے نہرون کے ذریعے سے ملی ہوئی ہین - ان فنلینڈ کی نہرون مین جو جہاز اور کشتیان ہر سال جایا کرتی ہین اون کی تعداد ۱۵۰۰۰ سے ۱۹۰۰۰ تک ہے (سنہ ۱۸۹۹ء مین اون کی تعداد ۱۹۰۲۰ تھی) اور سالانہ خالص آمدنی ان نہرون کی ۳۰۰۰۰۰ سے ۶۰۰۰۰۰ مارک تک ہے -

سنہ ۱۸۹۹ء کے اخیر پر ۱۹۲۸ کیلومیٹر ریلوی تھے جس مین سے ۳۳ کیلومیٹر کے سوا سب سرکاری ریل تھی - سنہ ۱۸۹۹ء مین اس ریل مین ۲۲۰۶۲۵۰ مسافر اور ۸۵۴۰۲۴ ٹن مال روانہ ہوا - سنہ ۱۸۹۹ء کے اخیر تک سرکاری ریلوے کا کل خرچ ۱۳۸۸۹۸۶۶۳ مارک ہو چکا تہا - آمدنی سنہ ۱۸۹۹ء مین اسکی ۱۰۴۸۹۰۰۰ مارک اور خرچ ۶۲۲۹۰۰۰ مارک ہوا -

سنہ ۱۸۹۹ء مین فنلینڈ مین ۳۸۵ ڈاک خانے تھے اور آمد و خرچ ۱۰۶۲۹۶۲ اور ۱۳۷۱۸۱ مارک علے الترتیب تہا - چٹھیاٹ اور پوسٹ کارڈ ۱۷۶۶۵۰۷۰ آئے

رجسٹریان اور پارسل ۵۴۵۲۹۷ - نمونہ اور مطبوعہ کاغذات ۱۱۳۸۰۹۴ اخبارات ۷۲۶۲۸۴۳ -

۳۱ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ۳۵ سیونگ بینک تھے جسمین ۶۵۲۷۰ امانت دہندہ اور زر امانت ۳۵۱۲۸۳۰۸ مارک تھا -

سکہ اور اوزان وغیرہ

طولانی پیمایش کی اکائی فٹ ہے - جو ۲۹۶۹ میٹر یا تقریباً انگریزی فٹ کے برابر ہے - ایک ورسٹ (۳۶۰۰ فٹ لینڈ فیٹ) = تقریباً ⅔ اسٹیٹیوٹ میل - ایک ٹن لینڈ (۵۶۰۰ مربع فٹ لینڈ فیٹ) = تقریباً ۱ ¼ ایکڑ (۱۴۹۳۶۴ ہیکٹر) - ایک ٹنا (۶۳ کنر) = تقریباً ۱۴ بشل (۱۲۶۸۸ ہیکٹولائٹر) - ایک اسکالپنڈ = ۹۴/۱۰۰ انگریزی پونڈ (۴۲۵،۱۰۱ گرام) - ایک سینٹنر (۱۰۰ اسکالپنڈ = ۵ سپنڈ) = ۴۲/۱۰۰ انگریزی ٹن (۴۵۵۰۱ کیلوگرام) - ایک مارک = ایک فرینک - سکہ کاغذی کا مبادلہ سکہ طلائی و نقرہ کے مساوی ہوتا رہتا ہے - میٹرک پیمانون کا عام رواج ہے -

ایشیای روسی توابعات

دو نیچے لکھی ہوئی ریاستین وسط ایشیا مین سلطنت روس کے ماتحت ہین -

بخارا

یہہ ریاست وسط ایشیا مین روس کے تابع ہے اور عرض شمالی ۴۱ درجہ

اور ۴۷ درجہ اور طول شرقی ۶۲ درجہ اور ۷۲ درجہ کے درمیان واقع ہے اسکے شمال مین روسی ترکستانی صوبہ اور مشرق مین پامر اور جنوب مین افغانستان اور مغرب مین کراکوم کا بیابان ہے۔

یہان کے موجودہ حکمران رئیس کا نام امیر سیّد **عبدالاحد** ہے جو امیر سابق کا چوتھا بیٹا ایک لونڈی سے ہے۔ سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوا اور روس مین تعلیم پائی ہے اور سنہ ۱۸۸۵ء مین باپ کے مرنے پر گدی نشین ہوا ہے۔

اس ریاست موجودہ کی بنیاد چودھوین صدی عیسوی سے ازبک قوم والون نے ڈالی ہے۔ جبکہ تیمور نے گولڈن ہورڈ کو (منگولیا کی ایک قوم ہے جو اٹھارہوین صدی عیسوی مین روس کے جنوب پر قابض ہوکر وہان آباد ہوئی ہے) فتح کیا تھا۔ رئیس حال خاندان مانگت مین سے ہے جو صدی گذشتہ سے برسر حکومت ہے۔ میر مظفرالدین نے سنہ ۱۸۶۶ء مین روس پر جہاد کیا تھا۔ جس سے روس نے اوسپر حملہ کیا اور وہ ضلع چھین لیا جو اب سرڈاریا کہلاتا ہے۔ اور ایک عہدنامہ کر الیا جس کی رو سے بخارا کو علاوہ تاوان جنگ کے روسی تجارت کی اجازت دینا پڑی۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی بناء پر کوئی غیر ملکی بخارا مین بلا اجازت نامہ راہداری روس کے نہین جاسکتا ہے اور اوسوقت سے یہ ریاست بالکل روس کے تابع سمجھی جاتی ہے۔

امیران بخارا ۔ سید امیر حیدر سنہ ۱۷۹۹ء سے سنہ ۱۸۲۶ء تک۔ میر وصین سنہ ۱۸۲۶ء

میر عمر ۱۸۲۶ء-۲۷ء میر نصر اللہ ۱۸۲۷ء-۶۰ء مظفر الدین ۱۸۶۰ء-۸۵ء

رقبہ قریب قریب ۹۲۰۰۰ مربع میل کے اور آبادی ۲۵۰۰۰۰ آدمی کے ہے بڑے بڑے شہر یہ ہین۔

بخارا ۱۰۰۰۰۰۔ قرشی ۲۵۰۰۰۔ خوزر شہر سبز حصار ۱۰۰۰۰۔ چارجوی کرکل کرمائن۔ یہان کے کل باشندے مسلمان اور اکثر سنی حنفی المذہب ہین۔

امیر کی فوج ہین ۲۰۰۰۰ آدمی ہین جسمین سے ۴۰۰۰ بخارا مین رہتے ہین کسیقدر فوج کے پاس روسی رائفل ہین اور اونہین کی طرز پر اونکو قواعد سکھائی جاتی ہے۔

بخارا مین غلہ گوا کہہ ریشم تماکو اور پٹ سن پیدا ہوتی ہے۔ اور بکریان بہیڑین گھوڑے اونٹ بہت ہین۔ کہتے ہین کہ سالانہ پیداوار روئی کی ۳۲۰۰۰ ٹن اور ریشم کی ۶۷۰ ٹن ہے۔ سونا نمک پھٹکری۔ گندھک بڑی بڑی دھاتین ہین جو اس ملک مین نکلتی ہین۔

بخارا کی تجارت ۱۸۸۷ء مین حسب ذیل تھی۔

درآمد۔ روس سے ۱۰۶۰۰۰۰ روبل کا مال۔ فارس سے ۵۴۷۵۰۰ روبل کا مال۔ افغانستان اور ہندوستان سے ۶۰۰۰۰۰ روبل کا کل درآمد ۱۶۶۷۵۰۰ روبل کا مال۔

برآمد۔ روس کو ۱۲۵۰۰۰۰ روبل کا مال۔ فارس کو ۲۱۲۰۰۰ روبل کا

افغانستان ہندوستان کو ۴۲۰۰۰۰ روبل کا۔ کل برآمد ۱۵۰۴۰۰۰۰ روبل کا مال۔
نو وہ رسیا نے مشتہر کیا ہے کہ ۱۸۹۹ء مین روسی اور بخارا کا مال واسباب بخارا
سے افغانستان کو ۳۱۷۳۲۳۰ روبل کا گیا۔ اور افغانستان سے بخارا کو (انگریزی
ہندوستانی مال کثرت سے) ۷۰۴۲۸۸۴ روبل کا آیا۔

سبز چاء جو اکثر ہندوستان کی ہوتی ہے ۱۱۲۵ ٹن سالانہ بخارا مین جاتی ہے
اور ہندوستانی پیداوار مین سے نیل، ڈاکہ کی ململین دوائین شال اور کمخواب
بھی جایا کرتی ہے۔ بخارا سے ہندوستان کو ریشم خام آتا ہے اور سالانہ
آمدنی ۳۴ ٹن تک اندازہ کرتے ہین۔ روئی بخارا سے باہر کو ۱۸۸۸ء مین ۱۲۲۰۰۰
گٹھے گئے۔ ۱۸۷۳ء کے عہدنامہ سے جو روسی تاجرون کا مال بخارا مین آئے
یا جاے اوس سب پر ۲½ فیصدی کا محصول لیا جاتا ہے۔ اسکے سوا روسی اسباب
پر اور کسی قسم کا محصول نہین لیا جا سکتا ہے۔ اور وہ ہر قسم کی درآمد اور برآمد کے
محاصل سے معاف ہے۔ امیر نے بجز برائے استعمال سفارت روس کی تمام اقسام
کی شراب کے اپنے ملک مین آنے سے ممانعت کر دی ہے۔

روس کی ٹرانس کاسپین ریلوی اب بخارا مین ہوکر چارجوی سے دریاے آمو کے
دارالسلطنت سے چند میل کے فاصلے سے گذرتی ہے اور وہان سے سمرقند
کو جاتی ہے۔ چارجوی سے روسی سرحدی اسٹیشن کیتی کرغان تک فاصلہ
۱۸۶ میل کا ہے۔ ایک تار برقی کی لائن بھی سمرقند سے بخارا تک جاری ہے

روسی کاغذی روبل بخارا کے تمام ملک مین چلتا ہے۔ بخارا کے ٹینگا ایک چاندی کے سکہ کی قیمت ۵ پنس ہے۔ روسی پولیٹیکل رزیڈنٹ کا نام جو آجکل وہان ہے مسٹر لسر ہے۔

خیوا

یہہ ریاست بھی وسط ایشیا مین عرض شمالی ۴۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۴۱ درجہ اور طول شرقی ۵۸ درجہ اور ۶۱ درجہ ۵۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ زیادہ سے زیادہ لمبائی ۲۰۰ میل اور چوڑائی ۱۴۰ میل ہے۔ شمال مین اوسکے بحرارال مشرق مین دریاے اکسس جنوب اور مغرب مین روسی ٹرانس کاسپین صوبہ ہے۔

سیّد محمد رحیم الدّین خان حاکم وقت اپنے باپ کے بعد ۱۸۶۵ء مین گدی پر بٹہاہے۔ اور ۱۸۴۵ء کے قریب پیدا ہوا ہے۔

خان خیوا سے روسی تعلقات - تیمور کی سلطنت وسط ایشیا کی بربادی پر بخارا کی طرح خیوا مین بھی اذبک قوم والون نے ایک سلطنت قایم کی تھی جسنے روسیون کی تحریر کے بموجب ابتداے اٹھارہوین صدی سے اولاً روسی دبدبہ کو تسلیم کیا ہے۔ ۱۸۷۲ء مین اس بناء پر کہ اہل خیوا نے کرغیز کے باغیون کی امداد کی ہے۔ روسیون نے خیوا پر حملہ کیا اور قلعہ کو برباد کرکے اون کو اپنا مطیع کر لیا۔ اور تاوان جنگ مین ۲۷۴۰۰۰ روبل بھی وصول کئے۔ یہہ بڑا سخت فرمان ابتک سالانہ قسطون مین ادا کیا جاتا ہے،

جس سے خان کو اپنی رعایا پر بڑی سختی کرنی پڑتی ہے اور وہ بار بار باغی ہوجاتی ہے۔ برسی کئی مرتبہ خان کی امداد کو اوسکی رعایا کے مقابلے مین آئے ہین خیوا کے خانون مین سے اس صدی مین یہہ لوگ ہے ہین۔ محمد رحیم خان سنہ ۱۸۰۶ - ۲۵ ء مین۔ الہ قلی خان سنہ ۱۸۲۵ - ۴۲ ء مین۔ رحیم قلی خان سنہ ۱۸۴۲ - ۴۵ ء مین۔ محمد امین خان سنہ ۱۸۴۵ - ۵۵ ء مین۔ عبد الصمد خان سنہ ۱۸۵۵ - ۵۶ ء مین۔ قتلغ مراد خان سنہ ۱۸۵۶ ء مین۔ سید محمد خان سنہ ۱۸۵۶ - ۶۵ ء مین۔ سید محمد رحیم خان سنہ ۱۸۶۵ سے ہے۔

رقبہ ۲۲۳۲۰ مربع میل۔ آبادی تخمینی ..... جسمین ..... ۴ نامدر ترکمان شامل ہین۔ بڑا شہر خیوا آبادی ۴۰۰۰ - ۵۰۰۰ کے درمیان۔ نیا ارگنج آبادی ۳۰۰۰۔ اور ہزارا سپ اور کنگرا بھی بڑے مقام ہین۔

مذہب اسلام اس ملک کا مذہب ہے۔

سالانہ پیداوار ریشم ۴۸ ٹن۔ روئی تقریباً ۸۰۶۴ ٹن۔

سنہ ۱۸۸۸ ء مین روئی کے ... ۵۰ گٹھے باہر کو گئے۔ فقط

راقم

حسن

حسن

جلد (۷) نمبر (۹)

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء

جنگ واٹرلو — از الیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

مانگزاری کیا چیز ہے — از عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر

حیدرآباد دکن

مطبع حسن مین باہتمام محمد لطف علیخان چھپا

سنہ ۱۸۹۴ء

جنگ واٹرلو

واقعات ماسبق

اکتوبر ۱۸۱۳ء مین ایک سخت جنگ افواج متفقہ اور نپولین سے میدان لیپزیگ مین ہوئی تھی جس مین مذکور الذکر کو سخت شکست ہوئی افواج فاتح نے اوسکا فرانس تک تعاقب کیا اور ۳۰ مارچ ۱۸۱۴ء کو پیرس پر قبضہ کرلیا۔ پانچ روز کے بعد نپولین جنگ سے دست بردار اور حکومت سے مستعفی ہوا۔

شاہان متفقہ نے اپنی اولوالعزمی سے ایک جزیرہ موسومہ البا کی اوسکو بادشاہت دیکر اوسکو نظر بند رکھا۔ اس نام کی سلطنت نما قید مین فرانس سے اوس کو بہت بڑی پنشن بھی ملتی تھی مگر ایسے دل چالاک اور بے چین طبیعت والا اولوالعزم شخص ایک مختصر جزیرہ مین کب اطمینان سے رہ سکتا تھا دس مہینے نہین گذرے تھے کہ چپکے چپکے جزیرہ مذکور سے چند آدمیون کو ساتھ لیکر نکل بھاگا اور یکم مارچ ۱۸۱۵ء کو پھر فرانس مین داخل ہوا۔

نپولین کے نام کی عظمت و جبروت جو لوگون کے دلون پر چھائی ہوئی تھی اور اوسکے قید ہو جانے سے کسیقدر اطمینان ہوگیا تھا اب اوسکے پھر فرانس آنے سے

اوس کا خوف تازہ دم ہوگیا۔ ناممکن تھا کہ اوسکے نام کے اثر کو جو جادو سے زیادہ موثر تھا کوئی روک سکتا۔ ہر طرف سے لوگون نے اوسکا استقبال کیا۔ خوش آمدی و مرحبا کی صدائین بلند ہوئین یہان تک کہ جو فوج لوئی ہیزدہم کی طرف سے نپولین کی پیش قدمی روکنے کے لئے گئی تھی وہ بھی اپنے بادشاہ سے منحرف ہوکر نپولین کا دم بھرنے لگی لوئی تو دارالسلطنت سے بھاگ گیا اور ابھی جزیرہ البا سے نپولین کو نکلے ہوئے ایک مہینہ بھی نہین ہوا تھا کہ فرانس کے ہر قلعے سے سو سو توپون کی سلامیان سر ہوئین کہ وہ خطرناک ہمسایہ اور عظیم الشان شہنشاہ تمام یورپ کو پھر ایک مرتبہ درہم برہم کرنے کے لئے آموجود ہوا۔

شاہان متفقہ نے حتمی ارادہ کیا کہ افواج متحدہ اکبارگی فرانس پر چاروں طرف سے حملہ کرین جن کی مجموعی تعداد فرانس کی مجموعی تعداد سے بدرجہا زیادہ ہو۔ ادہر نپولین نے پہلے تو صلح کا پیام دیا مگر جب دیکھا کہ ناگزیر لڑائی ہوتی ہی ہے اور کسی طرح مفر نہین ہے۔ تو اوسی نے ابتدا بھی کی اور نہایت عجلت کے ساتھ جو اوسکی کاردانی کے لحاظ سے اوسکا خاصہ تھا خاموشی اور عجلت سے اپنی افواج اپنے قلعون کے عقب مین جو سب سے نزدیک دشمن کی ملک بلجیم کی حدپر واقع تھی جمع کرلیا۔

منجملہ افواج شاہان متفقہ کی صرف وہ افواج جو ولنگٹن اور بلوچر کے ماتحت تھین اس سے نزدیک تھین اور چونکہ ان لوگون کو پہلے سے

معلوم نہ تھا کہ درحقیقت **نپولین** کی جنگ کے متعلق کیا تجویز ہے اسلئے انھون نے اپنی فوجون کو تمام ملک **بلجیم** کے ناکون اور کنٹونمنٹون مین جو سرحد کی لائین مین تھا پھیلا دیا **نپولین** کا یہہ ارادہ ہوا کہ اس خفیف لائین کو حملہ کرکے توڑ دین اور انگریزے و جرمنے فوجون کو دو ٹکڑے کرکے علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر حملہ کرکے قبل اسکے کہ اور متفقہ بادشاہون کی فوجین میدان کارزار مین باہم مقابل ہون شکست دین۔ گرباوجودیکہ **نپولین** نے اپنی فوج کی نقل و حرکت اپنی دانست مین بہت خفیہ رکھی تھی مگر **ولنگٹن** کو اوسکے ارادے سے کافی اطلاع ہوگئی اور ہوشیار ہوگیا **ولنگٹن** اور **بلوچر** اپنی اپنی فوجون کے اکٹھے ہوگئے اور آپس مین متفقہ حملہ کرنے کی تجویزین پختہ ہوگئین اور عجیب بلکہ معجزانہ طریقے سے **ولنگٹن** نے میدان واٹرلو کی ایک ہفتہ قبل از جنگ کامل طور سے پیمایش کرلی تھی۔

اب **نپولین** بالکل تیار ہوگیا۔ اوسکی فوج **بومنٹ** کے گرد اکٹھی ہوگئی جہان سے **ولنگٹن** کے ہیڈ کوارٹر واقع **برسلس** کو ۹۰ میل تھے **نپولین** **پیرس** سے ۱۲ جون کو بعجلت تمام روانہ ہوکر دو دن مین اپنی پرجوش فوج سے آملا اور اوسکو آگے بڑہنے کا حکم دیا۔

چونکہ یہہ لڑائی جسکا خاتمہ جنگ **واٹرلو** سے ہوا ہے چار دن تک برابر مختلف مقامات پر ہوتی رہی ہم چارون دن کی تفصیلی کیفیت علیحدہ علیحدہ لکھتے ہین

جو ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

نپولین کی پیش قدمی

۱۵ جون ۱۸۱۵ء

آج علی الصباح ۳ بجے نپولین حملہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھا۔ مگر بدقسمتی سے کل دریائے سیمبر کے پلون پر بمقام چارلرائی اور مارشنس بلوچر کے فرستادہ برگیڈ کے لوگون نے زیر کمانڈ زیٹن قبضہ کرلیا تھا اور یہہ پل بمقام مقصود تک پہنچنے کے لئے درمیان مین حائل تھے۔ پس کچھہ تو خود نپولین کے بعض حصّۂ فوج کی حرکت مین غیر متوقع تعویق اور کچھہ پروشین فوج کی سخت مزاحمت نے نپولین کو ایسا روک دیا کہ دوپہر سے قبل اون کو عبور دریا کا کوئی موقع ہی نہ ملسکا اور جو راستہ بھی ملا اوس مین نپولین کا زیٹن نے چپہ چپہ زمین پر مقابلہ کیا اور اس سے غرض یہہ تھی کہ افواج متفقہ کو ایک مقام مین اکٹھے ہو جانے کا موقع ملجائے زیٹن اور نپولین مین اسقدر جھگڑے رہے اور اسقدر قدم قدم پر فوج فرانس کی راہ مین روک ہوتی رہی اور گاہ گاہ چھوٹی موٹی لڑائی بھی ہو جاتی کہ لڑتے بھڑتے رات کو گیارہ بج گئے اور بالکل تاریکی چھاگئی۔ اسوقت فوج فرانس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یمین و یسار۔ حصّہ یسار نے نامی افسر کی ماتحتی مین دیا گیا جو ولنگٹن کے ایک حصہ فوج کا بمقام کوارٹر برباس مقابل ہوا۔ اور حصۂ یمینی خود نپولین کے زیر نظر رہا جو بلوچر

کے مقابلے کے لئے بہ مقام لگنی ۶ میل کوا ٹر براس سے دور آمادہ ہوا۔ مگر آج صرف افواج فرانسیسن کی مورچہ بندیاں ہوئین کوئی واقعہ پیش نہین آیا۔

کوا ٹر براس و لگنی

۱۶ جون

آج ایک دوسرے سے چھ میل کے فاصلے پر دو لڑائیان ہوئین اور دونون جنگہ تقریبًا اغاز جنگ ایک ہی وقت تھا۔ یہہ دونون لڑائیان ایسی خون ریز اور سخت واقع ہوئین کہ صفحہ واٹرلو کی عظیم الشان جنگ کے پر ہیبت خیال نے اس کی قیمت کم کر دی اور فی نفسہ یہہ دونون جنگین بڑی معرکۃ الاراء لڑائیان تھین۔ اب ہم کسیقدر ان دونون مقامون کی جنگون کی تفصیل بیان کرتے ہین تاکہ اہل مذاق کو اوسکی عظمت کا پورا حال معلوم ہوجائے

جنگ کوا ٹر براس | کوا ٹر براس ایک چھوٹا گانون ہے جو چارلرائی سے ۳ میل اور واٹرلو سے ۷ میل ایک چوراہے پر واقع ہے۔ اور یہہ مقام افواج متفقہ کی طرف سے جنگ کے لئے نہایت موزون سمجھا گیا تھا۔ اس مقام کو ۱۵ جون کی شب کو ولنگٹن کے ایک حصہ فوج (بلجین) نے زیر کمانڈ پرنس آف آرنج قبضہ کر لیا تھا۔

نپولین نے جنرل نے کو بیس ہزار فوج دیکر اس مقام پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا اور کہا کہ اس مقام پر قبضہ کرو اور ولنگٹن سے مقابلہ کرتے رہو تب تک مین مقام لنگی مین بلوچر کا مقابلہ کرتا ہون۔ مگر جنرل نے کی فوج جلد

تیار نہ ہو سکی اور اس لئے حملہ کرنے مین دن کے ڈہائی بج گئے۔

جسوقت لڑائی شروع ہوئی شام تک کسی طرح کمی نہ ہوئی بلکہ جوش وخروش اور سختی مین اضافہ ہی رہا۔ **ولنگٹن** نے بعجلت عجیلہ برو سلس پایہ تخت **بلجیم** سے کمک بہم پہونچائی اور جنرل **نے** نے **فرانس** سے۔ ابتداءً افواج متفقہ کی تعداد بہ مقابلہ تعداد افواج **فرانس** بہت کم پائی گئی۔ اور وہ حصّہ فوج جس مین **ڈچ** اور **بلجین** تھے ہار گیا۔ اور یقینی طور سے معلوم ہوتا تہا کہ فتح **فرانس** کو حاصل ہے مگر اسی اثنا مین جب کہ آتش جنگ انتہائی درجہ کی شعلہ زن تھی **سر ٹامس پکٹن** کا سرخ کوٹ والا حصہ جو انگریزے پیدل کا ایک ٹکڑا تہا **ولنگٹن** سے آملا۔ جو درحقیقت اوسکے سخت خطرناک حالت کا محافظ ہوا۔ **پکٹن** بالذات بڑا بہادر اور اوسکے آدمی علٰحدا بڑے دلیر تھے اگرچہ **پکٹن** زخمون سے چور چور ہو گیا تہا مگر اوسنے اپنے زخمون کو اپنے آدمیون سے چھپایا اور بڑے بڑے اور بار بار حملے کئے۔ ۹ بجے رات کو جنرل **نے** نے شکست کہائی اور **فرانسی** پہاڑ پر چلا گیا اور وہان سے کمک طلب کی۔ اس جنگ مین **افواج متفقہ** کے ۳۵۰۰ آدمی مجروح و مقتول ہوئے۔ ان مین سے تین ربع ۲۶۲۵ آدمی صرف انگریز تھے۔ اور **فرانس** کا نقصان ۴۳۰۰ آدمیون کا ہے جو مجروح یا مقتول ہوئے

جنگ لگنی

جسوقت (یعنی ڈہائی بجے) جنرل **نے** نے کواٹر براس مین جنگ شروع کی ٹھیک

اور سیوقت نپولین نے بہ مقام لگنی بلوچر سے لڑائی شروع کی اس جنگ مین فرانس کی فوج صرف ۷۰ ہزار تھی اور جرمنی کی ۸۴ ہزار اگرچہ پروشین فوج تعداد مین زیادہ تھی۔ مگر بہ مقابلہ فرنچ کے یہہ لوگ تربیت مین بہت کم تھے۔ بلوچر کی نصف فوج تو محض ردلیف تھی۔ اور فوج نظام مین بھی بڑا حصّہ جدید بھرتی شدہ لوگون کا تھا۔ مگر لڑائی بڑی خون ریز اور سخت ہوئی۔ مقام سنٹ امند اور لگنی کے سنگین مکانات فوج پروشین کی محافظت مین بہت کام آئے اور بلوچر جو اپنی دلیری اور استقلال مزاجی سے مغز خطاب مارشل ورورٹ کا حاصل کر چکا تھا اس لڑائی مین مزید عزت افزائی کا کام نہ کر سکا۔ اگرچہ یہہ بڈھا سو برس ۳ سال کا پرانا اور فرسودہ تھا مگر جس جیوسٹ اور خاموشی اور دلیری سے جنگ کے وقت یہہ بڈھا وان ملٹکی کا نمونہ کام کرتا تھا اوسکے مقابلے مین جوانون کی دلیری اور جوش ہرگز قابل وقعت نتھا۔ لڑائی کا کوئی مقام مخصوص کسی فریق کے لئے نہ تھا اور گھنٹون لڑتے لڑتے دست بدست لڑائی ہونے لگی۔ یہان تک گلیون کوچون اور مکانات کے اندر خون ریزیان ہوئین لیکن فرنچ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔ بلوچر نے آٹھ بجے رات کو ایک سخت حملہ کیا جس مین اوسکا گھوڑا مارا گیا۔ اور یہہ بڈھا سپاہی گھوڑے کے مارے جانے سے خود بیکار ہو گیا۔ اور بڑی مشکل سے فرنچ سوارون کی مرتشمشیر سے بچ سکا ۱۱ بجے رات کو پروشین فوج شکست کھا کر بھاگی جس مین اوسکا نقصان بارہ ہزار

آدمیون کا ہوا۔ اور نپولین کے آٹھ ہزار آدمیون کا۔ اور اس طرح ۱۶ جون کا خاتمہ ہوا۔

میدان واٹرلو کی طرف دوڑ

۱۷ جون

گذشتہ شب کی تکان ایک حالت اور اوس مین پروشین کی شکست کچھ ایسی نہ تھی کہ کلیتاً پروشین بیدل ہو گئے ہوتے۔ بلوچر کی جگہ نیسناؤ کو کمانڈ تفویض ہوئی اور فوج کو قابل تعریف عقلمندی اور مستقل مزاجی سے بہ مقام ویور واپس جانے کا حکم دیا۔ اسرتھا۔ ادہر نپولین نے کچھ تنگ و شب مین پڑکر اور کچھ تاریکی شب۔ بارش۔ اور بارش زدہ مٹرک اور اپنی تھکی ہوئی فوج کا لحاظ کرکے پروشین فوج کے تعاقب سے احتراز کیا جو بڑی غلطی تھی۔ صبحکو اوسنے ایک دوسری غلطی کی۔ یعنے اوسنے یہ قیاس کرکے کہ پروشین فوج لامحالہ اپنی رسد وغیرہ کی ضرورتون کے واسطے جانب شرق مقام لیجج مین گئی ہوگی چنانچہ اوسنے اپنے ایک جنرل گروچی نامی کو تیس ہزار آدمیون کے ساتھ اوسی جانب پروشیون کے تعاقب کیلئے بھیجا۔ حالانکہ پروشی بجائے جانب شرق جانے کے دانستہ چل گئے تھے اور صبحکو ۱۴ میل کے فاصلے پر اطمینان اور ترتیب کے ساتھ ویور مین پہنچ گئے نپولین کو اپنی غلطی کا علم گھنٹون کے بعد ہوا بلوچر پھر گھوڑے پر چڑھا آگے بڑھ رہا تھا اور ایک حصہ فوج کو تھیل مین نامی جنرل کی سپردگی مین گروچی کے مقابلے کے لئے بھیجدیا۔ مبادا وہ جنرل اوسکے پائین حصہ پر حملہ آور ہو

یہہ جنرلون کی ایک دوڑ تھی جس مین سلطنت کی بازیست منحصر تھی - ایک جانب
نپولین بہت عجلت کے ساتھہ جنرل **نے** سے ملکر **ولنگٹن** پر حملہ کرنے کے لئے
کوچ کر رہا تھا - اور دوسری جانب **بلوچر** اس واقعے سے خوب واقف ہوکر چاہتا
تھا کہ **ولنگٹن** کی مشکل آسان کرنی چاہئے جو بے طرح پھنسا ہوا محتاج اعانت
ہو رہا اور اوسکو بڑی ضرورت کے ساتھہ اپنے پاس بلا رہا تھا - کیون کہ اوسکو ابتک
جنگ **لگنی** کے نتیجے سے اطلاع نہ ہوئی تھی اور **بلوچر** بھی باوجود پیہم برسات کے
خطرناک راستون ندیون اور مہلک دلدلون اور قریب قریب نامعلوم اور دشوار گذار
راستون سے گذرتا ہوا اور **فارورڈ فارورڈ** کی صدا بلند کرتا اور اپنی فوج کا حوصلہ بڑہاتا ہوا
چلا جاتا تھا - جسکو کچھہ دیر کے بعد **ولنگٹن** کو شب گذشتہ کی جنگ **لگنی** کا نتیجہ اور
پروشین فوج کی شکست کا حال معلوم ہوا **ولنگٹن** نے **بلوچر** کو تو کہلا بھیجا کہ وہ فوراً
اوس سے بمقام **واٹرلو** جو **کوارٹر برس** سے ۷ میل فاصلے پر ہے معہ فوج آکر
ملے مگر دس بجے خود بھی اوسیجانب جس طرف سے **بلوچر** آرہا تھا چلا - حسن اتفاق سے
آسمانی امداد **ولنگٹن** کے مفید مطلب ہوئی - جیون ہی **نپولین** جو اوسٹوب جنرل **نے**
سے آملا تھا - کثیر التعداد متفقہ افواج کے ساتھہ بڑے زور شور سے حملہ کرنے والا تھا
ایک بڑا سخت طوفان آیا - بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کے ساتھہ اس قدر شدت سے
بارش موصلا دہار ہوئی کہ آسمان سے زمین تک ایک چادر آب تنی ہوئی معلوم ہوتی تھی

اور تمام تاریکی چھا گئی تھی - چند منٹ مین زمین اس قدر تر ہوگئی کہ توخانے اور سواروں کو **برو سلس** کی صاف پختہ سڑک پر چلنا ممکن تھا اور بس -

یہہ موافق بارش جو مخصوص اوس وقت **ولنگٹن** کے لئے رحمت آلہی تھی برابر شام تک جاری تھی - چنانچہ اسکی بدولت اور نیز اوس حصہ فوج کی بدولت جو محافظ حصہ پائین تھا اور **نپولین** سے جنگ مین مصروف تھا **ولنگٹن** کو چپ بغیر کسی مزید نقصان کے نکل جانے کا موقع ملگیا - اور رات کو جب کہ فرانس کی فوج صرف ایک میل کے فاصلے پر جانب جنوب پڑی ہوئی تھی **ولنگٹن** کی تھکی ہوئی فوج **مانٹ سنٹ جین** کے جَو کے تر تبتر کھیتون مین ضعف سے جاکر سو رہی -

جنگ واٹرلو

۱۸ر جون

لو صاحب اب ہم اوس سرزمین مین پہونچ گئے جو ایک پہلو سے مبارک اور دوسرے پہلو سے سخت نفرت کے قابل ہے - اس سرزمین کے عظیم الشان واقعہ نے **یورپ** کشتی **پولیٹکل** کو ناپیدا کنار تلاطم سے بچاکر ساحل امن و عافیت مین پہونچا دیا - اور آج اس سرزمین پر بہت سے بندگان خدا کا خون ہوکر سبز ان **واٹرلو** سرخ پوشاک پہنکر ایک بڑے اولوالعزم شہنشاہ کا قطعی فیصلہ کرتا ہے - تاریخ مین اس میدان کارزار کا نام ہمیشہ رہیگا اور بہادری اور آزادی کے ساتھہ اسکا نام لیا جائے گا - لوگون کے دلون مین

خاصکر یورپ کے اقوام مین واٹرلو کا نام زندہ جاوید رہے گا پچہتر برس تک واٹرلو کے واقعات اور وہان کی تیغ زنی کی کیفیت قلمبند ہوا کی - موجودہ نسل کے لوگ کامل توجہ کے ساتہ اب بھی واٹرلو کے حالات سنتے ہین - اوس مختصر قطعۂ زمین مین کوئی بات معمولی یا حقیر نہین ہے واٹرلو کے ٹوٹے اور زنگ آلود گولے توپین تلوارین اور دوسرے آلات حرب وضرب جو اس عظیم الشان جنگ کے یادگار ہین اور جن مین کئی نشستگاہ کا عدم اور وجود ہوا ہے بحفاظت عجائب خانہ مین رکھے گئے ہین - یہہ چیزین اوس جنگ کی یادگار ہین جہان خونین موجین سب سے زیادہ لڑائی تھین اور جہان توپ و تفنگ نے سب سے زیادہ کاری زخم کیا تہا - واٹرلو کے میدان اور آبادی کی ہر چیز اس جنگ کی وجہ سے مغرز ہوگئی اور ہوگومنٹ اور لاہی منٹ مقامات جنگ تاریخ مین پرانے تاریخی مقامات کے ساتہ ساتہ ہمنام اور ہم زبان ہوگئے -

اب ہم کسیقدر میدان جنگ کے تفصیل کرتے ہین تاکہ تھوڑے سے تعمق غور کرنے سے میدان کی صورت آنکھون مین جلوہ گر ہو جائے بروسلس سے چار لڑائی کو جنوب کی طرف ایک شاہ راہ جاتی ہے بروسلس سے ۱۲ میل کے فاصلے پر مانٹ سنٹ جان نامی گانون اور کھیت ہین - اس مقام پر ایک پہاڑی ہے جو کچہہ بلند نہین ہے اور سڑک کی دونون جانب شرقاً و غرباً واقع ہے - اس پہاڑی پر ولنگٹن نے اپنے مورچے جمائے - اس سے جنوب کی طرف پون میل کے فاصلے پر ایک دوسری

پہاڑی اسپیطر حکی ہے۔ پس دو پہاڑیان یا کسیقدر بلند زمین کے قطعات خطوط متوازی کی طرح ایک دوسرے سے پون میل کے فاصلے پر تھے۔ شمالی پہاڑی پر **ولنگٹن** جنوب کی طرف رُخ کئے ہوئے تھا اور جنوبی حصے پر **نپولین** شمال کیطرف مُنہ پھیرے تھا ان دونون پہاڑیون کے درمیان مین ایک وادی بھی تھی جس کا طول تقریباً تین میل اور عرض ہزار گز ہوگا۔ اس مین جابجا کسانون کے مکانات باغات اور انگور کی بیلون کے سوا رائی اور جَو کے کھیت فصل کاٹنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ یہہ تو موقع جنگ اور میدان کارزار تھا۔ دونون پہاڑیون کی عظیم الشان توپون کی دنادن اور حملے پر حملہ اور جواب پر جواب اور **مانٹ سنٹ جان** کے آخری مہلک گراپ کو جنگ **واٹرلو** کہتے ہین۔

طلوع آفتاب کے قبل بارش موقوف ہوگئی تھی۔ شاید اسوجہہ سے کہ بہت جلد توپ و بندوق کے گولون کی بارش اور انسانی خون کا سیلاب اوس میدان مین ہونے والا تھا مگر ہنوز آسمان صاف نہ ہوا تھا۔ **نپولین** تو اس سے بالکل بے خبر تھا کہ **بلوچر** جنرل **گروچی** کے ہاتھہ لگا یا نہین مگر وہ اوس سے بچکر **ولنگٹن** کے پاس آرہا تھا **نپولین** نے تھوڑا سا زمین خشک ہونے کا انتظار کیا تاکہ فوج کو پیڈ کرنے کا اچھا موقع ملے اگرچہ یہہ امر شاید ضروری تھا مگر اوسکے ساتھہ اوسکے حق مین سم قاتل بھی ہوا بالآخر وہ آخری ساعت پہونچ گئی۔ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے **نپولین** نے اپنی توپون کا منہ

کھولدیا۔ اور موت اجل رسیدون کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہلاک کرنے لگی

نپولین نے اس جنگ عظیمہ مین پانچ بڑے بڑے حملے کئے۔ ہم ان پانچون حملون کو تفصیل وار بیان کرینگے جس سے اس لڑائی کی کیفیت اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے

پہلا حملہ

جنگ ہوگومنٹ

ہوگومنٹ ایک مضبوط مقام مانٹ سنٹ جین سے ۱۲ سو گز کے فاصلے پر ہے اور یہان ایک بڑا مکان (فارم ہوس) اور باغ ہے۔ مکان سے متصل اور چھوٹے چھوٹے مکان بنے ہوئے اور سب ایک دوسرے سے ملصق ہین۔ اس مکان مین ایک پھاٹک اور چند دروازے ہین۔ یہ مکان ایک قلعہ نما مضبوط مکان سے ملا ہوا ہے جس کے گرد چار دیواری ہے۔ پشت پر ایک باغ ہے جسکے چارون طرف مضبوط دیوار ہے اور اسکے جنوب جانب ایک جنگل ہے اور شرق جانب ناشپاتی کا باغ۔

صبح ہونے کے پہلے ہی ولنگٹن نے اس مقام (ہوگومنٹ) کو لیلیا۔ اور عجلت کے ساتھ مورچہ بندی کرلی۔ گولی مارنے کے واسطے اس مکان اور باغ وغیرہ کی دیوارون مین موزون سوراخ بنے ہوئے تھے۔ اور باغ مین مچان بنادئے گئے تھے کہ فوج اوپر سے نشان اندازی کرسکے۔ اس مقام کی محافظت کے واسطے ڈیڑھ ہزار آدمی زیر کمانڈ سر جان بنگ متعین تھے جنہون نے دو تین ماتحت عہدہ دارون کی سپردگی مین اپنی فوج کو

جابجا تعینات کر دیا۔ یہ مختصر گروہ تھا جسکے مقابلے مین نپولین نے اپنا پہلا پر زور حملہ کیا۔ ساڑھے گیارہ بجے نپولین نے قلب افواج متفقہ پر ۱۲۰ توپون سے گولے برسانے شروع کئے اور تین ڈویژن منجملہ افواج فرانس وادی سے عبور کر کے ہوگومنٹ کی طرف بڑھ آئے اور بجائے توپون کے جنبش دستون کی تڑتڑاہٹ سنائی دی تو سمجھا گیا کہ اس عظیم حملہ کا دور آخر دست بدست لڑائی پر ہوگیا انگلو ڈچ (انگریز اور ڈچ) فوج کو بہت جلد باغ اور جنگل سے بھاگنا پڑا۔ مگر انگریز اپنے اجڑے اور ویران شدہ دیوار سے گھنٹون لپٹے ہی رہے۔ اگرچہ ان مین بہت کثرت سے آماجگاہ بندوق ہوتے رہے اور جو رسالہ عبور کر آیا تھا اوسکے کالم کے کالم جلتی ہوئی دیوار کی طرف اور بڑھتے جاتے تھے اور دمبدم زور اور کمک پھونچتی رہتی تھی اور فرنچ جوان حملہ آور جو محافظون سے کسی طرح کم جری نہ تھے حملے پر حملہ کرتے رہے مگر کچھ پیش نہ گئی۔ ایک مرتبہ فرنچ جوانون نے اوس پھاٹک کو جو اس مصور مکان کا راستہ اور اصل دروازہ تھا توڑ ڈالا اور مکان کے اندر "شہنشاہ کی عمر دراز" کہتے ہوئے داخل ہوے۔ مگر قوی دل انگریز جو حملہ آورون سے زیادہ دستکرچ اور بندوق کی لڑائی مین مضبوط اور بہاری تھے نکل پڑے اور بڑی جوان مردی سے حملہ آورون کو نکال باہر کر کے پھر پھاٹک بند کر لیا۔ بعد تھوڑی دیر کے اس خراب نتیجے سے مطلع اور جھنجلا کر نپولین نے ایک رگی توپون کا منہ بخط مستقیم ہوگومنٹ پر کھولدیا۔ سو کھی گھاس کا ایک بڑا ڈھیر لگا تھا جس مین فوراً آگ لگ گئی اور شعلے بلند ہوئے

اور عمارتون کو بھی آگ لگ گئی - یہہ محصورین جو اس مکان مین اتنک حملہ آورون کی وجہہ سے نہایت تنگ ہورہے تھے - اب دوسرے اور نہایت سخت آفت کا سامنا ہوا مگر مجبوراً علاوہ مصائب سابقہ کے شعلون کی تابش اور دھوئین کی تکلیف برداشت کرنی پڑی اور اوپر سے گولے برسنے شروع ہوئے - مگر اون کی بہادری ایسی تھی کہ ان خارجی دباؤن سے موثر نہین ہوسکتی تھی - موت کا بازار گرم تہا جمیع محصورین کی تعداد تو آناً فاناً کم ہوتی گئی مگر کسی جنگی کارروائی سے اون کی بہادری اور مستقل مزاجی مین فرق نہین آیا - چنانچہ ایک طرف تو اون کے بدنون سے خون جاری تہا اور دوسرے جانب تیغ زنی اور تفنگ بازی مین مصروف تھے -

فریقین کو وقتاً فوقتاً تمام سپہر کو کمک پہونچتی رہی اور درآن حالیکہ دوسرے جگہہ نہایت سختی سے جنگ ہورہی تھی مگر ہوگومنٹ مین تو آٹھہ بجے رات تک بند ہی نہین ہوئے بعد آٹھہ بجنے کے یہان اور دوسرے جگہہ آج کی لڑائی کا خاتمہ ہوا - بگر حالت مین بالکل فرق نہین ہوا - چنانچہ سخت سخت حملے اون دیوارون پر اور اونکے ترکی بہ ترکی جوابات برابر رات تک ہوتے رہے - یہان تک کہ فرنچ حملہ آورنے محافظین کی تعداد کو بہت گھٹا دیے لیکن بالکل کامیاب بھی نہ ہوسے اور اسی حالت مین انہین چھوڑ کر واپس گئے - اس جنگ مین ولنگڈن کے آٹھہ سو سے زیادہ آدمی مجروح یا مقتول ہوئے اور نپولین کے چار ہزار آدمی - اس ڈفنس کی جو زیادہ وقعت کی جاتی ہے اوسکا

ثبوت لارڈ ڈڈلی کے خط سے ملتا ہے جسمین لکھا ہے کہ بلجین کے کسالون کے باغ کی یہہ دیوار یورپ کے محافظ اور پشتپناہ تھی اور غالبًا بنی نوع انسان کی خوش قسمتی کا یہہ نتیجہ ہے کہ اس مکان پر اس طرح قبضہ کیا گیا۔

دوسرا حملہ

لا ہے سنٹ

لاہی سنٹ کوئی مستقل مقام بجائے خود نہین ہے بلکہ وہ ایک مزرعہ مانٹ سنٹ جان سے ۲۷۵ گز کے فاصلے سے واقع ہے۔ یہہ مقام برسلس کی سڑک سے مغرب کی جانب اوسکے متصل ہے۔ اس مین چند اینٹون کے مکانات اور باغ اور جھاڑی مثل مقام مسبوق الذکر کے واقع ہے۔ مکانات کی مشرقی دیوار دو سو فیٹ لمبی شمالی حصے تک چلی گئی ہے تاکہ اوس سے متصلہ پائین باغ کی حفاظت ہو جسکے اور اطراف مین جھاڑی لگی ہوئی تھی۔ اگرچہ یہہ مقام ہوگومنٹ سے بہت چھوٹا ہے مگر پایتخت کی سڑک اور ولنگٹن کے صدر مقام سے نزدیک ہونے سے اس کی وقعت کچھ تھی۔ چنانچہ ولنگٹن نے اس مقام پر ۱۷ تاریخ کی شب کو قبضہ کر لیا تھا کرنل ہیرنگ چار سو آدمیون سے مکانات پر قبضہ کئے اور تھوڑی دور شمال کی جانب سڑک جھاڑیون کے پیچھے اور سڑک کی مشرق جانب پکٹن کے آدمی تیار پڑے ہوئے تھے اور سڑک کی مغرب جانب ایک دوسرا ڈویژن زیر کمانڈ الٹن مستعد تھا۔

نپولین جنگ آزما نے ڈیڑھ بجے اس مقام پر حملہ شروع کیا۔ آج کا حملہ محاربہ عظیم ہے کیونکہ نپولین نے یہہ تجویز کی کہ انگریزی فواج کے قلب پر حملہ کر کے اوسکو دو پارہ کر دین یعنے ولنگٹن اور بلوچر کے سلسلے کو منقطع کر کے متحدہ قوت توڑ دین اور ولنگٹن کی فوج کو کرسٹ سے پچھم کیطرف ہٹا کر پیچھے کی قطارون کو کاٹ دین۔ اوسکی یہہ تجویز اوسکی تیاری اور ارادے کے موافق تھی پچیس ہزار فوج جس مین کلرمین کے سوارون کا ایک دستہ شیک تھا زیر کمانڈ کونٹ ڈی آرلن اس حملے کے لئے منتخب کیگئی۔ اور جسوقت کہ ہوگومنٹ مین لڑائی ہورہی تھی اس جنگی ممتاز جماعت نے وادی مین ۴ توپین لاکر لاہی سنٹ سے صرف ڈھائی سو گز کے فاصلے سے جادین اور وقت مذکورۂ بالا پر پکٹن کی فوج اور متصلہ مکانات پر بڑے زور شور سے گولہ باری شروع کر دی۔ اور اس سخت توپون کی مار کے ساتھہ ہی ساتھہ ڈی آرلن کے پیدل سپاہی کالم در کالم حملے کے لئے آگے بڑھے۔ اور ہر کالم سے قلیل الوزن جوانون کا ایک حصہ علیحدہ ہوکر ۱۲ سو گز تک لاہی سنٹ سے جانب شرقی پھیل گئے۔ اور باواز بلند شہنشاہ کی عمر دراز کہتے ہوئے اکٹھے ہوکر دشمن سے لڑائی کے لئے حملہ کیا۔ بندوقون کی جانبین سے اسقدر ٹر اٹر ہورہی تھی کہ لڑنے والون کی صدائے بلند کچھہ بھی نہ سنائی دیتی تھی۔ جنرل نے جو ہوگومنٹ سے ایک بریگیڈ لایا تھا اوسنے بیرنگ کے دستہ فوج پر لاہی سنٹ مین حملہ کیا۔ اور اسقدر

گولیون کی بارش کی کہ بیرنگ کے آدمی اپنے کشتون اور زخمیون کو چھوڑ چھاڑ باغ سے بھاگ گئے۔

مگر بیرنگ کے آدمی پورانے جنگ آزما تھے۔ ان لوگون نے ولنگٹن کی ماتحتی مین جنگ پنشولا ناموری کے ساتھہ کی تھی۔ بہرحال جب یہہ باغ سے نکال دیئے گئے جس طرح ان کے ساتھی گذشتہ جنگ ہوگومنٹ سے بھگادے گئے تھے تو یہہ مکانات کے اندر گھس آئے اور جلدی جلدی دروازون اور دوسرے آمدورفت کے راستون کو تہہ در تہہ سے بندکرکے اپنے تئین محفوظ کرلیا۔ اور اوپر سے اس قدر گولیان برسائین کہ ان کے دشمن انہین وہان سے نکال نہ سکے۔ اور جب فرنچ نے دیکھا کہ اس مکان سے یہہ لوگ بالفعل نکل نہین سکتے تو ایک حصّہ فوج کو تو ان کے مقابلے مین سرگرم چھوڑکر باقی زبردست حصے کو لیکر مانٹ سنٹ جین کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہوئے۔ اس موقع نازک پر وچ اور بلجین کے متفقہ بریگیڈ زیر کمانڈ بائی لینڈ مکٹین کے فوج کے حصّہ یار کے آگے تعینات تھا۔ اس بریگیڈ پر جون ہی فرنچ کی آگ برسنی شروع ہوئی اوس سے گھبراکر اور فرانسیسیون کو فتحیاب صورت مین آگے اور اپنے سے بہت قریب ہوتے ہوئے دیکھکر ایسا مضطرب الحال ہوا کہ بڑی بدحواسی کے ساتھہ پہاڑون مین بھاگ گیا۔ مجبوراً مکٹین کی فوج سے مقابلہ ہوا جسکو ایک دو دن پہلے کوارٹر براس مین بہت نقصان ہوچکا تھا۔ اور آج ۱۷۴۴ آدمیون سے

بہ مقابلہ فرنچ جنکی تعداد تیس ہزار تھی جنگ کا سامنا ہوا۔ مگر یہ گروہ ایسے اہم وقت پر کام آنے والا تھا۔ کیون کہ پہلی کی جنگون مین لینے پنشولا مین اس حصہ فوج نے ناموری حاصل کی تھی اور اب اوسی حصہ ناموری کو اور توسیع دینا منظور ہے جب پکٹن نے دیکھا کہ فرنچ آگے بڑہتے آتے ہین تو اسنے اپنے کل آدمیون کو جھاڑیون اور غلون کے کھیت مین چھپا لیا اور جب فرنچ بڑہتے بڑہتے ۳۰ گز کے فاصلے پر آرہے تو یکایک آتشباری کردی فرنچ اس ناگہانی حملے سے مجروح ہوکر اور جھاڑیون سے اہ گذر نہ دیکھکر مشرق کی جانب بڑہے پکٹن نے موقع مناسب دیکھکر گھوڑے پر سوار ہوکر چلایا کہ ایک اور بارہ مارو اور پھر حملہ کرو کرو۔ چنانچہ ایک باڑہ اور مارکر اور جھاڑیون سے ہوکر کرچ سے حملہ کیا۔ پانچ منٹ مین فرنچ پسپا ہوے۔ اور فتح بالکل یقینی تھی کہ ایک تازہ مصیبت آپری ڈچ اور بلجین کی متفقہ فوج کے فرار ہونے سے بہت وسیع راستہ کھلگیا تھا۔ اسی راستے سے فرنچ کی فوج کا ایک حصہ پیدل ولنگٹن کی قلب فوج پر آگہسا۔ چنانچہ جسوقت پکٹن جھاڑیون سے اپنے آدمی کو لیجا رہا تھا فرنچ کی ایک گولی اسکی پیشانی پر ایسی کاری لگی کہ وہین ٹھنڈا ہوگیا۔ اوسکی فوج بھی فرانسیسیون کے متواتر اور پے در پے مسلسل حملون سے پریشان ہوگئی تھی۔ اور فتحیابی کے ساتھہ فرنچ اون کی قطارون مین برابر چلے آرہے تھے اور پکٹن کی لاوارث فوج بطور خود

ایسے نازک موقع پر کوئی صفبندی اطمینان سے جنگ کے قابل نکر سکتی تھی
یہہ حالت ایسی ہو رہی تھی کہ جنگ کا فیصلہ مشتبہ ہو رہا تھا۔ مگر ولنگٹن یہہ تمام
کارروائی دور پہاڑی پر سے بیٹھا ہوا دیکھہ رہا تھا۔ اوسنے دیکھا کہ فرنچ بڑہ
رہے ہین اور اوسکا قلب بہت خطرناک حالت مین پہونچگیا ہے۔ چنانچہ گھوڑے
پر سوار ہوکر اپنی ریزرو فوج کو جو اس وقت قابل جنگ و مستعد تھی حملہ کرنے کا حکم دیا
اس محفوظ (ریزرو) فوج کے کمانڈر لارڈ اکسبرج۔ لارڈ سومرسٹ
اور ولیم پونسنبی تھے۔ لارڈ اکسبرج کو فضیلت دی گئی۔ اور وہ تمام
محفوظ فوج لیکر العجلت تمام آگے بڑہے اور لڑائی شروع ہوگئی۔ یہہ موقع محض شمشیرزنی
کا تھا۔ تلوارین چہار دن طرف چمک رہی تہین دست بدست لڑائی ہو رہی تھی۔ آدمی
آدمی سے۔ گھوڑا۔ گھوڑے سے مقابل تھا۔ اور سپاہی اور افسر مین کوئی تمیز باقی نہ رہگئی
تھی۔ فرنچ سوارون کے پاس لمبی لمبی تلوارین تہین جنسے اون کو بڑا فائدہ اس موقع
پر ہوا۔ وہ دشمن پر وار کرتے مگر اون کی آنچ اپنے اوپر نہ آنے دیتے
اسکے سوا فولادی زرہ پہنے ہوئے تھے۔ مگر انگریز دشمنون کی صف مین گھس
گئے۔ اگرچہ کسیقدر زخمی بھی ہوتے رہے مگر اپنے قوی الجثہ گھوڑون اور آدمیون
سے فائدہ اوٹہایا۔ اس خون ریز اور سخت لڑائی کا خاتمہ جلد ہوگیا۔ دیر تک قیام
نہین رہا۔ آج جس قدر دست بدست لڑائیان ہوئین معہ اس لڑائی کے سب مین

انگریزون کو فتح حاصل ہوئی فرنچ سوارون کے پیر اکھڑ گئے۔ اور پہاڑی کے نیچے اوتر گئے جہان سے وہ قبل جنگ بڑے اطمینان کے ساتھ چڑھے تھے۔ مشرق کی جانب ایک تہ آب سڑک تھی جس کا علم فرنچ کو پہلے سے نہ تھا۔ جب اسکو عبور کرنے لگے تو اون کی فوج منتشر ہوگئی اور اس حالت مین سومرسٹ اندکورہ بالا کی فوج سے ایک ایسی جھپٹ ہوگئی کہ اس مین بھی فرنچ کا بہت نقصان ہوا۔

اسیرقت پوسبنی کے سوارون کو ایک دستہ فوج پیدل سے سخت مقابلہ ہوا جو کرچون سے مسلح تھا۔ مگر ادہر یہہ سوارون کا گروہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لئے آمادہ تھا فرنچ فوج نے ایک مرتبہ جو گولیون کی بارش کی تو ایک بارگی بہت سے گھوڑے بے سوار نظر آنے لگے۔ مگر بقیہ السیف حملہ کنان دشمنون مین گھس گئے اور مارتے پیٹتے خون آلود دشمنون کو پہاڑی کے نیچے کر دیا۔ اور لاہی سنٹ کے آگے تک فرنچ مفرورون کا تعاقب کیا۔ اور فرنچ کی توپ خانے پر جا گرے اور گولہ اندازون کو تہ تیغ کرہی رہے تھے کہ ناگہان ایک پہلو سے فرنچ زرہ پوش سوار نیزہ ہاتھون مین لئے ہوئے آپڑے کہ انگریزون کو بہت نقصان کے ساتھ اپنی لین مین واپس بھاگ جانا پڑا جن مین بہادر جنرل پوسبنی اور کرنل ہملٹن بھی تھے۔

نپولین کا دوسرا حملہ پورے ایک گھنٹے تک رہا۔ مگر اس حصے مین دونون طرف سے خون کے دریا بہہ گئے۔ لیکن ساڑھے تین بجے اس حملے کا ناکامیابی کے ساتھ

خاتمہ ہوا۔

تیسرا حملہ

قلب فوج انگریزی

لا ہے سنٹ کا فتح ہونا

اگرچہ نپولین کو متواتر دو حملون مین ناکامی ہوئی مگر وہ کسیطرح دل شکستہ نہین ہوا۔ اور تازہ تیارہ ہمت و جرأت کے ساتھہ اوسنے تیسرا حملہ قلب فوج انگریزی پر کیا۔ اور یہہ ارادہ کیا کہ مانٹ سنٹ جین کی پہاڑی گولہ باری سے زمین دوز کر دیجائے۔ اوسنے جنرل پائر کو جو پرنس جرومی کی تحتی مین تہا حکم دیا کہ ہوگومنٹ کے باغ اور مکان پر گولہ باری کرے جس سے یہہ مقصود تہا کہ انگریزے فوج کے حصہ یمینہ کو صدمہ پہونچایا جائے اور جب ولنگٹن اوسکے بچانے کو قلب لشکر سے مدد بھیجے گا تو قلب کمزور ہو جائے گا اور اوسپر حملہ کیا جائے گا۔ چنانچہ گولہ باری ہوتے ہی ہوگومنٹ کے مکانات وغیرہ مین آگ لگ گئی جس سے علاوہ مکانات کے وہ زخمی سپاہی جو ماسبق کی لڑائیون مین بیکار ہوکر اس مقام مین بنظر حفاظت و علاج لائے گئے تھے جلکر خاکستر ہو گئے۔ مگر ان واقعات سے بھی محصورین دل شکستہ نہین ہوئے۔ ڈیوک آف ولنگٹن نپولین کی ان چالون سے دہوکے مین نہین آیا۔ صرف جنرل گرینفٹ کے تحت مین ایک دستہ سوارون کا فرنچ کی نقل و حرکت دیکھنے کے لئے بھیجدیا تہا۔

اسوقت جبکہ بقول ڈیوکس ۱۰ بجے تھے اور بقول نپولین ۳ بجنے کا وقت تھا نپولین نے دو دستہ فوج کے اس غرض سے بھیجے کہ لاہی سنٹ پر جو اتنک ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا حملہ کر کے لے لین - یہہ لوگ چیدہ اور بڑے بہادر تھے - ہاتھون مین تبر لئے ہوئے اس بڑے دروازے کو توڑنے لگے جو چار لرائی سڑک پر واقع تھا - اور انہین کے ساتھیون مین سے دوسرون نے پشت کے دروازے پر حملہ کیا - مگر محصورین نے جی توڑ کر اس قدر گولیان برسائین کہ یہہ لوگ واپس ہو کر باغ مین محصورین کی زد سے دور نکل گئے - مگر پھر از سر نو حملہ شروع کیا - پھر دوسرے مرتبہ یہہ لوگ بھگا دئے گئے اور پھر اودہر سے حملہ ہوا - اور آتشبازی بارشانی ہوئی - لیکن جرمنی بہادرون نے ہر مرتبہ آگ بجھا دی - میجر بزنگ کو دو مرتبہ کمک بھیجوا نچائی گئی مگر انکے تھکے آدمی جلد جلد لقمۂ اجل ہوتے جاتے تھے اور ہر حملے مین اونکے گولہ بارود مین کمی آتی گئی - اور آیندہ کی امداد فرنچ سوارون نے روک دی -

جون ہی انگریزون کی طرف سے آتشباری مین سستی نظر آئی فرنچ کی آگ بھڑکی - وہ دروازہ توڑ کر اندر گھس آئے اور چھت پر چڑھ کر محصورین پر نہایت سخت گولیون کی بارش کی - ایک جانب تو فوج کی کمک بند ہو گئی دوسری جانب حملہ آورون کی تعداد بہ مقابلہ محصورین کے بدرجہا زیادہ ہوئی لطف یہہ کہ گولہ بارود وغیرہ بھی خرچ ہو گیا تھا نتیجہ یہہ ہوا کہ تاب مقابلہ نہ لاکے فرنچ فتح کی صدا بلند کرتے ہوئے پھاٹکون اور دروازون کو گرا دیا - اور گولیون یا برچھیون سے محصورین کا ایک ایک کر کے شکار کیا - صرف چند جرمنی دیوارون

پر چڑھکر گیہون کے کھیتون مین سے بھاگ کر جان بر ہوئے۔ فرنچ کو بہت بڑی خونریزی کے بعد عظیم کامیابی بھی ہوئی۔

چوتھا حملہ

وارون کا سخت حملہ

چونکہ گذشتہ حملہ مین انگریزے فوج پیدل نے سختی سے مقابلہ کیا تھا اسلئے جوش مین آکر نپولین نے ارادہ کیا کہ سوارون کے عظیم الشان حملے سے مانٹ سنٹ جان پر قبضہ کر لینا چاہیے۔ چنانچہ بارہ ہزار چیدہ سوار جو ایسے عمدہ سلاح جنگ سے مسلح اور اسقدر زیادہ تعداد مین تھے کہ پچھلے زمانہ یورپ مین ایسے سوارون سے کسی نے حملہ نہین کیا۔ اور یہ کل فوج آتش مزاج مارشل نے کی تعویض ہوے آدھے گھنٹے تک تو یہ دستۂ سوارون برابر بڑھتا گیا مگر ٹھیک چار بجے فریق ثانی کی طرف سے ایک ایسے سخت گولون کی بارش ہوئی کہ یہ بڑھتا ہوا کالم چندان منتشر ہوگیا۔ لاہی سنٹ سے ہوگومنٹ تک سوارون کی ٹوپیون کے پر (ٹوپیون پر پرون کا طرہ تھا) ہوا مین اڑ رہے تھے گویا طرون کا ایک دریا بڑے لطف کے ساتھ لہرین مار رہا ہے۔ اور لمبی لمبی چمکتی ہوئی تلوارین جو ہاتھون سے بلند کئے ہوئے تھے۔ لطافت کے ساتھ اپنا جلوہ دکھلا رہی تھین۔ یہ مسلح و مہذب سوارون کا گروہ سیدھے قلب فوج انگریزے کی طرف بڑھ رہا تھا اور نے کا پرشان دستہ سوارون

حملے کے لئے آگے جا رہا تھا۔

رفتہ رفتہ آگے بڑھکر اس حملہ آور سواروں کی رفتار میں تیزی ہوئی۔ اور جب پہاڑی کے قریب پہونچے تو گیلپ (چھاتر ک) بھگاتے ہوئے لائیڈ اور کلیو کے توپ خانوں پر ٹوٹ پڑے جنکے توپ خانوں سے پہلے ہی سے جبکہ وہ بڑھ رہے تھے گولہ باری ہو رہی تھی۔ مگر فرنچ اس سے کچھ زیادہ متاثر نہ ہوئے۔ اور کل بارہ توپیں چھین لیں اور صدائے فتحمندی بلند کرتے ہوئے فرنچ فوج بڑے ہی زور شور سے انگریزے امدادی فوج پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑے مگر ولنگٹن کی فوج بھی آمادہ اور مستعد کار زار تھی۔ چنانچہ بعجلت ممکنہ اسکی فوج کے تین حلقے[1] (ہالو اسکوئر) قایم کئے گئے اور افسران حلقون کے اندر تھے۔ ادہر جنرل نے کے سوارون کا یہہ حال تہا کہ حملہ ہر چیز پر کرتے تھے مگر ڈرتے کسی سے بھی نہ تھے۔ ان لوگون نے بے تحاشا حلقون پر حملہ کیا جو چارون طرف سے آتشباری کر رہے تھے اور پستولون (تپنچہ) سے حملہ کرنے کے بعد تلوارون سے بڑی خونریزی کے ساتھہ ان لوگون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ یہہ دن ہوت کے عید کا دن تہا یعنے بلا امتیاز افسر و سپاہی لوگ تہہ تیغ بے دریغ ہو رہے تھے۔ ہر سکنڈ میں بیسون آدمی جانبین سے ضایع ہوتے تھے مگر جوان پیدل بہت دلیری سے مستقل کھڑے رہے

[1] فوجی قواعد کی اصطلاح کے بموجب پیدل فوج سارون کی حملے کے وقت حلقہ باندہ لیتے ہین جبکہ قلہ فوجی بہی کہتے ہین۔ قلعہ یا حلقہ سارون کے حملے سے کہبی نہین ٹوٹتا بلکہ حملہ آور بالضرور خود مار سے جاتے ہین۔ حسن

اگرچہ فرنچ سوار ان روشن حلقون کے گرد اور بعض مرتبہ حلقون کے درمیان مین گھس گھس کر دشمنون کا شکار کرتے رہے مگر اوسوقت ان لوگون نے بھی دل مین یہی ٹھان لیا تھا کہ اپنے دشمنون مین مرجانا ہی بہتر ہے۔ انسانی جرات اور استقلال کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ چنانچہ فرنچ جلد منتشر ہوکر پیر اکھاڑ دیے تاہم تین مرتبہ جنرل فے نے اپنے سوارون کو اکٹھا اور درست کرکے اور کمک بہم پہونچا کر انگریزے حلقون پر حملہ کیا۔ اور تینون مرتبہ ولنگٹن نے اپنی مضبوط بٹالین سے اس عظیم الشان حملون کو اسطرح روکا جسطرح بحر مواج کے طوفان خیز موجین کسی ساحلی پہاڑی سے ٹکر کھاتی ہین۔ یہان تک کے ساڑھے پانچ بجے شام کو ان تیامت جنگی موجون کا زور ٹوٹا اور فرنچ سوار ان حلقون کو نیم مردہ آغوش موت مین چھوڑ کر چلے گئے۔

اگرچہ اس خون ریز حملے کی نسبت فرنچ کا بیان خلاف مین بہت مبالغہ آمیز ہے مگر اس مین کوئی شک نہین ہے کہ اس حملے مین کوئی انگریزے حلقہ کلیتاً تباہ و نیست و نابود نہین ہوا تھا۔ چوتھا حملہ اسطرح بالآخر ناکامی کے ساتھہ ختم ہوا۔

اس کل حملے کی مدت مین فرنچ کے متفرق گروہ ولنگٹن کے تمام فوجی لائن پر جو ہوگومنٹ سے پیپ لاٹ تک پھیلی ہوئی تھی برابر حملہ کرتے رہے۔ اور اگرچہ ان متفرق حملون سے ولنگٹن کی فوج کو بہت کمزور ہوگئی تھی بہت بڑا خطرہ تھا مگر چونکہ یہہ حملے خود ترتیب کے ساتھہ نہ تھے اسلئے

اون کا تفصیلی تذکرہ اس موقع پر چنداں ضرور نہین ہے۔

آخری حملہ

پچھلے حملے مین انگریزے توپ خانے کا بڑا حصہ بیکار ہوگیا تہا اور لڑنے والے بھی اس درجہ کم ہوگئے تھے کہ ہر طرف خوف چھایا ہوا تہا۔ اور غالب ہے کہ اگر فرنچ کی طرف سے ایک حملہ اور ہوا ہوتا تو سب بالتون کا فیصلہ ہوگیا تہا۔ جنرل ننے نے اپنے کل جنگی آدمیون کو جمع کیا لیکن نپولین سے چند پیدل اور مانگے تاکہ جی توڑکر آخری حملہ کرین مگر بدقسمتی سے نپولین فوراً اوسکی خواہش کی تعمیل نہ کرسکا۔ شام کو چھ نئے جرمنی فوج کا ایک حصہ جو بلوناي جنرل کے زیر حکم تہا میدان کارزار مین نمودار ہوا۔ اور نپولین کے حصہ میمنہ اور عقب کے جانب بڑہتا ہوا معلوم ہوا۔ یہہ حالت فوراً توجہ طلب معلوم ہونے سے شہنشاہ نپولین نے لباؤ نامی جنرل کے ماتحتی مین دس ہزار آدمیون کو اس ہدایت کے ساتھہ بھیجا کہ یا تو اس جرمنی فوج کو آگے بڑہنے سے روکو یا جنگ کرکے پسپا کردو۔ چنانچہ نپولین اس جدید خطرے کا حتے الوسع بند وبست کرکے آخری حملے کیطرف متوجہ ہوا۔

آج کی یہہ حالت ولنگٹن اور نپولین دونون کے لئے نازک اور خطرناک تھی اور جنگی قوتون کا دونون جانب ایسا مساوی وزن تہا کہ کسی جانب ایک ننکے کی بھی گنجایش نہ تھی۔ اور اسقدر خفیف تدخلہ یا تجزیہ سے فتح وشکست کسی ایک فریق کی متصور تھی۔

نپولین نے دیکھا کہ جرمنی فوج گروہ در گروہ ساعت بہ ساعت اوسکے حصّہ میمنہ پر بڑھتی جاتی ہے اِس لئے اب کوئی موقع تساہلی کا باقی نہین رہا۔ نار کُفت سر پر موجود تھا اوسنے سونچا کہ قبل اسکے کہ جرمنی کی بقیہ فوج میدان مین جمع ہو ولنگٹن کا جلد خاتمہ کر کے میدان جنگ سے اوسے باہر نکال دینا چاہئے۔

سات بجے شام کو جب کہ کسیقدر شام کی تاریکی چھا گئی تھی۔ نپولین نے کل جنگ آزمودہ فوج کے ساتھہ عام حملے کا حکم دیا اور ساتھہ ہی ساتھہ اپنے بے بہا امپیریل گارڈ کو بھی جھونک دیا۔ نے اِس حملے کا سرگروہ تھا اور اِس مین کچھہ شک نہین کہ اس شہنشاہی کے آخری وقت مین جس بہادری اور دلدہی سے یہہ لوگ لڑے اس سے اون کی اگلی فتحمندیون کا ایک ثبوت ملتا ہے۔ لیکن قضا و قدر نے اون کا اور اون کی اعلے حکمران کا فیصلہ کر دیا تھا قسمت نے اونکو جواب دے دیا تھا۔ چنانچہ جب کہ فرنچ اِس مہلک پہاڑے پر حملہ کنان چڑھ رہے تھے تو دوسری جانب سے بڑی سخت توپون کی مار ہوئی۔ اور یہہ لوگ بڑی بہادری اور مستقل مزاجی سے اون موت کے پیامون کو قبول کرتے رہے۔ ایک آخری حملہ نپیر کے توپخانے سے اس شدت کا ہوا کہ سرگروہ کا خاتمہ ہو گیا مگر تاہم وہ لوگ آگے بڑھتے ہی گئے اور رفتہ رفتہ توپون پر چھا پڑا اور لیلیا معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی کا نتیجہ انہین حملہ آورون کے حق مین مفید ہوا فرنچ تیغ آزماؤن نے کسی دشمن کو اپنے روبرو قرار نہ پایا۔

مگر تھوڑی دور پر چند سوار نظر آئے - ان مین سے ایک ولنگٹن تھا جسکے زیر کمانڈ پیدل
فوج انگریزی غلے کے لمبے لمبے پودھون مین پوشیدہ تھی اور جسکو فرنچ اپنی گرچون
کو گرائے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو ایکبارگی ولنگٹن جو آہنی کہلاتا تھا چلایا - اپ
گارڈز اینڈ ایٹ دم لیٹے اوٹھو اور اپر حملہ کرو - یہ سنتے ہی یہ مخفی گروہ جو گویا زمین کے
اندر چھپا ہوا تھا اچھل پڑا اور ایک ایسا سخت حملہ گویون کا کیا کہ تین سو آدمی ایک ہی دھکہ مین
کھیت ہوے اور بقیہ کرچ لیکر ٹوٹ پڑے - نپولین کے پرانے سپاہی بھی بڑی بہادری سے
تھوڑی دیر تک لڑتے رہے مگر انگریزون کے روبرو کچھ نہ چلی - اور بالآخر اس بریگیڈ سے
بمشارکت ایک دوسرے بریگیڈ کے فرنچ کو شکست ہوئی - اور اسیطرح سے اس فوج کا ایک
دہنا کالم دوسرے جگہہ جو اس جنگ گاہ سے قریب تھا پسپا ہوا - اور جب انگریزی توپخانون
کی بدولت فرنچ کا بہت کچھہ نقصان ہو چکا تو بقیۃ السیف پہاڑی کی چوٹی پر جا پہونچے مگر
بدقسمتی سے وہان بھی شکست اور ہلاکت کے سوا اور کچھہ نہ ملا - اپیریل گارڈ (فوج شاہی محافظ)
کی شکست سے تمام فرنچ فوج مین بے دلی اور ہزیمت کے آثار پیدا ہو گئے اور چند لمحون کے بعد
نقصان کے ساتھہ واپسی اختیار کی - خود نپولین نے اپنے چند اولڈ گارڈ کو وادی متصلہ
مین جمع کر کے باقاعدہ مخالف فوج کے فتوحات کو روکنا چاہا - مگر ایسے وقت مین
کچھہ مفید نہ ہوا - جرمنیون نے لوباؤ کی ائن کو شکست کر دیا - اور ولنگٹن نے عام
حملے کا حکم دیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ میدان جنگ جوانون سے صاف ہو گیا اور شبستون کے

پڑنے لگ گئے اور رات کو دس بجے ولنگٹن اور بلوچر نے ایک دوسرے سے جوش مسرت کے ساتھہ ہاتھہ ملائے باہم فتح و ظفر کی مبارکباد دیان ہوئین -

نپولین کا نیر اقبال افق ہزیمت مین غروب ہوگیا - اوسکی فوج جرمنیون کے سخت تعاقب سے صبح ہوتے ہوتے نیست و نابود ہوگئی - اور نپولین شہنشاہ بے فوج کا کیا حال ہوا - وہ لاچار خوف زدہ اور گرفتار ہوکر جزیرہ سنٹ ہلینا مین مقید کرکے بھیجدیا گیا - یہان تک کہ اسی جزیرے مین اوس کا خاتمہ ہوگیا -

نقصانات افواج متفقہ کا نقصان بشمول مجروح و مقتول و مفرور ۲۲۲۲۸ آدمی ہے اس مین خاصکر انگریزے فوج کے امتیاز کی یہہ بات ہے کہ بدرجۂ اوسط ہر چار آدمیون مین سے ایک آدمی یعنے چہارم حصہ میدان کارزار مین کام آگیا - افواج فرانس کا جو نقصان ہوا اوسکی تنقیح صحت کے ساتھہ کبھی نہین ہوئی - متوسط اندازہ مقتول اور مجروح اور قیدیون کا تیس ہزار تک ہے - ان کی کل توپین بھی ضایع ہوئین - افواج موجودہ جنگ کی پوری فہرست درج ذیل ہے -

افواج نپولین

نپولین کا امپیریل گارڈ (شاہی محافظ فوج)	۲۱ ہزار آدمی	۹۶	توپ
پہلی فوج پیدل زیر کمانڈ ڈی آرلن	۲۰ " "	۴۶	"
دوسرے " " ریلی	۲۴ " "	۴۶	"

تیسرے فوج پیدل زیر کمانڈ وانڈمی	۱۹ ہزار	آدمی	۳۸ توپ
چوتھے 〃 〃 جرارڈ	۱۶ 〃	〃	۳۸ 〃
پانچویں 〃 〃 لوباؤ	۱۰ ہزار پانسو		۳۲ 〃
	۱۱۵۰۰ 〃	〃	۲۹۶ 〃

محفوظ فوج سواران

پہلی فوج زیر حکم انسپکٹر جنرل پنجوں	۳۰۰۰ ہزار	آدمی	۶۲ توپ
دوسرے 〃 〃 اکسلین	۳۲۰۰ 〃	〃	۱۲ 〃
تیسرے 〃 〃 کلرپین	۲۶۰۰ 〃	〃	۱۲ 〃
چوتھے 〃 〃 ملحاد	۳۵۰۰ 〃	〃	۱۲ 〃
	۱۲۳۸۰۰ 〃	〃	۳۴۴ 〃
انجمنیر	۳۵۰۰		
	۱۲۷۳۰۰ 〃	〃	۳۴۴

افواج ولنگٹن

پہلی فوج زیر حکم پرنس آف آرنج	۲۵ ہزار	آدمی	۴۸ توپ
دوسرے 〃 لارڈ ہل	۲۴ 〃	〃	۴۰ 〃
محفوظ فوج 〃 ولنگٹن	۳۸ 〃	〃	۶۴ 〃

سوار زیر حکم ارل آف اکسبرج	۱۴ ہزار پانسو	ادمی	۴۴ توپ
	۱۰۱۵۰۰	″ آدمی	۱۹۶ توپ
انجنیر اور قلعہ بند	۴۰۰۰		
	۶۰۰۰	″ آدمی	۱۹۶ توپ

افواج بلوچر تیسرا بالا

پہلی فوج بماتحتی جنرل ون زٹین	۲۱ ہزار	آدمی	۹۶ توپ
دوسرے ″ ″ ون پرچ	۳۲ ″	″	۸۰ ″
تیسرے ″ ″ ون سلیمن	۲۴ ″	″	۴۸ ″
چوتھے ″ ″ کونٹ بلو	۳۰ ″	″	۸۸ ″
انجنیر	۷ ″		
	۱۲۳۰۰۰ ″	″	۳۱۲ توپ
کل فوج جانب انگلشیہ	۲۳۰۰۰۰ ″	″	۵۰۸ ″

راقم
حسن

مالگذاری کیا چیز ہے

نہایت قدیم زمانے مین جب کہ بادشاہت کا یہان گمان بھی نہ تھا یہان کے راجاؤن اور چھوٹے چھوٹے سردارون وغیرہ کا یہہ دستور تھا کہ اپنے راج یا علاقے کے کاشتکارون آراضی سے ہر ایک مزروعہ کھیت کے پیداوار پر کچھہ حصہ لیا کرتے تھے۔

ہر قسم کی پیداوار مین جو سرکاری حصہ ہوتا ہے اوسکا تذکرہ سنسکرت کی کتابون مین ہے اسلئے ہم اس مالگذاری کے بیان کو آریا قوم کے راجایان ہندستان سے شروع کرتے ہین جب آریا قوم کا ایک بڑا حصہ پنجاب سے گذر گیا۔ اور جمنا اور گنگا کے میدانون مین رہنے لگا تو اونہون نے علم ادب قانون اور فلاسفے کو ہی نہین رونق دی بلکہ تدابیر سلطنت اور مالگذاری کے آئین بھی صاف صاف جاری کر دیے جن سے قومی نشو نما اور جتھون کا اثر بھی اچھی طرح سے دکھائی دیتا ہے۔ چھتری ذات کے لوگون مین سے راجہ ہوا کرتا تھا جسکے ماتحت کچھہ سردار ملک کے حصّون کا انتظام کیا کرتے تھے۔ برہمنون کی ذات مین سے وزیر اور درباری مشیر ہوتے تھے۔ مزروعہ آراضی کی پیداوار مین سے جو

راجہ کو حصہ ملتا تھا وہ ہی خزانے کی آمدنی کا جزو اعظم تھا۔

آریا لوگون سے پہلے ہندوستان مین اور راجہ بھی ایسے گذرے ہین کہ جنھون نے ایک حد تک ملک کا انتظام کیا تھا مگر یہہ ناقص انتظام صرف اس طرح کا تھا جیسا کہ کسی خاندان یا قبیلے کے بزرگ کیا کرتے ہین۔ ان کا حال ہم کو ایسا صاف صاف نہین معلوم ہوتا کہ جس سے مالگذاری یا پیداوار کا کوئی حصہ لینا ثابت ہوتا ہو تاہم ممالک متفرقہ اور ممالک متوسطہ اور دکن مین کل جنوبی حصہ شامل ہے۔ اور جہان جہان ڈراوڑ راجہ حکومت کرتے تھے اس بات کا پتہ ملتا ہے کہ حصہ سرکاری مین زر نقد یا حصہ پیداوار کے لینے کی عوض خود اراضی کا ایک حصہ راجہ اپنے قبضے مین رکھتا تھا اور اپنے غلامون کے ذریعے سے کشت کار کرواکے اوسکا محاصل خزانے مین داخل کرواتا اسطرح سرکاری زمینون کے آثار ابھی تک کئی جگہہ پائے جاتے ہین۔ بہر تو رفتہ رفتہ آریا لوگون کے قانون کے باعث سے یا کسی اور سبب سے سرکار کے حصہ پیداوار سے وصول ہونے لگا البتہ بعض لوگ جیسے پروہت اور قدیمی رہنے والے اور گانؤن کے مکھیا وغیرہ سرکار کے مطالبے سے مستثنےٰ ہوا کرتے تھے جو اس زمانے تک انعام وار کے نام سے مشہور ہین۔

اس پیداوار کے سرکاری حصے کی ابتدا کچھ ہی کیون نہ ہو اس مین تو کسی طرح سے شک نہین کہ قدیم زمانے مین اس کا علی العموم دستور ہو گیا تھا۔ منو کے قوانین مین بھی اسکا ذکر اسطرح ہے کہ جیسے کوئی دستور بہت قدیم سے چلا آتا ہو۔ کل پیداوار مین سے لینے خرمن گاہ پر

غلہ کے ڈھیر مین سے چھٹا حصہ سرکار مین لیا جاتا تھا۔ اور لڑائی وغیرہ کی ضرورتون مین یہ حصہ چوتھائی تک بھی ہو سکتا تھا۔

چونکہ سرکار کو لڑائی کی مدافعت کی وجہ سے خرچ کی ضرورت بڑھتی جاتی تھی۔ اور فتحیاب قومین بھی زیادہ مطالبہ کیا کرتی تھین اس سے سرکار کے مطالبے کی مقدار روز بروز بڑھتی گئی اسکے بڑھانے مین بہت سی حکمتین نکالی گئین یعنے بجائے دہانون کے چاولون طلب کیے گئے جس سے بظاہر حصے کی زیادہ طلبی نہین معلوم ہوئی مگر آخر کار سرکاری حصہ بڑھتے بڑھتے نصف پیداوار تک پہونچگیا۔ مگر سلاطین مغلیہ نے نہایت دانائی سے مالگذاری کا انتظام کیا اور اس نصف حصے کو گھٹا کر ایک ثلث کر دیا جو ایک اوسط اور منصفانہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے ابتدائی زمانے مین اس تجویز مین بڑی سادگی تھی۔ چونکہ سرکاری مطالبہ صرف پیداوار کا کوئی ایک حصہ ہوتا تھا اسلئے کاشتکارون کی منفعت کا حساب لگانے مین کوئی پیچ پانچ نہین پڑتے تھے اور نہ اخراجات اور زمین کی حیثیت اور موسم کی عمدگی اور خرابی کی دریافت کرنیکی ضرورت ہوتی تھی۔ اہلکاران مالگذاری کو جو کچھ کام کرنا تھا وہ صرف یہ تھا کہ زمین سے جو کچھ پیدا ہو تھوڑا ہو خواہ بہت خرمن مین ڈھیر لگا دیا گیا سرکاری آدمیون نے اوسکی بٹائی کر لی۔ جب کبھی قحط کے زمانے مین کچھ پیدا نہ ہوتا تو سرکار کو بھی کچھ وصول نہ ہوتا اور مالگذاری کے معافی دینے کی کوئی ضرورت ہی نہ پڑتی سرکاری محاصل کا وصول نہ کرنا بھی امداد سرکاری تھی۔

ہندوستان کی بعض ریاستون مین بٹائی کا دستور ابھی جاری ہے - بہت سی ہندوستانی ریاستون مین خاصکر پہاڑی ملکون مین جہان ابھی تہذیب بہت کم پھیلی ہے سرکار ابھی تک اپنے مطالبے مین غلہ لیتی ہے - اور بعض انگریزی اضلاع مین بھی (اکثر پنجاب مین) جہان کہ زمین کے مالک زمیندار لوگ ہین بٹائی ہوا کرتی ہے - یہہ زمینداروں کا گلگان جو وہ کاشتکارون سے لیتے ہین وہ ہی ہے جو پہلے سرکار کو ملتا تھا -

جب آبادی زیادہ ہوتی ہے اور زراعت بہت پھیل جاتی ہے تو غلے کا فراہم کرنا دشوار ہو جاتا ہے - ظاہر ہے کہ اگر اچھی طرح سے نگرانی نہ کیجائے تو کسان لوگ غلے کو اکثر اخفا کرتے ہین یا چرا لیجاتے ہین - اور جو ملازم کہ غلہ فراہم کرتے ہین وہ بھی سرکار اور بیچارے کاشتکار دونون کو دغا دیتے ہین - پہلے پہل تو غلہ فراہم کرنیکی اور صورتین نکالی گئین - غلہ کی بٹائی خرمن گاہ پر ہونا موقوف کی گئی - کھڑی کھیتی کو کوتا یعنے انچنا یا تخمینہ لگایا گیا - اور اس کمبخت سے کتنکوتی بڑے تجربہ کار ہو گئے جب کہ کوتون یعنے تخمینہ کرنے والون نے اپنی راے دے دی کہ فلان کھیت مین اس قدر غلہ پیدا ہوگا جس مین سے سرکار کا حصہ اس قدر ہے تو کھیت کٹا اور سوقت وہی کھڑے کھیت پر اندازہ کیا ہوا غلہ کاشتکار سے لیا گیا اور اوس سے کچھہ غرض نہ رہی کہ واقعی غلہ کھیت مین کس قدر پیدا ہوا - اسکے سوا اور بھی طریقے جاری ہوئے تھے جسکا بیان طوالت سے خالی نہین مگر جب کاشتکارون کے درمیان کھیتون کی تقسیم و تقسیم ہوئی تو ان فرضے قیاسات کا

عملدرآمد گھٹنے لگا اور اوسے زمانے مین سکہ بھی روز بروز زیادہ رواج پانے لگا کہ بجائے غلہ لینے کے مطالبۂ سرکاری مین زر نقد لیا جاوے۔ چونکہ یہ تدبیر آسان اور مفید سمجھی گئی آخرکار اندازاً ہر کسیت پر نقد محصول متخص کر دیا گیا۔ مالگزاری کا یہہ بے بہا قاعدہ اور زر نقد لینے کا طریقہ سلطنت مغلیہ کے زمانے مین آئین اکبری کے بموجب جاری ہوا اور حتے الامکان ہندوون کا انتظام اونہین قوانین کے بموجب کیا گیا جو یہان ایک عرصۂ دراز سے جاری تھے۔ شہنشاہ اکبر اور اوسکے لایق مشیرون نے سب سے پہلے مالگزاری کے متعلق ہندوون کے دستورات اور بغیر قلمبند کئے ہوئے قاعدون کو ایک قاعدے کے طور پر ترتیب کر لیا اور بعد اصلاح و تکمیل کے ضابطہ کے قالب مین ترتیب کیا۔ مالگزاری کے کاموں کے الفاظ اور اصطلاحین ایجاد کین۔ عہدے مقرر کئے اونکے نئے نئے نام رکھے درحقیقت شہنشاہ اکبر نے اس پارینہ انتظام کو قوانین اسلام کا لباس پہناکر عالم شہود مین عروس کی طرح تخت زمین پر جلوہ گر کر دیا جس سے ہندوون کے ناتمام قاعدے صفحۂ ہستی سے نسیاً منیاً ہو گئے اور سلاطین مابعد نے ان قواعد کی یوناً فیوناً اصلاح کر کے اور رونق بڑہاکر اکبر کی سی بڑی سلطنت کے لئے یہہ ضرور تہا کہ صوبجات کے مالی حالت بخوبی معلوم رہے چونکہ کل ذرایع آمدنی مین سے مالگزاری سب سے بڑی رقم تھی اسلئے یہہ لازم ہوا کہ اسکی پیمایش کی جائے اور جو غلہ کہ ہر قسم کی زمین سے پیدا ہوتا ہے اوسکی جمع تشخیص کرنیکے لئے پیداوار کا اوسط باقاعدہ دریافت کیا جائے۔ اس لئے اکبر نے کل آراضی کی

پیمایش کرائی اور پیداوار کے تخمینے بنوائے اور سیدھا سادا ابتدائی طور پر بندوبست مالگزاری کا قاعدہ جاری کر دیا۔

اکبری قوانین کا پہلا سال شہنشاہ کے ہندو وزیر راجہ **ٹوڈرمل** کے اہتمام سے (سنہ ۱۵۷۱ء اور بنگالہ مین سنہ ۱۵۸۲ء مین) بنا تھا۔ اس مین بندوبست بٹائی کے ہی طرز پر ہوا تھا مگر کچھ مدت کے بعد اوسکی اصلاح کی گئی اور نقد جمع تشخیص ہوئی۔ نقدی کی شرح اس طرح قرار دی تھی کہ اکبر کی انتیس[1] برس کی گذشتہ سلطنت مین غلہ کا بھاؤ جو رہا تھا اوس کا اوسط نکالا گیا۔ اور اُس کل پیداوار کی اوسط کا ثلث لیا گیا۔ اور اس حساب سے اوسکی قیمت لگائی گئی اور نیز ایک بیگہ زمین کی پیداوار کا اوسط نکالا گیا۔ اور ہر قسم کی زمین اور مروجہ غلوں کے درجے مقرر کئے گئے۔ جہان کہین کوئی خاص قسم کی جنس ہوتی یا جسکی بٹائی نہین ہوسکتی تھی یا جہان اس قسم کی آراضی کی جمع زر نقد مین قدیم سے ہی مقرر تھی اوسکا بھی از سر نو اندازہ کیا گیا۔ اور اس پیداوار کی اوسط دریافت کرنے کے لئے کھیت کے کاٹنے اور اوسکے تولنے سے آزمایش کی گئی۔ اور ہر قسم کی آراضی کی شرح ایسی قرار دی گئی تھی کہ جس سے اچھے اور بُرے موسمون مین پیداوار کی کمی بیشی سے اعتدال ہو جائے جو زمینین اچھی تھین اور وہان ہمیشہ اچھی پیداوار ہوتی تھی وہان شرح بڑی رکھی گئی تھی

[1] اونتیس برس کی مدت ایک ایسی مدت سمجھی گئی تھی کہ جس مین معمولی اچھے اور بُرے موسم آجاتے ہین۔ اور اس سبب سے یہ اوسط ہر طرح کے معمولی اچھے اور بُرے موسمون پر شامل تھا۔

اور جہان پیداوار شتبہ تھی یا کسی سال پیداوار نہ ہوتی یا کسی سال پیداوار نہ ہوتی جیسا کہ ہمارے ملک دکن مین ہل چلکا آرائے کا حال ہے وہان کی شرح ازان مشخص کی گئی۔ اسے ان بالگزاری جو زراعت کے نگرانی کیا کرتے تھے اونہین اختیار دیدیا گیا تھا کہ ایام قحط اور خشک سالی مین جہان کہین مناسب سمجھین وہان زر کا لگان ایک سالہ معاف کردین۔ پس اس تمام قیود و راہ و رسم پہ لحاظ رکھکے کے کل ممالک محروسہ کا مطالبہ غلے کے قالب سے نکالکر زر نقد مین مشخص کردیا گیا اور اس طرح کے تبدل عظیم سے کاشتکارون کی خوشحالی و فارغ البالی مین یوماً فیوماً ترقی ہوتی گئی اکبر نے چونکہ نیا قاعدہ جاری کیا تھا اسلئے ابتداءً بہت کچھ نرمی برتی گئی اور مطالبہ سرکار کا ادا کرنا کاشتکارون کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا اور ہر کاشتکار مجاز کردیا گیا کہ چاہے وہ غلہ دے چاہے نقد لگان ادا کرے۔

آپ کو تحریر بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ اکبر نے اوس حصے کی عوض جو پیداوار کا ایک ثلث تھا نقدی لینے کا اسطرح قاعدہ جاری کیا تھا جس سے کسی پر بار نہ پڑے اور آہستہ آہستہ اوسکا رواج پڑجائے۔ مگر بہت سے مقامات پر جہان اکبر کے آئین کا رواج نہ ہوا اور بہت سی ہندوستانی ریاستون مین جو بعد مین قایم ہوئین یہ قاعدہ غلہ کی بجائے نقد لینے کا جاری نہ رہا۔ ہم یہان اوسکے وجوہات تو بیان نہین کرسکتے کہ کیون ایسا ہوا۔ مگر دیہاتیون کی حالت پر غور کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ وہ اس حیثیت کے زمین اس قدر جوت بو سکتے ہین اور اسطرح سے اون پر اسقدر محصول وغیرہ لگانا مناسب ہے۔ یہ ہمیشہ قاعدہ ہے

کہ ہر ایک کے پاس کچھ ہل ہوتے ہین اور ایک ہل سے ایک خاص تعداد زمین کی جوتی جاسکتی ہے اسلئے یہہ ایک آسان بات ہے کہ فی ہل محصول مقرر کردیا جائے۔ سوائے اسکے یہہ بھی تھا کہ زمین کے اندازاً مختلف اقسام ٹہرالین جسکی حیثیت کے سبب سے پیداوار مین فرق ہوتا تھا۔ اور ایک رقبہ محدود پر خواہ پنچایت کے ذریعے سے یا آپس کی رضامندی سے محصول لگا دیا جب ایک مرتبہ ایسی شرح مقرر ہوگئی تو پھر آیندہ اگر کاشتکار سے دیکھا کہ محصول وصول نہین ہوسکتا تو اوسے کم کردیا۔ اور اگر دیکھا کہ بہت خفیف ہے تو بڑہا دیا۔ اس طرح پر وہ معمولی شرح ہوجاتی اور سالہا سال تک اسی طرح کام چلا کرتا تھا۔ اسکے بعد جو اور حکام ہوئے اونہون نے بھی اسیکو پسند اور منظور کر لیا۔ اور اسیکے مطابق اپنا بندوبست کردیا ہم اسکا بیان آگے اور کچھ بھی کرینگے۔ چنانچہ ہمارے ملک حیدرآباد کے مشہور رستم جی صاحب تعلقدار نے نارائن پیٹہ وغیرہ تعلقات مین یہی طریقہ جاری کردیا تھا جسپر لوگون کو اتنک اعتراض ہے

شرح نقد جب عام مین ایک مرتبہ پھیل گئی تو ہمیشہ اوسکے لین دین مین بہت آسانی پائی گئی اور یہان کے مالی عہدہ دارون کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ زمین پر جو جمع تجویز کیجاتی ہے اوسکی مقدار ایسی ہے جو کاشتکار و نسے زیادہ سے زیادہ وصول ہوسکتی ہے اور اس مین وہ اور اوسکی مویشی بھوکے بھی نہین مرتے اور نہ زراعت مین کمی ہوتی ہے کاشتکار اپنے متبوضون کو نہین چھوڑتے اور گانون چھوڑکر نہین بھاگتے۔ اون کے

کارپردازون کو خوب تجربہ ہو گیا تھا اور جہان تک ممکن تھا کاشتکارون کو لیمو کی طرح نچوڑ کر چھوڑ دیتے تھے۔

مرہٹے حساب کتاب تو خوب ہی جانتے تھے۔ اونکے کچھ صوبے تو ایسے تھے جہان وہ صرف غارت گری ہی کیا کرتے تھے۔ وہان روپیہ لینے مین بڑی بیدردی اور بے رحمی کرتے جو انسانون سے بعید ہے۔ گانون بالکل ویران ہو جاتے اور زمین بے کاشت پڑی رہجاتی۔ لیکن جہان کسیقدر اون کی حکومت جمی ہوئی تھی وہان وہ مثلاً صوبجات وسط ہند مین مسلمان بادشاہون کی جاری کی ہوئی شرح کو وہ مان لیتے تھے اور اوسکو آئین شرح کہا کرتے تھے۔ اور اوسکو سب جگہ پھیلا کر جمع کامل بولا کرتے تھے۔ ہر ایک گانون مین اون کی طرف سے ایک مقدم رہتا تھا جو نہایت مستعد ہوتا تھا۔ اور اگر مقدم نہ ہوتا یا اون کی مرضے کے موافق وہ کام نہ کرتا تو کسیکو اجارہ دیتے تھے۔ اس مقدم یا مستاجر کا یہہ کام ہوتا تھا کہ وہ اوس حد تک کاشتکارونسے روپیہ وصول کرے کہ گانون تباہ نہ ہو جائے۔ ان گانون کے کھیا اور ستاجرون کی مدد پر اونکے دیسای یا افسران ضلع ہوتے تھے جنکا یہہ کام تھا کہ جہان تک ممکن ہو اونسے روپیہ وصول کر کے خزانے کو بھروین اور کچھ اپنے لئے بھی الگ وصول کرلین حالات متذکرہ بالا سے یہہ نتیجہ ظاہر ہے کہ کبھی کسی ہندوستانی حاکم نے اس امر کا خیال نہ کیا کہ جب ایک مرتبہ جمع تشخیص ہو گئی تو پھر اونس مین اضافہ اور تبدل نہ کیا جائے

جو اچھے فرمان روا تھے وہ رفتہ رفتہ ایک عرصۂ دراز کے بعد شرح مین اضافہ کردیتے تھے۔ اکبر کا بندوبست درحقیقت دس سالہ کے لئے تہا۔ اوس سے یقیناً غرض یہی تہی کہ جب زراعت زیادہ ہوجائے تو صرف اوس زیادہ زمین کی پیمایش کی جائے۔ اور یہہ کہ جو پرگنہ کی معمولے شرح ہے وہ اوسپر لگادیجائے۔ مگر ہمکو وقتاً فوقتاً اس امر کا ثبوت ملا ہے کہ شرح مین اضافہ کیا گیا۔ اصل مین بات یہہ ہے کہ جب حکومت کو تنزل ہوتا گیا اور حاکم نالایق ہونے لگے تو اونکو ہر جگہہ سالانہ بندوبست کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔ البتہ یہہ ہوگیا کہ پچھلے زمانے کی باقاعدہ جمعبندی حال کی تشخیص سالانہ کے لئے ایک اصول مقرر ہوگئی۔

زمانۂ مابعد مین جب کمبختی آئی تو باوجود اسکے کہ سلطنت پورانی ہوگئی تھی مگر بجائے ترقی کے اصول مالگزاریے روز بروز خراب ہی خراب ہوتے گئے۔ ہمین امید ہونا چاہیئے تہی کہ جب روپے کی قیمت ارزان ہوتی یا اوسکی قیمت مین جب تبدل ہوتا یا اراضی کی شرح گران ہوجاتی تو کچہہ نہ کچہہ اوس مین اصلاح ہوتی اور اور نہین تو پنچایت سے کے ذریعے سے شرح ٹھیک ٹھاک ہوجاتی۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ صوبہ دارون نے اور کوئی بہتر تجویز تو نہ کی صرف یہہ کیا کہ تعداد مالگزاریے پر کچہہ فیصدے اور چند ابواب اور بڑہادیئے جو صوبہ دار کہ ان ابواب کو جاری کرتے اونہین کے نام پر اون ابواب کا نام ہوتا تہا اور کبھی کبھی جس غرض سے وہ ابواب جاری ہوتے تھے اوسی نام سے اونہین بولا کرتے تھے

جب چھوٹے چھوٹے حاکمون اور ستاجرون نے دیکھا کہ صوبہ دار صوبہ اس طرح کے رقومات لیتے ہین تو وہ خود اپنے لئے بھی لینے لگے۔ غرض کہ ایسی ایسی باتون سے وہ پہلے طریق بندوبست کے جو جاری ہوئے تھے سب مفقود ہو گئے اور یہان تک اضمحلال کی ترقی ہونا شروع ہوئی کہ رعایا سے اون کا بوجہ سنبھالنا دشوار ہو گیا اسپر حاکمون نے رعایا کو راضی کر کے اصل مالگزاری سے اور ابواب متفرق کو اکھٹا کیا اور وہ سب یکجائی طور پر مقرر کر کے جمع سکارے قرار دی۔ اور اسطرح سے ایک نئے جمع مقرر ہو گئی۔

سلطنت مغلیہ کے اخیر دورمین مالگزاری کے انتظام مین روز بروز تغیر پڑنے لگین اور سلطنت کے کمزوری کے باعث سے اپنے ماتحت عہدہ ارون کو اختیارات زیادہ دینا پڑے اس لئے یہ آسان معلوم ہوا کہ ملک کو کچھ حصون مین منقسم کیا۔ اودے اور خزانے کے حساب کو دیکھکر اون ہر تعلقہ یا ضلعے پر کچھ معینہ جمع لگائی جاوے جو قدیم سے وصول ہوا کرتی تھی۔ اور کسی ساہوکار یا مالدار اور ذی رعب رئیس کو وصول زر مالگزاری وغیرہ کا کل انتظام حوالے کر دیا جاوے اور اس امر کا ذمہ دار ٹھیرا دیا جاوے کہ خزانے مین ہر سال اس قدر روپیہ داخل کر دیا کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسطرح پر جو ستاجر مقرر ہوتے تھے اونکو دیہات اور جاگیرات وغیرہ مین سے مالگزاری وصول کرنے کے لئے بڑے بڑے اختیارات ہوتے تھے۔ خزانے کے افسرون کا

اسکے بعد صرف یہی کام رہگیا تھا کہ فلان علاقے سے کل اسقدر روپیہ آگیا یا نہین اور جب یہہ کل روپیہ آجاتا تو اونہین اور کوئی غرض بجز اسکے نہ رہتی کہ اوس مین سے حق مستاجرے متاجر کو منہا کر دین۔ ایک اور باعث بھی ایسا تھا جس سے متاجری کی ضرورت سمجھی گئی یعنے جس زمانے مین کہ ہندو راجہ اونکے سمستان تمام ہندوستان مین منتشر و متفرق قایم تھے اور ان پر حملہ آور بادشاہان اسلام ایسے غالب آگئے تھے کہ بظاہر یہہ لوگ بغاوت نہین کر سکتے تھے یہہ اندیشہ لگا ہوا تھا کہ کہین یہہ لوگ ناراض ہوکر بغاوت نہ کرین۔ کیونکہ ان راجاؤن اور اونکے سردارون کا رعایا پر بہت بڑا رعب و داب تھا۔ مگر یہہ اس طرح سے راضی ہوسکتے تھے کہ اونکو اپنے اپنے علاقون مین کسیقدر اقتدار ملتا اسی خیال سے ایسے بڑے بڑے زمیندارونکو صوبہ دارون کی طرف سے پٹہ مل جاتا کہ وہ اقساط معینہ پر اپنے علاقے کا خراج مالگزارے ادا کرتے رہین۔ راجہ بادشاہی فرمان کے بموجب گویا متاجر ہوجاتے تھے اسیطرح سے جب کبھی کوئی عہدہ دار اپنے عہدے سے الگ ہوتا تو اوسے اور نیز کسی ساہوکار یا درباری امیر کو بھی اجارہ دیا کرتا تھا۔ یہان تک کہ ان دونون صورتون مین کچھہ فرق نہ رہا سب ایک ہی سے ہوگئے۔ چنانچہ یہی طریقہ ہمارے ملک حیدرآباد مین نواب سر سالار جنگ مرحوم کی دیوانی کی ابتدا تک جاری رہا۔ اس مذموم طریقے کو مرحوم مغفور نے نہایت کوشش سے نکالدیا اسوقت ہمارے ملک مین متاجری کے نام سے بھی کوئی شخص

واقف نہین ہے۔

جو لوگ اس طرح مقرر ہوتے خواہ وہ ملکون کے راجہ ہوتے یا دوسرے لوگ ہوتے وہ سب زمیندار کہلاتے تھے اور بعض ملکون مین جیسے کہ اودہ ہے تعلقدار کہلاتے تھے۔ زمین پر ان دونون قسمون کے لوگون کا کوئی خاص حق نہ تہا۔ پہلی صورت مین تو یہہ مطلب ہوتا کہ راجہ وغیرہ زمین کے سرکاری حق کا منتظم ہے۔ دوسری صورت مین یہہ مراد تھی کہ وہ شخص صوبہ دار وغیرہ کا متعلق ہے۔ یعنے تعلقدار سے متعلق یا ماتحت مراد ہے۔

جب کہ مستاجرے کا قاعدہ جاری ہوا تہا تو سلطنت اودھ تک بالکل بربادی کے درجے کو نہین پہونچی تھی۔ اسلئے مستاجر جنہین اب ہم زمیندار کہتے ہین پہلے پہل باقاعدہ مقرر ہوتے تھے۔ اونکے تقرر مین بڑی احتیاط کیجاتی تھی۔ اون سے تحریری قبولیت لیجاتی اور ایک قول یا سند عطا کیجاتی تھی جس مین اونکے ذائض اور فہرست علاقجات دیہات اضلاع وغیرہ کی رہتی تھی۔ مستاجر اوس علاقے کی مالگزارے کا ذمہ دار ہوتا تہا۔ سوائے اسکے اوس سند مین یہہ بھی لکہا ہوتا تہا کہ حق مستاجری حق التحصیل خرچ کو توالے نہیرات وغیرہ کی بابت اس قدر اوس سے منہا ہونا چاہئے۔ اکثر یہہ دستور تہا کہ اس حصہ تحصیل مین سے نو حصے سرکار مین داخل کرتا تہا۔ لیکن اسکے سوا اوسکو کچہہ زمین بلا لگان اپنے اور کوتوالی کے خرچ کے لئے ملا کرتی تھی۔ پرگنہ کے سرکارے عہدہ دار یعنے قانون گو کو اوسوقت تک حساب کے جانچنے اور مالگزارے کے ذائض ادا کرنے کی نگرانی

کا اختیار تھا۔ مگر مستاجری کا عہدہ موروثی نہ تھا۔ جو زمیندار یا راجہ یا سردار اپنی آراضی پر بطور وراثت کے قابض چلے آتے تھے اونکے جانشین کو اس قسم کی زمینداری بھی وراثت مین ملتی تھی لیکن دوسرے قسم کے خاص مستاجرون کے بیٹے اجازت سے وارث قرار دے جاتے تھے اور تا ختم میعاد اجارہ جنکو نئی سند ملا کرتی تھی اور غالبًا انکو نئی سند ملنے کے لئے سرکار مین کچھ نذرانہ بھی دینا پڑتا تھا۔

جب شاہان دہلی کی حکومت کو تنزل ہونے لگا تو صوبہ داران بنگال اودہ وغیرہ روز بروز خود مختارانہ برتاؤ کرنے لگے۔ مگر اونہون نے بھی انتظام کے تفصیلی کامون مین سستی اور غفلت شروع کی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بد انتظامی کے باعث خزانے خالی ہونے لگے۔ اب مستاجرون کے سوا اور کون تھا کہ جس سے روپیہ طلب کیا جاتا۔ جب اون کو یہہ حالت معلوم ہوگئی تو اونہون نے جعل کیا کہ بغیر اونکے کام نہین چلتا اور مقابلہ و مجادلہ پر آمادہ ہوگئے جس سے حاکمون کو اونکے حساب کے جانچ پڑتال مین تجاہل کرنا پڑا اور جس قدر اونہون نے رضامندی سے دیا اوسی پر صبر کیا۔ اسطرح پر جو مالگزارے کا سرکاری انتظام تھا وہ سب درہم برہم ہوگیا۔ اور جہان کہین کہ رہگیا وہ بھی برائے نام ہر طرح زمیندار کو کامل اختیار رہا۔ وہ جو چاہتا سو کرتا تھا۔ گانون والون سے وہ جس قدر چاہتا وصول کر سکتا۔

بنگالہ مین (اور دوسرے ملکون مین بھی جب کہ وہ انگریزونکے قبضے مین آئے)

وہان مالگزارے تو پشت ہا پشت سے نقد وصول ہوتی تھی مگر تشخیص جمع کے لئے (جو اکثر ایک سال کے لئے ہوتا تھا) کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا۔ پیداوار مین سے جو حصہ زر نقد کے قالب مین لیا جاتا تھا اوسکے آثار بالکل معدوم ہو گئے تھے۔ خزانے مین جو روپیہ داخل ہوتا تھا وہ وہ ہی تھا جو زمیندارونسے بالجبر لیا جاتا تھا۔ اور جو روپیہ کہ چھوٹے چھوٹے قابضان آراضے یا مقدمون کے ذریعے سے کاشتکارونسے وصول ہوتا تھا اوسکی شرح پرگنہ کی شرح کے نام سے مشہور تھی۔ اور قیاس سبات کا مقتضے ہے کہ یہہ وہی شرح ہوگی جو سب سے اخیر باضابطہ تشخیص کے وقت مقرر ہوئی ہو جو بڑے بڑے انقلابونکے بعد بدل بدلاکر اوسوقت قایم رہ گئی تھی۔ لیکن یہہ شرح ہر جگہہ جدے جدے طور پر تھے اور اسکے ساتھہ قسم قسم کے ابواب اور زمیندارونکے رسوم اور بھی لگے ہوئے تھے خلاصہ یہہ کہ مالگزارے کیا چیز تھی کیا اوسکی حالت پہلے سے چلی آئی تھی۔ اور صدی گذشتہ کے اخیر مین اوسکی کیا کیفیت ہو گئی تھی۔ اسکی یہہ جو حالت گذری ہے وہ بالکل تاریخی بیان پر منحصر ہے۔ مگر چونکہ اس جگہہ ہمین اوسکی تفصیل کرنا بے محل معلوم ہوتا ہے اسلئے ہم مختصر طور پر ہر ایک صوبے کا جدا جدا حال لکھتے ہین اور حسب ذیل بتاتے ہین کہ سرکار انگریزی مین اون صوبون کے داخل ہونے کے وقت اون کی مالگزارے کی کیا حالت تھی۔

بنگالہ مین (جہان) مالگزارے کا انگریزے انتظام سب سے پہلے ہوا تھا) شہنشاہ اکبر کے قواعد کے بموجب تشخیص کی گئی تھی اور یہہ تشخیص کئی مرتبہ ہوئی تھی سنہ ۱۷۶۵-۷۲ء کے

قریب قریب جبکہ انگریزے عملدارے شروع ہوئی تو ان اضلاع کے بہت بڑے حصے مین یعنے وسط اور نہایت آباد مقامات مین بالکل زمیندارے کا رواج ہوگیا تہا جو سو برس پہلے سے وہان جاری تہا۔ البتہ کہین کہین چھوٹے چھوٹے قطعات ایسے بھی تھے جو بالمقطع روپیہ ادا کرتے تھے اور زمیندار نہ تھے۔ اور نیز اور بھی کئی طرح کے سرکاری دی ہوئی جاگیرات بھی تھین۔

ممالک مغربی شمالی اضلاع بنارس کے صوبے سے (سنہ ۱۷۷۵ء مین) شروع ہوا تہا۔ یہہ علاقہ ایک راجہ کا تہا۔ جو سب علاقہ کا زمیندار نہین ہوا تہا۔ اور اس سبب سے وہان بڑے بڑے متاجر نہ تھے صرف چھوٹے چھوٹے قابضان آراضی تھے اور وہ ہی مالگزارے کے ذمہ دار تھے۔

سنہ ۱۸۰۱ء مین انگریزے امداد کے معاوضے مین نواب وزیر اودہ نے گنگا کے میدان کے اضلاع انگریزون کو دیدیے۔ سنہ ۱۸۰۳ء مین کچہہ اور اضلاع اوسکے قریب کے بھی انگریزون نے مرہٹون سے فتح کیے۔ بعد اسکے سنہ ۱۸۱۵ء مین اور بھی دامن ہمالیہ کا کچہہ ملک حاصل ہوا۔ لیکن پہلے ہی اضلاع سے جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا ایک صوبہ بنا تہا۔ یہہ کہہ سکتے ہین کہ بہت سے اضلاع مین تو زمیندارے کا رواج ہوگیا تہا مگر ایسا نہ تہا جیسا بنگالہ مین ہر جگہہ برجال کی طرح سے پہیلا ہوا تہا۔ بعض اور ایسی صورتین بھی تہین کہ مالگزارے کا انتظام ملک کے راجاؤن پر چہوڑ دیا گیا۔ اور کہین کہین فرقۂ امراء مین سے بھی بڑے

بڑے علاقون کے اجارہ دار تھے۔ ایسا بھی تہا کہ خود سرکاری عہدہ دار ہی مالگزاری کے گورنمنٹ کے واسطے ذمہ دار ہو گئے تھے اور یہہ عامل درحقیقت متاجرون کی طرح پر تھے۔ لیکن بہت سے ایسے حالت تھے کہ گانون کے لوگون کے جتھے کے جتھے کے عاشت جنکا ہم آگے بیان کرینگے اجارہ گانون گانون کا مجموعہ مقرر ہوتا تہا۔

اودہ سنہ ۱۸۵۶ء مین اوسوقت لیا گیا تہا جب کہ وہان کی مالگزارے کا انتظام نہایت ہی ابتر تہا۔ اوسکے اکثر اضلاع پر راجا قابض تھے۔ اور بعض جگہہ ناظم یعنے سرکاری افسر کہین ساہوکار اور درباری لوگ وغیرہ بھی قابض ہو گئے تھے۔ یہہ سب لوگ درحقیقت متاجر تھے اور اصلی مالکون کی طرح کام کرتے تھے۔

پنجاب الملک تھا جہان گانون کے بڑے مضبوط جتھے تھے اور زمینداری وہان بہت جاری نہین ہوئی تھی۔ مگر سکھون کے زمانے مین وہان اجارہ کا دستور ہو گیا تہا اور جگہہ جگہہ ابہی تک بٹائی کا دستور جاری ہے تہا۔

ممالک متوسط کا ملک تو اکثر مرہٹون کے قبضے مین رہ چکا تہا۔ اس مین سے کچھہ کچھہ ملک تو وہان کے سردارونکے اختیار مین بھی تہا جو حاکمان وقت کو خراج ادا کرتے تھے باقی ملک مین ایک ایک گانون کے قدیمی مقدم کو یا کسی اور لایق شخص کو جو مالگزار کے نام سے مخاطب ہونے لگے تھے ٹھیکہ دیدیا جاتا تہا۔ اور وہ ایک مقررہ روپیہ داخل کرنے کے ذمہ دار ہوتے تھے۔

بمبئی مین اجارہ کا دستور علی العموم تہا مگر وہ مالگزارے کے افسرون کو ملتا تہا جس مین سے اکثر تو ایسے ہوتے تھے کہ جنہین آراضی کا مستقل مدامی قبضہ نہین ملتا تہا۔ یہان دیسای (یا دیسکیہ) اور دیسپانڈیہ یا ضلع اور تعلقہ کے دوسرے افسرون کے ذریعے سے بالکل کارروائی ہوتی تہی جنمین گانون کے مقدم یا پٹیل کا بہی واسطہ ہوتا تہا۔

مدراس مین شمالی اضلاع مغلون کے قبضے مین تھے۔ وہان زمینداری کا رواج ہو گیا تہا۔ مگر اون مین سے اکثر ملک کے پورانے سردار تھے جنہون نے اور زمیندارون کی طرح کاشتکارون کے حقوق کو باطل نہین کر دیا تہا۔ کرناٹک کے اضلاع مین نظام کی طرف سے ایک صوبہ دار حکومت کرتا تہا اور زر مالگزاری اجارہ دارون سے اوس درجہ تک زیادہ وصول کیا جاتا تہا جو بے رحمی کی حد تک نوبت پہونچ گئی تہی۔ اس سخت گیری کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کہین جاگیر تک نام کو قایم نہین ہوئی اور سارے حقوق آراضی بہی مفقود ہو گئے۔ ملک کے دوسرے حصون مین چہوٹے چہوٹے سردار حکومت کرتے تھے جنہین ایک طرح کا اجارہ دار کہنا چاہیئے۔ مگر ان کا رعب داب چندان نہ تہا۔ باقی اور اضلاع نوابون کے ماتحت تھے جو حکومت حیدرآباد کے خراجگذار تھے۔ سلطان میسور یا ہندو راجاون یا مرہٹون کی اطاعت کرتے رہے تھے۔ یہان سب جگہہ کم و بیش اجارہ کا دستور تہا اور نہایت بدانتظامی اور ظلم ہوتا تہا۔ مگر اس مالگزارے کے اجارے سے قبضہ آراضی پر کوئی مدامی اثر بجز اسکے نہ ہوا کہ پورانے حقوق باطل ہو گئے اور زمین کا قبضہ جو ایک بڑی

بیشن بہا چیز ہے کاشتکارون پر ایک بوجھ سمجھا جانے لگا۔

گذشتہ زمانے کا جو ہمنے اجارہ کا دستور پڑنے اور اوسکے زیادہ رواج ہونے کا مختصر بیان کیا ہے اوسکی اولاً تو وجہ یہہ ہے کہ اٹھارہوین صدی کے اخیر پر جو انتظام مالگزاری کی حالت ہے اوسنے ظاہر کر دیا جاے اور یہہ بتایا جائے کہ جسوقت سے انگریز حاکمون کو یہہ ملک ہاتھہ لگا تو کوئی قاعدہ ایسا جاری نہ تہا کہ جسکے مطابق مالگزاری کا انتظام کیا جاتا۔ اور دوسرے اسکے سوا ایک اور بھی وجہہ ہے۔ وہ یہہ ہے کہ کئی صوبون مین اس ستاجری کی وجہہ سے قبضہ اراضے کی بنیاد پڑنے کے لئے منجملہ اور اسباب کے اس سے بڑی مدد ملی۔ بعض جگہون مین تو ستاجر بڑے بڑے زمیندار ہوگئے اور قانوناً اونکو قبضہ ملگیا۔ کہین دیہات مین اون کی چھوٹی چھوٹی جائدادین قایم ہوگئین۔ اور اور جگہون مین اونکو اتنا ہی ہوا کہ اوپر کے مالکون کو لگان دیدینے کے سوا اور کوئی اندیشہ نہ رہا۔ بعض جگہون مین ایسا بھی ہوا کہ اونکے کوئی آثار باقی نہ رہے بگاله ایک ضابطہ کے طور پر گویا ستاجر کا گھر تہا جہان ستاجر بڑے بڑے زمیندار ہوگئے۔ دوسرے صوبون مین کہین ایسے یکسان طور پر ستاجری تمام ملک مین نہ پہیلی۔ ایک بات یہہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اگرچہ ستاجری اس معنے کے اعتبار سے کہ وہ آراضی کے انتظام اور اہتمام کے لئے ہے کسی نہ کسی صورت مین تمام جگہون مین پہیل گئی تھی مگر اوس سے سب جگہہ جائدادہاے مستمرہ پیدا نہ ہوئین۔ اور جہان کہین کہ قابضان آراضے کے حقوق قانوناً تسلیم کئے گئے وہ اس بنا پر تھے کہ وہ لوگ یا تو ملک کے قدیمی رئیس تھے

یا بادشاہی سرداروں کے خاندان مین سے تھے یا کوئی اون مقامات کے ایسے افسر تھے کہ جنپر وہان خاص طور پر استقلال ہوگیا تھا غرضکہ سب کو کوئی نہ کوئی تعلق زمین سے پہلے ہی سے چلا آتا تھا۔

اب ہم اپنے اوسی عنوان کی طرف رجوع کرتے ہین۔ یعنے زمین کی مالگزاری آجکل کیا چیز ہے۔ جب بنگالہ مین انگریزے سرکار نے عنان حکومت براہ راست اپنے ہاتھہ مین لی تو سب سے پہلے اور بڑی مشکل یہہ پیدا ہوئی کہ زمین کی مالگزارے کا کس طرح بندوبست کیا جائے۔

اب تو ایک بڑا زمانہ گذر گیا ہے۔ اسوقت ان دشواریون کا خیال مین آنا بہت مشکل ہے جو افسرون کو مالگزارے کے انتظام مین عاید ہوئی تھین۔ ملک مین ایک دراز زمانے تک قحط پڑ چکا تھا جو پہلے کبھی سننے مین نہین آیا تھا۔ جس سے ملک کے آبادی دسوان حصہ رہ گئی تھی۔ مالگزارے کے تشخیص کا کوئی اصول اور قاعدہ نہ تھا۔ کہین کہین کوئی کوئی دئے کاغذات سرکاری ملتے تھے جنکا کوئی اعتبار نہ تھا۔ اون مین سرکاری تعلقات کے کچھہ فہرستین تھین اور برائے نام قیاسی جمع اوس مین لکھی ہوتی تھی۔ اور پہلے جو تحصیل ہوئی تھی اوسکے حساب مندرج تھے۔ سوائے اسکے نہ تجربہ کار افسر تھے نہ پیمایش تھی۔ کیونکہ پہلے کارپردازون مین سے کوئی نہ رہا تھا۔ اگر کچھہ عملہ تھا تو اضلاع مین وہ ہی ناکافی عملہ تھا جو انگریزے عہدہ دارون کا۔ اون کو یہہ خبر بھی نہ تھی کہ ہندوستان مین

ملکیت آراضی کیا شے ہوتی ہے۔ یہہ تو وہ بیشک خوب جانتے تھے کہ تجارت مین روپیہ کس طرح پر لگاتے ہین۔ اور اوس سے کیونکر منفعت اوٹھاتے ہین۔

جب بنگالہ دیکھہ بھال لیا تو بھی وہ تجربہ اس کام نہ آیا کہ دوسرے جدید صوبون مین بندوبست کیا جاتا۔ کیونکہ جو ملک ممالک مغربی شمالی کا ملا تھا یا نیا فتح ہوا تھا اور یمن جگہہ جگہہ مقامی قاعدے جاری تھے۔ اونکے لئے ایک نیا ہی انتظام کرنیکی ضرورت تھی۔ یہی مدراس کی اور اوسی سے پیچھے بمبئی کی حالت ہوئی۔ ہر صوبے مین اپنے اپنے مقام کے موافق جدا ہی ضرورتین تھین اسلئے وہان کا انتظام جدا ہی طرز کا کرنا ضرور پڑا۔ اوس مین بار بار ناکامیابی ہوئی اور بڑی بڑی تشویشین ہوئین۔

دوسرے صوبے پنجاب سندہ اودہ اور ممالک متوسط ابھی تک ہاتھہ نہین لگے تھے۔ یا اس قابل نہ ہوئے تھے کہ جبتک کوئی اچھے اصول نہ قایم کئے جائین تبتک وہان باضابطہ بندوبست کسطرح کیا جائے۔ لیکن جب یہہ ہو ہی گیا تب بھی مشکلات پیش ہوئین۔ اگرچہ اون مین سے بہت سے ایسی تھین کہ جنھین ہم نے ہی خود پیدا کیا تھا۔ یعنے خلاف قوانین قدرت ہم چاہتے تھے کہ ایک ہی سا انتظام ہر جگہہ ہو جائے حالانکہ وہ اونہین صوبون کے مناسب حال تھا جہان وہ تجویز ہوا تھا۔ جیسا کہ اسوقت ہمارے ملک حیدرآباد مین مرہٹوارے اور تلنگانہ مین بہت کم تفاوت کے ساتھہ بندوبست ہو رہا ہے جسکا نتیجہ آیندہ چلکر نقصان دہ پیدا ہوگا۔

ان بیانات سے ظاہر ہو جائے گا کہ ہندوستان مین مالگزاریے کے انتظام کے درخت نے اِس قدر آہستہ آہستہ کیون نشو و نما پایا۔ یہان تک کہ وہ حال مین ہی آکر اپنی پوری ٹہرہوار پر پہونچا ہے۔ اوس سے یہہ بھی معلوم ہوگا کہ کیون اوسکی ترقی زینہ بہ زینہ ہوئی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً کیون اوسکے کام مین تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ یہان تک کہ ہر صوبہ کا مسئلہ مالگزاری ایک معما سا سمجھا جاتا ہے کہ اوسکو باہر کا آدمی کچھہ سمجھہ ہی نہین سکتا۔

گورنمنٹ قیصر یہہ بات تو ٹھیک کہتی ہے کہ اوسکی مالگزاریے کی بنیاد وہ ہی قدیمی غلہ کا ایک حصہ ہے اور نقدی جو حال مین لیجاتی ہے صرف غلے کے بدلے مقرر ہوئی ہے۔ مگر تشخیص کے طریقے جو اب وہ ایجاد کر رہی ہے۔ وہ اِس خیال سے کہ نقدی کی بجائے غلہ سے روز بروز زیادہ مفید ہوتی جاتی ہین حقیقت ایک وقت تو ایسا ہوا تھا۔ کہ گورنمنٹ نے اس طرح پر قیمت لگانے کی تجویز کی تھی جسکا ہم آگے چلکر حال لکھین گے۔ مگر اوس خیال کو حکام نے چھوڑ دیا۔ بعض صوبجات مین (جیسے برہما اور مدراس مین) تشخیص کی ابواب مین اوسط پیداوار آراضی اوس کی قیمت اور حزیہ پیداوار و منافع صوبے جو اوسہ سے منہا کرنا چاہیئے باقی حصہ مالگزاری آراضی ہے جس کا ابھی تک حوالہ دیا جاتا ہے۔

زمین کی حیثیت اور اوس مین کام کرنے کے طریق سے بے شک جمع کی تجویز کا طریقہ بدل جایا کرتا ہے۔ اور طرح طرح کی صورتین پیدا ہو جاتی ہین۔ مگر ان سب صورتون

ہین صرف دو اصول ایسے ہین کہ جو ہمیشہ الگ الگ دکھائی دیتے ہین۔ ایک تو اون ہین سے آزمایشی شرحین ہین۔ ان مین پہلے پہل صرف وہ مقدار لیتے ہین جو سب سے بڑی ہے اور جو پہلے درحقیقت وصول ہوچکی ہے۔ مگر چونکہ اشیاء کی قیمت اب گران ہوگئی ہے اور ملک آسودہ وخوشحال ہوگیا ہے اسلئے اوس مین کسیقدر اوس پہلی جمع سے اضافہ بھی کردیا جاتا ہے۔ پھر سرسری طور پر یا تو سب جگہہ یا کہین کہین یہہ جمع لگادیجاتی ہے۔ اور زمین کو دیکھہ بھال کر اوسکی حیثیت تجویز کیجاتی ہے اور اس تجویز مین بہت احتیاط ہوتی ہے۔ دوسرا اصول اون سب مالکان اراضی کی جائدادون کے لئے ہے جہان کاشتکارون سے تعلق ہے۔ وہ یہہ ہے کہ کاشتکار سے جو لگان پہلے وصول ہوا ہے اوس سے دریافت کیا جاتا ہے پھر اوسکا اوسط لیا جاتا ہے کہ کس کس قسم کی زمین پر کس کس قدر فی ایکڑ وصول ہوا۔ پھر اوس وصول کا ایک کسرے حصہ مالگزاری قرار دیجاتی ہے۔ غرض خلاصہ یہہ ہے کہ آجکل کی شرح یا تو ایک ازمایشی شرح ہے جسمین ہر قسم کی زمین کی فی ایکڑ شرح بہت غور وخوض کے ساتھہ تجویز کی گئی ہے۔ یا کسی قطع اراضی سے مجموعہ جو کچھہ درحقیقت وصول ہوا ہے اوس کا ایک کسرے حصہ ہے۔

یہہ تو غیر ممکن ہے کہ اس مقام پر اسبارے مین بحث کیجائے کہ مالگزاری سرکاری آمدنی ہونے کے قابل ہے یا نہین۔ صرف مختصر طور پر اس قدر کہنا یہان کافی ہوگا کہ گذشتہ

زمانے مین کسی حکومت نے ایک لمحہ کو بھی خیال نہ کیا کہ اوسے چھوڑ دیا جائے اور آیندہ سے یہہ خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گورنمنٹ دوسرا ایسا ذریعہ آمدنی کا اوسکے عوض قایم کرسکے جس سے مالگزاری کی حاجت نہ رہے - یہہ قاعدہ وصول زرمالگزاری کا تمام ملک مین جاری اور لوگ اوسے تمدن اور معاشرت کا ایک قدرتی قاعدہ سمجھنے لگے ہین - خاصکر ہندوستان مین تو وہ اوّل درجہ پر ہے - کسی محصول کی عمدگی سب سے پہلے یہہ ہے کہ لوگ اوسکے عادی ہوجائین اور اوسکی تحصیل مین بادشاہ کی طرف سے ظلم اور رعایا کی طرف سے لیت ولعل نہ ہو -

یہہ بحث بھی اسی طرح یہان فضول معلوم ہوتی ہے کہ مشرقی ملکون مین مالگزاری زمین کا محصول ہے یا اوسہ مکرایہ ہے یا اور کچھہ ہے کیونکہ اس بحث مین لوگون نے بہت سی کتابین لکھدی ہین جو محض تضیع اوقات ہے - اس مین تو شک نہین کہ انگلستان کی محصول اراضی سے ہندوستان کے محصول اراضی کو کچھہ بھی مشابہت نہین کسی زمانے مین چونکہ حاکم اصلی مالکان اراضی خیال کئے جاتے ہین - اسوجہہ سے اوسوقت مالگزاری زمین کا کرایہ ہوسکتا تھا - اسکی نسبت ہم آگے اور کچھہ بیان کرینگے اس جگہہ صرف اتنا ہی کہنے کی ضرورت ہے کہ انگریزی گورنمنٹ نے ہر جگہہ پر رعایا کو اراضی کے حقوق دیدئے ہین یا اونکے حقوق تسلیم کرلئے ہین اور زمین کے بڑے بڑے قطعات (بنگال اودہ اور تمام شمالی ہند مین) ظاہر زمیندارون کی زمینداری مین دیدئے اور اونہین زمین کا مالک کردیا ہے - اسلئے

یہہ کہنا تو غیر ممکن ہے کہ سرکار قابضان آراضی سے کاشتکارون کی طرح کرایہ وصول کرتی ہے۔ اس مین شک نہین کہ کہین کہین سرکار بھی زمین کی مالک ہے یعنے تمام بنجر زمین اور غیر مقبوضہ زمین اوسیکی ہے۔ مگر ہم یہان پر اوسکا ذکر نہین کرتے بلکہ آراضے مزروعہ اور مقبوضات دیہی کا ذکر کر رہے ہے۔ اوسکی تو سرکار کسیطرح مالک نہین ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ سرکار کے پاس ہر ایک زمین مالگزاری کے وصول کرنے کے لئے بطور کفالت کے ہے۔ اور کچھہ کچھہ سرکار ایسے کام بھی کرتی ہے جو آراضی کے الکون کے ہوتے ہین یعنے وہ کاشتکارون کی رفاہ اور بہبودی کے کوشش کرتے ہے قابضان آراضی کو تقاوی دیتی ہے کہ وہ زمین کی حیثیت مین ترقی کرین۔ کنوے کھدواتی ہے۔ مینڈے بنواتی ہے۔ پانی کے آنے جانے کا بندوبست کرتی ہے۔ اور بھی مثل اسکے بہت سے کام کرتی ہے یہ باتین ایسے ہین کہ پہلے حاکم جس بناء پر زمین کی مالکیت کا دعوے کرتے تھے اور شاید یہی ایک قسم حق کی باقی رہ گئی ہے جو گورنمنٹ کو ابتک اون صوبون مین حاصل ہے جہان قابضان آراضی کاشتکار ہین اور مالک نہین ہین اور یہی ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے مالگزاری کسیطرح زمین کا کرایہ ہوسکتی ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ یہہ فضول لفظی بحث ہے ہم کو چاہیئے کہ خود مالگزارے ہی کو خیال کرین اور دیکھین کہ اوسکی کیا حالت ہے اوسکا کاشتکارون کی آمدنی پر محصول کی طرح اثر ہوتا ہے۔ یعنے زمین کی پیداوار مین سے جو منافع حاصل ہوتا ہے اوس مین سے سرکار کو امداد دیجاتی ہے ٹھیک اوسیطرح سے جیسے دوسرے

پیشیون اور سرفون کی آمدنی سے سرکار کو مدد دیجاتی ہے۔

ایک تھوڑا سا بیان اوس مسئلہ کا بھی ہم کرتے ہین جو ۱۸۸۲ء تک کم و بیش تمام ہندوستان مین زیر بحث تہا۔ یعنے جب جائدادون مین ایک کافی طور پر پیداوار ہونے لگے اور مالگزاری کی تشخیص ایک مناسب مقدار تک ہوجاے تو کیا یہہ بہتر نہین ہے کہ اوس مالگزاری پر اوس جائداد کا استمراری بندوبست کردیا جائے یعنی یہہ قرار دیدیا جاے کہ پہر اوس مین کہبی ترمیم نہ ہوگی۔ اس مسئلہ کا اسوجہہ سے بڑا جوش و خروش اوٹہا تہا کہ بندوبست کے بار بار کرنے مین بہت محنت اور بڑا خرچ پڑتا ہے۔ جب اوسکا کام شروع ہوتا ہے تو پانچ پانچ سال سے لیکر دس دس سال تک چلا جاتا ہے۔ اور اس سبب سے اضلاع مین مدتون تک کاشتکاری کے کام مین بدانتظامی اور خرابی پڑا کرتی ہے۔ اور یہہ خیال کیا گیا تہا کہ تیس برس یا کسی زمانۂ مقررہ کیلئے بندوبست کیا جائے تو پہر یہہ سب کام اس عرصے کے بعد دوہرانا پڑیگا۔ ایسی ایسی صورتین سرکار اور رعایا دونون کیلئے اندیشے سے خالی نہ تھین۔ لیکن اس مسئلہ مین پہلے تو اوسکی اصل بنیاد ہی پر اعتراض ہوا۔ کہ وہ کونسی علامت ہے جس سے یہہ معلوم ہو کہ پیداوار آراضی کافی طور پر بندوبست استمراری کردینے کے لائق ہوگئی ہے جب کسی ایک ضلع کو آپ اوسکی علامت یا حد ٹہرائینگے تو دوسرے اوسکے برخلاف اور موجود ہوجاتی ہے۔ اور اب تک جسقدر تحقیقاتین کی گئی ہین اونکی نسبت یہہ ہی کہنا پڑا ہے کہ بندوبست استمراری کے لئے اوس عرصہ تک اور ٹہرنا چاہیئے۔ کہ زمین کی حیثیت ایسے اسباب سے ترقی کرتی رہے جو خاص آراضی کی کوشش

اور خرچ کا نتیجہ نہین ہین۔

اسکے سوا اسپر دو اور بھی اعتراض ہوتے ہین۔ ایک اون مین سے یہہ ہے۔ کہ جن اضلاع مین ایک سو برس سے بندوبست استمراری کر دیا گیا ہے اون مین اون اضلاع کی بہ نسبت جہان ایک عرصہ معقول کیلئے میعادی بندوبست ہوا ہے کوئی سر سبز سے زیادہ نہین پائی جاتی دوسرے یہہ ہے کہ گورنمنٹ کے یہہ بڑی حماقت کے بات ہوگی کہ آیندہ گورنمنٹ کو اپنے اوار سے بالکل مجبور کر دے اور یہہ نہ سوچے کہ آیندہ کیا ہوتا ہے۔ روپیہ کی قیمت زمین کی حیثیت اور اوسکی پیداوار مین کیا تغیر و تبدل ہونیوالا ہے۔

ایسے سخت اعتراضون کے ہوتے ہوئے یہہ ایک تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ پہلے سے کسیکو یہہ بات نہ سوجھے کہ بندوبست استمراری کا اصل فائدہ۔ یعنے آیندہ بندوبستون کا خرچ اور محنت بچانا کسی اور طرح سے بھی ممکن ہے یا نہین۔ آخر کار یہہ تسلیم کر لیا گیا کہ مکرر بندوبست کیلئے مدت دراز تک کام جاری رکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اس کام کے انصرام کے واسطے جو پہلے پہل بندوبست کیا گیا وہ یہہ ہے کہ ایک دفتر آراضی کا قایم کیا گیا اور اوسکو جدید اختیارات دیئے گئے اور اب ایسا انتظام ہو گیا ہے کہ جس سے ہم کہہ سکتے ہین کہ اگر قیمتون کے بڑہنے وغیرہ کے سبب سے آیندہ مکرر بندوبست کے ضرورت ہوگی تو ایک سیدہی سادی نظر ثانی کی طرح پر اوسکا انتظام ہو جائے گا۔ اور اس نظر ثانی کا کام ایسی آسانی سے ہو جائے گا کہ کسیطرح نہ اعتراض کے

کامون مین دقت نہ ہوگی - اور کاشتکارون کو معلوم بھی نہ ہوگا - چنانچہ اس آخر الذکر کام کے سرانجام دینے کے لئے ہمارے ملک حیدرآباد مین میر محمد حسین صاحب کا تقرر کیا گیا تھا مگر اونکے عہدے کا نام ناظم زراعت وتجارت رکھدینے سے لوگون کے خیالات عہدے کے لفظی معنی کی طرف رجوع ہو گئے - آخر کار اس لایق افسر کے انتقال کے ساتھ ہی اونکا عہدہ بھی تخفیف کر دیا گیا - حالانکہ ہمارے ملک مین اسوقت ایسے عہدے کی نہایت ضرورت داعی ہے -

راقم

حسن

لارڈ بیکنس فیلڈ کی سوانح عمری

فصل اول

لارڈ بیکنس فیلڈ پر کارلائل کی تقریظ - ہوس آف کامنز کا فیصلہ خاندانی تاریخ - اسپین کے یہودی - وینس مین جالبنا بنجمن ڈزریلی کلان - طفولیت آئی زک ڈزرائیل ++

کارلائل کی تقریظ

کارلیل صاحب نے کچھ برسون پہلے پارلیمنٹری انتظام کے متعلق مجھ سے یہہ ظاہر فرمایا کہ ہمارے نظم ونسق ملکی کو انجام دینے کی غرض سے جو ارکین پارلیمنٹ ممتاز ہوتے ہین وہ اپنے منصب کے عہدہ براہی نہین ہوسکتے بلکہ سراسر ناقابل ثابت ہوتے ہین - اور بطور مثال اس نامی گرامی وزیر اعظم کی طرف انگشت نمائی کی -

صاحب موصوف نے اپنے حسب عادت بیدھڑک و بلا تامل یہ نقص لگا تو دیا لیکن ساتھہ ہی اپنے اس خیال کے تردید بھی کی کہ نہین رحم بر غریب! اگر ہم اس کے کل واقعات سے واقف ہوتے تو ہرگز اسکی نسبت ایسا نقص عاید نہ کرتے - مین نہین سمجھتا کہ انہون نے یہہ اپنی دوسرے رائے کسی تحقیقانہ نظر سے دی ہو - اگر کارلیل صاحب کے خواہش ہو کہ اس امر کا فیصلہ کسی سلیس وخفیف انصاف سے کیا جائے تو ۱۸۶۶ء کے رفارم بل سے جو ان کی رائے مین قوم وملک کے لئے خودکشی تھی متضاد ثابت ہوا - اور اپنی تصنیف شوٹنگ نیاگرا مین اس بل اور متعلقین کی

نسبت رائے دیدی ہے کہ ایک پشت تک اِس بل کی تاثیر عوام پر زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتی گئی۔ اب اسکا احصل چند ہی سال مین معلوم ہو جائے گا۔ سب دغاباز پالیٹیشن و ممبران متفق الرائے کی طمع سے یہہ انجام ہوا۔ کوئی غور سے دیکھے تو ان منظمون کو بجز دغاباز اور بے ایمان کے اور کسی صورت سے نامزد نہین کرسکتا۔ اِس لئے کہ کوئی مرد با ایمان اس گروہ مین شریک ہونے سے اپنے آپ پر گولی چلانی بغایت احسن سمجھے گا۔ مین اس بل کے کامیاب ہوجانے پر صاف طور سے تاسف ظاہر نہین کرسکتا تہا۔ باطن مین اپنے آپ افسردہ دل و مغموم رہتا تہا۔

مین خود ہی کو مخاطب کرتا ہون اور کہلیتا ہون کہ خیر جو کچہہ ہو لیکن ایسی کمینہ جوئیان بظلمیان۔ بے ایمانیان۔ اور کفر کی باتین یا تو قطعاً موقوف ہوجاتین یا ان کے بانیون کو موت آجاتی۔ اِسوجہہ سے کہ گناہون کا شمار روز بروز بڑہنے سے سرے ہی سے زیست منقطع ہوجاے تو بہتر ہے۔ مگر ایک خوشی کی صورت مجہہ مین مضمر ہے کہ یہہ سارا انقلاب ڈزی کی ذات پر محمول ہے۔ ان پولیٹیکل تماشہ گرون نے اپنی مان کی لغش رزق و روزی پر پنچ لی اِس لئے یہہ پرفن تماشا گر دکہائی دیا اور بیان کیا کہ ٹہرو یارو مین اس لغش کا وزن کرلون جو تمہاری مان بلکہ سوتیلی مان اور میری دودیلی گائے ہے۔ سرکاری خدمتون کے آپ لوگ نہین بلکہ مین ہی مستحق ہون۔ یہہ بالکل ظرافت آمیز کلام ہے۔ مگر اِس معاملے مین سب سے

زیادہ تر افسوسناک یہہ بات ہے کہ ایک غیر قوم کا یہودی سحر باز و پُرفن سارے انگریزی اراکین و معززین ملک کو اپنی رائے پر کھینچے لئے جاتا ہے۔ کیا دُنیا نے ایسا واقعہ بھی اپنی آنکھون سے دیکھا ہے۔ مقدروشیت تھے بھی اس مین شامل ہون تو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہم ایسے سُلوک کے لایق تھے؟ اگر اس غریب انگلنڈ کے حق مین عبرت دلانے کے لئے اس نقل غم کا نتیجہ غم ہی نہ ہو بلکہ سادی اور اوچھی سی شرمندگی دلانے والی نقل کا سا ہو تو مُفید اور مناسب ہوگا۔

ان کے میلان آلتبار کے نتایج اون کے خیال کے بموجب جلد نمایان نہ ہوئے۔ اور گورنمنٹ کے کاروبار برابر جاری رہے جن کے چلانے اور اجرا کرنے کے لئے ایک نہ ایک شعبدہ باز کا ہونا ضرور تھا۔ جب کارلیل صاحب کی امید نے ان سے کنارہ کر لیا تو وہ اپنے خیالی نتایج کا ظہور دیکھنے کی عوض موجودہ انتظام کی جانب متوجہ ہوئے۔ اور ڈزریلی صاحب کے منتظم ہونے پر کسیقدر خوشی بھی ظاہر کی۔ یہہ صاحب اکثر مصر ہوتے تھے کہ مین بھی پارلیمنٹ مین ممبر بنایا جاؤن۔ جیسی کہ مجھسے درخواست کی گئی ہے۔ اسوجہہ سے کہ مین ان کا کم و بیش ہم خیال تھا۔ کارلیل صاحب کے اس اظہار سے ڈزریلی صاحب کی کوئی تحسین متصور نہ تھی بلکہ موجودہ ناقابل ممبرون مین ان کے خیال کے بموجب یہہ کچھہ ممتاز سمجھے جاتے تھے جب ڈزریلی صاحب اپنے فضیلت و ہمہ دانی کی حد تک کارلیل صاحب سے بخلاف اُنکے

شکوہ اور ملامت کے ممبری کے لئے ملتمس و مصر ہوئے تو اونکو اپنے پچھلے شکوون کے لحاظ سے بہت ہی ندامت ہوئی۔ اور انکے التماس اور معروضات قبول نہ کر سکے لیکن اس تیقن سے کہ یہودی شعبدہ باز باوجود اختلاف قوم و مذہب میری لیاقت و فضیلت کو مانتا تو ہے باطن مین بہت ہی مسرور و محظوظ ہوئے۔ کارلیل صاحب گو کہ ڈزریلی صاحب کے موجودہ مشرقی پالیسی سے نارضامند تھے مگر انہون نے یہ بھی جان لیا تھا کہ ان کی جزوی و کلی کارروائیون کو فرداً فرداً پیش نظر رکھ کے انصافانہ فیصلہ نہین کیا گیا سب کچھ سہی لیکن ڈزریلی پارلیمنٹ کا طفل عزیز تھا اور پارلیمنٹ ہی کے اطمینان و اعتماد نے اسکو گورنمنٹ مین جگہہ دلائی تھی۔ چالیس سال تک یہ صاحب ہوس آف کامنز مین سرکاری عہدہ یا مخالفت یا بادیہ یا سرسبز ہر حالت مین اپنے عصر کے نامی گرامی مباحثون اور مقررون سے بحث کرتے رہے۔ انہون نے اپنے خصائل و عادات کے زور و کشش سے تعصب و تعرض مذہب کو دور کیا۔ اور بلا تصرف دل خوش کن الفاظ اور خوش آیند کلمات کے پارلیمنٹ و نیز ملک سے یہہ رائے دلادی کہ ان کا وزیر اعظم مقرر کیا جانا اولے ترہے۔ ضرور ہے کہ کوئی غیر معمولی لیاقت ان مین موجود ہو ظاہر ہے کہ کوئی گھوڑا اس میدان شرط مین نہین بازی لیجا سکتا تاوقتیکہ اس مین اتنی ہی کافی قوت فیصلہ اور استقلال مزاج نہ ہو۔ ہمین اس امر کے علم کی ضرورت

پارلیمنٹ کا فیصلہ

نہین کہ یہہ صاحب انگلنڈ کی حکومت رانی کے لایق تھے کہ نہین۔ یہہ کافی ہے کہ ہوس آف کامنس نے آپ کو اس گرانی خدمت کے لئے منتخب کر لیا۔ جب ڈرزلی صاحب کا رلیل کے خیال سے بعض جگہہ مکار خیال کئے گئے ہون تو ضرور تھا کہ پارلیمنٹ اون کی اس حالت سے واقف ہو جاتی۔ لیکن جب کہ پارلیمنٹ ان کی دلی خواہش سمجھ نہ سکتی ہو تو اس سے ثابت ہوگا کہ ذات پارلیمنٹ جسپر انتظام ملکی کا دار و مدار ہے اسپنے فرض کی قابلیت نہین رکھتی۔ نہ وہ کسی خارجی اور بیرونی تحریک سے اس مدت عالیہ پر پہونچے اور نہ انھون نے کوئی ایسا انتظام جدید کیا کہ جس سے ملک مین شہرت حاصل ہوتی۔ انھون نے صرف اپنی ذاتی لیاقت سے عروج پایا جس کی واقفیت کے ساتھہ ہم پارلیمنٹ کی لیاقت سے بھی علم حاصل کر سکتے ہین۔

ابتدائی تاریخ یہود

جب یہودیون نے حضرت عیسےٰ کو قید کیا تو پیغمبرون نے ان کی حق مین دعائے بد کی کہ وہ اپنے اس گناہ کے عذاب مین باہمد گر تباہ اور متفرق ہو جائین گے۔ جب انھون نے بیت المقدس سے راستہ ڈھونڈھا تو بحیرۂ رُوم کے ساحلون پر جا بسنے کی تجویز سُجھائی دی۔ سرو کے عہد حکومت مین آکر آباد ہوئے کارتھیج کے باشندے بھی ان کی بولی بولتے تھے۔ ممکن ہے کہ جب کارتھیج کے باشندے سینٹ پالس کے زمانے مین اسپین پر چڑھائی کیا کرتے تو یہہ بھی اونکے ہمراہ ہو لیتے تھے۔ اس جزیرہ نما مین انھون نے گھر بھی بنائے اور

اسپین کی رنج وراحت مین مُلکیون کے ساتھہ یکسان ہمدرد رہتے تھے جب سلطنت عرب کا یہان تسلط اور سکّہ بیٹھا تو یہودی سے بے کھٹکے اپنے مذہب کو رواج دیسکتے تھے اور جب چاند کراس (صلیب) سے مغلوب ہوا تو یہہ لوگ عیسائی گھرانون مین بھی شادی کرنے لگے اور بظاہر خود کو ہم مذہب جتلاتے مگر اپنے رسومات مذہبی پوشیدہ طور سے ادا کر لیتے تھے۔ سر آئی زک ڈزرائلی نے اپنی تصنیف جی نیس آف جوڈیزم مین بیان کیا ہے کہ قوم یہود کو ایک فرقہ یا ایک گروہ نہین کہا جاسکتا بلکہ اسکی کئی مختلف شاخین ہین۔ چنانچہ ہسپینش - پورج گیس - جرمن - پولیش ہین۔ اور صرف اتنی ہی شاخین نہین اور نہ زائد نام بتلانے سے محدود ہوسکتی ہین۔ اس لحاظ سے کہ یہہ لوگ ہر مُلک اور ہر دیس مین وہان کے رسم ورواج اور چال ڈہال کے مطابق رنگت کا رنگ بدلا کرتے ہین۔ یہہ قوم اسرائیل مشابہ اوس دریا کے ہے جو کئی وسیع مُلکون سے گذرتا ہے اور ہر زمین متعلقہ کی خاصیت اور رنگت سے مُلمع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک یہودی کی مُلکی تہذیب دوسرے غیر مُلکی یہودی سے اختلاف رکھتی ہے۔ ہر یہودی اپنے اور دوسرے مُلک کی باہمی موافقت یا مخالفت یا محبت یا عداوت مین ہمہ تن شریک رہتا ہے۔ نیز خود کو وہین کا متولد ظاہر کرتا ہے۔ اِن تمام مُلکی اختلافات مین مڈل ایجز (ازمنہ متوسطہ) کے یہودیون نے اپنے قدیم مذہبی رسومات کے قایم رکھنے کی بڑی کوشش کی۔ انگلنڈ۔ فرانس

جرمن اور اٹلی مین ملکیون کی جبر و زیادتی برداشت کیا کئے۔ برنہیم ان ملکون کے باشندون نے ان کے تمول اور دولتمندی کے لحاظ سے انہین سنبھال رکھا، چودھوین صدی کے آغاز مین یہہ فرقے انگلنڈ سے خارج کر دیئے گئے اور گورنمنٹ نے ان کی ملک وجائداد ضبط کر لی۔ اسپین کے یہودیون نے اپنے مذہبی رسومات کو راز سربستہ کی طرح اخفا کر رکھا اور مذہبی تعصب کے خطرناک اثر سے بآسانی محفوظ ہو لئے۔ اگر کوئی یہودی خود کو برائے نام عیسائی ظاہر کرتا تو سبب تعصب آفات سے بچتا اور دامن امن مین لیا جاتا۔ چونکہ یہہ لوگ متمول۔ دولتمند۔ دانا۔ دوراندیش۔ اور ذی جرأت تھے انھون نے ظاہری پیرایہ مین کیاسلیہ کی باوقعت اور دولتمند بیبیون سے اپنی شادی کی۔ سرکاری خدمات۔ اعلےٰ درجون۔ اور مفتخر عہدون پر مامور ہوتے رہے۔ حتےٰ کہ عیسائی گرجاؤن مین پادری اور بشپ بھی خود یہی لوگ مقرر ہونے لگے۔ ایک یہودی جو بظاہر عیسائی اور بہ باطن مذہب یہود کا معتقد و پابند تھا اسپین کا وزیر اعظم بنایا گیا۔ جب کیاسٹیل اور آراگین کی سلطنتین متحد ہوگئین۔ یہہ عام خیال تھا کہ ان دونون کے وجود مین یہودی خون شریک ہے۔ عروج ہی نے انہین زوال دلایا۔ اور سرسبزی نے آخر کو خزان زدہ کیا۔

سلطنت گرانیڈا (غرناطہ) فرڈینینڈو آزابیلیہ سے مغلوب ہوئی۔ اسپین کے باشندون نے خدا کی درگاہ مین شکریہ ادا کیا کہ ان کا

جزیرہ نما ان مالدار کافروں سے خالی ہوگیا۔ جو یہودی ترک مذہب کرتا اور عیسائی ہوجاتا وہ مذہبی تعصب کے اثر سے محفوظ رہتا **مجلس محققین سپین** مذہب اہل یہود پر سخت گیری کرنے لگی مرتبہ اور دولت کا سہارا یا بچاؤ نہ تھا حتے کہ امرا و اعزہ عمائد و اکابر اسکے تحقیقات و انضباط سے مجلس کی پیشی مین لائے گئے۔ ہزارہا ایسے نئے عیسائی جو مخفی طور پر اپنے ابتدائی مذہب یہود کے متبع و معتقد تھے زندہ جلا دے گئے۔ البتہ وہ لوگ جو ایسے مقامات مین فرار و روپوش ہوسکتے تھے۔ جہان مذہبی تعصب کا اثر کم ہویا بالکل نہ ہو اس دار و گیر سے نجات پاتے تھے **وینس** مین مذہبی تعصب کے توضات و سخت گیری بالکل کم تھی۔ چونکہ یہہ تجارتی شہر تھا اور یہودی لوگ زمانہ مین بڑے مشہور لایق اور خوش اخلاق تاجر تھے۔ وینس کے امرا و شرفا کو چون اور بازارون مین رذیل قوم دہقانون اور کسانون کی طرح اون کی تحقیر توہین ہجو اور بدزبانی کرسکتے تھے۔ اون کی تجارتی اسباب کپڑون پارچون وغیرہ پر تھوک سکتے تھے۔ اور چونکہ مال وزر خاطر خواہ پاس تھا۔ قانون و ضابطہ اوسکی جنبہ داری کرتا اور بچاتا۔ اس جمہوری سلطنت مین اوسکی فیاضی اور صلح کل سے جو لوگ آبسے ان مین ایک وہ خاندان بھی شامل تھا جو لارا سے سلسلہ رکھتا تھا۔ اس قصبے کے لوگون نے بھی خود کو اسی نقطہ سے نامزد کر رکھا تھا انھون نے چاہا کہ جزیرہ نماے اسپین سے جسنے اونکا استیصال کیا قطعاً تعلق نہ رکھا جائے اور صرف وزرائی اپنا خاندانی نام رکھ چھوڑا۔ **لارڈ بیکنس فیلڈ** کا قول

ہے کہ یہہ نام اون سے پہلے اور نہ اونکے بعد کسینے اختیار کیا تہا۔ چونکہ مذہب یہود اس نام سے علانیہ اوازہ زن ہے اس خاندان والے وینس مین تقریباً دوسو برس تک سرسبز۔ مرفہ الحال۔ دولتمند۔ اور ذی عزت بستے رہے۔ اٹہارہوین صدی کے وسط مین جب کہ وینس کی تجارت کا عروج زوال پذیر ہونے لگا۔ اونہون نے اور مقامات و بلاد کی جانب اپنی نگاہین پھیرین۔ ان کے بہت سے ہوگی لوگ ہالنڈ مین بھی تونگر و عزت یافتہ تھے۔ انگلستان نے اونہین داخل البلد ہونے کی پہر اجازت دی۔ جسکے ساتہہ بعض شرایط کی پابندی بھی لگادی گئی۔ بہر حال اون کو جان کے تہلکے یا نقصان عظیم کا اندیشہ اور خطرہ نہ تہا۔ جیساکہ اسپین والے مذہبی رسم پاس وڈر مین اپنے لوگون کو کہا جانے کے گمان اور تہمت پر گہوڑونسے کہدلوادیا کئے۔ وہ اپنے کاروبار و معاملات مین مشغول رہ سکتے اور اونسے ثمرہ پا سکتے تھے۔ اس وینش خاندان کے سرگروہ نے چاہا کہ انکا منجہلا بیٹا بنجمن لندن جائے اور بخت ازمائی کرے۔ یہہ لوگ پہلا اسپین کا غرور اپنے دماغ مین رکھ لئے تھے۔ اسلئے لندن کے کم رتبہ یہودیونسے اپنا تعلق نہ رکھتے تھے۔ بنجمن اٹہارہوین برس لندن مین آکر مقیم ہوا اور دولتمند ہوا۔ خودرائی اور خودداری سے اپنا کام اجرا کرلیتا۔ اور اپنے ہمسایہ اور شہر کے یہودیون سے بالکل از تہاٹا نہ رکہتا تہا۔ ان یہودیون سے مغائرت اور کنارہ کشی شادی کے بعد انتہا کو پہونچگئی تہی لارڈ بیکنس فیلڈ نے لکہا ہے کہ" میرا دادا ایک حرارت دار پرجوش قوی امید

ذی جرأت - عالی دماغ - روشندل - اقبالمند - اور خوش قسمت آدمی تھا - کسیطرحکی مایوسی طبیعت پر موثر نہ ہوتی تھی - اور ہمیشہ تدابیر اور اقسام کے توڑ جوڑ سے دماغ معمور رکھتا تھا" اس نے مال وزر حاصل کیا - اور ایک ہم مذہب حسینہ وجمیلہ لڑکی سے اپنی شادی کی جو خود بھی اوسکی طرح مذہبی تعصبات کے رنج والم سہے ہوئے تھی - یہہ بی بی سوشل عزت کی بڑی شایق تھی اور دل مین اپنے مذہب سے ناخوش رہتی "کہ لوگ مجھے اس مذہب کے خیال سے نفرت کی نگاہون سے دیکھا کرتے ہین" اوسکا اقبالمند شوہر صبر کرتا تھا - خاص مکان انگلنڈ مین تھا جہان وہ اپنے دوستون کی دعوت - لطائف وحکایات - مسرت انگیز مصاحبت اور دہشت کھیلنے مین محظوظ وخوشوقت رہتے - حالانکہ بی بی ان کے نام سے جو صاف مذہب یہود کا انگشت نما تھا ہرگز عفو اور درگذر نہ کرتی - وہ اپنے تدابیر اور اندیشون مین ایسا کامیاب ہوتا رہا - اور نیز اپنا کاروبار ومشغلہ اس سلیقے اور قرینے سے رکھنا چاہا کہ تمام یورپ مین ایک موتمن اور معزز برگوار سمجھا جانے لگا - یہہ جسقدر عروج واقبال پاتا اوسیقدر اسکی بی بی اپنے مذہب سے نفرت وناراضی جتلاتی تھی حتے کہ اوسنے اپنی سب کمائی کا ذخیرہ کرکے کاروبار سے کنارہ کیا - شاید یہہ خیال اوسکا اپنی شادی کے ایکلوتے بیٹے کے چلن سے اور بھی جامہ ظہور پذیر ہوا ہو -

اوسکا خیال تھا کہ اپنا معاملہ اپنے بیٹے آئی زک ڈزرائیلی کے تحویل کردون لیکن اوسکے بیٹے نے ابتداہی سے اس معاملہ رانی سے سرتاپا تنفر وتکدر ظاہر کر رکھا تھا -

فطرت نے اوسے پیدائش ہی کے زمانے سے اوسکو ایسے تجارتی معاملات اور سودرسان جہد و لگاپو کے لئے نازیبا قرار دیا تھا۔ وہ آپ کو نئے طریقے اور انوکھی راہ و روش اور بالکل نادر الاخلاق ثابت کرتا۔ وہ اپنے ایسے باپ کے گھر پرورش پایا جو محض مختلف الطبع۔ دنیاوی تجسسات و معاملہ رانی۔ اور سترانگیزی مین گذران کرتا تھا۔ بلکہ یون کہنا چاہئے کہ ایک ہے گھر مین ان دونون کی طرز معاشرت اور باہمی بسر بود گویا اجتماع ضدین تھی۔ اِس کی طبیعت اور مزاج کی نوعیت نہ تو اسکا باپ جان سکتا تھا۔ اور نہ اوسکی ماں سمجھ سکتی تھی۔ یہہ اپنے ماں باپ کو ایک معما اور طلسمی تپلا دکھائی دیتا تو غیرون کو یہہ ایک شرم آموز اور غیرت انگیز دکھائی دیتا تھا۔ اسکے خیالات بہرے گردشی آنکھین اوسکو ناشائستہ اور نازیبت یافتہ بتلاتی تھین۔ ماں اکثر اسپر غضبناک ہوتی عتاب کرتی۔ جب اوسکی ماں کسی کام کے کرنے مین سخت و شدید تاکید کرتی تو یہہ اوس سے تغافل کر جاتا۔ حتے کہ وہ اب ایسے پر تاسف سن کو پہونچا کہ جو شعور مین شمار کیا جا سکے اسکے بظاہر خبط بہرے کام لوگون کی نظرون کو اوسکی طرف راجع اور شدید کرتے۔ لیکن دلون مین ہمدردی و تاسف نہین پیدا کرتے تھے۔ ماں اس حالت مین بھی بجائے جگر گیرے و محبت و الفت کے اسپر ہمیشہ خفا رہتی۔ اسکا آئی زک اسکے غم و محنت کا جام بھرنے اور لبریز کرنے والا اخیر قطرہ ہوگیا۔ اوسنے اپنی اون باتون کی تعداد جن پر وہ ہمیشہ سزگون رہتا بہت زیادہ بڑہا دی جو خارج از حساب تھین۔ لارڈ بیکنس فیلڈ کا قول ہے کہ

"وہ (ماں باپ) غم کھاتے کھاتے اوس سے ایسے بے دل و برخاستہ خاطر ہو گئے کہ گو وہ اسّی برس تک بقید حیات رہے لیکن اس تمام مدت مین بھولکر بھی اپنے بیٹے پر ایک بار بھی محبت کے نظر نہ کی" اس حالت مین ظاہر ہے کہ اوسکا پوتا (لارڈ سکینس فیلڈ) کیا کچھہ چشم محبت اپنے دادی پر رکھتا ہوگا۔ باپ اپنے کوشش کے امکان تک دونون مان بیٹون کو نصیحت اور صلح سے بحال خود رکھتا۔ شدہ شدہ نوبت یہہ آئی کہ آخر آئی زک اس جور و جفا کا نا متحمل ہوکر گھر سے بھاگ گیا اور پیاکنی قبرستان مین ایک قبر پر سوتا پکڑا گیا۔ جب گھر واپس لایا گیا۔ باپنے اوسے اپنے گلے لگایا۔ اور بہت کچھہ تسلی دی۔ آخر ایک مدرسے مین اوسے اوسنے بغرض تعلیم بھیجا۔ جہان اوسکو ایک قدرے آرام ملا کیا۔ جب وہ مدرسے سے شام کو مکان پر واپس آتا پھر اوسیطرح طعن و تشنیع کیجاتی۔ اوسکی ایک نظم گوئی ان سب مصیبتون پر طرّہ ہوگئی۔ پہلے پہل باپ خوف زدہ اور متاسف ہوا۔ تب وہ سمجھا کیا کہ لڑکے آخر لڑکے ہی ہوتے ہین۔ ان کے حرکات پر واقعی خرگیری نہ کرنا چاہیئے۔ مگر نظم گوئی اوسکے تباہی کی ایک خوفناک علامت ہے۔ اب اوسکے باپ کا تاسف اور ملال اس درجہ ترقی کر گیا کہ اگر اوسکے برادر تجارتی جہاز غرق آب ہوجاتے تو وہ بھی اتنا مغموم نہ ہوتا۔ آخر یہہ عالی دماغ لڑکا ایک ساہوکار کی شاپ کو ہالنڈ بھیجا گیا۔ باپ بھی کبھی کبھی اوسے جاکر دیکھا کرتا چند سال تک زیر نگرانی وہین رکھا گیا تاکہ شاعرے کا خیال تجارتی حساب کتاب کے

شغل مین اوس کے دِل سے محو ہو جائے آئی زک ڈزرایلی اگر اسی پر گذر اوقات اور حصول معیشت کے ضرورت سمجھتا تو نہایت کامیاب مشاق اور تجربہ کار نکلتا۔ یہہ تہا خوش اخلاق۔ نرم گو۔ چرب زبان۔ شیرین گفتار۔ دل فریب۔ اور معقول پسند تہا اس مین شک نہین کہ وہ اس معاملے مین مصروف اور متوجہہ ہونے کے لئے آسانی سے مجبور کیا جاسکتا تہا لیکن وہ اپنے کو ایک نہایت ذی عزت اور دولتمند باپ کا اکلوتا بیٹا سمجھے ہوے تہا۔ وہ کیون اپنی طبیعت پر جبر کرتا اور کیون ایسے شغل مین اپنے دن کاٹتا جسکو وہ محض بے ضرورت سمجھتا ہو۔ تجارتی حساب و کتاب کو اوسنے بالا ے طاق رکہا بلکہ بجاے اسکے وہ بیبل اور والٹر کی تصنیفات کے مطالعہ مین اپنے اوقات صرف کرنے لگا۔ یہان تک کہ اوسنے آپکو روسو کے تصورات و تصدیقات سے متفق کر لیا اور بیبلی ثانی قرار دیا۔

جب اسکو یہان رہتے تھے زیادہ دن گذرے والدین کی محبت نے جوش کیا۔ اغرا سے وہان سے واپس بلایا گیا۔ یہہ زمانہ اسکا آغاز شباب کا تہا جب یہہ مکان مین آیا۔ تو اسکی اجنبی وضع سے رمیدگی۔ حقیر شکل سے رکاوٹ پر جوش اور سرگرم حالت سے حقارت۔ اسکے لانبے لانبے بالون سے سودا اور ناہموار فیشن والے لباس سے تنفر کا سامنا ہوا۔ جنسے ماں کے دل پر نظر حقارت سے دیکہنے کا اثر ڈالا۔ اوسنے اسکے نئے فیشن اور نئے انداز پر نہایت لعنت و ملامت

کی - اور اسکو پہر پچھلے جور وجفا اور ذلت وخواری کا سامنا ہوا جنسے اسے کچھ دنون تک نجات ملی تھی ؎

مردہ ام آماز آسایش ہمان بے بہرہ ام
باکف خاکم ہنوز آن طفل دارد کار ہا

باپ نے اسکو اپنی جانب سے اطمینان دلایا کہ تمہارے والدین کا دلی مقصود یہہ ہے کہ تم ہر طرحسے خوش وخرم رہو - اور نیز یہہ بھی ہدایت کی کہ وہ تجارتی بورڈون مین جاکر تجارتی معاملات کے سیکھنے مین کوشش کرے - جسکے جواب مین اوسنے کہا کہ سرورت مین نے ایک اور نظم تجارت وبیوپار کے ذمایم اور توہین مین لکھی ہے جو انسان کے جذبات ولولون - فکر وتعمق - رنگین خیالی - اور روشندلی کو تباہ کرنے والی شے ہے اور جسکے طبع کرانے کی نہایت آرزو رکھتا ہون -

ایسے لڑکے سے اس قسم کے تلون اور اختلاف پر کیا سلوک کیا جاسکتا ہے لارڈ بیکنس فیلڈ نے بیان کیا ہے کہ وہ گھر مین انتہا سے زیادہ آسایش اور راحت - باپ نہایت ہی سلیم الطبع - خوش اخلاق - رقیق القلب - پند آموز - عالی مزاج علے ہذا مان بھی ایسی کہ جسکا خیال اور برتاؤ کم وبیش عام اوقات مین اسکی ذات پر مفید اور ثمرہ بخش اثر ڈالتا ہو - اسپر بھی یہہ بیٹا گھر سے ناخوش اور بیزار رہتا تھا - پہر تو اسکا گھر مین رہنا بے سود تھا - باہر گیا بھی تو اپنی خودرائی اور

دنخواہ منصوبوں پر۔ پیرس مین اہل علوم۔ اور ارباب فضیلت کی سوسایٹی اور کتب خانون کے مطالعہ مین انقلاب فرانس کے آغاز تک رہا جس مین دماغی مدرکات طبیعی تحرکون۔ سوشیل اور مدنی قوتون نے اسکی طبیعت مین اور ہی رنگ پیدا کر دیا تہا۔ اب اسکے روز افزون معلومات روسو کی تحقیقات کے متضاد قایم ہوتے چلے۔ پیرس زمانۂ انقلاب مین چندان امن بخش و محفوظ مقام نہ تہا۔ وہ گھر واپس آیا۔ تجارت سے وحشت اور کراہت دلانے والے خیالات جو پہلے اوسکے دل مین جاگزین تہے کچہ کچہ مبدل ہو گئے۔ لیکن دنیاوی تجربات و محسوسات اور مشاہدے بمقابلہ انکے جو کتابون سے حاصل تہے وہ کہین کم تہے۔ اسکا تفرتجارت بحال خود قایم رہا۔ اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آے ہین کہ اسکے باپ بنجمن ٹوزرائلی نے دوکان تجارت بند کر دی اور موجودہ ذخیرہ پر قانع ہو بیٹہا آئی زک اپنے ارادے پر مستقل اور مصمم۔ باپ کے تائید اور دستگیری کا لاپروا اور بے احتیاج ہو اپنا خاص مسلک اور طریق اختیار کیا۔ اسی اثنا مین اسنے ایک اور نظم ہجو مین لکہی جسکے دلگیر اثر سے اسکے باپ نے اس سے کنارہ کیا اور بلا خلش اپنی زندگی بسر کرنے لگا آئی زک لندن کی علم و فضل کی دنیا مین داخل ہوا۔ اور ابھی پورا اوننیس ۱۹ برس کا سن نہ ہوا تہا کہ اسنے نثر مین ایک تصنیف کیوریاسیٹی آف لٹریچر طبع کرائی جس سے اسنے بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی۔ ایسے ایسے مضامین

نظم کئے جو حسن معنے - ندرت الفاظ - خوبی بندش - اور طرز ادا مین اپنے آپ نظیر تھے
کہ جنکو خود سر والٹر جیسا مقبول و معروف اور مسلم شاعر ورد زبان رکھتا تھا بر نہم
اسنے نظم گوئی کی شان - تمہید - محل - پایہ - گریز - حسن بلاغت - اور دیگر طریق مثل
خاتمہ وغیرہ کے جیساکہ اسکو مرغوب و مطلوب تھا - کافی طور پر حاوی اور ممتاز
ہونا دشوار جانکر نثر کی جانب توجہ کی جس مین اسکو عام مقبولیت اور دلفریبی حاصل
کرنے کا پورا اطمینان تھا - یہہ خیال نہ ہو کہ نظم سے اسکو محض بے توجہی تھی نہین بلکہ
اسطرف سے اوسکی طبیعت کا میلان اور لگاؤ تھا - وہ اعلے درجے کا نثر نویس ہی
نہین بلکہ نظم نویس بھی تھا - اسنے اپنی مضمون آفرینی - رنگینی طبع اور شیرین کلامی
سے لٹریچر (علم بیان) کو لوگون کا مرغوب عزیز اور دلخواہ بنا دیا - اونکو اسکے
دماغ نے ایسے تصنیفات عطا کئے جو تاریخی دلچسپ واقعات تازہ خیالات
اچھوتے مضامین جودت بخش مدرکات پر ذوق نقرون اعجوبہ خیز تحریکون
سے مملو تھے - جنکو علماے عصر - فضلاے وقت اور عوام الناس نے جان و دل
سے قبول کیا - معائنہ مین ہر سواد تحریر آنکھون کی ضیا - اور مکالمہ مین ہر لفظ و فقرہ زبان
کی زیبایش تھا -

فصل دوم

خاندان آئی زک ڈزرائلی - لنڈن کی اقامت - ولادت اطفال - ترک مذہب - اتباع چرچ آف انگلنڈ - بنجمن ڈزرائلی کی تعلیم - زوال تعلیم مکتب - اسکا تذکرہ و تعریف - دیوین کری اور کنٹرانی فلیمنگ مین - ذاتی خانگی تعلیم - ابتدائی ہونہار اولوالعزمیان

آئی زک ڈزرائلی اپنی بلند بختی اور دولت مندی کی وجہ سے اپنی شاعرانہ زندگی ولٹریری لیف کے مصائب اور اذیتون سے محفوظ اور نہایت آسودہ حال رہا اس نے نامور و معزز لوگون سے ہمیشہ ربط ضبط بڑہایا - تجربہ و مشاہدے نے اس کے خیالات کو ہیرس مین نہایت وسیع اور آزاد بنا دیا - گھرانے کا مذہب و عقیدہ اس پر متاثر نہ تھا - لیکن اپنے باپ کے حیات تک ظاہرا اسی مذہب کا نام لیوا رہا جس مین وہ پیدا ہوا تھا - حسن اتفاق سے اس نے ایک یہودی لڑکی میریا دختر جارج جرٹن فرزند جارج ایسوی باشندہ برمٹین کے جو نہایت خوش سلیقہ نیک سیرت - مہرانگیز - اور باوفا تھی اپنا سب خانگی کاروبار سپرد کیا - اور خود لائبریری اور کتب خانجات اور دیگر کتب فروشون کے کمرون کی کتابون کے مطالعہ مین مصروف رہتا - عجائب خانون کے معائنہ - اور لایق پولیٹیشن و فضلای عصر

کی محفل مین اپنی اوقات مبذول رکھتا۔ اسکی زندگانی بعد شادی کے گھر کے باہمی نفاق و تنفر سے محفوظ رہی جو کم سنی مین ہوتا رہا۔ اُن دونون کی باہمی معاشرت و بسر بردا ایسے خوش اسلوب اور پر محبت تھی کہ انگلنڈ کے گھرانون اور خاندانون مین شاید ہی اس حد تک ہوسکتی تھی۔

ان کے چار بچے پیدا ہوئے سب سے بڑی لڑکی تھی جس کا نام سارا تھا۔ اور جسکا علم و فضل ایک رتبہ عالی کو پہونچا تا اگر یہہ لڑکا ہوتی۔ بنجمن جو وزیر ہونے والا تھا دوسرا فرزند تھا۔ رالف اور جیمس دوسرے دو لڑکے تھے۔ یہہ ڈزریلیان لندن مین رہا کرتے تھے جہان انہون نے اپنے مسکن کو کئی مقامات پر نقل کیا۔ آغاز شادی مین ایڈلفی مسکن تھا۔ اسکے بعد انہون نے اس مقام کو بدلدیا کنگس رگریسن مین جا بسے جہان ۱۱ دسمبر ۱۸۰۴ء کو بنجمن پیدا ہوا۔ جو ایش گرجا مین معمولے رسم سے یہودی بنایا گیا۔ جس تلقین کی کیفیت اسپنیش اور پورچ گیس کے دفتر بوس مارکس مین درج ہے۔ اسکے عروج و اقبال کی نسبت کیسنے پیشین گوئی تو نہ کی تھی کہ جس توقع اور تفخر پر ناز و نعمت سے پرورش پاتا۔ دوسرے بچون کے ساتھہ بلا امتیاز وہ بھی نشو و نما پانے لگا۔ یہہ اپنی مان کا بہت پیارا تھا اسلئے یہہ آوارہ۔ بے پروا اور غیر محکوم بھی تھا۔ گھر مین بہت شور و غل مچاتا۔ غالباً باپ کے دماغی سکون کو متحرک اور ولی جمعیت منتشر کیا ہو۔ کمیٹی مین یہہ امر مسلم ہوا کہ یہہ مدرسے کو بھیجا جائے۔ لیکن

خصوصیت نہین تبلائی گئی - انگریزونکے لڑکے بالکل سخت - آتش مزاج - اور متعصب تھے نہایت تلخی اور غمگینی سے ان مین شریک رہنا اور بسر کرنا ممکن تہا - آئی زک ڈزرایلی کا ایک دوست جو اس وقت کی مدارس تعلیم مین بہرۂ وافر رکہتا تہا لڑکے کو دو مشہور مدرسون آئیٹن اور ونچسٹر مین داخل کرنے کی رائے نہ دے سکتا تہا - لہذا امتحاناً پہلے ایک خانگی مدرسہ قایم کیا گیا - جسکی ابتدائی تعلیم بلاک اسمتہ کی پاٹیگری سے آغاز پائی - اس مدرسے مین اس نے اُس عرصے تک تعلیم پائی کہ اس کا سن اب وہان رہنے کا مزاحم و متعرض ہوا - علاوہ برین ایک نیا انقلاب اور جانکاہ حادثہ بھی اس گہرانے مین پیش آیا وہ یہہ ہے -

۱۸۱۷ء مین اس کے دادا نے انتقال کیا - آئی زک ڈزرایلی اپنے باپ کے اثاثہ و املاک کا وارث ہوگیا - اور گرلیس روڈ والے مکان مین جس کا نمبر (۶) بلواسبری اسکوئر تھا جا رہا یہہ مقام اُن سب مقامات مین نہایت متبرک تہا - اسوجہہ سے کہ وہان بڑے لایق وکیل ارباب فضل - اہل دانش - اور کاردان لوگ رہا کرتے تھے - یہان اسنے اپنے پہلے ہی کے نامضبوط اور بودے مذہب کو کلیتہً ترک کردیا جس کے وجوہات بھی اس نے اپنی تصنیف "جینس آف جوڈیزم" مین لکہے ہین کہ "یہہ مذہب گروہ روے زمین پر بالکل قلیل التعداد ہے اس کے مسائل و مقاصد عقائد و ارکان ہر حال مین تقید اور پابندی پر مجبور کرتے رہتے ہین - مگر حالات کے لحاظ سے یہہ امر دشوار ہے اور بیان کرتا ہے کہ اس مذہب کے بزرگون

اور فیلسوفون کے عشاشات اور اختراعات نے جن مین انہون نے اپنے مذہبی رسومات وفرائض درج وشمول کئے ہین: ان کے اتباع و پیروی کرنے والون کے ہاتھ پیر باندھکر سب الزامات سے معطل تنہائی اور سستی کے ایک گہرے غار مین جھونک دیا جس سے وہ اپنے معاش ومعاد کے مسالک سے الگ ہوتا سف اور خجالت مین گر گئے"

لیکن اس کا عزم اس سے پہلے ہی مصمم تھا جس پر وہ راسخ دم اور ثابت قدم ہوچکا تھا باپ کا انتقال اور یہہ بیان اس کے ترک مذہب کو کافی تھا - اس مذہب کے ناقابل برداشت بیڑیون سے جن مین اس کی ماں پابند تھی اور جب کہ خود بھی متوحش تھا اس کے دل پر بیشک ایک گرانبار اثر پڑا ہو - نیز اس مذہب کو اس غرض سے ترک کیا ہو کہ اپنی اولاد کو مذہبی تعصب کے شکنجہ اور عذاب سے مامون اور محفوظ رکھا جائے - بالآخر وہ اپنے آپین کے آبائی خیالات کے بموجب ملکی اور ہموطن قرار پائے - کل خاندان چرچ آف انگلنڈ مین شریک کیا گیا - لڑکے نماز کی کتابین - مذہبی فرائض اور کیاٹیکیزم پڑہنے اور یاد کرنے لگے - ۱۳ جولائی سنہ مین ڈزریلی سینٹ انڈروین چرچ سیول بورن مین تلقین پایا - ایک مشہور شخص شیرن ٹرنر گاڈ فادر قرار پایا جو اسکے باپ کا بڑا دوست بھی تھا - اب تعلیم پانی کی مشکلین کچھ آسان تو ضرور ہوگئین لیکن بات یہہ رہ گئی کہ پاٹیگیری صاحب کی جو کچھ تعلیم تھے وہ لاپروائی پر مبنی تھی - جنمن نے کچھ نہ سیکھا لیٹین اور گریک زبانین تو اور آگے تھین البتہ زباندانی کے قانون سے اس نے کچھ حاصل کیا تھا

جو انگریزی مدرسون مین اکثر عمدہ طریقے پر سکھلایا پڑھایا جاتا تھا۔ وہ بذات خود ذہین۔ ہشیار مستعد۔ اور سرگرم لڑکا تھا۔ گھر مین ہمیشہ کتابون سے محصور رہتا۔ کمال رغبت اور استقلال سے خود بھی کوشش سے پڑھ لیا کرتا۔ اس کو معمولی لیاقت اور خیالات مین بہ مقابلہ اپنی عمر کے کہین بڑھکر تفوق اور عبور تھا۔ باپ کا مقصود تھا کہ حتے الامکان اس کو نہایت اعلیٰ درجے کی اور معتدبہ تعلیم دلانی چاہیئے۔ جس بنا پر وہ پہلے اس کو ایٹن اور بعدہ یونیورسٹی بھیجنا پسند کیا۔ مان یہہ خیال کرتی تھی کہ معمولے مدرسے ایسی جاہ ہین جہان لڑکون کو زندہ آگ پر جلاتے ہین۔ یہہ لڑکا ایسا مضبوط اور دلیر تھا کہ اس سے خود کو محفوظ رکھہ سکتا تھا۔ مذہبی تعصب گو اس سے دور ہوگیا تھا لیکن اعتراضات بہت ہوا کرتے تھے۔ لڑکے کے خصائل و حالات مدرسین بہ نسبت دوسرون کے زیادہ تر جانتے ہین۔ اونیسوین ۱۹ صدی مین انگلنڈ مین کوئی مدرسہ ایسا نہ تھا جہان مذہبی تعصب عام آزاد طور پر نہ ڈالتا تھا۔ ڈزرایلی کی قومیت نہ چھپ سکتی تھی نہ بھولی جا سکتی تھی حالانکہ وہ عیسائی کہلاتا تھا۔ اگر کوئی لڑکا کسر عزت یا تنقیص شان سے گفتگو کرتا تو وہ لڑنے پر بھی مستعد رہتا ممکن نہ تھا کہ کسی بڑے مدرسے مین وہ اعزاز مین اس سے پیش لیجاوے۔ برنیم وہ نہایت متاسف تھا کہ وہ ایٹن سے خوش وضع رفیع الشان فطرت خیز مدرسے مین شریک نہ کرایا گیا جسکو وہ اپنی کانگس بے ناول مین بیان کرتا ہے۔ فیصلہ اسکا برخلاف ہوا کہ والتمس ٹو کا مدرسہ اسکے لئے منتخب کیا گیا جس کے معلم ڈاکٹر کوگن

صاحب ایک موحد شخص تھے - یہان لڑکون کا بہت ہی بڑا گروہ شریک تھا جس مین کم و بیش اکثر لڑکے تونگر اور ذی ثروت تھے - اس موحد مدرسے کے لڑکے تقریباً (۷۰) برس پہلے نہ شریف اور نہ تہذیب یافتہ تھے - اس کی ذاتی بیوگرفی (تذکرہ و سوانحات) کو جو اسنے اپنے دونون ناولون دیوبن گری - اور کنٹرانی فلیمنگ مین درج کی ہے فقط بہ لفظ معتبر و مسلّم نہین رکھا جا سکتا - لیکن ڈزریلی نے خود کو موحد بنا کر بہت سے ذاتی تجربے و خیالات کنٹرانی مین درج کئے ہین - بیان کے اسلوب اور پیرایہ سے اُس نے دیوبن گری مین اپنے تصوّر اور تحریک کے ایک نہایت دلچسپ تشبیہ اور پُر اثر فوٹو کھینچا ہے - انصافانہ غور کیا جائے تو واضح ہے کہ ان دونون ناولون مین اسنے اپنے ہی ذاتی واقعات و مشاہدات لکھے ہین - یہہ غالباً پندرہوین سال اس مدرسے مین داخل کیا گیا - اکثر کم لڑکے اس سن مین مدرسے بھیجے جاتے ہین - کنٹرانی کہتا ہے کہ "مین اپنے شعور کے آغاز ہی مین شوخ و شریر اور چالاک لڑکون مین گھر گیا - میرے آس پاس خوشی - امید - افسوس - فوقیت - مکر و حیلہ - جرأت - بزدلی - طرز سلوک - پسپائی - صبر - حرص - فیض بخشی - دولتمندی - غربت - اور بیکسی - خوبصورتی - بدصورتی - ظلم و جبر - مصیبت - کینہ خواہی - دھوکہ - عشق - عداوت - نفرت - قدرت و توانائی - اور کہانت وغیرہا سب جوشیلی جمع تھین - متحرک و متقابل ہوتین - اور مجھپر سحر یا ظلم کی طرح اثر کرتی تھین - اقتضاے کم سنی سے رونا - بُرا کہنا - یارانہ کاروبار - انوکھے اذیت بھرے کام

دلیرانہ خیال۔ حیرانگیز اور مسرت خیز باتین چوطرف سنائی دیتی ہوئین۔ نہایت عمدہ پر ذوق دلچسپ۔ خط کئے ہوئے فقرے کیا ہی موثر۔ اور کارگر نادر ہین" کنٹرانی سے فی الحقیقت یونی ٹیرین اسکول والا ڈزریلی مراد ہے۔ یہہ مدرسہ بہ مقابلہ ایٹن کے اس کے حق مین ناچیز تھا۔ اس چھوٹے ڈزریلی نے اپنی ذہانت۔ عالی دماغی۔ اور بلند پروری کی شہرت دیدی۔ دشمن بھی اپنے بہت سے پیدا کر لئے تو کئی دوست اور ہوا خواہ بھی اس کے ہو گئے مدرسے مین ہر طرف اسپر نظر پڑنے لگی۔ اور چوطرف سے اونگلیان اوٹھنے لگین۔ وہ یہان کی تعلیم سے خوشنود نہ تھا جس کی وجہ سے اوسنے کم توجہی کی۔ اسکو معلومات اور خیالات کے ضرورت تھی۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ اوسے یہان صرف لفظ ہی لفظ حاصل ہوتے ہین اور اسی جستجو مین ایک محقق تعلیم یافتہ ہونے کا موقع کھو دیا۔ لیکن خیالات کی علویت۔ فکر کی رسائی۔ طبیعت کے رنگینی۔ بیدار مغزی مین بالاجمال سب لڑکون مین بلکہ مُدّرسون پر بھی تفوق رکھتا تھا۔ شہرت اور ناموری حسد پیدا کراتی ہے اور لڑکے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے ایسے متعلم اور ہمفریق سے جو اپنا ہمدم و ہمقدم ہمراز ہمساز نہ ہو ہرگز درگذر نہ کرینگے۔ ولادت پر طعن اور اعتراض ہونے لگے۔ یہہ بھی اپنی کمسنی سے ان پر جھنجلایا کرتا تھا۔

کنٹرانی فلیمنگ۔ اور ویوین گرے دونون لڑکے اپنے اپنے مکتب مین بہ نسبت دوسرون کے زیادہ سن والے تھے۔ ضرورت پر لڑتے اور غالب ہوتے

ان ناولون کی کیفیت دراصل مصنف کے ذاتی سرگذشت اور گرم و سرد کی نفس الامر سے آزمایش ہے۔ ڈزریلی بچپن مین دست و بازو سے خوب لوٹتا اور آسانی سے خود کو محفوظ رکھتا تھا جیساکہ وہ عالم بیرے مین زبان اور قلم سے لڑا۔ ان دونون ناولون کے ممدوحون سے مدرسے کے لڑکے متنفق اور دوست تھے بلکہ ہمیشہ کینہ خواہ۔ مخالف اور اوجھے رہتے تھے۔ ڈزریلی صاحب کا زمانہ اسی طرح اس مدرسے مین گذرا۔ مدرسے کا تجربہ حصول تجسس اور کامیابی کا تھا اور نہ انجام نیک اور نافع تھا۔ دیوین گری مدرسے سے خارج کیا گیا۔ اور کنٹرانی فلینگ خود ہی مدرسے جانا ترک کردیا۔ چونکہ اوسنے وہان کچھہ حاصل نہ کیا تھا اس طرح کنارہ کیا جیسے انسان مایوسی کے عالم مین دنیا سے کنارہ کرتا ہے۔ مگر اصلی وجہ اور صحیح واقعہ جس سے ڈزریلی نے مدرسے سے قطع تعلق کیا نامعلوم ہے۔ یہان کی تعلیم تھوڑے ہی دن کی تھی اس نے مدرسہ ترک کیا ہی تو اس غرض سے تھا کہ گھر مین حسب منشا اپنی بقیہ تعلیم پوری کرے۔ باپ نے جوانی کی کلفتون اور زحمتون کے لحاظ سے جو اوسکے آوان تعلیم مین گلوگیر ہوئی تھین بیٹے کو اپنے حسب دلخواہ علم و فضل کے اکتساب پر چھوڑ دیا۔ اور عندالاحتیاج مدد بھی کیا کرتا وقتاً فوقتاً جدید قابل قدر دانش آموز اور کارآمد نصیحتین گوش گذار کرتا جیسے ناول مین دیوین کی نسبت بیان کیا گیا ہے۔ ڈزریلی کو کوئی خارجی اور غیر ذی روح تاکید کی ضرورت اصلا نہ رکھتا تھا۔ روزانہ بارہ گھنٹے محنت کی اور دماغی جوش اور ولولون کو تمام وکمال

ظاہر کرنے کا جذبہ اور ذوق رکھتا تھا آغاز طفلی سے عالم شباب تک ناسزا عادات اور
نکوہیدہ خصائل سے معرا و مبرا تھا۔ باپ نے اوضاع و اطوار سیرت و خصلت مین کوئی عیب
نہین دیکھا اور بیان کیا ہے کہ اس کا چلن نہایت ہے دلپسند اور مقبول ہے تاہم ایک ہی
فکر جو اوسے اپنے بیٹے کی نسبت یہہ لاحق تھی کہ اوس کی خود کوشی اور ذاتی تعلیم و ہنر آموزی
مین نہین دخل دینا چاہیے لیکن یہہ نصیحت کی تھی کہ " اپنے آپ کو نادر طرز اور انوکھے
خیال کا لڑکا نہ سمجھو" کنٹرانی دیوین سے کہتا ہے کہ " تم عبرت اور سبق لو اوس شخص سے
جسنے تم سے کہین زاید بدعملی اور بے راہی کی ہے۔ ہر قسم کی مصیبتین جھیلے ہین سلیقہ
اور تجربہ حاصل کیا ہے۔ اس امر کے سمجھنے کی کوشش کرو کہ دنیا مین اپنے زندگی کی علت غائی
اور اصل مراد کیا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ تم مذہب کے لغو اور پوچ رسمی بندشون مین گرفتار
نہ ہو جو شک و شبہات دل مین دکھائی دین ادراک اور تحقیق سے خارج نہ رکھین۔ اور
ساتھہ ہی یہہ بھی سوچین کہ ہم اس دنیا مین رہکر کسی دوسرے دنیا کے متوقع ہین۔ یا فنا
ہونے کے بعد ہم باقی رہین گے کہ نہین۔ میرے خیالات تجھسے کہتے ہین کہ ہم کو چاہیے
کہ اپنے ابنائے جنس دوستون اور ذات خاص کے لئے سلوک خیر اور اعمال نیک کرین
ڈزرایلی کی بلند خیالی یہہ تھی کہ وہ ایک نہایت ہی معزز اور ذی افتخار ہونے کا جو ہر اپنی
ذات مین رکھتا ہے۔ زندگی کا مقصد یہہ سمجھتا تھا کہ اپنے آپ کو علم و فضل کے دنیا
مین مسلم و ممتاز بنا لیا جاوے۔ باپ کے پند و تمثیل کو پیش نظر رکھہ کے اپنے دلمین

قرار دے لیا کہ اس عروج و اقبال پر پہنچانے والا میرو مرغوب زینہ لٹریچر ہے کنٹرانی کم سنی مین ناولین لکھتا اور دریا مین بہا دیتا۔ رنگینی طبیعت اور ذہن کی رسائی کی بدولت ہزارون صفحے نظم و نثر و تقریظات کے لکھڈالتا۔ اور مضامین درد کے لکھنے کی حالت مین۔ اوس کی بندش و فصاحت اور فقرات کے دلچسپی اور مضامین کی رنگینی سے مسرور اور وجد کی حالت مین رہتا۔ کلام کی بلاغت۔ برجستگی۔ دلپذیر اسلوب اور خوش ادائی پر ہمیشہ غور کے نظر رکھتا تھا۔ ظرافت انگیز اور پر مذاق اور پر مغز فقرے اور الفاظ اسکو بہت یاد تھے تنہا چہل قدمی کی حالت مین ہمیشہ اس قسم کے فقرے بنا لیتا اور ذہن نشین رکھتا۔ اسی طرح اپنے دن کاٹتا اور آیندہ زندگی مین تفویض ہونے والی خدمتون کے لئے اپنے آپ کو قابل۔ موزون اور مستند بناتا تھا۔ لڑکون کی خوشیان اور کھیل کود پسند۔ کہتا تھا۔ کشتی اور ورزش کا کھیل وہ خاطر خواہ یکھ لیتا بشرطیکہ وہ اوسے مرغوب رکھتا ہوتا۔ تاہم اوسے اپنے آپ کو حریف کے داؤن سے بچنے کے لئے پورا ڈھنگ یاد تھا۔ گھوڑے کی سواری مین اسکو کافی مشق قابل تعریف حاصل تھی۔ اس سے اس کی دماغی قوتین بھی تیز اور روشن ہوتی گئین جب یہ میدان مین اپنے گھوڑے کو ڈالتا۔ اور کھائی خندقین کودا تا تو یہہ خیال کرتا کہ آیندہ زندگی مین کیسی ہی مشکلین۔ لاحل عقدے اور معرکے مقابل ہونگے اسیطرح اون پر بھی فتح اور غلبہ حاصل کر دن گا۔ ان سب کے علاوہ دوسری دلچسپی یہہ بات بھی تھی کہ اس کا دل ہمیشہ اسطرف زیادہ مائل رہتا تھا کہ وہ سب قومی بھائیون مین زیادہ تو قیر اور اعلے مرتبہ حاصل کرے

اس کا اکثر خیال رکھتا تھا کہ ہر قسم کے مردون اور عورتون کی حقیقت اور ماہیت اور اون کا باقی الضمیر اور قیافہ کتابون مین کسی طرح مل سکے۔

دیوین گری کو باپ کے شہرت اور ناموری نے اتنا لایق اور ذی وقار کر دیا تھا کہ وہ جہان جاتا لوگ عزت تعظیم اور محبت سے پیش آتے۔ باپ اس فکر مین تھا کہ یہہ اپنی تعلیم اور اٹھٹی گھر مین ہی رکھے اسوجہہ سے کہ مبادا الندن کی سوسایٹی کا اسپر کوئی معیوب اثر نہ پڑ جائے۔ مگر ڈزریلی کی یہہ خواہش تھی کہ وہ ہمیشہ اس سوسایٹی مین شریک رہے۔ اور اسکے حسن و قبح کا امتیاز رکھے اور ہر دقیقے اور ہر پہلو کو سمجھے اور اُس سے افادہ حاصل کرے۔ اوسے یہہ ہرگز اندیشہ نہ تھا کہ وہ یہان بری عادتین سیکھہ لیگا جس کا اوسکے باپ کو خوف و ہراس تھا۔ یہہ لڑکا نہایت حسین وجیہہ و شکیل تھا۔ سیرت بھی معقول اور صورت بھی مقبول تھی۔ ذی مراتبہ بھی تھا۔ علاوہ اسکے ہر دلعزیز اور سب سے ربط ضبط بڑہانے کا اسکو قدرتی سلیقہ حاصل تھا۔ کنٹرانی بھی بڑا ظریف مزاج اور پر مذاق لڑکا تھا۔ گو کہ وہ بہت بے ضرر اور بے فائدہ باتین کرتا اور بناٹھنا رہتا۔ لیکن اور بری عادتون سے بہت دور تھا۔ ہر وقت لطیفہ گوئی بذلہ سنجی اور ستایش مین کمی نہ کرتا۔ اور ہرگز کسی سے نہین جھینپتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ "میری ابتدائی ہر لیات اور ظریفانہ کلام مین مشق و روسے اعلے درجے کی فصاحت پیدا ہو گئی۔ مین اپنی دانست مین تو ناکارہ اور یاوہ گو تھا لیکن ہر شخص جو میرے سامنے آتا وہ میری اعلی دماغی اور لطیفہ گوئی کی ضرور تعریف کرتا۔ ہر گھر ہر محفل مین نادر وضع اور طرح طرح کے اوصاف

متصف تھا۔ سوسائٹی مین ایسا خوبصورت۔ خوداندیش۔ نامخن شنو اور مسلم گو تھا کہ مثل اپنے اوس نہ ملنے کی دیگر سوسائٹیون مین دوسرا ڈھونڈھے نہ پاتا تھا" دراصل اُسی بذلہ سنجی اور لطیفہ گوئی کی آڑ مین اوسکا تعلیمی تسنفل اور اکتساب علم کیلئے وہم وگمان مین نہ تھا۔ سترہ برس کا نوجوان لڑکا گویا ستر برس کا پولیٹشن تھا۔ اسکی ظرافت عمداً اور مصلحتاً باقی تھی جو پولیٹشن کے زمانے مین اسکو جوشن اور زرہ کا کام دے رہی تھی۔ باقی آیندہ

راقم
ال۔ پی کنہیا
ہیڈ ماسٹر ورنگل

مصر

خدیو

عباس پاشا خدیو مصر ۱۴ر جولائی ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوئے ہین - اور اپنے باپ محمد توفیق پاشا کے مرنے پر ۷ر جنوری ۱۸۹۲ء کو تخت نشین ہوئے - ان کے ایک بھائی محمد علی ہین جو ۲۰ر اکتوبر ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوئے - اور دو بہنین ہین - خدیجہ خانم ۴ری ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئین نعمت خانم ۶ر نومبر ۱۸۸۱ء کو پیدا ہوئین - یہہ خدیو محمد علی کے خاندان مین ساتوین پشت مین ہین - جو ۱۸۰۵ء مین مصر کے حاکم مقرر ہوئے - ان کے دادا اسمٰعیل اول انگریز اور ذالنسیون کے دباؤ سے ۱۸۷۹ء مین معزول کئے گئے تھے اور توفیق پاشا اوس فرمان سلطانی کے ذریعے سے خدیو مصر مقرر ہوئے جو ۱۳ر فروری ۱۸۴۱ء کو یورپ کے بڑی بڑی پانچون حکومتون کی ضمانت جاری ہوا تھا اور جسکے ذریعے سے ترقی قوانین تخت نشینی کے طرز پر مصر کی حکومت اسی خاندان مین موروثی قرار دی گئی تھی سابقاً محمد علی اور اوس کے مابعد کے جانشینون کو سلطان روم کے یہان سے جو منصب عطا ہوا تھا اوس کا نام صنجق والی تھا جسکے معنے صرف گورنر کے ہین - من بعد فرمان سلطانی مورخہ ۱۴ر می ۱۸۶۶ء کی رو سے اس مین تبدیل ہوگیا اور ایک فارسی عربی کا مرکب لفظ "خدیو مصر" کا لقب قرار دیا گیا - مگر ۲۷ر می ۱۸۶۶ء

کے فرمان سے بدین شرط کہ خدیو مصر سالانہ خراج (۳۷۶۰۰۰ پونڈ) سے (۷۲۰۰۰ پونڈ) تک سلطان روم کو بھیجتے رہین - یہہ حکم ہوگیا تہا کہ باپ کے بعد بڑا بیٹا تخت نشین ہوا کرے اور اوس قانون کے بموجب جو روم مین جاری ہے وارث اکبر یعنے برادر اکبر کو تخت ملے یہان جاری نہ رہا - ۸ جون ۱۸۴۱ء کے فرمان سے خدیو مصر کو یہہ بہی حق عطا ہوگیا کہ غیر سلطنون سے تجارتی عہدنامہ کرے اور فوج بہی رکھے -

عباس پاشا موجودہ خدیو مصر سے جو پہلے حاکم گذرے ہین وہ حسب تفصیل ذیل ہین -

نام	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدت حکومت
محمد علی بانی مبانی خاندان	۱۷۶۹ء	۱۸۴۹ء	۱۸۰۱ء سے ۱۸۴۸ء تک
ابراہیم پسر محمد علی	۱۷۸۹ء	۱۸۴۸ء	جون ۱۸۴۸ء سے نومبر ۱۸۴۸ء تک
عباس نبیرہ محمد علی	۱۸۱۳ء	۱۸۵۴ء	۱۸۴۸ء " ۱۸۵۴ء "
سعید پسر محمد علی	۱۸۲۲ء	۱۸۶۳ء	۱۸۵۴ء " ۱۸۶۳ء "
اسمٰعیل[1] پسر ابراہیم	۱۸۳۰ء	۰	۱۸۶۳ء " ۱۸۷۹ء "
محمد توفیق پسر اسمٰعیل	۱۸۵۲ء	۱۸۹۲ء	۱۸۷۹ء " ۱۸۹۲ء "

خدیو موجودہ کی آمدنی سالانہ (۱۰۰۰۰۰ پونڈ) ہے -

حکومت اور اسکا طرز

خدیو کے حکم کے موافق مصر کے وزیر وہان کا انتظام کرتے ہین - ۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۲ء تک

[1] ہنوز یہہ خدیو معزول قسطنطنیہ مین زندہ موجود ہین -

فرانس اور انگلنڈ نے وہان دو کنٹرولر جنرل (حاکم خزانہ) مقرر کئے تھے۔ اون کو معاملات مصر مین (حسب الحکم خدیو مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۹ء) بہت بڑا دخل تہا۔ ۱۸۸۲ء مین ایک فوجی بغاوت کے وجہ سے انگلنڈ کو دست اندازی کا بڑا موقع ملا۔ اس بغاوت کے فرو ہونے کے بعد انگریزون کو زیادہ مداخلت کرنے کا موقع ہاتہہ آیا۔ چونکہ اس دست اندازے مین فرانس انگلنڈ کے ساتہہ نہ تہا۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ خدیو نے ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کے حکم سے انگلنڈ اور فرانس کے اختیارات کو منسوخ کر دیا۔ اور بجائے اسکے انگلستان کی رائے کے بموجب ایک انگریز نے فنانشل منیجر مقرر کر لیا جسکے بلا مرضے فنانشل کا کوئی کام نہین ہو سکتا ہے۔ فنانشل منیجر کونسل کا ایک وزیر ہے لیکن کسی کام کا عامل نہین ہے۔

مصر مین حسب تفصیل ذیل چہہ وزیر ہین۔

اول وزیر اعظم یعنے میر مجلس معاملات اندرونی دوم معاملات فنانس سوم عدالت چہارم جنگ پنجم تعمیرات و تعلیم ششم معاملات بیرونی۔

یکم مئی ۱۸۸۳ء کو خدیو نے ایک جدید قانون نئے انتظام کے واسطے جاری کیا ہے اس حکم سے کئی مجلسین قایم کی گئین اور اون کے بنانے کے لئے عام رائے لیجاتی ہین۔ یہہ اسلئے کیا گیا ہے کہ ملک کے حکومت کچہہ زیادہ جمہوری طرز کی ہو جائے۔ انہین مجلسون مین سے مجلس واضعان قوانین مجلس عامہ (جنرل اسمبلی) اور مجلس صوبجات ہین۔ مجلس واضعان قوانین معاملات قانون مین ایک مشیر کے طور پر ہے۔ اوس کے روبرو

قواعد عامہ بحث کے واسطے بھیجے جاتے ہین مگر سرکار کو اون کی رائے پر کاربند ہونا ضرور نہین ہے۔

دوسری دونون مجلسون کے بھی کام ایک محدود طرز کے ہین۔ لیکن کوئی نیا محصول اور لگان اراضے اوس وقت تک نہین جاری کیا جا سکتا جب تک کہ مجلس عامہ سے اوسکی منظوری نہ ہو جائے جسکا اجلاس دو برس کے بعد ہوا کرتا ہے۔

مصر انتظام کے واسطے پانچ گورنریون اور ۱۴ مدیریون یا صوبون مین منقسم ہے جن کے ماتحت اور بھی چھوٹے چھوٹے حصے ہین اور اونکو قسم کہتے ہین۔

	گورنریان		مدیریان		
۱	نہر سویز معہ بندر سعید و سویز و اسمعیلیہ		مصر البحری (مصر پائین)		مصر السعید (مصر بالائی)
		۱	کالیوبیہ	۱	غزیہ
۲	قاہرہ	۲	منوفیہ	۲	بنیہ
۳	سکندریہ	۳	غربیہ	۳	بنی سوف
۴	روسط	۴	شرقیہ	۴	فیوم
۵	ڈامیٹا	۵	داخلیہ	۵	اسیوط
-	-	۶	بحیرہ	۶	جرجا
-	-	-	-	۷	کینا
-	-	-	-	۸	الحدود

اسکے سوا گورنری بحر قلزم متعلقہ سواکن اور گورنری قصیر واقع بحر قلزم و گورنری العریش واقع سرحد شام ہین - جزیرہ نماے سینا تحت گورنر جنرل نہر سویز ہے -

گورنرون اور مدیرون کو بہت بڑے بڑے اختیارات ہین -

رقبہ اور آبادی

سنہ ۱۸۸۴ء سے پیشتر مصر کے بادشاہ کی حکومت قریب قریب خط استوا تک پھیلی ہوئی تھی مگر سوڈانیون کی بغاوت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ صوبہ سوڈان اوس کی حکومت سے درحقیقت نکل گیا - (اگرچہ اب تک اوس کا نام مصر سوڈان ہی کہا جاتا ہے) اور وادی حلفہ نیل کے اوپر کی طرف ۸۰۰ میل پر قاہرہ سے جنوبی سرحد قرار پائی ہے -

مصر خاص کا علاقہ اس وقت وادی حلفہ سے ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض شمالی تک یعنے بحر روم تک چلا گیا ہے - اور اُس کا رقبہ چار لاکھہ مربع میل کا ہے - اس مین بیابان لیبیان کے سبزہ دار اور دریاے نیل اور بحر قلزم کے درمیان کا ملک اور العریش جو شام مین واقع ہے سب داخل ہے - مگر جو ملک کہ قابل زراعت اور آبادی یعنے دریاے نیل کا میدان اور ڈیلٹا وہ صرف ۱۲۹۷۶ مربع میل ہے - نہرون اور سڑکون اور خرماکے باغون وغیرہ مین ۱۹۰۰ مربع میل گھرے ہوے ہے - اور دریاے نیل اور اوسکے

اور جھیلوں وغیرہ کے نیچے ۲۸۵۰ مربع میل زمین ہے۔ مصر کے دو بڑے بڑے قطعے ہیں۔ مصر البحر یا پائین مصر۔ اور مصر السعید یا بالائی مصر۔

نقشۂ ذیل سے اوس خطہ کا رقبہ کہ جو آباد ہے۔ اور سنہ ۱۸۸۲ء کی مردم شماری کے بموجب آبادی معلوم ہوگی۔

	تقسیم صوبجات	مصری		غیر ملکی	میزان	آبادی فیمربع میل
		ساکنین	خانہ بدوش			
گورنریان						
قاہرہ	۶	۳۵۲۴۱۶	۷۷۲	۲۱۶۵۰	۳۷۴۸۳۸	۶۲۴۷۳
سکندریہ	۷۰	۱۸۱۲۰۰	۵۰۳	۴۹۶۹۳	۲۳۱۳۹۶	۳۳۰۵
ڈامیٹا	۴ ½	۴۳۵۰۱	۱	۱۱۴	۴۳۶۱۶	۹۶۹۲
روسیٹا	۲۴ ½	۱۹۲۶۷	۰	۱۱۱	۱۹۳۷۸	۷۹۰
مدیریان						
بحیرہ	۹۳۲	۳۶۴۰۵۰	۳۳۱۰۲	۱۷۰۴	۳۹۸۸۵۶	۴۲۶
شرقیہ	۹۰۵	۴۳۵۴۸۰	۲۷۴۷۱	۱۸۰۴	۴۶۴۷۵۵	۵۱۳
داخلیہ	۹۳۱	۵۷۸۱۴۴	۶۲۱۳	۱۶۷۶	۵۸۶۰۳۳	۶۲۹
غربیہ	۲۳۴۰	۹۰۸۴۳۱	۱۸۹۰۰	۲۵۴۷	۹۲۹۴۸۸	۳۹۷
کیلوبیہ	۳۵۲	۲۵۴۱۹۸	۱۶۵۹۶	۵۹۷	۲۷۱۳۹۱	۷۷۱

مصر البحری

تکملہ تختہ

		مصر		خیر ملکی	میزان	آبادی فیمر بیع میل
	تعداد بیع میل مربع نفوس	ساکنین	خانہ بدوش			
بقیہ مدیریات بحری	مینوفیہ	۶۳۹	۶۴۲۶۰۹	۲۵۱۲	۸۹۲	۶۴۶۰۱۳	۱۰۱۰
	میزان	۶۲۰۴	۳۶۷۸۸۰۶	۱۰۶۰۷۰	۸۰۷۸۸	۳۹۱۵۶۶۴	۶۳۹
سیاحے ایشیا	گورنریان						
	بندر سعید		۱۴۰۶۰۹	۲۲۶	۷۰۱۰	۲۱۲۹۶	۳۰۹۲
	سوئیز		۹۹۷۷۲	۸	۱۱۹۰	۱۱۱۷۵	
	میزان	۱۰ ½	۲۴۰۳۷	۲۳۴	۸۲۰۰	۴۲۴۷۱	۳۰۹۲
ایشیا	العریش	½	۲۶۲۹	۱۲۹۱	۳	۳۹۲۳	۱۹۶۱۵
	تصیر	½	۲۱۹۰	۲۴۰	—	۲۴۳۰	۱۷۰۱۰
مصر السعید	مدیریان						
	اسیوط	۸۴۰	۵۴۹۷۷۹	۱۱۹۰۶	۴۵۵	۵۶۲۱۳۷	۷۱۲
	بنی سوف	۵۰۱	۱۹۳۳۰۵	۲۶۱۱۹	۱۴۹	۲۱۹۵۷۳	۴۳۸
	فیوم	۴۹۳	۳۰۰۹۲۷	۲۷۳۲۸	۴۱۴	۲۲۸۷۰۹	۴۶۴
	غرنہ	۳۷۰	۲۷۴۴۰۹	۸۴۸۳	۱۹۴	۲۴۳۰۸۳	۷۶۵

تکملہ تختہ

	دیہی آبادی	مصری		غیر ملکی	میزان	آبادی غیر قبیلہ
		ساکنین	خانہ بدوش			
مینیہ	۷۷۲	۲۹۴۶۵۵	۱۹۸۲۴	۳۳۹	۳۱۴۸۱۸	۰۴۰۷
جرجا	۶۳۱	۵۱۵۹۷۲	۵۳۱۱	۱۳۰	۵۲۱۴۱۴	۸۲۶
کینہ	۵۴۴	۳۸۳۸۱۹	۲۲۸۷۷	۱۶۲	۴۰۶۸۵۸	۹۵۸
اسنا[1]	۳۳۲	۲۲۱۸۱۳	۱۶۰۹۶	۵۲	۱۳۷۹۶۱	۷۱۷
میزان	۳۴۴۳	۲۴۳۶۹۰۳	۱۳۸۱۸۴	۱۸۹۵	۲۷۷۶۹۸۲	۶۱۹
ریگستانی سبزہ زار	-	۳۸۲۲۵	-	-	-	-
میزان کل	۱۰۶۹۸	۶۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۶۸۱۴۲۶۵	۶۳۸

اس کل آبادی میں سے (۳۴۰۱۴۹۸ مرد) اور (۳۴۱۵۷۶۷ عورتیں) تعین۔ نقشہ بالا کا گوشوارہ اس طرح ہے۔

	مصری		غیر ملکی	میزان
	ساکنین	خانہ بدوش		
گورنریان	۶۲۵۲۴۰	۳۰۴۱	۷۹۷۷۱	۷۰۸۰۵۲
مدیریان	۸۱۷۱۳۵	۲۴۲۷۳۸	۱۱۱۱۵	۶۰۷۰۹۸۸
بیابانی سبزہ زار	۳۸۲۲۵	-	-	۳۸۲۲۵
میزان	۶۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۶۸۱۴۲۶۵

[1] اسنا کی آبادی میں ۱۹۰۰ء کے زلزلہ کے بعد کمی واقع ہوئی ہے۔

خاندانون کی تعداد (۱۱۷۸۵۶۴) اور گھرون کی شمار (۱۰۸۴۳۸۴) تھے۔

غیر ملکون کی قومون کی تفصیل اس طرح ہے۔ یونانی (۳۷۳۰۱) اٹلی (۱۸۶۶۵) فرانسیسی (۱۵۷۱۶) آسٹریا (۸۰۴۲) انگریز (۶۱۱۸) جرمنی (۹۴۸) دیگر غیر ملکی (۴۱۱۶) ان مین سے (۹۰) فیصدی مصر البحری مین رہتے ہین۔

آبادی کی ترقی ذیل کے ہندسون سے معلوم ہوگی۔

سنہ ۱۸۰۰ء	فرانسیس کا تخمینہ	۲۰۰۰۰۰۰ سنہ ۱۸۷۲ء	۵۲۰۳۴۰۵
سنہ ۱۸۴۶ء	مردم شماری	۴۴۶۳۲۴۴ سنہ ۱۸۷۵ء	۵۲۵۱۷۵۷
سنہ ۱۸۵۵ء		۴۴۰۲۰۱۳ سنہ ۱۸۸۲ء بموجب مردم شماری	۶۸۰۶۳۸۱
سنہ ۱۸۶۵ء		۴۰۴۱۶۷۷ -	-

اگر سنہ ۱۸۴۶ء اور سنہ ۱۸۸۲ء کی آبادیون کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس عرصے مین (۱۶۲۵) فیصدی فی سال کے حساب سے آبادی مین ترقی ہوئی ہے۔

سنہ ۱۸۸۲ء کی مردم شماری کے بموجب بڑے بڑے شہر یہ ہین۔ قاہرہ (۳۶۸۱۰۶) سکندریہ (۲۰۰۷۵۵) ڈامیٹا (۳۴۰۴۶) تانتہ (۳۳۷۷۵) منصورہ (۲۶۷۸۴) زکازک (۱۹۰۴۶) اوسیٹا (۱۶۶۷۱) بندر سعید (۱۶۵۶۰) سوئیز (۱۰۹۱۳)

مذہب اور تعلیم

مصر کے ملک مین مذہب اسلام بہت پھیلا ہوا ہے۔ گرجہان (۶۰۰۰۰) قبطی عیسائی

قدیمی مصریون کی اولاد کے بھی موجود ہین - اون کا بڑے سے بڑا عہدہ مصر اور ابیسینیا کے پیٹریارک کا ہے - اور یہہ شخص خاص قاہرہ مین رہتا ہے آرچ بشپ پریسٹ بشپ ولیکن اور عیسائی فقیرون کے سوا وہان بارہ تیرہ بشپ ہین - یہہ عیسائی یونانی عیسائیون کے فرقے کے ہین مگر اون کا دستور اور مذہبی برتاؤ ایک خاص طرح کا ہے پریسٹون کے لئے پریسٹ ہونے سے پیشتر شادی کرنا ضرور ہے - مگر عیسائی درویش اور اور بڑے بڑے درجے والے عیسائی اپنے عہدے سے پہلے اور پیچھے شادی نہین کر سکتے -

سنہ ۱۸۷۵ء مین (۴۳۲۲) ابتدائی مدرسے اور (۴۳۴۳) مدرس تھے - لیکن سنہ ۱۸۸۶ء مین (۶۶۳۹) مدرسے اور (۷۲۴۴) مدرس ہوگئے تھے - تعلیم جبریہ نہین ہے - اور مدرسین کی تنخواہ پڑہائی کی آمدنی سے دیجاتی ہے - ان کے سوا (۱۷) مدرسے ایسے ہین کہ جن کو وقف سے امداد ملتی ہے - ان مین (۲۰۰۰) طالب علم ہین - بڑے بڑے گانون مین جو کاشتکار خوشحال ہوتے ہین وہ اپنے اور اپنے متعلقین کے بچون کو غریب طالب علمون کو نوکر رکھکر پڑہواتے ہین - اور تعلیم اکثر قرآن کی ہی ہوتی ہے اعلے درجے کی تعلیم پندرہ سرکاری مدرسون مین ہوتی ہے - جہان قانون طب - صنعت وحرفت وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے - ان مین (۲۳۴۷) طالب علم ہین - اسی اعلے تعلیم کے لئے بڑے بڑے شہرون مین (۲۱) چھوٹے مدرسے اور بھی ہین جہان کہ

(۲۴۳۱) طلبہ پڑھتے ہین اور فرانس جرمن انگلستان آسٹریا مین سو سے اوپر طالبعلم سرکاری خرچ سے تعلیم پاتے ہین۔

عدالت اور جرایم

۱۸۶۲ء کے بعد ژاندارم (مسلح پولیس) صوبجات کے واسطے اور شہر قاہرہ اور سکندریہ کے لئے جگی پولیس بنائی گئی تھی۔ یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو پولیس کا نیا انتظام ہوا۔ اور پولیس و جیل خانہ اب تک مدیرون کے ہاتھ مین تھا دو انگریز سے عہدہ دارون کے سپرد کردیا گیا جو وزارت داخلیہ کے متعلق ہین۔ فروری ۱۸۸۳ء کے بعد ایک نیا مجموعہ تعزیرات جرایم جاری ہوا ہے جسکے رو سے اختیارات فوجداری مدیرون سے لے لئے گئے اور اون پیشکارون کو دیدے گئے جو باتحتی وزیر عدالت پر دکنور جنرل کے یہان سے مقرر ہون۔ پانچ سال گذشتہ سے انگریزے نگرانی مین علے التواتر اصلاحین ہو رہی ہین۔ نئی دیسی عدالتین قایم ہوئی ہین۔ جیل خانون مین اصلاح کیگئی ہے کچھ کچھ بیگار کا دستور موقوف کیا گیا ہے۔ سکے کے رواج مین ترمیم ہوئی ہے۔ اور فنانس اور تعمیرات عامہ کا انتظام درست کیا گیا ہے۔ دیسی اور غیر ملکی لوگون کے باہمی مقدمات ایک ایسے عدالت کے روبرو پیش ہوتے ہین جسکو سلطنت ہائے یورپ نے مقرر کرایا ہے۔ اور اوس مین دیسی اور یورپین جج ہین جن کو بڑے بڑے اختیارات ہین۔

پولیس اور ژاندارم کی کل تعداد (۷۰۰۰) کے قریب ہے۔

مصر البحری کے دو سال کے مقدمات فوجداری اور مصر البحر اور مصر السعید کے مقدمات فوجداری ۱۸۸۹ء سے ۱۸۹۱ء تک کے حسب ذیل ہین۔

سال	جرائم سنگین	جرائم خفیف	مزاحمت	میزان
۱۸۸۷ء	۷۶۰	۸۲۰۳	۹۹۷۷	۱۸۹۴۰
۱۸۸۸ء	۱۱۲۴	۱۴۹۶۸	۱۷۲۶۸	۳۳۳۸۰
۱۸۸۹ء	۱۳۸۷	۱۵۷۵۲	۱۹۱۷۲	۳۶۳۱۱
۱۸۹۰ء	۱۹۷۹	۱۶۳۴۹	۲۹۴۲۴	۴۷۷۵۲
۱۸۹۱ء	۱۷۶۲	۲۲۱۴۱	۵۱۰۷۶	۷۴۹۷۹

مقدمات مین زیادتی کی وجہ یہہ ہے کہ ملک کے مختلف مقامات پر نئی عدالتین بہت سی اب قایم ہوئی ہین۔

فنانس

۵/ اپریل ۱۸۸۹ء کو خدیو نے کمشن ادائی قرضے کے تقرر کے لئے ایک حکم نافذ کیا تھا کہ وہ مصر کی مالی حالت پر غور کرے۔ اور مصر اور اوسکے قرضخواہون اور دائرہ سنیہ اور دائرہ خاصہ کے قرض خواہان کے تعلقات کے بارے مین قانون کا ایک مسودہ تیار کرے۔ اوس کمشن نے باتفاق حکومت مصر مصر کی آمدنی حسب تفصیل ذیل

تخمینہ کی ہے۔

	۱۸۸۰-۸۱ ۶	۱۸۸۲ ۶ اور اوسکے بعد
آمدنی برائے ادائی قرضہ۔	مصری پونڈ [1] ۳۴۶۳۷۳۴	مصری پونڈ ۳۵۱۳۷۳۴
آمدنی برائے سرکار۔	۴۸۹۷۸۸۸	۴۸۹۷۸۸۸
میزان	۸۳۶۱۶۲۲	۸۴۱۱۶۲۲

کمشنرون نے امورات ذیل تجویز کئے

اوّل　پریولیجڈ قرضے کے لئے (وہ قرضہ جو کسی دیوالیہ سے کسی خاص طرز پر لینا پسند کیا جاتا ہے) ریلوی تار برقی اور بندرگاہ سکندریہ کی آمدنی مخصوص کیجائے

دوّم　یونیفائڈ (یکجائی) اسٹاک کے لئے محاصل درآمد و برآمد اور چار صوبون کے محاصل خاص کئے جائین۔

پریولیجڈ قرضے کا خرچہ ایک معین سالانہ قسط تھی جس پر پانچ فیصدی سود تھا۔ اور اندازہ کیا گیا تھا کہ اس طرح پر سنہ ۱۹۴۱ء مین کل قرضہ بے باق ہوجائے گا۔ اور اگر وہ روپیہ جو پریولیجڈ قرضے کی ادائی کے لئے خاص کیا ہے سالانہ اقساط پہ ادا کرنے کو ناکافی ہو تو یونیفائڈ قرضے کے لئے جو آمدنی تجویز ہوئی ہے اوس مین سے پہلے یہ کمی

[1] مصری پونڈ ۴ شلنگ ۶ پنس کا ہوتا ہے۔

پوری کی جانا ٹھہرالیا اس یونیفائڈ قرضے کا سود (۴) فیصدی تجویز ہوا تھا۔ اور آمدنی کی عدم کفایت کے وقت سرکار اوس کی ضامن تھی۔ اور جو اس قرضے کے ادائی کے لئے آمدنی تجویز ہوئی ہے اگر اوس میں سے کچھ بچت ہو تو اوس سے یونیفائڈ قرضے کی ریڈیمپشن (ادا) کے واسطے بازار سے اسٹاک خریدنا قرار پایا تھا۔ ستمبر ۱۸۸۳ء میں اس کی بچت کا ایک حصہ سرکار نے لے لیا۔

اونھوں نے مصر کے قرضے کا اندازہ حسب تفصیل ذیل کیا تھا۔

گورنمنٹ	مصری پونڈ	مصری پونڈ
خراج	۶۸۱۴۸۶	
اقساط مقابلہ	۱۵۰۰۰۰	
سود انگلستان حصص نہر سویز پر	۱۹۳۸۵۸	
دائرہ خاصہ	۳۴۰۰۰	
انتظامی اخراجات	۳۶۴۱۵۴۴	
غیر معلومہ اخراجات	۱۹۷۰۰۰	۴۸۹۷۸۸۸
قرضہ پریلیمینری اسٹاک	۱۱۵۷۷۱۰	
یونیفائڈ	۲۲۶۳۶۸۶	۳۴۲۱۴۰۴
		۸۳۱۹۲۹۲

فلوٹنگ (غیر تمسکاتی) قرضہ ۱۸۸۳ء کے اخیر مین تقریباً (..... پونڈ) تھا۔ مارچ ۱۸۸۴ء مین گریٹ برٹین جرمنی آسٹریا فرانس اٹلی روس اور ٹرکی کے وکیلون نے ایک عہدنامہ سے پر دستخط کئے جس کی رو سے وہ لوگ (..... پونڈ) کے ایک جدید قرضے کی گرنٹی (ضامن) ہوئے۔ یہ قرضہ فلوٹنگ قرضہ اور سکندریہ کی انڈمنٹی (تاوان) کے ادا کرنیکے واسطے تجویز کیا گیا تھا۔ اور اوس مین ..... پونڈ آبپاشی کے خرچ کے لئے زائد تھے۔ اس عہدنامہ کی بڑی بڑی اغراض یہ تھین۔ اس گیرنٹیڈ قرضے کا سود ۳½ فیصدی زائد نہ ہو۔ اوس سے ۳۱۵۰۰۰ پونڈ سالانہ کی قسط مقرر کیجائے جو آمدنی مخصوصہ کا سب سے اوّل خرچ ہوگا۔ اور سود دیکر سالانہ قسط سے جو کچھ بچے وہ ایڈمنسٹریشن کے کام مین آوے۔ مصر کے دوسرے قرضونکے کوپانگون (سودی اقرار نامون) پر ۱۸۸۵-۸۶ء مین پانچ فیصدی تک محصول لگایا جائے۔ اور جو آمدنی خرچ سے زیادہ ہو وہ گورنمنٹ اور "زرادائی قرضہ" مین تقسیم کردیجائے۔

کوپانگون کا محصول ۱۸۸۳ء مین واپس کر دیا گیا۔ اور محصول موقوف کرکے ایک ریزرو (بچت کا) فنڈ قایم کیا گیا۔ جس کی تعداد اسوقت قریب قریب ۴۳۷۰۰۰ مصری پونڈ کے ہے۔ چونکہ اسمٰعیل پاشا خدیو سابق اور چند اور اس خاندان کے لوگون سے اون کی تنخواہون کے عوض اونہین جاگیرات کے دینے کا بندوبست ہوگیا تھا اور یہ بھی ارادہ تھا کہ پنشن کا انتظام بھی اسیطرح کردیا جائے۔ اس غرض سے ابتدائی ۱۸۸۳ء مین ایک

قرضہ ۲۳۰۰۰۰۰ مصری پونڈ کا لینا تجویز ہوا تاکہ اوس سے ڈائین (جاگیرات) مطلوبہ کا فلک رہن کرایا جائے اس قرضہ کی قسط کے واسطے ۱۳۰۰۰۰۰ پونڈ جبکا سود ۴½ فیصدی تہا مقرر کیگئی لیکن چونکہ اخراجات شاہی اور پنشن مین اسی قدر تخفیف کردیگئی ہے اور ڈائین کے قرضے پر سود گھٹا دیا گیا۔ اس جدید قرضے سے مصر پر کوئی بار نہ پڑا۔ اور چونکہ زر ادائی قرضہ بہت تہا کہ جس سے ۴½ فیصدی کا قرضہ جلد بے باق ہو جائے اسلئے مدامی قرضے کی ادا کے لئے چند روزہ بست کر دیا گیا۔

سلطنت ہائے یورپ کی مرضی کے موافق ۷ جون ۱۸۹۰ء کو خدیو کا ایک حکم جاری ہوا کہ قرضہ ۵ فیصدی پر یولیجڈ و دائرہ سینہ و ڈائین کو تبدیل کیا جائے اور ۴½ فیصدی کے قرضہ ۱۸۸۸ء کو پہر پورا کیا جائے۔ ایک نیا پریولیجڈ قرضہ قایم کیا گیا جس ۵ فیصدی کا پریولیجڈ قرضہ اور ۴½ فیصدی کا قرضہ دونون شامل تھے۔ اور اسی مین ۱۳۲۳۳۳۳ پونڈ خرچ آبپاشی اور پنشن سے آراضی کے مبادلے کے واسطے بھی داخل تھے اس جدید پریولیجڈ قرضے کا سود ۳½ فیصدی تہا اور ۹۱ فیصدی کی بنیاد پہ فروخت ہو تہا۔ ایک اور دائرہ سینہ کا قرضہ ۴ فیصدی کے حساب سے مساوی قیمت پر فروخت ہوا پرانے قرضے کا سرمایہ ۸۵ فیصدی فرضی قیمت پر لگایا گیا۔ قرضہ ڈائین کی تبدیلی ابہی (یعنی دسمبر ۱۸۹۲ء) تک نہین ہوئی ہے۔ ان جدید قرضون کے حقوق اور کفالتین وہی ہین جو پرانے قرضون کی تہین۔

سنہ ۱۸۹۲ء کے اخیر تک مصر کا قرضہ حسب ذیل تھا۔

	پونڈ
گیرنٹیڈ قرضہ ۳ فیصدی سود کا	۸۹۳۶۸۰۰
پریفرنس قرضہ ۳½ فیصدی سود کا	۲۹۴۰۰۰۰۰
یونیفائڈ قرضہ ۴ فیصدے کا	۵۵۹۸۶۵۰۰
دائرہ سینہ کا قرضہ ۴ فیصدی کا	۷۲۲۳۰۲۰
ڈائین کا قرضہ ۵ فیصدی کا	۴۸۲۶۴۴۰
میزان	۱۰۶۳۷۲۱۶۰

بجٹ سنہ ۱۸۹۲ اور سنہ ۱۸۹۳ء کا حسب ذیل ہے

آمدنی	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	خرچ	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
	مصری پونڈ	مصری پونڈ		مصری پونڈ	مصری پونڈ
محصول اراضی وخراستان وغیرہ	۵۰۰۰۰۰۰	۴۹۵۶۰۰۰	قرضہ سرکاری	۴۱۵۰۴۷	۴۱۰۹۰۴
محصولات شہریے	۱۸۵۰۰۰	۱۲۹۰۰۰	خراج سلطنت ترکی	۶۶۵۰۴۱	۶۶۵۰۴۱
کسٹم	۱۴۰۰۰۰۰	۱۴۱۰۰۰۰	خدیو کے اخراجات	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
اکڑای (چنگی)	۱۹۶۰۰۰	۲۱۰۰۰۰	اسمٰعیل پاشا کے مصارف	۱۱۴۱۴۷	۱۱۴۱۴۷
نمک ونیٹرن	۲۳۳۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	خدیو کے خانگی وزراء	۵۴۴۲۰	۵۵۹۳۴
ماہی گیری	۸۵۰۰۰	۸۵۰۰۰	تعمیرات	۴۴۹۰۹۹	۴۶۰۹۴۹
محاصل جہاز رانی	۷۵۰۰۰	۷۹۰۰۰	عدالت	۳۰۵۹۰۸	۳۶۳۷۹۳
ریلوی	۱۴۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	انتظام صوبہ جات	۳۲۲۰۲۷	۳۱۹۹۰۹
تار برقی	۳۶۰۰۰	۴۰۰۰۰	صیغہ مال	۱۱۳۰۴۶	۱۱۰۲۹۴
بندر سکندریہ	۱۱۵۰۰۰	۱۲۰۰۰۰	صیغۂ اندرونی	۱۱۵۶۵۸	۱۱۷۱۵۱
ڈاک اور کشتیہائے ڈاک	۲۴۵۰۰۰	۲۲۲۰۰۰	سررشتۂ تعلیم	۹۰۸۴۹	۹۲۵۴۴
متفرقات روشنی	۱۰۰۰۰۰	۱۱۰۰۰۰	دیگر صیغہ جات	۱۲۱۲۶۳	۱۱۵۵۰۴
عدالت	۴۶۰۰۰۰	۳۷۰۰۰۰	کسٹم کے اخراجات	۱۲۶۸۷۰	۱۳۲۳۷۶
معافی خدمت فوجی	۸۰۰۰۰	۹۰۰۰۰	چنگی	۳۸۸۸۳	۴۰۳۱۱
کرایہ عمارات سرکاری	۸۰۰۰۰	۸۶۰۰۰	نمک اور نیٹرن	۴۷۲۴۰	۴۶۸۹۲
گورنری سواکن	۱۶۰۰۰	۱۵۰۰۰	ماہی گیری	۸۵۶۸	۷۹۷۸
سرمایہ پنشن	۵۵۰۰۰	۵۴۰۰۰	جہاز رانی	۲۹۷۹	۲۹۷۹

آمدنی	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	خرچ	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء
متفرق آمدنی	۲۱۵۰۰۰	۲۵۴۰۰۰	ریلوی	۷۰۰۸۸۸	۷۷۱۷۰۳
			تار برقی	۴۶۰۰۰	۳۹۲۰۰
			بندر سکندریہ	۲۳۰۰۰	۲۳۰۰۰
			ڈاک اور کشتیہائے ڈاک	۲۲۵۵۲۱	۲۰۳۲۲۱
			مقامات روشنی	۲۷۱۶۹	۲۵۱۴۲
			مصنوعات جنگ و پولیس وغیرہ خرچ فوج قابض	۷۳۷۰۹۹	۷۱۲۸۰۴
			سواکن	۱۱۹۹۰۰	۱۱۹۳۶۰
			پنشن	۴۲۰۰۰۰	۴۳۵۰۰۰
			رقم بیکار	۲۵۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰
			متفرقات	۱۰۹۰۸۸	۵۰۵۵۸
نیزان	۹۹۵۰۰۰۰	۱۰۰۱۰۰۰۰	نیزان	۹۴۰۰۰۰۰	۹۵۵۰۰۰۰

سنہ ۱۸۹۳ء کے اخراجات قرضہ کا تخمینہ حسب تفصیل ذیل ہے

گیرنٹیڈ قرضہ ۳ فیصدی سے اقساط سالانہ مقررہ	۳۱۵۰۰۰	پونڈ
پریوملیجڈ قرضہ ۳½ فیصدی	۱۰۲۹۰۰۰	〃
یونیفائڈ قرضہ ۴ فیصدی	۲۲۳۹۴۶۳	〃
دائرہ سنیہ کا قرضہ ۴ فیصدی	۲۸۲۹۲۱	〃
ڈائین کا قرضہ ۵ فیصدی	۲۴۱۳۲۳	〃
سود حصص نہر سویز تا سنہ ۱۸۹۴	۱۹۸۸۴۰	〃
دائرہ خاصہ ۔ قسط سالانہ کمشنران قرضہ دائرہ سنیہ	۳۴۸۷۱	
مقابلہ ۔ اقساط تا سنہ ۱۹۳۰ء	۱۵۳۸۴۶	
	نیزان ۴۵۰۱۲۵۲	

ڈائین اور دائرہ کی جاگیرات ڈائین اور دائرہ کے قرضے کے واسطے مکفول ہین اور حصہ دارون کی جانب سے کمشنراون کا انتظام کرتے ہین ۔ اگر کسی حالت مین ان جاگیرات کی اراضی سے سود ادا نہ ہو سکے تو سرکار اس کمی کو پورا کرے گی ۔

سنہ ۱۸۹۱ء کی آمد و خرچ اس طرح ہوئی۔

آمدنی	۱۰۵۹۹۳۰۱	مصری پونڈ
خرچ	۹۵۲۵۵۶۱	〃
فاضل	۱۰۷۳۷۴۰	〃

اس فاضل روپے مین سے ۴۴۵۱۸۶ مصرے پونڈ تو ریزرو فنڈ (زربچت) کاسی دی لادیٹ (صندوق قرضہ) مین دے گئے۔ اور ۳۰۳۸۹۵ مصری پونڈ سرکاری خاص ریزرو فنڈ مین رہے۔ اور ۳۲۴۶۵۹ مصری پونڈ جو دو تبدلات مذکورہ بالا کی کفایت کی باقیہ تھے امانت مین کاسی دی لادیٹ کے رکھے گئے۔

شروع سنہ ۱۸۹۲ مین ریزرو فنڈ کے حالات اسطرح تھے۔

ریزرو فنڈ کاسی دی لادیٹ	۱۷۳۵۵۱۶	مصری پونڈ
مصر کا سرکاری ریزرو فنڈ	۶۷۱۵۲۶	〃
میزان کل ریزرو	۲۴۰۷۰۴۲	〃

ڈیفینس (حفاظت ملک)

فوج

۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو خدیو کے حکم سے مصر کی تمام فوج توڑ دی گئی۔ اور اسی سال دسمبر کے مہینے مین ایک نئی فوج کی تیاری کے واسطے ایک انگریزی جنرل کو حکم ہوا

جسکو سردار کا لقب دیا گیا ہے - اسوقت جو سرداری اوسکا نام ہے برگیڈیر جنرل - کیچنر سی بی سی ایم جی اے ڈی سی - اسوقت کوئی ستائیس انگریزی عہدہ دار مصر کی فوج مین کام کر رہے ہین اور فوج کی کل تعداد ۱۳۰۰۰ ہے -

۱۸۸۲ء کی بغاوت سے انگریزی فوج جو قابض تھی وہ مصر ہی مین رہتی ہے - یکم دسمبر ۱۸۹۱ء کو اوسکی تعداد ۳۱۰۳ تھی اور ڈیجر جنرل فارسٹیر ڈاکٹر سی بی اوسکا افسر ہے -

پیداوار اور محنت مزدوری

مصر کا کل رقبہ اراضی اور پانی کا تقریباً ..... ۸ فدان ہے (ایک فدان ۱۰۳ ۱ ایکڑ) اس مین سے ۱۸۹۱ء مین ... ۵۰۲۲ فدان کی زراعت ہوئی تھی - اور کل آبادی مین سے ۶۱ فیصدی مصر مین کاشتکار ہین -

مصر مین تین فصلین ہوا کرتی ہین - بڑی بہاری فصل جاڑون کی فصل ہے جو نومبر مین بوئی جاتی ہے - اور مئی جون مین کاٹی جاتی ہے - اس فصل مین اقسام اقسام کے غلے پیدا ہوتے ہین - گرمی کی فصل مارچ مین بوتے ہین - اور اکتوبر نومبر مین کاٹتے ہین - اس مین ردی شکر چانول پیدا ہوتے ہین - بارش کی فصل جولائی مین بوکر ستمبر اکتوبر مین کاٹی جاتی ہے - اس مین چانول سارگھو (ایک قسم کی جوار) اور عام ترکاریان پیدا ہوتی ہین - پائین مصر مین نیل کی نہرون سے ہر طرف آبپاشی

کیجاتی ہے اور یہ نہریں جال کیطرح چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں - اور بالائے مصر میں اوس زمین میں کھیتی ہوتی ہے جہاں مصر کا پانی سیلاب کی وجہ سے پھیل جاتا ہے اور زمین کو سیراب کر دیتا ہے -

زراعت کپاس کی حالت نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی -

پیداوار	رقبہ مزروعہ	پیداوار	پیداوار فی فدان
۱۸۸۷ء	۶۶۵۵۲۶ فدان	۳۰۴۶۴۸۵ کنٹر	۳۱۵ کنٹر
۱۸۸۸ء	۱۰۲۱۲۵۰	۲۹۰۰۰۰۰	۲۸۴
۱۸۸۹ء	۸۵۲۸۲۹	۳۱۵۸۰۰۰	۳۱۷
۱۸۹۰ء	۸۱۴۳۰۰۰	۴۱۶۰۰۰۰	۴۱۸
۱۸۹۱ء	۸۵۱۰۰۰	۴۷۶۵۰۰۰	۵۱۵
۱۸۹۲ء	۸۷۳۰۰۰	۰	۰

فدان ۱۲۰۳۸۰۸ ایکڑ کے اور کنٹر ۱۰۴۹۲ پونڈ کی برابر ہوتا ہے

سنہ ۱۸۸۶ء میں ۲۴۴۴ گانون میں کپاس بوئی گئی تھی - اور کل گانون کی تعداد ۱۸۷۱۳ تھی

سنہ ۱۸۹۱ء میں کپاس بونے والے گانون کی تعداد ۲۶۶۵ تھی -

صوبہ جات پائین اور بالائی مصر کی زراعت کی کیفیت نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی

	تعداد دیہات	تعداد اراضی مزروعہ فدان میں	تعداد جانوران کاشتکاری	ہیپٹر کرے	تعداد درختہائے میوہ	تعداد درختہائے خرما
			فیصدی فدان پر	فیصدی فدان پر	فیصدی فدان پر	فیصدی فدان پر
پائین مصر						
بحیرہ	۴۰۳	۴۶۷۶۶۲	۱۲	۱۳	۲۳	۲۲
شرقیہ	۴۵۱	۴۳۴۹۸۲	۱۲	۹	۲۳	۱۱۶
داخلیہ	۴۴۹	۴۶۲۳۶۷	۱۱	۱۳	۱۳	۲۷
غربیہ	۵۵۲	۸۴۰۰۸۹	۱۷	۱۶	۱۶	۲۵
کیلیوبیہ	۱۶۶	۱۸۷۱۰۰	۱۷	۱۹	۳۲۵	۷۰

	تعداد دیہات	فدان میں تعداد اراضی مزروعہ	کاشتکاری تعداد حیوانات	بھیڑ بکری	تعداد درختے خرما میوہ دار	تعداد درختے خرما حاضر
مینوفیہ	۳۳۸	۳۵۱۷۱۰	۳۳	۱۶	۴۳	۸
فیران	۲۳۵۹	۲۷۴۳۹۹۰	۱۷	۱۴	۴۲	۴۰
بالائی مصر						
اشیوط	۲۹۲	۴۱۹۱۰۰	۱۰	۳۰	۲۱	۸۴
بنی سوف	۱۷۴	۲۳۱۶۱۰	۱۵	۱۶	۸	۴۶
فیوم	۸۸	۲۳۱۰۴۵	۸	۱۳	۵۴	۱۰۵
گرگزہ	۱۶۸	۱۸۱۱۷۶	۱۹	۳۶	۹	۱۹۵
میا	۲۶۸	۳۹۷۲۴۰	۶	۹	۱۷	۵۴
اشنا	۱۹۵	۱۵۰۴۵۹	۱۸	۱۱	۷	۳۴۸
جرجا	۱۱۰	۳۲۵۹۱۵	۱۶	۵۱	۹	۹۶
کینا	۱۲۶	۲۸۰۹۲۷	۱۰	۳۴	۱۰	۹۲
فیران	۱۴۲۰	۲۲۱۷۴۷۲	۱۳	۲۵	۱۷	۱۰۶
فیران کل مصر	۳۷۷۹	۴۹۶۱۴۶۲	۱۴	۲۰	۱۳	۶۹

خرما کے اون درختون کی تعداد جنسے خرما اور اونکی گٹھلیان پیدا ہوتی ہین ۴۵۲۶۷۴ ہوئی مویشی اور کاشتکاری کے جانورون کی تعداد جنمین گھوڑے اور اونٹ بھی داخل ہین ۱۶۶۸۸۶۰ ہے سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۱ء کی اراضی مزروعہ کا رقبہ فدان مین بتفصیل اقسام اجناس نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا

	سنہ ۱۸۹۰	سنہ ۱۸۹۱		سنہ ۱۸۹۰	سنہ ۱۸۹۱
گیہون	۱۱۶۵۶۷۶ فدان	۱۲۱۵۸۴۱ فدان	خربوزہ تربوز	۴۴۰۱۲ فدان	۴۳۱۸۰ فدان
جوار اور ذرہ	۱۵۵۹۹۰۶	۱۵۳۰۹۸۳	اوسنے پہول کی شکر	۱۳۱۴۱	۱۷۳۵۵
کلور (لوکیک پتیا گھاس)	۸۷۵۷۶۱	۵۲۰۲۶۳	تمباکو	۸۶۰	-
کپاس	۸۶۴۳۰۲	۸۷۱۲۴۱	مٹر وغیرہ	۶۸۱۹	۷۱۶۹
لوبیا	۶۲۸۲۱۱	۶۴۳۷۵۱	پہل سن نیل اور حنا	۶۰۵۰	۵۸۲۹
جو	۴۵۶۰۷۵	۴۶۰۳۳۰	ارنڈی	۱۴۱۳۳	۹۶۶۴

مورموٹھہ	۷۷۲۱۶	۷۵۷۰۶	میزان کاشت غلہ	۶۱۳۰۷۰۱	۱۳۵۸۴۹
دہان	۱۳۸۰۹۵	۱۶۷۱۶۳	میزان اراضی زیر	۵۰۲۲۷۰۱	-
لوبی	۱۳۳۴۸۴	۱۳۹۵۶۰	دو بارہ زراعت	۱۱۰۸۰۰۰	-
ترکاری اور آلو	۳۷۲۴۴	۳۴۵۴۲			
نیشکر	۶۵۵۰۵	۶۴۵۳۹			
گلبین	۳۲۲۱۱	۳۸۷۰۲			

پائین مصر تین سال مین ایک زمین مین چار فصلین ہوتی ہین - اور بالا کی مصر مین چھ سال مین سات فصلین -

تجارت

پنجسالہ گذشتہ کی تجارت غیر ملکی حسب تفصیل ذیل ہے -

	درآمد مصری پونڈ	برآمد مصرے پونڈ	میزان
سنہ ۱۸۸۷ء	۸۱۳۷۰۵۴	۱۰۸۷۶۴۱۷	۱۹۰۱۳۴۷۱
سنہ ۱۸۸۸ء	۷۷۳۸۳۴۳	۱۰۴۱۸۲۱۳	۱۸۱۵۶۵۵۶
سنہ ۱۸۸۹ء	۷۰۲۰۹۶۱	۱۱۹۵۳۱۹۶	۱۸۹۷۴۱۰۷
سنہ ۱۸۹۰ء	۸۰۸۱۲۹۷	۱۱۸۷۶۰۸۶	۱۹۹۵۷۳۸۳
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۲۰۱۳۹۰	۱۳۸۷۸۶۲۸	۲۳۰۸۰۰۱۸

چاندی کی خرید و فروخت اسی مدت مین اس طرح ہوئی -

	درآمد مصری پونڈ	برآمد مصرے پونڈ
سنہ ۱۸۸۷ء	۳۰۶۶۷۴۰	۱۸۹۸۰۶۲
سنہ ۱۸۸۸ء	۱۰۳۸۹۵۶	۲۶۴۲۹۰۰
سنہ ۱۸۸۹ء	۱۹۰۰۴۰۸	۱۹۶۳۷۰۰
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۹۷۱۴۶۱	۲۰۸۵۴۵۵
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۸۲۴۸۶۱	۱۵۲۳۹۵۰

ممالک غیر سے تجارت سہ سالہ گذشتہ حسب تفصیل ذیل ہے -

	برآمد مصر سے			درآمد مصرین		
	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	مصرے پونڈ	مصرے پونڈ	مصرے پونڈ	مصری پونڈ	مصری پونڈ	مصرے پونڈ
گریٹ برٹن	۷۷۲۵۳۰۵	۷۷۰۴۱۲۱	۸۹۴۰۳۷۷	۲۶۴۸۵۱۷	۳۱۱۱۲۸۶	۳۴۲۷۶۱۳
ٹرکی	۳۲۰۵۵۳	۳۳۲۱۷۹	۳۸۹۰۵۳	۱۴۲۲۹۵۰	۱۶۳۳۹۸۷	۱۲۶۸۸۱۵
فرانس انجیریا	۹۰۸۶۸۱	۹۴۳۶۷۰	۱۱۰۴۴۵۶	۷۱۵۷۰۰	۸۰۴۱۵۴	۹۱۵۳۶۶
اسٹریا ہنگری	۹۸۶۶۸۹	۸۲۹۹۲۵	۲۶۱۸۷	۶۵۷۶۸۷	۷۷۵۲۰۱	۸۵۸۴۱۹
اٹلی	۸۱۶۰۷۷	۷۶۴۷۵۶	۷۲۳۵۹۳	۲۱۶۵۰۱	۲۳۲۰۱۸	۲۸۰۲۷۰
روس	۸۴۷۳۷۶	۱۰۱۷۴۱۱	۱۶۲۵۰۴۰	۳۵۳۸۸۳	۳۲۳۶۸۳	۳۵۴۱۴۲
ہندوستان چین وغیرہ	۱۵۵۷۶	۵۲۰۳	۳۶۹۱۷	۵۰۱۱۶۱	۵۸۸۱۶۱	۷۷۹۷۷۳
یونان	۳۱۵۹۲	۴۴۷۱۸	۲۲۷۱۹	۹۷۰۶۶	۱۲۱۵۰۳	۱۱۵۸۴۰
امریکا	۲۲۹۳۳	۲۴۰۵۷	۸۱۲۹۵	۵۳۰۱۴	۴۲۷۷۷	۲۱۴۳۹
دیگر ممالک	۲۴۸۴۱۴	۲۲۸۰۴۷	۵۳۲۹۱۰۰	۳۵۴۵۰۳	۴۴۸۱۲۷	۷۷۹۷۱۲
میزان	۱۱۹۵۳۱۹۶	۱۱۸۷۶۰۸۸	۱۰۸۷۸۶۳۸	۷۰۲۰۹۶۱	۸۰۸۱۳۹۷	۹۲۰۱۳۹۰

تجارت ممالک غیر کا فیصدی حسب تفصیل ذیل ہے

	درآمد مصرین			برآمد مصر سے		
	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
گریٹ برٹن	۳۶	۳۷	۳۷	۶۵	۶۵	۴۷
مقبوضہ جات برطانیہ	۱۶۹	۱	۰	۱	۱	۰
مقبوضہ جات فرانس	۷	۷	۸	۱	۴	۲
آسٹریا	۹	۱۰	۹	۸	۷	۳
فرانس انجیریا	۱۰	۱۰	۱۰	۸	۸	۶
یونان	۱	۱	۱	۲	۴	۱
اٹلی	۳	۳	۳	۷	۶	۴
روس	۵	۴	۴	۷	۹	۸
ٹرکی	۲۰	۲۰	۸	۳	۳	۲

مصر سے بڑے بڑے اجناس کی درآمد و برآمد سہ سالہ گذشتہ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

برآمد مصر سے				درآمد مصریین			
۱۸۸۹	۱۸۹۰	۱۸۹۱		۱۸۸۹	۱۸۹۰	۱۸۹۱
مصری پونڈ	مصری پونڈ	مصری پونڈ		مصری پونڈ	مصری پونڈ	مصری پونڈ
روئی ۸۵۴۷۷۱۶	۸۲۷۲۲۲۶	۸۹۸۸۸۲۶	روئی کا سامان	۱۳۱۰۸۲۰	۱۶۴۰۰۷۳	۱۹۴۳۸۹۲
نبولہ ۱۴۵۳۸۵۲	۱۳۸۰۲۵۵	۱۵۴۴۹۶۳	کوئلہ	۵۹۹۳۴۹	۷۵۵۴۹۹	۱۱۸۷۳۳۱
شکر ۴۹۶۷۹۵	۳۳۸۹۲۳	۵۷۲۶۹۴	موزہ لباس وغیرہ	۴۴۰۹۸۳	۴۹۱۳۹۵	۴۷۳۸۴۵
لوبیا ۳۲۶۸۳۶	۷۳۰۶۴۷	۹۰۸۴۴۱	لکڑی	۳۱۷۷۱۱	۳۳۹۲۸۴	۳۳۹۹۸۵
گندم ۱۶۵۶۰۸	۲۲۳۹۰۶	۵۱۳۲۶۴	کلانی	۲۸۸۵۳۰	۲۴۹۴۳۲	۲۲۶۵۵۲
چاولی ۷۳۹۰۹	۷۰۶۹۶	۱۲۵۶۵۴	شراب بیر وغیرہ	۲۵۴۲۰۲	۴۴۳۵۷۵	۳۹۴۹۹۸
باجرا ۲۶۶۹	۲۳۳۵۰	۴۳۴۱۴۶	تمباکو رسگار	۲۵۲۸۱۰	۲۶۵۲۷۷	۲۹۱۵۷۰
چمڑا نعلم وغیرہ ۸۶۱۱۸	۹۵۲۹۳	۱۵۸۷۹	تیل اور بتی کا تیل	۲۷۲۰۴۲	۴۷۵۴۷۵	۳۶۴۴۲۶
پیاز ۶۵۲۱۴	۷۲۸۳۴	۷۰۷۵۲۵	کلین	۳۵۱۲۷۶	۴۹۶۳۰۱	۳۰۲۳۸۷
اون ۶۳۲۱۴	۵۲۵۱۴	۲۵۷۴۰	لوہا اور فولاد کا سامان	۱۰۳۹۴۳	۱۸۷۵۳۲	۱۹۷۴۹۱
آٹا ۵۶۷۸	۹۳۵۰	۲۷۶۶۳	نیل	۲۶۴۲۰۷	—	۴۶۵۶۳۹
مسور و موٹھ ۱۰۷۶۲	۱۹۶۲۷	۸۰۱۰۰	میوہ طبی بالیں	۱۷۷۰۵۷	۱۹۱۳۷۹	۱۷۳۶۸۰
صمغ عربی ۲۵۶۶	۴۶۹	۵۲۲	جانور	۱۷۶۲۶۵	۱۸۳۱۸۸	۲۲۷۵۷۷
			گیہوں اور آٹا	۷۱۷۲۴	۹۱۰۹۰	۱۸۱۵۵۲
			چاولی	۲۱۹۶۳۵	—	۱۰۷۹۳۳
			شکر صاف	۱۲۸۶۲۵	۱۶۷۹۰۵	۱۳۱۰۵۷
				۴۰۲۸۲	۸۴۶۶۰	۵۶۳۹۳

تجارت درآمد و برآمد مصر ممالک غیر کے ساتھ بابت ۱۸۹۱ء کی نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

انگلنڈ	۳۴۲۷۶۱۳	۷۹۳۰۷۷
مقبوضہ جات واقع بحر روم	۱۵۸۶۷۳	۱۶۶۸۶
" مشرقی	۵۳۳۴۸۰	۱۸۸۷۷
جرمنی	۱۵۰۶۴۶	۵۰۵۴۱
امریکا	۲۱۴۳۹	۸۱۲۹۵
آسٹریا ہنگری	۸۵۸۴۱۹	۶۲۶۱۸۷
بلجیم	۲۵۶۱۹۴	۷۸۵۲۶
ہالینڈ و دیگر ممالک مشرقی	۹۷۶۲۰	۱۱۷۶

ساحل مصر و بحر قلزم	۱۴۷۰۳۴	۳۴۹۱۷
اسپین	—	۱۰۹۳۰۹
فرانس	۸۸۷۵۴۳	۱۰۹۱۲۷۹
مقبوضہ جات فرانس واقع بحر روم	۲۷۹۱۳	۱۳۱۷۷
یونان	۱۱۶۸۴۰	۲۲۷۱۹
اٹلی	۲۸۰۲۷۱	۷۲۳۵۹۴
مراکو	۳۶۸۸۸	۱۲۳۶۸
فارس	۳۷۷۳۷	—
روس	۳۵۴۱۴۲	۱۶۲۵۰۴۰
ٹرکی	۱۶۶۸۳۲۲	۳۸۹۰۵۳
دیگر ممالک	۲۸۳۵۱۳	۴۳۶۱۷
میزان	۹۲۵۱۳۹۰	۱۸۸۷۸۶۳۸

سنہ ۱۸۸۴ء مین مصر اور یونان اٹلی انگلنڈ ریاستہائے متحدہ پرتگال اور دیگر ممالک سے تجارت کا ایک عہدنامہ ہوا ہے جس سے مصر کی تجارت خصوصاً تجارت تمباکو کو بڑی ترقی ہوئی ہے

سنہ ۱۸۸۵ء مین تمباکو کی آمدنی ۲۱۲۲۶۷ مصری پونڈ ہوئی اور سنہ ۱۸۸۶ء مین ۳۰۴۴۷۵ پونڈ

سنہ ۱۸۸۷ء مین ۲۸۹۰۰۰ پونڈ۔ سنہ ۱۸۸۸ء مین ۳۳۲۵۰۰ پونڈ۔ سنہ ۱۸۸۹ء مین ۴۴۱۰۰۰ پونڈ

سنہ ۱۸۹۰ء مین ۴۷۵۵۰۰ پونڈ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۴۶۴۴۲۶ پونڈ۔

تجارت پنجسالہ گذشتہ مابین مصر و سلطنت متحدہ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

	۱۸۸۷ء	۱۸۸۸ء	۱۸۸۹ء	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱
درآمد از سلطنت متحدہ مین	پونڈ ۷۶۸۹۱۷۷	پونڈ ۷۲۸۵۴۹۹	پونڈ ۶۲۰۶۰۲	پونڈ ۸۳۶۸۸۰	پونڈ ۱۰۶۵۰۲۸۸
برآمد از سلطنت متحدہ مصر مین	۳۰۰۳۹۴	۲۹۰۳۳۲۰	۲۹۴۰۴۴۵	۳۳۸۱۸۳۰	۳۷۸۹۲۳۸

بڑے بڑے اجناس جن پر برآمد سلطنت متحدہ کے جہاز گئے اور گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

سال	روئی	جنوار	گندم	لوہا	روئی کا سامان	کوئلہ	لوہا	کوئلہ
	برآمد سلطنت متحدہ از مصر				برآمد سلطنت متحدہ بمصر			
۱۹۰۱ء	۵۰۹۵۰۹۱ پونڈ	۱۳۹۶۸۰۹۱ پونڈ	۱۵۲۱۱ پونڈ	۴۹۸۴۰۰ پونڈ	۱۴۷۸۳۲۶ پونڈ	۴۷۲۴۴۳ پونڈ	۱۸۳۳۵۹ پونڈ	۱۰۵۴۳۱ پونڈ
۱۹۰۲ء	۵۰۹۸۲۲۶ "	۱۳۹۳۸۷۷ "	۶۲۲۳۱ "	۴۶۲۰۷۰ "	۱۵۹۶۳۱۰ "	۵۸۵۰۵۲ "	۱۱۹۰۰ "	۱۰۴۲۳۰ "
۱۹۰۳ء	۴۲۹۶۰۶۲ "	۱۴۰۰۳۰۵ "	۲۳۶۲۳۶ "	۳۹۱۳۶۵ "	۱۴۱۹۱۰۷ "	۶۰۹۴۰۹ "	۱۳۲۷۵۸ "	۱۱۷۳۹۶ "
۱۹۰۴ء	۵۶۰۲۰۱۶ "	۱۶۱۳۶۷۷ "	۱۰۴۰۰۲ "	۳۱۰۵۲۵۸ "	۱۲۰۳۰۴ "	۹۲۱۹۲۹ "	۱۳۲۴۹۲ "	۱۳۱۳۹۰ "
۱۹۰۵ء	۵۳۱۶۳۲۶ "	۱۶۰۵۸۰۱ "	۱۴۲۸۵۲ "	۵۹۱۰۷۶ "	۱۵۳۰۵۷۶ "	۱۰۳۰۵۲۳ "	۱۵۲۷۱۲ "	۱۱۸۲۸۲ "
۱۹۰۶ء	۶۳۶۰۹۹۵ "	۱۲۸۳۲۶۸ "	۳۵۲۰۰۵ "	۸۰۰۱۷۴ "	۱۷۳۵۶۶۶ "	۱۰۶۴۳۸ "	۲۱۶۹۳۰ "	۱۳۳۲۹۶ "

جہاز اور جہاز رانی

نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ بندر سکندریہ پر کس کس قوم کے اور کس کس قدر وزن کے جہاز آئے اور گئے۔ جب سے کہ بندرگاہ گہاٹ وغیرہ تیار ہوگئے ہین اوسوقت سے جہازات دخانی کے لئے بڑی سہولت ہوگئی ہے لیکن اس غرض سے کہ اور بھی آمدورفت کی آسانی ہوجائے اور طوفان کے وقت مین جہازات براہ راست بندرگاہ مین چلے آئین سرکار نے ایک راستے کے بنانے کے لئے حکم دیا ہے یہہ راستہ ۳۰۰ فیٹ چوڑا اور ۳۰ فیٹ گہرا ہوگا۔ اس سے پیشتر جو دیر ہوجایا کرتی تھی وہ جہازون کے آنے مین اب نہ ہوا کرے گی۔

سال	آمد		روانگی	
	جہازات	ٹنیج	جہازات	ٹنیج
۱۸۸۷ء	۳۲۴۸	۱۶۱۸۰۳۶	۳۲۳۶	۱۶۱۴۵۲۸
۱۸۸۸ء	۲۱۸۲	۱۵۸۷۵۵۸	۲۱۵۲	۱۵۸۷۱۷۷
۱۸۸۹ء	۲۲۲۴	۱۵۴۹۹۶۱	۲۲۱۶	۱۵۲۸۹۷۷
۱۸۹۰ء	۲۰۱۹	۱۶۳۲۲۲۰	۲۰۲۰	۱۶۱۳۸۰۰
۱۸۹۱ء	۲۱۶۳	۱۸۰۷۷۱۷	۲۱۵۸	۱۷۶۵۷۱۶

نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ ۱۸۹۱ء میں کس کس قوم کے تجارتی جہازات مصر میں آئے اور گئے

نام قوم جسکے جہاز آئے	آمد		روانگی	
	جہازات	ٹنیج (ہر جہاز متوسط ٹنیج)	جہازات	ٹنیج
انگریز	۶۴۷	۸۵۸۴۳۷	۶۳۳	۸۳۹۸۴۰
فرانس	۱۳۰	۲۷۶۲۲۷	۱۲۸	۲۶۲۴۶۰
آسٹریا	۱۰۶	۶۵۴۵۶۸	۱۰۶	۱۵۱۵۱۳
ٹرکی	۹۳۲	۲۳۱۰۱۸	۹۴۷	۲۲۸۹۵۱
روس	۷۲	۱۰۷۹۷۰	۷۰	۱۰۲۸۵۰
اٹلی	۱۰۰	۸۹۲۵۲	۹۷	۸۷۷۸۴
یونان	۹۴	۲۴۲۷۹	۱۰۱	۲۵۸۷۶
سوئیڈن اور ناروے	۳۳	۳۸۶۷۹	۳۱	۳۹۹۸۳
جرمن	۷	۹۵۷۸	۷	۹۵۷۸
اسپین	۶	۷۳۴۷	۶	۷۳۴۷
ڈنمارک	۵	۴۹۳۹	۵	۴۹۳۹
بلجیم	۱	۱۳۷۵	۱	۱۳۷۵
ڈچ	۱	۹۵۴	۱	۹۵۴
شاخوس	۱۶	۲۱۶۴	۱۳	۱۳۶۶
جیروسلم	۹	۳۶۷	۸	۳۱۹
ماشنگرو	۴	۵۶۳	۴	۵۸۱
میزان	۲۱۶۳	۱۸۰۷۷۱۷	۲۱۵۸	۱۷۶۵۷۱۶

سکندریہ اور سواکن کے سوا مصر کی بندرگاہوں مین ۶۴۵۶ جہاز ۶۰۵۲۳۶ ٹن کے ۱۸۹۰ء مین آئے اور گئے۔

نہر سویز

۱۸۹۱ء مین جو جہازات نہر سویز مین ہو کر گذرے اونکی تعداد وغیرہ نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی

ملک	تعداد جہازات	ٹنیج	ملک	تعداد جہازات	ٹنیج
گریٹ برٹن	۳۲۱۷	۹۴۸۴۶۰۸	ٹرکی	۴۰	۶۰۶۱۹
فرانس	۱۷۱	۴۱۶۹۶۴	سیام	—	—
جرمنی	۳۱۸	۸۷۰۵۴۸	چین	—	—
اٹلی	۱۱۶	۲۷۵۸۶۱	برازیل	—	—
ہالینڈ	۱۴۷	۳۶۹۳۴۷	پرتگال	۲۹	۴۴۷۹۸
آسٹریا	۵۱	۱۶۹۳۹۹	مصر	۱	۲۹۴
ناروے	۵۵	۱۱۴۰۱۶	امریکا	۱	۶۱۹
اسپین	۲۸	۹۸۶۲۷	جاپان	۶	۱۲۷۹۴
روس	۲۱	۶۴۵۵۴	لمجیم	—	—
یونان	۵	۴۵۷۱	ڈنمارک	۱	۹۶۳

چھ سال گذشتہ کی آمد و رفت جہازات نہر سویز اور کمپنی کی آمدنی حسب ذیل ہے۔

سال	تعداد جہازات	کل بار جہاز	آمدنی پونڈون مین	سال	تعداد جہازات	کل بار جہاز	آمدنی پونڈون مین
۱۸۸۶	۳۱۰۰	۸۱۸۳۳۱۳	۲۳۸۹۳۱۸	۱۸۸۹	۳۴۲۵	۹۶۰۵۷۴۵	۲۷۳۵۶۷۸
۱۸۸۷	۳۱۳۷	۸۴۳۰۰۴۳	۲۳۶۷۹۵۵	۱۸۹۰	۳۳۸۹	۹۷۴۹۱۲۹	۲۷۶۹۳۴۰
۱۸۸۸	۳۴۴۰	۹۲۳۷۹۰۷	۲۶۵۳۱۷۴	۱۸۹۱	۴۲۰۷	۱۲۲۱۷۹۸۶	۳۱۹۶۶۷۳

۱۸۹۱ء مین جو مسافر کہ نہر سویز مین گذرے اون کی تعداد ۱۹۴۴۶۷ تھے۔

نہر سویز ۹۷ میل لمبی ہے اس مین سے ۶۶ میل تو نہر ہے اور ۱۱ میل جھیلین ہین جو بحر روم اور بحر قلزم کو ملاتی ہین۔ اور یہہ نہر ۱۷ نومبر ۱۸۶۹ء کو جاری ہوئی۔

تمسکات مروجہ کے لحاظ سے سنہ ۱۸۹۱ء مین سرمایہ کی حالت حسب ذیل تھی۔

	فرنیک
۳۹۴۲۵۰ حصے پانچ پانچ سو فرنیک کے	۷۹۷۱۲۵۰۰۰
۲۷۰۵۱۶ تمسکات (سنہ ۱۸۶۷-۶۸ء) پانچ پانچ سو فرنیک کے جو تین فرنیک کے نرخ سے ۵ فیصدی سود اور بادائے مساوی پر جاری کئے گئے تھے	۸۱۵۴۸۰۰۰
۱۵۴۶۷ تمسکات (سنہ ۱۸۷۱ء) جو بہ نرخ ۳۴۰ فرنیک کے ۳ فیصدی سود پر جاری کئے گئے تھے۔	۲۶۹۹۹۹۶۱
۱۱۲۰۷ تمسکات تیس سالہ (سنہ ۱۸۷۱ء) فی تمسک ۱۰ فرنیک	۱۱۲۰۰۰۷
۱۳۴۶۵۷ تین فیصدی کے تمسکات سنہ ۱۸۸۷ء کے	۵۳۷۱۷۹۰۸
۳۹۷۴۰۶ تمسکات پچاسی پچاسی فرنیک کے ۵ فیصدی سود کے جو حصص کے عبر ادا کئے ہوے کو پانگون کے اجتماع کے واسطے نومبر سنہ ۱۸۸۲ء مین جاری کئے گئے اور رسادی قیمت پر ادا کئے جائینگے۔	۳۷۷۹۵۱۰

اسکے سوا بانیون کے ..... ۱ حصص اور ہین جنکو منافع فاضل مین بعض شرائط کے ساتھ شریک ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین ان بانیون کے حصے مین ۲۵۴۵۷۳۲ فرنیک منافع فاضل مین وصول ہوئے۔

۳۹۴۶۷۷ حصص مذکورہ بالا مین سے ۱۷۶۱۰۲ پہلے خدیو مصر کے تھے مگر انکو سنہ ۱۸۷۵ء مین سرکار انگریزی نے بعوض ۳۹۷۶۵۸۲ پونڈ کے خرید لیا۔ لیکن خدیو نے حساب کتاب کے

تصفیہ کیوقت عہدنامہ ۱۸۶۹ء کی رو سے اپنے ۱۷۶۶۰۲ حصوں کے ولوائنڈ (منافع) ۱۸۹۴ء تک کو اپنے سے الگ کرکے کمپنی کو تفویض کر دیا۔ اور کمپنی نے ان ولوائنڈ ڈون کی بجائے ۱۲۰۰۰۰ ڈیلیگیشن جاری کئے جسکو ۱۷۶۶۰۲ حصص مذکورہ بالا کے منافع ۱۸۹۴ء تک کا استحقاق حاصل ہے مگر ولوائنڈ جو ڈیلیگیشن کو ملتے ہین اوس سالانہ روپیہ کے جمع کرنیسے گھٹ گئے ہین جو ان کے ۱۸۹۴ء تک کل ادا کر دینے کے لئے الگ کر دیا جاتا ہے۔

نہر سویز کی کمپنی کا قانون یہہ ہے کہ خالص منافع جو ۵ فیصدی سود حصص سے زاید ہو حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا جائے۔

(۱) ۱۵ فیصدی سرکار مصر کو (۲) ۱۰ فیصدی بانیان حصص کو (۳) ۲ فیصدی ملازمان کمپنی کو (۴) ۱۷ فیصدی منافع ۳۹۴۶۷۷ حصص کے حصہ دارونکو (۵) ۲ منتظمان کو۔

۱۸۹۱ء کی خالص آمدنی ۵۰۵۹۱۸۹۲ فرینک تھے۔

اندرونی کامونیکیشن (مراسلت ومیل جول)

مصر مین ۱۱۵۶ میل ریلوی جاری ہے اور ۸۸ میل اب زیر تعمیر ہے۔ ۱۸۹۱ء کی کل آمدنی ۱۶۳۱۶۱۱ مصری پونڈ تھی۔ اور کل خرچ ۷۰۶۶۰۲ پونڈ تھا نقشہ ذیل مین ان ریلون کی پانچ سال کی کیفیت مندرج ہے۔

سال	تعداد مسافران	وزن اسباب کنٹرون مین
۱۸۸۷ء	۳۴۰۷۰۷۰	۳۱۹۸۷۲۴۸
۱۸۸۸ء	۴۰۰۰۲۸۸۲	۳۳۵۹۸۸۴۶
۱۸۸۹ء	۳۳۷۸۴۵۳	۳۱۶۱۰۰۱۹
۱۸۹۰ء	۳۶۹۶۲۰۶	۳۰۳۷۱۳۱۲
۱۸۹۱ء		۳۶۶۳۵۶۱۷

مصری سرکار کی تار برقی کی لائین آخر سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۱۶۸ میل اور تار ۵۴۳۰ میل تھا سکندریہ اور قاہرہ مین ٹیلیفون بھی سرکار نے جاری کیا ہے۔ اور ایک کمپنی کو شہرون مین ٹیلیفون لگانے کا ٹھیکہ بھی دیا ہے۔ مشرقی ٹیلیگراف کمپنی کے پاس بھی ٹیلیگراف کا ٹھیکہ ہے اور مصر مین سکندریہ سے براہ قاہرہ سویز تک اور بندر سعید سے سوئز تک تار لگا کر اوسے ہندوستان اور انگلستان کے تار سے ملا دیا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین اون ٹیلیگرافون کی تعداد جو اس تار پر گئے ۱۳۰۳۵۳۷ تھی اس مین مشرقی ٹیلیگراف کمپنی کے تار شامل نہین ہین۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین جو خطوط وغیرہ مصری ڈاک خانون سے روانہ ہوئے اون کی تعداد حسب ذیل ہے۔

روانہ ہوے			پہونچے			میزان	
اندر ملک کے	دیگر ممالک کے	میزان	اندر ملک کے	دیگر ممالک کے	میزان	اندر ملک کے	دیگر ممالک کے
۰	۱۶۶۳۰۰۰	۰	۰	۱۵۷۷۰۰	۰	۶۶۲۱۰۰۰	۳۲۵۰۰۰۰
۰	۵۹۳۰۰۰	۰	۰	۱۷۵۰۵۰۰	۰	۴۹۰۲۰۰۰	۲۳۴۳۰۰۰
۰	۲۲۶۶۰۰۰	۰	۰	۳۳۲۷۰۰۰	۰	۱۱۵۲۳۰۰۰	۵۵۹۳۰۰۰

مراسلت غیر ممالک مین سے صرف انگلستان کی مراسلت فیصدی ۲۹ تھی

راقم
حسن

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce. O. U.